عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ۔ اردو

فائدہ دیدہ زبان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام
الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث مبارکہ
امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ذ"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الذال المعجمة

ذ - حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے ذال حرف ہے۔ حسابِ جمل میں اس کا عدد سات سو ہے۔

بابُ الذال مع الهمزة

ذا - اسم اشارہ ہے جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر متصل ہو تو:

ذَاكَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):

ذٰلِكَ کہتے ہیں یا ذَانِكَ تو ذٰلِكَ میں ذَا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے۔ اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے کبھی ذَا پر لائے تنبیہ لاتے ہیں تو هٰذَا کہتے ہیں۔

ذٰلِكُمَا اور ذٰلِكُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو کہیں گے (بعض نے کہا ہر حال میں ذٰلِكَ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ کاف، مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد گریہ قول صحیح نہیں ہے۔

ذَأْبٌ - جمع کرنا، اکٹھا کرنا، تحقیر کرنا، برائی کرنا، گیسو بنانا، زور سے آواز کرنا۔

إِنَّكَ كُنْتَ مِنْ ذَوَائِبِ قُرَيْشٍ - تو قریش کے صفِ اول اور اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے۔

ذَوَائِبُ جمع ہے ذُؤَابَةٌ کی بمعنی گیسو۔

ذُؤَابَةُ الْجَبَلِ - پہاڑ کی چوٹی پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف و کمال کے لئے استعمال کرنے لگے۔[1]

خَرَجَ مِنْكُمْ إِلَيَّ جُنَيْدًا مُنْذُ أَذْبٍ - تمہارے پاس سے میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا۔

تَذْءَبَتِ الرِّيحُ - ماخوذ ہے۔ یعنی) اِدھر اُدھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی، کمزوری کے ساتھ۔

ذِئْبٌ - بھیڑیا لانڈکا (اس کی جمع أَذْؤُبٌ اور ذُؤْبَانٌ ہے۔)

مُسِخَ الذِّئْبُ وَكَانَ أَعْرَابِيًّا ذَيُّوثًا - بھیڑیا اصل میں ایک گنوار ہیجڑا تھا جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ مجمع الغرین میں ہے کہ بھیڑیے کو ذِئْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے)

ذُؤَابَةٌ - بالوں کا وہ حصہ جس کو لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو عقیصہ کہیں گے۔ اس کی جمع ذَوَائِبُ ہے۔ جو اصل میں ذَءَائِبُ تھی دو ہمزوں کو ثقیل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)۔

اَلْغُلَامُ الْمُذْأَبُ - گیسو والا لڑکا۔

اَلشَّيْبُ فِي الذَّوَائِبِ شَجَاعَةٌ - گیسوؤں میں سفیدی بہادری کی نشانی ہے

ذُؤَابَةٌ - عمامہ کے کنارے اور کوڑے کے چھونے کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ آبَائِي يُطَوِّلُونَ ذَوَائِبَ نَكِيثَةٍ - میرے باپ جو لمبے گیسوؤں (رکھتے تھے) کو لمبا رکھتے تھے۔

---

[1] یعنی زیادہ اور زیادہ قریب۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ذَأَرٌ ۔ ڈرنا، کنیانا، جرأت کرنا، عادت کرنا، شرارت کرنا، غصہ ہونا۔

لَمَّا نَھٰی عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلٰی أَزْوَاجِھِنَّ ۔ جب آنحضرتؐ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئیں (شرارت کرنے لگیں)۔

ذَأْفٌ ۔ جلدی سے مرجانا (جیسے ذَأَفَانٌ ہے)۔

إِذْآفٌ ۔ جلدی سے مار ڈالنا۔

مَنْ کَانَ مَعَہٗ أَسِیْرٌ فَلْیُذْئِفْ عَلَیْہِ ۔ جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْیُدْئِفْ عَلَیْہِ دال مہملہ سے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

ذَأَلٌ یا ذَأَلَانٌ ۔ جلدی جلدی یا اِترا کر چلنا۔

ذُؤَالَۃٌ ۔ بھیڑیا یا گیدڑ۔

مَرَّ بِجَارِیَۃٍ سَوْدَاءَ وَھِیَ تُرَقِّصُ صَبِیًّا لَھَا وَتَقُوْلُ ذُؤَالُ یَا ابْنَ الْقَوْمِ یَا ذُؤَالَۃُ فَقَالَ لَا تَقُوْلِیْ ذُؤَالُ فَإِنَّ ذُؤَالَ شَرُّ السِّبَاعِ ۔ آنحضرتؐ ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے، وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی، اور یہ کہہ رہی تھی، ذؤال سردار کے بیٹے ذؤال! آپؐ نے فرمایا اری ذؤال مت کہہ، وہ تو بڑا خراب درندہ ہے (نہایہ میں ہے کہ ذُؤَال ترخیم ہے ذُؤَالَۃٌ کی۔ اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے اُسَامَۃٌ شیر کا۔)

ذَأْمٌ ۔ عیب کرنا، حقارت کرنا، ہانک دینا، ذلیل کرنا۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ (حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے فرمایا جب انھوں نے السّلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامٌ الف سے اور ذَأْمٌ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے۔ ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے، جس کا بیان اوپر ہو چکا)۔

ذَامَہٗ یا ذَمَّہٗ (دونوں مترادف ہیں یعنی) اُس کی بُرائی کی مذمت کی:

ذَأْنٌ ۔ حقیر ہونا، ذلیل سمجھنا۔

ذُؤْنُوْنٌ ۔ ایک لمبی گھانس ہے اس کا سرا گول ہوتا ہے بعض گنوار لوگ اس کو کھاتے ہیں۔

تَذَأْنُنٌ ۔ ذؤنون چننا۔

کَیْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَتَاکَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتَدِ أَوْ مِثْلُ الذُّؤْنُوْنِ یَقُوْلُ اِتَّبِعْنِیْ وَلَا أَتَّبِعُکَ (حذیفہ نے جندب بن عبد اللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو گے جب ایک کیل یا ذؤنون کی طرح (دبلا پتلا، حقیر نوجوان کمسن) شخص تمہارے پاس آئے گا (اور) کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمہاری پیروی نہیں کر سکتا (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ ایک گمراہ شخص جو کثرتِ عبادت و ریاضت سے دُبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے، وہ تم لوگوں کے پاس آکر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کمسن ہوگا مگر معتبر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواہشمند ہوگا)۔

خَرَجُوْا یَجْتَنُوْنَ الذُّؤْنُوْنَ وَالطُّرْثُوْثَ وَیَمْتَغِفُوْنَ ۔ وہ نکلے ذؤنون اور طرثوث اور مغافیر چننے کو (طرثوث بھی ایک گھانس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرفط کے درخت سے بہتا ہے، شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدبودار)۔

بابُ الذّال مع البآء

ذُبَاحَۃٌ ۔ دُبلی پتلی ملیح چھوکری۔

ذَبٌّ ۔ دفع کرنا، روکنا، ادھر ادھر پھرنا، خشک ہوجانا، دُبلا ہوجانا، سُوکھ جانا۔

رَأٰی رَجُلًا طَوِیْلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا ایک نحوست ہے یا قائم رہنے والی بُرائی ہے (اہلِ عرب کہا کرتے ہیں کہ:

أَصَابَکَ ذُبَابٌ مِنْ ھٰذَا الْأَمْرِ ۔ تجھ کو اس بات سے ہمیشہ کی ایک بُرائی لگ گئی۔

Marfat.com

نَسُوْعَا وَبَابٌ۔ اُس کی بُرائی قائم رہنے والی ہے۔
رَاَیْتُ اَنَّ ذُبَابَ سَیْفِیْ بَسْرٌ فَاَوَّلْتُہٗ اَنَّہٗ یُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ دی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا۔ آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)۔
ضَلَبَ رَجُلًا عَلٰی ذُبَابٍ۔ ایک شخص کو ذباب پر سُولی دی (ذباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)
عُمْرُ الذُّبَابِ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا۔ مکھی کی عمر چالیس دن کی ہوتی ہے۔
ذُبَابٌ۔ مکھی (اور وہ مکئی قسم کی ہوتی ہے، گدھے کی مکھی کتے کی مکھی، شہد کی مکھی، نیلے رنگ کی مکھی۔ مجملاً میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے، اس کی جمع اَذِبَّۃٌ اور ذِبَانٌ اور ذُبٌّ آتی ہے۔ بعض نے کہا ذُبَابٌ اخوذ ہے ذُبٌّ سے چونکہ وہ ہٹائی جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے)
اَلذُّبَابُ فِی النَّارِ۔ مکھی دوزخ میں جائے گی نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو، بلکہ دوزخیوں کے عذاب کے لئے اُن پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی)۔
فَاِنَّمَا ھُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُہٗ مَنْ شَاءَ۔ شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اگلتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہد، شہد کی مکھی کا ہے تو دسواں حصہ ہو آنحضرتؐ کو اور بابرکتا تھا دینا ہے، تب تو بخیل اُس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھاس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے، اس لئے کہ جب گھاس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی)۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ۔ جب مکھی کسی برتن میں گرے تو اُس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری والے جراثیم کا بازو ڈبوتی ہے، یہ ایک الہام الٰہی ہے، اس قسم کی عقل اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو دی ہے۔ جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے۔ بیّا اپنا گھونسلہ کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنو لاکھ اس میں روشنی کرتا ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے، شہد میں طیلسہ کھاری اللہ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سکھا دیتی ہے، ان کو کاٹ ڈالتی ہے تاکہ وہ اُگ نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے، اتو جہ خلاف قیاس نہیں، کئی جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہ نے رکھی ہے۔ مثلاً سنپد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے دُم تک میں زہر ہے۔ بچھو کے دُنبک میں زہر ہے اُسی بچھو کا پگل کر دُنبک زدہ مقام پر لگا دو تو اس کے زہر کی دوا ہے۔ شاہد کو دیکھو اُس کا نہر میں قائم رہنا اور اس کا گوشت اثرات زہر کو زائل کر دیتا ہے)۔
فَاِنَّہٗ یَدْفَعُ عَنْہُ الْمَظَالِمَ۔ وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے۔
وَاَذْنَابُھَا مَدَادُھَا۔ اُن کی دُمیں، اُن کے پنکھے ہیں، دُموں ہالکر وہ مکھیوں اور کیڑوں کو دفع کرتے ہیں)۔
لَوْ کَانَ لِیْ خَمْرُ مِائَۃِ ذُبَابٍ رَجُلًا لَاَحْلَلْتُ ابْنَ اِیْلَاقِ التُّرْکِیَّانِ۔ اگر میرے طرفدار اس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خور بنی کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بنتے دیتا) یہ روایت آمدیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ محض افترا ہے جناب امیر پر کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے معتدبہ اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے۔ خود ابوسفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیرؑ سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان

Marfat.com

میں چلی گئی، اگر آپ اُٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیتا ہوں، لیکن جناب امیر نے قبول نہ کیا، بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رض کی فضیلت اور قدامتِ صحبت اور رفاقتِ نبوی کا انکار نہ تھا۔ مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہؓ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصل کر لیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رض جناب امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا پھر مسجدِ نبوی میں علیٰ رؤس الاشہاد آکر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابوبکر صدیق رض سے بیعت کر لی)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَرِیْمِہٖ۔ جو شخص اپنی جورو اور زنانہ کو دشمنو کی زیادتی سے بچائے۔

ذَبْحٌ یا **ذِبَاحٌ** چیرنا۔ پھاڑنا، کاٹنا، نحر کرنا، گلا گھونٹنا۔

تَذْبِیْحٌ۔ بہت ذبح کرنا۔

مَنْ وُلِّیَ قَاضِیًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ

جو شخص قاضی (جج یا مجسٹریٹ) بنایا جائے، وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح و سالم معلوم ہوگا، مگر اس کا دل اور ایمان تباہ ہو جائے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو حلق آرام سے کٹ جاتا ہے، لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے۔ یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدۂ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے، لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل و انصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَہٗ۔ پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوا اُس کو ذبح کیا۔

ذِبْحٌ بکسرۂ ذال، وہ جانور جس کو ذبح کریں۔ اور بفتحۂ ذال مصدر ہے، یعنی کاٹنا۔

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ ذَابِحَۃٍ زَوْجًا۔ دیہ اُمّ زرع کی حدیث میں ہے (مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے یعنی اونٹ گائے بیل بکری اور بھیڑ میں سے) ایک ایک جوڑا دیا، مشہور روایت مِّنْ کُلِّ رَائِحَۃٍ ہے)

نَھٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ۔ آنحضرتؐ نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے، تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں، گویا یہ جانور جنّات کو بھینٹ میں دیا جاتا۔ ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں، اس کو وہاں کاٹتے ہیں، اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ضرر سے محفوظ رہیں گے۔ خیر مشرکوں کو تو بھاڑ میں ڈالو۔ نام کے مسلمان بھی اُن ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ کنواں کھودتے وقت خضر یا خواجہ الیاس کے نام کی نیاز کرتے ہیں، ایک بکرا کاٹتے ہیں، یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں۔ جن سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا۔ درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی بادشاہ یا اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ، میں داخل ہے)۔

کُلُّ شَیْءٍ فِی الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ۔ ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں، وہ یونہی حلال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کثرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)

ذَبْحُ الْخَمْرِ الْمِلْحُ وَالشَّمْسُ وَالنِّیْنَانُ۔

شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور مچھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھو تو وہ شراب نہیں رہتی، جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈالنے

ے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ سرکہ ہو جاتا ہے، اس میں نشہ نہیں رہتا)۔

اَخَذَتْهُ الذُّبْحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَعَطَهُ بِالنَّارِ۔ (براء بن معرور کو خناق ہو گیا (حلق کا ورم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے۔

كُوِيَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِيْ حَلْقِهٖ مِنَ الذُّبْحَةِ۔ اسعد بن زرارہ کو بھی خناق کی وجہ سے حلق پر داغ دیا گیا۔

اِنِّيْ لَاَحْسِبُ قَوْلَهٗ وَفِعَالَهٗ يَوْمًا وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ذُبَاحًا۔ میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن، خواہ مدت کے بعد ہو قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت ذِبَاحًا ہے، یعنی اس کے قول و فعل کو وبا ہوائی سمجھتا ہوں)۔

ذُبَاحٌ۔ ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھا لینے سے مر جاتے ہیں۔

اَدْخِلُوْهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب نے کہا) اس کو حجرے میں لیجا یا محراب میں (اور توراۃ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهٰى عَنِ التَّذْبِيْحِ فِى الصَّلٰوةِ۔ رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے منع فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَدْبِيْح ہے دال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا۔ ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لئے ذبح کرے (کیونکہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے، دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی، جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو، تو وہ کافر ہو گیا)۔ اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لئے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا، کیونکہ یہ شرک فی العبادۃ ہے اِس حدیث کا یہ

مطلب نہیں ہے کہ قصاب تجارت کے لئے جانور نہ کاٹے، یا مہمان کو کھلانے کے لئے یا دوست احباب کی ضیافت کے لئے کوئی جانور نہ کاٹے، یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاب کو گوشت کا بیچنا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لئے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لئے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ ہی کے لئے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہئے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کرو محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کرو یا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھلاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا، گو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لئے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقراء کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہوگا۔ بعض نے کہا کہ وما اهل به لغير الله کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے، مثلاً حضرت مسیح ؑ کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھاکر دل کا یا اوتار دل کا، ایسا جانور تو بالاتفاق سب کے نزدیک مُردار اور حرام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر نصاریٰ مسیح ؑ کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے، اہلِ کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مُردار یا سور پکائیں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ: ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدرآباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی، مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کاٹا ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لاحول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مُردار اور حرام ہو گیا۔ افسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مُردار

پر کہتے ہو لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی، شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے تیار کی جائے اور اُس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً کھڑے پیر کی جلیبیاں یا خواجہ بختیار الدین کاکا کی یا قطب صاحب کے کاک یا روٹ یا شیرینی گنا کے محل تک یا امام حسینؓ کا شربت، تو اُس کا کھانا یا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ وما اھل بہ لغیر اللہ میں "ما" کا لفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے، بعض نے کہا "ما" سے مُراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق و سباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مُتعلق ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لئے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَنَذْبَحُ بِالْمَوْتِ۔ پھر موت کو ذبح کیا جائے گا جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہوگی)۔

ذَبَحَ الْمَلَكُ الْمَوْتَ عَنْدَ بَيْضَاءَ۔ یا رش نے زمین کو آراستہ کر دیا سنوار دیا۔

فَاحْسُوا اللَّحْمَ۔ (جسم کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے، تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

اَلذَّبْحِ الْعَظِيمِ الْحُسَيْنُ۔ (ذبح عظیم سے اس آیت میں وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ امام حسینؓ کی شہادت مُراد ہے (یہ تفسیر آلوسی کی ہے)۔

اَمَا وَاِبْرَاهِيمَ اَنْ يَذْبَحَ بِاِبْنِهِ اِسْمٰعِيلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي سَمَّتْ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کو اس مقام میں ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب جمرہ وسطےٰ ہے (منےٰ میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حائلہ ہوئی تھیں۔

اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسماعیل جن کی اولاد میں تمام عرب ہیں، دوسرے حضرت عبداللہ آپؐ کے والد ماجد، اس لئے کہ عبدالمطلب آپؐ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا۔ اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے، انھوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبداللہؓ پر آیا۔ آخر میں سو اونٹ ایک طرف کئے اور دوسری طرف حضرت عبداللہؓ اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا۔ عبدالمطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبح ہوئے، اب اگر ذبح حضرت اسحاقؑ ہوں، جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے رَحِمَ اللّٰهُ الرَّجُلَ صَوْتَ اَبِيهِ كَانَ يَحْلِفُ اِذَا اَتَى الْمَحَارِيبَ فِي الْمَسَاجِدِ بِاَسْرَارِهَا يَقُولُ كَانَهَا مَذَابِحُ الْيَهُودِ۔ حضرت علیؓ رخ مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو اُن کو توڑ ڈالتے اور فرماتے، یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں۔

مذبح کہتا ہے کہ محراب سے مُراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے بیچ درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے، پھر اُس کو اُٹھا ڈالتے، اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں، مگر لوگ سنتا ہے۔ لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں، الاماشاء اللہ۔

ثُمَّ مَاتَ اللّٰهُ بِالذَّبِيحِ وَ امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظم کی شکایت ہارون رشید سے کیا کرتے، آخر اللہ تعالےٰ نے ان پر مناق کی بیماری بھیجی (آلوسی کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اشاعرہ کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم۔ اور اسماعیلیہ کہتے ہیں، امام اسماعیل باُن کے بیٹے

Marfat.com

اِدِّخَارٌ اصل میں اِذْتِخَارٌ تھا۔ تا کو دال سے بدلا، پھر ذال کو دال سے اور دال کو دال میں ادغام دیدیا۔ بعضوں نے تا کو ذال سے بدلا اور ذال کو ذال میں ادغام دیدیا۔ اسی طرح اِذِّخَارٌ بنا۔ معنی وہی ہیں جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

اُمِرُوْا اَنْ لَّا يَدَّخِرُوْا فَادَّخَرُوْا۔ اصحاب مائدہ کو حکم ہوا تھا کہ، سینت کر نہ رکھیں، لیکن انھوں نے سینت کر رکھا۔

اَرْجُوْ ذُخْرَهَا۔ میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا۔ اے اللہ! اِس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر دیعنی آخرت میں ہمارا شفیع بنے اور اس کی جُدائی پر صبر کرنے کا ثواب ہم کو آخرت میں ملے)

مِنَ الْاَمْرِ الْمُدَّخَرِ اِلٰى تَمَامِهٖ فِي الْحَرَمَيْنِ۔ حرمین میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔

اِذْخَرٌ۔ ایک خوشبودار گھاس ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

بابُ الذّالِ مع الرّاء

ذَرْءٌ۔ پیدا کرنا، دانت گر جانا۔

اِذْرَاءٌ۔ غصہ کرنا، ڈرانا، بہانا، لاچار کرنا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاَ وَ بَرَاَ۔ میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی بُرائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

ذَرْءٌ اور خَلْقٌ کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذَرْءٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)۔

لَا اَظُنُّكُمْ اٰلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْءَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید رضؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالٰی نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا)

مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریر اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔ اِس لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ اِن دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وجاهد وافی الله حق جهاده ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اُتری ہے یعنی بنی اُمیہ اور بنی مغیرہ سے) ایک روایت میں ذَرْوُ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذَرَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ سے نکلا ہے۔ یعنی ہوا نے خاک کو بکھیر دیا۔

ذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مرجائے، آخرت میں اُس کا کیا حال ہوگا؟ اِس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میرے دو بچے جو زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں۔ انھوں نے کہا پھر آپ سے جو دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ۔ بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِي الذُّرِّيَّةِ۔ حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بدمعاش اور آوارہ نکلتی ہے)

ذَرْبٌ۔ تیز کرنا، جیسے ذَرَبٌ حدت اور تیزی، بگڑ جانا، پیپ بہنا۔

فِيْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَ اَبْوَالِهَا شِفَاءٌ لِّلذَّرَبِ۔ اونٹ کے دودھ اور موت میں ذرب کی تہدید رہتی ہے۔

ذَرَبٌ۔ معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طریق پر ہضم نہیں ہوتی۔ یعنی دست یا پیٹ سیا (ہیضہ) ہی (محیط میں ہے کہ ذرب اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست وقے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست

---

[1] یہ کتاب "لغات الحدیث" مدینہ طیبہ حرم نبوی میں مکمل ہوئی، روضۂ اقدس کے سامنے۔ یا اللہ اس کو میرے لئے آخرت میں ذخیرہ کر ۱۲

آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مُزمِن نہیں ہوتی، ذرب کی بیماری مدّت تک رہتی ہے)۔

إِلَيْكَ أَشْكُو ذِرْبَةً مِّنَ الذِّرَبِ (یہ اعشیٰ شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سُنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں، یا بدزبانیوں میں سے ایک بدزبانی کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بدزبان ہے)۔

إِنِّي رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ۔ میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سُست کہہ بیٹھتا ہوں)۔

شَكَا ذَرَبَ لِسَانِهٖ۔ اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی۔

ذَرِبَ النِّسَاءُ عَلٰى أَزْوَاجِهِنَّ۔ عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہوگئیں (ایک روایت میں ذَئِرَ النِّسَاءُ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

مَا الطَّاعُونُ قَالَ ذَرَبٌ كَالدُّمَّلِ۔ طاعون کیا ہے؟ انھوں نے کہا ایک زخم ہے دُمّل کی طرح (مجمع میں ہے کہ "ذرب" وہ مرض جو اچھا نہ ہو) (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ذَرَبَ الْجُرْحُ۔ جب زخم لاعلاج ہوجائے، کسی دوا سے چنگا نہ ہو۔

شَكَوْتُ إِلٰى أَبِي جَعْفَرٍ ذَرَبًا وَّجَدْتُهٗ۔ میں نے امام ابوجعفرؑ سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ ذَرِبٌ بکسرۂ را جگر کی ایک بیماری اور ذَرَبٌ بفتحۂ را معدہ کی بیماری جس میں کھانا ہضم نہ ہو)۔

لِسَانٌ ذَرِبٌ۔ فصیح زبان یا فحش زبان۔

اِمْرَأَةٌ ذَرِبَةٌ۔ زبان دراز عورت۔

ذَرْحٌ۔ اُڑا دینا، پھیلا دینا۔

ذُرَّاحٌ۔ کیڑا اُڑانا۔

ذُرَّاحٌ اور ذُرُّحٌ اور ذَرِيحٌ اور ذُرُّوحٌ اور ذُرُوحٌ اور ذُرَاحٌ اور ذُرَّحٌ اور ذَرِيحَةٌ اور ذُرْنُوحٌ اور ذُرَحْرُحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرَّحْرَحٌ اور ذُرَحْرَحٌ یہ سب ایک کیڑے کے نام ہیں جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے اس پر کالے نشان ہوتے ہیں، اڑتا ہے یہ کیڑا زہریلا ہوتا ہے۔

ذُرَاحٌ۔ گیہوں کے کیڑے یا صنوبر کے کیڑے کو بھی کہتے ہیں۔

مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبٰى وَأَذْرُحَ۔ حوضِ کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جربیٰ اور اذرح میں (یہ دونوں ملک شام میں ہیں، ان کے درمیان تین دن کا راستہ ہے)۔

ذَرٌّ۔ بکھیر دینا، پھیلا دینا، پھٹ جانا، مولکہ نکالنا، پیشانی کے بال سفید ہو جانا۔

ذِرَارٌ۔ غصہ کرنا، غصے سے مُنہ پھیر لینا۔

ذَرٌّ۔ چھوٹی لال چیونٹی۔

ذَرَّةٌ۔ یہ "ذَرٌّ" کا مفرد ہے (کہتے ہیں کہ یہ سو چیونٹیاں ایک جَو کے وزن میں ہوتی ہیں)۔

ذَرَّةٌ۔ اُس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہوا میں باریک باریک نظر آتا ہے۔

لَا تَقْتُلْ ذُرِّيَّةً وَّلَا عَسِيْفًا۔ آنحضرتؐ نے لڑائی میں ایک عورت کو دیکھا جو قتل کی گئی تھی، فرمایا خالدؓ سے کہدو کہ) عورتوں بچوں کو اسی طرح مزدوروں کو مت مارو۔

ذُرِّيَّةٌ۔ کہتے ہیں، نسلِ انسانی کو مرد ہو یا عورت (حدیث میں عورتیں مُراد ہیں)۔

حُجُّوْا بِالذُّرِّيَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا أَرْزَاقَهَا وَتَذَرُوْا أَرْبَاقَهَا فِيْ أَعْنَاقِهَا۔ عورتوں کو حج کراؤ اور ان کی روٹی کھا کر گلوں کے لٹکن اُن کے گلوں میں مت چھوڑو (یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کا فرض ان پر باقی رہے، اس کو گلے کے لٹکن سے تشبیہ دی، بعض نے کہا کہ ارباق سے بوجھ مُراد ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے فرائض کا بوجھ)۔

رَأَيْتُ يَوْمَ حُنَيْنٍ شَيْئًا أَسْوَدَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ فَدَبَّ مِثْلَ الذَّرِّ وَهَزَمَ اللّٰهُ

Marfat.com

الْمُشْرِكِيْنَ۔ میں نے جنگ حنین کے دن ایک کالی چیز دیکھی (دوسری روایت میں ہے) کالی لمبی کی طرح جو آسمان سے اُتر رہی ہے، آخر وہ زمین پر آرہی، اس میں سے چھوٹی چھوٹی لال چیونٹیوں کی طرح کوئی چیز نکلی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو بھگا دیا۔ (شاید یہ فرشتے ہوں گے چیونٹیوں کی شکل میں)۔

وَسَبْيُ ذَرَارِيِّهِمْ۔ اُن میں جو لوگ لڑنے والے تھے اُن کو قتل کیا، اور ان کی عورتوں بچّوں کو قیدی بنایا۔

اَبْعَثُ هَوَازِنَ بِمَعِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ۔ ہوازن کے لوگ اپنے مویشی اور عورتوں بچّوں کو ساتھ لے کر آئے (رعب ایسا لوگوں کا قاعدہ ہے جب جم کر لڑنا چاہیں تو عورتوں بچّوں کو ساتھ لے آتے کہ کوئی بھاگ کر گوارا نہ کرے، اس خیال سے کہ عورتیں بچے دشمن کے ہاتھ پڑ کر خوار ہوجائیں گے)

وَلْيَحْلُبْ دُوْنَهُ حَبَّةً اَوْ ذَرَّةً اَوْ شَعِيْرَةً۔ بھلا ایک دانہ تو اناج کا پیدا کریں یا ایک چیونٹی تو بنائیں، ایک جَو تو پیدا کریں (یعنی نباتات پیدا کر سکتے ہیں نہ حیوان)۔

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ۔ ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر (ایک روایت میں ذَرَّةٌ ہے، یعنی جو کا دانہ)

سُئِلَ عَنْ ذَرَارِي الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کے بچوں کو آپؐ سے پوچھا، وہ کہاں رہیں گے، دہشت میں رہیں گے یا دوزخ میں؟)۔

ذَرَارِيُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کے بچے۔

وَيَسْتَبِيْحُ ذَرَارِيَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ۔ اور تمہاری عورتوں بچوں کا مالک بن جائے (ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے)۔

كُلُّ دُرِّيَّةٍ ذَرَّاءُ هَبَاءٌ۔ ہر ایک مخلوق جس کو بنایا۔

لَيُذَرَّعَنَّ اَمْرُ الْعَبِيْدِ مَا دَامَ فِيْ عَبِيْدِهٖ بَقِيَّةٌ۔ جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر چھایا رہتا ہوں (جیسے بادشاہوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جو خلام اچھی خدمت بجا لاتا ہو اس کے سر پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہیں)

ایک روایت میں لَيُذَرَّعَنَّ ہے ذال مہملہ سے۔ یعنی اس پر رحمت الٰہی کا فیضان ہوتا رہتا ہے۔

مُخَشَّةٌ الْمُتَعَذَّرُوْنَ اُمْثَالَ الذَّرِّ۔ (قیامت کے دن) معذور لوگ چیونٹیوں کی طرح حشر کے جائیں گے (تاکہ ذلیل و خوار ہوں) لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگرچہ ان کی صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر مُخَشَّة اتنا چھوٹا ہوجائے گا جیسے چیونٹی! یہ تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ بنائے جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے، قُلْفَہ (ذکر کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے) وہ بھی لگا دی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اجزائے اصلیہ کو جوڑا کر کے چیونٹی کے برابر کردے)۔

طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَرِيْرَةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت ذریرہ کی خوشبو لگائی (ذریرہ ایک خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا وہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندستان سے آتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ بہانڈے میں آتا ہے، جہاں پر یہ اگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں بعضوں نے کہا عبیر)۔

يُنْذَرُ طَاقِيْضَ الْمَيِّتِ الذَّرِيْرَةُ۔ میت کی قمیص پر ذریرہ پھیلا دیا جائے۔

تَتَكَحَّلُ الْمُحِدُّ بِالذَّرُوْرِ۔ سوگ والی عورت کو کسی دوا کا سُرمہ آنکھ میں لگا سکتی ہے۔

ذُرِّيْنِيْ وَاَنَا اُجَرِّدُكِ۔ تو اپنی میں آٹا ڈال، میں تیرے لئے حریرہ بناؤں۔

اَلذَّرَّةُ مُخْرِجُ مِنْ حُجْرِهَا تَطْلُبُ رِزْقَهَا۔ چیونٹی اپنے سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے۔

فَذَرَّعَلَيْكَ كُلَّ ثَوْبٍ شَبَّتَاتٍ مِنْ ذَرِيْرَةٍ۔ (کافور) میت کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریرہ اور کافور چھڑک دے۔

اَبُوْذَرٍّ۔ مشہور صحابی ہیں، جو کامل درویش اور تارک الدنیا تھے۔

Marfat.com

اَلشَّيْطٰنُ يُقَارِنُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَكَبَدَتْ وَاِذَا غَرُبَتْ۔ شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہو جاتا ہے، ایک تو طلوع کے وقت، دوسرے استوا کے وقت، تیسرے غروب کے وقت۔

ذَرَّ الْبَقْلُ۔ ترکاری بھاجی کا کویا نکلا (یعنی مولکہ ہوا)

ذَارَّتِ النَّاقَةُ فَهِيَ مُذَارٌّ۔ اونٹنی کی عادت بد ہوگئی۔

ذَرْعٌ۔ ہاتھ سے ناپنا، غلبہ کرنا، سفارش کرنا، اونٹ کے ہاتھ پر پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے، پیچھے سے گلا گھونٹنا

ذَرَاعٌ۔ ہاتھ سے پینا، سفارش قبول کرنا، تھک جانا۔

تَذْرِيعٌ۔ پیچھے سے گلا گھونٹنا، اقرار کرنا۔ خبر دینا، اونٹ کا ہاتھ باندھ دینا، ہاتھوں کو ہلانا۔

مُذَارَعَةٌ۔ ملانا، ناپ کر بیچنا۔

اِذْرَاعٌ۔ صاحبِ اولاد ہونا، افراط کرنا، ہاتھ سے لینا۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذْرَعَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ۔ آنحضرت صلعم نے جبہ کے تلے سے اپنی دونوں باہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں، چڑھ نہیں سکتی تھیں)۔

وَعَلَيْهِ جُمَّازَةٌ فَاَذْرَعَ مِنْهَا يَدَهُ (ایک روایت میں فَاذَّرَعَ ہے) آپ اُن کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ اس میں سے نکالا۔

حَسْبُكَ اِذْ قَلَبَتْ لَكَ ابْنَةُ اَبِي قُحَافَةَ ذُرَيْعَتَيْهَا (حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپ کو تو یہ کافی ہے کہ، ابو قحافہؓ کی بیٹی (حضرت عائشہؓ کی طرف اشارہ ہے۔ ابو قحافہ ان کے دادا تھے) اپنی چھوٹی باہیں اُلٹ دے (یعنی آپ تو اسی کی محبت میں سرشار ہیں، دوسری بیویوں کی پرواہ نہیں کرتے)

تَقَلَّدُوْا اَمْرَكُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ اپنا سردار ایسے شخص کو مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سردار کا اس پر زیب دے) اصل میں ذِرَاع کہتے ہیں بانہہ کو۔ یعنی کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی کے سرے تک۔ اس کی جمع اَذْرُعٌ اور ذُرْعَانٌ ہے۔ فقہاء کے نزدیک ذِرَاع مساوی ہے ۲۴ انگلیوں کے، یعنی ملی ہوئی ۲۴ انگلیوں کے برابر۔ اسی کو ذِرَاعُ الْكِرْبَاس کہتے ہیں۔)

فَكَبُرَ فِي ذَرْعِيْ۔ اُس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہوگیا۔ (یعنی میں نے اس کو باوقعت سمجھا)۔

فَكَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ ذَرْعِيْ۔ اس نے میری ہمت توڑ دی۔ میرے عزم کو روک دیا

اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنِ ابْنِ لِيْ بَيْتًا فَضَاقَ بِذٰلِكَ ذَرْعًا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی بھیجی کہ میرے لئے ایک گھر بنا! وہ تنگ دل ہوگئے یا عاجز ہوگئے نہ بنا سکے۔

كَانَ ذَرِيْعَ الْمَشْيِ۔ آنحضرتؐ قدم بڑھا کر جلدی جلدی چلا کرتے۔

فَاَكَلَ اَكْلًا ذَرِيْعًا۔ جلدی جلدی بہت سا کھا گیا

ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ۔ اگر روزہ دار کو آپ ہی آپ قے ہو جائے (خود اپنے ارادہ سے قے نہ کرے) تو اس پر روزے کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)

كَانُوْا بِمَذَارِعِ الْيَمَنِ۔ وہ یمن کے اُن گانوں میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع ہیں۔

خَيْرُكُنَّ اَذْرَعُكُنَّ لِلْمِغْزَلِ۔ تم میں بہتر وہ عورت ہے جو چرخہ خوب کاتتی ہو۔

مَوْتًا ذَرِيْعًا۔ جلدی کی موت یا وسیع موت۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الذِّرَاعَ آنحضرتؐ دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے۔ بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔

Marfat.com

مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ - اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے)۔

نَاوَلَتْنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا - اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست۔

لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ - اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے۔

اِمْرَأَةٌ ذَرَاعٌ - خوب چرخہ کاتنے والی عورت۔

ذَرْعُ الرَّجُلِ - آدمی کی طاقت۔

لَنَا مَسْئَلَةٌ وَفَدْنَا صِفْنَا بِهَا ذَرْعًا - ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے)۔

مَصِيْرُكُمْ إِلَى أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ - تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضرور ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں کہ اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا، بس وہی اپنا، باقی سب جھگڑا)۔

أَكْثَرُ مَنْ تَمُوْتُ مِنْ مَوَالِيْنَا بِالْبَطْنِ الذَّرِبِ - ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مریں گے (یعنی اسہال سے)۔

أَذْرِعَاتُ - شام میں ایک مقام کا نام ہے۔

ذَرُبَ - يَا ذَرَبَانُ يَا ذَرُوْبُ يَا ذَرِيْفُ يَا تَذَرَّأُ - بہنا، سستی سے آہستہ چلنا۔

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ - آنحضرت نے ہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی بوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے)۔

هَا أَنَا الْآنَ ذَرَفْتُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ - اب میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی)۔

وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَالَكَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ حَمْرَاءَ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا خیر تو ہے آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسین مولیٰ) میں نے کہا بائیں اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسین شہید ہوئے)۔

اس حدیث کو فاکہ نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر۔ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین العابدین سے روایات صحیحہ مستندہ موجود ہیں۔ جن سے امام حسین کا قتل ہونا ثابت ہے۔ اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ انھوں نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا۔ میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسینؓ مارا گیا اور تمام موحنین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسین مو کر بلا میں شہید کیے گئے۔ اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا۔ بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے۔

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے۔ کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے۔ یہی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک مدینہ طیبہ میں قبالۂ اہل بیت میں مدفون ہے اور جسد مبارک بالاتفاق کربلا کے معلیٰ میں ہے۔ دمشق میں عجیب اتفاق ہوا۔ جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعۂ شہادت کا طبیعت پر غلبہ ہوا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے۔ میرا رونا تھمتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا، اے ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا

Marfat.com

ہوئے اگر اس وقت ہوتے، جب آپ کربلائے معلّٰی میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر سے تصدق ہو جاتے، پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَرَفَتْ عَیْنٌ۔ جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اُتار۔

ذَرَّفَ اور ذَرَفَ۔ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

ذَرَّفَ عَلَی الْمِائَۃِ تَذْرِیْفًا۔ سو سے بڑھ گیا

ذَرْقٌ یعنی ذَرْقٌ۔ یعنی پرندے کا بیٹ کرنا۔

قَاعٌ کَثِیْرُ الذَّرَقِ۔ ایک میدان جس میں ذَرَق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حَنْدَقُوْق کہتے ہیں)۔

ذَرْوٌ یا ذَرْیٌ۔ اُڑا دینا، پھیلا دینا، بکھیر دینا، توڑ ڈالنا، جُدا کر دینا، جلدی سے گزر جانا۔

اِذْرَاءٌ۔ اُڑا دینا، بکھیر دینا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ فِی الْجَنَّۃِ رِیْحًا مِنْ دُوْنِہَا بَابٌ مُغْلَقٌ لَوْ فُتِحَ ذٰلِکَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالےٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رُکی ہوئی ہے، اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اُڑا دے۔ (ایک روایت میں لَاَذْرَتِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا ہے یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اُڑا دے)۔

ذَرَتِ الرِّیْحُ اور اَذْرَتْ اور تَذْرُوْ اور تُذْرِیْ سب کے ایک معنی ہیں، یعنی اُڑا دیا اور اُڑاتی ہے۔ قرآن میں ہے تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ ہوائیں اُس کو اُڑا دیتی ہیں۔

تَذْرِیَۃُ الطَّعَامِ۔ اناج کو بھوسا نکالنے کے لئے اُڑانا۔

اِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ جب میں مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا۔ پھر (راکھ) کو آندھی میں اُڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ مجھ کو پالے گا تو، سخت عذاب کرے گا، ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا) (ایک روایت میں ذُرُّوْنِیْ ہے بہ ضمہ ذال، معنی وہی ہیں، یعنی آندھی میں پھیلا دینا)۔

یَذْرُدُ الرِّوَایَۃَ ذَرْوَ الرِّیْحِ الْہَشِیْمَ۔ روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے، جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اُڑاتی ہے (یعنی بہت جلدی جلدی بے سوچے سمجھے)۔

اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ ذُوْ ذَرْوَۃٍ لَا یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰہِ پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مال دار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔

ذَرْوَۃٌ و شَرْوَۃٌ۔ مال داری اور توانگری۔

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ عُرِّ الذُّرٰی۔ آنحضرت کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے۔

ذُرٰی جمع ہے ذِرْوَۃٌ کی یعنی کوہان کی بلندی اور ہر چیز کی بلندی۔

ذِرْوَۃُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی

ذُرْوَۃُ الْجَبَلِ (محیط میں ہے کہ ذُرْوَۃٌ بہ ضمہ ذال اور بہ کسرہ ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں:

ھُوَ فِیْ ذُرْوَۃِ الشَّرَفِ۔ وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)۔

عَلٰی ذِرْوَۃِ کُلِّ بَعِیْرٍ شَیْطَانٌ۔ ہر اونٹ کے کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے۔

سَاَلَ عَائِشَۃَ الْخُرُوْجَ اِلَی الْبَصْرَۃِ فَاَبَتْ عَلَیْہِ فَمَا زَالَ یَفْتِلُ فِی الذِّرْوَۃِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْہُ حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی، تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت علیؓ کی مخالفت پر اُٹھ کھڑے ہوں گے اور سب مل کر اُن سے حضرت عثمانؓ کے باغی قاتلوں کو مانگیں گے) انھوں نے نہ مانا (خلیفۂ وقت کی مخالفت بُری سمجھی) لیکن زبیرؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے، وہاں کے بال ملتے رہے یہاں تک کہ، حضرت عائشہؓ راضی ہو گئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت

Marfat.com

زبیر رضہ کے پھسلانے میں آگئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جب کوئی اونٹنی شریر اور ضدی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال کھینچتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں، وہاں کے بھی بال مسلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہوجاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر حضرت عائشہ رضہ کو پھسلالیا ان کو نکلنے پر راضی کرلیا)۔

بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيٍّ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علی رضہ کی طرف سے ایک اُڑتی اُڑتی بات پہنچی (یعنی ادھوری اور نامکمل)۔

كَيْفَ حَدِيْثُ كَذَا اُرِيْدُ اَنْ يُّذَرِّيَ مِنْهُ (والد نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے پوچھتے) فلانی حدیث کیونکر ہے۔ ان کا یہ مطلب ہوتا کہ لوگ عبدالرحمٰن کی قدر و منزلت کریں (کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)۔

اُذَرِّيْ حَسَبِيْ اَنْ يُّشْتَمَ۔ میں اپنے حسب نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اُس کو بُرا کہے۔

بِئْرُ ذَرْوَانَ۔ ایک کنواں تھا بنی زریق کا مدینہ میں (اس کنوئیں میں آں حضرتؐ پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا)۔

ذَوْرَانُ ایک مقام کا نام ہے جو قُدَيْد اور جحفہ کے درمیان واقع ہے۔

اَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرًى۔ وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے، توانا اور فربہ اونٹ تھے)۔

اِنَّهٗ فِيْ ذُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں۔

شَرَابٌ مِّنَ الذُّرَةِ۔ جوار کی شراب۔

لِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ۔ جوار کا ایک فَرَقْ (فرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)

مِذْرَوَانٌ۔ دونوں چوتڑوں کے کنارے۔

ذِرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ۔ اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)

ذُرَى الْاٰكَامِ۔ ٹیلوں کی چوٹیاں۔

بابُ الذالُ مع العین

ذَعْتٌ۔ گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے دَعْتٌ ہے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَرَضَ لِيْ يَقْطَعُ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ۔ شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اُس پر قدرت دی، میں نے اُس کا گلا گھونٹا یا زور سے اُس کو دھکیل دیا (نہایہ میں ہے کہ ذَعْتٌ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں۔)

كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يَّشْتِمُ الشَّيْخَيْنِ فَرَاٰى عُمَرَ فِي الْمَنَامِ فَذَعَتَهٗ فَلَوَّثَ ثِيَابَهٗ فَجَاءَنَا تَائِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضہ) کو بُرا کہا کرتا تھا۔ ایک بار اُس نے خواب میں حضرت عمر رضہ کو دیکھا کہ انھوں نے اس کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ اُس کا پاخانہ خطا ہوگیا (اُٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اُس نے ہمارے پاس آکر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے ایک شخص درود شریف میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا۔ چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس نے خواب میں حضرت عمر رضہ کو دیکھا آپ اُس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرتؐ کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپؐ سید العالمین ہیں۔ اُس شخص نے توبہ کی؛ ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مرگئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا کہو کیا حالت ہے؟ انھوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں، اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بٹھایا گیا تھا لیکن اب مجھ کو بربرہ لے جانے کا حکم ہے وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے۔ میں اِس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا

Marfat.com

ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو بُرا کہنا شروع کیا۔ میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بد تہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابوبکر صدیق رضؓ کو پہنچا دے اور وہ آنحضرتؐ سے میری سفارش کریں، تو شاید میں بویرہ میں جانے سے بچ جاؤں۔)

اِن خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ، اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضیِ الٰہی تصرفات ہوتے ہیں، اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اِس پر اتفاق ہے۔ اور اتفاق کے ساتھ یہ تواتر ان سے اِس قسم کے واقعات منقول ہیں، جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض اہلِ ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو کرتے ہیں، اِن امور کا انکار کیا ہے۔

ذَعْذَعَةٌ۔ جُدا کرنا، بانٹ دینا۔

ذَعْذَعَتْهَا النَّوَائِبُ وَفَرَّقَتْهَا الْحُقُوقُ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علیؓ نے اُس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اُس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا، اور حقوق نے اُن کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے، وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے، تب حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو اچھے مصرف میں صرف ہوئے)۔

ذَعْذَعَتْ بِهِ صُرُوفُ اللَّيَالِي۔ جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْمُذَعْذَعُ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) ہم اہلِ بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعذع ہوگا۔ (لوگوں نے عرض کیا مذعذع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا، ولد الزنا، نطفۂ حرام۔ باقی جو نطفۂ حلال سے ہوگا وہ ضرور آنحضرتؐ کے اہلِ بیت سے محبت رکھے گا اور اُن کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)۔

ذَعْرٌ۔ ڈرانا، دھمکانا۔

ذُعِرَ۔ ڈر گیا۔

مَذْعُورٌ۔ ڈرا ہوا۔

ذَاعِرٌ۔ ڈرنے والا، خبیث۔

ذُعْرٌ۔ خوف۔

وَلَا تَذْعَرُوهُمْ عَلَيَّ۔ (آنحضرتؐ نے جنگِ احزاب میں زبیرؓ سے فرمایا۔ ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چھپکے چھپکے، ان کو خبر نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ تو اُن کو ڈرائے، وہ میری طرف متوجہ ہوں۔

كَذَا لَا تَذْعَرُوا عَلَيْنَا (ہم اندر اُن کے پھل سے کھیل رہے تھے، ایک دوسرے کو مار رہے تھے، حضرت عمرؓ آئے تو انھوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو! ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اُٹھیں)۔

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَاعِرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ۔ شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسرے مومن اذان اور تکبیر کہتا ہے۔ شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)۔

مَا ذَعَرْتُهَا۔ میں نے اُس کو نہیں ڈرایا۔

لَقَدْ رَأَى ذُعْرًا۔ یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔

كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ۔ جیسے وہ خوف زدہ ہے۔

أَذْعَرْتُهَا۔ میں نے اس کو ڈرایا، یا بھڑکا دیا۔

فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ۔ قریش (کی کارروائیوں) کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکانا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے۔ تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے، بیٹھے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُو الذَّعَارِ۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اُس کا یہ لقب اِس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی، لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ اُن کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن مانس کو پکڑ لایا تھا، لوگ اُس سے

Marfat.com

ڈالے گی۔

ذِعْلِبٌ یا ذِعْلِبَۃٌ۔ تیز رفتار اونٹنی۔

کَذَنَبِ التِّرْمِذِ۔ چکنے سے چلا۔

اَلذَّلِیْبُ الْوَجْنَاءُ۔ تیز رفتار سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے تکلہ والی اونٹنی۔

بابُ الذال مع الفاء

ذَفَرٌ۔ باس نکلنا، بو پھوٹنا خواہ اچھی ہو یا بُری، بغل کی بدبو۔

وَطِیْبُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ۔ اس خوش کی کیچڑ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی۔

تُرَابُہَا مِسْکٌ اَذْفَرُ۔ بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے۔

مَسَحَ رَأْسَ الْبَعِیْرِ وَذَفَرَاہُ۔ اونٹ کے سر پر اور اُس کے کانوں کی جڑوں پر ہاتھ پھیرا۔

اِنَّہٗ جَزَعَ الظَّفِیْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِی ذَفِرَاتِ۔ آپ نے صفرا وادی کو لے کیا پھر ذفران میں اُتر پڑے۔

ذَفِرَانُ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفرا وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَذْفِرِیْ بِثَوْبٍ۔ پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اُس کا استعمال کر (ایک روایت میں اِسْتَذْفِرِیْ دال مہملہ سے۔ یعنی بدبو دفع کر۔ مشہور روایت اِسْتَفِیْضِیْ ہے یعنی لنگوٹ کس لے، جیسے اوپر بیان ہو چکا۔)

وَتَحَنَّطِیْ وَتَسَنَّذِرُ۔ اور پھاہا رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسَنَّذِرُ اصل میں تَسْتَذْفِرُ تھا تا کو دال سے بدل دیا)۔

ثُمَّ اَذْفِرِیْہَا بِالْخِرْقَۃِ۔ پھر ایک چیتھڑے سے اس کو باندھ دے۔

ذَفٌّ یا دِفَافٌ۔ ارڈوان، جلدی کرنا، ہلکا کرنا۔

سَمِعْتُ وَقْعَ نَعْلَیْکَ فِی الْجَنَّۃِ۔ (دال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور رِوَایَت ہے دال مہملہ سے)

دِفَانٌ وَقَفَتْ بِہِمُ الْہَمَالِیْجُ۔ اگرچہ تیز گھوڑے اُن کو جلدی جلدی لیجا کر ملیں۔

اِنَّہٗ اَمَرَ یَوْمَ الْجَمَلِ مُنَادِیًا اَنْ لَا یُتْبَعَ مُدْبِرٌ وَلَا یُقْتَلَ اَسِیْرٌ وَلَا یُذَفَّفَ عَلٰی جَرِیْحٍ۔ حضرت علیؓ جنگ جمل کے دن منادی کرائی، جو شخص بیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کر لیا ہے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اُس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)

فَذَفَّفْتُ عَلٰی اَبِیْ جَہْلٍ۔ میں نے ابوجہل کا کام تمام کیا۔ (وہ زخموں سے چور بستک رہا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اُس کا سر کاٹ لیا)۔

اَشْعَرْ اَبْنَاءَ اَبَاجَہْلٍ وَذَفَّفْتُ عَلَیْہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخموں سے چور چور کر ڈالا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا کام تمام کیا۔

سُلِّطَ عَلَیْہِمْ اٰخِرُ الزَّمَانِ مَوْتٌ طَاعُوْنٌ ذَفِیْفٌ۔ آخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی وبا، بھیجی جائے گی

وَھُوَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً خَفِیْفَۃً ذَفِیْفَۃً کَاَنَّھَا صَلٰوۃُ الْمُسَافِرِ۔ (ابن انس بن مالکؓ کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے، جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے)۔

ثُمَّ تَنَاوَلَ الذَّھَبَ وَالْحَرِیْرَ فَقَالَتْ ھٰذَا مُذَفَّفٌ یُرَبِّطُ بِہِ الْمِسْکُ۔ آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ایک تھوڑا سا ریشمی ٹکڑا ہے جس میں مشک باندھی جاتی ہے

مَوْتٌ ذَفِیْفٌ یَعْزِلُ الْقَلْبَ۔ جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے، (ایک روایت میں دَقِیْقٌ ہے)۔

بابُ الذال مع القاف

ذَقْنٌ۔ چپت لگانا جیسے صَفْعٌ اور قَفْہٌ ہے ٹھوڑی پر مارنا، ٹھوڑی رکھنا۔

Marfat.com

ذَقْنٌ اور ذِقْنٌ۔ ٹھوڑی۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ۔ آنحضرت ؐ نے میری ہنسلی (وگلگی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ کی وفات کے وقت حضرت عائشہ رضؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے، آپ کا سر مبارک اُن کے سینے سے لگا ہوا تھا)۔

فَوَضَعَ عُوْدَ الدِّرَّۃِ ثُمَّ ذَقَنَ عَلَیْھَا وَقَالَ ھَاتِ (عمران بن سوادہ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا، چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے۔ یہ سن کر) حضرت عمر رضؓ نے اپنی ٹھوڑی دُرّے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

بابُ الذال مع الکاف

ذِکْرٌ یا تَذْکَارٌ۔ بیان کرنا، ذہن میں محفوظ رکھنا، یاد کرنا۔

تَذْکِرَۃٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

مُذَاکَرَۃٌ اور تَذَاکُرٌ۔ گفتگو کرنا۔

اِذْکَارٌ اور تَذْکِیْرٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

ذُکْرٌ۔ یاد رکھنا۔

اَلرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَیُقَاتِلُ لِیُحْمَدَ کوئی آدمی اِس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں۔

وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ۔ قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر)۔

ثُمَّ جَلَسُوْا عِنْدَ الْمَذْکَرِ حَتّٰی بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ پھر ذکر کے مقام (یعنی حجرِ اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے مُراد اس سے اللہ کی یاد ہے، یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثنا اور صفت وغیرہ)۔

یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔ خطبہ سنتے ہیں۔

ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَی الْمُذَکِّرِ۔ پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے۔

اِنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُ فَاطِمَۃَ۔ حضرت علی رضؓ حضرت فاطمہ رضؓ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں)۔

مَا حَلَفْتُ بِھَا ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔ پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی، نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے۔

اَلْقُرْاٰنُ ذِکْرٌ فَاذْکُرُوْہُ۔ قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا، اس کی عزت کرو!

اِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ اَذْکَرَا جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا، نرینہ اولاد)۔

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ اَذْکَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ جنتی ہے۔ (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں)۔

ھَبِلَتْ اُمُّہٗ لَقَدْ اَذْکَرَتْ بِہٖ۔ اس کی ماں اس پر روئے اس نے اس کو نر جنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط)۔

وَاللّٰہِ مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْکَرَ مِنْکَ۔ خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں جنا (یعنی جوان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبداللہ بن زبیر رضؓ کے بارے میں کہا)۔

اِبْنُ لَبُوْنٍ ذَکَرٌ۔ دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں، تو ذکر تاکید کے لئے ہے۔ بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے ابن آوی (گیدڑ) ابن عرس (نیولہ) پر اس لئے "ذکر" کہہ کر اشکال رفع کر دیا)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ ذَکَرٌ۔ ایک برس کے نر اونٹ کو ذکر

Marfat.com

کاجر ملی الجوار ہے۔ ایک روایت میں ذُکُوْرًا ہے)

لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔ جو مرد نزدیک رشتہ کا ہو اس کے لئے (حالانکہ مرد نر ہی ہوتا ہے۔ اس صورت میں ذَکَرٍ تاکید ہوگی بعض نے کہا ذَکَرٍ اس لئے فرمایا کہ خنثیٰ نکل جائے، جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصبہ ہونے کی تخصیص نر سے ثابت کریں یعنی عورت عصبہ بنفسہا نہیں ہوسکتی یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے)۔

کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ وَیَغْتَسِلُ مِنْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَذْکَرُ۔ آنحضرتؐ اپنی بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار غسل کرتے اور فرماتے، یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارتِ غریزی بڑھتی ہے اور باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے آنحضرتؐ کی قوت رجولیت معلوم کرنا چاہیئے، اس وقت جب آپؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہوچکی تھی، اور ایسی قوت کے ساتھ آپ نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی۔ اِس موقعہ پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی۔ مولوی علیؔ رضا خاں صاحب ام۔ اے جو ایک متدین حق پرست عہدہ دار تھے، ان سے اور مولوی چراغ علی صاحب شاگردِ رشید سرسید سے تعدادِ ازواج کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے۔ مولوی علی رضا خاں نے فرمایا، ہاں جو کوئی ہیزا اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیز ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس کرے، اِس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب خاموش ہو رہے)۔

کَانَ یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَۃِ الطِّیْبِ۔ آنحضرتؐ مردوں کی خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا، جیسے مشک عود اور عنبر وغیرہ۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس میں رنگ ہو، جیسے زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

کَانُوْا یَکْرَہُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ صحابہؓ عورتوں کی خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ۔ مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں، جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اِنَّ عَبْدًا اَبْصَرَ جَارِیَۃً لِسَیِّدِہٖ فَغَارَ السَّیِّدُ فَجَبَّ مَذَاکِیْرَہٗ۔ ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی، مالک کو غیرت آئی، اس نے غلام کی (ذوتِ) مردمی کے آلے کٹوا دیئے (یعنی اُس کو ہیجڑا کر دیا)۔

فَغَسَلَ مَذَاکِیْرَہٗ۔ مردمی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر اور خصیوں اور ان کے حوالیکو)

فَذَکَرْتُ قَوْلَ سُلَیْمَانَ۔ میں نے سلیمانؑ کی دعا یاد کی (انھوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو قیامت تک نہ ملے، اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا، ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں، اُن کا رد ہے)

وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ یُذْکَرُ مَعَ النُّہْبَۃِ۔ اور حدیث کو لوٹ کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا)۔

فَاذْکُرْہَا عَلَیَّ۔ تو میرا پیغام اُس کو دے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَہَا۔ آنحضرت صلعم نے اس کو پیغام دیا ہے۔

لِیُذَکِّرَہٗ مِنْ کَذَا۔ اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو (جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا، نماز میں شیطان یاد دلاتا ہے)۔

اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے رہو

جَارِیَۃً تُذَکِّرُکَ بَعْضَ مَا مَضٰی۔ تمھاری شادی ایک جوان چھوکری سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلادے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فُلَانَۃٌ تَذْکُرُ۔ فلاں عورت حضرت عائشہؓ کی

Marfat.com

تعریف کرتی تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں۔ یا فُلَانَةُ تُذْکَرُ یعنی فلاں عورت کی تعریف کی جاتی ہے)۔

اِجْتَمَعْنَ وَذَکَرْنَ۔ آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں، اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضؓ کی باری ہوتی ہے)۔

ذَکَرْتُهُ لِطَاوُسَ فَقَالَ تَزْرَعُ۔ میں نے مزارعت کا بیان طاؤس رضؒ سے کیا کہ لوگ اس کو ناجائز جانتے ہیں، انھوں نے کہا تو مزارعت کر۔

ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ۔ تو نے ہر دن ہم کو یادِ الٰہی میں رکھا۔

اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ کَمَا هُوَ۔ جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اُس کو نہانے کی حاجت ہے، تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے۔

ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ۔ لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا منڈی پر آگ روشن کر دیا کرو اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح بگل بجا دیا کرو۔)

ذَکَرَ بَاهِلَةُ الرَّجُلُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اس شخص (یعنی حضرت علیؓ) نے جو آنحضرتؐ کی نماز یاد دلادی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے، لیکن حضرت عثمانؓ ضعف یا کبر سنی کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے، معاویہؓ کو یہ گمان ہوا کہ انھوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں تو معاویہؓ نے اُن کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہؓ کی پیروی کی، حضرت علیؓ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)

کَانَ اَبُوْ قِلَابَةَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَذَکَرُوْا۔ ابو قلابہ عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا۔

اَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْکُرَ شَیْئًا

آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے (جو آپ کے زنانہ کی شان کے خلاف ہو۔)

وَبَقِیَتْ حَتّٰی ذُکِرَ۔ اُم خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اُس قمیص کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرتؐ نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلافِ عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)۔

وَیُذْکَرُ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ وَرَفَعَهٗ وَلَا یُهْجَرُ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہو (یعنی چھوڑ دینا) بعض نسخوں میں رَفَعَهٗ بلا واو ہے تو یُذْکَرُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ وہی ہوگا)

وَذَکَرَ جِیْرَانَهٗ۔ اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)۔

وَلَا یَذْکُرُهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے، اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد، نماز اور تلاوتِ قرآن اور حدیث و تدریس اور تالیف و ترجمہ کتبِ دین اور سعی اقامتِ دین سب پر محیط ہے)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ۔ جو لوگ تم میں مر جائیں اُن کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو)۔

وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ۔ جب تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھے تو دل میں یہ خواہش کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)۔

فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَکَرَ الْمِسْكَ۔ وہاں کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)۔

اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ۔ جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور اعانت اور مدد سے)

Marfat.com

(اس کا یہ مطلب نہیں ہو کہ ذاتِ الٰہی زمین پر ہے، کیونکہ اگر یہ مُراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی۔ امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہوگا کہ اپنے فضل وکرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے)

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)۔

اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ کنکریاں مارنا یا صفا مروٰی میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکرِ الٰہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)۔

كُتِبَ فِي الذِّكْرِ۔ لوحِ محفوظ میں لکھا۔

اِذَا رُؤُا ذُكِرَ اللّٰهُ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبتِ الٰہی اور ذوق وشوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرمادی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے ولی کو جھوٹے مدعی ولایت سے ممیز کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادتِ الٰہی میں داخل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ، حضرت علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)

فَذَكَرَنِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرت سے پوچھا تھا) اتنی عبارت محذوف ہے)

وَكَانَ يَضُمُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنْتُمْ اَوْ اِنَاثًا۔ حقیقۃً جانور نر ہوں یا مادہ، کچھ قباحت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور ہیں۔

كُرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ۔ مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا)، اس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکرِ الٰہی کے لئے طہارت مستحب ہے۔ حالانکہ سلام علیکم کے جواب میں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا کیونکہ وعلیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے اس لئے یا طہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہو کہ آنحضرت اللہ کی یاد ہر حال میں کرتے رہتے اس لئے تلاوتِ قرآن یا دوسرے اذکار حالتِ حدث میں بھی جائز ہیں، گو اولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں)۔

قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا، کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا، چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلایئے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد کرنا (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصود اصلی ہے)۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سب ذکروں میں افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (یعنی کلمہ توحید۔ پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر) اس میں علماء اختلاف ہوا کہ معرفۃ اللہ اللہ اکبنا کیا ہے۔ حضراتِ صوفیہ نے اس کو بھی ذکرِ الٰہی میں داخل کیا ہے اور اس آیت سے دلیل دی ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ، صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرت اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہوا اور اس آیت کا منشا یہ نہیں ہو کہ اللہ اللہ کہتا رہ، بلکہ وہ جواب ہو اس سوال کا قل من انزل الکتب الذی جاء بہ موسیٰ الآیۃ یعنی تو کہدے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اُتارا۔ تو بہتر یہی ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے، یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تاکہ فریقین کے تردید کا مجاور اور شاب ہو۔ میں کہتا ہوں حضراتِ صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہو کہ، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ اور شاید علمائے ظاہر نے اس حدیث پر خیال نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانیوالا ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

مَنْ ذُکِرَ دَعِیَ فَابْتُغِیَ۔ جو ذکر کیا گیا پوجا گیا ڈھونڈھا گیا۔

وَذَکَرَ مَوْتَہٗ قَالَ وَیُعَادُ رُوْحُہٗ۔ آنحضرتؐ نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا کہ اُس کی روح لوٹائی جاتی ہے۔

ذُکْرٌ۔ یاد رکھنا۔

ذَکْرٌ۔ ذکر پر مارنا۔

اَعُوْذُ مِنَ الذِّکْرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ بُرائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں۔

فَکَانَ کَلَامُھُمْ ذِکْرًا۔ اُن کا کلام ذکر الٰہی ہوگا۔

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا۔ میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہوگیا ہوں۔

ذَکَا یَا ذُکُوًّا یَا ذَکَاءً۔ آگ کا روشن ہونا، شعلے مارنا، ذہن کا تیز ہونا۔

ذَکٰوۃٌ۔ جانور کا ذبح کرنا۔

ذُکَاءٌ۔ آفتاب۔

ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّہٖ۔ پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی ذکوٰۃ ہے (بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذَکٰوۃَ اُمِّہٖ پڑھا ہے تو اس قرأت کے معنی یہ ہوں گے کہ، پیٹ کے بچہ کی ذکوٰۃ اس کی ماں کی ذکوٰۃ کی طرح ہے (یعنی جب وہ پیٹ سے زندہ نکلے تو اُس کو بھی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہیئے بعض نے ذَکٰوۃَ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃَ اُمِّہٖ دونوں کو منصوب روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں۔)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہیئے، صرف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔

کُلْ مَا اَمْسَکْتَ عَلَیْکَ کَلْبُکَ ذَکِیًّا اَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ۔ تیرے تمام کُتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو) جس جانور کو پکڑ لیں اُس کو کھا، خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کرلے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) اِس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی۔ دوسرے اگر اُس کا مُنہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا، اس لئے کہ اس کا لُعاب جانور کے رگ و پوست میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا۔ امام بخاریؒ اور محققین اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن جمہور علماء کتے کے جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں مُنہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اُس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ بعض کتے کے مُنہ میں زہر ہوتا ہے۔ اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور مٹی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دوسرے سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے، اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا، حالانکہ ایسا کوئی حکم شارع ؑ نے نہیں دیا)۔

ذَکَاۃُ الْاَرْضِ یُبْسُھَا۔ زمین سُوکھ جانے سے پاک ہوجاتی ہے (یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے)۔

فَشَبَّبَنِیْ رِیْحُھَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُھَا۔ اُس کی ہوا نے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا۔

ذَکَتِ النَّارُ تَذْکُوْ ذُکُوًّا۔ جب آگ شعلے مارنے لگی۔ عرب کہتے ہیں ذَکَیْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ کو خوب روشن کیا وہ شعلے مارنے لگی۔

قَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)

Marfat.com

دِبَاغَۃٌ دَکَوْثَا۔ کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہی جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ کھال حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی یا مُردار کی، سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ سور کی کھال دباغ ہی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح آدمی کی بھی۔ مگر کسی طور سے اگر مُردار کی جائے اور دباغت کر لیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہوگا۔ اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جزو بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہئے۔ ناگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں، جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی پاک ہیں)۔

کُلُّ یَابِسٍ دَکِیٌّ۔ ہر خشک چیز پاک ہے۔

قَبَرْتُ عَلَیْہِ بَیْنَ دَکَّۃٍ وَرَمْلَۃٍ۔ حضرت علی رضؓ کی تدفین مشتمل کنکروں کے درمیان ہوئی۔

دَکْوَانٌ۔ ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

دَکِیٌّ۔ ذہین، روشن طبع (اس کے مقابل غَبِیٌّ ہے)۔

باب الذال مع اللام

دَلْدَلَۃٌ۔ یا تَدَلْدُلٌ۔ مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا۔

یَخْرُجُ مِنْ نَدْیِہٖ یَتَدَلْدَلُ۔ اُس کے پستان سے نکل کر تحمل تحمل کرتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے دَلَاذِلُ التَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا بنیا کنارہ جو لٹکتا ہو۔ مجملہ میں ہو کہ دَلْدَلٌ اور دَلْدَلَۃٌ اور دُلْدُلٌ اور دُلْدُلٌ اور ذِلْذِلٌ اور دُلْدُلَۃٌ سب کے یہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا دَلَاذِلُ وہ کپڑے ہیں جو پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے والے سے چھوٹا ہو تاکہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے)۔

ذَلَفٌ۔ ناک چھوٹی ہونا، اُس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی اور چھوٹی ہونا تتنے پھیلے ہوئے۔

اَذْلَفُ۔ جس شخص کی ناک چھوٹی یا چپٹی ہو۔

ذُلْفٌ۔ اَذْلَفُ کی جمع ہے (جیسے حدیث میں ہے:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُغَاثُوْا اَنْوَمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی اس کی نوک برابر ہوگی (مراد ترک لوگ ہیں)۔

دَلَقٌ۔ پرندے کا بیٹھ کر اُڑنا۔ جیسے دَشَقٌ اور زَشَقٌ اور سَلَقٌ ہے۔ تیز ہونا، تیز کرنا، ناقوان کرنا۔

دَلَقٌ۔ تیز ہونا، روشن کرنا، گھر انا، پیاس سے مرنے کے قریب ہونا۔

دَلَاقَۃٌ۔ تیزی (دَلَقٌ سے ہی مشتق ہے)۔

دَلِیْقُ اللِّسَانِ۔ تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا (جیسا کہ کہتے ہیں:

فُلَانٌ دَلِیْقُ اللِّسَانِ یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ فَصِیْحُ اللِّسَانِ وہ بڑا زبان آور، زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا ہے)۔

لِسَانٌ دَلِقٌ طَلِقٌ۔ تیز زبان بڑی چلتی ہوئی۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ۔ جب پتھروں کی مار نے اُن کو (یعنی ماترِ اسلمی کو) بے قرار کر دیا یا ناقوان کر دیا۔

کَانَتْ نَعُوْمُ فِی الدَّقِرِ حَتّٰی اَذْلَقَھَا الْقَوْمُ۔ حضرت عائشہ نہ سفر میں بھی روزہ رکھتی تھیں، یہاں تک کہ روزہ نے اُن کو گلا دیا، ضعیف کر دیا کمزور کر دیا)۔

اِنَّہٗ دَلِقٌ یَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَطَشِ۔ وہ اُحد کے دن پیاس کی وجہ سے مرنے لگے۔

اَذْلَقَنِیَ الْبَلَاءُ فَکَمَّلْتُ (حضرت ایوبؑ نے اپنی دعا میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو بھوکا کر دیا، آخر میں نے عرض کیا (صبر کی انتہا ہو گئی، اب صبر نہ کر سکا)۔

یَکْسَعُھُمْ بِاَقَارِصِ السَّیْفِ حَتّٰی اَذْلَقَہٗ۔ تلوار کے قبضے (دستے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کر دیا۔

Marfat.com

جَاءَتِ الرَّحِمُ فَتَكَلَّمَتْ بِلِسَانٍ ذَلِقٍ طَلِقٍ۔ ناطہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اُس نے بات کی۔ اہل عرب کہتے ہیں:

لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ یا طَلِیقٌ ذَلِیقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ۔ (سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی) تیز اور چلتی ہوئی زبان

ذَلَقُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کی دھار۔

عَلٰی حَدِّ سِنَانٍ مُذَلَّقٍ۔ جیسے تیز نیزہ کی آنی (نوک) (مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے نیزے کی نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا یعنی بالکل بے قراری اور اضطراب کے ساتھ)۔

فَکَسَرْتُ حَجَرًا وَحَسَرْتُهٗ فَاَذْلَقَنِیْ۔ میں نے ایک پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہو گیا (یعنی دھار دار ہو گیا، کاٹنے لگا)

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِیْجَ وَنَنْحَرُ الْمُذَلَّقَةَ الرُّفَلَا۔ کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رَو سانڈنی کو جس کے دودھ سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا۔

ذُلْقِیَّةُ۔ ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے)۔

ذَوْلَقِیَّةٌ۔ تین حروف ہیں ذا اور لام اور قاف۔

شَفَوِیَّةٌ۔ تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں، با اور میم اور فا)

ذُلٌّ یا ذُلَالَةٌ یا مَذَلَّةٌ یا ذَلَالَةٌ یا ذِلَّةٌ۔ رسوائی بے عزتی (یہ سب مذہب عِزَّةٌ کی)۔

تَذْلِیْلٌ اور اِذْلَالٌ۔ آسان کرنا، تابعدار کرنا، ذلیل کرنا۔

تَذَلُّلٌ۔ تواضع، فروتنی، تابعدار ہو جانا۔

اَلْمُذِلُّ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعِزٌّ عزت دینے والا۔

کَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ۔ ابوالدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کئے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ توڑنے میں آسانی ہو۔ ایک روایت میں عَلَائِقٍ ہے بہ فتوحین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں، تو معنی یہ ہوں گے کہ ابوالدحداح کے لئے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے، یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بہ آسانی توڑ سکتا ہے)۔

یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَةً لَا یَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِیْ۔ مدینہ کو، اچھی طرح میرے نزدیک لئے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے، صرف جنگلی جانور وہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلَلَ السَّحَابِ۔ یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (نہ اُن میں چمک ہو نہ گرج)۔

ذُلُلٌ جمع ہے ذَلُوْلٌ کی۔ یعنی نرم، ملایم، ہموار (اس کی ضد صَعْبٌ ہے یعنی سخت) یہ ذِلٌّ بکسرۂ ذال سے مشتق ہے۔

اِنَّهٗ خَیَّرَنِیْ سَحَابًا بَیْنَ ذُلِّ السَّحَابِ وَصِعَابِهٖ فَاخْتَارَ ذُلَّهٗ۔ ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملایم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرو یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملایم بادلوں کو پسند کیا۔

مَا مِنْ شَیْءٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلٰی اَذِلَّائِهٖ۔ اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے۔

اَذِلَّائِهٖ جمع ہے ذِلٌّ کی بکسرۂ ذال (اہل عرب کہتے ہیں رَکِبُوْا اِذِلَّ الطَّرِیْقِ۔ اچھے صاف رستے میں گئے)

اِذَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُنْفِذُ فِیْکُمُ الْاَمْرَ فَاَنْفِذُوْهُ عَلٰی اَذِلَّائِهٖ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا، تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اُس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)

بَعْضُ الذُّلِّ اَبْقٰی لِلْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل و عیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اُس پر

Marfat.com

ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت پر صبر کرے اور خاموش رہے تو اس کا جان و مال محفوظ رہے گا اور اگر غصہ کر کے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے، تو جان اور مال کے تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔)

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَسْتَذِلُّوْا۔ ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

مَوْتٌ اَعِزُّ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاةٍ الذُّلِّ۔ عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے مال سد قہ جان و جان صدقۂ آبرو۔ شریف آدمی جان و مال پر آبرو کو ترجیح دیتا ہے اگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا، اسی طرح عزت دار قوم فکر مر جانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)۔

اِلَّا اَخْذَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ (جب جا دھچوڑیں گے تو) اللہ ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کھینچی باڑھ میں مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے، اب حاکم ان پر طرح طرح کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیئے ہوئے قانون سے اوپر اوہو کر اپنا قانون ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے رہیں گے کیونکہ اللہ کے قانون کے لئے جہاد ترک کر چکے ہوں گے)۔

اَلذُّلُّ فِيْ نَوَاصِيِ الْبَقَرِ۔ گائے بیل کی پیشانی میں ذلت دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے بیل دبی ہوئی لوگ زیادہ رہتے ہیں جو رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ ملکوں کے محکوم اور تختۂ مشق بنے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف عزت اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور محنت کش لڑنے لوگ ہوتے ہیں وہ دوسروں پر حکومت کرتے ہیں نہ کہ محکومی کی زندگی بسر کرتے ہیں)

ذَلِيْلٌ۔ پست و بیوقار۔

بَيْتٌ ذَلِيْلٌ۔ پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)۔

لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ۔ مومن کو نہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (بلکہ ہر دور کار پر غور کر کے اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی حفاظت کرنا چاہئے، گرا پڑا رہے گا تو پامال ہوتے رہو گے تو سبحان اللہ۔ اپنے ایمان اور حق و سچائی کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی جانب سے جو تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لئے قند سے زیادہ شیریں ہونی چاہئے)۔

اُمُوْرٌ اللّٰهِ جَارِيَةٌ عَلٰى اَذَلِّ اَهْلِهَا۔ اللہ کے کام اپنے مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر۔

تَوَلَّى الْاُمُوْرَ لِمَقَادِيْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ الْحُتْمُ فِي التَّدْبِيْرِ۔ سب کام تقدیر کے تابع ہیں کبھی آدمی کی موت اس کی بدپرہیزی سے ہوتی ہے وہ موت سے بچنے کی ایک تدبیر کرتا ہے لیکن اس کی موت اسی میں مقدر ہوتی ہے اور یہ تدبیر الٹی پڑتی ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہئے نہیں تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہئے مگر ہر وسہ اللہ کی تقدیر پر رکھنا چاہئے، اپنے سازو سامان اور ذرائع و وسائل پر اپنا اصابت رائے پر غرور نہ ہونا چاہئے۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب تدبیر کرنے کے باوجود ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں ہوتا آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر میں کامیابی نہ تھی، اور جو لوگ تقدیر الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے، صرف تدبیر ہی پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی تو بسا اوقات خودکشی کر لیتے ہیں اور جان دیدیتے ہیں۔)

ذَلُوْلٌ۔ پست۔

اِذْلُوْلٌ۔ دوڑا، چلا۔

مَاهُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَّاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ وَلَّيْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ وَجْهَهٗ۔ میں نے ایک کہنے والے کا کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے، یہ سنتے ہی میں بھاگی دوڑ کر سیدھی اور جہاں سے آپؐ کا چہرہ (منور) دیکھا۔

باب الذال مع الميم

ذَمٌّ۔ ملامت کرنا، اظہار ناپسندیدگی کرنا۔

تَذْمِيْمٌ۔ اندازہ کرنا (یہ معنی تقدیر ہے)۔

Marfat.com

تَذَامُرٌ۔ لڑائی پر اُبھارنا۔

تَذَمُّرٌ۔ ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ غصہ ہونا، ڈرانا۔

ذِمَارٌ جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہیے (جیسے عزت آبرو، عصمتِ زناں و نگہداشت اطفال وغیرہ)

اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ فَضَّ الذِّمَارَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ (حضرت علی رضؓ نے کہا) عثمان نے تو ذمار کو رسوا کیا (جبھی تو جنگِ اُحد میں آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرتؐ نے فرمایا خاموش رہ۔

حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ۔ ذمار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ ابوسفیان کا قول ہے، یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی اُن چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)

خَرَجَ یَتَذَامَّ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَتَذَمَّرُ عَلٰی رَبِّہٖ۔ حضرت موسیٰؑ اپنے پروردگار پر جرأت کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے۔ کبھی جذبات میں وہ باتیں مُنہ سے نکال بیٹھتے تھے جو دوسرے لوگ ہرگز بارگاہِ الوہیت میں مُنہ سے نہیں نکال سکتے۔ جیسے ربنا انک اٰتیت فرعون وملاءہ زینۃ و اموالا فی الحیوٰۃ الدنیا، الایۃ یا اتھلکنا بما فعل السفھاء منا ان ھی الا فتنتک۔ یہ باتیں حضرت موسیٰؑ ہی کو سزاوار تھیں، جو پروردگار کے خاص پروردہ غلام اور لاڈلے تھے)۔

اِذَا اُمُّہٗ تَذَمَّرُہٗ وَتَسُبُّہٗ (حضرت طلحہؓ جب مسلمان ہوئے تو) اُن کی ماں اُن پر غصہ کرنے لگیں، اُن کو بُرا کہنے لگیں یا ان کو اسلام سے پھر جانے پر اُبھارنے لگیں۔

وَاُمُّ اَیْمَنَ تَذَمَّرُ وَتَغْضَبُ۔ اُمِّ ایمن (آنحضرتؐ کی آیا، نِھلائی) غصہ کرنے اور غل مچانے لگیں (ایک روایت میں تَذَمَّرُ ہے)

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا۔ اتنے میں حضرت عمرؓ ڈراتے ہوئے آئے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ ذَمَّرَ حِزْبَہٗ۔ شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی اُبھارا۔

فَلَمَّا مَرَّ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا ھٰؤُلَاءِ کُنَّا مَلَلْنَا عَلَیْھِمْ وَھُمْ فِی الْقَیْلُوْلَۃِ۔ اب مشرکین پچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اُس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ادے بیوقوفو یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پاکر اُس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَھْلٍ۔ میں نے ابوجہل کے مونڈھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود زخمی حالت میں پڑا تھا)۔

ذِمَارٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے ملکِ یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمْلٌ یا ذُمُوْلٌ یا ذَمِیْلٌ یا ذَمَلَانٌ۔ اونٹ کی ایک قسم کی چال (رفتار) ہے جو "عنق" سے زیادہ ہے۔

یَسِیْرُ ذَمِیْلًا۔ نرم چال چلتا ہے

ذَمٌّ یا مَذَمَّۃٌ۔ بُرائی کرنا (یہ ضد ہے مَدْحٌ کی)۔

ذِمَّۃٌ۔ عہد، امانت اور ضمانت۔

تَذْمِیْمٌ۔ بہت بُرائی کرنا (نہایہ میں ہے کہ "ذِمَّۃ" اور "ذِمام" دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق۔ اور جو کافر دارالاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں، ان کو ذِمّی اور "اہل الذمۃ" کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

یُسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ۔ ادنیٰ مسلمان بھی ان کو دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک غلام کی امان سارے

Marfat.com

کافروں کے لشکر پر جائز رکھی (سبحان اللہ اسلام کیسا عمدہ دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دغابازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں ہے بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کرے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔

أُوْصِيْهِ بِذِمَّةٍ۔ میرے بعد جو خلیفہ ہو، میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہلِ ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو ہر طرح امان میں رکھے، اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)۔

أَقِلْنَا بِذِمَّتِهِ۔ ہم کو امن کے ساتھ اپنے گھر پہنچا دیجئے۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ اس سے اللہ کی امان اٹھ گئی (اور اب اللہ اس کو ذلیل اور خوار اور ہلاک کرے گا)۔

لَا تَشْتَرُوْا رَقِيْقَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَأَرَضِيْهِمْ۔ ذمی کافروں کے غلام لونڈی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے، تو مسلمانوں کو ان سے زیادہ جزیہ (ٹیکس) وصول ہوگا، اگر مسلمان ان کی جائیداد میں خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دار الاسلام سے چلے جائیں گے، تب بھی جزیہ کا نقصان ہوگا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے)۔

مَا يَحِلُّ مِنْ ذِمَّتِنَا۔ ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے۔

ذِمَّتِيْ رَهِيْنَةٌ وَأَنَا بِهِ زَعِيْمٌ۔ میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ۔ دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا فرمایا، ایک بردہ اس کو دینا غلام ہو یا لونڈی (اگرچہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دی جاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے، اس لئے فرمایا کہ اجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑانے کے وقت دیا تو اس کا پورا حق ادا ہو جائے گا۔ ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا، کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور، جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے۔)

اَلتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ أَنْ يَحْفَظَ ذِمَامَهُ۔ عمدہ خصلتوں میں تذمم بھی ہے۔ یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا۔ جس صورت میں ذمہ توڑا جائے۔

اِحْفِرْ زَمْزَمَ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ (عبد المطلب سے خواب میں کہا گیا)، تم زمزم کو کھود و اس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اس کی برائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے نہ اس کا پانی کم ہوگا)۔ یہ بِئْرٌ ذَمَّةٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

فَأَتَيْنَا عَلَى بِئْرٍ ذَمَّةٍ۔ ہم ایک کنوئیں پر پہنچے، جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا، تو ذَمَّةٌ بہ معنی مَذْمُوْمَةٌ ہے یعنی برائی کیا گیا)۔

فَإِنَّ رَاحِلَتَهُ أَذَمَّتْ۔ ان کی اونٹنی خستہ ہو گئی (چلنے کے قابل نہیں رہی، گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہو گئی، وہ کہہ سکتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے)۔

خَرَجْتُ عَلَى أَتَانٍ تِلْكَ فَلَقَدْ أَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ۔ میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہو کر نکلی، اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سست تھی دیر میں چلتی تھی۔ یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انّا کا ہے)

وَإِذَا فِيْهَا فَرَسٌ أَذَمُّ۔ ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)۔

إِنَّ الْحُوْتَ قَاءَهُ رَذِيًّا ذَمًّا۔ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو اگل دیا وہ ناتوان مردے کی طرح ہو گئے تھے (بہت بری حالت

ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً۔ (کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جاکر رہے تھے، جب ہم پہنچے تھے تو ہماری تعداد زیادہ تھی اور مالی حیثیت بھی اچھی تھی۔ پھر ہماری تعداد بھی گھٹ گئی، مال بھی کم ہوگیا۔ یہ سُنکر آپ نے فرمایا ایسا ہے تو) اُس خراب گھر کو چھوڑ دو (وہاں سے اُٹھ جاؤ کسی دوسرے گھر میں جاکر رہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر منحوس ہوتا ہے بلکہ ان کے عقیدہ کی اصلاح کرنا منظور تھا۔ ایسا نہ ہو وہ اس گھر میں رہیں اور دوسرے آدمی مریں اور اگر مال کا بھی مزید نقصان لاحق ہو تو سمجھیں کہ یہ گھر کا اثر ہے اور اِس خیال کی وجہ سے گنہگار ہوں۔ کذا فی النہایۃ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہو جانے میں بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ اگر انتقالِ سکونت کے بعد کوئی مالی وجانی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی اُن پر آئی وہ سابقہ سکان ہی کی وجہ سے تھی۔ تو صحیح توجیہ یہ ہے کہ انسان کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آگیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آگئی۔ پس اگر وہیں رہے تو یہ وہم اور قوی ہوکر ان کو بیمار کر دیتا، ان کی صحت پر بُرا اثر ڈالتا، اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اُٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک، مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہوکر روٹی کمانے سے لاچار ہو جاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں، اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ۔ لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے چوہے مر رہے ہوں تو وہاں سے اُٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جاکر رہ جانا منع نہیں ہے)

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا ان کے مزاج کے ناموافق ہوگی، اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا۔

هُمْ يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّ اَنَا مُحَمَّدٌ۔ (اللہ تعالےٰ نے مشرکوں کی گالی گلوچ سے مجھ کو کیسا بچایا، وہ مُذَمَّم (یعنی جس کی مذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمدؐ ہوں (یعنی سراہا گیا تعریف کیا گیا)

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَّ ذِمَامٌ۔ ہم پر اُن کا حق ہے، اُن کی حرمت لازم ہے۔

اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذِمَامَةٌ۔ اُن کو اپنے ساتھی سے حیا آئی، ملامت کا ڈر ہوا۔

فَاَصَابَتْنِيْ مِنْهُ ذِمَامَةٌ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَنِيْ (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرما گیا (کہ تھا کہ اس کی بات کا مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں) (جھوٹوں، دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے، دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہو سکے) اس سے دُور رہے؛ میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلئے قادیان میں مدعی مہدیت اور نبوت سے مل کر آئیں! انھوں نے کہا، ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)

فَاِنَّ لَهٗ ذِمَّةً وَّ رَحِمًا (معاویہؓ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسینؓ سے متعرض نہ ہونا) اُن کا ذمہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسینؓ کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیج دو)

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِذِمَّتِهٖ۔ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آگیا، اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالےٰ یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی، اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، تم نے اُس کو کیسے ستایا، میری امان میں خلل ڈالا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے، یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

یُدْرِکَکُمْ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔ اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی ہتک حرمت ہو، اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اُس نے حرام کئے ہیں انکا ارتکاب کیا جائے)۔

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔ اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، ہمارا کٹا ہوا جانور کھایا، بس وہ مسلمان ہے، اللہ کی امان میں ہے)۔

مَنْ صَلَّی الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔ جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ہی ایک رات کے شروع میں، گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ۔ جس شخص نے عمداً (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا، وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے مکمل کنارا اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اُس عہد کو اس نے توڑ ڈالا۔ اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہوگیا۔ بعض نے کہا اس کا قتل درست ہوگیا، اب اس کو امان نہ رہی)۔

اَصْبَحْتُ فِیْ ذِمَّتِكَ۔ میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ مُحَجَّرًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (کھڑا نہ منڈیر پر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے لڑھک کر نیچے آرہے)۔

مَنِ الْمُکَاتَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ لِلْمُجَاهِدِ۔ عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمارے کی حفاظت کرے (اس کو تکلیف سے بچائے)

بَابُ الذَّال مع النُّون

ذَنَبٌ۔ دُم، پیچھے جانا۔

تَذْنِیْبٌ۔ دُم اٹھانا۔ عمامہ کا سر اٹھانا۔ کھجور کا ایک طرف سے پکنا۔

یَکُوْنُ الْمُذَنَّبُ مِنَ الْبُسْرِ۔ آنحضرت نیم پختہ کھجور کو بُرا جانتے تھے (یعنی گدر کھجور)، اس کا نبیذ بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے کیونکہ کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آجاتا ہے جو کہ غلیظ کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا غلیظ کی طرح ہے)۔

کَانَ لَا یَقْطَعُ الثَّوْبَ مِنَ الْبُسُرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَّخِذَهٗ۔ حضرت انسؓ جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر جگانا چاہتے تو اُس کا پکنا ہوا اگرا نا کاٹتے (جو دُم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)۔

کَانَ لَا یَرٰی بِالتَّذْنِیْبِ اَنْ یُّقْتَضٰی بِهٖ بَاسًا۔ اگر نیم پختہ کھجور بھگو کی جائے (اس کا نبیذ بنایا جائے) تو سعید بن سیب اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

مَنْ بَاتَ عَلٰی ذُنَابَیْ طَرِیْقٍ فَهُوَ مِنْ اَهْلِهٖ۔ جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کرلیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہوگا، جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین میں)۔

ذُنَابَیْ۔ ذُنابی دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دُم اگتی ہے۔ بعض نے کہا خود دُم کو۔

کَانَ یُذَرْعَنُ عَلٰی حَرِّ مِیْ ذَنُوْبٍ۔ فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دُم دار گھوڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دُم بہت لانبی تھی بہت بالوں والی)

حَتّٰی یَسُدَّ بِهَا اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فَاهُ فَلَا یَتَمَكَّنُ تَدْعَهٗ۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لاتیں کھلائے گا وہ کسی

Marfat.com

شیکہ کے دم کو (یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ذلیل و خوار ہوگا، اس کا کوئی غمخوار نہ ہوگا)۔

اَذْنَابُ الْمَسَائِلِ۔ نالوں کے نشیبی حصے۔

یَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰی اَذْنَابِ اَوْدِیَتِهَا۔ وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے آنے نہ دیں گے)

مَذَانِبُ بھی اَذْنَابٌ کے ہم معنی ہے۔

وَذَنَبُوا اِخْشَانَهٗ۔ جو زمینیں سخت تھیں وہاں سے نالے نکالے۔

فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چلدے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)۔

فَاَمَرَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُرِيْقَ عَلَيْهِ۔ آپ نے حکم دیا، ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا۔

فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ۔ انھوں نے (یعنی ابوبکر صدیق رضی نے) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رعب و داب ان کے وقت میں نہ ہوگا۔ ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول، چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے)

طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا۔ مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے (دونوں کے ایک معنی ہیں۔ بعضوں نے کہا ذُنُوْبٌ حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں)

يَنْفِي الذُّنُوْبَ۔ گناہوں کو دور کر دیتا ہے (میٹ دیتا ہے، پاک صاف کر دیتا ہے)

اِذَا لَقِيَهَا فَالْعَرَقُ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ۔ جب دو مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں تو دونوں کا کینہ نہیں رہتا۔

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ۔ اگر تم (بالفرض) معصوم ہوتے، گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے منجملہ ان صفات کے ایک صفتِ غفاری ہے، یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گنہگار نہ ہو تو شانِ غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفتِ قہاری کا ظہور نہ ہوگا۔ ایمان اور کفر اور گناہ اور بے گناہی، ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے رہیں گے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

گناہ من ار نامدی در شمار + ترا نام کے بودی آمرزگار

ذَنُوْبٌ کے معنی حصہ اور قبر اور سرین کے گوشت کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے، بعض سے غضبِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے، بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے، بعض سے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں، بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی، بعض سے بلا اترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرتِ بارش اور سیلاب، بعض سے بداخلاقیوں کی پردہ دری، بعض سے عمر گھٹ جاتی ہے، بعض سے ہوا میں شدت، تیزی اور تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا انفعال و ندامت اور احساس کمتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت دری اور رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سارے گناہوں کی اصل چار چیزیں ہیں حرص و حسد اور شہوت و غضب۔ جو کوئی ان چاروں دشمنوں کو مارے گا اس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ۔ بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقوف کے ہونے نہیں اترتے۔

تَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ۔ تم اونٹوں کی دموں کا پیچھا لو گے (یعنی دنیا کے دھندوں تجارت، زراعت وغیرہ میں مصروف ہو جاؤ گے)۔

وَاتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ۔ تم بیلوں کی دمیں تھامو گے

Marfat.com

اپنی ذات سے اُترتا ہے (یعنی حقیقۃً اُترنا مُراد ہے بلا تاویل نہیں کہ اس کی رحمت اُترتی ہے یا فرشتے اُترتے ہیں، جیسے معتزلہ اور بعض اہلِ کلام نے تاویل کی ہے۔ ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر رحمت اُترنا مُراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ٹھہر جانا ہمارے حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ۔ آپس میں محبت اور اُلفت رکھنا۔

فَلَمَّا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن ایسا ہوا۔

اَلدُّعَاءُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ۔ اپنے شوہر کے مال و اسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی، محافظت کرنے والی۔

ذَوْدٌ۔ ہانکنا، دُور کرنا، تین سے لے کر دس تک یا پندرہ یا بیس یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک۔

مَا تُنْکِرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَذُدْہُ عَنْہُمْ۔ جو تو لوگوں کی طرف سے بُرا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی مکروہ بات اُن کو پیش آئے، وہ ان سے دور کر)

اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْہُ لِاَھْلِ الْیَمَنِ۔ میں حوضِ کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یمن والوں کے لئے (پہلے اُن کو آبِ کوثر پلاؤں گا۔ اِس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، یمن میں اکثر اہلِ حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں، ابھی تک یمن میں اہلِ حدیث کثرت سے ہیں یہ حدیث شریف کے اتباع کی برکت ہوگی کہ حوضِ کوثر سے پہلے وہ سیراب ہوں گے دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) (نووی نے کہا انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے، یمن سے آکر مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے، تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ ہٹائے جائیں گے کیونکہ انھوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر سے دشمنوں کو ہٹایا تھا)

کَمَا یُذَادُ الْغَرِیْبُ مِنَ الْاِبِلِ۔ جیسے غیر پرایا اونٹ (جو اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانکا جاتا ہے، (کرمانی نے کہا یہ لوگ جو حوضِ کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے یا بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)۔

وَاَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّۃَ فَقَادَۃٌ سَادَۃٌ ہمارے بھائی بنی اُمیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں)۔

فَلَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ۔ میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَا یُذَادَنَّ ہے یعنی ایسا مت کر کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)

فِیْ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاۃٌ۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

ذَوْدٌ۔ دو اونٹوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فِیْ خَمْسِ ذَوْدٍ ہے تو ذَوْد بدل ہوگا خَمْسٌ سے)۔

لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مَذَادٌ اور مِذَادٌ۔ جہاں جانوروں کا پانی ہو۔

Marfat.com

مِذْوَدٌ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ۔ ڈرانا۔ ذَعْرٌ

ذَوْطٌ۔ گلا گھونٹنا

لَوْ مَنَعُوْنِیْ جَدْیًا اَذْوَطَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ۔ اگر ایک بکری کا بچہ بھی کی ٹھڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑوں گا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا۔ دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَذْوَط جس کا اُوپر کا تالو لمبا ہو نیچے کا چھوٹا۔

ذَوْفٌ۔ نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا، ملانا۔

وَتُذِیْفُوْنَ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ۔ تم اس میں قطیعاء (جو ایک قسم کی کھجور ہے) ملاتے ہو (مشہور روایت دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزر چکا)

ذَوْقٌ۔ چکھنا، آزمانا، کھینچنا۔

اِذَاقَةٌ۔ چکھانا۔

لَمْ یَکُنْ یَذُمُّ ذَوَاقًا۔ آنحضرتؐ کسی کھانے کو بُرا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھا لیتے، ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا میں نے کچھ نہیں کھایا، چکھا تک نہیں

کَانُوْا اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِہٖ لَا یَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ۔ صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اُٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے۔ اس کو تشبیہ دی ذَوَاقٌ یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے، کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے روح کی)۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا قَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ۔ ابوسفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو اُحد کے دن مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا، ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا، اب اس کا مزہ چکھ۔ یہ مجاز ہے، جیسے، ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ اور فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهٖ اور فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ اس لئے کہ چکھنا حقیقۃً جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے۔ اُردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں وہ اب اپنے کئے کا مزہ چکھو)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ۔ اللہ اُن مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

اَلصَّائِمُ یَذُوْقُ الْمَرَقَ۔ روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھ کر تھوک دے، اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ روزہ دار ہو)۔

لَا یَفْتَرِقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ۔ وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں، اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)

ذَوْقٌ اور مَذَاقٌ حظ اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

ذُوِیٌّ۔ سُوکھ جانا۔

کَانَ یَسْتَاکُ وَهُوَ صَائِمٌ بِعُوْدٍ قَدْ ذَوِیَ۔ آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی سے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِیٌّ یَمَانٍ لَیْسَ مِنْ ذِیْ وَلَا ذُوْ۔ مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہوگا، ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہوگا جن کے نام پر ذُوْ کا لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے۔ اگلے یمنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْ یَزَن اور ذُوْ رُعَیْن اور ذُوْ کُلَاع اور ذُوْ قَرْنَیْن گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر ذُوْ کا لفظ تھا)۔

یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ ذِیْ یَمَنٍ عَلٰی وَجْهِهٖ مَسْحَةٌ مِّنْ ذِیْ مُلْكٍ۔ تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے

چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی جو دوسائے یمن میں سے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذی کا لفظ اس میں زائد ہے۔ بعض نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے سرے پر ذو تھا جیسے ابھی گزر چکا)۔

باب الذال مع الہاء

ذَهَابٌ یا **ذُهُوْبٌ** یا **مَذْهَبٌ**۔ چلنا، جانا، مرجانا، گزرجانا

اِذْهَابٌ۔ لے جانا۔

ذَهَبٌ۔ سونا۔

تَذْهِيْبٌ۔ سونا کاری، سونا چڑھانا۔

مَذْهَبٌ۔ پاخانہ یا وضو یا استنجا کا مقام، دین، طریق، اعتقاد۔

ذِهْبَةٌ۔ ہلکی یا مہیب بارش۔ جھڑی۔ تھوڑی یا بہت برسات۔

ذَهَبَةٌ ذُهَيْبَةٌ۔ سونے کا ٹکڑا یا سونے کا سکہ۔

ذِهَابٌ۔ عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن۔

مُذَهَّبٌ۔ سونا چڑھایا ہوا

رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ۔ میں نے آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک دیکھا ایسا چمکدار تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں ذال پہلے سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہایہ میں ہے کہ **مُذْهَبَةٌ** ماخوذ ہے **ذَهَبٌ** سے بمعنی سونا، یا فرس **مُذْهَبٌ** سے، یعنی وہ گھوڑا جس کی سرخی پر زردی چڑھ گئی ہو۔ اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)

بَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ۔ حضرت علی رضؓ نے یمن سے ایک چھوٹا ٹکڑا سونے کا بھیجا۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّفْتَحَ لَهُمْ كُنُوْزَهُمَا الذَّهَبَانِ لَفَعَلَ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْغَائِطَ اَبْعَدَ الْمَذْهَبَ۔ آپ پاخانہ کرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا۔ اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے، جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)۔

لَا قَرْعٌ سَرَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔ اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں، اور اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے **ذِهْبَةٌ** بالکسر کی: یعنی ہلکا مینھ)

سُئِلَ عَنْ اَذَاهِبَ مِنْ بُرٍّ وَاَذَاهِبَ مِنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ يَضُمُّ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تُزَكِّيْ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا، اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جَو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انھوں نے کہا سب کو اکٹھا کرکے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں۔

ذَهَبٌ۔ ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا، غلہ ناپنے کا۔

لَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔ تم جاکر ایسا نہ کہو، ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)۔

كَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ۔ وہ ایسا ہوگیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالا، نیست و نابود کردیا)۔

وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ۔ قسم اس خدا کی جو آنحضرتؐ کو اٹھا لے گیا۔

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ۔ ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے، یہاں تک کہ مغرور ہو جاتا ہے اور خود پسند)

اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ۔ اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمر رضؓ کا قول ہے۔ یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنی رضؓ کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کردیا اس کا دھیان رکھ، یا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمان رضؓ کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا، کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو

Marfat.com

سُنا دیا)۔

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان، بنو اور حضرت علی رضی اللہ عنہم موجود ہیں۔ حضرت علیؓ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ تم نے معاویہ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ۔ اے پروردگار! بیماری دُور کر دے۔

اَمَّا اِمْرَاَةٌ فَتَقَلَّدَتْ قَلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ۔ جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن ہو بہو اسی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے۔ اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں۔ یہ حدیث معمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

فِیْ اِحْدٰی یَدَیْهِ حَرِیْرٌ وَّفِی الْاُخْرٰی ذَهَبٌ۔ (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مَردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)۔

ذَهَبَ یَسْبَحُ۔ وہ مچھلی سخت سُست کہنا چاہتا تھا۔

اَكْلُ السَّمَكِ یُذْهِبُ الْجُسَدَ۔ مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت غارشت پیدا کرتی ہے جب جب بلغمی مچھلی کا گوشت فسادِ خون پیدا کرتا ہے گویہ حدیث نہیں ہی لٰکِنَّ اللّٰهَ یَذْهَبُ بِالْبَاْسِ بِالتَّوَكُّلِ (اکثر بے علم لوگ فسادِ خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر نامبارک اور منحوس خیال کر لیتے ہیں، موتیں کہا کرتی ہیں۔ اسی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالےٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ تعالےٰ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بد فالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے)۔

اَیْنَ تَذْهَبُ بِكَ۔ یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے (یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے)۔

فَاِنَّكَ لَنْ تَذْهَبَ عَنْكَ حَتّٰی تَعْرِفَ یہ وہم (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا، یہاں تک کہ تو جلدے (اور شیطان سے کہے جلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو نہ کی، مگر میں تیرے کہے سے تو اُس کو پورا کرنے والا نہیں۔ یہ عمدہ علاج ہے وہم کا)

ذَهَبَ بِهَا هٰنَا لِكَ۔ (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ سمجھ بھی نہ سکے کرنے لگے (یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اُن سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقۃً ان کے دل میں شک سما گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے شیطان کا کام وسوسے پر ہی روک دیا)۔

صَلٰوةُ اللَّیْلِ تَذْهَبُ بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِی النَّهَارِ رات کی نماز دن میں جو بُرے کام کئے اُن کو مٹا دیتی ہے۔

كَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا اَتَاهُ الْحَاجَةُ وَقَفَ عَلٰی بَابِ الْمَذْهَبِ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حاجت کو جاتا یا تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے۔

ذَهَبَ الرَّجُلُ۔ آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اُس کی آنکھیں تیرا کشیں سونے کی چمک سے)

ذَهْلٌ، یَذْهُلُ چھوڑ دینا، بھول جانا۔ دہشت سے غافل ہو جانا۔

ذُهَلٌ۔ ایک قبیلے کا نام ہے۔ اور ایک درخت بھی ہے (بعضوں نے کہا ہے شام کا درخت)۔

ذِهْنٌ۔ تیز ذہن ہونا۔

مُذَاهَنَةٌ۔ ذہن آرائی۔

Marfat.com

ذِهْنٌ سمجھ، عقل، یادداشت، حافظہ، جربی، طاقت۔

باب الذال مع الیاء

ذَیْتَ وَذَیْتَ جیسے کَیْتَ وَکَیْتَ۔ ایسا ایسا یہ الفاظ کنایہ ہیں۔ بعض نے کہا کَیْتَ وَکَیْتَ باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَیْتَ وَذَیْتَ افعال میں)

کَانَ مِنْ اَمْرِہٖ ذَیْتَ وَذَیْتَ۔ ایسا اور ایسا حال اُس پر گزرا۔

کَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ ذَیْتَ وَذَیْتَ۔ اُس نے ایسی ایسی باتیں کیں۔

ذِیْخٌ۔ کبر اور غرور۔

کَانَ الْاَشْعَثُ ذَا ذِیْخٍ۔ اشعث بن قیس مغرور (متکبر) آدمی تھا۔

ذِیْخٌ۔ بُز بجو بہت بال والا، بھیڑیا۔

فَاِذَا ھُوَ بِذِیْخٍ مُتَلَطِّخٍ (حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بجو ہے کیچڑ یا گوبر میں لتھڑا ہوا (اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیمؑ اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اس لئے کہ ان کی سسکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)

ذِیْخَۃٌ۔ بجو کی مادہ (بعض نے اِس حدیث کی صحت میں قدح کیا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فلما تبین لہٗ انہ عدو للہ تبرأ منہ

وَالذِّیْخُ مُحَرَّمٌ (اس قحط نے) بجو کو سڑا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَیْعٌ یا ذُیُوْعٌ یا ذَیْعُوْعَۃٌ یا ذَیَعَانٌ پھیلنا، منتشر ہونا مشہور ہونا۔

اِذَاعَۃٌ بمعنی اِشَاعَۃٌ مشہور کرنا، فاش کرنا، منادی کرنا

مِذْیَاعٌ۔ جو شخص پیٹ کا ہلکا ہو راز نہ چھپا سکے، اس کی جمع مَذَایِیْع ہے۔

لَیْسُوْا بِالْمَذَایِیْعِ الْبُذُرِ۔ اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سُنیں وہ کہدیں) نہیں ہوتے، (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ بُری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے ہیں)

مَنْ اَذَاعَ عَلَیْنَا حَدِیْثًا سَلَبَہُ اللّٰہُ الْاِیْمَانَ۔ جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا)

اِذَاعَۃٌ کی ضد تَبِیَّۃٌ ہے۔

ذَیْفَانٌ یا ذِیْفَانٌ یا ذَیَفَانٌ زہر قاتل (ذِیْفَانٌ ہمزے کے ساتھ بھی مستعمل ہے)

یُغَذِّیْھِمْ وَدُّوْا لَوْ سَقَوْہُ مِنَ الذِّیْفَانِ مُتْرَعَۃً مَلَآیَا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَیْلٌ۔ لٹکانا، دامن دار ہونا۔

تَذْیِیْلٌ۔ دامن لٹکانا، کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِیْلُ یُعَاتِبُنِیْ فِیْ اِذَالَۃِ الْخَیْلِ جبریلؑ رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَھٰی عَنْ اِذَالَۃِ الْخَیْلِ۔ گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بیل کی طرح بوجھ لاد دے یا گاڑی میں جوتے)

اَذَالَ النَّاسُ الْخَیْلَ۔ لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامانِ جنگ ان پر سے اُتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَیُذَیِّلُ یُمْنَۃَ الْیَمَنِ (حضرت مصعب بن عمیرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) عنبر کا تیل خوشبودار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کمبل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے

Marfat.com

پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)

ذَنَابَۃٌ طَوِیْلَۃٌ الذَّیْلِ۔ ایک لمبی تحریر

ذَیْمٌ۔ عیب برائی (جیسے ذَامٌ ہے)

مَارَتْ مَعَایِشُہٗ ذَامًا۔ اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ۔ تم ہی مردو تم ہی پر برائی پڑے۔ (یہ حضرت عائشہ رضی نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انھوں نے السام علیکم کے بدلے علیکم السام کہا تھا بڑے شریر تھے، کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَۃٌ۔ اس کی برائی بیان کی (جیسے ذَمَّہٗ)۔

ذَیْنٌ۔ عیب۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الزَّیْنِ وَالذَّیْنِ۔ وہ عیب اور عیب میں فرق نہیں کرتا۔ ذِیْ۔ یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے ذِیْ مؤنث قریب کے لئے)

تمت

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ

کی قابلِ قدر دینی و علمی کتابیں

سنن ابن ماجہ (عربی) محشیٰ مع رسالہ ماتمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ

سنن ابی داؤد (عربی) محشیٰ

تفسیر بیضاوی مع الحواشی المفیدہ (عربی)

التوضیح والتلویح مع حاشیہ التوشیح کامل ۲ جلد

نورالانوار مع قمرالاقمار و سوال جواب (عربی)

جامع ترمذی شریف (عربی) مع الثواب الحلی تتمہ المسک الذکی۔

موطا امام مالک (عربی) محشیٰ۔

موطا امام محمد (عربی) محشیٰ

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (عربی)

شرح معانی الآثار (طحاوی شریف) کامل ۲ جلد

دیوان حماسہ (عربی)

الحسامی بالنامی (عربی)

الحسامی مع شرح نظامی (عربی)

درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو (عربی)

مفتاح العربیہ کامل چار حصہ

ریاض الصالحین (عربی) جدید ایڈیشن مع تخریج الاحادیث۔

سنن نسائی شریف (عربی) محشیٰ مع اسماء الرجال

شرح تہذیب (عربی)

شرح ابن عقیل (عربی)

شرح عقائد نسفی (عربی)

شرح مأۃ عامل (عربی) کلاں

شرح وقایہ (عربی) اولین مع حاشیۃ عمدۃ الرعایہ وآخرین مع تکملہ

قطبی (عربی)

گلستان (فارسی) بہ حاشیہ اردو

بوستان (فارسی) بہ حاشیہ اردو

مالابدمنہ (فارسی)

اللباب فی شرح الکتاب (میدانی)

مختصر المعانی بحواشی شیخ الہندؒ

مختصر الوقایہ فی مسائل الہدایۃ

مراقی الفلاح شرح نورالایضاح

المختصر القدوری مع حلہ المسمی التوضیح الضروری (عربی)

مسلم الثبوت مع حاشیہ مفاتح البیوت (عربی)

مسند الامام اعظم مع شرح تنسیق النظام (عربی)

المفردات فی غریب القرآن (عربی)

کمال صحت، اضافات مفیدہ، حسن کتابت اعلیٰ کاغذ اور دیدہ زیب طباعت "میر محمد کتب خانہ" کا روایتی طرۂ امتیاز ہے۔

(فہرست کتب مفت طلب فرمائیں)

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو) ۶/-

فوائد حجاجا معہ بر عجالۂ نافعہ (فارسی۔ اردو)
تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد ۔ ۵/-

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۴/-

معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز) ۱۱۲/-

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۲۴/-

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ
کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز) مجلد ریگزین
سنہری ڈبل ڈائی ۱۸۶/-

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد
ریگزین سنہری ڈائی ۴۰/-

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۴۰/-

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات
صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۴/-

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۲/-

لغات الحدیث (عربی۔ اردو)
مجلد پارچہ جلد اول (ا۔ ح) ۶۲/-
" " جلد دوم (خ۔ ز) ۶۲/-
" " جلد سوم (س۔ ض) ۶۲/-

مالا بدمنہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۶/-

مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۲/-

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مصباح العوامل (شرح اردو شرح ماۃ عامل) مع شرح وترکیب
بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ وصل مطالب وغیرہ۔
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۱۲/-

معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مفتاح عربی (عربی صرف ونحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔
مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔ ۸۸/-

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۸/-

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۴۰/-

میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و
مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۷۲/-

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۰/-

نیل الامانی (شرح اردو مختصر للمعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین
(مع اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی ۱۲۰/-

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الراء المہملۃ

۲۰۰ دسواں حرف ہجی حروف تہجی میں سے، حساب جمل میں اس کا عدد دو سو ہے ۲۰۰

باب الراء مع الہمزہ

رَأَبٌ - درست کرنا، جوڑ دینا، ملح کرانا۔ (اہل عرب کہتے ہیں رَأَبَ الصَّدْعَ - شگاف کو ملا دیا۔

رَأَبَ الشَّیْءَ - اس کو نرمی سے جوڑ دیا، باندھ دیا۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ رَأْبًا (حضرت علی رضؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا، یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں جو پھوٹ پڑ گئی تھی، اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہل عرب کو ایک دین پر قائم کر دیا)۔

یَرْأَبُ شَعْبَهَا (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) دین کے پھٹن کو وہ جوڑتے تھے۔

وَرَأْبُ الثَّأْیِ یا رَأَبَ الثَّأْیَ - انھوں نے بگڑے کو بنا دیا۔ یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا۔

لَا یُرْأَبُ بِهِنَّ اِنْ صَدَعَ یا صُدِعَ - اگر اس میں رخنہ پڑ جائے تو پھر ان سے نہ جڑے۔

اَللّٰهُمَّ اَرْأَبْ بَیْنَهُمْ - یا اللہ! ان میں میل جول کر دے (ان کو جوڑ دے ملا دے)۔

اِرْآبٌ - جوڑنا، ملا دینا۔

رُؤْبَةٌ - لکڑی کی چپ (گوندھ) جس سے برتن جوڑا جائے، اور ایک شخص کا نام ہے۔

رِئْدٌ - ہمسن، ہم عمر (جیسے تِرْبٌ اور قِرْنٌ ہے)

رَائِدُ الضُّحٰی - دن چڑھے کا وقت (یعنی شَابُ النَّهَارِ)

رَاءَ یَرُوْءُ رَوْءًا - آنکھیں پھرانا، تیز نظر کرنا۔

رَأْرَأُ الْعَیْنِ - جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے۔

رَأْسٌ - سر یا سر پر مارنا۔

کَانَ یُصِیْبُ مِنَ الرَّأْسِ وَهُوَ صَائِمٌ - آنحضرتؐ روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے)

اَلَمْ اَدَعْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں):

رَأَسَ الْقَوْمَ یَرْأَسُ رِئَاسَةً - وہ لوگوں کا سردار بن گیا (اسی سے ہے)

رَئِیْسٌ - بمعنی سردار، پیشوا، حاکم۔

رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ - کفر کی چوٹی پورب کی طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجال جو مشرق سے نکلے گا بات یہ تھی کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی جانب واقع ہیں، اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر میں مبتلا تھیں)

وَارَأْسَاهُ - ہائے سر پھٹا جاتا ہے، یا ہائے سر گیا۔

Marfat.com

فَإِنْ رَأْسُ مِائَتِهِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ۔ آج سے سو برس کے ختم ہونے تک لوگ اِس وقت زمین پر ہیں، ان میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا (سب مرجائیں گے، ایسا ہی روایا ابوالطفیل عامر بن واثلہ بھی ہوچکا ہے میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سنہ وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)

تُوُفِّيَ كُلُّ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ساٹھ برس کے آخر پر اُٹھالیا (ایک روایت اِسی طرح پر کہ آنحضرت کی عمر شریف ساٹھ سال کی ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)۔

إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ ۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کی چوٹی (یعنی) اخیر پر ایک ایسے شخص کو (دیر ی امت میں سے) اُٹھائے گا جو دین کو نیا کردے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کردی ہوں گی، ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا، بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا۔ ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالیٰ نے اِس دین میں پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے احیائے سنت اور اماتتِ بدعت کی، دینی کو از سرِ نو حیاتِ تازہ بخشی، مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم)۔ ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجّال کا پیش خیمہ کہا جائے، نمود ار ہوا۔ علاوہ دعوۂ مجددیت کے اُس نے علمیت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا؛ بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اُس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کردیا، وہ اپنی مجددیت پر اِس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا۔ اس بے علم کاذب کو اتنی خبر بھی نہ تھی کہ "رَأْس" سے شروع صدی مُراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے۔ اور اس کاذب مدعی کا نشو ونما پھر پہلی صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۱۴ھ میں دنیا سے گزر گیا۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر اقلیم میں جہاں صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزر رہا ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہو، اشاعتِ سنت کی ہو، اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)۔

رَأْسُ الشَّهْرِ ۔ مہینے کا پہلا دن۔

رَأْسُ السَّنَةِ ۔ محرم کا مہینہ مسلمانوں میں، اور جنوری کا انگریزوں میں، اور قدردی کا پارسیوں میں، اور چیت کا ہندوؤں میں۔

رَأْسُ الْمَالِ ۔ اصل لاگت یا اصل خرید۔

رَأْسُ الْجَبَلِ ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

رَأْسٌ ۔ اصطلاح جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو سمندر میں گھسا چلا گیا ہو، جیسے راس الرجا یا راس کماری وغیرہ۔

رَأْسًا بِرَأْسٍ ۔ برابر سرابر، نہ عذاب ہو نہ ثواب۔

إِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا ۔ لوگ بے سردار اور مقدر جاہلوں کو بنالیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رُؤَسَاء ہے، جو رئیس کی جمع ہے)۔

خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ فِي الرَّأْسِ ۔ پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں رمحالہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق نہیں ہوتے ہیں، مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے، جیسے کہتے ہیں قَطَعَ رَأْسَهُ ۔ اُس کا سر کاٹ ڈالا۔

خَطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرَّأْسِ ۔ آنحضرت نے ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا۔

اَلرَّيْحَانَانِ ۔ شمشیر اور قلم۔

رَأْفَةٌ ۔ یا رَأْفٌ ۔ مہربانی رحم (بعضوں نے کہا یہ رحمت سے بڑھ کر ہے۔ بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا، اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں ٹالنا۔ رأفہ تعالیٰ کا ایک نام رؤوف بھی ہے، یعنی بہت مہربانی

Marfat.com

بڑی محبت کرنے والا۔

رَؤُوفٌ بِالْمُؤْمِنِیْنَ۔ مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا۔

رَأْلٌ۔ شتر مرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْؤُلٌ اور رِئْلَانٌ اور رِئَالَۃٌ اور رِئَالٌ ہے)۔

رَأْمٌ۔ محبت کرنا، الفت کرنا، زور سے ہٹنا، درست کرنا، جڑ جانا۔

تَرْأَمُہٗ وَیَأْبَاھَا۔ دنیا حضرت عمر رضؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر طرف سے اُن کے پاس سمٹ کر آتی تھی، مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

کَمَا تَرْأَمُ الْاُمُّ وَلَدَھَا وَالنَّاقَۃُ حُوَّارَھَا جیسے ماں اپنے بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اُس کو سونگھتی ہے اور چاٹتی ہے)۔

رِئْمٌ۔ سفید ہرنی (اُس کی جمع آرَامٌ اور اَرْآمٌ ہے)۔

رَأْمَۃٌ۔ حُب کا تعویذ۔

رِئْمٌ۔ مقعد۔

رَوَائِمُ۔ چولھے کے پتھر (جن کو اَثَافِیّ کہتے ہیں)

رِئَۃٌ۔ پھیپڑا۔

وَلَا تَمْلَأُ رِئَتِیْ جَنْبِیْ۔ میرا پھیپڑا میرے پہلو کو نہیں بھرتا (یعنی میں نامرد اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت خوف کی وجہ سے میرا پھیپڑا پھول جائے)

رَأْیٌ یا رَاءَۃٌ یا رَأْیَۃٌ یا رُؤْیَۃٌ یا رِئْیَانٌ۔ دیکھنا آنکھ سے ہو یا دل سے، گمان کرنا، سمجھنا، پھیپڑے پر مارنا کاڑنا۔

لَا تَرَاءٰی نَارَاھُمَا۔ مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا چاہئے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہئے کہ جب دونوں آگ سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ کو دیکھیں، نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو مکروہ رکھا، اس لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو امان ہے) (تَرَاءِیٰ رؤیت سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَاءَی الْقَوْمُ۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور

تَرَائَی لِیَ الشَّیْءُ۔ وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی اور دیکھنے کی نسبت آگ کی طرف مجاز آیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰی دَارِ فُلَانٍ یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے (مطلب یہ ہوا کہ آمنے سامنے، بالمقابل ہے) (حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلاتی ہو اور مشرک کی آگ شیطان کی طرف، تو دونوں ایک جگہ میں کیسے رہیں گے؟ بعضوں نے کہا نَارٌ کے معنی یہاں علامت اور نشان کے ہیں۔ یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں، مثلاً قشقہ، زنار وغیرہ، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہ حدیث اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرنے میں، اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے)۔

اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ۔ بہشت کے لوگ اوپر والوں کو اس طرح سے دیکھیں گے، جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے۔

تَرَاءَیْنَا الْھِلَالَ۔ ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر آتا ہے یا نہیں؟)

اِنَّمَا کُنَّا رَاءَیْنَا بِہِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ہم نے طواف میں رمل کرکے (اکڑ کر چلنا مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو دکھایا کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ مدینہ کی آب و ہوا نے مسلمانوں کو کمزور سست اور ناتوان کر دیا ہے)

اِنَّہٗ خَطَبَ فَرُئِیَ اَنَّہٗ لَمْ یُسْمِعْ۔ آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا سو گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سنایا۔

Marfat.com

(یعنی سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں رویت بمعنی ظن کے ہے، اس کے دو مفعول آتے ہیں۔

حَتّٰی رُئِیَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ۔ آپ کے چہرے پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو کھرچ ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیا تھا)۔

فَمَا رُئِیَ بَعْدُ عُرْیَانًا۔ اس کے بعد پھر کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا

اَرَاھُمْ اَرَاءُ تُھُمْنِی الْبَاطِلُ شَیْطَانًا۔ (حضرت عثمان نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے اُن کو یہ سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل رستہ پر چلتا ہے) (کہنا یوں چاہیے تھا اَرَاھُمْ اِیَّایَ اور اَرَاءَ ھُمُوْنِیْ تو اس عبارت میں روشند و ذہین، ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لانا دوسرے واؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)۔

تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ۔ آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سناتے گویا ہم ان دونوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے کَاَنَّا نَرَاھُمَا رَاْیَ عَیْنٍ، عرب لوگ کہتے ہیں)

جَعَلْتُ الشَّیْءَ رَاْیَ عَیْنَیْکَ۔ میں نے اُس چیز کو تیری آنکھوں کے سامنے کر دیا

فُلَانٌ مِّنِّیْ مَرْاٰی وَمَسْمَعٌ۔ فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی تیری آنکھوں کے سامنے ہے)۔

فَاِذَا رَجُلٌ کَرِیْہُ الْمَرْاٰۃِ۔ ناگاہ ایک بدصورت و بدوضع شخص نظر آیا (مجمع میں ہے کہ مَرْاٰۃ بمعنی منظر اور ظاہر اور لائق)۔

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہٗ رِئْیُھُمَا۔ یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے لگیں۔

اَرَاَیْتَ اور اَرَاَیْتَکُمَا اور اَرَاَیْتَکُمْ یعنی مجھ کو بتلاؤ، مجھ سے بیان کرو (اَلَمْ تَرَ تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)۔

اَنْتَ الَّذِیْ اَتَاکَ رَئِیُّکَ بِظُھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی شخص ہے، جس کے پاس اُس کا ہمزاد (جن) آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اُس نے کہا ہاں (نہایہ میں ہے کہ جو جن تابع ہوتا ہے اُس کو رَئِیٌّ کہتے ہیں: بروزنِ فَعِیْلٌ یا فَعُوْلٌ، کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے (بعضوں نے کہا کہ یہ رَائی سے نکلا ہے)۔ اہلِ عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ رَئِیُّ قَوْمِہٖ۔ فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب الرائے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر مہم میں اُس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)۔

فَاِذَا رَئِیٌّ۔ یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب اور جان کہتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں)۔

اِرْتَاْیٰ اَمْرُہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اَنْ یَّرْتَئِیَ (متعہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت اور آغاز خلافتِ عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دوڑائی جس طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی سامنے یہ قرار پائی کہ متعہ حرام ہے)۔

وَفِیْنَا رَجُلٌ لَّہٗ رَاْیٌ۔ ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث و اقوالِ صحابہ سے نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا۔ مُراد خارجی لوگ ہیں، اور اہلِ حدیث، قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحابُ الرائے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو وہ امام اہل الرائے کہتے تھے۔ حالانکہ ان کا اصول یہ ہے،

کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوالِ صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے۔ بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں، لہٰذا ان کو بہت سے مسائل میں حدیث نہ ملی تو انھوں نے قیاس کیا، لیکن اپنے متبعین کو یہ وصیت کر گئے کہ "میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رد کر کے حدیث پر عمل کرنا" وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر اُن کے متبعین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرد امام صاحب کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا۔ بلکہ امام صاحب کی رائے کی تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی، گویا اپنے امام کے قول کو اصل کا درجہ دیدیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب اہلِ حدیث نے "اصحابُ الرائے" رکھا)۔

اَرَاَیْتُکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ۔ تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد رکھو، یا اُس رات کا حال مجھ سے کہو، اس کی تاریخ یاد رکھو (اس کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)۔

خَرَجْنَا لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ۔ ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا قصد تھا (ایک روایت میں لَا نُرٰی ہے بہ صیغۂ مجہول یعنی لوگ ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لئے جا رہے ہیں)۔

فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ مجھ کو (شبِ معراج میں) تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مردوں کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَاشٰی میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت صلعم مل کر چل رہے تھے۔

یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَۃَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَۃٌ وہ سمجھتے تھے اِس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے۔ (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں، کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رد کر چکے تھے)۔

اَرَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ قَالَ اُتْرُکُ اَرَاَیْتَ یا اَیْمَنِ۔ اُس نے کہا بتلائیے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجرِ اسود کو نہ چھو سکوں؟) عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا، بتلائیے وتلائیے یمن میں چھوڑ آ (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا، تو حضرت عبد اللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہو، یہ ہو وہ ہو، تو انھوں نے خفا ہو کر کہا، یہ باتیں یمن میں کر، جب تو یہاں طریقۂ سنت دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتا دیا تو اب اس پر عمل کر، غیر ضروری سوالات اور بلاوجہ کُرید کرنے کی زحمت نہ کر)۔

رَاٰی مِنْہُ کَرَاھِیَۃً۔ اُن کی ناراضی معلوم کی۔

کَرَاھِیَتَہٗ لِذٰلِکَ وَشِدَّتَہٗ۔ ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ کَرَاھِیَۃً بلا اضافت کہا یا کَرَاھِیَتَہٗ اضافت کے ساتھ۔)

ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا۔ تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہو ایسا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بعضوں نے کہا کہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں، بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلافِ قیاس نہیں ہے۔ کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالیٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے۔ کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اُجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کئے ہیں، وہ سب خدوش اور قابلِ اعتراض ہیں۔ غور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب کیا ہے اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کُنہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا نری بے وقوفی

Marfat.com

اور نادانی ہے)۔

لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا۔ میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا ایمان دار ہے)

اُرِيْتُ النَّارَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی۔

مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا، یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی، جیسے حضرت عائشہ رضی دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے۔ انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سُن کر یہ معلوم کیا ہوگا)۔

رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔ میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا۔ (یعنی حقیقۃً آپ کے لئے کشف کی گئیں۔ جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا اُن کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں، اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کر دے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے. اب یہ شبہہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں، مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے، ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شکبیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے، سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکر مرتسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکما قائل ہیں کہ بعبارت انطباع سے ہوتی ہے۔ بعض نے کہا رؤیت سے مُراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو رؤیت کہا۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوتِ بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔)

مَا أَرَانِيْ إِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ أَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ۔ (جابرؓ

کے والد حضرت عبد اللہؓ نے اپنے بیٹے جابرؓ سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوۂ اُحد میں) میں پہلے مارا جاؤں گا (ان کا قیاس یا الھام صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہُوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل مبشرؓ بن عبد المقتدر کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ "عبد اللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو" عبد اللہؓ نے یہ خواب آنحضرتؐ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر شہادت ہے)۔

إِلَّا رَأَيْتُهُ صَائِمًا وَمُفْطِرًا وَمُصَلِّيًا وَنَائِمًا۔ میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ، اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے، کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)۔

اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ۔ اُن کو شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں (یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی گئی (یعنی خواب میں)۔

فَرَأَيْتُ شَيْئًا۔ میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا۔ دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا)۔

فَنَرٰى خَالَةَ أَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ ہم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے۔ بعض نے کہا باپ کی رضاعی خالہ مُراد ہے)۔

رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَمِيْنِهِ رَجُلَيْنِ۔ میں نے آنحضرت کے داہنے اور بائیں دو مردوں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)

مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ۔ جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے فرمائی، یعنی اللہ تم اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آ کر ملے گا۔ یا مُراد یہ ہے کہ وہ آخرت

میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی بہ طریق کشف اور صفائی قلب کے، جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رؤیت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو۔ بعض نے کہا نہیں، جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے، وہ آپ ہی کی رؤیت ہوگی، نووی نے کہا یہی صحیح ہے)۔

لَا یَتَرَاءٰی بِیْ۔ شیطان میں اتنی جرأت نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے۔

فَتَرَاءٰی لِیْ ذُرِّیَّتُہٗ۔ اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لئے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رؤیا کہتے ہیں اور برے کو حُلم۔ رؤیا کی کئی قسمیں ہیں، ایک ظاہراً اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو، جیسے پیمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہراً اچھا، جیسے باجوں اور راگ کے آلات کا سننا۔ تیسرے دونوں طرح برا، جیسے سانپ کا کاٹنا، مرغ کا ٹھونگ لگانا، گلے میں طوق و زنجیر پڑنا۔ چوتھے ظاہراً برا باطناً اچھا، جیسے لڑکے کا ذبح کرنا۔ پاؤں میں بیڑیاں پڑنا۔ خواب میں رونا۔

اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں سے ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ؐ شروع زمانۂ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا، صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی، اسی لئے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لئے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز کو جھوٹ بناتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لئے خواب بھی ایک جز ہے ان کی پیغمبری کا، اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جز نہیں کہیں گے۔ مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جز کہیں گے اور نبوت کا ایک جز حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرت ؐ پر ختم ہو گئی اب اس کا جز کیسے باقی رہے گا ایک روایت میں یوں ہے کہ "اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے"۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَۃٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطٰنِ وَ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ۔ خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک تو دل کے خیالات (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں، اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا، یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے، یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کا دیکھنا، یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے ملاقات)۔

اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ یَکْذِبُ۔ جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو، تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا۔ (اکثر صحیح ہوگا)۔

مَنْ لَّمْ یَرَ التَّعْبِیْرَ لَا وَلٰی عَابِرٍ۔ اس بات میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ۔ خواب گویا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے، جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا (اسی لئے آدمی کو چاہئے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے

Marfat.com

بیان کرے تو کہ وہ ٹھیک تعبیر دے، مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بُری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی بُرائی خواب دیکھنے والے کے لئے پیدا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیر الٰہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ، شاید تقدیر الٰہی معلق ہو اس کی تعبیر پر۔ اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ بُرا ہو)۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہو (حضرتؐ نے اس خواب کی تعبیر دی کی دے یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈراوا تھا۔ اور اہل تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہوگا یا قرض وغیرہ یا حکومت سے یا عزیز و اقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)۔

هَلْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا۔ تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔ زیادہ سچا وہ خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی اخیر رات میں کیونکہ اُس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بدخوابی جو تخم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ بتحقیق صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے شہوات نفس کو شاد بتے ہیں، ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)۔

أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا۔ تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث ہر زمان و مکان کو محیط ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت کیونکہ اس وقت علم دین دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)۔

كَانَ يَتَأَوَّلُ مِنْ رُؤْيَاهُ۔ آنحضرتؐ اکثر صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

لَا يَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا لَيْلَةٌ إِلَّا رَأَيْتُ فِيْهِ

يَرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَعَهُمْ۔ ایک دن لوگوں پر ایسا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ پسند ہوگا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گو ایک ہی لحظہ لئے ہو، ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگا)۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَهُ۔ پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)۔

لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ۔ میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی، اور حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے پھر آسمانوں پر جو حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی، یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ روح ایک ایسی سریع الحرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر، دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰؑ و آنحضرت سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے) (یعنی کہا کہ روح میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو جایا کئی مقاموں سے تعلق رکھے۔ مثلاً اولیاء اور انبیاء کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں۔ پھر جو کوئی اُن کی قبر پر جا کر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سُن لیتے ہیں، اور جواب دیتے ہیں، لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سُنتے)۔

رَأَيْتُ نُوْرًا۔ میں نے نورِ الٰہی دیکھا (یعنی حق تعالیٰ کو دیکھا۔ ابن عباس اور امام احمد اور ابوالحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرت نے شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا انکار کیا ہے۔ نووی نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ اور وہ ابن عباسؓ سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تھیں تو اکثر علماء کے نزدیک راجح

Marfat.com

یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟۔ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعتِ علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا (امام احمد نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شب معراج میں آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے۔)

کَاَشْبَہِ مَنْ رَاَیْتُ۔ میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ہے ان میں بہت زیادہ مشابہ

اِنْ رَاَیْتَہٗ ذٰلِکَ۔ اگر تم کو اس کی ضرورت ہو۔

فِیْ اَدْنٰی صُوْرَۃٍ مِنَ الَّتِیْ رَاٰہُ فِیْہَا۔ اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں، پھر پہلی صورت میں)۔

لَا اَرَاھَا اِلَّا یَثْرِبَ۔ میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں۔

وَاُرِیَ مَالِکٌ۔ اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)۔

لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ۔ اس پر سفر کا نشان (مثلاً گرد و غبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا۔

تَرَاءَیْنَا الْہِلَالَ۔ ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)۔

لَیُرِیَنِّیَ اللّٰہُ مَا اَصْنَعُ۔ اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا (ایک روایت میں لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَیُرِیَنَّ اللّٰہُ ہے۔ یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا، جو میں کروں گا (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مارا جاؤں)۔

یَرَی سَبِیْلَہٗ یا یُرٰی سَبِیْلُہٗ۔ وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)

رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ۔ آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا اُحد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)۔

وَلَمْ یَقُلْ بِرَاْیٍ وَّلَا بِقِیَاسٍ۔ آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا بہ وحیِ الٰہی تھا)۔

لِلرُّؤْیَا الَّتِیْ رَاَیْتُ۔ اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا (عبداللہ بن عباس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میرے لئے مقرر کر دیا)۔

مَتٰی یَرَاکَ النَّاسُ تَخَلَّفْتَ۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لئے نہیں نکلے (تو وہ بھی نہ نکلیں گے اور مسلمان قافلہ کو لوٹ لیں گے۔ یہ ابوجہل نے امیہ بن خلف سے کہا اور اس طرح پر اس ڈرتے ہوئے کو نکلنے کے لئے ابھارا)۔

اِتَّہِمُوا الرَّاْیَ۔ تم اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو (بلکہ اس کو غلط خیال کرو۔ یہ سہل بن حنیف نے کہا، جب دوسرے صحابہؓ نے ان کو ملامت کی، جنگِ صفین میں شریک نہ ہونے پر)۔

اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ۔ آنحضرت جب بات کرتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے ایک نور کی طرح کچھ دیکھا جاتا

اَیْنَ اُرَاہُ السَّائِلُ۔ میں گمان کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا۔ جتنی چیزیں مجھ کو نہیں دکھائی تھیں۔ ان سب کو میں نے اس جگہ میں دیکھ لیا۔

حَتَّی الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ بہشت کو بھی دیکھ لیا۔

اَیُرٰی فِیَّ یا اَیُرٰی فِیَّ شَیْئًا مَا شَانِیْ۔ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات دیکھی جاتی ہے جو تباہی کی موجب ہو، میرا

Marfat.com

فَلْيُرِنِي امْرَءٌ مَالَهُ۔ کوئی آدمی اپنا مال مجھ کو دکھلائے (جس کی عزت اس نے اس طرح کی ہو، جیسے میں نے اپنے مال کی عزت کی)

سَاَرَاهُ عَلٰى فِرَاشِيْ۔ میں اس کو اپنے بستر پر عنقریب دیکھ لوں گا (اس نے محنت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے)۔

سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ۔ میں عنقریب اس کو چت لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا (جب چاند دو تین روز میں بڑا ہو جائے گا)

يَرَانِيْ مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرَانِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يا يَرَانِيْ مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرَانِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ۔ آپ اپنے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتے، جیسے آگے سے دیکھتے یا پیچھے کی چیزوں کو سامنے کی چیزوں کی طرح دیکھتے۔

اُرِيْتُ النَّارَ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ۔ مجھ کو دوزخ دکھائی گئی، اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔

اِنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ۔ انھوں نے کل چاند دیکھا یعنی اُنتیسویں تاریخ کی شام کو۔

اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ۔ بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں اَلصَّدَقَةُ بِرفع ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَاذَا هِيَ اس کی خبر)

يَا مَنْ لَا يَرَاهُ الْعُيُوْنُ۔ اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں۔ مُراد حق تعالیٰ ہے)۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْآةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔ تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دُور کر دے (اگر اس کی داڑھی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے، اگر کوئی عیب اس کا دیکھے، مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجھا کر وہ چھڑا دے)۔

حَمَلَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ قَرَاَ اٰلَمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ۔ آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اُٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہؓ نے جان لیا کہ حال ہے۔

لَوْ رَاَيْتَ مَكَانَهُمَا لَا بَغَضْتَهُمَا۔ اگر تو ان کا ٹھکانا دیکھے تو اُن کو بُرا سمجھے، اُن سے بیزار ہو جائے۔

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ۔ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور قیاس سے کرے (اور احادیث نبوی کو چھوڑ دے اور کہے کہ میں لغت کی رو سے جو معنی ہیں وہ لیتا ہوں، گو حدیث میں اس کے خلاف وارد ہو یا صحابہ نے اس کی تفسیر دوسری طرح کی ہے، تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا، اس لئے کہ وہ گمراہی میں پڑے گا۔ اور صحابہ اور تابعین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا مسلک نکالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں ایسے شخص کو دوزخی فرمایا ہے ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

حَتّٰى يَفْرُغَ اَمَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ۔ یہاں تک کہ فارغ ہو، میں سمجھتا ہوں یعنی مؤذن۔

لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ۔ ان دونوں صورتوں کے مانند کوئی صورت نہیں دیکھی گئی (یعنی تین کی طرح کہ ان کی تمام آیتیں تموید ہیں)۔

يَرُدُّ اَحَدُهُمْ لُوْمَةَ اَخِيْهِ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔ ان میں کوئی ایسی آر نہ کرے گا کہ کاش وہ اپنے سب مال اور گھر والو کو تصدق کر کے مجھ کو دیکھ لے (گویا میرا عاشق زار ہوگا)۔

قَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ مَيْثَتِهَا میں نے اپنے تئیں (خواب میں) دیکھا شب قدر کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

يُقَالُ لِيُرَى مَكَانَهٗ۔ کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ شجاعت اور بہادری میں) اپنا درجہ دکھائے (لوگوں میں عزت اور شہرت اور نامودی ہو)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ۔ جس کو یہ خوشی ہو کہ قیامت کا دن اس طرح دیکھ لے جیسے چشم دید (آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز)۔

Marfat.com

کہ آپ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی (لایستکبرون تک، یعنی پوری سورۃ نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرتؐ سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَالَہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مُعَاوِیَۃُ۔ اُن سے پوچھا کہ، تمہاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انھوں نے کہا ہاں، جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آجائے اور یہاں آکر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّیْ لَا اَرَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا۔

اَنَا رُؤْیَا اُمِّیْ۔ میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے، تمہارے پیٹ میں سردار ہیں)۔

فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی، نہ ایسی کوئی بُری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بُری کوئی چیز نہیں دیکھی۔)

کَیْفَ رَاَیْتَ۔ تو نے کیا سمجھا، کیا دیکھا؟

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَۃِ اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِیَائِیْ وَلَا فِیْ صُوْرَۃِ اَحَدٍ مِّنْ شِیْعَتِہِمْ۔ جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا کی صورت نہ ان کے گروہ کی، لوگوں میں سے کسی کی صورت

رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْیَاہُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰی سِتِّیْنَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ۔ آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اُس کا خواب دونوں نبوت کے ساٹھ اجزا کے طور پر ہوگا (یعنی ٹھیک اور صواب واقعہ کے موافق) (اُمیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

یُعْطِی الزَّکٰوۃَ عَلٰی مَا یَرٰی۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

اَصْحَابُ الرَّاْیِ۔ امام ابوحنیفہ اور ابوالحسن اشعری کے اصحاب (امام ابوحنیفہ نے کہا)،

عِلْمُنَا ھٰذَا رَاْیٌ وَھُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَیْہِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْہُ قَبِلْنَاہُ۔ ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے، (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدور بھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، (اب دیکھنا چاہئے کہ امام ابوحنیفہ مسائل قیاسیہ میں بھی یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم سے اچھی کوئی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولیٰ قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کرلیں گے۔ علامہ دمیری نے نوح بن ابی مریم سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے سُنا، فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرتؐ سے مروی ہو وہ تو سر اور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو، تو ہم اُن کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کرلیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں) دیکھو خود امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے علاوہ اور دوسرے علماء اور مجتہدین کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں، وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں۔ اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

باب الراء مع الباء

رَبَأَ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا، اُٹھانا، درست کرنا، جاسوس ہونا، نگہبان ہونا۔

Marfat.com

فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کرتا ہوا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں اُن پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھیں)۔

مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کی بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار بنا تاکہ اچانک دشمن آکر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ ایسا شخص کسی پہاڑ یا ٹیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ:

اِمْرَأَتْ الْجَبَلَ۔ میں پہاڑ پر چڑھا۔

سَرِيعَةٌ۔ چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پاکر دفعۃً حملہ نہ کرنے پائے)

رَبٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، سرداری کرنا، اقامت کرنا، پالنا پرورش کرنا (جیسے رُبَّ ہے)۔

أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالک کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّتَهَا ہے، یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب خوب بہت قیدیں ہو کر آئیں گی، لونڈیاں بنیں گی، ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہوگی، جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہایہ میں ہے کہ رَبٌّ کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مُربّی اور گھر کا بندوبست کرنے والا اور احسان کرنے والا، منعم۔ اور جب اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مُراد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے، ان کو ذلیل اور حقیر سمجھیں گے، ان کی نافرمانی کریں گے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہوگی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہوگی، کوئی عزت نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهَا کی روایت میں تاء تانیث کی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالکہ بنے گی، تو بیٹے بہ طریق اولیٰ ماں پر حکومت کریں گے۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهُمَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہو اور تانیث باعتبار تسمہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ اُم ولد کو بھی نہیں گے۔ یہاں تک کہ بچے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی ملک میں آئے گی اور اس کو خبر نہ ہوگی کہ وہ اس کی ماں ہے۔ ایک روایت میں حَتّٰى تَلِدَ الْأَمَةُ بَعْلَهَا۔ یعنی عورت اپنے خاوند کو جنے گی (مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں کی کثرت ہوگی، اور بچے بچے کو کوئی لونڈی اپنے بیٹے کی ملک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں، اور اس کو خبر نہ ہوگی۔ مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری توجیہ عمدہ ہے اور وہی قرائن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نہ ہونے کی معلومات کی وجہ سے بہت کم ہوگیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں، بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں، جن کی مائیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ اے پوری دُعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)۔

يَا بَقِيَّةَ الْمَمْلُوكِ لِسَيِّدِهِ رَبِّهَا۔ غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے، میرے رَبّ رہو (رَبّ کے معنی مجازی مالک اور مولیٰ کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا، ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوند نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہوگا۔ اگر چہ یہ شرک اکبر نہ ہوگا مگر شرک اصغر اور مکروہ ہوگا اور اس کی دلیل یہ ہے، يَا بَقِيَّةَ الْمَمْلُوكِ الخ مذکورہ بالا اور ..... حَتّٰى تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا۔ اور قرآن میں ہے .....

Marfat.com

اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اور اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ۔ یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کیجیو۔ اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا۔
اور دوسری حدیث میں ہے:
رَبُّ الْقَرْیَۃِ وَرَبُّ الْغُنَیْمَۃِ۔ اونٹوں کے گلے کا مالک یا بکریوں کے مندے کا مالک (اور ایک حدیث میں ہے)۔
حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا۔ (یعنی، کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔
فَاَنْکَرَ قَوْمُہٗ دُخُوْلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّبَّۃَ
(عروہ بن مسعود رضؓ مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے، یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہلِ قوم نے اِس کو بُرا سمجھا، یعنی پہلے "ربّہ" کے پاس جانا تھا (ربّہ ایک بُت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلۂ ثقیف کے لوگ پُوجتے تھے معاذ اللہ اِس جہالت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادرِ مطلق کی پرستش چھوڑ کر جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پُوجا کریں)۔
کَانَ لَھُمْ بَیْتٌ یُسَمُّوْنَہُ الرَّبَّۃَ۔ ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا۔ جس کو وہ خانۂ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اُس کو ربّہ کہتے تھے (مغیرہ نے اُس کو گرا کر برابر کر دیا)۔
لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ بَنُوْ عَمِّیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ غَیْرُھُمْ۔ (عبداللہ بن عباس نے کہا، جب عبداللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا، بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بُلانے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تاکہ ان کو خائف کیا جا سکے) اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو اُمیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں، مجھ پر سرداری کریں۔
(اور آخر عبداللہ بن زبیر کی ایسی ہی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی)۔
وَاِنْ رَبَّوْنِیْ رَبَّنِیَ اَکْفَاءٌ کِرَامٌ۔ اگر مجھ پر (بنی اُمیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں۔ جس خاندان کے عبداللہ بن زبیرؓ تھے)۔
لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ ھَوَازِنَ۔ اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن اُمیہ نے حنین کے دن ابوسفیان سے کہا)۔
اَلَکَ نِعْمَۃٌ تَرُبُّھَا۔ کیا تیرا کوئی احسان ہے، جس کی تو پرورش کرتا ہے۔
لَا تَاْخُذُ الْاَکُوْلَۃَ وَلَا الرُّبّٰی وَلَا الْمَاخِضَ
تو زکوٰۃ میں اُس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہو (بعض نے کہا رُبّیٰ وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو۔
مَا بَقِیَ فِیْ غَنَمِیْ اِلَّا فَحْلٌ اَوْ شَاۃٌ رُبّٰی۔ میری بکریوں میں اب نر رہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے۔
نَدَعُ لَکُمُ الرُّبّٰی۔ ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو۔
لَیْسَ فِی الرَّبَائِبِ صَدَقَۃٌ۔ ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)
رَبَائِبُ۔ جمع ہے رَبِیْبَۃٌ کی یعنی پلیر و پرورش یافتہ گیلڑ "ربیبہ" اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیساتھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے
کَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَھُمْ رَبَائِبُ ہمارے

---

[1] اس کی جمع رُبَابٌ بضمہ را ۱۲ منہ

Marfat.com

کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پلی ہوئی بکریاں تھیں (دو ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔

اِنَّمَا الشَّرْطُ فِی الرَّبَائِبِ۔ (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو یہ خاص ربیبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔

لَوْلَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ۔ اگر ابوسلمہ کی بیٹی میری ربیبہ نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی۔ کیونکہ ابوسلمہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے)

اُسُدٌ تَرَبَّبُ فِی الْغَیْضَاتِ اَشْبَالًا۔ شیر ہیں جو بچپن سے جھاڑیوں میں پرورش پا رہے ہیں۔

اَلرَّابُّ کَافِلٌ۔ ماں کا شوہر ہی اپنے بچوں کا کفیل ہوگا (یعنی ان بچوں کا جو سابقہ شوہر سے ہوں)

کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَۃَ رَابِّہٖ مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ ٹھیری)۔

حَمْلُھَا رِبَابٌ۔ وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی زچگی دو مہینے یا بیس دن کے اندر ہی۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے تک پھر حاملہ نہ ہو)۔

اِنَّ الشَّاۃَ تُحْلَبُ فِیْ رِبَابِھَا۔ بکری کا دودھ حمل کی حالت میں بھی دوہا جاتا ہے۔

فَاِذَا فَوْقَھُمْ مِثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَیْضَاءِ۔ یکایک تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک محل دکھلائی دیا۔

وَاَحْدَقَ بِکُمْ رَبَابُہٗ۔ موت کے ابر نے تم کو گھیر لیا

لَا قَزَعَ رَبَابُھَا۔ اُس کا ابر ٹکڑے ٹکڑے (یعنی پھٹا ہوا) نہ ہو۔

تَدَاوَلَتْہُ الْاَیْدِیْ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ۔ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اس نے پھر اُس نے)۔

رِبِّیُّوْنَ۔ بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے رِبِّیٌّ کی یعنی ہزاروں آدمی، اور رِبَّۃٌ ایک جماعت کثیرا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غِنًی مُبْطِرٍ وَّفَقْرٍ مُّرِبٍّ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تونگری سے جو غرور پیدا کرے اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک روایت میں مُلِبٍّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں: اَرَبَّ بِالْمَکَانِ اور اَلَبَّ بِالْمَکَانِ۔ جب کسی جگہ میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔

عَالِمٌ رَبَّانِیٌّ۔ اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل ہو، لوگوں کو تعلیم کرتا ہو) (بعض نے کہا یہ رب بمعنی تربیت سے ماخوذ ہے، یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے)۔

مَاتَ رَبَّانِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ (جب عبداللہ بن عباسؓ فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔

کَانَ عَلٰی صَلْعَتِہِ الرُّبُّ مِنْ مِّسْکٍ وَّعَنْبَرٍ۔ ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رُبّ وہ دوا جو آگ پر پکا کر جمائی جائے، جیسے رُبُّ السُّوس وغیرہ، مُرَبَّبٌ اور مُرَبّٰی اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)

اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ: حجرے کی مالکہ سن (مراد حضرت عائشہؓ ہیں)۔

لَا یَقُلْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا کیونکہ رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک

کو سید اور مولیٰ کہے (وہ بھی رب نہ کہے یہ بھی تنزیہی ہے)۔

کَانَ مَا اَصَابَهٗ عَلٰی رَبِّهٖ۔ اُس پر جو آفت آئے اس کی جو کہ مال کے مالک پر ہوگی، (یعنی بائع پر)۔

سَبَقَتْ رَبَّةُ بَیْتٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی، اس زمانہ میں بھی ایک الگ گھر کی بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللّٰهَ یَا رَبَّنَا اللّٰهُ یَا رَبَّنَا اللّٰهَ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ۔ مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے۔

وَاِنَّ رَبَّهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وجہ سے اُس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو۔ مثلاً تصویر، آئینہ یا آگ وغیرہ) میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یَا اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ اور اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر صلعم معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں، یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)۔

كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ۔ جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ۔ چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے۔

یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی۔ ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے۔

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ۔ میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور بروت کی صورت میں دیکھا

(سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)۔

اَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ۔ وہ یعنی امام مہدیؑ تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق، یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے، مجتہد مطلق ہوں گے)۔

رَبُّ الْاَرْبَابِ۔ پروردگار سب صاحبوں کا صاحب مالکوں کا مالک۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ یَّكُوْنُ عَلَیَّ رَبًّا۔ تیری پناہ اُس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح حکومت کرے)۔

لَیْسَ فِی الرُّبّٰی شَیْءٌ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پلی ہوئی ہو، اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

رُبَابُ۔ امرؤ القیس کی بیٹی امام حسینؑ کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکینہؑ پیدا ہوئی تھیں۔

رِیًّا یَعَضُّ بِالرِّیِّ رَبَابُهٗ۔ ایسی سیرابی کہ گھاس اس کو خوب زور سے پکڑلے۔

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ رَبَابٍ اِلٰی وَاقِمٍ۔ مدینہ کے حرم کی حد رباب سے لے کر وَاقم تک ہے۔ (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بِمَاءٍ عُبَابٍ وَّرَبَابٍ بِالْعُبَابِ۔ پانی کی موج اور برستا ہوا ابر۔

یَا عُقُوْلَ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اے چھپر کھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)

رُبَّ حرفِ تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

وَمِیْضُهٗ فِیْ كُمُوْرِ رَبَابِهٖ۔ اس کی چمک گھٹا دار تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)۔

رَبْتٌ۔ پالنا۔ جیسے تَرْبِیَتٌ۔

رَبْثٌ۔ روکنا۔ جیسے تَرْبِیْثٌ ہے

تَرَبُّثٌ۔ ٹھہر جانا۔ جیسے تَرَبُّصٌ ہے۔

Marfat.com

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا فَيَأْتُونَ النَّاسَ بِالرَّبَاثِ وَيُذَكِّرُونَهُمُ الْحَاجَاتِ

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں۔ (وہ اُن میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آسکتے) (ایک روایت میں یوں ہے)

يَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالرَّبِيْثِ لوگوں کو اکٹھا کرنے والے کاموں سے اکٹھا دیتے ہیں (خطابی نے کہا) یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو رَبِيْثٌ جمع ہوگی تَرْبِيْثَةٌ کی۔ یعنی ایک بار اکٹھا، جیسے تَقْدِمَةٌ ایک بار آگے بڑھانا۔

فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ۔ وہ لوگوں کو روکے ہیں (زنانیں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْثًا۔ ایک مچھلی ہے۔

رِبْحٌ یا رَبَاحٌ۔ فائدہ اُٹھانا، کمانا۔

تَرْبِيْحٌ۔ بندر پالنا، نفع کما دینا۔

مُرَابِحَةٌ۔ نفع دینا۔

اِرْبَاحٌ۔ جہازوں کے لئے اونٹ کے بچے کاٹنا۔

تَرَنُّحٌ۔ حیران ہونا۔

ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ۔ یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَابِحٌ ہے، اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ وتصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ وتصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ۔ ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں۔ اس سٹہ کی بدولت صدہا آدمی تباہ اور برباد ہو گئے ہیں، گویا یہ بھی ایک طرح کا جوا ہے، آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاحٌ۔ آنحضرت ؐ کا ایک غلام تھا۔ اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رِبَاحٌ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رِبَحِّلٌ۔ طویل القامت شخص، یا بڑی شان واللاہیت دینے والا، فیاض۔

وَمَلَكٌ رِبَحِّلٌ۔ اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ۔ شکل سے چلنا، جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

تِلْكَ التَّرْبُوْخُ لَسْتَ لَهَا يَا هَلِيْ (ایک شخص نے حضرت علی ؓ کے سامنے دوسرے شخص پر ناش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا) یہ عورت تو سَرْبُوْخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)

سَرْبُوْخٌ۔ اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے تَسَرْبَخَ فِي مَشْيِهٖ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور سُست ہو گیا۔)

رَبْدٌ۔ روکنا۔

رُبُوْدٌ۔ اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ۔ رنگ بدل جانا، ابر آنا۔

اِنَّ مَسْجِدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِرْبَدًا لِأَيْتَامٍ۔ آنحضرت کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو یتیم لڑکوں کا مربد تھا (مربد اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ وبکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ یعنی تھان یا کھُونڈ اور اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ تو ڑ کر سُکھانے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور محبس کو بھی مربد کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ۔ آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تیمم کیا۔ (بعض نے کہا مربد النعم ایک

Marfat.com

مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر۔ جیسے دوسری روایت میں ہے فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ۔ مربد نعم میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔

حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ یَسُدُّ ثُعْلَبَ مِرْبَدِہٖ بِاِزَارِہٖ۔ (یا اللہ ہم پر پانی برسا) اتنا کہ ابو لبابہ کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ رَبَدًا بِمَكَّةَ۔ وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے

رَبَدٌ۔ کیچڑ۔

رَبَّادٌ۔ کیچڑ بنانے والا (بعض نے کہا یہ لفظ رَبَدٌ سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے، کیونکہ بند بھی پانی کو بہہ جانے سے روکتا ہے۔)

كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اِرْبَدَّ وَجْهُهٗ۔ آنحضرتؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو (ہیبتِ الٰہی سے) آپ کا چہرہ خاکی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رُبْدَةٌ وہ رنگ جو سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

اَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا صَارَ مُرْبَدًّا۔ جس دل میں وہ سمائے گا وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبَدًّا الْوَجْهِ۔ عمرو بن عاص حضرت عمرؓ کے پاس سے سوختہ تیرہ ہو کر اٹھے (کیا حضرت عمرؓ کو بھی معاویہ سمجھے تھے)

تَرَبَّدَ وَجْهُهٗ۔ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا

اَسْوَدَ مُرْبَادًّا۔ کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ کی طرح، یہ بڑا خراب رنگ ہے)۔

اَرْبَدُ۔ ایک قسم کا سانپ، جس کے کاٹنے سے آدمی کا رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبَدٌ۔ ہلکا ہونا۔

اِنَّمَا اَنْتَ رِبْدَةٌ مِّنَ الرِّبْدِ۔ (عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے عامل عدی بن ارطاۃ کو لکھا) تو بھیڑوں میں سے ایک جھیڑ ہے۔

رِبْدَةٌ۔ وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے ہیں یا حیض کا لتہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے، تیری کوئی وقعت نہیں)۔

رَبْذَةٌ۔ مدینہ کے قریب ایک بستی ہے، یہیں ابوذر غفاریؓ کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی تھی اور شروع زمانۂ اسلام میں آباد تھی۔ اب بالکل مٹ گئی اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَازَةٌ۔ موٹا ہونا، دلدار ہونا، خوش مزاج اور عقلمند ہونا

تَرْبِيْزٌ۔ بھر دینا۔

اِرْتِبَازٌ۔ پورا ہونا۔ کامل ہونا۔

فَوَضَعْنَا لَهٗ قَطِيْفَةً رَبِيْزَةً۔ (آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف لائے) میں نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی (اہل عرب کہتے ہیں:

كَيْسٌ رَبِيْزٌ۔ یعنی زیرک اور موٹی تھیلی۔

صُرَّةٌ رَبِيْزَةٌ۔ اور غافل فربہ مرد کو بھی رَبِيْزٌ کہتے ہیں (بعض نے رَبِيْزٌ یتیم سے استعمال کیا ہے۔ جوہری نے کہا كَبْشٌ رَبِيْزٌ۔ کٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا بڑے سرین والا، جیسے كَبْشٌ رَبِيْسٌ

رَبْسٌ۔ مارنا بھر دینا۔

اِرْبَاسٌ۔ غصہ دلانے کو چھیڑنا۔

فَجَعَلَ الْمُشْرِكُوْنَ يُرْبِسُوْنَ بِهِ الْعَبَّاسَ۔ جب آنحضرتؐ خیبر کی جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیبر نے آنحضرتؐ کو قید کر لیا اور آپ کو قریش کے پاس بھیجنے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ خبر سن کر) مشرکوں نے حضرت عباسؓ کو چھیڑنا شروع کیا (ان کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے، اب ہمارے قبضہ

Marfat.com

میں آنے والے ہیں)۔

جَاءُوْا بِاُمُوْرٍ رُبْسٍ۔ بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں)؛

دَاهِيَةٌ رَبْسَاءُ۔ یعنی سخت آفت۔

رَبِيْسٌ۔ وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو

رَبِسَةٌ۔ میلی کچیلی قبیح عورت۔ (جیسے وَسِخَةٌ ہے)

رَبْصٌ۔ انتظار کرنا، برائی یا بھلائی کے لئے، جیسے تَرَبُّصٌ ہے

اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَتَرَبَّصَ بِكُمُ الدَّوَائِرَ۔ وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے۔

رُبْصَةٌ۔ مدت معینہ۔

اَلْمَصْعُوْقُ يُتَرَبَّصُ بِهٖ۔ جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے) تو توقف کریں، جلدی سے اس کو دفن نہ کریں۔

رَبْضٌ یا رَبْضَةٌ یا رُبُوْضٌ۔ بیٹھ جانا، ٹھہرنا، اقامت کرنا، جم جانا، عاجز ہونا۔

اِرْبَاضٌ۔ سخت گرم ہونا، سیراب کرنا، بھاری کر دینا

فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ۔ پھر ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے، ان کو بھاری کر کے زمین پر لٹا دے سُلادے۔

حَتّٰى تَرْبِضَ الْوَحْشُ فِيْ كِنَاسِهَا۔ یہاں تک کہ جنگلی جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں)۔

اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا۔ جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا (یعنی اطمینان سے رہ، جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام سے رہتا ہے) (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ، کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا بھی ڈر ہو تو چٹ بھاگ جا، جیسے ہرن بھاگ جاتا ہے)۔

فَفَتَحَ الْبَابَ فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ۔ دروازہ کھولا، دیکھا تو ایک جانور ہے، اونٹ کے بچے کی طرح جو اطمینان سے بیٹھا ہو

كَرُبْضَةِ الْعَنْزِ یا رِبْضَةِ الْعَنْزِ۔ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر جثہ میں۔

رَاٰى قُبَّةً حَوْلَهَا غَنَمٌ رُبُوْضٌ۔ ایک گنبد دیکھا اس کے گرد بکریاں بیٹھی ہیں۔

كَاَنِّيْ عَلٰى ظَرِبٍ وَحَوْلِيْ بَقَرٌ رُبُوْضٌ۔ جیسے میں ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی ہیں۔

لَا تَبْعَثُوا الرَّابِضَيْنِ۔ ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور حبشیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ کرو، جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں، کیونکہ یہ دونوں قومیں سخت خونخوار اور جاہل اور وحشی تھیں۔ ایسے لوگوں کو جنگ پر ابھارنا خوفناک ہے۔ یہ معاویہ کا قول ہے اور آنحضرتؐ سے مرفوعاً منقول ہے اتركوا الترك ما تركوكم۔ یعنی ترکوں سے مت بولو ان کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں)

اَلرَّابِضَةُ مَلَائِكَةٌ اُهْبِطُوْا مَعَ اٰدَمَ يَهْدُوْنَ الضُّلَّالَ۔ رابضہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں) اتارے گئے تھے، وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے تھے۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں (وہ کبھی ادھر جانا چاہتی ہے کبھی ادھر، اور درمیان میں ادھر ادھر رہتی ہے۔ اسی طرح منافق بھی مذبذب رہتا ہے نہ اِس فرقے میں نہ اُس فرقے میں) (ایک روایت میں بَيْنَ الرَّبْضَيْنِ ہے۔ یعنی دو گلوں کے (ریوڑوں کے) بیچ میں۔

وَالنَّاسُ حَوْلِيْ كَرَبِيْضَةِ الْغَنَمِ (حضرت علیؓ نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا مندہ

Marfat.com

اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ - میں بہشت کے گرد اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ - آنحضرتؐ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے۔

مَرَابِضُ جمع ہے مَرْبِضٌ کی، وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں۔

فَاَخَذَ الْعَنَزَةَ مِنْ شَقِّ الرَّبَضِ - انھوں نے نیزل پائے کے کنارے سے لیا۔

رُبْضٌ اور رَبَضٌ - پایہ نیو اساس۔

لَا یَبِیْتُ عَزَبًا وَّلَهٗ عِنْدَنَا رَبَضٌ - وہ رات کو تنہائی میں کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں (یعنی بیوی۔ بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو ماں یا بہن یا قوت یا معیشت)۔

وَاَنْ تَمْلِكَ الرُّوَیْبِضَةُ فِیْ اُمُوْرِ الْعَامَّةِ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ رویبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں رائے دے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی شکم پرور، بخیل اور دوں ہمت)

اِنَّهٗ اَرْتَبَطَ بِسِلْسِلَةٍ رَبُوْضٍ اِلٰی اَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ - انھوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا

کَانُوْا رُبْضَةً (یمامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک ہی جگہ مارے گئے۔

اَقَلُّ مَا یَكُوْنُ بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ مَرْبِضُ غَنَمٍ وَاَكْثَرُ مَا یَكُوْنُ مَرْبَطُ فَرَسٍ - کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے، اور زیادہ سے (زیادہ اتنی جگہ میں کہ جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہے

اَلْمُنَافِقُ اِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَاِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ - منافق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح بکری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے، پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا) اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

رَبْطٌ - باندھنا، سخت ہونا، قوی کرنا، صبر دینا۔

مُرَابَطَه - دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جمے رہنا، گوریلا جنگ کرنا) جیسے رِبَاطٌ

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ - تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی رِباط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ بعض نے کہا رِباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں۔)

اِنَّ رَبِیْطَ بْنَ اِسْرَائِیْلَ قَالَ زَیْنُ الْحَلِیْمِ الصَّمْتُ - بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیاوی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حلیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ لہٰذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بے ہودہ، لایعنی، مضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا، وہ حکمت کے عمدہ مقصد کو پا لیتا ہے ؎

نیاموز دبہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم

وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّرَبِیْطًا - وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا۔

رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا - ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک

Marfat.com

میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اُس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)؛

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ ۔ (اقامتِ دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک معروف رہنے سے بہتر ہے (سُبحان اللہ، اللہ کے دین کے لئے جدّوجہد کی فضیلت اِس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ ۔ میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کا باندھ دینا بھی ممکن ہے۔ اور قرآن میں جو من حیث لا ترونھم آیا ہے، وہ اس حال میں ہے جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہے دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضؓ نے شیطان کو دیکھا اور جنگ بدر کے دن بھی اس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا)۔

فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَسْتَبْقِیْ نَفْسِیْ. میں ایک ٹیلے پر اس سے پیچھے رہ گیا، آہستہ چلنے لگا، میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کر برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)۔

رَبَطَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا۔

وَهُوَ فِیْ مُرَابَطَةٍ ۔ وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں ؛

رَبَطَ لِلْاَمْرِ جَاشَهٗ ۔ اِس کام کے لئے اُس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہوگیا)۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے۔

فَذٰلِكُمُ الْمُرَابَطَةُ ۔ وہی معنی ہیں جو فَذٰلِكُمُ

الرِّبَاطُ کے گزر چکے)۔

رَابِطُ الْجَاشِ ۔ مضبوط دل والا۔

مَرْبِطٌ اور مَرْبَطٌ ۔ جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں۔

رِبَاطٌ ۔ خانقاہ، فقیروں کی فرودگاہ۔

رَبْعٌ ۔ ٹھہرنا، انتظار کرنا، رُک جانا، پتھر اُٹھانا۔ زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کر کے بٹنا۔

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْبَعُ وَتَرْاَسُ ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لُوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لُوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لُوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)

مِرْبَاعٌ ۔ ڈاکوؤں کے سرغنہ کا چوتھائی حصہ (مصباح اللغات)

کُنْتُ عَشَّارًا يَا اَعْشِرُهُمْ ۔ میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں۔)

اِنَّكَ تَاْكُلُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِیْ دِيْنِكَ ۔ تم لُوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رُو سے تم کو درست نہیں ہے۔

نَحْنُ الرُّؤُسُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ ۔ ہم لوگ سردار ہیں اور لُوٹ کا چوتھائی حصہ ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَرُبُعُ الْاِسْلَامِ ۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا اُس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)۔

كُنْتُ رَابِعَ اَرْبَعَةٍ ۔ میں چار میں کا چوتھا تھا۔

اِذَا انْتَكَسَ فِی الْخَلْقِ الرَّابِعِ ۔ جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جائے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے، جیسے قرآن میں ہے کہ ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)۔

Marfat.com

حَدِّثْ اِمْرَأَةً حَدِيْثَيْنِ فَاِنْ اَبَتْ فَارْبَعْ عورت سے دو بار بات کہہ، اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ، (ایک روایت میں فَارْبَعْ ہے باسقاط ہمزہ، یعنی ٹھہر جا، صبر کر، اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)۔

فَجَاءَتْ عَيْنَاهُ بِاَرْبَعَةٍ۔ ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے۔

لَمَّا رُبِعَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُلَّتْ يَدُهُ قَالَ لَهُ بَاءَ طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ۔ جب حضرت طلحہؓ کے سر کے کونے اُحد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کئے تو طلحہؓ نے اپنے اوپر روکے، آپ کو بچایا) اُن کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا۔ (انھوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرتؐ کو بچایا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہؓ نے بہشت لے ڈالی (وہ بہشتی ہو گئے، اب جو اُن کو دوزخی سمجھے وہ کمبخت خود ہی دوزخی ہے) (بعض نے رُبِعَ کے یہ معنی کئے ہیں کہ ان کو چوتھیا بخار آنے لگا۔ بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)۔

اِرْبَعِيْ عَلٰى نَفْسِكِ (جب سبیعہ اسلمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آں حضرتؐ نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا۔ اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پا گئی پہلی صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہو گی جو حاملہ کی عدت اقصی الاجلین کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہو گی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب اس کا خاوند جنازہ پر ہو۔ یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو، تب بھی اُسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے)۔

فَاِنَّهُ لَا يَرْبَعُ عَلٰى ظَلِيْعٍ مَنْ لَا يَحْزُنُهُ اَمْرُكِ۔ تیرے لنگڑے پن (یعنی مصیبت اور دکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا، جس کو تیرے کام کی کوئی فکر نہیں (اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)۔

اِرْبَعِيْ عَلَيْنَا۔ ہم پر مہربانی کر اور قناعت دے۔

قُلْتُ اَيْ نَفْسُ جُعِلَ رِزْقُكِ كَفَافًا فَارْبَعِيْ فَرَبِعَتْ وَلَمْ تَكُدَّ۔ میں نے کہا، ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہٰذا قناعت کر، تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اُٹھانا چھوڑ دیا)۔

اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ۔ اپنے اوپر مہربانی کرو، (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے، بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ کرمانی نے کہا یعنی علم سے۔)

وَيُشْتَرَطُ مَا سَقَى الرَّبِيْعُ وَالْاَرْبِعَاءُ۔ جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہوا اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالکِ زمین لے گا)۔

اَرْبِعَاءُ۔ جمع ہے رَبِيْعٌ کی۔ جیسے اَنْصِبَاءُ جمع ہے نَصِيْبٌ کی۔

رَبِيْعٌ۔ وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں۔

وَمَا يَنْبُتُ عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ۔ جو پانی پلانے والی نالی پر اُگے (یہ موصوف کی اضافت ہے، صفت کی طرف یعنی ـــــ عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ)

فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ۔ وہ نالی کی طرف مڑ گئے اور طہارت کی۔

كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ۔ وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی تھی کرایے پر دیتے تھے (یعنی مالکانِ زمین، کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ ٹھہراتا کہ، جس قدر پیداوار نالیوں

Marfat.com

پر ہوگی، وہ میری ہے اور باقی تیری)۔

وَنُؤَدِّيَ جِزْيَهَا عَلَى التَّرْبِيعِ۔ ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے۔

كَانَتْ لَنَا عُجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا نَغْرِسُهُ عَلَى أَرْبِعَاءَ نَا۔ ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ چقندر ہم اپنی نالیوں پر بوتے، ان کی جڑیں لے لیتی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي۔ یا اللہ قرآن کو میرے دل کی، دہ بنادے جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے، ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے۔ بعض نے کہا، ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تر و تازہ ہوتی ہے۔ اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا، جو ہماری فریاد رسی کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے) ہم کو دانہ چارہ کے لئے دوسرے ملک میں جانے کی ضرورت نہ رہے، یا ایسے ابر سے پانی پلا جو ربیع کی کاشت اُگائے۔ یہ اَرْبَعَ الْغَيْثُ سے ہے۔ یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اُگا دی)۔

اِنَّهُ تَجَمَّعَ فِي مَرْبَعٍ لَّهُ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اُتارا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لئے شہر کی شرط نہیں ہے)۔

مَالُ مِرْبَاعٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں بنی حارثہ رہتے تھے۔

مَرْبَعٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب۔

لَمْ أَجِدْ إِلَّا لَحْمَ جَمَلٍ رَبَاعِيَةً۔ میں نے اونٹ کا کوئی پٹھا نہیں پایا، البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا، مجھ کو ملا۔ آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک بھیڑ قرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور اداءِ دین میں بہتر مال دینا مستحب اور افضل ہے، اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سُود نہیں ہے) امام ابوحنیفہؒ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرض لینا درست نہیں رکھا۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے گرنسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔

مُرْ بَنِيَّاتِ أَنْ يُحْسِنُوا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ۔ اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلائیں (اُن کی ماں کا سب دودھ نہ دوہ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لئے بھی چھوڑ رہنے دیا کریں)۔

رِبَاعٌ جمع ہے رُبَعٌ کی، وہ بچہ جو ربیع میں پیدا ہوا ہو (پہلوٹھا بچہ۔ دینی پہلی بار کا)۔

تَفَسَّخَ الرُّبَعُ۔ اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اُٹھا سکا)

كَأَنَّهُ أَخْفَافُ الرِّبَاعِ۔ گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں۔

فَأَعْطَاهُ مِرْبَعَةً يَقْسِمُهَا طِرَاهًا۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے صدقہ طلب کیا آپ نے) اس کو ایک اونٹ کا پٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے مال باپ بھی۔

إِنَّ بَنِي صِبْيَةٌ صُيَّفِيُّونَ أَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهُ رِبْعِيُّونَ۔ میرے بچے تو سب گرمی کی پیداوار ہیں (اس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیداوار ہوں۔

أَنْعَامُ الْمَوْبَاءِ مَسْمَاءُ۔ وہ پہلوٹھی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی نگہبانی نہ کرو۔ جب بھی خود کو سنبھالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مَوْبَاءٌ ہے یائی تحتیہ سے، اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا فَيْلُ تُرَيْبٍ رِبَاعًا۔ میرے اونٹ ہمارے لئے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ) چھوڑا ہو یا سب کچھ

Marfat.com

فروخت کرکے کھا گئے)۔

مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ۔ گھروں یا مکانات میں سے۔

مَنْ عَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ۔ جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں۔

وَنَقْبَلُ رُبُوْعَهَا۔ ہم اس کے گھر قبول کریں گے۔

اَرَادَتْ بَيْعَ رِبَاعِهَا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے گھر بیچنا چاہے۔

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ اَوْ اَرْضٍ۔ شفعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)۔

ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَالرَّبْعَةِ الْعَظِيْمَةِ۔ پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربعہ کی طرح (ربعہ، چوکور برتن)۔

اِنَّهُمْ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ۔ وہ طرا ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں (اہل عرب کہتے ہیں

اَلْقَوْمُ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ وَرِبَاعِهِمْ۔ یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں۔

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ۔ اس کی حالت اور کیفیت۔

اِنَّ فُلَانًا قَدِ ارْتَبَعَ اَمْرَ الْقَوْمِ۔ فلاں شخص اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

اَلْمُسْتَرْبِعُ لِلشَّيْءِ۔ اس چیز کی طاقت رکھنے والا۔

هُوَ عَلٰى رِبَاعَةِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَتَرَبَّعُوْنَ حَجَرًا۔ وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لئے) پتھر اٹھا رہے تھے (اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لئے اٹھایا جائے۔ مَرْبُوْعٌ یا رَبِيْعَةٌ کہتے ہیں)۔

اَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوْعِ۔ آں حضرت میانہ قامت سے ذرا بلند تھے۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجُلٌ رَبْعَةٌ یا رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ۔ میانہ قامت مرد۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً۔ آں حضرتؐ میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)۔

مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ۔ لوگوں میں میانہ قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مَرْفُوْعُ الْخَلْقِ ہے، یعنی معتدل الخلقت)۔

اَرْبَعُوْا عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَارْبَعُوْا۔ بیمار کی بیمار پرسی بیچ میں دو دن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی، تو ہفتہ اتوار چھوڑ کر پھر چوتھے دن پیر کو اس کے دیکھنے کے لئے جاؤ)

قَلَعُوْا رَبَاعِيَتَهٗ۔ اس کا وہ اونٹ اکھیڑ ڈالا جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں، ہر ایک طرف دو دو)۔

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ۔ غزوۂ اُحد میں آپؐ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثنایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (کچلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مَرْدُود عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جڑ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہو گیا۔ دوسرے مَرْدُود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا، اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بدخواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعْ فِيْ مَجْلِسِكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ آپ چار زانو بیٹھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آئے (بلند ہو جائے)

يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہار شنبہ کا دن (یہ کسرہ با زیادہ فصیح ہے اور فتحہ اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

اَرْبَعُهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ اس کو دودھ سے روکتی ہوں تاکہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلدی سے چھڑانا چاہتی ہوں) حضرت عمرؓ نے پوچھا کیوں، اُس نے کہا اس لئے کہ حضرت عمرؓ وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سبب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھٹنے کے بعد وظیفہ جاری ہو)

اَلنِّسَاءُ لَا يَرْتَبِعْنَ مِنَ التَّبَلُّعِ شَيْئًا۔

Marfat.com

عورتیں گھر، زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)

رَبِیْعٌ - موسم بہار (یعنی اوائل سرما، جیسے خَرِیْفٌ اوائل گرما)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وہ عورت (یعنی غیلان) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر، اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

یَقَعُ مِنْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَرَبَاعِیَتَاہُ مِنْ فَوْقٍ وَّاَسْفَلَ۔ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اوپر اور نیچے کے۔

فِی الرَّبَاعِیَۃِ مِنَ الْاَسْنَانِ۔ رباعی دانتوں کی دِیَتُ۔

اَرْبَعَۃٌ - چار مرد۔

اَرْبَعٌ - چار عورتیں۔

حُمَّی الرِّبْعِ - چوتھیا بخار۔

لَمْ یُرَ مُتَرَبِّعًا قَطُّ۔ آنحضرتؐ کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَاَی اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَاْکُلُ مُتَرَبِّعًا۔ امام ابو عبداللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بربنائے عُذر ہوگا یا بیانِ جواز کے لئے)۔

رَبِیْعَہ اور مُضَر عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں۔

رُبَاعَ - چار چار۔

یَرْبُوْع - جنگلی چوہا۔

لَا تُسْتَاجَرُ الْاَرْضُ بِالْاَرْبِعَاءِ۔ زمین اس پیداوار پر جو نالیوں پر ہوتی ہے، کرایہ نہ دی جائے۔

اَلْاَرْبِعَاءُ اَنْ یُّسَنَّیَ مُسَنَّاۃٌ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ اربعا یہ ہے کہ پانی کا ایک کرہ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے (اور اُس سے زمین سینچی جائے) یعنی بند۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوْعَۃَ۔ ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبْغٌ - آرام اور ارزانی میں بسر کرنا، کشادہ ہونا۔

اِرْبَاغٌ۔ اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا، جب چاہے پانی پیئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَرْبَغَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَعَشَّشَ شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے، اس نے جھونجھ لگا دیا ہے۔

اِرْبَاغٌ - فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

ھَلْ لَّکَ فِیْ نَاقَتَیْنِ مُرْبَغَتَیْنِ تَمِیْسَتَیْنِ۔ تو دو اونٹنیاں پانی پر چھٹی ہوئیں موٹی لیتا ہے۔

رَابِغٌ - ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

رَبْقٌ - باندھ دینا، گرا دینا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ۔ جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو گیا (یعنی سنت کو ترک کر کے جماعتی زندگی کی سمت اور اور اسلام میں اس کی ضرورت اور تاکید کو نظر انداز کیا، اور صرف انفرادی زندگی اختیار کی، نظمِ جماعت کو بے ضرورت سمجھا، ایسے شخص کا حضرت عمرؓ کے فرمان کے بموجب اسلام نا مکمل رہا) اور اس نے اسلام کی رسّی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا۔

رِبْقَۃٌ - رسّی کا وہ کنڈہ جو جانور کے گلے میں پہنایا جاتا ہے اُس کو روکنے کے لئے۔

مترجم کہتا ہے اس مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر اور دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا چاہیئے۔

لَکُمُ الْوَفَاءُ بِالْعَھْدِ مَالَمْ تَاْکُلُوا الرِّبَاقَ۔ تم پر اقرار کا پورا کرنا لازم ہے جب تک گردنوں کے پھندوں کو نہ کھا جاؤ (عہد کو گردن کے پھندے سے مشابہت دی اور اس کا کھا جانا عہد کا توڑنا، کیونکہ جانور جب پھندے کو چبا کر

کھا جاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور بندش سے نکل جاتا ہے)۔
وَتَذَرُّوا اَرْبَاقَهَا فِي اَعْنَاقِهَا۔ اور اُن کے پھندے ان کی گردنوں میں چھوڑ دو (پھندوں سے مُراد وہ گناہ اور جرائم ہیں جو اُن کی گردنوں پر ہوں)۔
اَرْبَاقٌ اور رِبَاقٌ جمع ہے رِبْقٌ اور رِبْقَةٌ کی۔
وَاضْطَرَبَ حَبْلُ الدِّيْنِ فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَتَقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهُ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے) جب دین کی رسی بگڑ گئی تھی، اس کے دونوں کنارے تھامے اور اس کے جوڑوں میں تمہارے لئے پھندے دیئے (پھر کوئی اس میں سے نکل نہ سکا) (مطلب یہ ہے کہ جب لوگ اسلام سے مُرتد ہو گئے اور دین بگڑ رہا تھا تو انھوں نے دین کو سنبھالا، مُرتدین سے جنگ کی، اور ان کو اسلام پر قائم رکھا)۔
فَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ سِلَاحٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ رِبْقٍ فَاقْبِضْهُ (حضرت علی رضؓ نے موسےٰ بن طلحہ سے کہا جو باغیوں میں کا ایک شخص تھا) تو ایسا کر کہ لشکرِ اسلام میں جا، اور جو ہتھیار یا کپڑا (تم لوگوں کا) ان کے پاس بندھا ہوا ہو (یعنی انھوں نے تم سے لے لیا ہو) اس کو واپس لے لے (کیونکہ حضرت علی رضؓ کا فتوےٰ یہ تھا کہ مسلمان باغیوں کا مال ان کو واپس ملنا چاہیئے)۔
اَلدِّيْنُ رِبْقَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ دین کیا ہے اللہ کا پھندا ہے زمین میں (جس میں وہ اپنے بندوں کو اٹکائے رہتا ہے)
اَللّٰهُمَّ انْزِعْ عَنِّيْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ۔ یا اللہ نفاق کا پھندا مجھ پر سے نکال ڈال (عرب لوگ کہتے ہیں:
رَبَقْتُ الْجَدْيَ۔ میں نے بکری کے بچے کے پھندا ڈال دیا)
رَبْطٌ۔ ملا دینا، درست کرنا، کیچڑ میں دھکیل دینا۔
اِرْتِبَاكٌ۔ مل جانا (یعنی اختلاط)۔
رَبِيْكَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو خشک دودھ اور کھجور اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔
يَرْكَبُوْنَ الْمَيَاثِرَ عَلَى النُّوْقِ الرُّبُكِ۔ اہلِ بہشت کالی اونٹنیوں پر جن پر زین پوش پڑے ہوں گے سوار ہوں گے۔

رُبُكٌ۔ جمع ہے اَرْبَكَ کی، یعنی کالا اونٹ
تَحَيَّرَ فِي الظُّلُمَاتِ وَارْتَبَكَ فِي الْمَهَالِكِ۔ اندھیروں میں حیران رہ گیا اور ہلاکتوں میں پڑ گیا (اہل عرب کہتے ہیں)
اِرْتَبَكَ فِي الْاٰمِرِ۔ جب کوئی کسی آفت میں پھنس جائے اُس میں سے نکل نہ سکے۔
اِرْتَبَكَ وَاللّٰهِ الشَّيْخُ۔ بوڑھا قسم خدا کی پھنس گیا۔
رَبْلٌ۔ بہت ہونا۔
تَرْبِيْلٌ۔ ایک قسم کا درخت ہے رَبْل اُس کو بونا، اُگانا، بہت ہونا۔
رَبَلٌ۔ ایک بھاجی ہے جو بہت سبز ہوتی ہے۔
فَلَمَّا كَثُرُوْا وَرَبَلُوْا۔ جب بہت ہوئے اور پھول گئے (یہ تَرَبَّلَ جِسْمُهٗ سے ماخوذ ہے، یعنی اُس کا جسم پھول گیا۔ ورم کر گیا)
فَاِنَّهٗ كَانَ رَبِيْلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں ایک ٹھگ تھا جو اکیلا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا۔
رَابِلَةُ الْعَرَبِ۔ عرب کے چور ڈاکو (خطابی نے کہا، رَبِيْلٌ بہ تقدیم بائے موحدہ بر یائے تحتانی مروی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ رَبِيْلٌ ہے بہ تقدیم یائے تحتانی بر بائے موحدہ) (عرب کے لوگ کہتے ہیں):
ذِئْبٌ رِبْيَالٌ اور لِصٌّ رِبْيَالٌ۔ اکیلا بھیڑیا، اکیلا چور (شیر کو بھی رِبْيَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)۔
كَاَنَّهُ لِرِبْيَالِ الْهُصُوْرِ۔ جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا پھاڑنے والا۔
اَرْبَلُ۔ ایک شہر کا نام ہے۔
رِبَاءٌ یا رُبُوٌّ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا۔
رَبْوٌ۔ سانس پھول جانا، پلنا (جیسے رُبُوٌّ ہے)۔
تَرْبِيَةٌ۔ پالنا، پرورش کرنا۔
مُرَابَاةٌ۔ سود پر روپیہ دینا۔

Marfat.com

اِرْبَاءٌ۔ سُود لینا۔

مَنِ ازْدَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔

وَالْفَضْلُ رِبْوًا۔ زیادہ سُود ہے۔

مَنْ اَحْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے قسمت کو اُس کی پسندگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی رسم کو سُود خواروں نے ایجاد کرلیا ہے کہ ایک چیز سَو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض فروخت کی، پھر وہی چیز اسّی روپے نقد کو اُس سے خرید لی، اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ سُود کے گناہ کے ستّر درجے ہیں، ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سُود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی (قرآن حکیم اور احادیثِ رسول کریمؐ کی نصوص کی رُو سے سُود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا دونوں، خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے، محتاج ہو یا غیر محتاج۔ اب حنفیہ نے جو کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے یا فتاویٰ عنیہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سُود دینا درست ہے، اس کا کوئی دلیل نہیں ہے)۔

فَتَرْبُوْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ وہ پروردگار کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ۔ فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)۔

رَبْوَةٌ یا رُبْوَةٌ۔ ٹیلا، ٹبہ

مَنْ اَدّٰی زَکٰوةَ الرَّبْوَةِ۔ جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اُس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اس حدیث اور دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے، اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام ابن قیم نے کتاب القضاء میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاکم اسلام سزا کے مالی دے سکتا ہے)۔

مَنْ اَدّٰی زَکٰوةَ رِبْوَتِهٖ فَعَلَیْهِ الرَّبْوَةُ۔ جو شخص زکوٰۃ کے خیال سے رکے زکوٰۃ دیتا ہوگی، مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا پڑے گا، اُس پر جبریہ ڈیکس، لگایا جائے گا)۔

اِفْتَدَیْتُمْ عَلَیْهِمْ بِرَبِیْعَةٍ وَّلَا دَمٍ۔ اُن کو سود دینا ہوگا نہ جو جاہلیت کے زمانہ میں انھوں نے خون کیا ہے اس کا معاف ہوگا (ایک روایت میں رُبَیْعَہ ہے یہ دونوں رُبَا سے ماخوذ ہیں اور قیاس کی رُو سے رُبْعَةٌ کہنا تھا اب رُبَیْعَةٌ ایک سکہ کا نام ہے جس کو روپیہ کہتے ہیں جاندی کا سکہ جو ہندوستان میں رائج ہے)۔

لَئِنْ اَصَبْنَا بِهِمْ یَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْهِمْ (انصار نے جنگ اُحد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح ہم کو قریش پر غلبہ ملا تو ہم اس سے زیادہ بدلا لیں گے۔ (اس سے دُوگنے اور تین گنے اُن کے آدمی ماریں گے)۔

مَالِیْ حَشَایَا رَابِیَةٌ۔ مجھ کو کیا ہوا ہے تیز اور چڑھ رہا ہے، سانس پھول رہی ہے۔

اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَخْذَرُ۔ بتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا ہے، اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا ہے۔

فَرَبَا التَّرْبُ رَبْوَةً۔ اُس کی سانس پھول جائے گی، وہ پھونک نہ سکے گا)۔

کَانَ الْبَیْتُ مُرْتَبِعًا کَالرَّابِیَةِ۔ گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح۔

رُبَیْعَةٌ۔ کے معنی ربا، سُود۔

اَلرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَةِ۔ سُود اُدھار میں ہوتا ہے (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں، لیکن ایک نقد ہو

Marfat.com

دو بدلا دو بدلا۔ اور جنس ایک ہو تو بھی سود ہوگا، جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)۔

لَا رِبٰوا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ۔ اگر دونوں طرف نقد نقد ہوں (اور اتحادِ جنس کی صورت میں وزن یا ناپ برابر ہو، اور اختلافِ جنس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہو) تب بھی سود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقد نقد دونوں طرف تو وہ سود نہ ہوگا)۔

اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الرِّبٰوا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّیْبَۃَ۔ سود کی آیت (اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا) آخر میں اتری ہے (تو اس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہو سکتی) اس لئے سود اور جس میں سود کا شبہہ ہو دونوں کو چھوڑ دو۔

اِنَّ النَّبِیَّ سَلَّمَ قُبِضَ عَنَّا وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا فِی الرِّبَا بَیَانًا شَافِیًا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی اور سود کے باب میں آپ نے اچھا مفصل طور سے بیان نہیں فرمایا۔ (آپؐ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ ان کو مساویانہ وزن پر بیچو۔ جو زیادہ دے گا یا لے گا، اس نے سود دیا اور لیا۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، گیہوں، جَو، کھجور، نمک۔ اب اِن چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سود کی ایک علت نکالی، کسی نے قدر و جنس، کسی نے طعم و ثمنیت، کسی نے اقتیات اور اِدّخار جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہلِ حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارعؐ نے بیان فرمایا، سود انہی میں منحصر رہے گا۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لَا تَقُوْلُوْا ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ)

اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃُ فِیْ عِرْضِ الْمُؤْمِنِ۔ سب سے بڑھ کر سود یہ ہے، کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا۔ (یعنی حق سے زیادہ اُس کی بے عزتی کرنا۔ لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جانی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے۔ طیبیؒ نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو۔ مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزتی کر دینا درست ہے۔ اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے۔ بعض نے فاسق معلن، یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی غیبت بھی درست رکھی ہے)

وَلَا الرَّبَّا۔ وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے، جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

اَلرَّبْوَۃُ ذَاتُ قَرَارٍ یَخُفُّ الْکُوْفَۃَ۔ ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کوفہ کا نجف ہے۔

اَلرِّبَا رِبْوَانِ یَا رِبَا اِنْ۔ سود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے، دوسرے کا درست نہیں۔ جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو ہدیہ ارسال کرے۔ اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درم دے اس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم رُبِّتْ فِی الْجَنَّۃِ۔ آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے۔ (ایک روایت میں رُتِّبَ فِی الْجَنَّۃِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)۔

Marfat.com

دِرْهَمٌ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعِيْنَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ۔ سُود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالٰی کے نزدیک ستر با محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے۔

باب الراء مع التاء

رَتَبٌ یا رُتُوْبٌ۔ سخت ہونا، سیدھا ہونا، جم جانا۔

عَيْشٌ رَاتِبٌ۔ ہمیشہ قائم رہنے والا عیش۔

رَوَاتِبُ۔ مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو معینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔

تَرْتِيْبٌ۔ ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا۔

اِسْتِتَابٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔

رَتَبَ رُتُوْبَ الْكَعْبِ۔ بھالے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا قوی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَحْجَارُ الْمَنْجَنِيْقِ تَمُرُّ عَلٰى اُذُنِهٖ وَمَا يَلْتَفِتُ كَاَنَّهٗ كَعْبٌ رَاتِبٌ۔ عبداللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجنیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) اُن کے کان پر سے گزرتے تھے، وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہیں)

مَنْ مَاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا۔ جو شخص اِن مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہوا) تو اس کا حشر اسی پر ہوگا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)۔

مَنْ مَاتَ فِيْ وَقْعَتِهَا خَيْرٌ مِّمَّنْ مَاتَ فِيْ مَرَاتِبِهَا (حذیفہؓ نے جس دن حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے تنگ و تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اِس فتنہ کا بار بار جوش ہوگا اور بار بار دھیما بھی ہونا ہے گا۔ لہٰذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے)

اَلسُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ۔ وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)۔

يُصَلِّيْ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاَيَّامِ۔ نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر، پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب اور بعد میں عشاء)

قَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ۔ میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے۔

رَتَّةٌ یا رُتَّةٌ۔ توتلاپن۔

اَرَتُّ۔ رئیس، نرسور، قوی۔ (اس کی جمع رُتُوْتٌ ہے)

رَاَى رَجُلًا اَرَتَّ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَهٗ۔ آپؐ نے ایک توتلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا، پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔

رَتْجٌ۔ بند کرنا۔

رَتَجٌ۔ زبان بند ہو جانا۔

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَلَا تُرْتَجُ۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے۔

اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلْعَمْ بِاِرْتَاجِ الْبَابِ۔ آنحضرتؐ نے دروازہ بند کر دینے کے لئے ہم کو حکم دیا۔ (عرب کے لوگ کہتے ہیں : اَرْتَجْتُ الْبَابَ۔ یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا۔

فَقَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ ثُمَّ اُرْتِجَ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضالین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے روکے گئے (آواز بند ہو گئی)

رِتَاجٌ۔ دروازہ کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ مَالَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ۔ اُس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)۔

كَانَتِ الْجَرَادُ تَاْكُلُ مَسَامِيْرَ رُتُجِهِمْ۔ ٹڈیاں اُن کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کیلیں کھاتی تھیں۔ (اس قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کیلیں تک کھا گئیں)۔

اَرْضٌ ذَاتُ رِتَاجٍ۔ دروازے والی زمین۔

Marfat.com

رَاتِجٌ۔ مدینہ میں ایک محل کا نام تھا۔

اُرْتِجَ عَلَی الْقَارِئِ۔ پڑھنے والا رک گیا (آگے نہ پڑھ سکا)

فَارْتَجَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّعَمْ اِبْنُكَ اِبْنُكَ

(فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں) آنحضرت نے فرمایا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا (یعنی جناب امیر)۔

رَتَعٌ۔ فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا۔

اِرْتَاعٌ۔ کھلانا، پلانا، چارہ اگانا۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّرْبِعًا مُّرْتِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اگائے۔

فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ۔ اُن میں بعض نے اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔

فِي شِبَعٍ وَرِيٍّ وَسَرَتٍ خوب سیری، تازگی، افراط اور ارزانی کی حالت میں۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ جب تم بہشت کی کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پیو یعنی خوب اللہ کی یاد کرو، جو بہشت کی کیاریوں میں چہک کر کھانے پینے کا سبب ہے)۔

مَنْ يَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكْ اَنْ يُّخَالِطَهٗ۔ جو محفوظ چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اُس کے اندر بھی گھس جائے (یعنی ممنوعات و محرمات اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں اُن کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیے، جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک رہے یعنی مشتبہ کاموں کو اختیار کرلے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)

اِنِّيْ وَاللّٰهِ اُرْتِعُ فَاَشْبَعُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبر گیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا)۔

اَتَمَنَّنِي الْقَيْدَ وَالرَّتَعَةَ یا وَالرَّتْعَةَ۔ مجھ کو بیڑی اور خوب کھانے پینے نے موٹا کر دیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج کے جواب میں کہا، جب اُس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)

فِيْ اَيِّ مَا كُنْتَ تَرْتَعُ۔ تو کس زمین میں چرائے گا؟ (جہاں کی گھانس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھانس ابھی کسی نے نہ چری ہو۔ یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ نے دی)

رَتَقٌ۔ بند کرنا (جیسے فَتْقٌ چیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور حاکم کو اِس طرح کہتے ہیں کہ:

اَلْفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ یعنی امورِ ریاست کو کھولنے اور بند کرنے اور کشادہ اور تنگ کرنے والا۔)

وَارْتُقْ فَتْقَنَا۔ ہماری شکستگی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر خرابی کی اصلاح کر دے)۔

رَتَقٌ۔ عورت کی شرم گاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے۔

رَتَكٌ یا رَتَلٌ یا رَتَكَانٌ۔ اونٹ کا پویہ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر۔

اِرْتِتَالٌ۔ اونٹ کا پویہ چلانا (دوڑانا)۔

تُرْتِكَانِ بَعِيْرَيْهِمَا۔ اپنے اونٹوں کو دوڑا ہی رہی تھیں، کدائی ہوئی جا رہی تھیں۔

رَتَلٌ۔ مرتب ہونا، اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ:

رَتَلَ الثَّغْرُ۔ دانت برابر ہیں (اُونچے نیچے کھونڈے نہیں)

كَانَ يُرَتِّلُ اٰيَةً اٰيَةً۔ آنحضرتؐ ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے (حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے (اس طریقہ سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں)۔

تَرَتَّلْ فِي الْوَتْرِ اٰيَةً۔ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ (ایسے ہی تَرْتِيْلٌ اور تَرَسُّلٌ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں۔)

كَانَ فِيْ كَلَامِهٖ تَرْسِيْلٌ یا تَرْتِيْلٌ (یہ راوی کا شک ہے کہ آیا تَرْتِيْلٌ کہا، یا تَرْسِيْلٌ کہا، مگر معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی ہیں۔ بعض نے کہا تَرْتِيْلٌ یہ ہے

Marfat.com

کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے اور ترسیل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے،
تَرْتِيْلُ الْقُرْاٰنِ حِفْظُ الْوُقُوْفِ وَبَيَانُ الْحُرُوْفِ حضرت علیؓ نے فرمایا) قرآن کی ترتیل یہ ہے کہ وقوف کا خیال رکھے (خصوصًا وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑ دینا ضرور ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ سننے والے کو ہر حرف صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ ریتی کی طرح اس کو پھیلا دے امام جعفر صادق نے فرمایا، ترتیل یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے تو اس سے پناہ مانگے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت کا ذکر ہے تو اس کا سوال کرے۔)

ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيْلٍ- پھر سورۂ فاتحہ پڑھے، ترتیل کے ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے ترتیل کو واجب کہا ہے اس نے ترتیل سے یہ مراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سنائی دے اور ایک دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے۔ میں کہتا ہوں ترتیل کے وجوب میں کیا شک ہے جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا ورتل القرآن ترتیلا، لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں پر جو تراویح میں قرآن کو اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ حرف برابر ادا نہیں ہوتے نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفاظ وقف لازم پر بھی نہیں ٹھہرتے۔ اِس طرح قرآن پڑھنے یا سننے میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے اس طرح پورے قرآن کو ختم کرنے سے کئی درجہ یہ بہتر ہے کہ، الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیں۔ اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں ہے اگر عمدہ قاری خوش الحان میسر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار محنت اٹھانا اور وبال مول لینا نری نادانی ہے۔)

رَتْمٌ- توڑنا کوٹنا، ناک توڑنا، پیدا ہونا، رتم کھا کر بیہوش ہو جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گُل خیرو کی طرح اور بیج مسور کی طرح ہوتا ہے)۔

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى فِيْ بَيَانِكَ عَنِ الْأَرَتِّ- ہر چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان شکستہ ہو (اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اُس کی طرف سے گفتگو کرنے میں بھی۔ (نہایہ میں ہے کہ اَرْتَم بمعنی اَرَتّ ہے یعنی جو اچھی طرح پر بات نہ کر سکے تو تلا ہو) (ایک روایت میں اَرْثَم ہے ثائے مثلثہ سے، اس کا بیان آگے آئے گا)

نَهٰى عَنْ شَدِّ الرَّتَائِمِ- آپ نے یادداشت کے لئے انگلیوں میں تاگے باندھنے سے منع فرمایا۔

رَتَائِمُ جمع ہے رَتِيْمَةٌ کی، وہ تاگا جو انگلی میں کوئی بات یاد آنے کے لئے باندھا جائے۔

فَكَمْ يَرْتِمُوْا- انھوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب لوگ کہتے ہیں۔

مَا رَتَمَ فُلَانٌ بِكَلِمَةٍ- اُس نے ایک کلمہ بھی منہ سے نہیں نکالا۔

رَتْنٌ- ملانا، خلط ملط کرنا۔

مِرْتَنَةٌ اور مُرَتَّنَةٌ- چربی لگائی ہوئی روٹی۔

رَتْوٌ- باندھنا قوی کرنا، لٹکانا، کمزور کرنا، اشارہ کرنا، جیسے رُتُوٌّ ہے، ملانا۔

رَاتِيْ- اللہ والا عالم متبحر۔

اَلْحَسَاءُ يَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ- حریرہ، غمگین کے دل کو قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسلی ہوتی ہے۔)

اُدْنِيْ يَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ دَنْوَةً ثُمَّ قَالَ اُدْنِيْ يَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً- فاطمہؓ نزدیک آ! وہ ایک قدم آگے آئیں۔ پھر فرمایا، فاطمہؓ نزدیک آ، وہ اور ایک قدم نزدیک آئیں۔

يَتَقَدَّمُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِرَتْوَةٍ- اہل علم قیامت کے روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے۔

فَيَغِيْبُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يَبْدُوْ رَتْوَةً- زمین میں غائب

ہو جاتا ہے پھر ایک تیر کی مار پر نمایاں ہوتا ہے۔

باب الراء مع الثاء

رَثَأٌ۔ دودھ کو دہی ڈال کر پھاڑ دینا، گاڑھا کر دینا، ملانا، مارنا، ٹھہر جانا۔

رَثِيئَةٌ۔ وہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے یا دہی اس پر ڈالا جائے۔ اور ہدیہ تحفہ۔

اَشْرَبُ اللَّبَنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِيئَةً اَوْ صَرِيفًا۔ میں تو ایک قدح دودھ کا (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) دہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں۔

اَلرَّثِيئَةُ تُفْشِي الْغَضَبَ۔ تحفہ اور ہدیہ غصے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)۔

مُوَاسَاتِي اِيَّاكَ مِنْ رَثِيئَةٍ فُتِّتَتْ بِسُلَافَةٍ تُغْبَقُ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْوَدِيقَةِ۔ وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہے جس کی گرمی ٹھنڈے صاف نتھرے پانی سے توڑی گئی ہو سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے۔

رَثٌّ۔ پرانا خراب خستہ گھر کا سامان۔

رَثَاثَةٌ اور رُثُوثَةٌ مصدر ہے۔ یعنی پرانا ہونا، میلا کچیلا ہونا، بدحال ہونا۔

عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الرِّثَّةِ۔ میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرَّثِيئَةِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

اِنَّهُ عَرَفَ رِثَّةَ اَهْلِ النَّهْرِ فَكَانَ اٰخِرُ مَا بَقِيَ قِدْرٌ۔ انھوں نے نہر والوں کی بدحالی (مفلسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی

هٰؤُلَاءِ قَدْ اَخْطَرُوا الْعُلْمَ رِثَّةً وَّ اَخْطَرْتُمْ لَهُمُ الْاِسْلَامَ۔ ان پارسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمہارے پاس رکھا، اور تم نے اسلام کا سا عمدہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بناتے، تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دین باطل پر رہنے دیا تو انھوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)۔

وَعِنْدَهُ مَتَاعٌ رَثٌّ وَّمِثَالٌ رَثٌّ۔ ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور ردی) سامان تھا اور ایک بچھونا بھی خراب کم قیمت

اِنَّهُ اُرْثَّ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ بِهِ الزُّبَيْرُ يَقُودُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِهِ۔ وہ اُحد کے دن زخمی پڑے تھے، حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے۔ (یہ اُرْثَّ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں۔ اسی سے ہے رَثِيثٌ بمعنی جَرِيحٌ یعنی زخمی، جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)۔

فَجُمِعَتِ الرِّثَاثُ اِلَى السَّائِبِ۔ سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رُثٌّ اور رِثَّةٌ کی)۔

اِنَّهُ اُرْثَّ يَوْمَ الْجَمَلِ وَبِهِ رَمَقٌ۔ وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذرا سی جان باقی تھی۔

فَرَاٰنِي مُرْثَّةً۔ مجھ کو شکستہ حال ناتواں کمزور دیکھا

قَرَاَتِي مُرْتَثَّةٌ۔ میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)۔

فَيُجِيبُهُ الْاَشْقَى عَلٰى رُثُوثَةٍ۔ وہ بدبخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جواب دے گا رَثَّ اور اَرَثَّ ناتواں ہوا کمزور ہوا، ذلیل و خوار ہوا۔

رَثَدٌ۔ تلے اوپر جانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا۔

رَثَدٌ۔ گدلا ہونا۔

اِرْثَادٌ۔ تر زمین تک پہنچنا (جس کو شرثی کہتے ہیں)

اِرْثَادٌ بمعنی رَثَدٌ ہے۔

رِثْدَةٌ۔ خانہ بدوش لوگ۔

هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ رَثَدَتْ حَاجَتَهُ وَطَالَ اِنْتِظَارُهُ (ایک شخص نے حضرت عمر کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گے، جس کے کام آپ نے تہہ بہ تہہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی

Marfat.com

اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے آپ نے اُن کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے (کہ آپ کب اس کی سنتے ہیں، اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں؟)

مُرَّۃٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

رَتْعٌ۔ لالچ، حرص، طمع۔

رَاتِعٌ لالچی، دنی، کم ہمت، خسیس، بُرے لوگوں سے دوستی رکھنے والا۔

یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مُلْقِیًا لِلرَّتْعِ۔ قاضی ایسا شخص ہونا چاہئے جس نے لالچ کو نکال ڈالا ہو (اس کو روپیہ پیسہ کی طمع نہ ہو)۔

رَتْمٌ۔ توڑنا۔

رَتَمَ گھوڑے کی ناک یا اوپر کے لب پر سفیدی ہونا جو ناک تک پہنچی ہو۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَرْتَمُ الْاَقْرَحُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی ناک اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو، پیشانی پر بھی سفیدی ہو جو **بَیَاضٌ عَنِ الْاَرْنَبِ صَدَقَۃٌ**۔ تو اگر اس شخص کی طرف سے گفتگو کرے جو اچھی طرح بات نہ کر سکتا ہو تو صدقہ کا ثواب لے گا (یہ **رَتَمَ الْخُطٰی** سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ لنگڑا جو چلنے والوں کے پاؤں سے ٹوٹ کر باریک ہو گئی ہوں۔ یا **رَتَمَتْ اَنْفُہٗ** سے، یعنی میں نے اس کی ناک توڑ کر خون آلود کر دی، گویا اس کا سُنہ توڑ ڈالا گیا ہے وہ اچھی طرح بات نہیں کر سکتا)۔

رَثْوٌ۔ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَا الْمَیِّتَ بات کو یاد رکھا، یا اس کو بیان کیا۔

رَثْوَۃٌ بمعنی **رَثِیَّۃٌ** بھی آیا ہے، اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

رَثٰی، یَرْثِیْ، رَثَایَۃً، یَرْثَاۃً، یَرْثِیَۃً، مَرْثِیَۃً۔ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَاثٌ۔ ہمزہ سے بھی مستعمل ہے، یہ بمعنی **رَثِیَّۃٌ** یعنی) میں اُس پر رویا۔

مَرْثِیَۃٌ۔ اس مضمون کلام کو کہتے ہیں، جو کسی متوفےٰ کے حالات اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے اس پر رونے کو اُبھارنے اور رنج دلانے کے لئے کہا جائے۔

مَرْثَاۃٌ بھی اسی کو کہتے ہیں۔

مَرَاثِیْ۔ اس کی جمع ہے۔

اِنَّمَا بَعَثْتُ بِہٖ اِلَیْکَ مَرْثِیَۃً لَّکَ مِنْ طُوْلِ النَّھَارِ وَشِدَّۃِ الْحَرِّ۔ (حضرت ابن اوس کی بہن نے آنحضرتؐ کے پاس افطار کرنے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور کہنے لگی، یارسول اللہ) دن کا طول اور گرمی کی شدت دیکھ کر میرا دل دُکھ گیا اس لئے میں نے یہ پیالہ بھیجا (کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں تکلسارے دن کی بھوک اور پیاس کا ازالہ ہو سکے) یہ **رَثَیْتُ لَہٗ** سے ماخوذ ہے۔ یعنی اُس پر ترحم کیا، مہربانی کی، اس کا حال دیکھ کر دل دُکھ گیا، رقت طاری ہو گئی۔ بعضوں نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا۔ **مَرْثَاۃٌ لَکَ** کیونکہ اہل عرب زندہ شخص کے لئے اس طرح کہتے ہیں: **رَثَیْتُ لَہٗ رَثْیًا وَّ مَرْثَاۃً** اور مُردہ کے لئے کہتے ہیں: **رَثَیْتُہٗ مَرْثِیَۃً**۔ کذا فی النہایۃ۔)

تَمْلَئُ عَیْنَ الْمُرَثِّیْ۔ آپ نے میت پر رونے سے اس پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ہم اہل حدیث حضرات اس حدیث کے بموجب بھی اور اُس حدیث کے تحت بھی، جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے، امام حسینؓ کے غم میں مجالس مرثیہ خوانی اور نوحہ اور بکا کو جیسے اُمتیے کے یہاں ہوتا ہے، ناجائز جانتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت اور اُلفت نہیں رکھتے اہل حدیث تو اپنے پیغمبر کے عاشق ہیں اور پیغمبر کے عشق کی وجہ سے آپ کے اہل بیت اور صحابہ سے بھی دلی محبت رکھتے ہیں وکفیٰ باللہ شہیدا۔ پیغمبر صاحب اور آپ کے اہل بیت کرام

Marfat.com

علیہم السلام کی محبت یہ ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں، آپ کی پیروی کو ہر شخص کی پیروی پر مقدم جانیں، افعال اور اقوال اور عادات اور خصائل میں آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی متابعت کرتے رہیں، اگر عمل اس طرح پر نہ ہو، تو یہ ادعائے محبت، مثلاً مجلس میلاد کرانا یا مجلس عزا اور مرثیہ خوانی کرانا آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا

یَرْثِیْ لَہٗ۔ آں حضرتؐ (سعد بن خولہ کے لئے) رنج کرتے تھے (کہ باوجود ہجرت کے وہ مکہ میں مر گئے یا مکہ میں بلا عذر ٹھہر گئے)۔

رَثَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَۃَ آنحضرتؐ نے سعد بن خولہ پر رنج کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا مرثیہ کہا، ان کے مناقب بیان کئے۔ کرمانی نے کہا کیونکہ یہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میت کے محاسن اور مناقب بیان کرنا نظم میں یا نثر میں منع نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ نے آں حضرتؐ کا مرثیہ کہا:۔

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

منع یہ ہے کہ رنج کی شکل کرے لوگوں کو رونے رُلانے پر برانگیختہ کرے، جیسے ماتمیہ کیا کرتے ہیں۔)

باب الراء مع الجیم

رَجْبٌ۔ شرم کرنا، پھینک کرانا، ڈرنا، بڑائی کرنا۔

رَجَبٌ۔ گھبرانا، شرم کرنا۔

اَنَا جَذِیْلُھَا الْمُحَکَّکُ وَعُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اس کی ٹاٹ (وہنی) ہوں جس سے خارشت رفع کی جاتی ہے اور میں ہی اس کے کھجور کا وہ درخت ہوں جس کے گرد اڑان بنائی جاتی ہے (اس خیال سے کہ کہیں لمبائی یا میوے کے بوجھ کے سبب وہ گر نہ پڑے۔ بعض نے کہا ترجیب یہ ہے کہ ایک دو شاخہ لکڑی لے کر درخت کو اس پر ٹکا دیں۔ بعض نے کہا درخت کی شاخیں اور پتی باندھ دینا تاکہ ہوا سے اس کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض نے کہا درخت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگانا، تاکہ کوئی اس کا میوہ نہ کھا سکے۔ بعض نے کہا ترجیب سے تعظیم مراد ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

رَجَبَ فُلَانٌ مَوْلَاہُ۔ اس نے اپنے مالک کی تعظیم کی (اسی نسبت سے رجب کا مہینہ رجب کہلاتا ہے۔ کیونکہ عرب اس کی تعظیم کرتے تھے)۔

رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ۔ قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے (مضر کا قبیلہ رجب کی بہت عظمت کیا کرتا تھا تو یہ مہینہ ان ہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ اور یہ جو فرمایا کہ جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان، اس سے مطلب یہ ہے کہ اصل میں رجب کا مہینہ وہی ہے نہ کہ وہ جس کو اہل عرب آگے یا پیچھے کر کے خواہ مخواہ رجب قرار دیتے)

ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ۔ تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ قربانی ہے جس کو رجب کے مہینے میں کرتے ہیں تم اس کو رجبی کہتے ہو۔

اَلَا تُنَقُّوْنَ رَوَاجِبَکُمْ۔ تم اپنی گھائیاں صاف نہیں کرتے۔

رَوَاجِبُ۔ انگلیوں کی گرہیں اندر کی طرف۔ اور براجم اوپر کی طرف کی گرہیں۔ (یہ رَاجِبَۃٌ یا رُجْبَۃٌ کی جمع ہے)

رَجَبٌ نَھَرٌ فِی الْجَنَّۃِ۔ رجب ایک نہر ہے بہشت میں، (اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے)

رَجٌّ۔ ہلانا، حرکت دینا، ہلنا، بنانا، روکنا۔

مَنْ رَکِبَ الْبَحْرَ اِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔ جو شخص جوش مارتے وقت (طغیانی کے موسم میں) سمندر میں سوار ہو، اس کی حفاظت کا ذمہ جاتا رہا (کیونکہ اس نے دیدہ و دانستہ ایک خوفناک اقدام کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ ایک روایت میں اَرْتَجَّ ہے مگر یہ محفوظ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے اگر محفوظ ہو تو یہ اِرْتِتَاجٌ سے ہو گا بند کرنے کے

Marfat.com

معنی میں یعنی جب سمندر اپنی طغیانی کے سبب سوار ہونے کا سلسلہ بند کردے)۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا۔ جب زمین زور سے ہلادی جائے، خوب زور سے۔

فَرَجَّتْ بِهِمُ الْاَرْضُ بِاَهْلِهَا۔ (جب صور پھونکا جائے گا) تو زمین اپنے لوگوں سمیت (جو اس پر رہتے ہیں) خوب ہلے گی سخت زلزلہ ہوگا)۔

لَمَّا قَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَجَّتِ الْمَكَّةُ بِصَوْتٍ عَالٍ۔ جب آں حضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ ہل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سُنائی دی)۔

اَمَّا شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ كُفِيْتُهُ بِصَعْقَةٍ سَبَقَتْ لَهَا وَجْبَةُ قَلْبِهِ وَرَجَّةُ صَدْرِهٖ۔ رہا وہ (بڑا) گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہوجاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بے فکر ہوگیا، اس کو ایک شدید چیخ پہنچی، میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سُنا، اس کے سینے کی دھک دھک سُنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگِ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ تحکیم کے خواستگار ہوئے۔ شیطان کے معنی شریر کے ہیں، عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ نعوذ باللہ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے۔ کیونکہ دوسری جگہ اس میں خود معاویہ اور ان کے طرفداروں کو فرماتے ہیں اخوانا بغوا علینا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں، بلکہ صرف صحابیت کا لحاظ کرکے ان کے ذکر کو سب و شتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)۔

فَرَجَّ الْبَابَ رَجًّا شَدِيْدًا۔ اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا۔

النَّاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هٰذَا الشَّيْخِ (حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ، باقی لوگ جاہل اور کند نہ تراش ہیں۔

رَجَاجٌ۔ کہتے ہیں دُبلی اور لاغر بکریوں کو، اور عام کمزور کم نہ ذلوں کو)۔

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَرِقُّ وَيَنْعَبِقُ الصَّدْرُ وَالْمُحْمَرَّةُ حَتّٰى يَعْقِدَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَاِذَا عَقَدَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَقَدْ دَخَلَ الْاِيْمَانُ الْقَلْبَ۔ دل، سینہ اور گلے کے درمیان (التمار ستا) حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے اس کا اضطراب رفع ہوتا ہے۔ اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے کچھ بہرہ اندوز فرمایا ہے، بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطمئن سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے، دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک بُرے نتیجے کو اپنی سوءِ تدبیری کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے۔ اس طرح ان تدبیروں میں طلاں اور پیچاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے۔ اس کو خدا و نبی کریم اور اس کی تقدیر پر قوی اعتماد ہوتا نہیں، اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو بھی تردد کیا کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ سوا ایسا ہی کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں۔ برخلاف ایمان دار کے کہ اس کو ہر حال میں خدا و نبی کریم پر بھروسا ہوتا ہے اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہتا ہے، دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہوجاتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں، وہ دنیا کو محض فانی اور چند روزہ سمجھ کر اس کی تخالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش و عشرت کا خیال کرکے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے)

رُجُوْحٌ یا رَجَحَانٌ۔ غالب ہونا، بڑھ جانا، زیادہ ہونا، وزن دیکھنا، بھاری ہونا، حلیم اور وقار والا ہونا۔

تَرْجِيْحٌ اور اِرْتِجَاحٌ زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر

Marfat.com

مقدم رکھنا۔

رَاجِحٌ۔ جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو۔

مَرْجُوْحٌ۔ جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو۔

اِنَّهَا كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ حضرت عائشہ رضؓ (زفاف سے پہلے) ایک رسی پر جھول رہی تھیں۔

اُرْجُوْحَةٌ اور مَرْجُوْحَةٌ۔ وہ رسی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پر باندھ دیئے جاتے ہیں اور بچے اُس پر جھولتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے بیچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو بچے بیٹھ کر اُس پر جھولتے ہیں)۔

اِرْجِحْنَانٌ۔ جھک جانا، مائل ہونا، بہاری ہونا۔

فِيْ حُجُرَاتِ الْقُدْسِ مُرْجَحِنَّيْنَ۔ پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے۔

وَارْجَحَنَّ بَعْدَ اسْتِبْشَقٍ۔ اونچا ہونے کے بعد پھر جھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَةٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا، بے قرار ہونا۔

رِدْفٌ رَجْرَاجٌ۔ وہ سرین جو چلنے میں ہلتا رہے۔

رَجْرَاجَةٌ۔ وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو

كَتِيْبَةٌ رَجْرَاجَةٌ۔ بڑا بھنڈا لشکر۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ كَرَجْرَجَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ یا كَرَجْرَارَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ۔ قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی، جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے، پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔

رِجْرِجَةٌ۔ حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہو گدلا کیچڑ ملا ہوا۔

نَصَبَ قُصَبًا عَلَّقَ عَلَيْهَا خِرَقًا فَتَبِعَهُ رِجْرِجَةٌ مِنَ النَّاسِ۔ ایک سینٹھا (بانس) کھڑا کر کے اس پر چیتھڑے لٹکا دے پھر چند پاگل بے وقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجَزٌ۔ وہ منظوم کلام پڑھنا، جس کے سب مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں۔

اُرْجُوْزَةٌ۔ قصیدہ یا منظوم کلام۔

تَرْجِيْزٌ۔ بمعنی رَجَزٌ ہے۔

تَرَجُّزٌ۔ رجز پڑھنا، پے در پے گرجنا، دیر سے حرکت کرنا

تَرَاجُزٌ۔ قصیدہ یا بیت بازی کرنا۔

رَاجِزٌ۔ رجز بنانے والا۔

لَقَدْ عَرَفْتُ الشِّعْرَ رَجَزَهٗ وَهَزَجَهٗ وَقَرِيْضَهٗ فَمَا هُوَ بِهٖ (جب قریش نے آنحضرت کو شاعر کہا تو ولید بن مغیرہ کہنے لگا) میں تو شعر کی ہر ایک قسم رجز اور ہزج اور قریض سب پہچانتا ہوں، مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعر کی ایک بحر ہے جو میدانِ جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ۔ جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوتِ قرآن کا ثواب نہ ہوگا۔ رجز کو اس بارے میں یوں خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قصیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے)۔

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو "مرتجز" کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)

اِنَّ مُعَاذًا اَصَابَهُ الطَّاعُوْنُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا۔ معاذ رضؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاص رضؓ کہنے لگے، میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔

رِجْزٌ۔ (بہ کسرۂ را) عذاب اور گناہ، بلا اور مصیبت۔

رِجْزُ الشَّيْطٰنِ۔ شیطان کا وسوسہ، احتلام۔

كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ۔ صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام اور مشقت اور سفر کی حالت میں، کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ غزوۂ خندق میں صحابہ رضؓ نے رجز پڑھا، اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ حربی نے کہا آں حضرتؐ

Marfat.com

کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی، جو مشہور یا مشہور تھی، اور خلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں شعر میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار موزوں نکل آئے اس کو شعر نہیں کہتے، جیسے قرآن کی کئی آیتیں موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے کبھی پوری ایک بیت نہیں پڑھی، پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا، دوسرا پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا۔ مثلاً لبید کا یہ مصرعہ پڑھا "الا کل شیٔ ماخلا اللہ باطل" اور دوسرا "وکل نعیم لا محالۃ زائل" چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ "ویاتیک بالاخبار من لم تزود" پڑھا اور پہلا مصرعہ "ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا" چھوڑ دیا)

اَلْعَنُ وَرِجْزٌ۔ طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انھوں نے حق تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی)، ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے گو مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے جسطرح دوسری روایت میں مذکور ہے)۔

رُجْزٌ۔ پلیدی، بُتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب۔

رِجْسٌ یا رَجْسٌ یا رِجْسٌ۔ پلیدی نجاست گناہ، وہ کام جس پر عذاب ہو، بُرا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہو کر رجس اور نجس دونوں ہم معنی ہیں۔ لیکن رجس کا استعمال اکثر اس پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر ہوتا ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو)۔

رَجْسٌ۔ اونٹ کا آواز کرنا، غرجنا۔

اِرْجَاسٌ۔ پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر سے ہو کنویں میں ڈالا جاتا ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ناپاک پلید سے (قرآن کہا جب نجس کا لفظ شروع میں استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے تو نَجَسٌ بہ فتحہ نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لاکر اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو کسرۂ جیم استعمال کرتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں بہ سکون جیم اور کسرۂ نون پڑھنا چاہیے ہر وزنِ رِجْسٌ کیونکہ رجس کے بعد اس کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے)۔

تَلْمِی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِرَوْثَۃٍ وَّقَالَ اِنَّھَا رِجْسٌ۔ آنحضرتؐ نے گھوڑے یا گدھے یا خچر کی لید سے استنجا کرنے کو منع فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہو (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں رِکْسٌ ہے معنی وہی ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْتَجَسَ اِیْوَانُ کِسْرٰی۔ جب آں حضرتؐ پیدا ہوئے تو کسریٰ بادشاہ ایران کا محل لرز گیا اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنائی دی گویا یہ اشارہ تھا ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں کی حکومت وہاں قائم ہونے کا)۔

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدَ رِجْسًا اَوْ رِجْزًا۔ جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو، پھر پلید کا گمان پیدا ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بو پائی اُس وقت حدث کا یقین ہوگا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے، نماز نہ چھوڑے اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلتے ہیں اور ایک کلی قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان سے نہیں ہو سکتا)۔

رَجِسَ۔ بُرا کام کیا۔

یَنْھٰی عَنِ التَّرَجُّسِ (روزے میں) برُس کا بُول سونگھنے سے منع کرتے تھے۔ فَتَوَضَّؤُا التَّرَجُّسَ وَتَوَضَّؤُا فِی الْیَوْمِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی الشَّھْرِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی السَّنَۃِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی الْعُمُرِ مَرَّۃً۔ برُس کا بُول سونگھ کر دن میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک داغ ہو جاتا ہے)۔

Marfat.com

جذام اور برص کا اور اُس کو نرگس ہی کاٹتا ہے)۔
رَجْعٌ۔ پھیر دینا (جیسے مَرْجِعٌ ہے)۔
رُجُوْعٌ۔ لوٹنا۔
تَرْجِیْعٌ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کہنا۔
رَجْعٌ۔ گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش
فَاِنْ کَانَ بَیْنَھُمَا تَرَاجُعٌ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔ (اگر مال میں دو شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق) دوسرے شریک پر رجوع کرلیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں دوسرے کی تیس ملی جلی تھیں، اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے ایک مسنہ لیا اور تیس کے بدل ایک تبیعہ، تو مسنہ والا اپنے شریک سے اور تبیع والا اس سے مجرا لے، اگر تحصیلدار نے ایک شریک سے مجرا نہیں لے سکتا ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک سے مجرا نہیں لے سکتا نہایہ میں ہے کہ تراجع کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں، ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ پہچانتا ہو۔ اب تحصیلدار ان میں سے ایک بکری لے لے تو جس شریک کی بکری لی گئی ہو، وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک سے مجرا لے)۔
اِنِّیْ اِرْتَجَعْتُھَا بِاَبِلٍ فَسَکَتَ (آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی، تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیلدار کو زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہیے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانوروں کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہوگئے (نہایہ میں ہے کہ مدار تجاع۔ یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اُس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔
کَیْفَ تَشْکُوْنَ الْحَاجَۃَ مَعَ اجْتِلَابِ الْمَھَارَۃِ وَ ارْتِجَاعِ الْبِکَارَۃِ (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہؓ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو، تم تو گھوڑوں کے بچھیرے نکالتے ہو، ان کو بیچ کر جوان جوان اونٹ خریدتے ہو۔
رَجْعَۃُ الطَّلَاقِ۔ طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھر مل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔
فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَ یُوْقِظَ نَائِمَکُمْ۔ بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجد کی) نماز پڑھ رہا ہو اُس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھالے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اُس کو جگا دے (تہجد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) (نہایہ میں ہے کہ قَائِمَکُمْ منصوب ہے اور مفعول ہے لِیَرْجِعَ کا اور یَرْجِعَ لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ یہاں متعدی ہے تاکہ یُوْقِظَ نَائِمَکُمْ کا جوڑ ہو جائے۔ کرمانی نے کہا قَائِمُکُمْ مرفوع اور منصوب دونوں ہو سکتا ہے، مرفوع رجوع سے اور منصوب رجع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا تاکہ اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے)
کَانَ یُرَجِّعُ یَوْمَ الْفَتْحِ۔ آنحضرتؐ فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے، چونکہ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار تھے، لہٰذا اُس کی حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہوگیا)
تَرْجِیْعُ الْاَذَانِ۔ اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) کَانَ لَا یُرَجِّعُ آنحضرتؐ قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی مدِ شد کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے، جیسے گانے والوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوٹ اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے۔ اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی۔ اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے، وہ دراصل عمداً نہ تھی بلکہ اُونٹ

Marfat.com

کی حرکت سے پیدا ہوگئی تھی)

یُرَجِّعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں، گانے کی طرح آواز میں نکال کر یہ منع ہے۔ دوسری روایت میں ہے:

تَرْجِیْعٌ بِالْقُرْاٰنِ سَوْتُكَ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ قرآن پڑھتے وقت خوش آواز سے پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ترجیع بہ معنی خوش آوازی سے پڑھنا، یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے، لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سُر کے ساتھ، تو یہ منع ہے)۔

ثُمَّ فِی الْیَدَیْنِ اَلسَّرْجُ وَفِی الرِّجْلَیْنِ اَلْبَرْجُ۔ پہلے حملہ میں جو تھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لوٹ کا (یہ اس وجہ سے کہ لوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کرکے غالب آجانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ یُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَیْتِ اللّٰهِ اَوْ تُجِبُ عَنْهُ فِیْهِ زَكٰوةُ وَلَمْ یَفْعَلْ سَاَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے، پھر وہ حج نہ کرے، یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرنے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کردوں، مگر یہ کہاں ہوسکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ آنا دشوار ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جو لوگ کے بعض مشرک رجعت (تناسخ) کے قائل تھے، یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مرجانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے، وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفعل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں۔ یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا نے جو در اصل یہودی تھا، مسلمانوں کو بگاڑنے اور بگاڑنے کے لئے اُن میں پھیلایا، اس کے بارے میں، میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں ——— جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں، ان کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہٗ مرے نہیں بلکہ غائب ہوگئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؒ غائب ہوگئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں، واللہ، علم بالصواب۔ ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کرچکے ہیں، وہ اب مرگیا، اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مرگئے مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا۔ اُس کا یہ کہنا محض لاف وگزاف تھا دعویٰ کا دینا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو زندہ اور سلامت زمین سے اُٹھالیا، اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہوسکتا اور اگر ہو بھی تو جب حدیث صحیح سے اُن کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کرسکتا اور یہ قاعدہ کہ مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدۂ اکثریہ ہے، کلیہ نہیں۔ حضرت عزیرؑ سو برس تک مُردہ رہے پھر زندہ ہوگئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب "فیمن عاش بعد الموت" مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کئی مُردوں کو جلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو۔ اور قرآن میں ہے واحی الموتیٰ باذن اللّٰہ)

اِخْفِضْ وَارْجِعْ یَدَیْكَ۔ مار اور اپنے ہاتھ وہیں رکھ (یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارنے وقت بلند مت کر)۔

یَدِیْنُ لَهٗ ثُمَّ اِسْتَرْجَعَ۔ عبداللہ بن عباس کو جب تم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انھوں نے اناللہ وانا الیہ راجعون کہا۔ (رَجَعَ اور اِسْتَرْجَعَ دونوں کے ایک

Marfat.com

ہی معنی ہیں، یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)
فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّيْ رَكْعَتَانِ (حضرت عثمان رضؓ نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبداللہ بن عباس رضؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا (کیونکہ یہ فعل ان کا خلافِ سنت تھا، آنحضرتؐ اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انھوں نے کہا کاش اِن چار رکعتوں کے بدلہ دو مقبول رکعتیں میرے حصے میں آتیں۔
فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا میں صفوان رضؓ کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی
نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ۔ آں حضرتؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نووی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں ہیں سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ، ان سب سے استنجا کرنا منع ہے۔ کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید اُن کے جانوروں کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔)
غَزْوَةُ الرَّجِيْعِ۔ رجیع کا جہاد (جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا) اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلہ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ۔ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھنے کا اپنی امت کو حکم دو)۔
وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلَى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْجِعُ ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا تھا۔ (وہاں پر پہنچ جاتا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مدینہ کی پرلی جانب جاکر پھر مسجد میں واپس بھی آجاتا تھا)۔
لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ ایسا نہ کرنا کہ کہیں میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ، آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ بعض نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے۔ میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مارکر۔ تو اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں۔ بعض نے کہا کُفَّارًا سے ناشکرے مُراد ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا، محبت عطا فرمائی، اِس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو، ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔ افسوس ہے کہ اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنی رضؓ کے دورِ خلافت تک، اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال وجاہ کی رغبت اُن کے دلوں میں سما گئی اور آپس میں لڑنے لگے، جب سے آج تک یہ نااتفاقی برابر قائم ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن اُن پر غالب ہو گئے اور سارا ملک ومال جاتا رہا اب ذلیل ومحتاج ہو گئے)۔
فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ جب ہم (نجاشی بادشاہ والیِ حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔
فَلَمْ يَرُدَّهَا اِلَيْهِمْ۔ آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں کا جو شخص مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اس کو واپس کردیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا کہ: فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ اِس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہو گئی۔ بعض نے کہا یہ شرط صرف مَردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی۔)
بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ۔ آنحضرت صلعم کا جنگِ احزاب سے لوٹنے کا قصہ۔
اَوْ يَرْجِعُ بِمَا يَنَالُ۔ یا مالِ غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آتا ہے
فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ۔ پھر تو دونوں خوب باتیں کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیر خوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اُس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل

Marfat.com

بھوکر اُس سے باتیں کرنے لگی۔)

فَنَادَ رَجُمٌ اِلَيْهِ السَّيْفَ۔ جب اُس پر تلوار اُٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَجَمَ ہے معنی وہی ہیں۔)

فَسَكَتَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ۔ خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا۔

لَوْ رَاجَعْتَنِيْهِ۔ کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا۔

اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْنَا لَكُمْ۔ اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آسکے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اِس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (گویا کہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اُٹھک بیٹھک تھی)

فَمَا رَاجَعَهُ۔ پھر دوبارہ اُنھوں نے درخواست نہیں کی

وَرَجَعَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جب حضرت علیؓ نے آں حضرتؐ کا خط حضرت ابوبکرؓ سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پاکر) آنحضرتؐ کے پاس گئے

اَنْ تَرْجِعَ عَلَّ اَعْقَابِنَا۔ ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لُعْقَةً يَا عُلَةً عِنْدَ تَرْجِيْعِهٖ اے اللہ! اس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اُس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عبرت بکسر عین، بہ معنی نصیحت پیذیری اور بہ فتحتین (عَبْرَت) آنکھوں میں آنسو بھر آنا)۔

مَنْ لَمْ يُرَجِّعْ مِنْ بُرَجِّعِنَا۔ جو ہماری رجعت کا یقین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اُصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیث اہلِ بیت دلالت کرتی ہیں۔ میں کہتا ہوں جمہور اہلِ اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہد مذکورہ آنی جناب امیرؑ کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں

آئیے نے اس باب میں اہلِ بیتؑ سے روایت کی ہیں، وہ اہلِ سنت کے نزدیک مغتبر اور موضوع ہیں)۔

فُلَانٌ مُرَجَّمٌ بِالتَّرْجَمَةِ۔ فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہو (یعنی حضرت علیؑ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)۔

اَلرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ۔ دے کر پھر واپس کرنے والا گدھے کی طرح ہے جو تھوک کر پھر اس کو چاٹتا ہے۔

اِسْتَرْجَعْتُ مِنْهُ الشَّيْءَ۔ میں نے وہ چیز اُس سے پھیری۔

رَجْفٌ۔ ہلنا، متزلزل ہونا، بھونچال کا آنا۔

اِرْجَافٌ۔ ہلانا، جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔

اِرْتِجَافٌ۔ زلزلہ، اضطراب، کپکپی۔

رَاجِفٌ۔ تپ لرزہ۔

جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ پہلا صور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آگیا اس سے سب لوگ مر جائیں گے) اس کے بعد ہی دوسرا پھونکنا ہے (جس سے پھر لوگ جی اُٹھیں گے) (دلیلی نے کہا)

رَاجِفَةٌ۔ ایک بڑی چنگاڑ ہے زلزلہ کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لرز جائیں گے)۔

تَرْجُفُ بِهَا بَوَادِرُهٗ (آنحضرتؐ اِقراء کی آیتیں سُنکر جب لوٹے تو) آپؐ کے مونڈھے اور گردن کی رگیں اور سے پھڑک رہی تھیں۔

تَرْجُفُ بِاَصْلِهَا۔ مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر، یا ان کی وجہ سے لرزے گا (تاکہ اُس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجّال کے پاس چلے جائیں)۔

وَجَفَتْ بِهِمُ الْجَبَلُ۔ پہاڑ اُن پر لرزا۔

فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ۔ مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی (لرزنے لگا)۔

مِنْ اِرْجَافِ الْمُنَافِقِيْنَ۔ منافقوں کی جھوٹی خبریں اُڑانے سے عرب لوگ کہتے ہیں:

Marfat.com

اَرْجَفَ فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے جھوٹی خبر اُڑادی)
اَلْاَرَاجِیْفُ۔ جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ اَکَاذِیْبُ ہے۔)
اِنَّمَا اَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَۃُ مِنْ اَجْلِ دَعْوَتِھِمْ عَلٰی مُوْسٰی۔ بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبالیا تو اُن کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انھوں نے حضرت موسیٰؑ پر کیا (کہ انھوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو مار ڈالا)۔
اَلْاَرَاجِیْفُ الْمُنْفَقَۃُ۔ بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔
رَجَلٌ۔ بچی کو پاؤں کی طرف سے جننا، چھوڑ دینا، پاؤں باندھ دینا، نر کا مادہ پر کودنا۔
رَجَلٌ۔ پیادہ پا ہونا، بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا۔ (سبط) نہ بالکل گھونگر (جعد)
اِرْجَالٌ۔ مہلت دینا۔ پیدل بنانا۔
تَرَجُّلٌ۔ سواری سے اتر کر پیادہ پا ہونا، مرد بننا، بلند ہونا۔
اِرْتِجَالٌ۔ بلا سوچے سمجھے ایک بات کہدینا (جس کو فی البدیہہ کہتے ہیں اسکا اکثر استعمال شعر یا خطابت میں ہوتا ہے)۔
نَھٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا، مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں معروف اور اس کے شائق نہ ہوجائیں، اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے)۔
مِرْجَلٌ اور مِسْرَحٌ اور مُشْطٌ کنگھی۔
کَانَ شَعْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجِلًا۔ آنحضرتؐ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔
شَعْرٌ رَجِلٌ یا رَجْلٌ۔ لٹکے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی بھی پیدا ہوجائے۔
فَاِذَا ھُوَ ضَرْبٌ رَجِلٌ۔ وہ خمیدہ بالوں کی شکل میں تھا
کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَہٗ۔ میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی
تُرَجِّلُ شَعْرَہٗ۔ آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ۔ آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں کنگھی کی۔
لَعَنَ الْمُتَرَجِّلَاتِ۔ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیس بدلتی ہیں، لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں، لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے "نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد")
لَعَنَ الرَّجُلَۃَ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)
اِمْرَاَۃٌ رَجُلَۃٌ۔ وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو۔
اِنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ رَجُلَۃَ الرَّاْیِ۔ حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پُرمعنی، فصیح اور بلیغ ہوتی)۔
فَمَا تَرَجَّلَ النَّھَارُ حَتّٰی اُتِیَ بِھِمْ۔ ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہوکر) لائے گئے (یعنی عرنیہ والے جو آنحضرتؐ کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے۔ کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)۔
فَخَرَّ عَلَیْہِ رَجِلٌ مِّنْ جَرَادِ ذَھَبٍ۔ اُن پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دل (جھنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)
اُمْطِرَ عَلَیْھِمْ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)
کَاَنَّ نَبْلَھُمْ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ۔ اُن کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے)۔
دَخَلَ مَکَّۃَ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غِلْمَانُ مَکَّۃَ یَاْخُذُوْنَ مِنْہُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوْا لَمْ یَاْخُذُوْہُ۔ مکہ میں ٹڈوں کا ایک دل گھس گیا وہاں کے لڑکے اُن کو پکڑنے لگے

Marfat.com

ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے)۔

اَلسَّدُّ وَیَاْکُلُ عَلٰی عَابِرِہٖ وَھِیَ عَلٰی رِجْلٍ طَائِرٍ خواب کی تعبیر دیسی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے، (خواب دیکھنا) پرندے کے پاؤں پر ہے (جہاں تعبیر دی وہ مگر پڑا اور ظاہر ہو گیا، جیسے کسی پرند کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ اڑنے حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گرا اور ظاہر ہو گیا۔ اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے، بلکہ اسی شخص سے جو عالم تعبیر کا جاننے والا اور متقی و پرہیزگار اور صالح ہو) (نہایہ میں ہے کہ رِجْلٍ طَائِرٍ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے امضی پر ہے خیر ہو یا شر)۔

اُھْدِیَ لَنَا رِجْلُ شَاۃٍ فَقَسَمْنَاھَا لَا کَیْفَمَا ہم کو بکری کا آدھا حصہ لمبائی میں دیسی گردن سے لے کر پچھلے تک ہدیۃً بھیجا گیا۔ میں نے سب بانٹ دیا صرف اُس کا موڈھا رکھ لیا (یہاں رِجْل سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً)

اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجْلُ حِمَارٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ۔ آنحضرتؐ کو گورخر کا آدھا حصہ (یا اگورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے)۔

لَا اَعْلَمُ تَبِیًّا ھَلَکَ عَلٰی رِجْلِہٖ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ مَا ھَلَکَ عَلٰی رِجْلٍ مُوْسٰی۔ میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبر کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں:

کَانَ ذٰلِکَ عَلٰی رِجْلِ فُلَانٍ۔ یہ اس کی زندگی میں ہوا)۔

اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اشْتَرٰی رِجْلَ سَرَاوِیْلَ آں حضرتؐ نے ایک پاجامہ خریدا (یعنی اس کے دونوں پائنچے خریدے۔ یہ ایسا ہے جس طرح عرب "زوج خف" یا "زوج نعل" کہتے ہیں۔ حالانکہ مراد دونوں موزے یا دونوں جوتے ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا سَرَاوِیْل کو رِجْل بھی کہتے ہیں)

اَلرِّجَالُ وَالْجِیَادُ۔ جانور اگر لات سے کسی کو نقصان پہنچائے تو اُس کے مالک پر کچھ تاوان نہ ہوگا (طبرانی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا۔ اور خطابی نے کہا یہ شعبی کا قول ہے)۔

اِنَّہٗ لَیُخَافُ عَلَیْہِ السِّرْجِیْلُ۔ یہ تو آدمی پر ظلم ہے (یعنی خود نمازی پر۔ بعض نے یہ السِّرْجِیْل روایت کیا ہے، یعنی پاؤں پر ظلم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک پاؤں کو پچھاڑ کر اس پر بیٹھنا (اصل پاؤں پر ظلم کرنا ہے)۔

فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا۔ اگر جنگ میں اس سے بھی زیادہ خوف ہو (دشمنی ایسا سخت کا وقت ہو کہ جماعت ہی نہ کر سکیں اور نماز خوف اس قاعدے پر جو مقرر ہے اُدا نہ کر سکیں تو الگ الگ) پیادہ یا سوار رہ کر پڑھ لیں (یہر حال نماز ایسی عبادت ہے جو کسی حال میں ساقط نہیں ہو سکتی، جب تک بے ہوش یا دیوانہ نہ ہو جائے۔ امام حسینؓ نے نیزوں اور تیروں کے چلتے وقت عین جنگ میں بھی گھوڑے پر سوار رہ کر نماز اَدا کی اور نماز کی حالت میں ہی آپ شہید ہوئے صلوات اللہ و سلامہ علیٰ معتمد و آل محمد)

رِجَالٌ۔ رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پاپیادہ اور رَجُلٌ کی بھی جمع ہے یعنی مرد یا بالغ مرد۔

اَرَاجِیْلُ۔ رِجَالٌ کی جمع ہے۔

عَلَی التَّرْجَالَۃِ یَوْمَ اُحُدٍ۔ جنگِ اُحد کے دن پیدلوں پر۔

حَتّٰی یَعْلَمَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ یا قَدَمَہٗ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پھر وہ کہے گی کہ میں بھر گئی میں بھر گئی)۔

وَلَا یَمْشِیْ بِوَادِیْ الرَّاجِیْلِ اُس کی وادی میں لوگ پیدل نہیں چلتے (وہ ایسا سخی ہے کہ سب کو سواریاں دیتا ہے)۔

حَرَّۃُ رَجْلَاءَ۔ رجلی کالا کالا پتھر یلا میدان۔

Marfat.com

رِجْلی۔ ایک مقام کا نام ہے جذام قبیلے کے ملک میں۔

کَانَ اِبْلِیْسُ مِنِّیْ رَجْلاً۔ ابلیس بھی اس دن ایک مرد کی طرح مجھ سے امیدوار رہتا ہے (کہ شاید اس پر رحم کروں اور اس کو دوزخ سے نجات دیدوں)۔

غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ۔ (آنحضرتؐ جب سجدے میں جانے لگے تو مجھ کو دبا دیتے، میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی (ایک روایت میں رِجْلَیَّ ہے یعنی اپنا پاؤں سکیڑ لیتی) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور شافعیہ کا مذہب باطل ہوتا ہے، انھوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

مَنْ تَوَکَّلَ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَرِجْلَیْہِ۔ جو شخص دو چیزوں کی ضمانت کرے (کہ اُن سے کوئی گناہ نہ کرے گا)۔ ایک تو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) دوسرے اس کی جو دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرمگاہ کی ضمانت)۔

اِنَّھَا تَنْفِی الرِّجَالَ۔ مدینہ (برے) مردوں کو نکال دیتا ہے (ایک روایت میں تَنْفِی الدَّجَّالَ ہے، یعنی دجال کو نکال دے گا)۔

لِاَنْصُرَ ھٰذَا الرَّجُلَ۔ تاکہ میں اس مرد کی مدد کروں (مراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

وَکَذَا بَیْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ۔ آنحضرتؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیئے ہوئے چلے (دوسرے شخص حضرت علی رضؓ تھے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ پورے راستہ (یعنی بی بی عائشہ رضؓ کے حجرے) مسجد تک ساتھ میں نہیں رہے کبھی وہ رہے کبھی حضرت اسامہ بن زید، اور حضرت عباس شروع سے آخر تک ہمراہ رہے اور سہارا دیتے رہے۔ ورنہ معاذ اللہ نام نہ لینے کی وجہ کوئی عداوت نہیں کیونکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور ان کی شان اس سے اعلیٰ ہے۔ میں کہتا ہوں اس تاویل کو وہ روایت رد کرتی ہے جس میں عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رضؓ نے نہیں لیا، روای نے کہا وہ علی رضؓ تھے۔ کیونکہ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت علی رضؓ برابر ساتھ رہے۔ غالباً صحیح وجہ یہی ہے کہ صحابہ رضؓ معصوم نہ تھے اور بشری کدورتوں سے بالکلیہ پاک نہ تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علی رضؓ سے ہوگئی تھی، ان کا نام نہ لیا۔ اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہرا رضؓ کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے ہوگئی تھی۔ مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابلِ ذم وعیب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالےٰ آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے قلوب صاف کردے گا جیسے فرماتا ہے نزعنا ما فی صدورھم من غل۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَی النَّارِ۔ ایک مرد نکل کر کہے گا آؤ دوزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت میں)

ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ۔ پھر ہم نے بڑے سے بڑے مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَحْلٍ ہے، یعنی بڑے سے بڑے کجاوے کو)۔

مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ۔ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آں حضرتؐ کے بارے میں، یہ امتحان قبر میں ہوگا)۔

ھَمَمْتُ اَنْ اُوَلِّیَ عَلَیْکُمْ رَجُلاً یَحْمِلُکُمْ عَلَی الْحَقِّ۔ میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حاکم کروں جو حق کی طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے، مراد ان کی حضرت علی رضؓ سے تھی)

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ۔ ایک شخص اہلِ مدینہ میں سے نکلے گا (مراد امام مہدی رضؓ ہیں)۔

Marfat.com

ثُمَّ يُنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ پھر ایک اور شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی ننہال کلب قبیلہ کی ہوگی وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی ننہال والوں کی مدد سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا۔ لیکن امام صاحب کے رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی طرح اس وقت کے دنیادار مولوی، فال کھولنے والے اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کھانے والے، مُرید ہوں کو دھوکا دیکر حلوہ انڈا اڑانے، رنڈیوں کے بھڑوے تعزیہ پرست پیر پرست قبر پرست جہنم پرست، ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف بن جائیں گے، بلکہ آپ کے کفر کا فتوے دیں گے۔ مگر حق تعالیٰ آپ کو صاحب شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین خوب جوتیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے جائیں گے)۔

أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ۔ اس چھوٹے مرد نے نجات پائی۔ (یہ رَجُلٌ کی تصغیر ہے)۔

يَغْلِي الْمِرْجَلُ۔ پتیلی جوش مارتی ہے یا انڈی۔ (مِرْجَلٌ عام ہے پتھر کی ہو یا لوہے کی یا مٹی کی)۔

أَمَرَ بِرَجْمَتَيْنِ وَأَمَرَ آيَةَ فَضُرِبُوا۔ آنحضرت نے دو مردوں اور ایک عورت کے لئے حکم دیا، ان کو مار لگیا (حد قذف لگائی گئی۔ مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنت جحش بھی تھی)

إِنَّ جِلَّانَ مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ۔ ایک مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا حرہ کی نالی میں (یہ مرد حرقوص نامی تھا یا ذوالخویصرہ جس نے مسجد میں پیشاب کردیا تھا، بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا مخلص تھا۔ مگر غصے میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا۔ جیسے حسان، غالب اور مسطح اور حمنہ سے تصور سرزد ہوئے پھر انھوں نے توبہ کی)۔

دَاسَتْ بِرَجَالَاتٍ۔ اور کچھ مرد بڑے ہوگے (رجالات جمع ہے رِجَالٌ کی۔)

مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ یا مِنْ قَهْرِ الرِّجَالِ لوگوں کے غلبہ یا ستم سے۔

لِلرَّاجِلِ نِصْفُهُمْ۔ پیادہ کو ایک حصے کا (سوار کو تین حصے)

رَجْلَةٌ۔ خرفہ کی بھاجی

رُجْلَةٌ۔ چلنے کی طاقت۔

رُجُولَةٌ یا رَجُولِيَّةٌ۔ مردی۔

أَرْجَلُ۔ بڑے پاؤں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو مگر گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی بھی اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو، ورنہ عیب ہوگا۔)

رَجْمٌ۔ مار ڈالنا تہمت لگانا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑنا، ہانک دینا، پتھروں سے مارنا، اٹکل یا گمان سے کوئی بات کہنا

مُرَاجَمَةٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

هَلْ تَرَى رَجْمًا؟ کیا تو پتھروں کو دیکھتا ہے؟

رَجْمٌ اور رِجَامٌ۔ وہ پتھر جو قبر کے لئے یا کنویں کی بندش کے لئے جمع کئے جائیں۔

لَا تَرْجُمُوا قَبْرِي۔ میری قبر پر پتھر مت رکھو۔ (یہ رَجْمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوز کردو، اس کو اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا مت کرو۔ بعض نے کہا لَا تَرْجُمُوا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتوں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا یہ معنی سب و شتم۔ جوہری نے کہا کہ مسدد تین اسی طرح روایت کرتے ہیں یعنی لَا تَرْجُمُوا اور صحیح لَا تَرْجُمُوا ہے باب تفعیل سے، یعنی اس پر رَجْم مت ڈالو، وہ صحیح ہے رَجْمٌ کی، یعنی بڑا پتھر اور رَجْمٌ بہ فتحین خود قبر کو کہتے ہیں بعض نے کہا پتھر کو)۔

خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا۔ اللہ تم نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لئے بنایا ہے، ایک تو

Marfat.com

آسمان کی زینت کے لئے دوسرے شیطانوں کے مارنے کے لئے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لئے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہایہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے، نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیاطین پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں۔ اور آگ ستارے میں سے اس طرح لی جاتی ہے، جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ برستور رہے گی۔ بعض نے کہا وجہ رجم الشیاطین کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکات سے طرح طرح کی اٹکلیں لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں، ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں۔ جیسے دوسری آیت میں ہے شیاطین الانس والجن۔ ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا کوئی شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان بادشاہ اور رئیس اللہ اور رسولؐ کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جفاروں کے معتقد بن گئے ہیں، حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں، پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں کو ہدایت کرے، ایک تو یہ حماقت کہ نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھروسے سست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز و سامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ کر سارا ملک و مال دبا لیتا ہے، اس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں۔ لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)۔

کَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ رب کعبہ کی قسم! سب منجم جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلی۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے "ان الکذوب قد یصدق" مشہور مثل ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے حالات اور قرائن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا علم تھا)۔

رَجَمْتُهَا السُّنَّۃَ۔ میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا (یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے، پھر رجم کیا تو لوگوں نے کہا تم نے اس کو دو سزائیں دیں، جواب میں آپ نے فرمایا میں نے کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے مطابق کیا)۔

فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ تو ملعون ہے (یا انگارہ سے مارا گیا ہے یا پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَا تَجْعَلْ صَوْغَهٗ عَلَيَّ رُجُوْمًا۔ اس کا بنانا ہم پر عذاب مت کر۔

لَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ فِيْ زَمَانِهٖ اِلَّا رَجَمَهٗ بِالْحِجَارَۃِ۔ کوئی مومن امام مہدیؑ کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اس پر کرتے تھے)۔

رَجْنٌ۔ روک رکھنا، باندھ رکھنا۔

رُجُوْنٌ۔ اقامت کرنا (جیسے قطون ہے)۔

Marfat.com

اِرْتِمَاسٌ۔ خلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔
رَجِیْمٌ۔ زہر قاتل۔
رَجِیْمَۃٌ۔ جماعت۔
مَرْجُوْنَۃٌ۔ توبنی

لَا یَحْبِسُ النَّاسَ اَوَّلُهُمْ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَهَا شَیْبَۃٌ عَلَیْهَا شَیْبٌ وَّلَهَا مُمْلِكٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روکے مت رکھ کہ جو پہلے دے، آیا ہوا ہو وہ اس کے ہمراہ رہے جو اخیر میں آیا ہو، ایسا نہ کر (یعنی زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روکے مت رکھ، بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ لے کر ان کو رخصت کردے۔ اس وجہ سے کہ روک رکھنا جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش رہتے ہیں)۔ (اہل عرب کہتے ہیں:
رَجَنَ الشَّاۃَ رَجْنًا۔ بکری کو باندھ رکھا اور اس کو چرا چارہ دیا)۔

شَاۃٌ رَاجِنٌ جیسے شَاۃٌ دَاجِنٌ۔ وہ بکری جو گھر میں پلی ہو وہیں رہے۔

عَطٰی وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِیْفَۃٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوْنٍ (حضرت عثمانؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا)

اُرْجُوَانٌ۔ تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے، یعنی لال۔ بعض نے کہا ارجوان، ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے، ثوب ارجوان اور ظلیفۃ ارجوان)۔

نُهِیَ عَنْ عَقِیْرَۃِ الْاُرْجُوَانِ۔ سرخ ریشمی زینوں پر آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا۔

رَجَاءٌ یَا رَجُوًّا رَجَاءً یَا مَرْجَاۃً یَا رَجَاوَۃً یَا رَجَاءً امید رکھنا، ڈر رکھنا۔

رَجَّا۔ بات کرنے سے رک جانا۔
تَرْجِیَۃٌ۔ امید رکھنا۔
تَرَجِّیْ۔ اس میں اور تَمَنِّیْ میں یہ فرق ہے کہ تَرَجِّیْ میں اس امر کا امکان ضرور ہو اور تَمَنِّیْ میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی ہو سکتی ہے، جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ۔
اِرْجَاءٌ۔ ٹال دینا، دیر کرنا۔
وَاَرْجَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَمْرَهُمْ۔ آنحضرتؐ نے ہمارا معاملہ ملتوی کردیا (یعنی ڈھیل دی)۔
مُرْجِئَۃٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا کہتے ہیں ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرے گا، جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی۔
صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَا نَصِیْبَ لَهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ۔ میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں، ایک تو مرجیہ دوسرے قدریہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدریہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے)۔
میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے اُن حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمال خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ سب اہل قبلہ ہیں اور ہم ان کو کافر نہیں کہتے، اس لئے کہ اُن کی نسبت عمداً کفر کی نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی، البتہ ان کو اہل بدعت کہیں گے۔ (کذا قال الطیبی وفی نارخ الخمیس مثل ذلک)۔
اَلَا تَرٰی اَنَّهُمْ یُمَایِعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامَ مُرْجًی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے

Marfat.com

ہاتھ نقد پر بیچ ڈالتی ہو۔ مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہو۔ پہلے مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں، تو یہ طریقہ خرید و فروخت ناجائز ہے کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفیوں کے بدلے فروخت کیا کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ ایک شخص نے ایک میعادِ معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپیہ کو فروخت کر دیا، تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ ہے کمی اور بیشی کے ساتھ اور یہ سود ہے یا پھر غائب کی بیع ہے، حاضر کے ساتھ وہ بیع ناجائز ہے)۔

اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا۔ اس کو امید ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں۔

اَلَا فَلْيَتَرَاَمَّ بِيْ رَجَاهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (حضرت حذیفہؓ کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا، تو کہنے لگے اگر تمہارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسی کہ امید ہے تو خیر، ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے رہیں گے

كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَسْرَجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لوگ معاویہؓ کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کنارے پر آتے (مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے متحمل اور بردبار اور سخی داتا تھے یہ ابن عباسؓ کا قول ہے)

اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ۔ مجھ کو امید ہے کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مر جاؤں گا)۔

اَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْ فِيْ يَوْمَتِيْ۔ مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھنے میں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بلاش ہو اور از سر نو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو)۔

تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ۔ تو نکاح کی اُمید رکھتی ہے (ایک روایت میں تُرَجِّيْنَ ہے)

اَرْجُوا اللَّتَّيْنِ۔ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو (بڑھنے دو۔ ایک روایت میں اَرْخُوْا ہے، یعنی لٹکنے دو)۔

يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ (یہود آنحضرتؐ کے پاس جھینکتے تھے، اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں، اللہ تم پر رحم کرے (گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت سے ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرتؐ سے دعا کرانا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہے اگر آپ یرحمک اللہ فرما دیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے) بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سما گئی تھی، مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آکر اسلام سے روکتی تھی، تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبولِ اسلام کی توفیق ہو)۔

مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى۔ میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو، ایسا نہیں کیا۔

اَلْمُرْجِئُ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةٍ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ اُمَّهٗ فَهُوَ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔ مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ، جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھا دے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ بھی اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ نیکیوں سے بڑھتا ہے، تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبرئیل اور میکائیل کا ہے۔) میں کہتا ہوں حنفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے، اللہ ان کو ہدایت کرے، ان کے نزدیک ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح ہے اور اہلِ حدیث نے ایسا کہنا درست نہ رکھا، ان کے نزدیک ایمان میں اعمالِ خیر داخل ہیں تو نیک اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کرنے

Marfat.com

یَدَّعِیْ اَنَّہٗ یُوَحِّدُ اللّٰہَ۔ وہ دعویٰ کرتا ہو کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (حالانکہ تم خدائے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے، اس کے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)۔

اَدْجُوْ مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ اللّٰہِ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُقْطَعُ الرَّجَاءَ میں تیری پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں، جن کی وجہ سے امید (رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے۔

جَبْہَۃُ اٰدَمَ الَّتِیْ عَبَدَتْہَا جَمِیْعُ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ اَجْمَعِیْنَ طُفَیْلَ اِلٰہِ الْوُجُوْدِ۔ آدم کا منہ جو جبریل بہشت سے لے کر اُترے تھے اس کی طفیل ارجوان کی کلیوں کی تمیں (ارجوان کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

باب الراء مع الحاء

رُحْبٌ یا رَحَابَۃٌ۔ کشادہ ہونا۔

تَرْحِیْبٌ۔ کشادہ کرنا۔

مَرْحَبًا۔ تو کشادگی اور آرام میں آیا۔ (بعض نے کہا اُس کی تقدیریوں ہے:

رَحَّبَ اللّٰہُ بِکَ مَرْحَبًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر کشادگی کرے، تجھ کو فراخیٔ رزق اور دولت عطا فرمائے (وَمَرْحَبٌ، وَتَرْحِیْبٌ، کے معنی میں ہے)، (بعضوں نے کہا مَرْحَبٌ اسم ظرف ہے۔ یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں آیا)۔

عَلٰی طَرِیْقٍ رَحْبٍ۔ کشادہ رستہ۔

فَنَحْنُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ فِیْنَا وَضَاقَتْ عَلَیْہِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَکَتَبَ مِنَ الْکَتَّ نے کہا، ہمارا حال اس آیت کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی۔

مَرْحَبًا وَّ اَھْلًا وَّ سَھْلًا۔ تو بھی کشادہ آرام کی جگہ

سے کہتا ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)

اَنْتُمْ اَشَدُّ تَقْلِیْدًا اَیِ الْمُرَجِّحَۃُ۔ تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو یا مرجئہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجئہ سے یہاں عامۂ یعنی سنّی لوگ مراد ہیں اور یہ خطاب ہے شیعوں کی طرف، کہ دیکھو شیعوں نے اپنی طرف سے ایک امام مقرر کیا، اس کو رئیس بنایا، اس کو خطاء سے معصوم نہیں سمجھا مگر اُس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ کو اختیار کیا، ان کو خطاء سے معصوم سمجھا، لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں کرتے اور بہتیرے کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو۔ اور سنّیوں کو مرجئہ اس لئے کہا کہ انھوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)۔

اَلْقُرْاٰنُ مُحَاجُّہٗ بِہِ الْمُرَجِّیُ وَالْقَدَرِیُّ وَالزِّنْدِیْقُ الَّذِیْ لَا یُؤْمِنُ بِہٖ قرآن (ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس) سے مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب اسی سے دلیل لاتے ہیں (گو مدعیٔ شریف قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ جس شخص نے قرآن کو حدیث سمجھا، اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا، وہ ورطۂ ضلالت میں پڑ گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا حدیثوں کے تیر ان گمراہ فرقوں پر چلاؤ، یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)

وَکَرِہَتِ الْمُجْبِرَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ وَالْحَرُوْرِیَّۃُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ تِلْکَ الْمِلَلَ الْکَافِرَۃَ الْمُشْرِکَۃَ الَّتِیْ لَا تَعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی تَحَرُّجٍ۔ مجبرہ، قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو فرمایا، اللہ ان کافر ملتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز سمجھ کر نہیں کرتے۔

فَاَحَبَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ اِمَامَکَ۔ اس کو ڈھیل میں رہنے دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے)، یہاں تک کہ امام سے طے (اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں معارض نقد وارد ہیں حل کر دیں گے)۔

Marfat.com

میں اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہموار زمین میں آیا۔

قَلِّدُوا أَمْرَكُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ ایسے شخص کو حاکم بناؤ جس کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی سختیوں اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔

أَرْحَبُكُمُ الدُّخُولُ فِي طَاعَةِ فُلَانٍ (نصر بن سیار نے جب جدیع بن علی کرمانی کو قتل کر کے سُولی پر چڑھایا تو اس کے لوگوں سے کہا) اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ ہوا۔

رَحْبُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔ کشادہ ہتیلیوں اور کشادہ قدم والے۔

ثُمَّ تَعَدَّى فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ۔ پھر لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔

رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا صحن (بعضوں نے رَحْبَةٌ بسکون حا روایت کیا ہے)۔

أَتَى بَابَ الرَّحَبَةِ۔ کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر آئے۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْأَصْغَرَ۔ اللہ ان لوگوں کو کشادگی عنایت فرمائے جنہوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ مَرْحَبًا ایک اُنس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو اور مزید خیر سگالی کے جذبات پیدا ہوں)۔

مَرْحَبٌ۔ یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا، لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا)۔

لَا يَغُرَّنَّكُمْ رَحْبُ الذِّرَاعَيْنِ بِالدَّمِ فَإِنَّهُ قَاتِلٌ لَا يَمُوتُ۔ جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذہ سے بچ جائے گا) بلکہ اس کا قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)

رَحْبُ السَّاحَةِ۔ سخی داتا۔

رَاحَبَةٌ۔ کوفہ کے ایک محلہ کا نام ہے۔

رَحْرَحَةٌ۔ اشارہ کرنا، صاف نہ کہنا، تہمت تک پہنچنا

فَأُتِيَ بِقَدَحٍ دَحْرَاحٍ۔ آپ کے سامنے ایک اُتھلا پیالہ لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعضوں نے بِقَدَحِ زُجَاجٍ روایت کیا ہے، یعنی کانچ کا کٹورہ۔)

وَبُحْبُوحَتُهَا سَاحَةٌ حَنَانِيَّةٌ۔ بہشت کا درمیانی حصہ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ۔ دھونا، جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْتِحَاضٌ۔ فضیحت ہونا ـــــ ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ۔ وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں، اور پاخانہ و غسل خانہ۔

إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ۔ اگر تم کو مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں، تو اُن کو پانی سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کر کے ان میں کھانا پکاؤ یا کھاؤ پیو)۔

اِسْتَتَابُوهُ حَتَّى إِذَا مَاتَرَكُوهُ كَالثَّوْبِ الرَّحِيضِ أَحَالُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ۔ (ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلافِ شرع نہیں کریں گے) جب وہ توبہ کر کے دھوئے ہوئے کپڑے کی طرح پاک اور صاف ہو گئے تو اُن پر چڑھ دوڑے اور شہید کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخدا ترس تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سالہا سال صحبت، رفاقت اور تربیت پا کر بھی کیا خلافِ شرع کام کر سکتے تھے انہوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل سے خدا، رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی ہے)

وَعَلَيْهِمْ مُمَصٌّ مُرَحَّضَةٌ۔ ان خارجیوں کے بدن پر دُھلے ہوئے کرتے تھے۔

فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةَ۔ ہم نے دیکھا ان کے (پاخانوں کے) قدمچے قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے۔

مَسَحَ عَنْهُ الرَّحْضَاءَ۔ آپ نے اپنے بدن سے پسینہ پوچھا۔

Marfat.com

رُحَضَاءٌ۔ وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَّجْهِهٖ۔ آپ عرقِ نوت میں پسینے کو اپنے مُنہ سے پونچھنے لگے۔

رَحِيْقٌ۔ صاف اور عمدہ شراب۔

اَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا ظَمْاٰنَ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے، اللہ تعالےٰ اُس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب میں سے)۔

رَحْلٌ یا رَحِیْلٌ یا اِرْتِحَالٌ۔ روانہ ہونا، کوچ کرنا، چلنا، چلانا، منتقل ہونا، اور آنا، زین لگانا، صبر کرنا۔

اِرْتِحَالٌ اور تَرْحِیْلٌ۔ چلانا، روانہ کرنا، کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا۔

اِرْتِحَالٌ۔ کوچ کرنا۔

رِحْلَةٌ یا رِحْلَةٌ۔ کوچ یا جدھر جائے کا قصد ہو۔

تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَيْسَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ۔ تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سَو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں ٹھہرتا (سب کے سب لَدّو اور بار بردار ہی ہوتے ہیں) (نہایت میں ہے کہ راحلہ زبردست تیز رَو اونٹ یا اونٹنی (سانڈنی) اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو قرونِ ثلثہ کے بعد والے ہیں، ان میں نیکی کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرونِ ثلثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور نیکوں کے سَو میں سے ایک کی بھی نہ تھی بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکام شرع میں سب مسلمان برابر ہیں، شریف اور رئیس، امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں، جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں، سواد اونٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں)

اَمَرَلَهٗ بِرَاحِلَةٍ مِّثْلِهَا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کو ایک زور دار تیز رَو اونٹ دلوایا۔

فِیْ نَعَائِبَ وَرَحَائِلَ یا رَاحِلَةٍ۔ شرافت اور قوت اور عمدگی میں یا چلنے میں۔

اِذَا اهْتَكَتِ الْفَعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ۔ جب اتنی بارش ہو یا جھڑ ہو کہ جُوتیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور مکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو۔

رِحَالٌ۔ جمع ہے رَحْلٌ کی، بمعنی گھر، مسکن اور منزل

وَتَرْحَلُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ سَيِّدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے پیغمبر کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال واسباب؟)

فَيُغِيْرُكُمْ فَرِيْسًا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ۔ وہ اُن کو شریک کر لیتے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ قلیل نفع میں کماتے (بعضوں نے کہا اونٹ نفع میں کماتے، بعضوں نے کہا اونٹ مع قلہ کے)

وَفِی الرِّحَالِ مَافِیْهَا۔ مکانوں میں جو ہو وہ ہے۔

حَوَّلْتُ رَحْلِیْ الْبَارِحَةَ (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گذشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین الٹ دی (یعنی بھی مُراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مَرد کا مکان اور ٹھکانا بھی ہوتی ہے) اِتَّخَذَ وَحْلٌ وَّمَسْجٌ۔ یا تو کچا وہ ہے یا زین (کجاوہ پر سفر حج میں بیٹھتے ہیں اور زین پر جہاد میں)۔

اِرْتَحَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ فَرَكِبَهُ الْحَسَنُ فَابْطَاَ فِیْ سُجُوْدِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ سُئِلَ عَنْهُ

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ اِرْتَحَلَنِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ۔ آنحضرتؐ سجدے میں گئے تو امام حسنؓ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے، آپؐ نے سجدے میں دیر لگائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا، آپؐ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اُتارنا پسند نہ کیا (سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا علمت ماں عزت ہوگی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؓ سے کہا جب آپ آں حضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہ سوار کیسا اچھا ہے۔ قربان امام حسنؓ کے۔ یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؓ کی کفش برداری ہی میں رکھ لے۔

تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ (قیامت کے قریب) عدن کے نشیبی حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرائے گی، اُن کو منزلوں پر اُتارے گی جب وہ چلیں گے تو آگ بھی اُن کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مُراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی، اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہو گئی ہے، اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالباً مکہ سے یمن کو جائے گی۔ اس وقت ایک شاخ عدن سے آکر اس میں مل جائے گی۔ ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا، اس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھے اور دُور از قیاس معنی بیان کرتے رہے۔ غفر اللہ لہم ولنا)۔

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّ عَلَیْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ۔ آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے، آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مُرَجَّلٌ ہے جیم معجمہ سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں، مگر یہ صحیح نہیں ہے، صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مُرَحَّلٌ ہے حاے مہملہ سے۔)

فَقَامَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی مِرْطِهَا الْمُرَحَّلِ۔ ایک عورت اپنی اُس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

کَانَ یُصَلِّیْ وَعَلَیْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں۔

حَتّٰی یَبْنِیَ النَّاسُ بُیُوْتًا یُّوَشُّوْنَهَا وَشْیَ الْمَرَاحِلِ۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں، جن کو اونٹ کی زین کی طرح آراستہ کریں (اس کو ترحیل کہتے ہیں)۔

لَتَکُفَّنَّ عَنْ شَتْمِهٖ اَوْ لَاَرْحَلَنَّکَ بِسَیْفِیْ۔ تو اس کو گالی دینے سے باز آ، ورنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اُٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو ماروں گا)۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرمانی نے کہا مُراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ اِن تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں، تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضیع مال اور وقت ہے۔ اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مُردہ سفر کرنا منع نہ ہوگا۔ جیسے طلبِ علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ مسجد کا لفظ ہے تو اِن تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں مستثنیٰ منہ بہ صراحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہیں۔ اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے ہیں کہ مستثنیٰ منہ عام ہے اُن کے نزدیک

Marfat.com

کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصول علم کا سفر نہ دوسری مدینوں سے انھوں جائز رکھا ہے۔ اسی طرح تجارت یا سیر و تفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھتے ہیں کہ یہ سفر طلب و حصول ثواب کی خاطر نہیں ہے۔ اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ گویہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے اُن کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے، اور انبیاء کرام کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداء کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا۔ اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابن حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہل حدیث کا ہے۔ بالجملہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بڑا جاہل وہ شخص جو ان مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو بربنائے تشدد و عدم رواداری فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اس لئے سفر کرنے والے کو مشرک قرار دیا ہے۔ معاذ اللہ! گویا اُس نے اکثر علمائے امت محمدیہ اور حفاظ حدیث کو مشرک اور کافر بتایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

اَلرَّحْلَةُ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ۔ ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا۔

فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ بِيْ یا يُرَحِّلُوْنَ بِيْ وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ اُن کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)۔

ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ۔ پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا۔

فَاَصْلُ اسْمِهِمَا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ فَضْلُ اسْمِهِمْ اِلٰى كَتِفِهٖ۔ میں زور سے ایک تیر اس کی زین پر مار دیتا تیر کی پیکان اس کے مونڈھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر ایسا

کے پیچھے سے ادا جاتا، اس میں سے پار ہو کر سوار کے مونڈھے پر لگتا، ایک روایت میں فی رَحْلِهٖ ہے یعنی اس کے پاکھر میں تیر مارتا، وہ کٹھے تک پہنچ جاتا۔

يَاْتِيْهِ بِاَطْيَطِ الرَّحْلِ۔ عرش اس کی عظمت سے ایسا چرچراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چرچر بولتی ہے۔

لَا مُسْتَعِيْنٌ عَلٰى نُحُوْلِ الرِّحَالِ۔ ہم نفسِ اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اُتارنے پڑتے تھے۔

رُحْلَةٌ۔ بفتحہ را جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو۔

كَانَ رَحْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِيْ سَاعًا۔ آنحضرت کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی۔

اَلرَّحِيْلُ اَحَدُ الْيَوْمَيْنِ۔ جن دو دنوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہئے، ان میں سے ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرْحَلَةٌ۔ منزل۔

رُحْمٌ يَا رُحْمُ يَا رَحْمَةُ يَا مَرْحَمَةُ۔ مہربانی کرنا، دردمندی ظاہر کرنا۔

رَحْمٌ يَا رَحَامَةٌ۔ زچگی کے بعد عورت کے رحم میں بیماری ہو کر اس سے مرجانا۔

رِحْمٌ اور رَحِمٌ۔ رشتہ، قرابت، ناطہ

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ بہت مہربان رحم والا (کہتے ہیں کہ رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں اور رحمٰن رحیم سے بڑھ کر ہے، کیونکہ رحیم سے اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر رحمٰن کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)

ثَلَاثٌ يُنْقِصْنَ مِنَ الْعُمُرِ فِي الدُّنْيَا وَيَدْرَأْنَ بِهِنَّ فِي الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّحِمُ وَالْحِبَاءُ وَبَغْيُ اللِّسَانِ۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے

Marfat.com

آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اٹھاتا ہے) لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے، ایک تو رحمت اور مہربانی، دوسرے حیاء اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آوری سے گو دنیا میں آدمی فائدہ اٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور ان خصلتوں کی وجہ سے گو دنیا کا کچھ نقصان ہوگا مگر آخرت میں جو فائدہ ہوگا اس کے مقابلہ میں یہ نقصان کوئی چیز نہیں ہے)۔

هِيَ اَنْدَرُحِيم۔ مکہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو وہاں جاتا ہے اس پر رحمت الٰہی نزول کرتی ہے۔ بعض نے کہا اُمِّ رحم مکہ کا ایک نام ہے)۔

مَنْ تَمَاَّ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔ جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی، بیٹا، پوتا نواسا، باپ، دادا، چچا وغیرہ کا۔ یا بہن، بیٹی، پوتی، نواسی ماں، نانی، دادی پھوپی، خالہ وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)۔

فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ یا مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ۔ یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا حَدَّثَ۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے انھوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ، انھوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا۔ اللہ تعالےٰ اس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطہ کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی۔

وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ۔ اور امانت و قرابت دونوں بھیجے جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)۔

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ۔ اللہ تعالےٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے۔ حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)۔

مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ (جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا۔

رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِيْ۔ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)۔

اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی۔

اِنَّ رَحْمَتِيْ اَنْ تُطْلِقَا فِي النَّارِ۔ میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لو) پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)۔

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهَا اور ماں باپ سے ناطہ ملانا، اچھا سلوک کرنا، خاص انہی کی رضامندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)۔

لَا يَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی، جن میں کوئی ناطہ کاٹنے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعزا کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے، یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)۔

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا

Marfat.com

مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ۔ جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی اُن پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا، جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہٗ جو عرش معلےٰ پر سا توں آسمانوں کے اوپر ہے)، یہ حدیث مسلسل بالاولیۃ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے، یعنی مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ سے، انھوں نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی سے، انھوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام الہند سے اخیر تک)۔

نَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔ رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ۔ اللہ تعالےٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری، جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں اُس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر اُن کو استعمال کرے گا (سُبحان اللہ! جب وہ ناقص درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم وکرم سے بہت کچھ اُمید ہے)۔

رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ۔ تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّهَا رَحْمَةٌ۔ یہ انسو بہنا رحمت اور شفقت ہے (مجھ سے بے (صبر میں وجہ کے رونے سے عاجز ہوں)۔

اَلْعُيُوْنُ يَرْحَمُ اَبَدًا اِلَّا فُرَّاحَ۔ کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے۔ حالانکہ پروردگارِ عالم کو اپنے بندوں پر اس سے ستر درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْيَمَامَةِ۔ مسیلمہ کذاب کا لقب تھا۔

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ۔ اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تُسَافِدُ الْاُمُّ الْاَمَ مُحَرَّمٌ مِنْهَا

عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر، باپ، دادا، بھائی، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ۔ میرے امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا، ان کو سکھانا رحمت ہے، اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے، کیونکہ دین ایک ہی ہے، بعض نے کہا مُراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدینِ امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے، کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ "اختلاف العلماء رحمۃ"۔ کنز العمال میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ۔ اختلاف علماء امتی رحمۃ مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہر حال بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو اذیت دیتا ہے سمجھے اس کی ایذا دہی پر مُستند ہوا، ارے بجائے یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں بیک بار گی خلافِ سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبریؒ اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمائیے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے، اب امرتسر کے بیرسٹری کرے تو علاء کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوٰتین میں، جس کو اہل حدیث نے حضر میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح حمامہ یا جراب اور پٹا نہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے)۔

رَحُوْ۔ بچی چلانا، بچی گھمانا (جیسے دُختی رحوٗ ہے)۔

Marfat.com

رَحیٰ۔ چکی، سینہ، سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، پالک، اونٹ یا ہاتھی کا کھر، اونٹوں کا بھاری منڈا۔

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً فَاِنْ یَّکُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ سَنَةً وَاِنْ یَّهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَکَ مِنَ الْاُمَمِ۔ اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہوگی، مسلمان سب مِلے جُلے رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہلِ مصر نے بغاوت کر کے حضرت عثمان رض پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگِ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علی رض ہی کے زمانہ خلافت میں جنگِ صفین ہوئی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور جس نے ملتِ اسلامیہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہوگی جو ستر برس تک رہی گی۔ یعنی بنی اُمیّہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام واستحکام سے لے کر اُس وقت تک کہ دولتِ عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی امیّہ کے زمانہ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی۔ اِس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بطور شرط فرمایا کہ اگر ۳۰ سال کے بعد امت میں نااتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوئے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہو کر شیرازہ بکھر گیا لہٰذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہو گئے۔ بنی امیہ کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کے بعد دولتِ عباسیہ قائم ہوئی، وہ بھی ہلاکو خاں کے ہاتھ برباد ہوئی۔ اس کے بعد دولتِ عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی، یہ اب تک قائم ہے گو اُس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہوگئی ہے اور ہر چہار طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے۔ اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ رہے نام اللہ کا۔ اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدیؑ کے ظہور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرے، اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا سلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کو پہنچا دے، اور ہماری کتاب "ہدیۃ المہدی"[۵۱] آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)۔

(ایک روایت میں تَزُوْلُ رَحَی الْاِسْلَامِ یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا (اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یکجہتی کے بجائے انتشار پیدا ہوگیا)۔

کَیْفَ تَرَوْنَ رَحَاهَا۔ تم اس کی گلائی کیسی دیکھتے ہو؟ (یعنی ابر کی)۔

حِیْنَ فَرَغَ عَلِیٌّ مِّنْ مَّرْحَی الْجَمَلِ۔ جب حضرت علی رض جنگِ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)۔

سَاَصْنَعُ لَکَ رَحًی یَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (ابو لؤلؤ مردود نے حضرت عمر رض سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے۔

---

۵۱ اِس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کیا ہے۔ نہ اہلِ حدیث ہمارے زمانے کے اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات، نہ آمیہ پسند کہتے ہیں اور نہ ہی نام کے شیعی، میرا ہمدرد سوا اللہ جل جلالہ پر ہے اعتزل تلك الفرق کلها پیش نظر ہے۔ جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اس وقت اِس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

(مردود نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)۔

کَحُسْبَانِ الرَّحَا۔ چکّی کی گردش کی طرح۔

عَلَیْہِمْ دَارَتِ الرَّحٰی۔ ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکّی پھری۔

بابُ الرّاء مع الخاء

رَخٌّ۔ روندنا، ملانا، گر پڑنا، جھک جانا۔

اِرْخَاخٌ۔ مبالغہ کرنا۔

اِرْتِخَاخٌ۔ لٹک جانا، اضطراب۔

رَخَاخٌ۔ عیش و عشرت، نرم وسیع زمین۔

رُخٌّ۔ شطرنج کا مُہرہ، ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ۔[1]

مُرْتَخٌّ۔ نشہ میں چور۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَفْضَلُہُمْ رَخَاخًا اَقْصَدُہُمْ عَیْشًا۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش و عشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہوگا، جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)

اَرْضٌ رَخَاخٌ۔ نرم ملائم زمین۔

رُخَجِیْ۔ مامون کا ایک وزیر جو امام رضاؑ کا خیرخواہ تھا۔

رُخْصٌ۔ ارزاں ہونا، سستا ہونا۔

رَخَاصَۃٌ اور رُخُوْصَۃٌ۔ نرمی، ملائمت۔

تَرْخِیْصٌ۔ سستا کرنا، اجازت دینا۔

رُخْصَۃٌ۔ آسانی، شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو۔

رَخِیْصٌ۔ سستا۔

اَرْخَصَ فِیْ اُولٰئِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم۔ آں حضرتؐ نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی۔

رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَتَزَوَّجَ بِالثَّوْبِ۔ ہم کو آپؐ نے کپڑے کے بدلے متعہ کر لینے کی اجازت دی۔

اِلَّا قَبِلْتَ رُخْصَۃَ اللّٰہِ۔ تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول نہیں کی۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَۃٍ فَرَخَّصَ۔ ابن عباسؓ نے متعہ کی اجازت دی۔

فَتَرَخَّصَ فِیْہِ۔ آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ رکھو کچھ دن افطار کرو۔ عورتوں سے نکاح کرو۔ بعض لوگ یہ سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل ہے۔ حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنتِ رسول کے موافق ہو)۔

رِخْلٌ یا رَخِلٌ یا رِخْلَۃٌ۔ بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور نر کو حَمَلٌ کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَسْلَمَ فِیْ مِائَۃِ رِخْلٍ فَقَالَ لَا خَیْرَ فِیْہِ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا، ایک شخص نے سو بکریوں کے بچوں میں سَلَمْ کی (یعنی بیع سلم) انھوں نے کہا یہ بہتر نہیں (کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے، رب السلم کہے گا میں نے لتنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے، مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے بچے ٹھہرے تھے)

رَخَمٌ۔ نرم ہونا، ہموار ہونا، انڈے سینا، کھیلنا، رحم کرنا۔

تَرْخِیْمٌ۔ دُم کاٹنا۔

رُخَامٌ۔ سفید نرم پتھر۔

لَوْ کَانُوْا مِنَ الطَّیْرِ لَکَانُوْا رَخَمًا۔ اگر رافضی لوگ پرندے ہوتے تو سرخم ہوتے۔

رَخَمٌ۔ ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ مکاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے۔ اتنے بلند پہاڑوں میں جاکر انڈے دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے۔

شِعْبُ الرَّخَمِ۔ مکہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَخِمَ السِّقَاءُ۔ مشک بدبودار ہوگئی۔

مَجَّدْتَنِیْ الْیَوْمَ بِذٰلِکَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّخِیْمِ۔ اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر دُہرلی

[1] کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریائے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہاتھی کو۔ حیوۃ الحیوان میں اسی طرح منقول ہے۔ مگر محیط میں ہے کہ یہ بیہودہ خرافات ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

آواز سے)۔

رُخَامَةٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

رَخَمَةٌ۔ محبت اور نرمی۔

رَخِیٌّ یا رِخْوَةٌ یا رَخَاوَةٌ۔ آرام کی زندگی، کشادگی عیش

اُذْکُرِ اللّٰہَ فِی الرَّخَاءِ یَذْکُرْکَ فِی الشِّدَّةِ۔ اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر، وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)۔

فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اُس کی دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا رہے)۔

لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ مُرْخًی عَلَیْہِ۔ ہر آدمی کے لئے رزق کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں، کوئی فراغت میں)۔

اِسْتَرْخِیَا عَنِّیْ۔ پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!

اِسْتَرْخِیْ عَنِّیْ۔ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ (یہ حج میں حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)

اِنَّ اَحَدَ شِقَّیَّ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ۔ میرے پاجامہ کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے (یعنی ٹخنوں سے نیچے آجاتا ہے، شاید چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے، چونکہ وہ بہت ناتوان تھے) (یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمائے)۔

قَدْ اَرْخَی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہَا۔ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔

اَلْمُؤْمِنُ شَکُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔ مسلمان چین کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور درد کی حالت میں صبر، غرض کسی حالت میں خدا کو نہیں بھولتا۔

رَاخِ الْاِخْوَانِ فِی اللّٰہِ۔ اللہ کی رضامندی کے لئے مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر۔

فَاِنَّہٗ اَرْخَی لِبَالِہَا۔ اس سے اس کے دل کو زیادہ چین رہے گا۔

اَرْخَی السِّتْرَ۔ پردہ لٹکا۔

فَرَسٌ رِخْوَةٌ۔ نرم مزاج غریب گھوڑا۔

تَرَاخِیْ۔ دیر، وسعت، مہلت۔

بابُ الراء مع الدال

رَدْءٌ۔ مدد دینا، زور دینا، ستون لگانا، اچھی طرح خبرگیری کرنا، مارنا۔

رَدَاءَةٌ۔ خرابی

اِرْدَاءٌ۔ مدد کرنا، خراب کرنا، بگاڑنا، لٹکانا، ستون لگانا۔

اَوْصِیْہِ بِاَھْلِ الْاَمْصَارِ خَیْرًا فَاِنَّھُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاۃُ الْمَالِ وَغَیْظُ الْعَدُوِّ۔ میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مددگار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (اُن سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)۔

وَالْغَنَمُ تَرِدُ اُلُوْفًا عَلٰی مِائَةٍ۔ بکریاں سو سے زیادہ تھیں۔

رَادِبٌ۔ وہ راستہ جو بند ہو۔

اَرْدَبٌ۔ اہلِ مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں۔

رَدْحٌ۔ مٹی کا گلا وہ کرنا، ٹھہرنا، جمنا، مراد کو پہنچنا، حظ پانا، خیمہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا۔

عُکُوْمُھَا رَدَاحٌ۔ اس کی گٹھریاں بھاری ہیں (یعنی اُن میں مال و اسباب بہت ہے)۔

رَدَاحٌ۔ اصل میں رَدَاحٌ اس عورت کے لئے بولتے ہیں، جس کے چوتڑ (سرین) بھاری بھرکم ہوں۔

اِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ اُمُوْرًا مُتَمَاحِلَةً رُدُحًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ

Marfat.com

ایسے لمبے طویل اور اہم اُمور میں (یعنی دیر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا مُّرْدِحَةً۔ مستقبل میں تم پر بھاری فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دلوں کو ڈھا لیں گے (اُن پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اِس صورت میں یہ اَمْرُ حُثُّ الْبَيْتَةِ سے نکلا ہے، یعنی میں نے کوٹھری کو چھپا دیا۔

لَا كَوْنَنَّ فِيهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں (ان فتنوں میں بھاری بھرکم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا رکسی کی طرف دار نہیں ہوں گا)۔

(عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دورِ فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے، انھوں نے نہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہو گیا، اس وقت انھوں نے معاویہ سے بیعت کر لی، پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ اور مروان کے اختلاف میں انھوں نے کسی سے بیعت نہ کی، یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہو گیا، اس وقت انھوں نے عبدالملک سے بیعت کر لی۔ اور یزید سے انھوں نے اس لئے بیعت کر لی تھی کہ شروع میں اُس پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا یہاں تک کہ اہلِ مدینہ نے بھی اس سے بیعت کر لی تھی۔ صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی۔ بعد ازاں اہلِ مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کر دی، مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی، اسی سبب سے لشکرِ یزید کے ظلم و تعدی سے آپ محفوظ رہے)۔

وَبَقِيَتِ الرَّدَاحُ الْمُظْلِمَةُ۔ ابھی وہ بھاری بھرکم تاریک کر دینے والا فتنہ باقی ہے۔

رُدَّ يَا مَرْدُودُ يَا مَرْدُودُ يَا مَرْدُودُ۔ پھر نا خطا بیان کرنا، قبول نہ کرنا، بند کر دینا، توڑا دینا، جواب بھیجنا فائدہ دینا۔

تَرْدِيدٌ۔ دو کاموں کو بیان کرنا، یا یہ یا وہ، اور بمعنی سَدٌّ بھی آیا ہے۔

تَرَدُّدٌ۔ آگے پیچھے ہونا، شک کرنا۔

تَرَادُّ۔ بیع کا فسخ کرنا۔

اِرْتِدَادٌ۔ پھر جانا، اسلام سے برگشتہ ہونا۔

اِسْتِرْدَادٌ۔ طلب کرنا، واپس چاہنا۔

رَادَّةٌ۔ فائدہ۔

لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا الْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ۔ آنحضرتؐ نہ تو بالکل بہ نالے تھے (ٹاڈ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ سایہ قد اور خوشنما تھے)۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہمنے حکم نہیں دیا، یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آنحضرتؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو، وہ ناجائز ہے، ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی، کیونکہ آنحضرتؐ کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے جو آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی، جیسے دارالقضا کی تعمیر، جدید طرز کے آلاتِ حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت، کتبِ دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی و تفسیر عربی وغیرہ دوسری زبانوں میں کرنا۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کا انجام دیا گیا بہر حال اس حدیث کا مشاء یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں، ایسے کام ہرزا میں باطل اور لغو ہیں۔ مثلاً آنحضرتؐ نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ اب ہم کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا مندلا دینا جائز ہو گا۔ آں حضرتؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے، یا دین

Marfat.com

میں ایسا نیا کام نکالے جو آنحضرتؐ کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی علم قاعدۂ شرعی کے تحت آتا ہے، مثلاً جھنڈے، تعزیے، علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کرکے سوئم، دسواں اور چہلم کرنا۔ صلوٰۃ غوثیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)۔

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ (آنحضرتؐ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتلاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آجائے (اُس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو۔

رَدُّ الشَّمْسِ۔ آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا۔ کہتے ہیں شب معراج کی صبح کو اور غزوۂ خندق میں یہ ہوا تھا)۔

فَاُرِدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَرْقُهَا۔ سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیرا گیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا، پیچھے سرکا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ "رد شمس" سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہو گئی۔)

میں کہتا ہوں یہ رد شمس نہیں ہے بلکہ حبس شمس ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آنحضرتؐ کی نشانیوں یعنی معجزات میں سے۔ اس کو طبرانی نے بسندِ جید جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نکالا، ہیثمی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا، اور "رد شمس" کو طبرانی نے روایت کیا معجم کبیر میں اسماء بنت عمیس سے ہیثمی نے کہا، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے۔ اور طحاوی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں، اور اُن کے راوی ثقہ ہیں، اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے، حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا)۔

تَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ۔ تو اُن چیزوں کو جن سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال، اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا

وَلِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَهَا (زبیر نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)۔

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ مانگنے والے (سائل) کو دے کر واپس کر دو، اگرچہ ایک کھُر ہی ہو جلا ہوا۔ (یہاں "رُدُّوا" کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)۔

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔ سلام کیا تو اُس نے سلام کا جواب دیا۔

لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ۔ سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھُر ہی دیدو (یعنی خالی مت پھیرو)۔

وَرَدَّ اُوْلَاهَا عَلٰى اُخْرٰهَا۔ اور پہلی جماعت کو پچھلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پچھلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے، بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پچھلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔ وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوضِ کوثر کی حدیث میں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انھوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ چند دیہاتی گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ اسدی اگرچہ صحابہ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)۔

وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذٰلِكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہوگا۔

Marfat.com

لَا تُرَدُّ یَدُ نَبِیٍّ فِی الصَّدَقَۃِ۔ زکوٰۃ سال بھر میں دُوبا نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ممکن ہے (دوسری روایت میں ہے :

لَا تُثْنِیْ فِی الصَّدَقَۃِ۔ زکوٰۃ (ایک سال میں) دوبا نہیں لی جائے گی)۔

اَلصَّدَقَۃُ قَبْلَ الرَّدِّ۔ اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اُگل دے گی)۔

اِذَا لَمْ یُرَدِّ الْعِلْمُ اِلَیْہِ۔ کیونکہ انھوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خوب جانا ہے (کہ اس کا کوئی بندہ زیادہ عالم ہے)۔

فَرَدَّھُمَا عَلَی النَّبِیِّ مِنْھُمْ قَالَ لَا وَنَبِیِّکَ میں نے اس دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرت کو سنایا (تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو وَنَبِیِّکَ کے بدلے میں نے وَرَسُوْلِکَ پڑھا۔ آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِیِّکَ کہو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ، ادعیۂ ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہئے جو آنحضرت سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ بدل کر اپنا خواہ مخواہ معنی وہی ہوں درست نہیں ہے)۔

رَدَّ عَلَی الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّفْیِ لَمْ تَمَسَّہٗ۔ صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا، پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو، مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلا دیا۔ چنانچہ مثل مشہور ہے دلا اول خویش بعدہٗ درویش»)۔

اَنْ لَّا یَعُوْدَ فِیْ عَلٰی عَقِبِیْ۔ مجھ کو ایڑیوں کے بل اُلٹا نہ پھرائے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)۔

فَلَمَّا عَرَفَ فِیْ وَجْھِیْ رَدَّ کَاھَیَّتِیْ۔ جب آپ کو یہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوئے)۔

تَرَدُّدُ الْقَطَا۔ ہمکشتوں کو (جو لوگ ارے گئے تھے) ان کے گھاٹ پر نے کے مقامات پر لانے لگے۔

اِعْتَمَّ حَیْثُ رَدُّوْہُ۔ آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)

فَقَرَأَ کُلَّ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دَیْرَۃٍ دَھَا۔ قل ھو اللہ پڑھا، بار بار اس کو پڑھتے رہے۔

فَدَعَا شَیْخَ اللّٰہِ فَحَوَّلَکَ وَمَا سَدَّدُوْا عَلَیْکَ۔ اللہ نے تمہارا کہنا اور کافروں نے جو تم کو جواب دیا، دونوں سنے۔

فَمَا سَمِعْتُ لَہٗ رَدًّا۔ میں نے کسی کو ان کا رد کرتے نہیں سُنا (بلکہ سب نے قبول کیا)

مَا رَدَدْتُّ عَلَیْکَ فِی الشَّفَاعَۃِ۔ تم کو شفاعت کے باب میں کیا جواب ملا؟

مَسْأَلَۃٌ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا۔ ایک شخص نے آنحضرت سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دو دن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی۔ کیونکہ عام وفود کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ اُن کو عملاً کر کے دکھائیں)۔

اَلرِّیْحُ وَالْغَمُّ مُرَدٌّ۔ تیرا بردہ اور تیری کربیاں دھونے (اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی۔

بِکُلِّ رَدَّۃٍ دَخَوْہُ۔ ہر راجب نوٹ کر کہ کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)۔

فَرَدَّ اِلَیْہِ الثَّالِثَۃَ (یہاں ثالثہ سے معجزۂ چوتھی بار مُراد ہے)۔

فَرَدَّ اِلَی الثَّانِیَۃِ (ان دونوں حدیثوں میں سَرَدَّ کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو) اللہ تعالیٰ

Marfat.com

میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پھر روح پھیر دینے سے کیا مراد ہے؟ اس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ، گو انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، مگر ان کی ارواح مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں، دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اُس وقت اُن کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے۔ تو ردّ روح سے اسکا متوجہ کرنا مراد ہے)۔

كَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ۔ تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سنا تھا (کیونکہ وہ ہر فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر جواب دیتے جاتے تھے)

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (اور استغفار پروردگار کے سامنے طلبِ مغفرت کرنا، گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (بہ ظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے، کیونکہ تقدیر الٰہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روزِ ازل لکھی گئی ہے وہ گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی۔ مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیر معلق مراد ہے یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہوگی ورنہ اتنی، تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی۔ اِس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے، یعنی اسکا رزق کم ہو جاتا ہے، گناہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے۔ اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب فراغت ملتی ہے تو مسلمان کو بد اعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ دنیاوی آفتوں میں مبتلا کرکے متنبہ کرتا ہے۔ تاکہ وہ توبہ کرکے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خوابِ غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے۔ نتیجہ میں ان کے لئے مرتے ہی عذابِ دوزخ تیار ہے)۔

فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔ آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جو لال رنگ کے کپڑے پہنے تھا۔ اِس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو، اس کا جواب دینا ضروری نہیں)۔

يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ۔ اہلِ بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس ۳۰ تیس ۳۰ برس کی ہوگی۔ یعنی عین شباب و جوانی اور خوشی و نشاط کی حالت، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہو سکتا ہے نہ بچوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)۔

اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ۔ نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں، اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیئے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے پہلے اپنے مُنہ کے سامنے، اس میں امام کی نیت کرے، دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ تَرَدُّدِيْ عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ۔ مجھ کو کسی بات میں اتنا تردّد یعنی توقف نہیں ہوتا، جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دو طرف میری توجہ رہتی ہیں۔ ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کروں، دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر

Marfat.com

دائمی خوشی اور فرحت عطا کروں)۔

لَا یَخْلَقُ عَلٰی کَثْرَۃِ الرَّدِّ۔ قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذّت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)۔

لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ۔ حوضِ کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، پھر ہٹا دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہلِ تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مُرتد ہو گئے، اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے، جیسے حضرات سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے بحمداللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دینِ اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں، اپنے مال، اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا! حدیث میں "اصیحابی" تصغیر کا لفظ ہے جو تقلیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مُراد جماعتِ منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہو گئے تھے اور حضورؐ کی وفات کے بعد الگ ہو گئے، نفاق ہی پر ان کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہو گئی اور وہ قصورِ فہم کی بنا پر ارکانِ اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے، لیکن افہام و تفہیم کے بعد انھوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدیدِ ایمان کی، ایسے لوگوں میں زیادہ تر دیہاتی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرتؐ کے آخری زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے)۔

وَاَسْرُدُ ثُلُثَهَا۔ باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)۔

وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ هٰذَا۔ اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد جگاتا)۔

یُعْطِیْ بِهٖ بَعْضَ عِیَالِهٖ ثُمَّ یُعْطِی الْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ یَتَرَدَّدُوْنَهَا بَیْنَهُمْ۔ صدقہ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں، اسی طرح اُلٹ پھیر ہوتا رہے۔

کُلُّ مُسْلِمٍ بَیْنَ مُسْلِمَیْنِ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ[1]۔ آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام سے پھر جائے آنحضرتؐ کی نبوت کا انکار کرے، آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لئے درست ہے، جو کوئی اس سے یہ سُنے اور اس کی عورت اس سے جُدا ہو جائے گی، پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا، اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی۔ اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے۔ امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جُدا ہو جائے گی، اُس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور تین بار اُس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا۔ صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو۔ یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا عورت اگر مُرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پہننے کو موٹا جھوٹا دیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم الحبس کریں گے)۔

رِدَّۃٌ۔ بہ کسرۂ را، مُرتد ہو جانا، اسلام سے پھر جانا۔

رَدْعٌ۔ باز رکھنا، پھیر دینا، کھول دینا، ملا دینا، جماع کرنا، ٹھونکنا۔

اِرْتِدَاعٌ۔ باز رہنا، رل جانا۔

فَمَرَرْنَا بِقَوْمٍ رُدْحٍ۔ ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کالے تھے (باقی جسم سفید تھے)۔

رُدْعٌ۔ جمع ہے اَرْدَعُ کی، یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہلِ عرب یوں کہتے ہیں کہ تَیْسٌ اَرْدَعُ اور شَاۃٌ رَدْعَاءُ۔ یعنی اردع بکرا

[1] یعنی جس کے ماں اور باپ دونوں مسلمان ہوں۔ ۱۲ منہ

اور دعاء بکری۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَصَبْتُ خُشَاشَهٗ فَرَکِبَ رَدْعَهٗ فَمَاتَ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اوندھی گری اور گردن ٹوٹ کر مرگئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "وہ اپنے خون پر سوار ہوگئی" یعنی اس کا خون بہنے لگا۔ وہ اسی خون پر گری اُس میں لت پت ہوگئی)

رَدْعٌ۔ اصل میں زعفران کو کہتے ہیں، یہاں اس سے مُراد خون ہے، کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا رَدْعٌ سے مجازاً گردن کو مُراد لیا۔

لَمْ یُرَخِّصْ عَنِ الْاَرْدِیَةِ اِلَّا عَنِ الْمُزَعْفَرَةِ الَّتِیْ تَرْدَعُ عَلَی الْجِلْدِ۔ کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کر اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آجائے)۔

کُفِّنَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اَحَدُهَا بِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک کپڑے میں کچھ زعفران لتھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لئے لگا دی گئی تھی، نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)۔

وَسَاءَ خُلُقُهَا رَدَعَهٗ۔ اس کا رنگ بدل گیا زرد ہوگیا

وَعَلَیْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ۔ عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے یا جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرتؐ نے ان کو منع نہیں فرمایا، کیونکہ وہ قلیل ہوگا، جو دُلہن کے کپڑوں سے اُن کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا۔ بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے منع فرمایا، اِس حکم سے نوشاہ یعنی دُولہا مستثنےٰ ہے اور اس کے لئے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہے۔ کذا قال النووی وکذا فی مجمع البحار)۔

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا، نری سفاہت اور نادانی ہے۔

اَلْمُحْرِمَةُ لَا تَلْبَسُ الثِّیَابَ الْمُصَبَّغَاتِ اِلَّا صِبْغًا لَا یَرْدَعُ۔ جو عورت احرام باندھے ہو، وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا دھبہ نہ پڑے پختہ رنگ ہونا چاہیے)۔

ثَوْبٌ رَدِیْعٌ یا مَرْدُوْعٌ۔ جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو

رَکِبَ الْبَعِیْرُ رَدْعَهٗ۔ اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہوگیا (اس کی گردن مُڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)۔

اَلدُّنْیَا رَدْغٌ مَّشْرَبُهَا۔ دنیا کا پانی کیچڑ ہے (یہ رِدَاعَةٌ سے ہے، بمعنی کیچڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں۔ اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کیچڑ ملی ہوئی ہے)

رَدْغَةٌ یا رَدَغَةٌ سخت کیچڑ، اس کی جمع رَدَغٌ اور رِدَاغٌ ہے

مَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِیْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ۔ جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اُس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افترا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھے گا۔ (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا ہے، یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے۔)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ جو شخص شراب پیے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کیچڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گی)۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَدَغٍ۔ ایک کیچڑ کے دن ہم کو خطبہ سُنایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور راستوں میں کیچڑ تھی۔ ایک روایت میں فِیْ یَوْمٍ رَدْغٍ یا یَوْمِ رَدْغٍ ہے معنی وہی ہیں، ایک روایت میں سَرَغٍ ہے، یعنی ابر اور سردی کے دن میں)

Marfat.com

حَبَسَتْنَا هٰذِهِ الرَّدْغَةُ عَنِ الْجُمُعَةِ یا هٰذِهِ الرَّزْغَةُ
ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کیچڑ نے روک دیا۔

اِذَا كُنْتُمْ فِي الرَّدْغَةِ اَوِ الثَّلْجِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَوْمِئُوْا اِيْمَاءً۔ جب تم کیچڑ میں گھر جاؤ (کہیں خشکی اور میدان جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آ جائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جُھک کر اُس کو ادا کر لو)۔

حَتّٰى وَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى مَرَادِغِهٖ (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔

مَرَادِغُ۔ جمع ہے مَرْدَغَةٌ کی، یعنی وہ حصۂ جسم جو گردن سے لے کر ہنسلی تک ہے (بعض نے کہا سینہ کا گوشت)

رَدْفٌ۔ پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔

رِدْفٌ یا رَدِيْفٌ۔ جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔

تَرَادُفٌ۔ دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا۔ یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا۔

مُرَادِفٌ۔ وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ سَاَلَهٗ اَنْ يُّرْدِفَهٗ وَقَدْ صَحِبَهٗ فِيْ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ۔ معاویہ نے وائل بن حجر سے کہا (جو حضر موت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے، مجھ کو اپنی سواری پر بٹھا لو! (خواصی میں سوار کر لو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواصوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رِدْفٌ کی، یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی داہنی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواصی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو وہ ریاست میں اس کا قائم مقام رہے۔ ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدار المہام۔)

مترجم کہتا ہے، معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرت آموز نمونے کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک عورت نے اُن سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے۔ اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواصی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی۔ اقالیم حجاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحلِ روم اور الجزائر اور آرمینیہ اور آذربیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایلیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگیں تھے۔ سبحان اللہ جلت قدرتہ)

فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آ رہے تھے ان کی مدد کی۔

عَلٰى اَكْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِذِ شَحْمًا تَدْعُوْنَهُ اَنْتُمُ التَّرَوَادِفَ۔ ان کے مونڈھوں پر چربی کے ٹکڑے تھے، جن کو تم روادف کہتے ہو۔

اَرْدَفَ الْفَضْلَ۔ آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی خواصی میں بیٹھے تھے۔

مُرْدِفٌ اَبَابَكْرٍ۔ آپ حضرت ابوبکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آ رہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا۔

كُنْتُ رِدْفَهٗ۔ میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔

وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى الرَّاحِلَةِ۔ آں حضرتؐ کے ساتھ صفیہ تھیں، آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے۔

رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمُلْكٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی۔

رِدْفٌ۔ سرین۔

رِدْفَانِ۔ رات دن۔

Marfat.com

رَدْمٌ۔ بند کرنا گوز لگانا ہمیشہ ہونا۔ پھر ہرا ہو جانا۔ بہنا۔
تَرْدِیْمٌ۔ پیوند لگانا، مہربانی کرنا۔
اِرْدَامٌ۔ ہمیشہ ہونا۔
تَرَدُّمٌ۔ پیوند لگانا۔
رَدْمٌ۔ آڑ روک سد۔
رَدِیْمٌ۔ پرانا کپڑا۔
اَرْدَمٌ۔ ملاح۔

فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا
یاجوج اور ماجوج کی سد میں سے (جو ذوالقرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھل گیا (آپ نے نوے کا اشارہ کرکے بتلایا، وہ یہ ہے کہ کلمہ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے؛ اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا جوف رہے طیبی نے کہا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آچکا ہے، یہ حملہ دجال کے نکلنے کے بعد ہوگا۔ بعض نے رِدْمٌ بہ کسرۂ را روایت کیا ہے کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کا شر اور فساد کا زیادہ تر اثر ممالک عرب ہوگا۔ بعض نے کہا کہ "یاجوج" ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکو خاں کے ساتھی) جنھوں نے امیر المومنین معتصم باللہ کو قتل کیا اور خلافتِ اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا، بعض نے کہا "ماجوج" سے مراد روس ہے اور "یاجوج" تاتاری ترک۔ بعض نے کہا یاجوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج، روس۔ اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا۔ واللہ اعلم)

کَانَتِ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَیْتَ وَکَانَ رَدْمًا۔ اہلِ عرب خانۂ کعبہ کا حج کرتے تھے، حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تَرَدَّمَ الثَّوْبُ سے ماخوذ ہے، یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا۔

اِذَا انْتَهَیْتَ اِلَی الرَّدْمِ۔ جب تو بند پر پہنچے یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے کمر میں لگائی گئی تھی)۔

رَدْعٌ۔ پھینک مارنا، بڑائی کرنا، سردار بننا۔
شَیْطَانُ الرَّدْهَةِ۔ واللہ یہ خارجیوں کا رئیس رودہہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اتار لائے گا۔
رَدْهَةٌ۔ پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلہ کی چوٹی)۔
وَاَمَّا شَیْطَانُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ کُفِیْتُهُ بِصَیْحَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجِیْبَ قَلْبِهٖ۔ یہ کنٹے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے بچا دیا گیا، اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو پنچایت کرانے لگا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔

رَدْیٌ یا رَدَیَانٌ۔ دوڑنا ایک پاؤں اٹھا کر کودنا۔ توڑنا۔ زیادہ ہونا۔ مارا جانا۔ گرنا۔ ہلاک ہونا۔ (اس کا مصدر رَدْیٌ ہے۔)
اِرْدَاءٌ۔ ہلاک کرنا، گرانا۔

قَالَ فِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ ذَکِّهٖ اَیْنَ حَیْثُ قَدَرْتَ۔ اونٹ اگر کنوئیں (یا گڑھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے) تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے تاکہ اس کا گوشت حلال ہو جائے، ورنہ اگر یونہی گر کر مر جائے گا، تو مردار ہوگا وہ حرام ہے)۔

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدّٰی فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔ جو شخص اپنے اہلِ قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہلِ قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے اُن ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو، اب اس کو دُم پکڑ کر نکالیں (بھلا دُم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا، اب اس کا نکلنا

Marfat.com

دشوار ہے۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین ہے آسمان سے۔

بِجَادَاءَ تَرْدِيْ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ۔ جادا میں اس کے دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں۔

فَرَدَيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھروں سے مارا مِرْدٰی اور مِرْدَاةٌ۔ پتھر یا بھاری پتھر۔

مَنْ رَدَاهُ۔ اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے۔

مَنْ أَرَادَ الْبَقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قِيْلَ وَمَا خِفَّةُ الرِّدَاءِ قَالَ قِلَّةُ الدَّيْنِ۔ جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب چیزوں کو فنا اور تغیر ہے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے! لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے مسلط ہو جاتا ہے تو کاروبار میں اعتدال باقی نہیں رہتا۔ اس کو مجازاً چادر کہا، جس طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)۔

رِدَاءٌ۔ تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ۔ تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت لٹکائے رہو)

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوْسُ۔ کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے۔

دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ۔ ام سلیم نے اس کھانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ کو اڑھا دیا (اس کی چادر کر دی)۔

رِدَاءٌ۔ وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے۔

مَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوْا إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ جَنَّتِهِ۔ اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہوگی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی (وہی اس کے دیدار سے مانع ہوگی، جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا۔ اور بہشتی لوگوں کو اس کا دیدار حاصل ہوگا)۔

فَجَعَلْتُ أُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کئے (ایک روایت میں أُرْدِيْهِمْ ہے یعنی پتھر مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدّٰى فِيْ قَبْرِهِ أَوْ فِي النَّارِ۔ وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر گیا۔

تَرَدَّتْ مِنْ جَبَلٍ أَوْ فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ۔ پہاڑ سے گری یا کنوئیں میں گری اور مر گئی۔

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ اگر تو ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (نابینا ہو یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ إِزَارِيْ۔ بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی میرا ساجھی نہیں ہو سکتا، جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں ہوتا)۔

اَلْعِزُّ رِدَاءُ اللّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ إِزَارُهُ۔ عزت اللہ کی چادر ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے۔

إِنَّ أَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوْفُهُمْ۔ مجاہدین کی چادریں تلواریں ہیں۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَوَى الْمُرْدِيْ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک خواہش دوسرے غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی دونوں سے آدمی کو نچاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا کر دیتا ہے، ہم دوسروں کو ملامت کریں، سچی بات تو یہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر ہو گئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ و جذبات پر ہم قابو نہ پا سکے یا اللہ

Marfat.com

ان دونوں پر ہم کو غلبہ دے، تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب ہوں گے)۔

عَشَاءُ اللَّیْلِ لِعَیْنِکَ رَدِیٌّ۔ رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا ہے

رَدًّا۔ خراب ہوا۔

یَرْدُءُ۔ خراب ہوتا ہے۔

رَدَاءَۃٌ۔ خراب ہونا۔

رَدِیٌّ۔ خراب۔

بابُ الراء مع الذّال

رَذَاذٌ۔ خفیف بارش یا ہلکی جھڑی۔

مَا اَصَابَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ یَوْمَ بَدْرٍ اِلَّا رَذَاذٌ لَبَّدَ لَھُمُ الْاَرْضَ۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی، جس نے زمین کو جما دیا (گرد و غبار نہ رہا)۔

رَذَاذٌ۔ تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں۔

رَذْلٌ۔ ذلیل کرنا

رَذِیْلٌ۔ کمینہ، خوار۔

وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خراب عمر تک جینے سے (یعنی سخت بڑھاپے سے جس میں ہوش و حواس نہ رہیں۔ یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسّی برس کے بعد یا نوّے برس کے بعد، درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سَو سال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش و حواس بدستور اور بصارت و سماعت قائم تھی۔ علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں۔ مولانا سید حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ سَو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہٗ سَو برس سے متجاوز ہو گئے تھے، ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سَو سال سے بھی متجاوز ہو گئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے۔ مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسّی سال سے متجاوز ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے۔)

اَرْذَلٌ۔ کمینہ اور ہر خراب چیز (اس کی جمع اَرَاذِلُ ہے)۔

رَذْمٌ۔ بھر کر بہہ جانا۔

اِرْذَامٌ۔ بڑھ جانا۔

رَاذِمٌ۔ متفرق گروہ۔

فِیْ قُدُوْرٍ رَاذِمَۃٍ۔ بھر کر بہتی ہوئی ہانڈیوں میں۔

جَفْنَۃٌ رَاذِمٌ۔ بہتا پیالہ (اس کی جمع جِفَانٌ رُذُمٌ ہے)۔

لَا دَقَّ وَلَا رَذَمَ وَلَا زَلْزَلَۃَ۔ (ناپتے وقت) نہ تو ٹھونکنا دبانا چاہیے، نہ اتنا کہ پیمانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ ہلانا چاہیے)۔

رَذِیٌّ۔ بیمار، ناتوان۔

رَذَاءَۃٌ۔ بیماری، ضعف، ناتوانی۔

وَلَا یُعْطِی الرَّذِیَّۃَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَۃَ۔ کمزور اور خراب جانور زکوٰۃ میں نہ دے

فَقَاءَۃُ الْحُوْتُ رَذِیًّا۔ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو نگل لیا وہ ناتوان ہو رہے تھے۔

وَاَرْذَوْا فَرَسَیْنِ فَاَخَذْتُھُمَا۔ دو گھوڑوں کو دُبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اُن کو پکڑ لیا۔ (ایک روایت میں وَاَرْدَوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کر کے چھوڑ گئے تھے)

بابُ الراء مع الزاء

رُزْءٌ۔ کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

مَا رَزَأَہٗ بَعِیْرًا۔ اُس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اُٹھاتی ہے)

Marfat.com

فَلَمْ یَرْزَأْنِیْ شَیْئًا۔ اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)۔

اَتَعْلَمِیْنَ مَا رَزَأْنَا مِنْ مَّاءِكِ شَیْئًا۔ تو جانتی ہے ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا (جتنا تھا اتنا ہی ہے)۔

وَ اَجِدُنِیْ اُخْرِیْ اَكْثَرَ مِمَّا اُرْزِئُ۔ میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں، اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں۔

اِنَّمَا نُهِیْنَا عَنِ الشِّعْرِ اِذَا اُبِّنَتْ فِیْهِ النِّسَاءُ وَ تُرُوْزِئَتْ فِیْهِ الْاَمْوَالُ۔ ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی، جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور فحش کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں (یعنی ہجو کے ڈر سے شاعروں کو دیں۔ یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَیْنَاكَ عِقَالًا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالٰی کو عمل کا باطل (بے کار) کر دینا پسند نہیں، تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

اِنْ اُرْزَأْ اِبْنِیْ فَلَمْ اُرْزَأْ حَیَائِیْ۔ اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم و حیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر، میری شرم و حیا کا نقصان تو نہیں ہو سکتا)۔

رُزْءٌ۔ اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔

رُزْءُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی، اسی طرح آں حضرتؐ کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ۔ ہم تو خوشی کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرَّزِیَّةُ یا فَالرَّزِیْئَةُ كُلَّ الرَّزِیَّةِ یا كُلَّ الرَّزِیْئَةِ مَا حَالَ بَیْنَ اَنْ یَّكْتُبَ۔ مصیبت ہو پوری مصیبت جس نے آنحضرتؐ کو (مرض موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر آپ کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا۔ مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہوئی کہ آپ کتابت نہ کرا سکے) (لوگوں نے غل غپاڑہ مچایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبرؐ کے پاس ناسازیٔ طبع کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضُهُ اللّٰهُ۔ جو شخص میت پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّأٌ۔ مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے، (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا اَرْزَأُ بَعْدَكَ اَحَدًا۔ اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ یہ حکیم بن حزامؓ نے آں حضرتؐ سے کہا تھا)۔

رَزَبٌ۔ کسی سے چمٹ جانا، اس کو نہ چھوڑنا۔

اِرْزَبٌّ۔ بونا، موٹا، سخت، فرج۔

فَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ یَضْرِبُهُ بِمِرْزَبَةٍ یا بِمِرْزَبَّةٍ فَیَغِیْبُ فِی الْاَرْضِ۔ ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (مسل) سے مارتا ہے (یا ہتوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جاتا ہے)

وَبِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہتوڑا ہے۔

اِرْزَبَّةٌ۔ ہتوڑا (محیط میں ہے کہ مِرْزَبَةٌ اور اِرْزَبَّةٌ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا ستبل (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاِرْزَبَّةِ لَا یُصِیْبُهُ شَیْءٌ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مر جاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَیَضْرِبَانِ یا فَوْقَعَهُ بِمِرْزَبَةٍ۔ پھر قبر کے فرشتے اس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے

تمام خدا کی مخلوق ڈر جاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْزُبَانٌ یا مُرْزُبَانٌ۔ رئیس، سردار، افسر، بہادر سوار

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانِ لَهُمْ۔ وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا، یہ معاذ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

سَرَزٌ۔ زمین میں انڈے دینے کے لئے گھسنا، کنڈہ لگانا، جمانا، گھونسا مارنا۔

تَسْرِیْزٌ۔ صیقل کرنا، پچھانا۔

اِسْتِرْزَازٌ۔ جمنا، رکنا۔

سَرَازٌ۔ رانگا۔

سَرْزٌ۔ چاول

سِرْزٌ۔ دور کی آواز۔ گرج کڑک، پیٹ کی آواز۔

سَرَّازٌ۔ چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِیْ بَطْنِهٖ سِرْزًا فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ۔ جو شخص اپنے پیٹ میں کڑکڑ کی آواز سنے، وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے (بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے "جو شخص گوز کا زور پائے (وہ نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم استحبابا ہوگا نہ وجوبا، کیونکہ جب تک گوز باہر نہ نکلے وضو نہیں جاتا۔ بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت محذوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت علیؓ سے موقوفاً مروی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعاً ابن عباسؓ سے روایت کیا)۔

اِنْ سُئِلَ اِسْتَزَّ۔ اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جھکر رہ جائے (شرمندہ ہو کر ٹھہر جائے مگر کچھ دے نہیں، یہ صفت بخیل کی ہے۔ ایک روایت میں اَسْتَزَّ ہے معنی وہی ہیں)

لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الرُّعَافُ وَسَرٌّ فِی الْبَطْنِ۔ نماز نکسیر پھوٹنے یا پیٹ میں قراقر ہونے سے نہیں ٹوٹتی۔

وَاَرْزَفِیْهَا اَوْ تَادًا۔ اس میں میخیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی میخیں)۔

اَنْتَ یَا عَلِیُّ رِزُّ الْاَرْضِ۔ اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

سَرَزٌ۔ کیچڑ (جیسے سَرَغَةٌ ہے) (محیط میں ہے کہ سَرَغٌ اور سِرَاغٌ جمع ہے سَرَغَةٌ کی)۔

اَمَا سَمِعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا هٰذَا السَّرَغُ۔ تم نے جمعہ پڑھا عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کیچڑ نے روک دیا۔ (جمعہ کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

اَرْزَغَتِ السَّمَاءُ فَهِیَ مُرْزِغَةٌ۔ بارش نے کیچڑ کر دی۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ سَرَغٍ۔ کیچڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)

اِنْ لَّمْ تُرْزِغِ الْاَمْطَارُ غَیْثًا۔ اگر بارشوں نے کیچڑ نہیں کی۔

اَسْرَغَ فُلَانٌ فِیْ فُلَانٍ۔ فلاں شخص نے فلاں کو برا کہا (اس کو ستایا، حقیر جانا یا ناتواں سمجھا)۔

اِسْتَرْزَغَهٗ۔ اس کو ضعیف سمجھا۔

سَرَّزٌ۔ بغدی دینا، شکر کرنا۔

سِرْزٌ۔ روزی، فائدہ کی چیز، سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ، بارش، شکر۔

سَرَّاقٌ۔ ایک نام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے، کیونکہ اسی نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق دو طرح کے ہیں، ایک تو ظاہری یعنی خوراک، دوسرے باطنی یعنی علوم و فنون و کمالات)۔

اُكْسُهَا سَرَازِقَتَیْنِ یا سَرَازِقِیَّتَیْنِ۔ اس کو دو ازقیہ پہننے کو دو (وہ کتان کا سفید کپڑا ہے)۔

سَرَازِقِیٌّ۔ ہر چیز میں خراب اور کمزور۔

مَرْزُوْقٌ۔ صاحب نصیحت۔ بختاور۔ دولت مند۔

هُمْ سِرْزُقُ عِیَالِكُمْ۔ یہ ذمی کافر تمہارے بال بچوں

Marfat.com

کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمھارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

رُزِقْتُ حُبَّهَا۔ مجھ خدیجہ کی محبت دیا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ كَانَ يُسَمَّى عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم الْمَرْزُوْقَ۔ رمضان کے مہینے کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو بہت رزق دیتا ہے)

فَلَا أَرَانِي أُرْزَقُ إِلَّا مِنْ دَفِّي۔ میں سمجھتا ہوں میری روزی تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ عمر بن قرہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالےٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا—مجمع البحرین میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی ہے، اور اُن کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے)

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ آیت ہے قرآن کی تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اللہ تعالےٰ نے شراب کو رزق فرمایا، حالانکہ وہ حرام ہے۔ اور فرمایا وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ پس اگر کسی شخص نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اس آیت کے خلاف ہوا، اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ ان اللہ قسم الارزاق بین خلقہ حلالا ولم یقسمها حراما۔ اِس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا، بہرحال اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحبِ مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ اِس بات میں احادیث متعارض ہیں، صحیح نہیں ہے۔

وَاجْعَلْنِيْ فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ۔ مجھ کو ان زندوں میں کر جن کو بہشت میں روزی دی جاتی ہے (یعنی شہیدوں میں، جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا «بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ»)۔

رَزْمٌ۔ مرجانا، پکڑنا، غالب ہونا، بیٹھ جانا، جننا، دیر تک رہنا، اکٹھا کرنا۔

تَرْزِيْمٌ۔ باندھنا، جمع کرنا۔

مُرَازَمَةٌ۔ مدت تک رہنا، ہر روز کھانا، بدلتے جانا۔

إِنَّ نَاقَتَهُ تَلَحْلَحَتْ وَأَرْزَمَتْ۔ اس کی اونٹنی ٹھہر گئی، (اڑ گئی)، آواز کرنے لگی۔

إِرْزَامٌ۔ وہ آواز جس میں مُنہ نہ کھلے۔

عَلَى نَاقَةٍ لَهُ رَازِمٍ۔ ایک دبلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی۔

تَرَكْتُ الْمُخَّ رِزَامًا۔ میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دُبلا کر کے چھوڑ دیا۔

رِزَامٌ۔ جمع ہے رَازِمٌ کی (کذا فی النہایۃ)

مگر محیط میں ہے کہ رَازِمٌ کی جمع رُزَّمٌ آتی ہے۔

إِذَا أَكَلْتُمْ فَرَازِمُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو خدا کا شکر کرتے جاؤ (ہر لقمہ پر الحمد للہ کہتے جاؤ (بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ سے یہ مُراد ہے کہ نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزہ دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ۔ تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزہ دار غذاؤں کی خُو نہ ہو جائے، دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ گے تو اس کی لذّت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے۔ بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ یہ ہے کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا، کسی دن دُودھ، کسی دن کھجور، کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ (ہِں عرب کہتے ہیں)

رَازَمَتِ الْإِبِلُ۔ جب اونٹ ایک دن میٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھٹا۔

أَمَرَ بِغَرَائِرَ جُعِلَ فِيْهِنَّ رِزَمٌ مِّنْ دَقِيْقٍ۔ آپ نے حکم دیا، غراروں میں آٹے کے رزمے رکھدیئے گئے (غرارہ اُس تھیلے، گٹھرے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)۔

رِزْمَةٌ۔ کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رزمۃ غرارہ کا

تیسرا یا چوتھا حصہ ہوتا ہے۔)

کَانَ مَعِیْ ثَوْبٌ وَشَیْءٌ فِیْ بَعْضِ الزِّرْمِیْ۔ میرے پاس کسی گٹھری میں کچھ نقشین کپڑا تھا۔

اُتِیَ الرِّضَا بِزُرْمٍ ثِیَابًا۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے۔

اَزْرَمَ الرَّعْدُ۔ بجلی زور سے کڑکنے لگی۔

رَزْنٌ۔ کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اُس کو اُٹھانا، اقامت کرنا۔

رَزَانَۃٌ۔ وقار اور تمکین، باوجھ، عقلمندی۔

رَزُوْنَۃٌ۔ سوکھ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ۔ (یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعریف میں کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ، وقار اور تمکین والی، اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اُٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)۔

(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مَعْ لُحُوْمِ الْغَدَافِلِ۔ یعنی پورے موٹے تازے اونٹوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے، یعنی کم خوراک ہے، اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)۔

اہلِ عرب کہتے ہیں:

اِمْرَأَۃٌ رَزَانٌ یا رَزِیْنَۃٌ۔ سنجیدہ، متانت والی عورت (اس کی ندیچھوری، پیٹ کی ہلکی)۔

اَرْزَنُ۔ ایک سخت لکڑی کا درخت ہے، اس کی لاٹھیاں بناتے ہیں۔

رَازِیٌّ۔ کسی کا احسان قبول کرنا

اِرْتِزَاءٌ۔ آڑ طلب کرنا، پناہ چاہنا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرْزِیٌّ۔ مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رَزِیَّۃٌ سے ہے، جس کا بیان اوپر گزرا۔

بابُ الرّاء مع السین

رَسَبٌ یا رُسَبٌ۔ وہ تلوار جو مضروب[۱] میں گھس جائے اس میں غائب ہو جائے۔

رُسُوْبٌ۔ نیچے بیٹھ جانا، اندر گھس جانا۔

رَاسِبٌ۔ حلیم، بردبار، ثابت و مضبوط۔

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیْفٌ یُقَالُ لَہُ الرُّسُوْبُ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رُسوب کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)۔

کَانَ لَہُ سَیْفٌ سَمَّاہُ مُرْسَبًا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تلوار تھی، جس کا نام انھوں نے "مُرسَب" رکھا تھا۔ (وہ کہتے ہیں):

ضَرَبْتُ بِالْمُرْسَبِ رَأْسَ الْبِطْرِیْقِ[۲]۔ میں نے برگیڈیئر کے سر پر مُرسَب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)۔

اِذَا طَغَتْ بِہِمُ النَّارُ اَرْسَبَتْہُمُ الْاَغْلَالُ۔ جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اُچھالے گی، تو ان کے طوق وزنجیر اُن کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)۔

رَسَبَ فِی الْمَاءِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا۔ وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے۔

اَئِمَّۃُ الْعَدْلِ اَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِیْ فِی الْاَرْضِ۔ عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (اُن کی حکومت کوئی

---

[۱] مضروب۔ وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے، خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور۔ ۱۲ منہ

[۲] فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں۔ طرخان دوم جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

میٹ نہیں سکتا، کیونکہ ساری رحمت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)۔

سَرَکَلَمٌ۔ سُرین یعنی چوتڑ اور ران پر گوشت کم ہونا۔

اِرْسَاحٌ۔ ڈھلا کرنا۔

سَرَحَاءُ۔ وہ عورت جس کے سُرین پر گوشت کی کمی ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَسْرَحَ فَھُوَ لِغُلَّانَ۔ اگر اس عورت کا بچہ ڈھلے سرین کا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

لَا تَسْتَرْضِعُوْا اَدْکَاسَ الرُّسْحِ وَلَا الْعُشَّ اپنی اولاد کو ان سُرین والی عورتوں کا دودھ نہ پلاؤ جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا دودھ بھی نہ پلاؤ جن کی بینائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے، وہ دودھ مت پلاؤ، کیونکہ دودھ سے ان میں بھی یہ خرابیاں پیدا ہوں گی)۔

سَرْسٌ۔ کھودنا، گاڑنا (جیسے دَسٌ) پہچاننا، اصلاح کرنا یا فساد کرانا)۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ سَاسُوْنَا الصُّلْحَ۔ مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں **سَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ** ہے۔ یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ایک روایت میں **دَاسُوْنَا** ہے۔ یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)

مُوَاسَاۃٌ۔ بمعنی موافقت۔

سَسْتُ بَیْنَھُمْ۔ میں نے اُن میں صلح کرا دی۔

بَلَغَنِیْ رَسٌّ مِّنْ خَبَرٍ۔ مجھ کو اس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی

اَرْسُہٗ فِیْ کَفِّیْ وَاَحْدِثْ بِہِ الْخَاتَمَ۔ میں اپنے دل میں پہلے اُس کو جما لیتا پھر خادم سے اُس کو بیان کرتا (تاکہ خوب یاد ہو جائے)

اَمِنْ اَھْلِ الرَّسِّ وَالرَّھْمَسَۃِ۔ کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (یہ حجاج نے نعمان بن زرعہ سے کہا) زمخشری نے کہا **سَرْسٌ** کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوْا نَبِیَّھُمْ۔ اصحاب الرس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا رس، ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا۔ بعض نے کہا وہی اصحاب الاخدود ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ رس، وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو۔ بعض نے کہا کچا کنواں)۔

رَسِیْسٌ۔ جما ہوا یا سالم

رَسُّ الْحُمّٰی یَا رَسِیْسُھَا۔ بخار کی ابتدا۔

سَرْسَعٌ۔ چپک جانا، لگ جانا، بچے کے ہاتھ یا پاؤں میں تیر یا کانچ کا ٹانکا نکالنے کا نظر بند کے دفعیہ کے لئے۔

سَسَعٌ۔ پلکوں کا خراب ہونا۔

اِنَّہٗ سَکِیَ حَتّٰی سَسِعَتْ عَیْنُہٗ۔ وہ یہاں تک رویا کہ ان کی پلکیں چپک گئیں، آنکھ خراب ہو گئی۔

تَرْسِیْعٌ چھینی **سَسَعٌ** ہے۔

مُرَسِّیْعٌ۔ ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے۔

سَرْسَعٌ یَا رُسَعٌ وہ جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتھیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ران کے درمیان ہیں۔

سَرْسُفٌ یَا سَرْسَفَانٌ۔ اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے

اِرْسَافٌ۔ بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا۔

اِرْسَفَافٌ۔ اونچا ہونا۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَرْسُفُ فِی قُیُوْدِہٖ۔ اتنے میں ابو جندل آہو بیڑیاں اُٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرت نے فرمایا **اِجْزُہُ** لی اس کو میرے لئے چھوڑ دے)

سَرْسَلٌ۔ بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی **اَرْسَالٌ** بھیجنا، چھوڑ دینا

مُرْسَلَۃٌ اور **رِسَالَۃٌ**۔ بھیجنا۔

اِسْتِرْسَالٌ۔ سیدھا ٹانکنا، پیغام طلب کرنا، مانوس ہونا کھل کر باتیں کرنا۔

اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلَیْہِ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَرْسَالًا یُّصَلُّوْنَ

Marfat.com

عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ در گروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا، آپ پر نمازِ (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) (یہ "رَسَلٌ" کی جمع ہے)۔

اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاِنَّہٗ سَیُوْتٰی بِکُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتُرْھَقُوْنَ عَنِّیْ۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کئے جاؤ گے۔

رَسَلٌ۔ اونٹ اور بکریوں کا مندہ، جس میں دس راس سے لے کر پچیس ۲۵ تک ہوں۔

وَوَقِیْدٌ کَثِیْرُ الرِّسْلِ قَلِیْلُ الرِّسْلِ۔ اور مندہ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دودھ کم (بعض ترجمہ اس طرح پر کیا ہے "اور مندہ جو چارہ کے لئے بہت پھیلتا ہے (یعنی دور دور جاتا ہے قحط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم")

اِلَّا مَنْ اَعْطٰی فِیْ نَجْدَتِھَا وَرِسْلِھَا۔ مگر جو شخص زکوٰۃ دے، دونوں حالتوں میں، جب اونٹ اچھے موٹے تازے ہوں اور جب وہ دبلے سوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ)؛

عَلٰی رِسْلِکَ۔ یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں کہ)؛

عَلٰی ھِیْنَتِکَ۔ یعنی استقلال اور تحمل رکھ، جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (ازہری نے کہا فِیْ رِسْلِھَا سے یہ مراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فربہی کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا) (نہایہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوٰۃ دے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ نَجْدَتِھَا وَرِسْلِھَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں۔ تو دشواری قحط کا زمانہ ہے اور آسانی ارزانی کا زمانہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)۔

رَأَیْتُ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْہِ الرِّسْلُ الْبَیَاضَ اَکْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَأَیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْہِ التَّمْرُ السَّوَادَ اَکْثَرَ مِنَ الْبَیَاضِ۔ میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں کھجور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے۔ (سفیدی سے دودھ مراد ہے اور سیاہی سے کھجور)۔

عَلٰی رِسْلِکُمَا۔ ذرا ٹھہرو صبر کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کرلو کہ یہ عورت کون ہے۔ آں حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ ان کا ایمان بچایا، ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)

عَلٰی رِسْلِکُمْ۔ اسی طرح ٹھہرے رہو۔

اَنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ۔ اچھی طرح اطمینان سے جا (نرمی اور بردباری کے ساتھ)۔

فَیُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ۔ دودھ میں برکت ہو۔

فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلِھَا۔ وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

اِبْغِنَا رِسْلًا۔ ہمارے لئے دودھ تلاش کر۔

فَتَرَسَّلَ۔ ٹھہر ٹھہر کر، الگ الگ ایک کلمہ کہا۔

کَانَ فِیْ کَلَامِہٖ تَرْسِیْلٌ۔ آنحضرتؐ کے کلام میں ترسیل تھی (یعنی ترتیل، وہ یہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑائے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ)

تَرَسَّلَ فِیْ کَلَامِہٖ وَمَشْیِہٖ۔ بات چیت اور چلنے

Marfat.com

دونوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ۔ جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ اِسْتَرْسَلَ إِلَى مُسْلِمٍ فَغَبَنَهُ۔ جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسا کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی (دغا دی)۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبْوًا۔ جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دغا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دغا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُرْسِلَةً۔ ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر کر چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ):

أَمْسَتْ سُعَادُ بِأَرْضٍ لَا يُبَلِّغُهَا
إِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

یعنی، سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے، جہاں عمدہ ذات والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچ سکتے ہیں۔

مَرَاسِيلُ جمع ہے مِرْسَالٌ کی، یعنی تیز رَو جلد چلنے والا۔

فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً۔ عبد اللہ بن عمر نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو یہودی ہو۔

أُرْسِلَ إِلَيْهِ۔ کیا آسمان پر آنے کے لئے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَيْرٌ مِمَّا أُرْسِلْتَ بِهِ أَوْ شَرٌّ مِمَّا أُرْسِلْتَ بِهِ۔ اس کی بھلائی جس کے لئے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خیر مما اُرسلت بہ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی)۔

أَرْسَلَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ فِي رَكْبٍ۔ ابو سفیان جو چند سواروں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

ثَلَاثُ تَسْبِيحَاتٍ فِي تَرَسُّلٍ۔ رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں (بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر قولِ صحیح یہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلْ فِي رَأْيِكَ۔ مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)۔

فَإِنَّ سُرْعَةَ الْإِسْتِرْسَالِ إِلَى مَنْ تَسْتَقِلُّ دُونَهُ بُهُوسَةٌ بِأَخِيكَ۔ اس لئے کہ جلدی سے بھروسا کر لینا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا، مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آ جاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھا چکا ہوں اور اٹھا رہا ہوں، مگر کیا کروں اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔

لَا تَثْنِ عِنَانَكَ إِلَى اسْتِرْسَالٍ فَيَسْلَمَكَ إِلَى عَنَاءٍ۔ اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ، نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسّی بند سوا دے گا۔

مِنْ فِضَّةٍ إِسْتِرْسَالِهِ۔ آں حضرتؐ کی بے انتہا خوش مزاجی اور نرمی سے۔

إِذَا ذَبَحْتَ فَأَرْسِلْ۔ پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ وہ پھڑپھڑا سکے، اس کو پکڑے رہنا منع ہے)۔

كَانَتْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْعَمَائِمُ الْبِيضُ الْمُرْسَلَةُ۔ فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے، جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

Marfat.com

اَلدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ۔ چھٹا ہوا جانور۔
اَرْسَلَ یَدَیْہِ۔ اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی لٹکتے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔
اَرْسِلْ نَفْسَکَ فَتَشَہَّدْ۔ اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)
جَاءَتِ الْخَیْلُ اَرْسَالًا۔ سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)
مُرْسَلٌ۔ وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعضوں نے منقطع کو بھی مُرسل کہا ہے، اس کی جمع مَرَاسِیْلُ ہے۔
رَسْمٌ۔ گھر گرا دینا، اس کا نشان باقی رکھنا، حکم کرنا، غائب ہو جانا، لکھنا، نشان کرنا، رواج، عادت، درجہ اور مرتبہ
رَسْمِیٌّ۔ سرکاری باقاعدہ۔
تَرْسِیْمٌ۔ لکیریں کرنا۔
تَرَسُّمٌ۔ دریافت کرنا، غور کرنا، یاد کرنا۔
لَمَّا بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ اِذَا النَّاسُ یَرْسُمُوْنَ نَحْوَکَ۔ جب آپ کراع غمیم میں پہنچے، دیکھا تو لوگ ادھر لپکتے آرہے ہیں (تیز قدمی سے) (نہایہ میں ہے کہ)
رَمِیْمٌ۔ ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین پر نشانات نسبتاً گہرے پڑتے ہیں۔
فَرُمِیَتْ بِالْقَبَاطِیِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰی نَزَحُوْھَا۔ اس میں مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکال ڈالا۔
ثِیَابٌ مُرَسَّمَۃٌ۔ وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔
رَسَمَ فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں غائب ہو گیا۔
رَسُوْمٌ۔ آنحضرت ؐ کی ایک تلوار کا نام تھا۔
رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ۔ میں نے تعمیر کے لئے رنگ ڈالا۔
رَسَمْتُ الْکِتَابَ۔ میں نے کتاب لکھ ڈالی۔
شَھِدَ عَلٰی رَسْمِ الْقِبَالَۃِ۔ قبالہ کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔
رَسَنٌ۔ رسی باندھنا۔
اِرْسَانٌ۔ رسی بنانا۔
مَرْسِنٌ۔ ناک۔
وَاَجْرَرْتُ الْمُرْسُوْنَ مَرْسَنَہٗ۔ میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسی کھینچنے دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا، مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا، ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)
وَرُمِیَ بِرَمَنِیْکَ عَلٰی غَارِبِکَ (تیری خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رض مر گئیں) اب تیری رسی تیرے مونڈھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہو گیا اب کوئی بُری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہ رضؓ نے یزید بن اصم سے فرمایا۔
رَسْوٌ یا رُسُوٌّ۔ جمنا، گڑنا، نیت کرنا، ٹکڑا کنارہ، روایت کرنا۔
اِرْسَاءٌ۔ جمانا، گاڑنا۔
فَاَرْسَاھَا بِالْجِبَالِ۔ پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔
اَلْقٰی مَرَاسِیَہٗ۔ اقامت کی۔
بِکُمْ تُسْتَقَلُّ جِبَالُ الْاَرْضِ عَنْ مَرَاسِیْھَا تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔
رَسَتْ اَقْدَامُھُمْ۔ ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَخَتْ اَقْدَامُھُمْ یا ثَبَتَتْ اَقْدَامُھُمْ۔

بابُ الراء مع الشین

رَشَأٌ۔ ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے، جماح کرنا۔
رَشْحٌ پسینہ نکلنا، اُچھلنا، کودنا، دینا، پسیجنا، ٹپکنا،
تَرْشِیْحٌ۔ اچھی طرح خدمت کرنا، چاٹنا، پالنا۔
رَشِیْحٌ۔ پسینہ۔

Marfat.com

اِرْتِشَاحٌ اور تَرَشُّحٌ پسیجنا، ٹپکنا (جیسے اِرْشَاحٌ ہے)۔
یَبْلُغُ الرَّشْحُ اٰذَانَهُمْ۔ پسینہ ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشَحٌ بفتحتین روایت کیا ہے مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی)۔

رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ۔ ان کا پسینہ مشک ہو گا (یعنی مُشک کی طرح خوشبودار)۔

یَاْكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا وَيُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا۔ اس کا کٹا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبرگیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔

اِنَّهٗ رَشَّحَ وَلَدَهٗ لِوِلَايَةِ الْعَهْدِ۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)

اِحْفِرُوْا لِيْ حَتّٰى تَبْلُغَ الرَّشْحَ۔ میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشْحُ الْجَبِيْنِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمَوْتِ۔ پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِرَشْحِ الْجَبِيْنِ۔ مومن پیشانی کے پسینہ سے مرجاتا ہے۔

رَشُدٌ یا رَشَدٌ یا رَشَادٌ۔ رستہ پانا۔

اِرْشَادٌ۔ سن شعور کو پہنچنا، ہدایت کرنا۔

اِسْتِرْشَادٌ۔ ہدایت چاہنا۔

اُمُّ رَاشِدٍ۔ چوہیا (چوہے کی مادہ)

حَبُّ الرَّشَادِ۔ ہالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو اُن کے مفید اور مضر باتیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشید وہ ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح و مشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ۔ تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جانشینوں طریق لازم کرلو (اسی پر چلو۔ خلفائے راشدین سے مُراد حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہوسکتا ہے جو اُن ہی کے طریقے پر کاربند ہو۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے، سنت تو آں حضرت ہی کا قول و فعل ہے کیوں کہ آپ خطاء سے معصوم تھے اور آپ کے خلفا معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اُس پر چلے تم بھی اسی پر چلو، کیونکہ وہ دونوں کی سنت ہے)۔

اِرْشَادُ الضَّالِّ۔ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنِ ادَّعٰى وَلَدًا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔ جو شخص ایسے لڑکے کا دعوے کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو، تو نہ وہ وارث ہوگا، اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

وَلَدُ رِشْدَةٍ۔ وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو اُس کی ضد۔

وَلَدُ زِنْيَةٍ۔ یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعضوں نے کہا کہ رَشْدَةٌ بفتحہ را اور زَنْيَةٌ بفتحہ زا زیادہ فصیح ہے)

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ اس کا لڑکا کہلا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہوسکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے اُن مالکوں پر جو ایسے ناجائز اور خلافِ قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو انہوں کا وارث اور جانشین بناتے ہیں بلاد اور امصار دکن میں یہ خرابی عام ہوگئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا۔ آخر ۱۳۲۶ھ غرۂ ماہ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا۔ ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہوگیا، ہزاروں آدمی مرگئے اور ہزاروں بے ساز و سامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے۔ اب پھر اُس کی

Marfat.com

از سرِ نو آبادکاری کی تو عقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں، لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یعنی بد اعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز۔ معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ۔ کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔

إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا۔ مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ عمدہ اور بہتر ہوتا اسی کو آپ اختیار کرتے۔

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدَى۔ وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اس نے ہدایت پائی۔

إِيْنَاسُ الرُّشْدِ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فان انستم منھم رشدا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال و دولت کو لٹانے اور اڑانے کو برا سمجھنے لگیں)۔

إِسْتَخِيْرُوا اللّٰهَ يَغْرِمْ لَكُمْ عَلٰى رُشْدِكُمْ۔ اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا

رَشِيْدٌ۔ ہارون بن محمد مہدی خلیفہ عباسی کا لقب تھا

رَشٌّ۔ چھڑکنا، خفیف بارش۔

رَشَاشٌ۔ جو اڑ کر آئے، پانی یا پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں۔

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ۔ پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا ڈالا تاکہ پانی میں اسراف نہ ہو۔ کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں، جو اسراف میں داخل ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ آنحضرتؐ کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے، اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے۔)

رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا۔

تَرَشْرُشٌ۔ تھوڑا تھوڑا ٹپکنا۔

رَشْفٌ یا تَرْشَافٌ۔ چوس لینا، سب پی جانا، کچھ نہ چھوڑنا۔

تَرْشِيْفٌ۔ خوب چوسنا۔

رَشْقٌ۔ مارنا۔

رَشَاقَةٌ۔ خوش قامتی اور لطافت۔

لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ یہ ہجو مشرکوں پر تیر مارنے سے زیادہ سخت ہے۔

فَالْحَقَ رَجُلًا فَرَشَقَهُ بِسَهْمٍ۔ میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا۔

فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا۔ انھوں نے ان پر تیر لگائے۔ (بعض نے رِشْقًا بکسرہ را روایت کیا ہے۔)

رِشْقٌ۔ سب لوگوں کے ایک بار کی تیر چلانے کو کہتے ہیں، (یعنی ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی۔ اور رِشْقٌ اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیر انداز کئی تیر ایک بار کی چلائے۔)

لَا يَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ۔ ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا۔ یہ ان کی تیر اندازی کی تعریف ہے)۔

مِنْ رِشْقٍ بِنَبْلٍ۔ (اگر بہ فتحہ را ہو تو) تیر مارنا (اگر بکسرہ را ہو تو) ایک بار کی کئی تیر مارنا۔

رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ۔ ٹڈی کا ایک دل۔

كَانَ يَخْرُجُ فَيَرْمِي الْاَرْشَاقَ۔ وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بار کی مارتے تھے۔

اَرْشَاقٌ جمع ہے رِشْقٌ کی۔

كَاَنِّيْ بِرَشْقِ الْقَلَمِ فِيْ مَسَامِعِيْ حِيْنَ جَرٰى عَلَى الْاَلْوَاحِ (حضرت موسیٰؑ فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے

Marfat.com

کی آواز جو گنجنوں پر چل رہا تھا، جس رہا تھا اللہ تعالیٰ تورات شریف لکھوا رہا تھا)۔

صَرِیْرُ الْقَلَمِ۔ صَرِیْر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)

فَسَمِعْتُ اَحَدًا فِی الْحَبْسِ اِلَّا تَرَشَّفَهٗ وَحَنَّ اِلَیْهِ

قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (بیعتاً) محبت (ترشے) حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہوا ہو)

رَجُلٌ رَشِیْقُ الْقَدِّ اَمْرَدُ الْخَدِّ۔ مرد خوش قامت خوبرو

رِشْكٌ۔ بڑی ڈاڑھی والا جس کا تیرہ سروں سے دُور جائے

رُشْكٌ۔ فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں۔

یَزِیْدُ الرِّشْكِ۔ ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کی ڈاڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اُس میں گھس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی۔ بعض نے رَشْكٌ بہ فتحہ الف لکھا ہے چونکہ وہ بڑا ماہر تھا

رِشْوَةٌ۔ رشوت دینا۔

رِشَاءٌ۔ ڈول کی رسّی۔

رُشْوَةٌ یا رِشْوَةٌ یا رِشْوَةٌ۔ باطل خواستہ کار برآری کے لئے کسی صاحب اختیار شخص کو کچھ دینا (اگر یہ دینا مجبوری اور کار برآری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)

اِرْتِشَاءٌ۔ رشوت لینا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے (نہایہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اُس کا طالب اور لینے والا ہے)

رَاشِیْنٌ۔ وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرار داد کو کمی بیشی کر کے طے کرلے، لیکن جو اُجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حبش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کرلئے گئے تو انھوں نے دو

اشرفیاں صرف کر کے رہائی حاصل کی۔ اور ایک جماعت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کر دے تو اس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے۔ یہ قرائنیہ جو سلطانِ زمانہ کے تقلید نصاریٰ حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے، صریح ظلم ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدّہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرائنیہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔ یہ شخص بے بچھک سُبک رفتاری سے ایک طرف کو چلدیا تاکہ اُس کو لوگ مقامی جدّہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی شہر پاکر اس کے تعاقب میں دَوڑا۔ شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جیب میں رکھ واپس ہو گیا۔ بیچارہ قرنطینہ کے وصولِ اور سختی سے بچکر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔ حق تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہوگا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ قرنطینہ کے جھونپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔ تعزیرات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔

رَمَاشٌ۔ ہرن کا بچہ۔

اِسْتِرْشَاءٌ۔ رشوت طلب کرنا۔

بابُ الراء مع الصاد

رَصَعٌ۔ دونوں چوٹڑوں کا اُٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَرْصَعُ۔ وہ شخص جس میں رَصَع کی مذکورہ علامات پائی جائیں۔

اُرَصَّعُ۔ اس کی تصغیر ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَصَّعَ۔ اگر اس کا بچہ اُرَصَّع پیدا ہو

Marfat.com

اَرْصَحُ بھی بمعنی اَرْشَحُ ہے (نہایہ میں ہے کہ لغت کی رُو سے اَرْصَحُ اور اَرْشَحُ وہ ہے جس کے دونوں سُرین پر گوشت کی کمی ہو)۔

رَصْدٌ یا رَصَدٌ۔ تاکنا۔

اِرْصَادٌ۔ تیار کرنا، بدلہ دینا۔

تَرَصُّدٌ۔ انتظار کرنا، تاکنا۔

رَاصِدٌ۔ شیر، رقیب، راستے کا چوکیدار۔

رَصَدٌ۔ عرف میں اُس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دُوربین نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرامِ فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اِلَّا دِیْنَاراً اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔ (اگر اُحد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آجائے، اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے) البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَصَدْتُہٗ۔ میں اُس کی تاک میں بیٹھا۔)

اَرْصَدْتُ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ۔ میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے کہ:

وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اَلَّا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ

یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے، جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے نہ رکھ چھوڑا ہو۔)

فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا۔

جَعَلَہٗ رَصَدًا۔ اس کو نگہبان بنایا۔

فَاَخَذَ عَلَیْنَا بِالْمَرْصَدِ۔ ہم پر تاک لگائی یا تاک لگانے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ رَاصِدٌ کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ رَاصِدٌ کی جمع رَصَدٌ اور رُصَّدٌ دونوں آئی ہیں)۔

مِرْصَادٌ۔ گزرنے کا راستہ

مَرْصَدٌ۔ ناکہ، گزرگاہ، درّہ

مَا خَلَّفَ مِنْ دُنْیَاکُمْ اِلَّا ثَلٰثَ مِائَۃِ دِرْھَمٍ کَانَ اَرْصَدَھَا لِشِرَاءِ خَادِمٍ۔ (امام حسنؑ نے اپنے والد ماجد جناب امیرؓ کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال و اسباب میں سے کچھ نہیں چھوڑا، صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لئے انھوں نے اُٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے، بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے، صرف خشک ستو پر روزہ افطار کرتے، حالانکہ ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کے حاکم تھے)۔

کَانُوْا لَا یُرْصِدُوْنَ الثِّمَارَ فِی الدَّیْنِ وَیَبْغِیْ اَنْ یُّرْصِدُوا الْعَیْنَ فِی الدَّیْنِ۔ صحابہؓ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں مجرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے، گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جنس کو قرض میں مجرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جنس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، مگر دوسری طرف صاحبِ نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اُسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)۔

مَنْ حَارَبَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِیْ۔ جو کوئی میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی) اُس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی۔

یُرْصِدُ بِشَاھِدَیْ عَدْلٍ دَعْوَاہُ۔ دو عادل گواہ تیار رکھے۔

ضَرَبَہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ وَقَالَ یَتَرَصَّدُ۔ اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سُننے کا منتظر ہے)۔

اُذْکُرُوْا رَصَدًا فَاَکُوْنَ خَلْفَکُمْ۔ میں اُن لوگوں کا

Marfat.com

خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں آپ کی حفاظت کے لئے)۔

فَبَانَ الظَّالِمَ رَصِيدُهُ حَتَّى أُدِيلَ مِنْهُ الْمَظْلُومُ
میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غلبہ کرتا ہوں (مظلوم کے دن، یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں، یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)۔

رَضَّ۔ ملا دینا، جوڑ دینا، برابر کرنا، توڑنا۔

تَهْيِيضٌ۔ رانگ چڑھانا۔

تَرَاصُفٌ۔ بن جانا، پیوستہ ہونا۔

رَصَاصٌ۔ سیسہ، رانگ (وہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سیاہ جس کو اسرب اور ابار کہتے ہیں، اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)

رَصَاصَةٌ۔ بندوق کی گولی۔

رَصَاصَةٌ۔ بخیل۔

رَصَّةٌ۔ ایک بار۔

تَرَاصُّوا فِي الصُّفُوفِ۔ نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو (بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں موندھے سے موندھا ملا کر)

فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ
کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے (درست حکم اس آیت میں ہے أَقِيمُوا الصَّلَاةَ اسی حدیث میں ہے يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا۔ آپ ہمارے موندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)

رَأْسُ الْجِنَاةِ۔ عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)۔

نُصِبَتْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ أُرْصِدَ رَصًّا
تم پر عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب فٹ کیا جاتا (اچھا ٹھونس)۔

فَرَصَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت نے اس کو خوب دبایا (ایک روایت میں فَرَضَّهُ ہے یعنی آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا (وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا)۔

لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ۔ اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی (ایک روایت میں رَصَاصَةً ہے)۔

وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے، یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور جلدی گرے گا)۔

مَرْصُوصَةٌ۔ وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو۔

رَصْعٌ۔ ہاتھ سے ازار، بہچے سے کونچنا، کونٹنا، غائب کر دینا گھسیڑ کر۔

رَصَاعٌ۔ جماع کرنا۔

رُصُوعٌ۔ اقامت کرنا۔

أَنْ جَامَعَتْ بِهِ أُمَّ صَبِيعٍ۔ اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے چوتڑوں پر گوشت کم ہو۔

أُرْصُبِيعٌ۔ "أُرْصُبِيعٌ" کی تصغیر ہے۔ معنی بھی وہی ہیں۔ جوہری نے کہا أُرْصُبٌ میں ایک لغت أُرْصُعٌ بھی ہے۔ اس کا مؤنث سَمَاعًا ہے بہ معنی جس عورت کے سُرین نہ ہو (یعنی ان پر گوشت کی کمی ہو)۔

إِنَّهُ بَكَى حَتَّى رَصِعَتْ عَيْنُهُ۔ وہ یہاں تک رویے کہ اُن کی آنکھ خراب ہو گئی (مشہور رَسِعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا)۔

رَصِيعُ إِيمَانٍ۔ ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ۔

تَرْصِيعٌ۔ ترکیب، زینت دینا۔

سَيْفٌ مُرَصَّعٌ۔ مُرصّع تلوار۔ (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ ہو)

مُرَصَّعٌ بِالْجَوَاهِرِ۔ جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے ہوں)، (ایک روایت میں سَرِيعُ إِيمَانٍ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)۔

سُرْصُعٌ۔ ایک لغت ہے زُرْعٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ (پہنچا)۔

Marfat.com

اِنَّ کُمَّہٗ کَانَ اِلٰی رُصْغِہٖ۔ آپ کی آستین پہونچے تک تھی۔

رِصَاغٌ۔ رسّی۔

رَصْفٌ۔ ملانا، سزاوار ہونا۔

رَصَافَۃٌ۔ مضبوطی، پائداری۔

رُصَافَۃٌ۔ ایک محلہ ہے بغداد میں۔

اِنَّہٗ مَضَغَ وَتَرًا فِیْ رَمَضَانَ وَرَصَفَ بِہٖ وَتَرَقَوْسِہٖ۔ آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالتِ روزہ) تانت کو چبایا اور اس سے اپنی کمان کا چلّہ مضبوط کیا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَصَفَ السَّہْمَ۔ جب تیر میں رِصاف لگائے (یعنی وہ پٹھ جو تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے۔)

یَنْظُرُ فِیْ رِصَافِہٖ ثُمَّ فِیْ قُذَذِہٖ فَلَا یَرٰی شَیْئًا

اس کے رِصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں، لیکن کچھ نہ پائے۔ (خون وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہو ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ میں سے نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں، یہی مثال خارجیوں کی آپ نے بیان فرمائی، وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے، تہجد گزار اور شب بیدار تھے، مگر فرمایا کہ اُن میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین داری کی محبت خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے جو آنحضرتؐ کے محبوب اور چہیتے تھے۔ یعنی حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہؓ اُن کو کافر اور فاسق جانتے تھے۔ قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں کرتے تھے، بلکہ اپنی رائے سے معنی بناتے تھے پس درحقیقت دشمنِ خدا اور رسولؐ تھے۔ یہی حال ان بعض مقلدوں کا ہے جو اپنے اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان کو کچھ مطلب ہی نہیں، وہ قرآن و حدیث کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس پر عمل کرنا ہے بلکہ محض تبرک کے لئے، اور عمل کے لئے وہ دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ، شرح وقایہ، درمختار اور منہاج وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بظاہر بڑے اتقا اور پرہیزگاری اور درویشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان کی ساری عبادت بے نور ہے۔)

لَمْ یَکُنْ لَنَا مَالٌ اَرْصَفُ مِنْہَا۔ (حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اُن سے کہتا ہے فلاں زمین خیرات کر دے انہوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کر دو اور شرط لگا دو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اُٹھاتے رہیں)۔

رَصَافَۃٌ۔ نرمی اور ملائمت، موافقت۔

بَیْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَالتَّرَاصُفِ۔ بُرے قِران اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِیْثٌ مِّنْ عَاقِلٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الشَّہْدِ بِمَاءِ رَصَفَۃٍ۔ عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رَصَفہ کے پانی میں شہد ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَصَفَۃٌ۔ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کر ندی میں اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

ضَرَبَہٗ بِمِرْصَافَتِہٖ وَسَطَ رَأْسِہٖ۔ ایک گُرز اس کی چندیا پر مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَصَفَۃٍ بِمَحْضِ الْاُرْزِیِّ۔ رصفہ کا پانی جس میں خالص دودھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِی الصَّفِّ۔ صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

بابُ الراء مع الضاد

رَضْبٌ۔ چوسنا، برسنا۔

بَکَائِیْ اَنْظُرُ اِلٰی رُضَابِ سُرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم

Marfat.com

گویا میں آنحضرت ﷺ کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہو گیا تھا۔

بُزَاق۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (لینی رال)۔

اور رُضَاب۔ جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔

(مجمل میں ہے کہ رُضَاب وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے منہ میں، اور برف کے ٹکڑے، مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا بھین اور وہ شبنم جو درخت پر گرتی ہو)۔

رَفْضٌ۔ توڑنا، کچلنا، دینا، عاجزی کرنا، لیپنا، قبول کرلینا۔

مُرَاقَضَةٌ۔ باہمی خواہش دینا، پتھر بازی کرنا۔

تَرَقُّمٌ۔ سُننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاقُمٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاشِيَةٍ بَيْنَهُمْ۔ ہم نے ان کو کچھ تھوڑا سا دینے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کردو۔

رَضْخٌ۔ قلیل عطیہ۔

وَيَرْضَخُ لَهُ مِنَ الذَّيْنِ تَرْضِيخَةً۔ وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سا عطیہ دے۔

إِذَا رَاثَتِ الْقَوْمُ كَانَتِ الْمَرَاثَةُ۔ جب شمن نزدیک آجائے اس وقت تیر اندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضْخٌ سے نکلا ہے، معنی توڑنا اور کوٹنا ہیں)

قَدْ فَضَخَ سَاسُ الْيَهُودِيَّةِ۔ آں حضرت نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طمع سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)

أَصَبْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلوایا۔

إِلَّا رَضْخَ مَا اسْتَطَعْتَ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

إِنَّ الرَّضْخَ صَايِرٌ طِلَّ عَلَى الرَّبِيضِ۔ اگر میں اس مال میں سے جو زیر تجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لاکر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

تَسْبَقُهُمَا الْقَوَاةُ تَنْزُو مِنْ تَحْتِ الْمَرَاضِخِ۔ اُس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گٹھلی گرتے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اُچھل کر دور جا پڑتی ہے)۔

مَرَاضِخُ۔ یہ مَرْضَخَةٌ یا مِرْضَاخٌ کی جمع ہے۔ عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گٹھلیاں کوٹتے ہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً دُوْمِيَّةً وَكَانَ سَلْمَانُ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً فَارِسِيَّةً۔ حضرت صہیبؓ باتیں کرنے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مولد رُوم میں سکونت پذیر رہے تھے) اور حضرت سلمان فارسی رومی بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

جَبَهَ بِهِ بِمِرْضَاخَةٍ۔ اور ایک بڑے پتھر سے مارا (جس پر گٹھلیاں توڑی جاتی ہیں)۔

رَضَاخٌ۔ عطیات و ہدایا۔

رُضِخَ لِأَبِي سُفْيَانَ وَلِابْنِهِ مُعَاوِيَةَ۔ ابوسفیانؓ اور اُن کے صاحبزادے معاویہؓ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیفِ قلب کے لئے)

رَضْرَضَةٌ۔ توڑنا یا چورہ کرنا۔

رَضْرَاضَةُ الْقَوْمِ۔ حوض کو نڑ کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں۔

رَضْرَاضٌ۔ چھوٹی کنکریاں، موٹا آدمی۔

مِنْ مَوْرِدٍ يَجُوبُ بِلَادِ فَادِ إِسْرَائِيلَ أَبْيَضَ رَضْرَاضًا

فَإِذَا رَجُلٌ أَسْوَدُ بِيَدِهِ مِرْضَخَةٌ مِنْ حَدِيدٍ يَقْضِبُ بِهَا الصَّهْبَةَ بَعْدَ الصَّهْبَةِ فَقَالَ ذَاكَ أَبُو جَهْلٍ۔ میں بدر کے اندھے کنوؤں پر گیا (جن کے اندر کفار بدر کی نعشیں ڈال دی گئی تھیں) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتوڑہ ہے وہ اس سفید رنگ شخص کو مار پر مار لگا رہا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ ابوجہل ہے (اس خبیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)۔

Marfat.com

رَضٌّ۔ کوٹنا، ریزہ ریزہ کرنا۔

رَضَّ رَأْسَ جَارِیَتِہٖ۔ اُس نے ایک چھوکری کا سر کچل ڈالا۔

نَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابَ ثُمَّ لَرُضَّ۔ (صحیح لَرُضَّ ہے صاد مہملہ سے، جیسے اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے)

خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِیْ۔ میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اِس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران ستر عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اُس کا چھونا نہ ہو سکتا۔)

فَرَضَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)۔

رَضْعٌ یا رَضْعٌ یا رِضَاعٌ یا رَضَاعَۃٌ یا رِضَاعَۃٌ یا رَضِیْعٌ۔ دُودھ چوسنا چھاتی میں سے۔

مُرَاضَعَۃٌ۔ دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا، بچہ دودھ پینے کے لئے آنا کے حوالے کرنا۔

اِرْضَاعٌ۔ دودھ پلانا۔

مُرْضِعَۃٌ۔ دُودھ پلانے والی۔

رَضِیْعٌ۔ شیر خوار۔

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ۔ رضاعت اس وقت کی معتبر ہے (حرمتِ نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچے کو دودھ کی بھوک ہو۔ (یعنی کم سنی میں دو برس کے اندر، لیکن متوسط سن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دُودھ پی لے تو اس سے حُرمتِ رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہ رضؓ بھی اس کی قائل تھیں۔ لیکن اکثر علمائے اِس کو جائز نہیں بتایا)۔

اَنْ لَّا یُؤْخَذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ۔ دُودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو، اس میں زکوٰۃ نہیں۔

اَسْلَمَہَا الرُّضَّاعُ وَتَرَکُوا الْمَضَاعَ۔ اس نے کمینوں کو سپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا۔

رُضَّاعٌ رَاضِعٌ۔ کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بدمعاش (بعض نے کہا "بخیل" جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سُن کر دوسرے لوگ نہ آجائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)۔

خُذْہَا وَاَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ۔ یہ مارے (سنبھال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن پاجیوں کی ہلاکت کا دن ہے (سلمہ بن اکوع رضؓ یہ رجز پڑھتے جاتے اور ان لٹیروں کو تیر مارتے جاتے تھے)۔

بِیْ مِنْ لُؤْمٍ وَّلَا رَضَاعَۃٌ۔ نہ میں بخیل ہوں، نہ مجھ میں کمینہ پن ہے۔

رَضَاعَۃٌ۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہ فتحہ را یا بکسرۂ را دودھ پینا اور رَضَاعَۃٌ صرف بہ فتحہ را بہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضُعَ آتا ہے بہ ضمہ ضاد۔

لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَّرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْہُ خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَہٗ۔ اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹھا کروں (مثلاً کہوں کمبخت کیا بخیل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)

اَرْضِعِیْہِ تَحْرُمِیْ عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ نے (ابوحذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اس کی محرم ہو جائیگی (اور ابوحذیفہ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اس کے دل میں کوئی شبہہ نہ رہے گا)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوحذیفہؓ کی بیوی کو دودھ نچوڑ کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا، نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور مُنہ لگا کر پیے۔ اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھونا بھی معاف رکھا، جیسے بڑے

Marfat.com

میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا، یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا

نِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (یعنی موقوفی یا موت) کیا بُری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے، روپیہ ملتا ہے۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے، مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرفی اور موقوفی ہوگی، یا موت آئے گی جب ان تمام نایائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا۔ اسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، مگر انھوں نے حاکم اور قاضی بننا گوارا نہ کیا۔ جیسے امام ابوحنیفہؒ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدۂ قضا کو قبول نہ کیا۔ اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دیدیتے ہیں۔ البتہ شاذ و نادر ہی حقیقت شناس اور سلیم اللیخ آسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوفی کے بعد بھی انھوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری۔ میں بلاتصنع کہتا ہوں وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ کہ جب میں جائی کورٹ میں ججی کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی پناہ اگر اللہ تعالےٰ مجھ کو دوسرے اس سے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں معروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا۔ لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو۔ اب تو حق تعالےٰ نے وہ غنا اور طمانیت قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی، چہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی)۔

مَا اَعْلَمُ اَنَّكَ اَرْضَعْتَنِيْ وَلَا اَخِيْرَ نِيْ۔

میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)۔

اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلانا باقی ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کو جو حالتِ شیر خوارگی گزر گئے تھے۔ بعض نے کہا، جب آں حضرتؐ کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو ام المومنین حضرت خدیجہؓ رونے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہہ رہا ہے کاش وہ اتنا جیتا کہ اس کے دودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے، تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی۔ تب اس حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو میں قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سنا دوں۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانے پر یقین ہے۔ یہ طرزِ شکر حضرت خدیجہؓ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انھوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی طبیعی نے کہا دودھ پلانے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لوٹتا رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواحِ طیبہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحیں۔ جنگِ بدر میں جو ایک بچہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچہ تو فردوسِ اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے اپنے ان کمالوں میں جو اہلِ بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)۔

رَضِيْعُ عَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ رضاعۃً کا دودھ شریک بھائی۔

سَرِيْحُ اَبْهَقَانَ۔ ابہقان کو دودھ کی طرح جمانے والا (ابہقان ایک بوٹی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ابہقان دودھ کی طرح جما لو جو چرتی ہیں ایک روایت میں سَرِيْحُ ہے صاد مہملہ سے۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے)۔

Marfat.com

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ۔
دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جوان ہونے کے بعد یتیمی ہے۔

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔
رضاعت سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے۔

فَاَتَمَّ اللّٰهُ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینہ کی عمر میں گزر گئے تھے)

رَضْفٌ۔ جلتے ہوئے پتھر، یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا

مِرْضَافَةٌ۔ جلتا ہوا پتھر۔

رَضِيْفٌ۔ گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے۔

مَرْضُوْفٌ۔ وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے۔

كَانَ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ
آنحضرتؐ اول تشہد میں اس طرح بیٹھتے، جیسے آپ جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)۔

رَضْفٌ کا مفرد رَضْفَةٌ ہے۔

وَذَكَرَ الْفِتَنَ ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ
پھر جو فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھال رہا ہوگا (یعنی بہت سخت فتنہ ہوگا)۔

اُكْوُوْهُ اَوْ اِرْضَعُوْهُ۔ اس کو آگ سے چرکا دو یا گرم پتھر سے داغو۔

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
جو لوگ خزانے سینت کر رکھتے ہیں (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ (وہ) پتھر سے داغے جائیں گے (اس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔

لَبَنٌ مَّمْخُوْضٌ وَّرَضِيْفُهُمَا۔ جو جانور ان کو دودھ پینے کے لئے دیا گیا ہے، اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض نے وَرَضِيْفِهِمَا۔ بکسرۂ فا پڑھا ہے، یعنی دودھیل اونٹنی کا دودھ۔)

فَبَيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا۔ وہ اپنے دودھ اور پتھر سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْ يَاْكُلُ الْاُمَامَةَ كَمَثَلِ جَدْيٍ بَطْنُهٗ مَمْلُوْءٌ رَضْفًا۔ جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اُجرت کھاتا ہے اُس کی مثال اس بکری کے بچے کی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے بھرا ہو۔

فَاِذَا اَقْرَيْصٌ مِّنْ مَلَّةٍ فِيْهِ اَثَرُ الرَّضِيْفِ
دیکھا تو ایک چھوٹی سی روٹی ہے جو جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے۔ اس پر پتھر پر بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چکنائی اس پر معلوم ہوتی ہے۔)

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِجَدْيَيْنِ مَرْضُوْفَيْنِ (جب ہند بنت عتبہ (معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی تو اس نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَافَةٍ۔ اُس کی چندیا پر ہتوڑا مارتا ہے (ایک روایت میں مِرْصَافَةٍ صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا۔)

وَرَضْفًا يَّاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ۔ اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے (جلائیں گے)

كَانَ مَجْلَسُهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ۔ آں حضرتؐ دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نمازمیں) ایسے ہوتے جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو۔ (یعنی پہلے تشہد میں تخفیف کرتے۔ بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ آپ چار رکعتی نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کے بعد سجدہ سے اُٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے۔ مگر یہ ترجمانی کچھ وقیع نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کو محدثین تشہد کے باب میں لائے ہیں)

اِذَا ابْتُلِيْتَ بِاَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ

Marfat.com

تَمَادَتْ عَلَى الرَّهْطِ حَتَّى تَهُمَّ۔ جب تو نا صبیوں کی صحبت میں گھر جائے (یعنی جو لوگ جناب امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح بیٹھ جیسے کوئی جلے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں سے جلدی اُٹھ جا، ایسی ناپاک صحبت سے دُور رہ)۔

رَضْخٌ۔ مسلسل سے روڑنا۔ کھوڑنا۔ گرنا۔ ارنا۔ بڑے بڑے پتھروں سے بنانا۔ ٹھہر جانا۔

رِضَامٌ۔ بڑے بڑے پتھر۔

رُضَامٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

رَضِیمٌ۔ پتھر سے بنا ہوا۔

رُضَیْمٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْأَقْرَبِیْنَ آتَى رَضْمَةَ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا۔ جب یہ آیت اُتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے، اس کے اوپر چڑھ گئے۔

رَضْمَةٌ۔ پُھُرو ہے رَضْمٌ اور رِضَامٌ کا بعض نے کہا رَضْمَةٌ پتھروں کا ٹھہ جوتے اوپر رکھے ہوں۔)

وَرَضَمُوا عَلَيْكِ الْحِجَارَةَ۔ (مُرتد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اُس پر پتھر چُن دیئے (اس کو پتھروں میں دبا دیا)

وَكَانَ الْبِنَاءُ الَّذِيْ قَالَ رَضْمًا۔ (قریش نے کعبے کو کڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتَّى رَكَزَ الرَّايَةَ فِيْ رَضْمَةٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ انھوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتَّى رَكِبَ الدَّابَّةَ فِيْ رَضْمَةٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔ پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوا عَلَيْكِ۔ پتھر اُس پر جوڑ دیئے۔ (راوی نے کہا رَضْمَةٌ بہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ بہ فتحتین دونوں طرح صحیح ہے۔)

رَضِیٌّ یا رَضِیَّةٌ یا رُضَیٌّ یا رَضْوَانًا یا رُضْوَانًا یا مَرْضَاةٌ۔ رضامندی۔

مُرَاضَاةٌ۔ کسی کی رضامندی ڈھونڈھنا۔

اِرْضَاءٌ۔ راضی کرنا۔

تَرَاضِیْ۔ آپس میں رضامندی۔

اِرْتِضَاءٌ۔ پسند کرنا، اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ۔ رضامندی۔

أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ۔ میں تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں ناخوشی سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

إِذَا قَالَ أَقْرَكَ اللّٰهُ عَلَى مَا أَقَرَّكَ اللّٰهُ فَهُمَا عَلَيْهِ رَاضِيَانِ۔ اگر مالکِ زمین نے قابض زمین سے یہ کہا میں تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں۔ جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا ہو (اس سے زمین کا ہبہ نہ ہوگا بلکہ) مالک زمین اور قابض کی دونوں کی رضامندی پر معاملہ رہے گا۔ اگر مالکِ زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)

أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔ (اے علیؓ، تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو، جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا) یہ آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب آپ جنگِ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، حضرت علیؓ کو مدینہ میں عیال والمال کے لئے چھوڑ گئے تھے، حضرت علیؓ کو حضرت علیؓ کا عدم شرکت جہاد سے ملال ہوا۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس سے اہلِ تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؓ رتم آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلا فصل تھے، کیونکہ یہ تشبیہ کُل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں کہ جیسے حضرت موسیٰؑ مقدور بھر جانے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ گئے تھے، ویسے ہی آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو زنانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارونؑ تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے۔ دوسرے غزوہ تبوک کو جاتے وقت

Marfat.com

آپ نماز پڑھانے کے لئے عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علی رضؓ ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے۔

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا۔ ہم اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ وَالثَّیِّبُ اِلَّا بِرِضَاھَا۔ کنواری یا باشوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغہ ہو) بے اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (پہلے اُس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے۔

رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا۔ وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اُس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دستِ سوال پھیلاتا ہے)۔

اَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ۔ اوّل وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔

اَرْجٰی اٰیَۃٍ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ (کیونکہ آنحضرتؐ اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے۔ لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امتِ محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے، وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ آنحضرتؐ کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی تو آپ ان کو بھی نکلوائیں گے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ۔ میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو۔

وَھَبْ لِنَفْسِکَ رِضَاءً مِّنْ نَّفْسِیْ۔ اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لئے کروں، اس پر خوش رہ، میرا شکر بجالا۔ حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنا چاہئے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)۔

اِرْضَوْا مَا رَضِیَ اللّٰہُ لَھُمْ مِنْ ضَلَالٍ۔ تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے ان کا گمراہ ہونا۔

لَا تَقُوْلَنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْتَھٰی عِلْمِہٖ قُلْ مُنْتَھٰی رِضَاہُ۔ اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے۔ (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو۔

مَنْ رَضِیَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللّٰہُ مِنْہُ الْیَسِیْرَ مِنَ الْعَمَلِ۔ جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالےٰ اس سے تھوڑا عمل قبول کر لے گا۔

مَنْ رَضِیَ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُہٗ۔ جو شخص تھوڑے حلال مال پر راضی رہے (حرام کی طمع نہ کرے) اُس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)۔

اَلرِّضَا۔ لقب ہے امام علی بن موسیٰ کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے۔ ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے، اسی لئے آپ کا لقب رضا ہوا۔ ۱۵۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اِشْھَدْ عَلٰی رِضَایَ۔ عورت کی رضا (یعنی اذن) پر گواہ کر۔

بَلِّغْ بِیْ رِضْوَانَکَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے

Marfat.com

تک پہنچا دے۔

اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ۔ میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا، محبوب کا ہر فعل محب کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)۔

اَشْكُرُكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى۔ میں تیرا شکر بجالاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا ہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)۔

سَیِّدِی مُرْتَضٰی۔ شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں، ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا، ۴۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ان کے بھائی سَیِّدِی رَضِیّ تھے جنھوں نے کافیہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرْضَاةُ الرَّحْمٰنِ۔ لاالٰہ الااللہ کی گواہی دینا، اللہ کی رضامندی ہے۔

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ۔ میں اپنی رضامندی تم پر اُتارتا ہوں (سب سے بڑی نعمت ہے)۔

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِّنِیْ ہے)۔

مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا۔ جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد صلعم کے پیغمبر ہونے پر، راضی ہوا (یعنی دل سے اُن کو مانا)۔

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ۔ جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی مولا اور میری بلا پر اُس نے صبر کیا، اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا۔)

بابُ الراء مع الطاء

رَطَّ۔ جماع کرنا، پھینک دینا۔

اِرْطَاءٌ۔ چھوکری کا جماع کے قابل ہونا۔

رَطَاءٌ۔ حماقت۔

رَطَاءٌ بِمَعْنَى حَمْقَاءُ۔ احمق عورت۔

رَطِيْنٌ۔ احمق۔

اَدْرَكْتُ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّهِنُوْنَ بِالرَّطَاءِ۔ میں نے آنحضرت ؐ کے صحابہ کے بیٹوں کو دیکھا، وہ تیل پانی ملا کر لگاتے تھے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ بہت تیل لگاتے تھے)۔

اَرْطٰى۔ ایک قسم کا درخت ہے، جس کے پتوں سے پراٹھا اصاف کرتے ہیں۔

رَطُبَ یا رَطُوْبٌ۔ تازہ چارہ کیلانا۔

رُطَابَةٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

رُطُوْبَةٌ۔ تری۔

رُطَبٌ۔ پکی کھجور۔

تَرْطِيْبٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

اِرْطَابٌ۔ کھجور پکنے کا وقت آجانا۔

قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُلَّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنے باپ دادا اور اولاد پر ایک بوجھ ہیں (ہماری کمائی وُہی کھا رہے ہیں)، تو ہم ان کے مالوں میں سے کیا لے سکتے ہیں؟ فرمایا۔ تر میوے (جن کو رکھ نہیں سکتے، رکھو تو بگڑ جاتے ہیں، مثلاً ترکاریاں، خربوزے، آم، جام، سیب وغیرہ) اُن کو تم (بغیر اجازت) کھا سکتی ہو اور دوسروں کو ہدیہ کے طور پر بھیج سکتی ہو (نہایہ میں ہے کہ یہ حکم اس بیٹوں اور باپ بیٹیوں میں ہے۔ لیکن شوہر اور بیوی کے بارے میں دوسرا حکم ہے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا تحفہ یہ بھی بغیر اجازت کے کھانا درست نہیں۔)

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا۔ جو شخص چاہے کہ قرآن کو نرم آواز سے پڑھے یا آسانی سے بے تکان۔

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا۔ وہ اللہ کی کتاب کو بے تکلف

Marfat.com

پڑھیں گے ہمیشہ اُس کی تلاوت کریں گے یا خوش آوازی سے پڑھیں گے)۔

وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِہَا۔ آپ کا منہ ابھی اس سے تازہ تھا (یعنی اس سورت کے اُترتے ہی میں نے آنحضرتؐ سے اُس کو سیکھا، آپ کی تلاوت کے بعد ہی میں نے تلاوت کی ابھی آپ کا تھوک سوکھا بھی نہ تھا)۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ ہر تازے جگر میں ثواب ہے (یعنی ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا جس اُمت کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہو۔ اسی اُمت میں ہونے کے مدعی اپنے پیغمبر کی اولاد کو بر بنائے ظلم پانی نہ دیں اور اُس کو پیاسا شہید کریں۔ اُن کو کیا کہا جائے؟ ایسا عجیب واقعہ صفحۂ تاریخ پر نہیں دیکھا گیا۔ میں تو ان اشقیا کو مسلمان نہیں جانتا اگر کوئی جانتا ہے تو جانا کرے) (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جن کے قتل کا حکم ہے، جیسے سانپ بچھو وغیرہ۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کو سیر کرے یعنی اُس کو کھانا کھلائے۔ یہ مومن اور کافر آدمی اور جانور سب کو شامل ہے۔ ہر ایک کے کھلانے پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا)۔

وَرَطْبِکُمْ وَیَابِسِکُمْ۔ اور تر اور خشک (یعنی دریا والے اور خشکی والے یا درخت اور جمادات)۔

اِلٰی قَبْرٍ رَطْبٍ۔ تازہ قبر کی طرف (جس میں مُردہ ابھی دفن ہوا تھا، یا اُس پر تری تھی)۔

رَطْبٌ۔ ہری گھاس۔

اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تو دنیا کو اِس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی یاد سے تیری زبان تر ہو۔

اَلرَّجُلُ یُصَلِّیْ عَلَی الرَّطْبَۃِ النَّابِتَۃِ۔ آدمی ہریالی پر نماز پڑھے۔

اَرْطَبَ الْبُسْرُ۔ گدر کھجور پک گئی (شیریں ہوگئی)

رَطْلٌ۔ بڑھ جانا، اندازکرنا وزن کا۔

تَرْطِیْلٌ۔ تیل لگا کر نرم کرنا، لگانا، چھوڑ دینا۔ رطل سے تولنا۔

رَطْلٌ یا رِطْلٌ۔ ایک باٹ بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ پاؤ کا)۔

لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِہٖ وَمُسِیْءٌ بِاِسَائَتِہٖ عَنْ تَجْدِیْدِ ثَوْبٍ اَوْ تَرْطِیْلِ شَعْرٍ۔ اگر (غفلت کا) پردہ اُٹھ جائے (اور آخرت کا حال کھل جائے) تو نیک اور بد سب کپڑا بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے باز آجائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن بدن کا خیال نہ رہے)

غُلَامٌ رَطْلٌ۔ نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)

سَرْطَمٌ۔ کسی کام میں ایسا پھنسنا کہ اس میں سے نکل نہ سکے، پورا ذکر داخل کرنا۔

اِسْرِطَامٌ۔ چُپ رہنا۔

سَارِطِمٌ۔ لازم۔

اِرْتِطَامٌ۔ ایسا پھنسنا کہ نکل نہ سکے۔

سَرْطُوْمٌ۔ وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

مَنِ اتَّجَرَ قَبْلَ اَنْ یَّتَفَقَّہَ اِرْتَطَمَ فِی الرِّبٰوا ثُمَّ ارْتَطَمَ۔ جو شخص بغیر فقہ حاصل کئے (شریعت کے وہ مسائل جو بیع وشرے سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے، وہ سُود میں پھنس جائے گا، پھر پھنس جائے گا۔

اَسْاَلُہٗ مَسْئَلَۃً یَرْتَطِمُ فِیْھَا کَمَا یَرْتَطِمُ الْحِمَارُ فِی الْوَحْلِ۔ میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے

رِطَانَۃٌ۔ عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مُراطنہ ہے)۔

اَتَتْ اِمْرَاَۃٌ فَارِسِیَّۃٌ فَرَطَنَتْ لَہُ الرِّطَانَۃَ ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات کی۔

Marfat.com

تَوَاطُؤ۔ وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح مقرر کر کے کریں، عام لوگ اس کو نہ سمجھیں (جیسے ہمارے ملک ستان میں عورتیں زرزری یا دروری بولا کرتی ہیں۔ ہر حرف کے بعد ایک زے یا دال بڑھا دیتی ہیں)۔

اَمَا تَرَیْنَ کَیْفَ یَرْتَطِمُوْنَ بِحَزْبِ اللّٰہِ۔ تو نہیں دیکھتا، وہ اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)

فَوَطِئَ بِالْحَبَشَۃِ۔ اُس نے حبشی زبان میں کچھ بات کی

تَھْلِی عَنْ رِطَانَتِہٖ اَلَا عَاجِمٌ فِی الْمَسَاجِدِ یَسْمُدُوْنَ۔ عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان میں بے فائدہ بک بک کرنے سے)۔

رَطْوٌ یا تَرْطِیٌ۔ جماع کرنا (جیسے وَطْیٌ ہے)۔

اَدْطَتِ الْکَمْأَۃُ۔ زمین نے اُرطیٰ، اُگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)۔

بابُ الراء مع العین

رُعْبٌ یا رَعْبٌ۔ ڈرانا، ٹھہرانا، کاٹنا۔

اِرْتِعَابٌ۔ ڈرنا۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ۔ میری مدد کی گئی رُعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رُعب پڑتا ہے)۔

رُعْبٌ اور رُعُبٌ۔ ڈر اور خوف۔

اِنَّ الْاُوْلٰی رَعَبُوْا عَلَیْنَا۔ (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین حملے سے، اور مشہور روایت بَغَوْا عَلَیْنَا ہے، یعنی ان کافروں نے ہم پر رُعب ڈالا۔

فَرُعِبْتُ مِنْہُ۔ میں اس سے خوف زدہ ہو گیا۔

اِلَّا اَخْذًا بِالرُّعْبِ۔ جو حاکم رشوت کھائیں گے اُن پر رُعب کا وبال پڑے گا (حق تعالیٰ اُن کو اس آفت میں مبتلا کرے گا، ہمیشہ ڈرتے اور سہمے رہیں گے۔ کہاں پکڑے جاتے ہیں، کہاں رشوت کھل جاتی ہے، ایسی زندگی پر تف)

اِتَّخِذُوْا الْحَمَامَ الرَّعَابِیَۃَ فَاِنَّھَا تَلْعَنُ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ۔ ان کبوتروں کو پالو جو زور سے غٹرغوں کرتے ہیں وہ امام حسینؓ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

رُعْبُوْبٌ۔ خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رَعَابِیْبُ ہے)۔

رَعْبَلَۃٌ۔ خوبصورت عورت سے نکاح کرنا، کاٹنا، پھاڑنا۔

رَعْبَلٌ۔ پرانا ہونا۔

رِعْبِلَۃٌ۔ پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِیْلُ ہے)۔

اِنَّ اَھْلَ الْیَمَامَۃِ رَعْبَلُوْا خَالِدًا بِالسَّیْفِ۔ یمامہ والوں نے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولیدؓ کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولیدؓ لشکر اسلام کے سردار تھے، یمامہ والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالدؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے۔ اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسپا ہو گئے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی، مسیلمہ کذاب، وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

تَرْمِیْ اللِّبَانَ بِکَفَّیْھَا وَمِدْعَسُھَا + مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِیْھَا رَعَابِیْلُ۔ اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اُس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھٹا ہوا ہے، ہنسلی کے ٹکڑے ہے

قُوْبٌ رَعَابِیْلُ۔ وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو۔

رَعْثٌ۔ کان کے کنارے سفید ہونا، کاٹنا۔

فَکَانَ مُحَلِّیْنَا رِعَاثًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤٍ (اُم زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرتؐ کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں)۔

رِعَاثٌ کا مُفرد رَعْثَۃٌ اور رِعْثَۃٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے)

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْثَۃِ الْبِئْرِ۔ اور کنویں میں جو ایک

Marfat.com

پتھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے، اُس کے نیچے (یہ جادو کا سامان گاڑا گیا۔ مشہور سا اُعُوْقَۃ ہے، اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

تَرَعْثَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت نے بالی پہنی۔

بَلَغَنِیْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ الْمَرْاَةَ فَيَنْزِعُ حِلْيَهَا وَقُلْبَهَا وَقَلَادَتَهَا وَدِعَاثَهَا۔ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب اور کنگن اور ہار اور بالیاں اُتار لیتا۔

رَعْجٌ۔ پے در پے چمکنا، گھبرا دینا، مال دار کرنا۔

رَاعِجٌ۔ بہت ہونا۔

اِرْتِعَاجٌ۔ لرزہ ہونا، بہت ہونا، بھر جانا۔

اَرْتَعَجَ الْعَسْكَرُ۔ لشکر گھبرا گیا۔

وَلَهُمُ ارْتِعَاجٌ۔ (بدر کے دن قریش کے مشرکین اترائے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی۔

رَعْدٌ۔ بادل کی آواز (گرج؛ بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے۔

رَعَدَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت آراستہ ہوئی۔

اِرْعَادٌ۔ لرزنا، ڈرنا۔

رِعْدَۃٌ۔ اضطراب اور لرزہ۔

رَعَّادٌ۔ بہت باتیں کرنے والا۔

فَجِیْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا۔ وہ دونوں لائے گئے، ان کی رگیں (ڈر کی وجہ سے) پھڑک رہی تھیں۔

اِنَّ اُمَّنَا مَاتَتْ حِيْنَ رَعَدَ الْاِسْلَامُ وَبَرَقَ۔ ہماری ماں اُس وقت مر گئی، جب اسلام گرجنے اور کوندنے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کانپنے لگے)

اَلرَّعْدُ مَلَكٌ وَالصَّوْتُ زَجْرُهُ السَّحَابَ۔ رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اُس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے، اُدھر ہانکتا ہے)۔

قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَارْعَدَ۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا۔

يُنْطِقُهُ الرَّعْدُ (اللہ تعالےٰ ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے) اُس کا بولنا رعد (گرج) ہے (اور اُس کا ہنسنا بجلی ہے)۔

رِعْدِیْدٌ۔ نامرد، بزدل۔

رَعْرَعَۃٌ۔ اُگانا زمین پر لہریں مارنا، سوار ہونا۔

فَلَمَّا شَبَّ وَتَرَعْرَعَ۔ جب جوان ہوا اور سیانا ہو گیا (بڑا ہو گیا)۔

تَرَعْرَعَتِ السِّنُّ۔ دانت ہل گیا۔

لَوْ يَمُرُّ عَلَى الْقَضِيْبِ التَّرَعْرَاعِ۔ اگر لنبے بانس پر گزرے، (اس کی آواز نہ سنائی دے)

رَعْرَعٌ۔ نامرد، بزدل۔

صَبِیٌّ مُتَرَعْرِعٌ۔ وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو۔

رَعْرَاعُ اَيُّوْبَ۔ ایک بھاجی ہے۔

رَعْزٌ۔ جماع کرنا۔

مُرَاعَزَۃٌ۔ انقباض، عتاب۔

رَعْسٌ۔ لرزنا، ضعف سے آہستہ چلنا۔

رَعَسَانٌ۔ بکثرت ہلانا۔

اِرْتِعَاسٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاسٌ۔ لرزانا۔

رَعْشٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاشٌ۔ لرزنا۔

رَعِشٌ۔ نامرد۔

رَعْشَۃٌ۔ لرزہ، کپکپی۔

مَرْعَشٌ۔ ایک قسم کا کبوتر۔

رَعْصٌ۔ جھاڑنا، ہلانا، کھینچنا (جیسے اِرْعَاصٌ ہے)۔

اِرْتِعَاصٌ۔ بیچ کھانا، گراں ہونا، لرزنا۔

Marfat.com

كَبَّرُوا ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّالِثَةُ. جیسے میں سواروں کی پہلی ٹکڑی (اسکواڈرن) میں ہوں، جب وہ رمنے پر چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی، پھر دوسری ٹکڑی آئی، پھر تیسری ٹکڑی آئی۔ (نہایہ میں ہے کہ سواروں کی ایک ٹکڑی کو رَعْلَةٌ کہتے ہیں اور سواروں کے جتھے کو رَعِيلٌ کہتے ہیں)

يَسْرَاعًا إِلَى أَمْرِهٖ رَعِيلًا. اپنے کام میں جلدی کرنے والے گھوڑے کے سوار۔

رِعْلٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہے۔

رَعْمٌ۔ نگہبانی کرنا، تاکنا۔

رَعَامَةٌ۔ جانور دبلا ہو کر اس کی ناک بہنا۔

صَلُّوا فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحُوا رُعَامَهَا. بکریوں کے تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور ان کی ناک رینٹ پونچھ ڈالو۔

شَاةٌ رَعُومٌ۔ دبلی بکری جس کی ناک بہہ رہی ہو۔

نَظِّفُوا مَرَابِضَهَا وَامْسَحُوا رُعَامَهَا. بکریوں کے تھان صاف رکھو، ان کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں رَغَامَهَا ہے، غین معجمہ سے، یعنی ان کے بدن پر سے مٹی (غبار) پونچھ ڈالو۔)

رُعُونَةٌ۔ حماقت، لنک جانا۔

أَرْعَنُ۔ احمق۔

رُعُوٌّ۔ پھر جانا، رجوع کرنا۔

إِرْعِوَاءٌ۔ باز رہنا، عود کرنا۔

شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ۔ سب سے برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے پھر برے کام سے باز نہ رہے (اس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)۔

مَنْ لَمْ يَرْعَوْ عِنْدَ الشَّيْبِ. جو شخص بڑھاپے میں بھی برے کام سے باز نہ رہے اس پر (یعنی معاصی کی) شرمندہ اور نادم نہ ہو (اس کی بھلائی کی امید نہیں)۔

لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ أَوْ يَرْعَوِي. شاید وہ پھر جائے یا باز رہے (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کر دے، یہ نہ کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کر لوں، شاید وہ کچھ اور حکم دے)۔

رَعْيٌ۔ چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا، انجام کا خیال کرنا۔

رَاعَتِ الْأَرْضُ۔ زمین میں چارہ بہت ہو گیا۔

رِعَايَةٌ۔ کھجلی اٹھنا (اب عرف میں رِعَايَةٌ کہتے ہیں پاس داری اور طرف داری کو)۔

حَتّٰى تَرٰى رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ تو بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (یہ جمع ہے رَاعٍ کی بہ معنی چرواہا۔ اور رُعَاةٌ بھی اسی کی جمع ہے)۔

إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ. جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار ہو جائیں۔ دھنئے جولاہے کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر ہوں)۔

كَأَنَّهٗ رَاعِي غَنَمٍ۔ گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت اور بدسلیقگی میں)۔

إِنَّمَا هُوَ رَاعِي ضَأْنٍ مَالَهٗ وَلِلْحَرْبِ۔ وہ تو بھیڑوں کا گڈریا (دہنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا جانے)۔

أَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ (قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گرہست اور کفایت شعار ہیں)۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مراد وہ لوگ

Marfat.com

ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے۔ اصل میں رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راعی یعنی چرواہے سے متعلق ہو۔ بادشاہ راعی ہے اور جو لوگ اُس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی رعیت ہیں۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور حاکمیت حاصل ہے۔ اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر ہے، اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضا و جوارح اور اپنی ذات پر حاکمیت موجود ہے)۔

مَنِ اسْتُرْعِیَ فَلَمْ یَنْصَحْ۔ جس شخص سے حفاظت اور نگہبانی کی درخواست کی جائے گر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)۔

اِلَّا دُعَاءً عَلَیْہِ۔ مگر اس پر مہربانی اور توبہ کرنے کے لئے۔

لَا یُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ رَاعِیَیْنِ۔ لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے، مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ بتلانے والے کو راعی سے مُراد اپنا ہم حواس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)۔

اِذَا رَعَی الْقَوْمُ غَفَلَ۔ جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل ہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ لوگوں کی حفاظت کرے، ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ پڑے)۔

اَکُنْتَ تَرْعٰی۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ سے تو بچلو کے کچے اور پکے پھل کو آپ پہچانتے ہیں۔ جس کی شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)۔

ھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاھَا۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے۔ خطابی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور شہزادوں اور رئیسوں کو نہیں دیا۔ بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے جن کو دنیا دار بھلی دنیا کے بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت داؤد و ایک غریب شخص کے بیٹے تھے، حضرت ایوبؑ و زری تھے حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔)

کَانَتْ عَلَیَّ عَایَۃٌ اَلْاَیْل۔ اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا (ہماری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)۔

رُوَاۃُ الْکِتَابِ کَثِیْرٌ وَرُعَاتُہٗ قَلِیْلٌ۔ قرآن کے روایت کرنے والے بہت ہیں، لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)۔

اَلْعُلَمَاءُ یَحْزُنُھُمْ تَرْکُ الرِّعَایَۃِ۔ علماء کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا رنج میں ڈالے گا۔

لَیْسَ مِنْ رُعَاۃِ الدِّیْنِ۔ وہ دین کا خیال کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

وَاسْتَرْعَاکُمْ اَمْرَ خَلْقِہٖ۔ تم کو اُس نے اپنی مخلوق کے کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا۔

باب الراء مع الغین

رَغْبٌ یا رُغْبٌ یا رَغْبَۃٌ۔ کسی کام کی خواہش کرنا۔ حرص کے ساتھ اس کو چاہنا۔

رَغِبَ عَنْہُ۔ اس سے نفرت کی، اس کو نہیں چاہا۔

رَغِبَ بِہٖ عَنْ غَیْرِہٖ۔ اس کو دوسروں پر فضیلت دی

رَغِبَ اِلَیْہِ رَغَبًا یا رَغْبٰی یا رُغْبٰی یا رُغْبًا یا رَغْبَۃً یا رَغْبَوٰتًا یا رَغْبٰوٰتًا یا رَغْبًا یا رُغْبًا یا رُغْبَۃً یا رَغْبَۃً۔ عاجزی کی، زاری کی، سوال کیا

رَغِبَ الرَّجُلُ یَرْغَبُ رُغْبًا وَرَغْبًا۔ بہت کھانے والا ہے۔

رَغِبُ الْبَطْنِ۔ بڑا پیٹو، کھاؤ۔

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرَّغَائِبِ اِلَّا لِعَظِیْمِ حَسَنَاتٍ اَجْرُھَا اِلَّا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ سب سے بہتر ثواب کا کام اُن اونٹنیوں کا دینا ہے، جو بہت دودھ دیتی ہیں، خوب کھاتی ہیں، اُس کے ثواب کا حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَوْنٌ رَغِیْبٌ۔ کشادہ پیٹ۔

وَادٍ رَغِیْبٌ۔ کشادہ میدان۔

Marfat.com

طَعَنَ بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ طَعْنَةً رَغِيْبَةً ثُمَّ طَعَنَ بِهِمْ عُمَرُ كَذٰلِكَ
حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا (شام فتح کیا، شام پر لشکر کشی کی) پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کوچ کرایا (انھوں نے تو شام اور عراق اور سیکڑوں شہر فتح کئے، مزاحمتوں کو جو اشاعتِ اسلام میں پیش آرہی تھیں، ختم کر دیا گیا)۔

يُشَنُّ الْمَرْءُ عَلَى الدِّيْنِ قَلْبٌ نَجِيْبٌ وَبَطْنٌ رَغِيْبٌ۔
دین کے خلاف بُری مدد یہ ہے کہ دل تو بودا ہو اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امدادِ دین کے بارے میں کیا توقع ہو سکتی ہے جو خورد و نوش میں لذات بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا)۔

اِيْتُوْنِيْ بِسَيْفٍ رَغِيْبٍ۔ میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جس کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا۔ جب سعید بن جبیرؓ کو اُس نے شہید کرنا چاہا۔ آخر ان کو ناحق قتل کر دیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؒ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہلِ بیت کرام سے اُلفت تھی اور ملت میں جو بگاڑ پیدا کیا جا رہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ۔
اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہو جائے گا اور مانگ کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دیں گے دنیا کی طلب پر ان کو حرص ہوگی، خوب مانگتے پھریں گے)۔

رَغِبَ يَرْغَبُ رَغْبَةً۔ (باب سمع یسمع سے ہے۔ بہ معنی) حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً۔ میری ماں میرے پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کہ کچھ ملے گا)۔

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ۔ تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ "رَهْبَةً" کا تعدیہ من سے ہوتا ہے مگر "رَغْبَةً" کا تعدیہ الیٰ سے ہوتا ہے۔ تو دونوں کو جمع کر کے ایک ہی کا تعدیہ قائم رکھا جیسے وَدَجَّنَ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُوْنَا اور مُتَقَلِّدًا سَيْفًا وَّرُمْحًا)۔

رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ۔ (جب حضرت عمر فاروقؓ کا آخر وقت ہوا۔ تو لوگ آپ کے پاس آئے، آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سُنکر حضرتؓ نے فرمایا) تم میں سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے۔ کوئی میرے ڈر سے۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ کے ہاں جو ملے گا اُس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور میری مہلتِ کار ختم ہو چکی اس لئے تمہاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کئے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کونسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آخری وقت میں ابنِ عباسؓ سے یہ فرمایا "میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو بسا غنیمت ہے"۔ بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کر رہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا بار اُن پر نہ پڑ جائے)

كَانَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ وَالرَّغْبَى اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ
عبداللہ بن عمرؓ لبیک میں اتنا مزید اضافہ کر دیا کرتے تھے والرغبا الیک والعمل (ایک روایت میں والرغباء الیک ہے یعنی تیرے ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے، تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَا تَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبَ۔ فجر کی دو رکعت سُنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہے جس کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔
صَلٰوةُ الرَّغَائِبِ۔ وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی

Marfat.com

جاتی ہے، اُس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں، وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اشتباہ ہے۔

اِنِّیْ لَاَرْغَبُ بِکَ عَنِ الْاَذٰی۔ میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

اَلرَّغْبُ شُؤْمٌ۔ دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (مگفتی)

وَکُنْتُ اَسْرَعَ بِالرَّغْبِ وَالْحُبِّ مُوْلَعًا۔ میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اسی کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں بِالزَّغْبِ ہے، یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا۔)

مَالِیْ رَغْبَۃٌ عَنْ دِیْنِکُمْ۔ مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے۔

عَبْدٌ رَاغِبٌ۔ طمع اور حرص کا بندہ۔

رَغَائِبُ۔ ذخائر، گراں بہا عطیے۔

اِلَیْکَ یَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ۔ رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں۔

لَا تَجْمَعُ الرَّغْبَۃُ وَالرَّھْبَۃُ فِیْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش، اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی۔

رَغْثٌ۔ دودھ پینا، بچے دیہ کو نچوڑنا۔

رُغُوْثٌ۔ چھاتی کی رگ میں بیماری ہونی۔

رُغَاثٌ۔ چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے۔

رَغُوْثٌ۔ دودھ چلنے والی۔

ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَرْغُوْنَھَا۔ آنحضرت کی تو وفات ہوگئی، تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ)

رَغَتِ الْمَعْزُ اُمَّھَا۔ بکری کے بچہ نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا ایک روایت میں تَلْغَثُوْنَھَا ہے۔ یعنی اب تک دنیا کو

کھا رہے ہو)۔

لَا یُرْغَدُ فِیْہِ الرَّغُوْثُ۔ رَکوۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دودھیل)

رَغْدٌ یا رَغَادَۃٌ۔ کشادہ اور وسیع ہونا۔

اِرْغَادٌ۔ ارزانی ہونا، عیش وآرام میں ہونا، جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے۔

عَیْشَۃٌ رَغْدٌ یا رَغَدٌ۔ اچھی بافراغت زندگی۔

طَعَامٌ رَغْدٌ۔ پاکیزہ اور مرغوب کھانا۔ (رَغْدٌ جمع بھی ہے سَاغِدٌ کی)۔

رَغِیْدٌ۔ کشادہ، وسیع۔

رَغِیْدَۃٌ۔ وہ دودھ جس پر آٹا چھڑکا جائے۔

رَغْنَسٌ۔ بہت دینا برکت دینا (جیسے اِرْغَاسٌ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو۔

اِنَّ رَجُلًا رَغْنَسَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّوَلَدًا۔ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد بہت دی، یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاغَثَہُ ہے یعنی دیا۔)

رَغْلٌ۔ دودھ پینا، شیر خوار کرنا۔

رَغْلَۃٌ۔ جس کا طمع کیا جائے۔

اِرْغَالٌ۔ خطا کرنا۔

رُغْلٌ۔ ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرخ۔ رُغَلٌ کی جمع اَرْغَالٌ ہے)۔

کَانَ یَکْرَہُ ذَبِیْحَۃَ الْاَرْغَلِ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اُس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ مقلوب ہے اَغْرَلُ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں:

رَغَلَ الْعَبْدُ۔ بچہ نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا

اَرْغَلْتَ۔ کیا تو پھر شیر خوار بچہ بن گیا؟ (جو غلطی پڑنے لگا یہ قاری قاسم نے متعجب سے کہا، جب انھوں نے قرأت میں غلطی کی)

لہ ایک قسم کا پنیا ۱۲ منہ

رَغْمٌ۔ ناراض ہونا، پسند نہ کرنا، زبردستی کرنا، کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا، جبراً اطاعت کرنا، ذلیل وخوار ہونا۔

رَغَمٌ۔ زبردستی۔

تَرْغِیْمٌ۔ ذلیل کرنا۔

مُرَاغَمَۃٌ۔ غصے ہونا، دُور ہو جانا، چھوڑ دینا، دشمنی کرنا۔

اِرْغَامٌ۔ ذلیل کرنا، غصہ دلانا۔

تَرَغُّمٌ۔ غصہ ہونا۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ رَاغِمَ اَنْفُہٗ رَاغِمَۃً اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا حَیًّا وَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو) اس کی ناک میں مٹی لگے، اس کی ناک میں مٹی لگے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کس شخص کے؟ فرمایا، اُس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کرکے) بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور ان کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُلْزِمْ جَبْھَتَہٗ وَاَنْفَہٗ الْاَرْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ الرَّغْمُ۔ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے، تاکہ اُس کی ذلت (بارگاہِ الٰہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع البحرین میں ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَغْمٌ یا رَاغِمٌ یا رُغْمٌ۔ زبردستی کرنا، ناراض ہونا، ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کا لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ زمین پر کرے تاکہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلودہ ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَاغَامٌ۔ مٹی۔

وَاِنْ رَاغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ اگرچہ ابو درداؓ کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی گو ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَغْمَ اَنْفِی لِاَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلودہ ہوئی (یعنی میں اُس کے حکم کو بجالایا، اس کی اطاعت کی)۔

کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطٰنِ۔ یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا، اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کئے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کفِ افسوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کرکے راندۂ بارگاہِ الٰہی ہوا اور یہ آدمی سجدہ کرکے پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادتِ الٰہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو بنی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا، یہاں ترغیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَارْغِمِیْہِ۔ اس کو ذلیل کر، مٹی ڈال دے۔

بُعِثْتُ مُرْغِمَۃً۔ میں مشرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ رَاغِمَۃً مُشْرِکَۃً اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ۔ میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی، مشرک رہ کر میرے پاس آئی، کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی، کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی بعضوں نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی، جیسے قرآن میں ہے "مراغما کثیرا وسعۃ" یعنی بھاگنے کی بہت جگہ)۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ابوذر کے ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یا رائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی۔)

اَتَسْقِطُ وَلَدَھَا اِغْمَاضَ رَبِّہٖ۔ کیا بچہ اپنے پروردگار سے بحث کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے ماں باپ کی مغفرت کیوں

Marfat.com

نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیجے گا۔)

فَلَمَّا اَرْغَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْغَمَ یَسُوْءُ الْبُرَاءِ مَافِیْ ذِیْہِ۔ جب آنحضرت نے فدعیہ نک کو بشر بن براء سے بھی منہ میں جو لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر آنحضرت کو تحفہ بھیجا تھا، آپ کو تو اللہ تعالےٰ نے بچا دیا، لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

مَلِّ فِیْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحِ الرَّغَامَ عَنْ لِھْرِیْوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُغَامٌ ہے، عین ہملے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَاَصْلَحَ رُغَامَھَا۔ وہاں کی مٹی درست کی

رَغِمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ۔ اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے۔

اَمَتْہُ الدُّنْیَا رَاغِمَۃً۔ دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر (جبراً قہراً) خود آئے گی۔

فَمَضٰی اَبُوْکَ وَھُوَ یَرْ اغِمَۃٌ۔ اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا۔

رُغْنٌ۔ کان لگا کر سننا، قبول کرنا، طمع کرنا، اچھی طرح کھانا پینا، عیش کرنا۔

اِرْغَانٌ۔ طمع دلانا، آسان کرنا۔

رَغْنَۃٌ۔ نرم ہموار زمین۔

اُرْغُنٌ اور اُرْغُوْنٌ۔ ایک بوٹی کا نام ہے۔

اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ اَیْ رَغَنَ۔ زمین کی طرف جھکا یعنی مائل ہوا (ایک روایت میں رَغَنَ ہے عین ہملے۔ خطابی نے کہا یہ غلط ہے۔)

رُغْوٌ۔ اونٹ کا بڑبڑانا، بہت رونا۔

تَرْغِیَۃٌ۔ دودھ میں پھین (جوش) آنا، غصہ دلانا۔

لَا یَاْتِیْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِبَعِیْرٍ لَہٗ رُغَاءٌ۔ قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (ایسے میری گواہی اس نے دنیا میں نہیں دی)۔

وَقَدْ اَدْنَی النَّاسُ لِلرَّحِیْلِ۔ لوگوں نے کوچ کرنے کے لئے اونٹوں کو چلوایا (یعنی اُن پر بوجھ لادنا شروع کیا۔ اونٹ کی عادت ہوتی ہے، جب اس پر بوجھ لادتے ہیں زین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے)۔

لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِیًا حَتّٰی یَکُوْنَ اَذَلَّ مِنْ صُعْدٍ کُلُّ مَنْ اَتٰی عَلَیْہِ اَرْغَاہُ۔ آدمی اس وقت تک پرہیزگار (خدا ترس سمجھا) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے، اس کو اپنا بدلا لینے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے، جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو)

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می بَرَد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

فَسَمِعَ الزَّعْوَۃَ خَلْفَ ظَھْرِہٖ، فَقَالَ ھٰذِہٖ زَعْوَۃُ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْرَاءِ۔ انھوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی، کہنے لگے یہ تو آنحضرت کی اونٹنی حمراء کی آواز ہے۔

اِنَّھُمْ عَدَوْا عَدْوَۃَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَقَتَلُوْہُ۔ قسم خدا کی انھوں نے جمع ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا

مَلِیْلَۃٌ اَیْ صَاحَۃٌ۔ بہت باتیں کرنے سے تھکنے والے (اُس کی آواز کو رُغَاءٌ یعنی اونٹ کی آواز سے تشبیہ دی) مطلب یہ ہو کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے۔ بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے، تو اس معنی میں یہ رُغْوَۃٌ سے ہو گا، جوش اور پھین کے معنی میں جو دودھ پر آتا ہے)۔

Marfat.com

باب الراء مع الفاء

رَفَاءٌ ۔ کنارے سے قریب کرنا، پھٹا ہوا جوڑنا، امان دینا، ٹھہرانا، صلح کرانا۔

نَهٰى اَنْ يُقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ۔ آں حضرتؐ نے نوشاہ کو یہ کہنے سے منع فرمایا "بالرفاء والبنین" (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دُولہا کو یہی کہتے تھے)۔

رِفَاءٌ کے معنی جُڑنا، متفق ہوجانا، برکت، افزائش (یہ رَفَأْتُ الثَّوْبَ رَفْأً اور رَفَوْتُهٗ رَفْوًا سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا۔ جہاں جہاں پھٹا تھا اُس کو جوڑ لیا)

بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ (کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا ملا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی بُرا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ کفار کی رسم تھی، دوسرے اِن الفاظ میں یہ تصور بھی کارفرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے۔ اِس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اِس طرح کہو بارك الله لكما وجمع بينكما بخير)۔

كَانَ اِذَا رَفَّأَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ۔ آنحضرتؐ جب کسی آدمی کو (شادی کی) مبارک باد دیتے (اور کلماتِ خیر کہنا چاہتے) تو یوں فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملاپ رکھے۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔ (عائشہؓ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا اُمِّ زرع کے لئے (جس نے اپنی بیوی کو بہت خوش رکھا تھا اور اس کو مالا مال کر دیا تھا)

لَيَرْفَؤُهٗ بِاَحْسَنِ مَا يَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ۔ ان کو اچھی باتیں بتانے، اور تسلی و تشفی دینے لگا۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ قَالَ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ۔ ایک شخص نے شریحؒ سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے اس عورت سے نکاح کیا انھوں نے کہا، تم میں ملاپ رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شریح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا انھوں نے ایسا کہنا جائز سمجھا اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا۔ اِس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد کرنا اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس سے راہ و رسم ترک کر دینا اُس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور تابعین کے طرز کے خلاف ہے۔ حالانکہ "بالرفاء والبنین" کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے۔ مگر شریح نے یہ لفظ کہا اور شریح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا۔ تو جن اُمور کی ممانعت صریح حدیث میں وارد نہیں ہے اور ان کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے، ان پر کسی مسلمان کو بُرا کہنا، اس سے دشمنی کرنا، اس سے ترکِ ملاقات کرنا، اس کی دعوت میں نہ جانا نری جہالت اور نادانی ہے)۔

اِنَّهُمْ رَكِبُوا الْبَحْرَ ثُمَّ اَرْفَاُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ وہ سمندر میں سوار ہوئے، پھر انھوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز لگایا (لنگر باندھا)۔

حَتّٰى اَرْفَاَ بِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ۔ یہاں تک کہ اس کو وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اُتار ہوتا ہے۔ وہاں جاکر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں۔ (جب آگے سے پانی روک دیتے ہیں)۔

فَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُرْفَاَةِ فِي الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْاَمْوَاجُ۔ (قیامت کے دن) زمین اُس کشتی کی طرح ہوجائے گی، جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو میں اس کو مار رہی ہوں (وہ ہل رہی ہو تلے اوپر ہو رہی ہو)۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِرْفَاءِ۔ آں حضرتؐ نے بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مَردوں کا کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں مصروف رہے، نہ ایسا کرے کہ بالکل

Marfat.com

سر جھاڑ منہ پھاڑ۔ اعتدال کے ساتھ رہے ایک دن بیچ کنگھی کرنا اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

یَا رَفَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (حضرت خدیجہؓ نے فرمایا) یا رسول اللہ آپ کا جوڑ اسبارک (ایک روایت میں یَا لُوْفَاءِ ہے)۔

رَفْثٌ۔ توڑنا، کوشنا، کٹ جانا، چھوڑ دینا۔

اِرْفَاثٌ۔ کٹنا، ٹوٹنا۔

رُفَاتٌ۔ چورہ، ریزہ۔

اِنَّ الْوَسَ یَسْرُفْتُ (عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرا کر اس کو وَرَسْ کی لکڑی سے بنانا چاہا۔ تو لوگوں نے کہا) وَرَس کی لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے)۔

رَفْثٌ۔ جماع کرنا، فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا۔ عبداللہ بن عباسؓ نے احرام کی حالت میں یہ شعر پڑھا ؎

وَھُنَّ یَمْشِیْنَ بِنَا ھَمِیْسًا
اِنْ یَّصْدُقِ الطَّیْرُ نَنِکْ لَمِیْسًا

یعنی وہ چپس چپس ہم کو لئے جا رہے ہیں، اگر فال سچ نکلا تو ہم لمیس سے صحبت کریں گے۔" لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت میں "رَفث" کرتے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِہِ النِّسَاءَ یعنی رفث تو وہ ہے جس میں عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع کے متعلق باتیں کرنا ہی رفث ہے اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ رفث نہیں ہے۔ یہ ابن عباسؓ کی رائے تھی۔ اور اکثر لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رَفَثْ عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلَا رَفَثَ وَلَا جَھْلَ۔ فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شور وغل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

اِنَّ اَنَاکُمْ لَا یَقُوْلُ الرَّفَثَ۔ تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں بکتا۔

طُھْرَۃٌ لِّلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ۔ روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

یَکْرَہُ لِلصَّائِمِ الرَّفَثَ۔ روزہ دار کو فحش بکنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)۔

تَرْفِیْمٌ۔ بالرفاء والبنین کہنا۔

کَانَ اِذَا رَفَّمَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ (آنحضرتؐ ارشاد کے بعد) جب کسی کو دُعا دیتے تو یوں فرماتے بارک اللہ علیک (اصل میں یہ لفظ رَفَّأَ تھا تاہم رکو تا سے بدل دیا (بعض نے رَفَّحَ فاتحہ سے روایت کیا ہے)

تَرْفِیْحٌ۔ بمعنی اصلاح معیشت۔

رَفْدٌ۔ دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِیْدٌ۔ سردار بنانا۔

مُرَافَدَۃٌ۔ مدد۔

اِرْفَادٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

اِرْتِفَادٌ۔ کمانا۔

تَرَافُدٌ۔ مدد کرنا۔

اَعْطٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ طَیِّبَۃً بِھَا نَفْسُہٗ رَافِدَۃً عَلَیْہِ۔ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں اُداس ہو کر دے)۔

یَرْفِدُوْنَ ذَا الْحَاجَۃِ۔ محتاج کو دیتے ہیں اُس کی مدد کرتے ہیں۔

اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَۃِ فَارْفِدُوْہُ۔ جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اُس کی مدد کرو۔ (اُس کو دو)

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَقُوْمُ اِلَّا رَفْدًا۔ تم نہیں دیکھتے میں بغیر مدد کے اُٹھ نہیں سکتا۔

۱؎ فرس ایک درخت کا نام ہے۔ جس میں بکثرت ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

رِفَادَۃٌ۔ وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سا روپیہ جمع کر کے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایام حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَۃِ۔ مدد اور اعانت پر۔

حُشَّدٌ رُفَّدٌ۔ کھلانے والا دینے والا۔

وَاَنْ یَّکُوْنَ الْغِنٰی رِفْدًا۔ ملک کا محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو بھی چاہے دے گا، کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی، جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اور نقالوں، رنڈیوں، بھانڈوں، مسخرے مصاحبوں اور جاہل کندۂ ناتراش رفیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرتا دیکھ کر بھی اُن کی خبر نہیں لیتے یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔ شریعت اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنھوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اُس کو بچاتے ہیں، ان سے معارضہ کرتے ہیں، ان سب میں یہ خزانہ علیٰ قدرِ حقوق تقسیم ہونا چاہیے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اُس میں سے لے سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت کیا ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہل یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر اُن کو بڑا ناز ہے، اسلامی جمہوریت اُس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کے تحت جو ۳۳ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اُس پر عمل ہوتا رہا۔ مگر یزید نے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہی سے بدل دیا۔ بدقسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔ اب مسلم قوم کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم ملک میں اسلامی جمہوریت کے تحریکیں چل رہی ہیں۔ مگر طاغوتی زور اور علماء سُوء آڑے آرہے ہیں۔ اور بعض مقامات پر علمبردارانِ حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے۔ خدا مدد کرے)۔

نِعْمَ الْمِنْحَۃُ اللِّقْحَۃُ تَغْدُوْ بِرِفْدٍ وَّتَرُوْحُ بِرِفْدٍ۔ دودھیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے۔ صبح کو ایک قدح دودھ کا اور شام کو ایک قدح۔

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِیْجَ وَنَنْحَرُ الْمِذْلَاقَۃَ الرَّفْدَ کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاٹا۔

دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔ تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے۔ بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا دادا تھا، حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)۔

اِلَّا لِرِفَادَۃٍ۔ مگر مدد کرنے کے لئے۔

جَاءَ رِفْدُکَ۔ تیری مدد آگئی۔

اَلْمَانِعُ رِفْدَہٗ۔ اپنی عطا کو روکنے والا۔

نَاقَۃٌ رَفُوْدٌ۔ بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُدٌ آتی ہے)۔

رَفْرَفَۃٌ۔ پرندے کا بازو پھیلا دینا، آواز دینا۔

رَفٌّ (یہ مشتمل نہیں ہے)۔

فَرُفِعَ الرَّفْرَفُ فَرَاَیْنَا وَجْھَہٗ کَاَنَّہٗ وَرَقَۃٌ۔ پردہ اُٹھایا گیا۔ ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں) نہایہ میں ہے کہ رَف رَف بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہو اس کو موڑ دیں، اس کو بھی رفرف کہتے ہیں)

رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ الْاُفُقَ۔ آنحضرتؐ نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا (لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کی تفسیر میں ابن مسعودؓ نے

Marfat.com

یہ کہا۔ بعضوں نے کہا رفرف جمع ہے رفرفۃ کی، پھر اُس کی جمع رفارف ہے۔ ایک قرأت یہ بھی ہے متکئین علیٰ رفارف خضر۔ معراج کی حدیث میں بھی رفرف کا ذکر آیا ہے۔ مُراد وہی فرش ہے۔ بعض نے کہا اصل میں رفرف ریشمی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہوتی تھی پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا رفرف سے حضرت جبرئیلؑ کے پنکھ مُراد ہیں جو اُنھوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)۔

رَحْمَةِ الرَّحْمَةُ فَوْقَ رَأْسِهٖ۔ رحمت نے اُن کے سر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اُتری۔ اصل میں رفرف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرانا چاہتا ہے) وَهِيَ تَرَفْرَفُ مِنَ الْعَجَلِ۔ وہ بخار سے لرز رہی تھی۔ (کانپ رہی تھی)۔

فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ۔ رفرف کے جوڑے میں (رفرف ابر کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرنے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ رَأْسِ الْحَاكِمِ تُرَفْرِفُ بِالرَّحْمَةِ۔ اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اُتارتا رہتا ہے

كُلُّ مِنَ الطُّيُورِ مَارَفَّ وَلَا تَأْكُلُ مَاصَفَّ۔ وہ پرند کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پنکھ پھیلا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا۔

رَفَّ۔ مجاں۔

اَلرَّجُلُ يُصَفِّي عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ دو دیواروں پر جو مچان معلق ہو، اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

رَفْرَافٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

رَفْسٌ۔ لات مارنا۔

رَفْشٌ۔ اچھی طرح کھانا پینا، کوٹنا۔

رَفْثٌ اور رُفُوثٌ اور مُوفِثَةٌ۔ پھاوڑا جس سے مٹی اُٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (اہل عرب کہتے ہیں:

مِنَ الرَّفْثِ إِلَى الْعُرْسِ۔ یعنی پھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا۔ پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا۔

إِنَّهٗ كَانَ أَرْفَثَ الْأُذُنَيْنِ۔ سلمان فارسیؓ چوڑے کان والے تھے (اُن کے کانوں کو پھیلاؤ میں پھاوڑے سے تشبیہ دی)۔

رَفْضٌ یا رَفَضٌ۔ چھوڑ دینا۔

رُفُوضٌ۔ اکیلے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو، دُور سے دیکھ رہا ہو)۔

اِرْفِضَاضٌ۔ کشادہ ہونا بہہ نکلنا۔

ثُمَّ ارْفَضَّ عَرَقًا ثُمَّ أَفَرَّ (براق نے شبِ معراج میں آنحضرتؐ سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسول سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہو گیا اور غریب ہو گیا (شوخی چھوڑ دی)۔

حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِ۔ یہاں تک کہ اُن پر بہہ آئے۔

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا (ایک عورت ناچ رہی تھی، بچے اُس کے گرد جمع تھے، اِتنے میں حضرت عمرؓ وہاں آن پہنچے) تو لوگ اُس کے پاس سے الگ ہو گئے (حضرت عمرؓ وہ سے ڈر کر سب چلدیئے)۔

رُبَّمَا ارْفَضَّ فِي إِزَارِهٖ (عمرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ مجھ کی نماز کے لئے نہیں آتا۔ انھوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون بہتا ہے)

لَوْلَا أَنَّ أُحُدًا الْإِرْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ۔ تم جو بُرے بُرے کام کرتے ہو اگر ان کی نحوست سے اُحد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو عجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفین اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے بُرا چاہتے ہو۔ آپس ہی میں نفاق اور پھوٹ، لاحولَ لاقوۃَ الاّ باللہ)۔

فَارْفِضِنِي عُمُرَتَكَ۔ عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کر لینا، حج کے کام شروع کر دے)۔

Marfat.com

فَرَفَضَ الْاَرْضَ۔ اس نے وہ زمین چھوڑ دی۔ (مجمع البحار میں ہے رَفَضَهَا بِرِجْلِهٖ یعنی پاؤں سے اس کو مارا)۔

ثُمَّ اَرْفَضَتْ عَيْنَاهُ۔ پھر اُن کی آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے)۔

لَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَرَقًا (امام زین العابدینؒ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اُٹھاتے تھے کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے (سُبحان اللہ، قربان اپنے پیارے امام کے)

رَفَضُوْنَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ (امام زید بن علی بن حسین ؓ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام نے ہشام بن عبد الملک پر خروج کرنا چاہا، سچے شیعہ اولیٰ یعنی اہلِ سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی، یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال وزر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے، اور ہشام کو مغصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا۔ آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اب رافضی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؓ (یعنی حضرات ابوبکر و عمرؓ) پر تبرا کرو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اور مشیر اور خاص رفیق تھے، تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔ اِن لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں۔ اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سُولی پر چڑھائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنھوں نے امام حسینؓ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابنِ زیاد بدنہاد سے ڈر گئے۔ خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو اُبھارتے ہیں، ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں، مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ارے کمبختو اگر سچ پوچھو تو امام حسینؓ امام زید اور دوسرے ساداتِ کرام کے قتل کے باعث تم ہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؓ کو طلبی کے خطوط لکھتے، نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا۔ جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَفَضَةٌ اور رُفَّاضٌ آتی ہے)۔

رَفْعٌ۔ اُٹھانا، لینا، حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچانا۔

رَافِعٌ۔ (اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی) درجہ بلند کرنے والا (اس کی ضد خَافِضٌ ہے۔ یعنی پست کرنے والا)

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ فَقَدْ حَرَّمْتُهَا اَنْ تُعْضَدَ اَوْ تُخْبَطَ۔ جو جماعت ہماری بات لوگوں کو پہنچائے (وہ یہ بھی اُن کو پہنچا دے) کہ میں نے مدینہ کے درخت کاٹنا یا اس کے پتے جھاڑنا حرام کر دیا ہے (ایک روایت میں مِنَ الْبُلَّاغِ ہے یعنی پہنچانے والوں میں جو جماعت ہماری بات دوسروں کو پہنچائے وہ یہ بھی پہنچا دے (اُن کو سُنا دے)۔ اہلِ عرب کہتے ہیں:

رَفَعَ فُلَانٌ عَلَى الْعَامِلِ۔ اس نے حاکم کی بات مشہور کر دی یا سُنا دی۔)

رَفَعْتُ فُلَانًا اِلَى الْحَاكِمِ۔ میں اس کا مقدمہ حاکم تک لے گیا (اس کی فریاد رسی کے لئے)۔

فَرَفَعْتُ نَاقَتِيْ۔ میں نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا (ذرا جلد چلایا)۔

رَفْعٌ۔ کم ہے عَدْوٌ سے یعنی دوڑنے سے۔

فَرَفَعْنَا مَطِيَّتَنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهٗ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهٗ۔ ہم نے اپنی اونٹنیوں کو تیز کیا اور آں حضرتؐ نے بھی تیز کیا اور ام المومنین صفیہؓ آپ کے پیچھے بیٹھی تھیں۔

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ جب رمضان کا آخر آتا تو آں حضرتؐ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند اُٹھاتے (یعنی اونچا کر کے باندھتے مطلب یہ ہے کہ عبادت کے لئے زیادہ مستعدی اور اہتمام کرتے بعضوں نے

Marfat.com

کیا مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے الگ ہو جاتے ان دنوں میں ان سے صحبت نہ کرتے)۔

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ حَتَّى تُرْفَعَ الْعِرَانُ عَلَى السُّلْطَانِ۔ کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوئی، جب تک اس نے بادشاہ وقت پر قرآن نہیں اٹھایا (قرآن کو بلند کر کے اس کی امان چاہی جیسے معاویہ کی فوج نے شکست کے وقت کیا تھا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تاویل کر کے اس سے لڑنا اور بغاوت کرنا جائز کیا)۔

تَلَاحَى إِنْسَانَانِ فَرُفِعَتْ۔ دو آدمی جھگڑا کرنے لگے۔ اس میں شب قدر میرے دل سے اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا کہ وہ کونسی رات ہے۔ بعض نے کہا شب قدر بالکل دنیا سے اٹھالی گئی یہ غلط ہے کیونکہ اگر بالکل اٹھ جاتی تو دوسری حدیثوں میں آخری عشرہ میں اس کے ڈھونڈھنے کا آپ کیوں حکم دیتے)

فَيُرْفَعُ الْعِلْمُ۔ پھر علم اٹھا لیا جائے گا (یعنی دین کے عالم مر جائیں گے دنیا سے گزر جائیں گے)

فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ۔ آں حضرتؐ نے اس پانی کو جہاں تک ہاتھ سے اونچا ہو سکتا تھا اونچا کر کے اٹھایا (تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ آپ افطار کر رہے ہیں وہ بھی افطار کریں۔ بعض نے کہا "إلی" یہاں "علی" کے معنی میں ہے یعنی اس کو ہاتھ کے اوپر اٹھا لیا)۔

لَا تَرْضَ رُؤُسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا عورتو! تم سجدے سے اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ کہ مرد جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں (کیونکہ اس زمانہ میں مردوں کے تہبند چھوٹے تھے۔ آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرم گاہ پر نہ پڑے)۔

فَرُفِعَتْ لَنَا مَخْمَرَةٌ۔ ایک بڑا پتھر کسی کو دکھلایا گیا۔

وَيُرْفَعُ بِهَا صَوْتُهُ۔ یعنی اس جز کا آخری کلمہ آہستہ) آپ پکار کر آواز دراز کر کے کہتے۔

فَارْتَفَعْنَا عَنِ الْجِنَّتَيْنِ۔ وہ دونوں میدانیں جن میں پانی رُک کر دونوں باغوں میں آتا تھا ہٹ گئیں (پانی دوسری طرف نکل گیا باغ سوکھ گیا)۔

رَفِيعُ الْعِمَادِ۔ میرے خاندان کے ستون بلند ہے (یعنی اس کا مکان بلندی پر واقع ہے۔ وہ لوگوں میں مشہور ہے سخاوت اور کرم کے ساتھ یا اس کی شرافت کا ستون بلند ہے اپنی قوم میں بڑا شریف اور نجیب گنا جاتا ہے)۔

فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ وَسَرُفِعَ عَنْهُ۔ آپ پر وحی اترآئی اور وحی اترنے سے پہلے جو سختی آپ پر ہو کر اتی تھی وہ جاتی رہی۔

يُرْفَعُ الْحَدِيثُ إِلَى عُثْمَانَ۔ وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمان کو پہنچایا کرتے تھے۔

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ اس حدیث کو آں حضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو)۔

يُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ رَفَعَهُ۔ تمیم سے مرفوعاً روایت ہے۔

فَرُفِعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ۔ مجھ کو بیت المعمور دکھلایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے، وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں)۔

رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ۔ بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے بڑھا دیا ہے (آنحضرتؐ تک پہنچا دیا ہے)۔

عَنْ جَدِّهِ بِهِ رَفَعَهُ۔ اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

يُرْفَعُ لَهُ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ۔ دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی اچھے آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پہلے تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھائے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھائے جاتے ہیں)۔

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى الْبَيْتِ۔ پھر آں حضرتؐ بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے۔

Marfat.com

رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اُٹھائے تھا (یعنی دُعا کے لئے تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بدعت ہے۔ اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہاتھ اُٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے۔ تو انھوں نے اس کو بُرا سمجھا اور کہا کہ آنحضرتؐ صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے، جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)۔

یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ۔ کبھی بلند کرتے کبھی پست۔

فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ۔ ہم اس کو کھالیں گے اور آنحضرتؐ تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اُس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ہم اس کو کھالیں گے اور سینت کر نہ رکھیں گے)۔

لَا یَرْفَعُ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ اِلَی الْاَرْضِ۔ جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ بعضوں نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالاجماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحبابی ہوگا)

لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ۔ آنحضرتؐ اپنے ہاتھ دُعا میں نہیں اُٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دُعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دُعاؤں میں اتنا بہت نہیں اُٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اُٹھاتے، جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اُٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اُٹھائے کہ سر سے اونچے ہو جاتیں)۔

لَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِی ثَلٰثٍ۔ آنحضرتؐ نے ہاتھ نہیں اُٹھائے گر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اُٹھانا نہیں دیکھا۔ نوویؒ نے کہا تیس سے زیادہ مقاموں میں آنحضرتؐ کا ہاتھ اُٹھانا منقول ہے)۔

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی اِلٰی اَصْلِ الْمِنْبَرِ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور اُلٹے پاؤں منبر کے نیچے اُترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر رہ کر نہیں ہو سکتا تھا معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)۔

فَاِنَّھَا الرَّفِیْعُ۔ کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دنیا کا آسمان مراد ہے۔)

کَانَ یُکْثِرُ اَنْ یَّرْفَعَ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَآءِ۔ آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اُس کے شوق میں اوپر دیکھتے)۔

رُفِعَ لَہُ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ۔ آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا۔

وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعُ مَکَانِیْ۔ قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالےٰ تو سب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)۔

اِنَّ رَفْعَکُمْ اَیْدِیَکُمْ بِدْعَۃٌ۔ تمہارا ہاتھ اُٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اُٹھائے، یعنی سینے تک اُٹھائے)۔

رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا۔ آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا (اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹا نہیں۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ میں قیامت

Marfat.com

کے دن پہلا وہ شخص ہوں گا جس کو سجدے سے سر اُٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے۔ معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)۔

یُرْفَعُ فِیْهَا اَعْمَالُهُمْ۔ شب برأت میں اُن کے نیک اعمال جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں، لکھ لئے جانے میں اور پروردگار کے پاس اُٹھائے جاتے ہیں۔

فَرَفَعَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْظُرَهٗ۔ حضرت آدمؑ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّاْذِیْنِ۔ اذان حضرتؐ وتر کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے، (اگر دوسرے لوگ بھی سُن لیں وہ بھی یہی کہیں)۔

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا، اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ الثَّلٰثَةِ وَالصَّبِیِّ وَالْمَعْتُوْهِ۔ تین آدمیوں سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے (یعنی اُن کے بُرے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص، دوسرے نابالغ، تیسرے بے ہودا دیوانہ دوسروں کاموں کی قید اس لئے لگائی کہ نیک کام بچے کے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچے کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا، کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ قَوْمًا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)۔

رُفِعَتْ اِلَیَّ السِّدْرَةُ الْمُنْتَهٰی۔ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ دکھائی گئی۔

رَفَعَهٗ اِلَی السُّلْطَانِ۔ میں نے اُس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)۔

رَفَعَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے۔

رَفَعَ یَدَیْهِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھلائی)۔

یَكْرَهُ الرَّفَاهَةَ۔ مسلمان بلندی شان کو بُرا جانتا ہے۔ (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)۔

رُفْقٌ۔ نرم

رَفَاهَةٌ۔ کشادگی، فراغت۔

اِنْ كَانَ اَجَلِیْ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِیْ۔ اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی میری بیماری دُور کر دے، مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)

مِنَ السُّنَّةِ نَتْفُ الرُّفْغَیْنِ۔ دونوں بغلوں کے بال اُکھیڑنا سنت ہے۔

رُفْغٌ کہتے ہیں بغل یا جڑ سے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل پھل جمع ہوتا ہے۔

اَرْفَاغٌ اور رُفُوْغٌ، رُفْغٌ کی جمع ہے۔

رُفْغُ اَحَدِكُمْ بَیْنَ ظُفُرِهٖ وَاَنْمُلَتِهٖ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخن اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل جمع رہتا ہے)۔

رُفْغٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا الْتَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں جڑے (مرد اور عورت کے) مل جائیں یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

اَرْفَقَ لَكُمُ الْمَعَاشُ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں)

عَیْشٌ رَافِغٌ۔ اچھے آرام کی زندگی۔

Marfat.com

اَلنِّعَمُ الرَّوَافِغُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

اَلرِّفْدُ الرَّوَافِغُ۔ کشادہ عطائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ:

رُفْغٌ۔ شرم گاہ کے گرداگرد کو اور کبھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَشْفٌ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا۔ خدمت کرنا۔ گھیر لینا۔ دودھ پینا۔ آرام لینا۔ پنکھ پھیلانا۔ پھڑکنا چمکنا۔ چوسنا۔ ہر روز پینا۔ لہلہانا۔

رَفَفٌ۔ باریک اور پتلا ہونا۔

اِرْفَافٌ۔ پروں کو پھیلانا۔

اِرْتِفَافٌ۔ چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں

مَالَهُ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)

مَنْ حَفَّنَا أَوْ رَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے رتبہ کو گھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے۔ جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلاد خوانوں کی عادت ہے وہ نہ صرف پیغمبر کی تعریف میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَ عَيْنِي مِثْلَهُ قَطُّ يَرِفُّ رَفِيفًا يَقْطُرُ نَدَاهُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا بھرا ہو کر لہلہا رہا تھا کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَّ رَفِيفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہا رہا ہو۔

أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ أَنْ تَنْزِلَ وَادِيًا فَتَدَعَ أَوَّلَهُ يَرِفُّ وَآخِرَهُ يَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا (پہلا) سرا تو خوب ہرا بھرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہ رضؓ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَكَأَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ يَرِفُّ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفُّ عُرُوبُهُ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

إِنِّي لَأَرُفُّ ثَنِيَّتَيْهَا وَأَنَا صَائِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انھوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

اَلرَّفُّ وَالِاسْتِرْمَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جنب ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا) عورت کے چومنے اور صحبت کرنے سے۔

وَإِذَا سَيْفٌ مُعَلَّقٌ فِي رَفِيفِ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِي إِنْ أَكَلَ رَفَّ۔ میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے، تو بہت کھا جاتا ہے۔

بِعْ تَمْرَ رَافِكَ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہے اسے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو حج کروا دے، یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَفِّ لِي۔ مگر تھوڑے سے جَو جو میرے مچان پر رکھے ہوئے تھے۔

إِنَّ رَافِي لَتَقَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ تَغِيبُ فِيهَا الْقِرْمِسُ۔ میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں (اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کھلی غائب ہو جاتی ہے (ایسی نرم اور شیریں ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی نے فخریہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرِّقِّ وَالْوَقِيرِ۔ بہت سارے اونٹ اور بہت ساری بکریوں کے بعد (یعنی تونگری اور مال داری کے بعد)۔

كُلْ مِنَ الطُّيُورِ مَا رَفَّ وَلَا تَأْكُلْ مَا صَفَّ۔ وہ

Marfat.com

پرندہ کما جو اُڑنے میں اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور وہ مت کما ہو پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَى التِّرْبِ الْمُتَلَبِّدِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ۔ دو دیواروں پر جو گرد کی رکھی ہو (یعنی جان پر)۔

رِفْقٌ یا مَرْفِقٌ یا مِرْفَقٌ۔ مہربانی، لطف اور کرم، نرمی و ملائمت۔

رَفْقٌ۔ فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ۔ رفاقت کرنا۔

اِرْتِفَاقٌ۔ بھر جانا۔

اِسْتِرْفَاقٌ۔ رفاقت کی درخواست کرنا۔

اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ۔ پہلے رفیق حاصل کرلے پھر سفر کر (ورنہ اکیلے پریشان ہوگا)۔

اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں (ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملا دے۔

رَفِيْقٌ کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے صَدِيْقٌ اور خَلِيْطٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحُسْنُ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا۔ وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ رَفِيْقٌ بِعِبَادِهٖ۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى۔ میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے، آخرت کو پسند کرتا ہوں)۔

وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا۔ آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے (ایک روایت میں رَفِيْقًا بِهٖ ہے)۔

لَاَعْرِفَنَّ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ۔ میں اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رِفْقَةٌ۔ سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔

ثُمَّ اُدْخِلَ النَّاسُ رُفْقَةً۔ پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کئے گئے۔

نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رِفْقًا۔ آپ نے ہم کو ایسے کام سے منع کیا، جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا یعنی مزارعت سے)۔

مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ جس چیز میں نرمی ہو، اُس کو آراستہ کر دیتی ہے (جو آدمی نرم مزاج ہو وہ اچھا ہے)۔

اَنْتَ رَفِيْقِيْ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ۔ تو مہربان ساتھی ہے اور طبیب تو اللہ تعالےٰ ہے رشفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِيْ اِرْفَاقِ ضَمَائِنِهِمْ وَسَدِّ خَلَّاتِهِمْ۔ ان کا ان پر مہربانی کرنے اور فصل کو بند کرنے میں (یعنی جو خرد برد اس کو موجب ہیں) هُوَ الْاَمِيْنُ الْمُرْتَفِقُ۔ وہ سفید رنگ والے کیسے لگائے ہوئے (اصل میں مرتفق اور مرتفق ہی کو کہتے ہیں، کیونکہ وہ مرتفقہ کیا۔ کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اُس پر سہارا دیتے ہیں)۔

اِلْتَمَسْتُ هَيْئَةً عَلَيْكَ التَّاجَ مُرْتَفِقًا۔ خوب پی، چنا پہنا، تجھ پر تاج یکا (شریک) لگائے ہوئے ہے (یعنی تاج بادشاہی تیرے سر پر ہے)۔

مَا لَمْ تُضْمِرُوا الرِّفَاقَ۔ جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ گے۔

وَهٰذَا مَرَافِقُهُمْ قَدِ اسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ۔ ہم نے اُن کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رُخ بنائے گئے تھے۔

مُرْتَفِقٌ اور مُرْتَفِقٌ۔ پاخانہ کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی جائے مفرور کو)۔

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالےٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا اور جس نے رفیق

Marfat.com

کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا، اُس کا قول غلط ہے)۔

تَبْدَاءُ بِمَرَافِقِهٖ فَتَغْسِلُهَا۔ پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کر، اُن کو دھو (بعض نے کہا "مرافق" سے دونوں شرم گاہیں مُراد ہیں۔ مگر مرافق کے یہ معنی کسی لغت میں نہیں دیکھے گئے۔ شاید یہ لفظ مَرَافِغِهٖ ہو، راویوں نے مَرَافِقِهٖ کر دیا۔ جب تو شرمگاہ کے معنی درست ہوں گے)۔

اِذَا كَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا

جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) وخُرْق: بالضم ہمسر ہے رِفْق کی)۔

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ۔ رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں۔ میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے۔ پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ۔ ہر چند کتاب کو رفیق بناتا ہوں اور کبھی لغش کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے، پروردگار تیرا رفیق ہے۔ پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے، یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رُو، خوش خصال، خوش آواز، نیک بخت اور صالح اور ایمان دار ہو۔ اللّٰھم استجب)۔

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ۔ نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تُلَيِّنُ اَصَابِعَهٗ بِرِفْقٍ۔ میت کی اُنگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

كَانَتْ مِرْفَقَتُهٗ مِنْ اَدَمٍ۔ آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا

لَا بَاْسَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِرْفَقَةٌ۔ اگر نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں۔

رَافِلٌ یا رَفَلَانٌ کپڑے ہلا کر اترانا، پلو لٹکانا، جمع ہونے دینا تَرْفِيْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور سردار بنانا، بڑا کرنا، ذلیل کرنا، مالک بنانا۔

رِفْلٌ۔ پلو (دامن)

رُفِّلَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم کا سردار بنایا گیا۔

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر، باپ بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اِترائے (ناز و نخرے سے پلو لٹکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے۔

يَرْفُلُ فِي النَّاسِ۔ ابوجہل لوگوں میں اِتراتا ہوا اِدھر اُدھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں يَزْوُلُ ہے، یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا۔ اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا)۔

يَسْعٰى وَيَتَرَفَّلُ عَلَى الْاَقْوَالِ۔ دوڑ رہا تھا، کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)

رَافِنٌ۔ انڈا یا نبض۔

رِفَنٌّ۔ لمبی دُم والا گھوڑا۔

اِنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ التَّعَزُّبَ فَقَالَ لَهٗ عَفِّ شَعْرَكَ فَفَعَلَ فَارْفَانَّ۔ ایک شخص نے آں حضرت ﷺ سے مجرّدی کا شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو مُنڈوا اور کتروا نہیں) اُس نے ایسا ہی کیا۔ تب اُس کو قرار آگیا (یعنی قوتِ باہ کی شدت جاتی رہی)۔ (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا مونڈنا، خصوصاً زیرِ ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا باہ میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)۔

اِرْفَانَّ اور اِرْفَهَنَّ دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی اُس کو سکون اور اطمینان ہو گیا۔

رَفَهٌ یا رِفْهٌ یا رُفُوْهٌ۔ خوش آیامی۔ آرام سے بسر کرنا۔ فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا۔

رَفَاهٌ اور رَفَاهِيَةٌ۔ خوش گزرانی۔ عیش و عشرت۔ امن و چین سے بسر اوقات۔

نَهٰى عَنِ الْاِرْفَاهِ۔ آں حضرت ﷺ نے ہر روز تیل ڈالنے

Marfat.com

اور بالوں میں کنگھی کرنے سے یا فراغت کے ساتھ خوب کھانے پینے سے، چین اور مزے اُڑانے سے منع فرمایا کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی کو راحت اور آسائش کی عادت ہو جاتی ہے۔ پھر وہ سفر یا جہاد کی تکلیف نہیں اُٹھا سکتا۔ دوسرے عورتوں کی طرح اس کا دل بودا ہو جاتا ہے، سارے دن بناؤ سنگار مانگ چوٹی میں معروف رہتا ہے مسلمان کو مردانہ سپاہیوں کی طرح رہنا چاہیئے نہ کر زنانوں کی طرح رات دن بناؤ سنگار میں بھوک اور پیاس اور محنت و مشقت کی ہمیشہ عادت رکھنا چاہیئے۔ یہ حدیث ایک نصیحت بے بہا تھی، مسلمانوں کے لئے، مگر افسوس مسلمانوں نے اُس پر عمل نہیں کیا اور جب اللہ تعالےٰ نے اُن کو دنیا کی فراغت دی تو عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ موٹا جھوٹا پہننا، سادی غذا کھانا۔ سپاہ گری چھوڑ دی آخر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے کہ اب ہر ملک میں رعیت بن کر گزارہ کرتے ہیں۔ جس قوم نے عیش و عشرت کی عادت ڈالی اور دنیا کی لذتوں میں منہمک ہوگئی۔ اس کی حکومت اور سلطنت اس قوم نے چھین لی جو محنت اور مشقت اور تعب اور تکلیف کی عادت رکھتی تھی)۔

فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ۔ جب آں حضرتؐ کو آرام ہوا (تکلیف جاتی رہی)۔

اَرَادَ اَنْ يُرَفِّهَ عَنْهُ۔ اُس کو آرام دینے کا قصد کیا

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فِي الرَّفَاهِيَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ کبھی آدمی عیش و عشرت اور امن و چین کی حالت میں ایک ایسا کلمہ اللہ کو ناراض کرنے والا زبان سے نکالتا ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسا کہنے سے ناراض نہ ہوگا۔ یا اس کا غصہ مجھ پر نہیں اُترے گا) وہ اس کو اتنا گرا دیتا ہے اِتنی دُور پھینک دیتا ہے جتنی دور آسمان سے زمین ہے۔

وَطَيْرُ السَّمَاءِ عَلٰى اَرْفَهِ خَمَرِ الْاَرْضِ يَقَعُ۔ آسمان کے پرندے زمین کی خوب سرسبز اور شاداب جھاڑوں پر گرتے ہیں (خطابی نے کہا ہے کہ ایک روایت میں اَرْفَهُ الْاَرْضِ ہے

اُرْفَةٌ بروزنِ غُرْفَةٌ۔ حد اور نشان کو کہتے ہیں۔

بابُ الراء مع القاف

رَقْأٌ یا رُقُوْءٌ۔ خشک ہو جانا، تھم جانا، بلند ہونا، فساد کرانا، اصلاح کرنا، چڑھ جانا۔

اِرْقَاءٌ۔ روک دینا، بلند کر دینا۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِيْهَا رَقُوْءَ الدَّمِ۔ اونٹو کو بُرا مت کہو، ان سے خون تھمتا ہے (یعنی دیت میں مقتول کے وارثوں کو دیئے جاتے ہیں گویا وہ خون کو روکتے ہیں کیونکہ اگر دیت نہ دی جاتی تو قصاص لیا جاتا۔ یعنی خون کے بدلہ خون)۔

فَبِتُّ لَيْلَتِيْ لَا يَرْقَاءُ لِيْ دَمْعٌ۔ میں نے رات اس طرح کاٹی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے (رات بھر برابر روتی رہی)

فَرَقَأَ دَمُهٗ۔ آپ کا خون رُک گیا (اُس کا بہنا بند ہو گیا)

رِقْبَةٌ یا رِقْبَةٌ یا رِقْبَانٌ یا رُقُوْبٌ یا رَقَابَةٌ یا رُقُوْبٌ انتظار کرنا، چوکسی کرنا، گلے میں رسّی ڈالنا، تاکنا۔

مُرَاقَبَةٌ۔ نگہبانی، تاک، ڈر۔

اِرْقَابٌ۔ رُقبیٰ دینا۔

اِرْتِقَابٌ۔ چڑھنا، انتظار کرنا۔

رَقِيْبٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اس کی نگاہ سب چیزوں پر ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہوسکتی۔

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ آں حضرتؐ کا خیال رکھو۔ آپ کے اہلِ بیت میں (یعنی آپ کا احترام اور ادب کرو یا ان کو دیکھ کر آں حضرتؐ کا خیال کرو۔ آخر ان میں آپ کا خون ملا ہوا ہے۔ پس جس نے اہلِ بیت سے دشمنی کی، یا ان کی اہانت کی اس نے آنحضرتؐ سے دشمنی کی اور آپ کی اہانت کی، اس سے بڑھ کر ملعون اور مطرود کون ہوگا؟

الٰہی بحقِ بنی فاطمہؓ
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ

Marfat.com

مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہوا جس کو سات عمدہ شخص نگہبان نہ ملے ہوں (یعنی اس کے حوارین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے، اُس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)

مَاتَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ لَا يَبْقٰى لَهٗ وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرَّقُوْبُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وُّلْدِهٖ شَيْئًا۔ آنحضرتؐ نے صحابۂ کرام سے پوچھا۔ تم رقوب کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقوب وہ شخص ہے، جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (درحقیقت) رقوب وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس نے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مرجانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقوب ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)

اَلرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔ جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے، جس کو دیا جائے۔

رُقبیٰ یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مرجاؤں تو مکان تیرا ہو گیا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرجائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا۔ اس میں فقہا کا اختلاف ہے۔ بعض اس کو ہبہ کہتے ہیں، بعض عاریت۔ رُقبیٰ اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔)

كَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً۔ جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا۔ (اصل میں رَقَبَةٌ گردن کو کہتے ہیں، پھر اس کا اطلاق مجازاً سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے کہ:

اَعْتِقْ رَقَبَةً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کر) ذَنْبُهٗ فِيْ رَقَبَتِهٖ۔ اُس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)۔

وَفِي الرِّقَابِ۔ (یعنی زکوٰۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ) مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں

لِنَارِقَابُ الْاَرْضِ۔ زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعاتِ اراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں، مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں۔ ان کی قابضانِ اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)۔

وَالرَّكَائِبُ الْمُنَاخَةُ لَكَ رِقَابُهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ۔ یہ جو اونٹنیاں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور اُن پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا۔ پھر اُس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا۔ اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ اُن کی خدمت اور خبر گیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی، طاقت سے زیادہ بوجھ اُن پر نہیں لادا۔ اگر وہ خالی جا رہے ہوں تو تھکے درماندہ مسافر کو اُن پر سوار کر لیا)۔

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِي الرَّقِيْبِ۔ اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا۔

رَقِيْبٌ۔ جوئے کے تیسرے پانسے کو کہتے ہیں۔ اُس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔

ذِي الرَّقِيْبَةِ۔ خیبر کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَرْقُبُ الْوَقْتَ۔ وقت کو تاکتا رہے۔

اَنْفَقَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ۔ میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا۔

وَفِي الرِّقَابِ۔ یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے۔ اس میں بردے خرید کر آزاد کئے جائیں۔

مَنْ رَاقَبَ اللّٰهَ اَحْسَنَ عَمَلَهٗ۔ جو اللہ کا ڈر رکھتا ہوگا وہ نیک عمل کرے گا۔

مُرَاقَبَةٌ۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

Marfat.com

یا اللہ معکم اینما کنتم یا کل من علیہا فان اور اسی تصور میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی عجائب آیات میں غور و فکر کرے۔

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّيْنِ قِلَّةُ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم دیکھے (عورتوں سے قصداً غضّ بصر کرنا چاہئے)

وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰى رِقَابِنَا۔ لوگوں کو ہمارے قتل پر مت اُبھار۔

رَقَاحَةٌ۔ تجارت اور سوداگری۔

تَرْقِيْحٌ۔ مال کی درستی اور اصلاح۔

تَرَقُّحٌ۔ کمانا، کسب کرنا۔

حَتّٰى كَثُرَتْ وَارْتَقَحَتْ۔ یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ سے بڑھ گئی، بہت ہوگئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:

جِئْنَاكَ بِنَصَاحَةٍ لَمْ نَأْتِكَ لِلرَّقَاحَةِ۔ ہم تیرے پاس خالص تیرے لئے آئے ہیں۔ سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے)

كَانَ اِذَا اَرْقَحَ اِنْسَانًا۔ جب کسی آدمی کو شادی کے بعد مبارکباد دیتے (بہ معنی رَفَّأَ جیسے اوپر گزر چکا۔)

رُقْدٌ یا رُقَادٌ یا رُقُوْدٌ۔ سونا یا رات کو سونا، ٹھہر جانا، بگڑ جانا، پرانا ہونا، غافل ہونا۔

اِرْقَادٌ۔ سلانا، ٹھہرانا۔

اِرْقِدَادٌ۔ جلدی کرنا۔

لَا تَشْرَبْ فِيْ رَاقُوْدٍ وَلَا جَرَّةٍ۔ مٹکے یا گھڑے میں پانی مت پی (یعنی اس کاسہ یا گھڑے میں جو روغن دار ہوں اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) (نہایہ میں بیان ہوا ہے کہ:

رَاقُوْدٌ۔ ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی روغنی مرتبان)۔

رَقْدَةٌ۔ ایک نیند۔

رُقَدَةٌ۔ بہت سونے والا۔

مَرْقَدٌ۔ سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں)۔

مِرْقَدِيٌّ۔ جلد باز۔

يَرْقُوْدٌ۔ بہت سونے والا۔

مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا رَقَدَتْ عَيْنَاهُ۔ جو شخص آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے۔

رَقْرَقَةٌ۔ ہلکے ہلکے بہانا۔

تَرَقْرُقٌ۔ حرکت کرنا۔ آنا جانا۔ چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں:

تَرَقْرَقَ الشَّمْسُ۔ سورج ایسا چمکا جیسے گھوم رہا ہے)

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ تَرَقْرَقُ۔ سورج نکلتے وقت ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے، آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت اُفق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حائل ہونے سے متخیل ہوتی ہے۔ جب اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی)۔

رَقْرَاقٌ۔ ہر روشن اور چمکدار چیز۔

رَقْرَاقَةٌ۔ نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی گویا اس کے مُنہ سے پانی جاری ہے۔

رَقَارِقٌ۔ رَقْرَاق کی جمع ہے۔

رُقْرُقَانُ السَّرَابِ۔ حرکت کرتی ہوئی سراب۔

مُتَرَقْرِقٌ۔ آمادہ و تیار۔

رَقْشٌ۔ نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا۔

تَرْقِيْشٌ۔ آراستہ کرنا، بنانا، سنوارنا۔

لَوْ ذَكَّرْتُكِ قَوْلًا تَعْرِفِيْنَهُ نَهَشْتِنِيْ نَهْشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ۔ (اُم المومنین اُم سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں، جس کو تم جانتی ہو تو تم مجھ کو اُس سانپ کی طرح کاٹ لو۔ جس کی پشت پر دھاریاں اور ٹپے ہوتے ہیں اور آنکھیں جھکا کر چلتا ہے۔

رَقَاشٌ۔ سانپ، یا دھاریدار ٹپے والا سانپ۔

Marfat.com

اَرْقَشُ۔ سفید اور کالے تِلوں والا۔
رَقْصٌ۔ کھیلنا، ناچنا۔
رَقَّاصٌ ـــ ناچنے والا گھڑیال کا وہ چکر جو گھومتا ہی رہتا ہے۔
اَشْحَانًا لَهُنَّ رَقْصٌ۔ ایسے ایسے رنجوں سے جو گردش میں رہیں گے (یعنی ایک فکر جائے گی تو دوسری آئے گی)۔
تَرْقِیصٌ۔ نچوانا۔
یَرْقُصُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ۔ ناچتے ہیں، کھیلتے ہیں۔
رُقْطَةٌ۔ سیاہی میں سفید تِلّے یا سفیدی میں سیاہ تِلّے۔
اَرْقَطُ۔ چت کبرا (اس کا مونث رَقْطَاءُ ہے)۔
اَنْتُمُ الرَّقْطَاءُ وَ الْمُظْلِمَةُ۔ تم پر ایک چت کبرے سانپ کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا۔ یعنی دونوں طرح کے فتنے آئے، ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح خاص خاص لوگوں پر ہوا۔ دوسرے وہ فتنے جن میں سب لوگ مبتلا ہوئے)۔
لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ رُقْطًا کَانَتْ بِفَخِذَیْهَا۔ اگر چاہوں تو میں تِلوں (داغوں) کا شمار بیان کروں جو اُس عورت کی رانوں پر تھے۔ (یہ جملہ ابوبکرہؓ نے اپنی گواہی میں کہا۔ یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر دی تھی، ان کو ایک عورت سے متہم کیا تھا)۔
قَدِ اغْفَرَّ بَطْحَاؤُهَا وَ اَرْقَاطَ عَوْسَجُهَا۔ اُس کے میدان میں مغافیر بھر گیا (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر نمودار ہوتا ہے) اور اس کی عَوسج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہو گئی (اہل عرب کہتے ہیں:
اِرْقَطَّ اور اِرْقَاطَّ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ دونوں مستعمل ہیں)۔
اِذَا انْتَهَیْتَ اِلَی الرَّقْطَاءِ۔ جب تو رقطاء کو پہنچے (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔
رَقْعٌ۔ جلدی چلنا، پیوند لگانا، بُرائی کرنا، نشانہ پر مارنا۔ کنویں کی بندش کرنا، بچھا دینا۔

رَقَاعَةٌ۔ حماقت، بیوقوفی۔
تَرْقِیْعٌ۔ پیوند لگانا۔
اِرْقَاعٌ۔ پیوند لگانے کا وقت آجانا۔
لَقَدْ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ اَرْقِعَةٍ۔ (آں حضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا، جب انھوں نے بنی قریظہ کے باب میں اپنا فیصلہ سُنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا۔
اَرْقِعَةٌ ـــ جمع ہے رَقِیْعٌ کی بہ معنی آسمان (بعض نے کہا رَقِیْعٌ آسمانِ اوّل کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا)۔
یَجِیْءُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ۔ تم میں کوئی قیامت کے دن اِس طرح سے آئے گا کہ اُس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اُڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے) اُن پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے، جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے۔ کرمانی نے کہا:
رِقَاعٌ سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مُراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں، دراصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے۔ بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مُراد ہیں جو غنیمت کے مال میں سے اُس نے چُرائے تھے)۔
رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَةٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے شطرنج کا رُقعہ اس کی تختی، جس پر مُہرے رکھے جاتے ہیں۔
غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ یہ غزوہ ۵ھ میں غطفانیوں سے ہوا۔ کہتے ہیں اِس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جُوتے نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں چھید ہو گئے اِس وجہ سے اُن پر چیتھڑے لپیٹ لئے، یہی وجہ ہے کہ اِس غزوہ کا نام ذات الرقاع مشہور ہو گیا۔ بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے۔ بعض نے کہا، ایک درخت کا۔ بعض نے کہا اِس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے

Marfat.com

(بہ بنڈوں پر چیتھڑے لگائے تھے)۔

اَلْمُؤْمِنُ وَاہٍ رَاقِعٌ۔ مسلمان (گناہ کرکے) اپنا دین کمزور کرلیتا ہے (وہ شکستہ ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کرکے) اُس میں پیوند لگاتا ہے (بارِ دیگر ندامت و استغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)۔

کَانَ یَلْقَمُ بِیَدٍ وَیَرْقَعُ بِالْاُخْرٰی۔ معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اُٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تاکہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے، پھر اُس گرے ہوئے کو بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَکْتَافِ۔ پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانۂ قدیم میں، شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ۔ کسی کپڑے کو بُرانا سمجھ کر مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگاکر بھی وہ اِس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہوکر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اُس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آں حضرتؐ نے بھی پیوند لگایا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے۔ اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَا تَسْتَخْلِفِیْ آیا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کرلے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہوکر شکستہ ہو جائے، تب اس کو ناقابلِ استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ۔ میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اِسْتِخَارَۃُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو امامیہ میں رائج ہے)

رَقِیْعٌ۔ نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّۃٌ۔ پتلا ہونا، ناتوان ہونا، محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ۔ غلامی

تَرْقِیْقٌ۔ پتلا کرنا: آراستہ کرنا۔

اِسْتِرْقَاقٌ۔ غلام بنانا۔

یُؤَدِّی الْمُکَاتَبُ بِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْہُ دِیَۃَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا اَدّٰی دِیَۃَ الْحُرِّ۔ مکاتب جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو، اس کی دیت اُتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اُس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی سی دیت ہوگی۔

رَقِیْقٌ۔ غلام یا لونڈی (نہایہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم پہنچائے یا قتل کرے، تو اُس کی دیت بقدر حصۂ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصۂ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے۔ مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے، اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اِس کے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درم آزاد کی نصف دیت اُس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابتہ نصف قیمت، اس کے مالک کو دے۔ اِس حدیث کو ابوداؤد نے سُنن میں ابنِ عباس سے نکالا۔ اور نخعی کا مذہب یہی ہے اور حضرت علی رضؓ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے۔ لیکن دوسرے سب فقہاء کہتے ہیں کہ، مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اُس پر باقی ہے، غلام سمجھا جائے گا)۔

اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِکُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِکُمْ (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر بعض اُن غلاموں کو بھی حق ہے، جن کے تم مالک ہو (مُراد وہ تین غلام ہیں بنی غفار کے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح اُن کو بھی ہر سال تین ہزار درم کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں اور

کبھی بعض کا لفظ کل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔

مَا اَکَلَ مُرَقَّقًا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی۔ آں حضرتؐ نے میدہ کی چپاتی (پتلی باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی کبھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر۔ اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی منہ سے پھونک کر موٹا موٹا بھوسا اڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور روے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں۔ ارے بیوقوفو اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے گیہوں اور جو کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا، یہ بھوسا بھی سیکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اور آٹے کے مضر صحت اثرات کو دفع کرتا ہے۔ میدہ اور روہ قابض اور ثقیل، دیر ہضم اور مسدد ہے، میدہ کھانے والے اکثر قولنج، بدہضمی اور نفخ کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بواسیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے)۔

مَا خُبِزَ لَنَا مُرَقَّقٌ۔ ہمارے لئے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی۔

رُقَاقٌ۔ جمع ہے۔ یعنی پتلی چپاتیاں (مانڈے)

وَیَخْفِضُهَا بُطْنَانُ الرِّقَاقِ۔ اس کو نرم اور کشادہ زمینوں کے شکم میں لے جاتے ہیں۔

کَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِیْنَةِ یَشْتَرُوْنَ الرِّقَّ فَیَاْکُلُوْنَهٗ۔ مدینہ کے فقہا (عام لوگ) بڑا چھوا خرید لاتے، اس کو کھاتے (کیونکہ چھوا دریائی جانور ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ اکثر علما، اور اہل حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلا دلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)۔

اِسْتَوْصَوْا بِالْمَعْزٰی فَاِنَّهٗ مَالٌ رُقَیْقٌ۔ بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیڑ کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ۔ ابوبکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)۔

اَهْلُ الْیَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نصیحت جلد قبول کر لیتے ہیں، قبولِ حق کی استعداد ان میں موجود ہے، بات کا اثر لیتے ہیں)۔

کَبُرَتْ سِنِّیْ وَرَقَّ عَظْمِیْ۔ میری عمر زیادہ ہو گئی، اور میری ہڈی کمزور ہو گئی (یہ حضرت عثمانؓ یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔

ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَهٗ بِشِمَالِهٖ۔ پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا۔

مَرَاقٌ۔ جمع ہے مَرَقٌ کی۔ پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے۔

فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِ الْبَطْنِ۔ دگدگی سے لیکر پیٹ کے نیچے کے حصوں تک چیر ڈالا۔

اِطَّلٰی حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْمَرَاقَ وَلِیَ هُوَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ۔ نورہ لگایا (بال اڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا، تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (ستر عورت کے خیال سے)۔

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرُقِّقَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِ امْرَاَتُهٗ (ایک شخص نے عامر شعبی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے۔ اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسن طلب ہے) اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرُقِّقَ۔ (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جا کر کہیں مہمان اترا، لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا، اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیونکر چلوں گا۔ اس کا مطلب حسن طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں، وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرُقِّقَ اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص درپردہ بات کہنے کے لئے ذو معنی جملہ استعمال کرے۔ اوپر کے جملہ میں فقہی کا مطلب یہ تھا کہ تو بظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خوشدامن

Marfat.com

کا بوسہ لیا اور در حقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خوشنودی سے جماع
کیا۔ حنفیہ بھی اس مسئلہ میں شعبی کے ساتھ متفق ہیں۔ مگر اہل حدیث
اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں حرام کاری سے، حلال حرام نہیں
ہو سکتا۔ مگر ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت
سے زنا کی اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، تو کیا زانی اس لڑکی سے
نکاح کر سکتا ہے۔ حالانکہ اہل حدیث کے اصول کے موافق اس سے
نکاح جائز ہونا چاہئے۔ اگر یہ کہیں کہ وہ حرمت علیکم بناتکم
کی رو سے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا
ہو وہ ابن اور بنت نہیں ہو سکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں
ہوتی، نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے۔)

وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا۔ وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے
کہا رَفِيقٌ بمعنے ضعیف۔ یعنی ہَیّن لَیّن۔ جدھر کوئی لیجائے
اُدھر چلے جائیں۔)

وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ ایک فتنہ
ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد
دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا بعض
نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کردے
گا۔ کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا بعض
نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے ملتا جلتا ہو گا۔ بعض نے
کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دورہ کرے گا۔ خود جائے گا
اُس کو لے کر آئے گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے
لئے محرک ہوگا۔ ایک روایت میں فَيُرْفِقُ ہے، یعنی ایک فساد
دوسرے فساد کا رفیق بنے گا۔ ایک میں فَيَدْفِقُ ہے یعنی ایک
فساد دوسرے فساد کو دھکیل دے گا)۔

فَذَكَّرَنَا فَرَقَّقَنَا۔ آپ نے ہم کو خطاب کرکے ہمارے
قلوب کو رقت سے نرم کر دیا۔

فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً۔ (حضورؐ کے پاس حضرت
زینبؓ نے بطور فدیہ جو ہار اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑانے کے
لئے بھیجا تھا)، اس کو دیکھ کر سخت رقت طاری ہوئی (آپ کو
حضرت خدیجہؓ کا زمانہ یاد آ گیا۔ کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو اُن ہی کا
دیا ہوا تھا۔ دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت
ملال ہوا اور آپؐ نے ابو العاص کو اس ہار سمیت حضرت زینب
کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرا لیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ
کو آپؐ کے پاس روانہ کردیں)۔

وَبَلَغَنَا أَنَّهُ جَاءَ رَقِيقٌ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام
لونڈی آئے ہیں (رقیق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا
ہے)۔

وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ۔ وہ باریک کپڑے پہنے تھے (شاید وہ
ریشمی ہوں گے، جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے
کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے
پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے۔ مگر پرہیزگاری اور دینداری
کے خلاف ہے۔ مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا چاہئے اور
فسق کی نسبت تغلیظ اور تشدد کے طور پر ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے
زنانہ وضع اور روش اختیار کی ہے۔ باریک ململ اور جالیاں پہنتے ہیں
اور اپنی اس وضع پر ناز کرتے ہیں۔ ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب
ہندوستانیوں کو ململ اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا
یہ عجب بے وقوف قوم ہے، ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے
لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اسی غرض سے ہم ان کپڑوں کو ہندوستان
کے لئے برآمد کرتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری
میں عورتوں سے کم نہیں ہیں، مردانہ کپڑے زین، ٹوئیٹ اور سرج
وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں،
ضرورت ہے کہ ان کی اس بدذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ۔ یہ ایک کتاب کا نام ہے جس
میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرمی کرتی ہیں رقت دلاتی
ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت)۔

أَرَقَّ أَرْبَعَةً۔ چار کو غلام رکھا۔

وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ۔ ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی

Marfat.com

كُتِبَ لَهُ فِي رَقٍّ۔ ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے لئے لکھ لیا جائے گا۔

سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا۔ میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی کا سجدہ کیا (یعنی سجدۂ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے اگر پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدۂ عبادت کرے تو کافر اور مشرک ہو جائے گا۔ اور سجدۂ تحیت گو اگلی امتوں میں بادشاہوں اور سرداروں کے لئے جائز تھا۔ مگر ہماری شریعت میں وہ بھی حرام ہوا)۔

مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ۔ جو شخص بہت شرم کرے گا اس کا علم کم ہوگا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیے۔ جو بات معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بلا تکلف پوچھے، خواہ وہ عمر، دولت اور مرتبہ میں کتنا ہی فروتر کیوں نہ ہو)۔

لَيْسَ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ۔ غلام لونڈیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے (خواہ وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے۔ اسی طرح گھوڑوں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے لئے اسی طرح موتی، مونگا، جواہر اور زیورات وغیرہ مال و اسباب میں یہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ اُن ہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آں حضرتؐ نے زکوٰۃ لی، اور وہ اونٹ، گائے، بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے کسی قسم کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں، زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن اکثر فقہا اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں سوداگری کے کل مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ سواری کے گھوڑے اور خدمت کے لونڈی غلاموں اور گھر کی احتیاج اشیاء میں زکوٰۃ اُن کے نزدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے)۔

رَاقٌ۔ نر کبھوا۔ اس کی جمع رُقُوقٌ ہے۔

اَسْتَهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوبًا۔ ازد قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔

فَرَقَّ لَهُمْ۔ اُن پر شفقت کی

وَارْقُنَا فِيهِ الرِّقَّةَ وَالسِّيَةَ انْصَادِقَةَ يَا اللّٰهُ

رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کر دے (ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئیں۔ تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی نیت عطا فرما جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔

رِقَّةٌ۔ بغداد میں ایک مقام کا نام ہے۔

تَرْقِيقُ الْكَلَامِ۔ کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔

رَقْلٌ۔ کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے۔ بعض نے کہا رَقْلٌ اسم جنس ہے)

وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةً۔ کوئی ان کا کھجور کا لمبا درخت نہیں کاٹے۔

خَرَجَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ الرَّقْلُ فِي يَدِهِ حَرْبَةٌ۔ ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل القامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لمبا درخت ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔

لَيْسَ الصَّفْرُ فِي رُؤُسِ الرَّقْلِ الرَّاسِخَاتِ فِي الْوَحْلِ۔ کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو کیچڑ میں گڑے ہوئے ہیں۔

اَرْقَلَتِ النَّاقَةُ اِرْقَالًا۔ اونٹنی دوڑی (اِرقال ایک قسم کی دوڑ ہے جو خبب سے تیز ہے)۔

اِرْقَالٌ وَتَبْغِيلٌ۔ دوڑنا ہے اور خچر کی چال چلنا۔

كَانَ يُرْقِلُ بِهَا اِرْقَالًا۔ مِرقال (جو ہاشم بن عتبہ زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔

نَاقَةٌ مِّرْقَالٌ۔ دوڑنے والی اونٹنی۔

رَقْمٌ۔ لکھنا، بیان کرنا، نشان کرنا، لکیر کرنا، قیمت کا ہندسہ لگانا۔

تَرْقِيمٌ۔ لکھنا۔

رَقَمٌ۔ آفت۔

رَقْمَةٌ۔ چمن، کیاری۔

رَقْمٌ۔ ہندسہ، بہت سا مال، نقش و نگار۔

وَجَدَا عَلٰى بَابِ فَاطِمَةَ سِتْرًا مُوشًّى فَقَالَ مَا اَنَا

Marfat.com

وَالدِّنَاوَالرَّقْمُ حضرت فاطمہ رضؓ کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اُس پر بیل بوٹے تھے) فرمایا "دنیا سے اور نقش و نگار سے کیا کام؟"

كَانَ يُسَوِّيْ بَيْنَ الشُّعُوْنِ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ۔ آں حضرتؐ صفوں کو تیر کی طرح، یا کتاب کے سطروں کی طرح برابر اور سیدھا کرتے۔

رَقِيْمٌ۔ بہ معنی مرقوم (یعنی مکتوب۔ مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے، اسی طرح آپؐ صفوں کو برابر کرتے)۔

مَا اَدْرِيْ مَا الرَّقِيْمُ كِتَابٌ اَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے کہ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ۔ اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا وہ رقیم ہے کیا معنی ہیں، وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (محدثین ہے کہ رقیم اُن کے پہاڑ کا نام یا وادی یا گاؤں کا نام تھا۔ یا وہ رقیم سے وہ تختی مراد ہے، جس میں اصحابِ کہف کے نام لکھے تھے اور اُن کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے بعض نے کہا ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقْفٌ سَائِرٌ وَّسَرِيْرٌ مُّثَمَّرٌ۔ آسمان کیا ہے ایک چھت ہے چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے والا نقش و نگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا اَنْتُمْ فِي الْاُمَمِ اِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ۔ تمہارا شمار دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ (اس کا تشنیہ رَقْمَتَانِ ہر جانوروں دو رقمے ہوتے ہیں) (مجمع البحرین میں ہے کہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمَةَ ثَنِيَّةِ جَبَلٍ۔ آں حضرت صلعم پہاڑی ایک وادی کی جانب چڑھے رَقْمَةٌ۔ (بعض نے کہا کہ) رَقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

هُوَ اِذًا كَالْاَرْقَمِ۔ وہ تو اس وقت اُس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش و نگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کبلے سانپ کی طرح)۔

اِلَّا رَقْمًا فِيْ زَبُرٍ۔ مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو جسم نہیں ہوتی۔ اس سے نوٹ و گران کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے۔)

(جمہور علماء میں ہے، جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مُراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو جسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہو جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف مُخبر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں دُھوا دیں۔ اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ جسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی، بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں، جن کو مشرک مقدس سمجھ کر اُن کی پُوجا کرتے ہیں، ہرگز رکھنا جائز نہیں، خواہ مجسمہ ہوں یا مجسم، لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو، مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو اُن کی گرفتاری کے لئے اُتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا بعض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ اگر پھر احتیاط اور تقوے اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے۔ خواہ سطحی ہوں یا مجسم۔ البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی، تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے۔ اور مجسم صورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں)۔

مَثَلُ الَّذِيْ يُقِيْمُ ثُمَّ يُذِرُّ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْفُضُ ثُمَّ يَنْفُضُ۔ اس کی مثال چت کبلے یا پھولدار سانپ کی طرح ہے

Marfat.com

میں کلمۂ شرک نہ ہو۔ اور جو منتر ایسی زبان میں ہو کہ جس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے وہ بھی منع ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ شاید اس میں شرک کا مضمون ہو اب یہ جو حدیث ہے کہ،

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ یعنی منتر دو ہی باتوں کے لئے ہوتا ہے، نظر لگنے میں یا سانپ بچھو کے ڈنک میں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور آفتوں میں منتر ناجائز ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دو آفتوں میں منتر بہت مفید ہوتا ہے، اور آں حضرتؐ نے اپنے کئی اصحاب کو منتر کرانے کا حکم دیا اور کئی آدمیوں کی نسبت سُنا کہ وہ منتر کرتے ہیں تو منع نہیں فرمایا رہی یہ حدیث کہ بہشت میں بے حساب جانے والے وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، تو اس سے منتر کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی بلکہ اس حدیث میں خاص الخاص بندوں کا ذکر ہے یعنی اولیاء اللہ کا، جن کو پورا بھروسہ اپنے پروردگار پر رہتا ہے وہ دوا علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کچھ نہیں کرتے بلکہ تکلیف اور مصیبت کو بھی رضاءِ محبوب خیال کر کے اس پر خوش رہتے ہیں یہ درجہ عام مسلمانوں کا نہیں ہے، نہ ہم ایسے لوگوں کا اور عوام کا دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کرنا سب درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ اپنا سارا مال لے آئے اور آن حضرتؐ کے سامنے رکھ دیا کہ اللہ کی راہ میں صرف کریں، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ بال بچوں کو کس پر چھوڑا؟ حضرت صدیقؓ نے عرض کیا، اللہ پر۔ آپ نے ان کی اِس قربانی اور ایثار کو نامناسب نہ سمجھا اُن کا مالی تعاون قبول فرمایا۔ برخلاف اِس کے ایک دوسرا شخص کبوتر کے انڈے برابر سونا لایا اور کہنے لگا بس میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، آپؐ نے وہی انڈا ایسے زور سے اس شخص کے مارا کہ اگر اس کو لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لئے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور اوامر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقاً ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنھوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراط و تفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہلِ حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہلِ توکل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو)۔

فَرَقَيْتُ بِاُمِّ الْكِتٰبِ۔ میں نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

اِنِّيْ لَاَرْقِيْ۔ میں منتر کرتا ہوں۔

مَا يُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ۔ منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے، اس کا بیان۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ۔ وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں (بدفالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے بُرا شگون لینا۔)

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ۔ منتر تین باتوں ہی کے لئے ہوتا ہے، بدنظری یا ڈنک مارنے یا نکسیر پھوٹنے کیلئے رُقٰی۔ جمع ہے "رُقْيَة"

كَانَ يُرْقٰى بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّنْزَلَ عَلَيْهِ۔ آن حضرتؐ پر بدنظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزولِ وحی سے پہلے۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ نے آں حضرتؐ پر منتر کیا۔ (یعنی قرآن کی آیتیں اور دُعائیں پڑھ کر، ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اہلِ کتاب کے منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیقؓ نے اُس کو

جائز رکھا اور امام مالکؒ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے۔ میں کہتا ہوں لیکن مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک اور کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔)

لَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِي۔ میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا۔

فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر چڑھ گئے۔

حَتَّى رَقِيَ شَفِيُّ الْكَلْبَ۔ اور چڑھ کر کتے کو پانی پلایا۔

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقَى هٰذَا۔ بلال اور عبداللہ ابن ام مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا مگر اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوع فجر سے ذرا پیشتر اذان دیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے، جو سو رہا ہو وہ جاگ کے اور نماز کی تیاری کرے اور اذان کے بعد وہ ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اتر آتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو جو اذنے سے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی۔ وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھکر اذان دیتے۔ اس حدیث سے فجر کے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے)

فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ۔ میں چڑھا یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ گیا۔

وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يَرْقَى فِيهِ (یہ شیطان فرشتوں کی باتیں چرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں ایک بات اگر کبھی سن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاکر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں)۔

كُنْتُ رُقَاءً عَلَى الْجِبَالِ۔ میں پہاڑوں پر چڑھنے والا تھا۔

إِقْرَأْ وَارْقَيْ فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ آخِرُ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔ (حافظ

فرآن سے کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت) پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا (بہشت کی سیڑھیاں شمار میں آتی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ آخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے ——— پھر جو قرآن کی ساری آیتیں پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے آخیر آیت پر مقام کرے گا)۔

لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ حُمَّةٍ۔ منتر بخار ہی کے لئے ہے یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں، کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دکھ کے لئے کرنا جائز ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ۔ میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِي رُقْيَةً مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دور کرنے کا منتر عطا فرما۔

رَقَى النَّبِيُّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا۔ آں حضرتؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا۔

رُقِيَ (دَيْرُقِيَ)۔ بند ہوا خون یا آنسو۔

مَا لَا يَرْقَى مِنَ الدَّمِ۔ جو خون بند نہ ہو ہمیشہ بہتا رہے۔

رُقَيَّةُ۔ آں حضرتؐ کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ سے منسوب تھیں۔ اسی طرح حضرت ام کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمانؓ سے منسوب ہوئیں اور امامیہ کا یہ قول غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی ربیبہ تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں۔ تمام اہل سیر اور تواریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمان سے جلتے ہیں اس جلن سے ان دونوں

Marfat.com

صاحبزادیوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے۔ معاذ اللہ۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّهَا رَقُوْءُ الدَّمِ۔ اونٹ کو بُرا نہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)۔

بابُ الرّاء مع الکافُ

رَکْبٌ۔ گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا، اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔

رَکَبٌ۔ گھٹنا بڑا ہونا۔

رُکُوْبٌ۔ سوار ہونا، مرتکب ہونا۔

تَرْکِیْبٌ۔ سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا، دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا، تلے اوپر رکھنا۔

اِرْتِکَابٌ۔ کوئی کام کر بیٹھنا۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الرُّکُبَ اَسِنَّتَهَا۔ جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو، چرنے دو۔ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو تیز چلاؤ، اور ان کو چرنے نہ دو)۔

رُکُبٌ جمع ہے رِکَابٌ کی۔ یعنی سواری کے اونٹ۔ بعض نے کہا رَکُوْبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے۔

اَبْغِنِیْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَکْبَانَةً۔ میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈھ جو دودھیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو۔

سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاؤُکُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ۔ تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے (کیونکہ وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو مرحبا کہو (خوشی اور خاطر داری سے ان کے ساتھ پیش آؤ)۔

رُکَیْبٌ تصغیر ہے رَکْبٌ کی جو اسم جمع ہے۔ اگر رَکْبٌ رَاکِبٌ کی جمع ہوتی جیسا بعضوں نے کہا ہے تو تصغیر میں رُوَیْکِبُوْنَ آتا — لَا تَرْکَبُوا الْبَحْرَ۔ سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)۔

لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے گویا وہ سوار ہے (یا پیادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشِّرْ رَکِیْبَ السُّعَاةِ بِقِطْعٍ مِّنْ جَهَنَّمَ مِثْلَ قُوْرِ حِسْمٰی۔ جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں کرے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انھوں نے زیادہ وصول کر لیا یا ظلم کیا) اس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے، جو حسمٰی کے پہاڑ برابر ہوگا۔ (حسمٰی ایک شہر کا نام ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے، ان سے لوگوں پر ظلم کرائے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو، تو اس کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نُتِجَ رَجُلٌ مُهْرًا لَهٗ لَمْ یَرْکَبْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ اگر کسی شخص کا بچھیرا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے لائق ہونے سے پیشتر قیامت آجائے گی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)!۔

اَرْکَبَ الْمُهْرُ۔ بچھیرا اب سواری کے قابل ہو گیا۔

اِنَّمَا تَهْلِکُوْنَ اِذَا صِرْتُمْ تَمْشُوْنَ الرَّکَبَاتِ کَاَنَّکُمْ یَعَاقِیْبُ حَجَلٍ۔ تم اس وقت تباہ ہو گے جب سر اٹھائے ہوئے بے فکری سے اس طرح چلو گے جس طرح چکور چلتا ہے (چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس کے گرا دیتا ہے اور مادہ کے ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے مطلب

یہ ہے کہ تم میں تقلید آباء باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی الیاز ور کرے گی کہ اندھا دھند اس کی پیروی کرو گے اور غور و فکر چھوڑ دو گے اُن خس و خاشاک کی طرح، جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا کہیں سے کہیں لا ڈالتا ہے، لوگ جو طرزِ زندگی اختیار کریں گے وہی تم بھی اختیار کر لو گے اور قرآن و حدیث سے اصولِ زندگی کا اخذ کرنا چھوڑ دو گے۔)

فَاِذَا عُمَرُ قَدْ رَكِبَنِيْ۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ مجھ پر سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔

ثُمَّ رَكَبْتُ اَنْفَهٗ بِرُكْبَتِيْ۔ پھر میں نے گھٹنا اُس کی ناک پر مارا (گھٹنے سے اُس کی ناک پر ضرب لگائی)

اَمَا تَعْرِفُ الْاَزْدَ وَرُكَبَهَا اِتَّقِ الْاَزْدَ لَا يَاْخُذُوْكَ فَيَرْكُبُوْكَ۔ کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچا رہ ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے مارنا بہت مروّج تھا)۔

اِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِيْ صُفْرَةَ دَعَا بِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَجَعَلَ يَرْكُبُهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اَعْفِنِيْ مِنْ اُمِّ كَيْسَانَ۔ مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو (ام کیسان ازد کی لغت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رَكُوْبَةَ۔ رکوبہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آں حضرتؐ ادھر تشریف لے گئے تھے)۔

لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشَرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ (حضرت عمرؓ نے کہا رکبہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے رُکبہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں، اُس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور اُن دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

اُدْخُلْ رِكَابَكَ۔ اپنی سواری کے اُونٹوں میں چلا جا۔ رِكَابٌ کا مفرد رَاحِلَۃ ہے۔

جَعَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آں حضرتؐ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔

رُكُوْبٌ۔ بہ ضمہ را راکب کی جمع ہے اور بہ فتحہ را بمعنی سواری کا جانور۔

وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔ ارے تیری خرابی ہو اُس پر سوار ہو جا۔ (یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لئے مکہ کو جا رہی تھی امام احمد اور اہلِ حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف نہیں، سواری کے لئے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور تکلیف اُٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے وقت اُس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيْرَانٍ۔ اپنی عورت کے پاس جانا بغیر سواری اور بغیر آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے صحبت کرنے کے لئے ایک روایت میں بِغَيْرِ رُكُوْبٍ ہے یعنی بغیر سواروں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر دھوم دھام کے چھپاتے جانا)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اُن عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

كُنَّا فِيْ رَكَبَةٍ۔ ہم چند شتر سواروں میں تھے۔ رَكَبَةٌ۔ شتر سواروں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ۔ بنجاروں سے مل کر (جو باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے، اور جب بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اُس وقت خرید و فروخت کرنی چاہیے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے

بجائے گاہکوں یا دلالوں کا بیہات میں جاکر سودا کرنا یہ عوام اور بیوپاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔

صَنْوٌ اِرْجَالاً وَّرُکْبَانًا۔ لوگوں نے پیدل اور سواری پر سوار رہ کر نماز پڑھی۔

وَاَرْبَعَۃُ شَرَکَائِبَ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔

رَکَائِب۔ رَکُوْبَۃ کی جمع ہے۔

لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَّحْدَہٗ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح طرح کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے، جماعت فوت ہوتی ہے)۔

مَسْجِدُ السَّھْلَۃِ فِیْہِ مَنَاخُ الرَّاکِبِ۔ سہلہ کی مسجد (جو کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے (سوار سے مُراد حضرت خضرؑ ہیں)۔

اِذَا وَضَعْتَ رِجْلَکَ فِی الرِّکَابِ۔ جب تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھے (یعنی زین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)

اِنْ کُنْتُمْ اَثْخَنْتُمْ فِی الْقَوْمِ وَلَا فَارْکَبُوْا اَکْتَافَھُمْ۔ اگر تم اُن کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ گیا) تو خبردار ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی شکلیں کبھی)

وَکَانَ عِنْدَ رَکَائِبِہٖ یُلْقِطُھَا خَبَطًا۔ حضرت علی اپنی سواری کے اونٹوں کے پاس تھے اُن کو پتے کھلا رہے تھے۔

لَیْسَ عَلٰی رَسُوْلِ رَکِبٍ شَعْرٌ۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں

یَوْمُ الْمَرْکَبِ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔

رُکْنٌ۔ اعتماد کرنا، ٹیکہ دینا۔

رُکُوْعٌ۔ مائل ہونا، جوع کرنا۔

اِرْتِکَاءٌ۔ ٹیکا لگانا، لاجار کرنا۔

لَا شُفْعَۃَ فِیْ فِنَاءٍ وَّلَا طَرِیْقٍ وَّلَا رُحَیٍّ۔ میدان اور رستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کنواں ہوتا ہو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

رُکْنٌ۔ رُکْنِ پہاڑ کا کونا اور گھر کا صحن اور پایہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اَھْلُ الرُّکْنِ اَحَقُّ بِرُکْنِھِمْ۔ گھر کے کونہ والے اپنے کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اَجْعَلَ لِیْ عِلَّۃً تَرَکَنِیْ اِلَیْھَا۔ حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاص سے کہا) میں یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک خرخشہ میں پھنسا دوں، تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب کہتے ہیں کہ:)۔

رَکِعْتُ اِلَیْکَ اور اَرْکَعْتُ اور اِرْتَکَعْتُ۔ یعنی میں نے اُس پر تکیہ کیا، اُدھر مائل ہوا، اور عزم جوع کیا۔

رُکُوْدٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔

نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ۔ (آنحضرتؐ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع فرمایا)

فِیْ رُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا وَرُکُوْدِھَا۔ نماز کے رکوع اور سجدے اور وقفہ میں (وقفہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

اَرْکُدُ بِھِمْ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ۔ میں چار رکعتی نمازیں) پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آں حضرتؐ کا طریق تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمرؓ سے کہا جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا بھی اچھی طرح نہیں آتا)۔

فَاَرْکُدُھُمْ وَاُخِفُّ۔ میں اُن کے لئے نماز کو لمبا کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں اَحْذِفُ ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں:)۔

رَکَدَ الْمَاءُ وَالرِّیْحُ۔ پانی تھم گیا ہوا تھم گئی۔

تَرَاکَدَ الْمِیْزَانِ۔ ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف وزن برابر ہوا)۔

Marfat.com

رَکْزٌ ۔ گاڑنا، پیدا کرنا، جمانا، پھنکنا۔
تَرْکِیْزٌ ۔ گاڑنا۔
اِرْکَازٌ ۔ خزانہ یا کان ہونا۔
اَرْکَازٌ ۔ پھرکنا، جمانا، ٹیکا لگانا۔
وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ۔ رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائیگا (رکاز اہل حجاز کی اصطلاح میں اُن خزانوں کو کہتے ہیں، جو زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ ملیں۔ اور اہل عراق اِس لفظ کو کان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اہل عرب کہتے ہیں :-
اَرْکَزَ الرَّجُلُ ۔ جب اُس نے رکاز پائی۔ ایک روایت میں فِی التَّرْکَازِ ہے یہ جمع ہے رِکْزَۃٌ یا رِکَازَۃٌ کی)۔
اِنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِکْزَۃً عَلٰی عَہْدِ بِہٖ کَاَخَذَھَا مِنْہُ ۔ ایک غلام نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پایا، آپ نے اُس سے لے لیا (اور بیت المال میں داخل کر دیا)۔
ھُوَ سِرِّکُزُ النَّاسِ (ابن عباس نے قسورہ کی تفسیر میں کہا) وہ لوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہو کر پہنچے۔ (بعض نے کہا "قسورہ" تیر انداز لوگوں کی جماعت)۔
یَرْکُزُ بِعُوْدِہٖ ۔ آپ ایک لکڑی کو زمین میں گھوس رہے تھے (تاکہ سیدھا ہو جائے)۔
یَرْکُزُ الْعَنَزَۃَ ۔ برچھی گاڑ رہے تھے۔
سُئِلَ مَا الرِّکَازُ فَقَالَ اَلذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ الَّذِیْ خَلَقَہُ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ یَوْمَ خَلَقَہَا ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا
مَرْکَزٌ ۔ دائرہ کا بیچ کا نقطہ، وتد، اصلی مکان۔
مَرْکَزُ الرَّحْلِ ۔ زین رکھنے کا مقام۔
اَلْمَرْکَزِیَّۃُ فِی التِّرْکَازِ ۔ یعنی قدوم الرجل من کوہ کذا فی مجمع البحرین۔
رَکَسَ ۔ اونٹ کو اُلٹ دینا۔
رِکَاسٌ ۔ رسّی سے باندھنا۔

اِرْکَاسٌ ۔ چھالی، اُبھرا، اُفند معاد بنا، اُلٹا دینا۔
اُتِیَ بِرَوْثٍ فَقَالَ اِنَّہُ رِکْسٌ ۔ آں حضرتؐ پاس استنجا کے لئے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خچر یا گدھے کا گوبر) آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہل عرب کہتے ہیں :-
رَکَسَتِ الشَّیْخُ وَارْکَسْتُہٗ ۔ میں نے اُس کو پھیر دیا، اُلٹا دیا، اُلٹ دیا)
اَللّٰھُمَّ ارْکُسْھُمْ فِی الْفِتْنَۃِ رَکْسًا ۔ یا اللہ ان کو بلا اور فتنے میں خوب اُلٹا دے (اُس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)
اَنْتُمْ تَرْکُسُوْنَ بَیْنَ جَرَاثِیْمِ الْعَرَبِ ۔ فساد عربوں کے جتھوں میں ہو جو کہ گاڑ اُن کے رئیسوں میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا کبھی اُن چین نہ ہو گا)۔
اِنَّکَ مِنْ اَھْلِ دِیْنٍ یُقَالُ لَھُمُ الرِّکُوْسِیَّۃُ ۔ تو اُس دین کا (ایک فرد) ہے جس کو رکوسیہ کہتے ہیں۔ وہ نصاریٰ اور صابئین کے درمیان ایک دین ہے)۔
رَکَاسَۃٌ اور **رِکَازَۃٌ** ۔ جو رسّی زمین میں گھسیڑ دی جائے جسے اُخیّۃ بھی کہتے ہیں۔
رَکَضَ ۔ پاؤں ہلانا، لات مارنا، دفع کرنا، بھاگنا، دوڑنا۔
مُرْتَکِضَۃٌ ۔ گھوڑ دوڑ۔
اِرْتِکَاضٌ ۔ حرکت کرنا۔ اضطراب کرنا۔
اِنَّمَا ھِیَ رَکْضَۃٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ ۔ یہ تو شیطان کی ایک لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کو نقصان پہنچا لے کا موقع حاصل کر لیا۔ اب اس کو نماز روزے وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ احتلام اور حیض دونوں میں التباس ہو جاتا ہے)۔
اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنُ اَشَدُّ ارْتِکَاضًا عَلَی الذَّنْبِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِیْنَ یُشَدُّ بِہٖ ۔ ایماندار آدمی کو

لہ پرانا سن وہ رسّی جو اونٹ کی کہنی سے لے کر اس کے پہونچوں تک باندھی جاتی ہے، اس کا سر متعلق رہ جاتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

گناہ پر ایسی بے چینی ہوتی ہے، جتنی بے چینی چیڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھڑپھڑاتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو گھبرا تا رہتا ہے اور روتا پیٹتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے)۔

اِنَّا لَنَادَفْنَا اَوْلَادَ رَكَضَ فِیْ لَحْدِہٖ۔ جسم نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے۔ یہ عمر بن عبد العزیزؒ نے کہا جو ولید کے چچا زاد بھائی تھے اور ولید کی تجہیز و تکفین ہوئی تھی)۔

فَذَخَلْتُ مُرْبِدًا فَرَكَضَتْنِیْ۔ میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

حَتّٰی رَكَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ۔ یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا جیسے مرتے وقت ہوتا ہے)۔

رَكَضَ۔ گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اَرْكَضَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی کا بچہ اُس کے پیٹ میں ہلا۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَادِلٌ اَوْ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع و ضرر دونوں کا خالق اللہ تعالےٰ ہے مگر بُری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے فرمایا "وما اصابك من سيئة فمن نفسك" اور یہ محاورہ قرآن و حدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے "وما انسانيه الا الشيطان" اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بھی فی ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے "ابتت الريح البقل" اور ایک کافر نیچری بھی کہتا ہے۔ مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالےٰ کو جانتا ہے اور ریح کو بسبب اور اُس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے۔ برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے)۔

رَكْعَةٌ۔ ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں۔

رُكُوْعٌ۔ نماز پڑھنا، لگے رہنا۔

نَهَانِیْ عَنْ اَقْتِرَاءٍ وَّاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ۔ رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہئے۔ قرآن اللہ تعالےٰ کا کلام ہے اُس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔ پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھا دی گئی، ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا۔ دو نمازوں کو آں حضرتؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد وتر کا پڑھتے تھے۔

وَهُمْ رُكُوْعٌ۔ وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُكُوْعٌ۔ راکع کی جمع ہے۔

رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)۔

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ۔ جس نے رکوع پالیا اُس نے وہ رکعت پالی (مگر سورۂ فاتحہ فوت ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ جس نے

Marfat.com

کو رحمن کو شمن کے روکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبر گیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ أَصَابَهُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ رَكٌّ مِنْ مَطَرٍ: مسلمانوں پر جنگ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی۔

رَكٌّ: بھوبار۔ (اس کی جمع رِكَاكٌ ہے)؛

رُكْلٌ: ایک پاؤں سے مارنا، ایڑ لگانا۔

رَكْلٌ: گھسنا۔

فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ: اس کو لات ماری۔

إِنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ لَمَّا رَكَلَتْنِي رَكْلَةَ: عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا، میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا۔

قَضَى فِي امْرَأَةٍ رَكَلَهَا زَوْجُهَا: ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے خوہر نے لات ماری تھی۔

تَرْكِيلٌ: پاؤں سے مارا۔

رَكْمٌ: جمع کرنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا۔

حَتَّى رَأَيْتُ رُكَامًا: میں نے ابر کو دیکھا جو تہہ تہہ تھا۔

فَجَاءَ بِعُودٍ دَحْمَاءَ بِعَرْنِينٍ حَتَّى رَكَمُوا فِيهِ سَوَادًا: لکڑی لایا پھر مینگنی لایا تو اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا۔

رُكْنٌ: چوڑا۔

رُكْنٌ: زبردست جزو، بڑا امیر جس سے قوت لی جائے، دولت، لشکر وغیرہ۔

رُكُونٌ: مائل ہونا، جھکنا۔

رَكَانَةُ اور رُكُونَةٌ: وزن دار ہونا، باوقار ہونا۔

تَرْكِينٌ: وزن دار یا باوقار کرنا۔

إِرْكَانٌ: اعتماد کرنا بھروسہ کرنا۔

رَحِمَ اللهُ لُوطًا إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ: اللہ تعالیٰ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ تو ہمیشہ (زبردست حامی کی یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بدمعاشوں نے ان کو تنگ کیا، تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈھنے لگے۔ یہ بشریت کا مقتضا تھا۔ مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہو ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے، اسی لئے فرمایا کہ اللہ اُن پر رحم کرے، بعض نے کہا کہ حضرت لوط نے مہمانوں کے سبب بطور معذرت فرمایا کہ میں اس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں، نہ مجھ میں خود اتنی طاقت ہے کہ ان بدمعاشوں کو رفع کر سکوں، نہ کوئی زوردار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤں۔ لیکن حضرت لوط بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے)۔

وَيُقَالُ لِلْأَحْمَقِ: كَانَهُ الطَّلْقِ. اس کے ہاتھ پاؤں (اور ان جوانب) کہا جائے گا بولو کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِي مِرْكَنِ أُخْتِهَا وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ: دحمنہ بنت جحش، اپنی بہن کے گھگال میں بیٹھتی تھیں، ان کو استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراج خون رہتا)۔

دَخَلَ الشَّامَ فَأَتَاهُ رُكُوبٌ فَرِيقٌ: حضرت عثمان کے ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا رکنے لگا میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے)۔

لَا يَمَسُّ مِنَ الْحَجَرِ رُكْنَيْنِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ: (حضرت عبداللہ بن عمر نے طواف کے وقت کعبے کے کسی کونے کو دیکھا چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو (تغلیباً وہ دونوں کو یمانیین کہدیا وہ حجر اسود عراق کا رخ ہے)۔

رُكْنَيِ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ: رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان حجر: یہ کرسی حاطیم۔

فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا: جب انھوں نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا (یعنی طواف و سعی سے فارغ ہوئے) تو حلال ہو گئے (رام کھل گیا)۔

شَدِيدُ الْأَرْكَانِ: مضبوط بنا۔

لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ: ایک کونڈے یا لگن میں بیٹھے (ایک روایت میں مرکز ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے)۔

رُكَانَةُ: ایک صحابی کا نام ہے۔

رَكْوٌ: کھودنا درست کرنا، بنانا، پیچھے کرنا، باندھنا، دوہنا۔

Marfat.com

بوجھ لادنا، برائی کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْکَاضٌ۔ پیچھے ڈالنا، طعنہ دینا، برائی کرنا۔

اُرْکُضُوْا اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو پڑا اسنے دو (چھوڑ دو) یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (ایک روایت میں) اَرْهِقُوْا اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو (کہ آپس میں صلح کرلیں)۔

فَاَخَذْنَا عَلٰى رَكِيَّةٍ تَمَّةَ۔ ہم ایک کنویں پر پہنچے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔

فَاِذَا هُوَ فِيْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ۔ دیکھا تو وہ ایک کنویں کے اندر بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے۔

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ۔ جابرؓ: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے۔

رَكَايَا۔ جمع ہے رَكْوَةٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ، رَكْوَةٌ چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے۔)

اِذَا كَانَ الْمَاءُ فِي الرَّكِيِّ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ۔ جب کنویں میں اتنا کر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین ہاتھ لمبا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی (یہ آمیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ جب پانی دو قلہ ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی لیکن صحیح و راجح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا بہت جس ہی نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔)

بَابُ الرَّاءِ مَعَ الْمِيْمِ

رَمْثٌ۔ سنوارنا، درست کرنا، ہاتھ پھیرنا۔

رِمْثٌ۔ ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں۔

رَمْثٌ۔ رمث کھانا۔

تَرْمِيْثٌ۔ تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا، بڑھانا۔

اِرْمَاثٌ۔ ارماث اور ترمیث ہم معنی ہیں۔

اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا فِي الْبَحْرِ۔ ہم ارماث پر سمندر میں سوار ہوتے تھے۔

اَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَثٌ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر یا مدی جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں۔ اس کو طَوْف بھی کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْاَرْمَاثِ۔ رافع بن خدیجؓ سے پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کرایہ پر دی جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا لگان روپے یا اشرفی دے) انھوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں، ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا ہو مثلاً مالک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر شرط یہ کہ بالوں کی پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری ہے باقی تیری)۔

رَمَثٌ۔ اُس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے۔

تَمَيَّثَتْ عَنْ شَرْحٍ۔ مَاْنِي الزِّمَامِ وَالتَّقْرِيْرِ میں نے تم کو بہت پرانے برتن (جس میں نوت دراز سے نبیذ بھگویا جاتا ہو)۔ یا چوبیں برتن میں پینے سے منع کیا تھا کیونکہ ایسے برتن میں نبیذ جلدی خمدار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آجاتی ہے۔ جمع الجوار میں ہے۔ تَمِيْرٌ۔ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح بناتے ہیں، اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ لائے)

حَبْلٌ اَرْمَاثٌ۔ پرانی گلی ہوئی رسی۔

رَمْحٌ۔ بھالا، لات مارنا، چبھنا۔

سِمَاكٌ رَامِحٌ۔ ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بطور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُهٗ۔ اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اُس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں

Marfat.com

لوگ آرام پاتے ہیں، اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے اُن کو دفع کرتا ہے)۔

رُمْحٌ۔ نیزہ، برچھا، بھالا۔

رَمْدٌ یا رَمَادَةٌ۔ سردی سے ہلاک ہونا، جا پڑنا، ہلاک کر ڈالنا۔

رَمَدٌ۔ آشوبِ چشم۔

رَمَادٌ۔ راکھ۔

سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِيْ سَنَةً فَتُرْمِدَهُمْ فَأَعْطَانِيْهَا۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ میری امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے، جس میں سب راکھ ہو جائیں (ہلاک ہو جائیں) پروردگار نے منظور فرمائی۔

إِنَّهُ أَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر مؤخر کر دیا۔ عام الرماد اِس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال میں راکھ کی طرح ہو گیا تھا)

خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا (اس قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عاد کی قوم میں سے باقی مت رکھ)۔

رَمَادٌ رِمْدِدٌ (مبالغہ کے لئے کہتے ہیں، جیسے لَيْلٌ أَلْيَلُ یا يَوْمٌ أَيْوَمُ یعنی) خوب جلا کہ راکھ کی بھی راکھ نکل آئے۔

زَوْجِيْ عَظِيْمُ الرَّمَادِ۔ میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے۔ (یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے)

شَوَى أَخُوْكَ حَتَّى إِذَا أَنْضَجَ رَمَّدَ۔ تیرے بھائی نے گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کرے مگر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے)

مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں جس شخص پر احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر بُرائی کی بلکہ دشمن ہو گیا سوائے چند افراد کے، میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہ، احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں دروغ گوئی، منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب کسی کی طرف سے اِن باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک صاحب جج تھے، میں نے ان کو تعلیم دی، مہینوں اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا۔ جب وہ برسرِ عہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انھوں نے مجھ ہی کو نکال باہر کیا۔ ایک دوسرے بندۂ رحمان اور تھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی طرح سمجھ کر تمام و کمال عدالتی انصرام اُن کے حوالہ کر دیا اور ایک ادنیٰ درجہ سے اُن کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا۔ لیکن اِن بھائی نے مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ منتقمِ حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دیدیتا ہے چنانچہ اوّل الذکر مہمان تو چند ہی روز میں طعمۂ فالج ہوئے اور معذور ہو کر فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا، اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے)۔

وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ۔ ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے گرد آلود) ہو رہے تھے۔

رَمَدٌ۔ ایک پانی کا نام ہے جو آں حضرتؐ نے مقطعہ کے طور پر جمیل عدری کو دیا تھا۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ۔ آدمی اس پانی سے وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہو گیا ہو۔

وَكَانَ رَمِدًا۔ حضرت علیؓ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔

وَهُوَ أَرْمَدُ۔ اُن کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں (آشوبِ چشم تھا)۔

رَمْرَمَةٌ۔ بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا۔

حَبَسَتْهَا فَلَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔ اس نے کیا کیا بلّی کو باندھ دیا نہ اُس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (یہ رَمَّتِ الشَّاةُ اور اِرْتَمَّتْ سے نکلا ہے۔ یعنی بکری نے کھا)۔

مَرِیمَۃٌ۔ لہردار جانوروں میں، جیسے آدمی میں مُنہ۔

فَاِذَا اَجَاءَ رَبَضَ فَلَمْ یَرِمْ مَرْمَہٗ۔ آنحضرتؐ کے آس پاس ایک جنگلی جانور جا قصد آپ کو بھیں چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آجاتا رہتا، جہاں آپ گھر میں تشریف لائے بس دم سمجھو ہو کر بیٹھ جاتا پھر حرکت نہ کرتا (سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے)۔ دوسری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا صلعم)۔

رَمْزٌ۔ اشارہ کرنا، بھکانا، بھرنا۔

تَرَمَّزَ۔ تیار ہونا، زور سے گونجنا۔

لَہٗ فِیْھَا رَمْزَۃٌ۔ وہاں میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں رَمَزَۃٌ ہے یعنی بجایا۔ یہ مِزمار ہے۔ ایک میں رَمْرَمَۃٌ ایک میں رَمْزَمَۃٌ ہے یعنی باریک آواز نکالنا۔

رَمَّازَۃ۔ رمّاز، فاحشہ۔

رَمَسَ۔ چھپانا، گاڑنا، ڈھانپنا۔

اِرْتِمَاسٌ۔ غوطہ لگانا جیسے اِختِمَاسٌ ہے بعض نے کہا اِرْتِمَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگانے کی جلدی سے سر باہر نکال لے۔ اور اِختِمَاسٌ یہ ہے کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے۔

اِنَّہٗ رَامَسَ عَمَّہٗ یَاسِرًا حُقْفَۃً وَھُمَا مُحْرِمَانِ۔ ابن عباس نے حضرت عمرؓ کے ساتھ جحفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے

اَلْقَائِمُ یُرْتِمِسُ وَلَا یَغْتَمِسُ۔ روزہ دار پانی میں سر ڈبا سکتا ہے۔ لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے۔

اِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِی الْمَاءِ اَجْزَاَہٗ۔ جب جنب پانی میں غوطہ لگالے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہو گیا)

اُرْمُسُوْا فَتِیْشِیْ رَمْسًا۔ میری قبر زمین میں دور کر دینا، (اونٹ کے کو ان کی طرح اونچی نہ رکھنا)۔

رَمْسٌ۔ اُس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود قبر کو بھی کہتے ہیں۔

رَامِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے محارب کے ملک میں جو آنحضرتؐ نے عظیم بن حارث محاربی کو کہ دیا تھا۔

مَنْ دَانَ اللّٰہَ بِالرَّاْیِ لَمْ یَزَلْ دَھْرَہٗ فِی ارْتِمَاسٍ۔ جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا ہے، (پیغمبر کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا۔

لَا یَرْمُسُ الْمُحْرِمُ رَأْسَہٗ فِی الْمَاءِ۔ جو شخص احرام باندھے ہو، وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں: رَمَسْتُ عَلَیْہِ الْخَبَرَ۔ میں نے اس کی خبر پوشیدہ رکھی)

رَمْشٌ۔ انگلیوں کے پوروں سے بھرنا۔

رَمْصٌ۔ نقصان کی تلافی کرنا، صلح کرانا، بیٹ کرنا، جلنا بجھانا۔

رَمَصٌ۔ آنکھوں سے سفید چیز نکلنا۔

کَانَ الصِّبْیَانُ یُصْبِحُوْنَ غُمَّصًا رُمَّصًا وَیُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَقِیْلًا دَھِیْنًا۔ دوسرے بچے جب صبح کو اٹھتے تھے تو آنکھوں میں چیڑ بھرے ہوئے اور آں حضرت کمسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوتی تھی، فرشتے آپ کی آنکھیں تیل کچیل سے پاک صاف کرتے، بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) اہل عرب کہتے ہیں کہ:

غَمِصَتِ الْعَیْنُ یَا رَمِصَتِ الْعَیْنُ۔ آنکھ چیپڑ آلود ہو گئی۔)

رَمْصٌ۔ گیلا چیپڑ

غَمَصٌ۔ سوکھا چیپڑ

اَغْمَصُ اور اَرْمَصُ۔ جس کی آنکھ میں چیڑ ہو۔ (ان کی جمع غُمْصٌ اور رُمْصٌ آتی ہے۔

فَلَمْ یَکُنْ حَتّٰی کَادَتْ عَیْنَاھَا تَرْمَصَانِ۔ انھوں نے سُرمہ نہیں لگایا، یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چیڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَصَانِ ہے یعنی جلنے کو تھیں)۔

اِشْتَکَتْ عَیْنُھَا حَتّٰی کَادَتْ تَرْمَصُ۔ اُن کی آنکھ

Marfat.com

دُکھنے لگی یہاں تک کہ چیڑ آلودہ ہونے کو تھی (ایک روایت میں تَرْمَضُ ہے ضاد مجمہ سے، یعنی جلنے کی قریب ہو گئی)۔

رَمْضٌ۔ وہ پتھروں میدھ کو کہتے ہیں جو گرمی میں جرا ہا۔

رَمَضٌ۔ سخت گرم ہونا، سخت گرمی میں چرنا یہاں تک کہ کلیجہ میں زخم آجائے۔

تَرْمِضُ۔ سخت گرمی میں چرانا (جیسے کہ)

اِرْمَاضٌ۔ درد پہنچانا، جلانا۔

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ۔ اوّابین کی نماز اُس وقت ہے جب اونٹ کے بچے دُھوپ کی گرمی سے چرنا چھوڑ کر بیٹھ جائیں (ان کے پاؤں اس درجہ جلنے لگیں کہ چرنا چھوڑ دیں، یہ وقت چاشت کی نماز کا ہے جب دھوپ کی شدت ہوتی ہے)۔

حَلِّیْنَا الظِّلَّ مِنَ الْاَرْضِ لَا تَرْمِضُهَا۔ تو اپنے جانوروں کو علیحدہ اور موٹی زمین میں لے جا جہاں گرمی، سردی کا اثر کم ہوتا ہے) ان کو جلتی گرم زمین میں مت چرا۔

فَجَعَلَ یَتَلَمَّظُ الْفَیْءَ مِنْ شِدَّةِ الرَّمْضِ۔ وہ سایہ ڈھونڈھنے لگا سخت گرمی کی وجہ سے (اسی سے "رمضان" ماخوذ ہے، کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کیے گئے، اس وقت جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا اسی مناسبت سے وہی نام تجویز کیا۔ اتفاق سے رمضان کا مہینہ سخت گرمی کے زمانہ میں آیا تو اس کا نام رَمضان رکھ دیا، کذا فی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ رَمِضَ القِصَالُ سے نکلا ہے، یعنی روزہ دار کے پیٹ کی حرارت سخت ہو گئی، یا اس لئے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا، رمضان اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے گو یہ قول ضعیف ہے اور اُس کے قائلوں نے اِس طرح پر کہنا مکروہ جانا ہے کہ "رمضان آیا" بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ "رمضان کا مہینہ آیا"، امام بخاری نے دونوں طرح کہنے کا جواز ثابت کیا ہے)

اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ فِیْ وَجِیْعِهٖ کَاَنَّمَا اُمِرَّتْ عَلٰی لَفْمِهٖ

مُوْسِیٰ رَمِیْضًا۔ جب تو مُدبر کی تعریف کرے (خوشامد) تو گویا تو نے اس کے ملن پر تیر اُسترہ چلایا۔

حَرَّةٌ رَمْضَاءُ۔ جلتی (زمین یا جلتی ریت کی گرمی۔

هُوَ یَتَرَمَّضُ الظِّبَاءَ۔ وہ شکیب دوپہر میں گرمی کے وقت ہرنوں کو پکڑتا ہے۔ یا ہرنوں کو جلتی ریت میں شکار کیا ہے جب وہ گرمی کی وجہ سے چوکڑی میں پاؤں کا شکار کر لیتا ہے۔

فَدَمْدَمَ اِرْتِمَاضَ نَفْسِهٖ۔ اُس نے اپنے دل کی جلن بجھائی۔

رَمْعٌ۔ جلدی بھاگنا۔

رَمَعَانٌ۔ غرور یا غصے سے ناک کا اکڑنا، اشارہ کرنا، بھاگنا، جننا، مُحننا۔

رُمَاعٌ۔ پیٹھ کا درد یا عورت کے چہرے کی زردی کا اختیاری کی وجہ سے۔

اِسْتَبَّ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰی یُحَمَّلَ اِلٰی مَنْ رَاٰهُ اَنَّ اَنْفَهٗ یَتَرَمَّعُ۔ اس حضرت کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی، ایک کو ایسا غصہ آیا کہ دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا تھا کہ اس کی ناک حرکت کر رہی ہے (ایک روایت میں یَتَمَرَّغُ ہے یعنی اس کی ناک بھٹ جاتی ہے (اس قدر غصے سے پھول جاتی ہے)۔

رِمَعٌ۔ ایک موضع کا نام ہے بلاد عکر میں، جو یمن میں ہے۔

اَوَّلُ مَنْ رَدَّ شَهَادَةَ الْمَمْلُوْكِ رَمَعٌ وَّاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ رَمَعٌ۔ سب سے پہلے غلام کی گواہی رَمَع نے رد کی اسی طرح فرائض میں حول بھی اسی نے کیا (رمع شاید کسی کا نام ہے، بعض نے کہا یہ کلمہ مقلوب ہے)۔

رُمَیْثٌ۔ ذرا دیہ نگاہ سے دیکھنا، دیر تک دیکھتے رہنا جیسے تَرَمَّیْثٌ ہے۔ تَرَمَّیْثٌ کے معنی کلام کو خلط ملط کرنا بھی آیا ہے، جیسے تَلَفُّقٌ ہی ہے۔

مُرَامَعَةٌ۔ انتظار کرنا، قطعی فیصلہ نہ کرنا۔

مَالَكُمْ تَهْجُرُوْا التَّرَامُعَ۔ جب تک تم نفاق اور بغض دل میں نہ رکھو گے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَاَیْتُهٗ رَمِیْقًا۔ اس کی طرف ذمی سے دیکھا۔

Marfat.com

رَمَقٌ۔ تھوڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی آخری سانس۔

اَتَیْتُ اَبَا جَهْلٍ وَبِهٖ رَمَقٌ۔ میں ابوجہل کے قریب آیا، اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر سسک رہا تھا)۔

اُرْمُقْ فَدَفَدَهَا۔ اس کبوتر کو دیکھ رہا (برابر نگاہ اُس پر رکھ)۔

رَمَقْتُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے آں حضرت کی نماز کو تاکا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تاکہ میں سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کر سکوں)۔

بِكُلِّ ذِيْ رَمَقٍ قُوَّةٌ۔ جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپنا ہی سے کاٹ ہی کھا تا ہے)۔

يَاْكُلُ الْمُضْطَرُّ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يَسُدُّ بِهِ الرَّمَقَ۔ جو بھوک سے بیقرار ہو وہ اتنا مُردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے (مطلب یہ ہے کہ بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے، امام مالک اور احمد اور اور شافعی سے بھی ایک روایت یہ ہے کہ حکم سیر ہو کر کھا سکتا ہے)۔

عَيْشٌ رَمِقٌ۔ ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مُرْتَمِقٌ۔ وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت گھر کر گئی ہو۔

رَمَكَةٌ۔ ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بقائے نسل کے لئے رکھیں۔ اس کی جمع رَمَكٌ اور رِمَاكٌ اور رَمَكَاتٌ اور اَرْمَاكٌ آتی ہے)۔

دَاَنَا عَلٰى جَمَلٍ اَرْمَكَ۔ میں ایک راکھی اونٹ پر سوار تھا (یعنی وہ اونٹ خاکی رنگ کا تھا)۔

اَرْمَكُ اِرْمِكَّاءُ۔ راکھ کا سا رنگ ہوا۔

رُمُوْكٌ۔ اقامت کرنا۔

اِسْمُ الْاَرْضِ الْعُلْيَاءِ التَّرْمَكَاءُ۔ اوپر والی زمین کا نام تَرْمَکاء ہے (یہ تانیث ہے اَرْمَک کی)۔

رَامِكٌ۔ ایک کالی چیز جو مشک میں ملائی جاتی ہے۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْحَصِيْرِ تُنَزِّهُهَا عَلَى الرَّمَكِ میں نے پوچھا اگر گدے تو کی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (سفر نکالنے کے لئے تو اس میں کوئی مُضائقہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

بَرْمُوْكٌ۔ ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ۔ ریت ملانا، خون لتھیڑنا، آراستہ کرنا۔

رَمِّلْ يَا رَمْلَانُ يَا مَرْمَلُ۔ وَدْوِدْ

وَكَانَ الْقَوْمُ مُرَمَّلِيْنَ۔ لوگ اُس وقت بے توشہ تھے (کھانے کے محتاج۔ یہ اِرْمَالٌ سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا، اِن شیئہ کو محتاج ہونا، گویا ایسا شخص ریت میں مل گیا جیسے فقیر کو تُرب کہتے ہیں یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

كَانُوْا فِيْ مَسِيْرٍ فَاَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ۔ وہ لوگ فوج کی ایک ٹکڑی میں تھے اور توشہ اُن کا ختم ہو گیا تھا۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَرْمَلْنَا۔ ہم ایک لڑائی میں آں حضرت کے ساتھ تھے، ہمارا توشہ ختم ہو گیا۔

دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رَمَالِ سَرِيْرٍ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا، آپ نکی چارپائی پر (جو کھجور کے پتوں اور رسّیوں سے بُنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رِمَالُ حَصِيْرٍ ہے یعنی بوریہ پر، اہل عرب کہتے ہیں: رَمَلَ الْحَصِيْرَ اور اَرْمَلَهٗ اور رَمَّلَهٗ۔ یعنی بوریا بنا، بعض نے کہا رِمَالٌ جمع ہے رَمْلٌ کی بمعنی مَرْمُوْلٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چارپائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ یا رِمَالِ حَصِيْرٍ۔ یعنی ننگے بوریے پر ٹیک لگائے تھے۔

مُفْضِيًا اِلٰى رِمَالِهٖ۔ برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِيْرٌ مُرَمَّلٌ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ۔ ایک چارپائی

Marfat.com

پر کھجور کی رسیوں سے بُنی ہوئی تھی اور اُس پر کوئی کپڑا یا بچھونا بھی تو یہ اس حدیث راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَاعَلَیْہِ فِرَاشٌ)۔

وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ مَالُ السَّرِیْرِ۔ چارپائی کی رسیوں کا نشان آپ کی پشت مبارک پر لگا تھا کیونکہ آپ ننگی چارپائی پر لیٹے تھے، اس پر کوئی بچھونا نہ تھا)۔

رَمَلَ ثَلٰثًا وَّ مَشٰی اَرْبَعًا۔ آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے، باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

فَلِمَ الرَّمَلَانُ وَ الْکَشْفُ عَنِ الْمَنَاکِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ۔ اب دوڑ کر مونڈھے کھول کر دیکھے پہلوان لوگ چلتے ہیں)، چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے تو اسلام کو جما دیا (اب کافروں کو ڈرانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کی ضرورت نہیں)۔

رَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ۔ بعض نے کہا رَمَلَانٌ تثنیہ ہے رَمَلٌ کا۔ اور مُراد رَمَل طواف کی اور سعی صفا و مروہ کی ہے، دونوں کو تغلیباً رَمَلَانٌ کہہ دیا۔ جیسے شَمْسَانِ اور قَمَرَانِ، اور یہ قول صحیح نہیں ہے، کیونکہ طواف کی رمل کا آں حضرتؐ نے نیا حکم عمرۂ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پر یہ مگیزہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتواں کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت اِبْرٰہِیْم کے عہد سے جاری تھی) (نہایہ میں ہے کہ

رَمَلٌ۔ مونڈھے ہلا کر چلنا نہ کہ دوڑ کر۔ اور سعی دوڑنا۔ حدیث نے کہا رَمَلٌ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلنا)۔

تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ۔ ریت میں ہوتی ہیں۔

اَنْ یَّرْمُلَ اللَّحْمُ بِالتُّرَابِ (ہانڈیاں اوندھا دیکھیں) اور گوشت (جو ریتیں ملا دیا جائے (تاکہ کھانے کے لائق نہ رہے)

وَاَبْقَیْنَ یُنْشِفْنَ الْعِظَامَ بِوُجُوْهِ نِسَائِ الْبَنَاتِ مِنْ عِصْمَةِ الْاَسَاوِلِ! (یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلے سے پانی انگایا جاتا ہے تیروں کے لگنے سے ہوں گے (حدیثوں نے یوں ہی روایت کیا ہے آرَمَّتْ

کے لشکر پناہ، ہواؤں کے بچانے والے (اُن کو پالنے والے اُن کی خبر گیری کرنے والے) (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو اُنھوں نے آں حضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)۔

اَرْمَلٌ۔ وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو۔

اَرْمَلَةٌ۔ وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (اس کی جمع اَرَامِلُ ہے)۔

اَرْمَلٌ۔ محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ تَرَکَ شَیْئًا مِنَ الرَّمَلِ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ۔ اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (طواف میں) رَمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر مونڈھے ہلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)۔

یَرْمُلُوْنَ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا۔ اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ۔

تُرِیْدُ اَنْ تَرْمَلَنِیْ مِنْ زَوْجِیْ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو رانڈ بنا دیں۔

وَبَرِیَّتِکَ الْمُرْمِلَةِ۔ اور تیری محتاج خلقت۔

اَحْرَمَ مُوْسٰی مِنْ رَّمْلَةِ مِصْرَ۔ حضرت موسیٰؑ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں) (اہل عرب کہتے ہیں)

رَمَلَهٗ بِالدَّمِ فَتَرَمَّلَ۔ اس کو خون میں لتھڑا دیا لتھڑ گیا۔

رَمْلٌ۔ درست کرنا مرمت کرنا، کھا لینا، نگلنا (جیسے رِمَّةٌ اور رَمِیْمٌ ہے)۔

تَرْمِیْمٌ۔ مرمت کرنا۔

اِرْمَامٌ۔ نگلنا۔

کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ وَقَدْ اَرَمَّتْ۔ ہماری درود آپ پر کس طرح پہنچی جائے گی، آپ تو ڈھی میں گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے اَرَمَّتْ

Marfat.com

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ أَرْمَتْ ہونا چاہیے، تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی۔ یا رَمِمْتَ یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ ”أَرْمَتَ“ صحیح ہے۔ اصل میں أَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے أَحْسَسْتَ کا ایک سین حذف کر کے أَحَسْتَ کہتے ہیں“ مگر بعض کا کہنا ہے کہ ”أَرَمَّتَ“ صحیح ہے، بہ تشدید تا۔ ایک میم کو ”تے“ میں ادغام دیدیا“ مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔ آپ نے لید اور گلی ہوئی ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا!

قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا۔ اس سے پہلے کہ تمام کی طرح (تمام ایک گھاس ہے)، ناتوان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے

اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ۔ تم میں کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَاَزَمَ الْقَوْمُ ہے زائے معجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے)

فَلَمَّا سَمِعُوْا بِذٰلِكَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے۔

وَاَسْبَابُهَا رِمَامٌ۔ دنیا کے سامان سب گلے سڑے ہیں۔ یہ جمع ہے رُمَّةٌ کی، یعنی رسّی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو۔

اِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ وَاِلَّا دُفِعَ اِلَيْهِ بِرُمَّتِهٖ۔ اگر چار گواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسّی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رُمَّةٌ۔ وہ رسّی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں۔

(اہل عرب کہتے ہیں :
اَخَذْتُ الشَّيْءَ بِرُمَّتِهٖ۔ میں نے اس چیز کو پورا پکڑ لیا)

رُمٌّ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا۔

فَلْيَنْظُرْ اِلٰى نِسْعِهٖ وَرَمِّ مَا دَثَرَ مِنْ سِلَاحِهٖ۔ اپنی جوتی کے تسمہ کو دیکھے اور ہتھیار کو جو خراب ہو، اس کو درست کرے۔

عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔ تم گائے کا دودھ پیا کرو وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے، جس طرح شہد مختلف بوٹیوں اور پھولوں سے بنتا ہے)۔

حَمَلْتُ عَلٰى رِمَّةٍ مِنَ الْاَكْرَادِ۔ میں نے کردوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا (اہل عرب کہتے ہیں :
جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لیکر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا)

كُنَّا ذَوِيْ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ[1]۔ ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا (اہل عرب کہتے ہیں :
مَا لَهٗ ثُمٌّ وَلَا رُمٌّ۔ اس کے پاس نہ گھر کا سامان ہے نہ گھر کی مرمت کر سکتا ہے)۔

تَرَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ زمین کے کیڑوں کو اپنے ہونٹوں سے کھاتی تھی (ایک روایت میں، تَرْمَرِمُ)

لَا يَكُوْنُ الْعَاقِلُ ظَاعِنًا اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَاشٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ۔ عقلمند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا توشہ پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے

اَلْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ۔ جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسّی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رَمَّانٌ۔ انار

اَرْمَنُ۔ ایک قوم ہے۔

اِرْمِيْنِيَةٌ۔ ان کا ملک۔

مَرْمَنَةٌ۔ جہاں انار بہت ہوں

يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ۔ وہ دونوں

[1] یہ عبدالمطلب کی والدہ نے کہا جو بنی نجار میں سے تھیں جب مطلب ان کے چچا نے ان کو چھین لیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دُوانا روں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت اُبھرے ہوئے پُرگوشت تھے، جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس نیچے سے نکل جاتا اس کے دُو بچے دونوں جانب بیٹھے انا روں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا۔ اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند کرتے ہیں جو توانا اور تندرست ہوں، سینہ خوب اُبھرا ہوا اور پستانیں بڑی ہوں اور کُولھے پُرگوشت ہوں)۔

رَمِیَۃٌ۔ سخت گرم ہونا، جوز ہندی۔

رَمْرَمَۃٌ۔ دنبا۔

اَنَا مِنْ اُمَّھٰتِ مُوْمٍ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا) میں اُم مرمر کا رہنے والا ہوں (وہ ایک شہر ہے ایران میں)۔

رُمِّیَ۔ گرنا، پھینکنا، ڈالدینا، بڑھ جانا، مصیبت لانا۔

مُرَامَاۃٌ۔ ایک دوسرے کی طرف تیر مارنا یا پھینکنا۔

اِرْمَاۃٌ۔ بڑھ جانا، ڈالدینا۔

تَرَامِیْ۔ ایک دوسرے کو تیر یا پتھر وغیرہ سے مارنا، دیر ہونا (جیسے تیراکی ہے)۔

رَمْیَۃٌ۔ ایک دوسرے کو تیر مارنا یا پتھر وغیرہ۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ۔ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے دخل جائیں گے) جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔

رَمِیَّۃٌ۔ وہ جانور جس کو تیر اور کے شکار کریں (مطلب یہ ہو کہ دین کا اثر اُن میں ذرا بھی نہ ہوگا۔ جیسے تیر جو زور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)۔

خَرَجْتُ لَا اُرْمِیْ یَا اُرْمِیْنِیْ۔ میں بظاہر چلا نا ہوا (ایک روایت میں اَنْتَرِمِیْ ہے معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا اُرْمِیْ اس وقت کہیں گے جب شکار پر تیر اریں اور اَنْتَرِمِیْ جب نشانہ پر تیر لگائیں)۔

لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مَرْمًی۔ اللہ تعالیٰ کے پرے پھر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے مطلب یا مُراد پوری ہو چاہتے ہیں (بلکہ آخری انتہا اللہ ہی سے ہوتی ہے اس سے بڑا کون ہے جس سے اس کے بعد فریاد کریں، بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت پر غایت ہے پھر اس کے بعد اور کوئی مقصود نہیں ہے)۔

فَتَرَامَی بِہِ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ مَھَارَ اِلٰی خَلِیَّۃَ فَوَھَبَتْہُ لِلنَّبِیِّ صَلَعَمْ فَاَعْتَقَہٗ۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ جاہلیت کے زمانہ میں قید کے گئے تھے) ہوتے ہوتے (یعنی ایک کی غلامی سے دوسرے کی غلامی میں آئے یہاں تک کہ) حضرت اُم المومنین خدیجہ کی ملک میں آئے، انھوں نے آنحضرت کو ہبہ کر دیا، آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور اپنا بیٹا بنایا)۔

مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ۔ جو شخص اند حاؤ ضند تیروں یا پتھروں کی بارش میں مارا جائے (ایسے میں معلوم نہ ہو کہ کس کا تیر یا پتھر اُس کو لگا)۔

حَتّٰی اِلٰی اِمْرَاَتَیْنِ فَاَقْتُلَتَا فَرَمَیْتُ اِحْدٰھُمَا فَرَمْیِیْ فِیْ جَنَاحِھَا۔ (عدی جزامی نے کہا یا رسول اللہ) میں دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑنے لگیں، میں نے ایک کو دیکھ کر پھینک کر) مارا اتفاق سے وہ مر گئی (آپ نے فرمایا اس کی دیت دے اور تو اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی)

رُمِّیَ فِیْ جَنَاحِھَا۔ یعنی اپنی ناموت پر ڈالی گئی (مطلب یہ کہ مر گئی) (ایک روایت میں فَرُمِیَتْ ہے بالمجہول تانیث اِلَیَّ اَتَانٌ عَلَیْکُمُ الرَّمَاۃ۔ میں تم پر سود کا ڈر رکھتا ہوں (ایک روایت میں اَتٰکُمُ الرِّمَاءَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَذْنٰی بمعنی اَدْنٰی یعنی بڑھ گیا سود لیا۔

لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ رُمِیَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابَ وَھُوَ لَا یُجِیْبُ اِلَی الْعَسَلَوْتِ۔ اگر ان میں سے کوئی بکری کے دو کُھروں پر بلایا جائے یا دو کھروں کے درمیان جتنا گوشت ہوتا ہے اس پر یا چھوٹا نا کارہ دو تیر دینے کے لئے تو ضرور آئے مگر نماز کے لئے نہیں آتا (جب اذان دے کر اس کا بلاوہ ہوتا ہے)

Marfat.com

لَا دَمِيْنَ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔ میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈالوں گا رتم کو حدیث پر عمل کرنے کے لئے مجبور کردوں گا، رات دن اس کو بیان کرتا رہوں گا)۔

سَاَلَ اَنْ يَّدْنُوَ بَيْنَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ سَعْيَ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ۔ حضرت موسیٰؑ نے (وفات کے وقت) اللہ سے یہ دُعا کی، کہ ان کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کردے۔

فَرَمَانِيْ الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگ مجھ کو دشمنی کی نگاہ سے، گھورنے لگے۔

تَرْمِيْ بِالْبَعَرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ۔ (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا۔ اُس وقت اونٹ کی مینگنی پھینکتی (زمانۂ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مرجاتا تو اس کی عورت بڑے سے بڑے کپڑے پہن کر ایک تیرہ وتار کوٹھری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھوتی، اس وقت عدت ٹوٹتی۔ پھر اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول ولاقوۃ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام میں چوار چھیے اور گھودن، عدت مقرر ہوتی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ آگاہ رہو، اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو! اس سے مُراد تیر اندازی ہے (اب تیر اندازی کی جگہ گنوں، بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو اپنی حدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحے کے لیس اور مضبوط رہنا چاہئے۔)

اِذَا وَقَصَتْ رَمِيَّتُهٗ۔ جب وہ جانور جس کا شکار کرتا ہے گر پڑے۔

اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا۔ (پیادہ رہ کر) تیر اندازی کرو اور سوار ہوجاؤ

(اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے، (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دُور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گرفتار ہی، برخلاف سواروں کے، اسی لئے فوج میں پیادے بہت رکھتے ہیں اور سوار کم)۔

فَرَمٰى بِهٖ فِيْ دُجُوْجِهِ الْقَوْمِ۔ آنحضرتؐ نے خاک کی ایک مٹھی لے کر (کافروں کے مُنہ پر ماری (اور فرمایا شاہت الوجوہ، ان کو نحوست ہوئی)۔

رِمَايَةٌ۔ فن تیر اندازی۔

فَاَرْمَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ۔ اُس کو گھوڑے سے گرادیا۔

اَدْمِيَا۔ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

باب الراء مع النون

اَرْنَبٌ۔ خرگوش۔

اُرْنُبَةٌ۔ ناک کا کارہ۔

رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلْعَمْ وَاُرْنُبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ میں نے آنحضرتؐ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاُرْنُبَتِهٖ۔ آنحضرتؐ پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

اَلْاَرْنَبُ مُسِخَ كَانَتْ اُمَّةٌ تَخُوْنُ وُرُوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا۔ خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے فحش کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے آلمیر کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہل سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔

رَشْحٌ۔ سرگوشا۔

تَرْشَخُ۔ بیہوش کردینا، مارتے مارتے بےدم کردینا، ہڈیوں میں سستی آجانا، مارے باڑے یا نشہ سے (اہل عرب بہیں

Marfat.com

دَعْدَعَهُ الْعَصْرُ۔ شراب نے اُس کو سُست کردیا، وہ ایک طرف جُھکنے لگا۔

تَرَنَّحَ الرَّجُلُ۔ شراب پی کر جُھکنے لگا۔

اِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْحَرِّ الَّذِيْ اِنْ جَلَسَ اَلْحَمَرَ لَيَرْتَمِيْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں لَيَرْتَمِيْ ہے یعنی ہلاک ہو جاتا)۔

اَلْمَرِيْضُ يَرْتَحُ وَالْعَرِقُ مِنْ جَبِيْنِهٖ يَتَرَشَّحُ۔ بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّحَ لَهٗ۔ خدا کی پناہ اُس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو کرنا چاہتا ہے۔

مَرْنَحَةٌ۔ کشتی کا سینہ۔

سَرَنْفٌ۔ یا سَرَنَّفٌ۔ بیہ، شک۔

رَانِفَةٌ۔ اُس کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَانِفُ۔ اس کی جمع ہے۔

كَانَ اِذَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ عَلَى الْقَصْوَاءِ تَدْرُوْ عَيْنَاهُ وَتُرَنِّفُ يَأْخُذُ نَسْمًا مِنْ ثَقَلِ الْوَحْيِ۔ آں حضرتؐ پر جب وحی اُترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصوی پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور وہ اپنے کان لٹکا دیتی، وحی کے بوجھ سے (جاور) کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اُس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا ہے)۔

بَيْنَ السَّرَنْفَةِ وَالصَّمِيْمِ۔ (کسی نے عبدالملک بن مروان سے کہا کہ میرے ایک چھوڑا نکلا ہے۔ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ کہنے لگا) اندر اور صمغ کے درمیان۔

رَانِفَةٌ۔ سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صَمْغَةٌ غَلِيْظَةٌ (فوطا) کی کمال۔

سَرَنْفٌ یا رُنُوْفٌ یا رَنَفٌ۔ گدلا ہونا۔

تَرَنُّفٌ۔ گدلا کرنا، صاف کرنا، اقامت کرنا، ضعیف اور ناتوان ہونا، برابر گھورے جانا، ٹوٹ جانا، گھونسا لیکن آگے نہ بڑھنا۔

فَتَكُوْنُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُتَرَنِّفَةِ فِي الْبَحْرِ۔ صُور ٹوٹ کے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ زمین اپنے رہنے والوں پر لرزے گی اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر ٹھوس رسی ہے، آگے نہیں بڑھتی۔

تنبیہ یہ ہے کہ تَرَنُّفٌ کے معنی آدمی کا لکڑا رہ جانا نہ معلوم کر جائے گا یا آگے گا۔

اہل عروب کہتے ہیں کہ:۔

رَنَّتِ الطَّائِرُ۔ پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز (یعنی اُس پر گرنا چاہتا ہے)۔

اُسْتُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا التَّرَنَّفَاتِ۔ سب پرندوں کو نکالو (وہ ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو اڈلوں پر بیٹھے ہوں۔

اِنْ كَانَ مِنْ رَنَفٍ فَلَا بَأْسَ (حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا پانی پر کچھ نکلا کیا ہے؟ انھوں نے کہا) اگر گدلے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو کیچڑ ملا ہو) تو پھونکنے میں کچھ قباحت نہیں۔

وَلَيْسَ لِلْحَمَّارِ اِلَّا التَّرَنُّفُ وَالطَّرَقُ۔ پینے والے کو جُگر گدلے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو، اور کچھ نہیں ہے۔

رَنَفُ السَّيْفِ۔ تلوار کا پانی، اُس کی صفائی (اب رونق، صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)۔

اَلدُّنْيَا عَيْنُهَا تَرَنَّفُ۔ دنیا کی زندگی کدر ہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

سَرَنْتَمٌ۔ آواز۔

تَرَنْتُمٌ۔ ایسی آواز نکالنا، گانا جیسے مُغَنِّیْ کرتے ہیں۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو

Marfat.com

نہیں سُنا جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے مُنہ سے سُنتا ہے، جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (مسلوم ہو کر خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالےٰ نے انسانیت دی ہوگی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَمْزِیْنُ نَشْرٍ نَشْرٌ۔ جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً۔

اقلی اللوم عاذل والعتابن
و قولی ان اصبت لقد اصابن

رَنَّۃٌ۔ آواز۔

رَنِیْنٌ۔ بچلا کر رونا۔ اس کا بچلا کر رونا ایسا ہے جیسے اِیْنَانٌ ہے۔

مَلْقَانِیْ اَھْلُ الْحَیِّ بِالرَّنِیْنِ۔ قبیلے کے لوگ چلاتے ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصْرِیْحٌ بِرَنَّۃٍ۔ چلا کر رو رہی تھی۔

لُعِنَتِ النَّائِحَۃُ۔ چلا کر رونے والی پر لعنت ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَّابٌ وَّلَا مُتَزَیِّنٌ بِالْفَحْشِ وَلَا قَوَّالٌ الْخَنَاءِ۔ نہ تو چلانے والے ہیں (بازاروں میں)، نہ فحش اور بیہودہ بات کہنے والے ہیں۔

بابُ الرا مع الواو

رَوْبٌ یا رُوْبٌ۔ جم جانا، غلیظ ہونا۔

رَوْبَۃٌ اور رُوْبَۃٌ۔ پُھٹا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا جما ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِی الرَّیْبِ الدَّرِیْحَ قَبِیْلَ وَمَا الدَّرِیْحُ قَالَ الرُّوْبَۃُ۔ کیا تم بھیڑ میں دُرّی ڈالتے ہو؟ لوگوں نے کہا دُرّی کیا؟ (امام ہروی) فرمایا "رُوبہ" (یعنی دودھ کا غمیر یا غمیر دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ فِی الْبَیْعِ وَالشِّرَاءِ۔ خرید و فروخت میں ملانا جلانا، فریب کرنا نہیں ہو (اصل میں رَوْبٌ کے معنی خلط ملط کرنا، ملا دینا۔ اسی سے دہی کو رائب کہتے ہیں۔ کیونکہ دودھ میں پانی ملا کر دہی بناتے ہیں تاکہ گھن علیحدہ ہو جائے اور صرف چھاچھ رہ جائے)۔

رَوْدَانٌ۔ حیران، پریشان، مست اور سُست۔

رَوْنِی۔ "رَوْنَانٌ" کی جمع ہے۔

رَوْثٌ۔ گھوڑے کی لید یا گوبر وغیرہ کی۔

رَوْثَۃٌ۔ یہ "رَوْثٌ" کا مفرد ہے۔

نَھَی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ۔ (آں حضرت ؐ نے) لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا۔

رَاثَ یَرُوْثُ۔ لید کی، لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْثًا۔ لید کرنا۔

فَاَتَیْتُہٗ بِحَجَرَیْنِ وَرَوْثَۃٍ۔ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا۔

فَضَرَبَ بِہٖ رَوْثَۃَ اَنْفِہٖ۔ اس کو ناک کی نوک پر مارا (محاورہ میں ہے کہ یہ ایک محاورہ ہے)

(مثلاً اہل عرب جب زبان آدمی کے لئے یہ محاورہ بھی استعمال کرتے ہیں کہ)

فُلَانٌ یَفْضُخُ بِلِسَانِہٖ رَوْثَۃَ اَنْفِہٖ۔ یعنی، بڑا کثیر الکلام بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِی الرَّوْثَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ۔ ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْثَۃَ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ فِضَّۃً۔ آنحضرت کی تلوار کا قبضہ جاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْثَۃُ الْاَنْفِ فَدِیَتُھَا خَمْسُمِائَۃِ دِیْنَارٍ۔ اگر ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹ لے تو اس کی دیت پانچ سو دینار دینا ہوگی۔

اَلرَّوْثَۃُ مِنَ الْاَنْفِ۔ ناک کی نوک بھی ناک میں شامل ہے۔

Marfat.com

رُدَیْنَۃ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

رَوَاحٌ۔ چلنا، نافذ ہونا۔ اہلِ عرب کہتے ہیں کہ: رَاحَتِ الدَّرَاہِمُ۔ یہ روپے چل گئے۔

تَرْوِیْحٌ۔ چلانا، نافذ کرنا۔

رَائِحٌ۔ چلنے والا (رَائِحٌ کی ضد ذکاسہ یعنی کوّا)

رَوْحٌ یا رَوَاحٌ۔ شام کو چلنا (اب اس لفظ کا استعمال مطلق چلنے کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ عہدِ حاضر میں عرب اہلِ زبان رُحْ کے لفظ کو بجاء کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اِذْہَبْ کا استعمال کم ہے)۔

رِیْحٌ۔ بُو، باس۔

رِیْحٌ۔ بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَۃٌ۔ ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا۔ یا ایک پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر۔

رُوْحٌ۔ وہ جوہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے، اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے۔ اور رُوح کے معنی قرآن اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی رُوحُ الامین اور روحُ القدس کہتے ہیں۔

تَعَالَوْا اِذْکُرِ اللّٰہَ وَرُوْحِہٖ۔ اللہ کی یاد اور اُس کے رُوح کی وجہ سے محبت رکھو (رُوح سے مُراد وہ شے ہے جس خلقت کی زندگی ہو، یعنی ہدایت۔ بعض نے کہا مُراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن۔)

یَتَعَالَوْنَ رُوْحَ اللّٰہِ۔ اللہ کی رُوح کے اشتراک کی وجہ سے باہمی اُلفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظامِ زندگی اساسی قانون ماننے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے۔ بعض اہلِ علم نے رُوح سے محبت مُراد ہونے کی وجہ سے بلکہ الْمَلٰٓئِکَۃُ الرُّوْحَانِیُّوْنَ۔ روحانی فرشتے (یعنی رُوح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتی۔

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ هٰذِهِ الْاَرْوَاحُ۔ میں اُن رُوحوں کا علاج کرتا ہوں۔ (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی رُوح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص ذمّی کافر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہو اور ان ذمی جا چکی ہو) تو وہ (قیامت) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ اسلام میں عہد شکنی اور غداری سخت گناہ اور بدترین عیب ہے)۔ اہلِ عرب کہتے ہیں: رَاحَ یَرِیْحُ اور رَاحَ یَرَاحُ اور اَرَاحَ یُرِیْحُ کسی چیز کی بُو پائی (کرانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اوّل وہلہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہوسکے گا۔ یا بطور تغلیظ کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر و شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)۔

مَبْتَ اَرْوَاحُ النَّضِرِ۔ فتح کی ہوائیں طیبی (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

اَرْبَحَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ۔ فلاں شخص کی فلاں کی تو ہوا بندھی ہے۔ (یعنی اُس کو غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)۔

اَرْبَحَ فُلَانٌ اٰلَ فُلَانٍ۔ فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے۔

کَانَ النَّاسُ یَکُوْنُوْنَ الْعَالِیَةَ فَیُصِیْبُهُمُ الرُّوْحُ وَالْجُمُعَةُ وَهُمْ شُعْثٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرُّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَیُنَادِیْ بِهِ النَّاسُ فَاَمَرُوْا اَنْ یَغْتَسِلَ (آں حضرت کے مبارک زمانہ میں) لوگ مدینہ کے گاؤں میں (جو بلندی پر واقع تھے) رہا کرتے اور بسلسلہ کمزوری کے نماز جمعہ کے لئے (مسجد نبوی میں) آتے، جب اُن کو ہوا لگتی تو ان کے (بدن اور کپڑوں کی) بُو پھیل جاتی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی اس لئے آپ نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا (اور کپڑے اور بدن صاف اور پاکیزہ رکھنے کا) حکم دیا۔

رَوْحٌ۔ ہوا کا چلنا (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا ہموار ہونا جب

لہ یعنی اُس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

Marfat.com

آتا تو ان کے جسم اور کپڑوں سے مس ہوتا اور اِس طرح بدبو اور بساند پھیلتی)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّ لَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا۔ (جب تیز ہوا چلتی تو آنحضرت ﷺ یہ دُعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف کی ہوائیں کر دے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے، یعنی رحمت کی ہوائیں) اور (عذاب کی) آندھی مت کر (جو قوم عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)

اَلرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظہ، سانس میں تازہ ہوا کی ضرورت ہے اگر ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں۔ جس طرح دریائی جانور پانی سے نکلتے ہی مر جاتے ہیں۔ اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس جمی رہتی اور ہم اسی کو پھیر سانس میں لیتے۔ اِس لئے ہوا ہے متحرک یعنی مریح، اللہ تو کی بڑی رحمت ہے اسی طرح آندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت ہے وہ سارے کرۂ ہوا کو درہم برہم کر کے ہر جگہ کی ہوا ——— صاف کر دیتی ہیں۔ غرض ہر کام میں اس کی حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا انتظام وہ بھی اِس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود کیونکر ہو سکتا ہے)۔

رَوْحٌ۔ کے معنی، نفس، خوشی، راحت، رزق، ہوا کا جھونکا، مدد اور الطاف کے ہیں۔

ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَاحًا۔ (ایک شخص نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا)۔ پھر ایک دن آندھی کا انتظار کرنا (اس دن میری راکھ آندھی میں اُڑا دینا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

یَوْمٌ رَاحٌ۔ یعنی ہوادار دن۔

لَیْلَۃٌ رَاحَۃٌ۔ ہوادار رات)۔

اِذَا کَانَ یَوْمٌ رِیْحٌ۔ جب ہوادار دن آئے (یعنی جس دن تیز ہوا چل رہی ہو۔)

رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ فِی الضُّحٰی۔ میں نے دیکھا وہ لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پنکھے چلاتے یا اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے۔

کَاَنَّ رَاکِبَھَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَۃٍ اِذَا تَدَلَّتْ بِہٖ اَوْ شَارِبٌ ثَمِلٌ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ایک اونٹنی پر سوار ہوئے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے، اِس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے

مَرْوَحَۃٌ۔ (بہ فتحہ میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں گزریں۔

مِرْوَحَۃٌ۔ (بہ کسرہ میم) پنکھا، بادکش۔

سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِیْ قَدْ اَرْوَحَ اَیُتَوَضَّأُ مِنْہُ قتادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بُو بدل گئی ہو کیا اس سے وضو کرنا درست ہے۔

مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ فِی السَّاعَۃِ الْاُوْلٰی فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً۔ جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ کی قربانی کی (یہاں رواح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مُراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جزء مُراد ہے تو ایک ہی گھنٹہ میں یہ سب گھڑیاں آجائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَاحَ اور تَرَوَّحَ یعنی چلا گیا گو کسی وقت میں جائے)۔

لَیْسَ فِیْہِ قَطْعٌ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْمُرَاحُ۔ بکری چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو)

Marfat.com

پاؤں کے پنجے دُور دُور ہیں۔

لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى كِنَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَالِيلَ قَدْ أَقْبَلَ تَقْعُصُ بِهِ دِرْعُهُ وَدَوْحَتَيْ رِجْلَيْهِ۔ گویا میں کنانہ بن عبد یالیل کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنا تُوس کا کرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی بھی نہیں کہ پاؤں کے پنجہ تک لٹک رہی ہو)

أُتِيَ بِقَدَحِ أُدُوَةٍ۔ آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جو پھیلا ہوا کٹادہ تھا۔

إِنَّ الْعَمَلَ الْأَحْمَرَ لَيْرِيحُ رِيحًا مِنَ الْخَمْرِ۔ سُرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے۔

وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ قُرَّشٌ۔ آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں۔

يُرِيحُنَا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ۔ ہم کو اس (تکلیف کی) جگہ (میدان حشر) سے نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں: يُرَيِّحُنَا ہے زائے معجمہ سے۔ یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے دُور کر دے)۔

مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ۔ جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پاکر آرام و راحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار و بدکردار تھا اس کے مرجانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے اسکا کہ بارش ہو جاتی ہے اور بارش نہیں ہوتی، جب وہ مرجاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لئے باعث آسائش ہوتی ہے)۔

فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ۔ شام کو ان کے جانوران کے پاس لوٹ کر آتے ہیں۔

فَرَوَّحَتْهَا بِعَشِيٍّ۔ شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا۔

فَإِذَا أَرَحْتُمُ الْإِبِلَ۔ جب شام کو میں جانوروں کو ان کے پاس واپس لے جاؤں۔

نُرِيحُ نَوَاضِحَنَا۔ ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں۔

لِيُرِيحَ رَوْحَتَهُ۔ جس جانور کو ذبح کرنا ہے اس کو آرام دے (چھری خوب تیز کرلے اور جلدی چلائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)

فَأَرَاحَنَا جَزَاكَ ذٰلِكَ۔ آپ اس کے آنے سے خوش ہو گئے، آپ کو حضرت بی بی خدیجہ کا زمانہ یاد آگیا۔

إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي۔ حضرت جبرئیل نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک اپنا رزق (جو اُس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پُورا نہ لے (معلوم ہوا کہ حرام و حلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں)۔

يَرْقَى مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ۔ جن آسیب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنوں و دیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے)[1]

أَيَّتُهَا الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ اخْرُجِي وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ۔ اے پاکیزہ جان جو بدن میں تھی نکلجا اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا ہمیشہ کی روزی ملنا تیرے لئے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف جسم میں، اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ، روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ خلق باطل ہو جاتا ہے مگر احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا سانس کا نام رُوح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بہرحال اب تک رُوح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی، اگرچہ ہزارہا برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور بس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس باب میں اب تک کی ساری تلاشیں ناکام ہیں)۔

[1] کہتے تھے کہ آدمی جنوں کے ہاتھ لگانے سے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ۔ کاش میں نماز پڑھ کر آرام و راحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لئے وہ راحت اور آرام ہے۔ جیسے قرآن میں ہے "اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ" اور حدیث میں ہے "ارحنا یا بلال" بات یہ ہے کہ جب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے، تو آدمی دنیا کے تفکرات و مشاغل سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں ایک عابد کے لئے سب سے زیادہ راحت اور حلاوت ہے)۔

كَانَ اَجْوَدَ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ رمضان کے مہینہ میں تو آں حضرت اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لئے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے بلا تخصیص خاص و عام سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آں حضرت کا جود و کرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے متمتع ہوتے)۔

اِنْتَظِرْ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ۔ ابھی ٹھہرا رہ (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگیں (سورج ڈھل جائے) نماز کا وقت آ جائے۔

لَيَجِدَنَّ لَهَا رَوْحًا۔ وہاں راحت و آرام پائیں گے

اَلرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ایک بار شام کو یا ایک بار صبح کو جانا، یا آنا جانا۔

فَيُرِيْحُهُمَا اللَّبَنُ مَنْحَتُهَا۔ وہ دودھ جو میں نے دیا ہے ان کو پلا کر آرام دے۔

يَا مُرْتَاحُ۔ (بمعنی یا مرحوم) اللہ کا ارتیاح (یعنی اس کی رحمت)۔

زَكَاهُ رُوْحًا وَجِسْمًا۔ آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک کیا (جسم کی پاکی شق صدر سے ہوئی)۔

لَوْ رَاَيْتَنَا وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ۔ اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی سی بو اس لباس میں سے آتی)۔

فَيَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ۔ پھر مومن کی روح ایسی (معطر) نکلتی ہے جیسے مشک کی عمدہ ترین خوشبو (عالمِ ارواح میں مومن کے دم سے خوشبو پھیل جاتی ہے)

اَلرَّيْحَانُ الْمَشْمُوْمُ يُؤْتٰى بِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَشُمُّهٗ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ۔ (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے، میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ۔ جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لئے جائے۔

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي رَوْضَةٍ كَهَيْئَةِ الْاَجْسَادِ فِي الْجَنَّةِ۔ مومنوں کی روحیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں۔

اِنَّ الْاَرْوَاحَ فِي صِفَةِ الْاَجْسَادِ فِي شَجَرَةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ تَتَسَائَلُ وَتَتَعَارَفُ۔ (مومنوں کی) روحیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال و جواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالمِ برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) (دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھریوں میں رہتی ہیں، وہاں کا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے (اور جو کوئی شخص نیا ان کے پاس آتا ہے، اس کو پہچان لیتا ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی روح

Marfat.com

کو دیکھو تو کہو گے کہ یہ فلاں شخص ہے)۔

اَلْاَرْوَاحُ اِذَا فَارَقَتِ الْاَبْدَانَ تَكُوْنُ كَالْاَحْلَامِ الَّتِيْ تُرٰى فِي الْمَنَامِ فَمِنْهَا إِلٰى عِقَابٍ اَوْ ثَوَابٍ حَتّٰى يُبْعَثَ۔ جب رُوحیں بدن سے جُدا ہو جاتی ہیں تو اُن کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک اُن کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ ہے کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پھر دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مُردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب متواتر رہتا ہے)۔

اِنْ كَانَ الْمَلَكُ قَاهِرًا اَلْهَالَا يَوْجَدُ مِنْهُ الرِّيْحُ اگر پانی اس پر غالب آئے، اُس میں بُو نہ آتی ہو۔

اَلْاَرْوَاحُ خَمْسَةٌ رُوْحُ الْقُدُسِ وَرُوْحُ الْاِيْمَانِ وَرُوْحُ الْقُوَّةِ وَرُوْحُ الشَّهْوَةِ وَرُوْحُ الْبَدَنِ۔ رُوحیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح، دوسرے ایمان کی تیسرے قوت کی چوتھے شہوت کی پانچویں بدن کی۔

اِذَا زَنَى الزَّانِيْ فَارَقَهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے۔

فَاِذَا قَامَ عَادَ اِلَيْهِ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جب (زنا کر کے) کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ۔ جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بغیر عُذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اُس میں سے ایمان کی رُوح نکل جاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اَجْسَادَنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شِيْعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَجْسَادَهُمْ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اہلِ بیت کرام) کے بدن علیین سے پیدا کئے اور رُوحیں اس کے بھی اُوپر سے اور ہمارے گروہ (جنہیں اہلِ بیت) کی رُوحیں علیین سے بنائیں اور ان کے بدن اس کے نیچے سے۔

يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ خَلَقْتُكَ وَعَلِيًّا نُوْرًا يَعْنِيْ رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدًا۔ اے محمدؐ میں نے تجھ کو اور علی رضؓ کو ایک نور بنایا یعنی روح بغیر بدن کے، پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَيْ عَامٍ اللہ تعالیٰ نے روحوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَيْرُ دِمَائِكُمُ الطِّيْبَةُ الرِّيْحِ۔ بہتر عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَيِّبَ اللّٰهُ رِيْحَكَ وَرُوْحَكَ۔ اللہ تیری بُو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ۔ آرام، استراحت اور تسہیل۔

اَلْخِضَابُ يَطْرُدُ الرِّيْحَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ خضاب کانوں سے ہَوا کو نکال دیتا ہے (یعنی بادی کو)

لِلرِّيْحِ رَأْسٌ وَّجَنَاحَانِ۔ ہَوا کا ایک سر ہے (دو بازو دیکھو) ہیں۔

رِيَاحٌ۔ حضرت علی رضؓ کا غلام تھا۔

اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ (یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب ہوں

رَوْحٌ۔ کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل شگفتہ ہو جائے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے چین اور آرام، یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

اِنَّ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ثَلَاثَةً اَلتَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَاِفْطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْاِخْوَانِ۔ تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں۔ رات کو تہجد پڑھنا روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

Marfat.com

رَیْحَانٌ۔ ہر خوشبودار گھاس اور ایک خصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَیْحَانَایَ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سونگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔

رَاحٌ۔ شراب کو کہتے ہیں۔

مِزْحَۃٌ۔ پکھا۔

مُسْتَرَاحٌ۔ عزت، پاخانہ اور راحت وآرام کا مقام۔

لَوْ مَدَدْنَا اَوْ عِیَۃٌ اَوْ مُسْتَرَاحًا لَقُلْنَا۔ اگر ہم ظروف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو روزا سوار ہتے۔

اِسْتَرَاحَ بِہٖ بمعنی اِسْتَرَاحَ لیعنی آرام کیا۔

اَلْرَّئِیْسُ یَسْتَرِیْحُ اِلٰی کُلِّ مَا دُخِلَ بِہٖ عَلَیْکِ۔ پیارے کے پاس جو چیز (بطور تحفہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے)۔

مَنْ کَانَ مُؤْمِنًا اِسْتَرَاحَ اِلٰی ذٰلِکَ۔ جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔

اَلتَّائِہُ سَارِحَۃٌ۔ ظلم یا کرانہ والوں سے جاکر ملنا (جیسے دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک کو دو تک ہو یعنی چار فرسخ تک اس سے دور رہ اگر جا کر ملے تو اس کو جلب نہیں کی گئی۔

رَدْھَاء۔ ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چالیس میل پر۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَھُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِّنَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا، اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتی ہے۔

اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ فَلَا تُؤَخِّرُوْہَا لِشَیْءٍ تَھْیِئُوْنَھَا وَاسْتَرِیْحُوْا مِنْھَا فَاِنَّھَا دَیْنٌ۔ جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کرو، بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کرو کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)

لَا تَعْدِلُ بِمَنْ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ اِلٰی جَوَادِ

اَلطُّرُقُ فِی السَّاعَۃِ الَّتِیْ تُرِیْحُ وَتُعْنِیْ۔ (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کو) گھاس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا، اُن کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے کے وقت میں) (بعض نے اس حدیث میں تصحیف کی ہے اور تُعْنِیْ کو تَعْنِقُ پڑھا ہے عُنُوْقٌ سے جو شام کے وقت شراب پینے کو کہتے ہیں، اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی ہے)۔

مَنْ یُّطِیْقُکَ وَاَنْتَ تُبَارِی الرِّیْحَ۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جود وسخا میں)۔

رَوْدٌ یَا رِیَادُ۔ طلب کرنا، ڈھونڈنا، کسی چیز کی تلاش میں گھومنا۔

یَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَیَخْرُجُوْنَ اَدِلَّۃً۔ علم کی تلاش میں آنے والے ہیں اور راستہ بتانے والے (ہدایت کرنے والے بن کر نکلتے ہیں (یعنی علم حاصل کرکے بے علموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا راستہ بتاتے ہیں)۔

سَائِلٌ۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے۔

وَسَمِعْتُ الرَّوَّادَ تَدْعُوْ اِلٰی زِیَادَتِھَا۔ میں نے راہنماؤں کو دیکھا وہ اس کی زیادت کی طرف بُلاتے تھے۔

اَلْمُھَیْمِنُ سَائِقُ الْمَوْتِ۔ بخاری موت کا پیغام لانے والا ہے (یعنی پہلے سے آکر موت کی خبر دیتا ہے)۔

اَعُیْذُکَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ وَّکُلِّ خَلْقٍ رَائِشٍ۔ میں تجھ کو خدا کے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حسد کرنے والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہے (گویا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)

اِنَّا قَوْمٌ رَّائِدَانِ۔ ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور چین کا علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں۔

اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈ لے

Marfat.com

(جو زم ہوا سے الگ ہو، اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا تو چھینٹیں اُڑیں گی) (اہل عرب کہتے ہیں :

رَادَ وَارْتَادَ وَاسْتَرَادَ سب کے ایک معنی ہیں یعنی) تلاش کیا۔

مُرْتَادُنَا۔ ہمارا پیش خیمہ۔

فَاسْتَرَادَ لِاَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے خاوند کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا)

حَیْثُ یُرَادِ عَمَّہٗ اَبَا طَالِبٍ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ جہاں اپنے چچا ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست کرتے تھے۔

مُرَادَۃٌ۔ طلبگاری، بار بار کہنا، درخواست کرنا۔

قَدْ وَاللّٰہِ رَادَوْدَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ فَتَرَکُوْہُ۔ میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ حضرت موسیٰؑ نے اُن حضرت سے شب معراج میں کہا)۔

رُوَیْدَکَ لِرِفَاقًا بِالْقَوَارِیْرِ۔ (اے انجشہ) آہستہ (نازک شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں) نرمی)

رُوَیْدَ۔ اسم فعل ہے۔ یہ سنی مہلت دے (اور کبھی صفت ہوتا ہے، جیسے سَیْرًا رُوَیْدًا۔ یعنی دھیمی چال۔)

رُوَیْدَکَ صَوْتَکَ بِالْقَوَارِیْرِ۔ شیشوں کے چلانے میں آہستگی کر (انجشہ آں حضرت کا غلام تھا۔ جو خوش آوازی سے گاتا، اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے، آپؐ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں۔ اُس وقت یہ حدیث فرمائی بعض نے کہا آپؐ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا اونٹوں اس پر منتوں نہ ہو جائیں۔ جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ خدا گاتا ہے، زنا کا منتر ہے۔ مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ یہ گمان کرنا کہ وہ ایک غلام پر منقوں ہو جائیں، عقل سے بعید ہے)

فَاَخَذَ رِدَاءَہٗ رُوَیْدًا۔ اپنی چادر چپکے سے لے لی۔ (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اُٹھیں اور تنہائی سے اُن کو وحشت ہو)

رُوَیْدَکَ بَعْضَ ظُنُوْنِکَ۔ اپنے بعض ظنوں سے باز رہ (یعنی لوگوں سے بدظن مت کر)۔

وَمُرَادُ الْمُحْتَضَرِ الْخَلْقُ طُرًّا۔ تمام مخلوقات کے حشر کا مقام (اگر مُرَادًا بفتحہ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہو گا کہ تمام مخلوقات کے حشر کا دن ہے)

اِرَادَۃٌ۔ قصد کرنا، چاہنا۔

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ لَمْ یَنْزِلِ اللّٰہُ وَمُرِیْدًا قَالَ اِنَّ الْمُرِیْدَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لِمَا لَمْ یَعْلَمْ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ عَالِمًا قَادِرًا ثُمَّ اَرَادَ۔ (حاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہی تھا؟ نے کہا ارادہ تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مُراد بھی ہو، یہی کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علم اور قدرت والا ہے، پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام صاحب نے صفاتِ فعلیہ میں رکھا، اور وہ محدثین کے نزدیک حادث ہیں)

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

رُوْدِسٌ۔ ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے، بعض نے رَوْدَسٌ یا رَوْدَشٌ پڑھا ہے۔

سَاوَمْتُہٗ۔ امتحان کرنا، جانچنا، آزمانا، اندازہ کرنا۔

تَرْوِیْدٌ۔ ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا۔

سَرَّازٌ۔ متری معماروں کا سردار۔

سَرَّازِیٌّ۔ نسبت ہے رے کی طرف، امام فخر الدین رازی بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریا بڑے حاذق طبیب گزرے ہیں۔

مَرَازَۃٌ یا مِرَازَۃٌ۔ مقدار، وزن۔

یَرُوْزُکَ وَیَسُوْزُکَ۔ صدقات اور خیرات میں تیرا امتحان لیتا ہے، تجھ کو آزماتا ہے، تجھ سے طلب کرتا ہے۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

رُزْتُ مَا عِنْدَ فُلَانٍ۔ اس کے پاس جو تھا اُس کو میں نے آزما لیا۔ معلوم کر لیا۔ اندازہ کر لیا۔

فَاسْتَصْعَبَ فَرَازَۃَ جِرِّیْلَ یَاْذَنُ بِہٖ بُرَاقِی

Marfat.com

فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ لَمْ تُرَعْ۔ فرشتے اُن سے (عبداللہ بن عمر رضؓ سے) کہا، ڈرو نہیں (ایک روایت میں لَنْ تُرَاعَ ہے اور ایک میں لَنْ تُرَاعَ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ يُرَعْنِيْ إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ بِمَنْكِبَيَّ۔ میں ڈر گیا جب ایک شخص نے آگے پیچھے سے میرا موڈھا پکڑا۔

فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ۔ مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا، وہ اس وقت ڈر کے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا۔ ہم اس وقت ڈر گئے جب آں حضرتؐ یکایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے آنے کا وقت نہ تھا)۔

فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ میں اسی وجہ سے ڈر گئی کہ آں حضرتؐ دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا)۔

حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ۔ یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا۔

فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ۔ آپؐ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہو گئے)۔

مِنْ كَيْ آرُوْمَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ فَتَسَمَّ۔ ایک خونخوار بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا پانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)۔

إِلَى الْآلِ قَتَّالِ الْعُنَاةِ هِلَّةِ الْآرْوَاعِ۔ بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا رعب دار۔ (یہ جمع ہے رَائِعٌ کی)۔

فَيَرُوْعُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ۔ اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک بہشتی دوسرے بہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)۔

أَفْرِجْ رَوْعَاتِيْ۔ اپنا خوف دور کر دے۔

Marfat.com

كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ كُلَّ زِيْنَةٍ رَائِعَةٍ ۔ عطاء احرام باندھے ہوئے شخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو، مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو، وہی پروردگار کو پسند ہے)۔

لَا يُرَوِّعُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالنَّارِ ۔ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا۔

وَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ رُوْعِيْ ۔ میرے دل میں یہ بات آئی۔

غُلَامٌ أَرْوَعُ اللَّوْنِ ۔ خوبصورت خوش رنگ لڑکا۔

رَوْغٌ یا رَوَغَانٌ ۔ جھکنا، علیحدہ ہونا، چپکے سے کہیں جانا، مائل ہونا، پل پڑنا۔

تَرْوِيْغٌ ۔ چکنا کرنا، تروتازہ کرنا۔

مُرَاوَغَةٌ ۔ کشتی کرنا، مکر وفریب کرنا، طلب کرنا۔

إِرَاغَةٌ ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا (جیسے اِرْتِيَاغٌ ہے)

إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ حَرَّ طَعَامِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ وَإِلَّا فَلْيُرَوِّغْ لَهُ لُقْمَةً ۔ جب تم میں سے کسی کا خدمت گار (نوکر ہو یا غلام اور لونڈی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کردے) تو کھانے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھالے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہوسکے تو اس کھانے میں سے ایک تر بتر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا خود تو کھالیا جائے، گر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)

إِنَّهُ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَأَلَ أُمَّهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ أُرِيْغُهُ عَلَى الْفِطَامِ ۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سنا، اس کی ماں سے پوچھا یہ کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ يُرِيْغُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ ۔ فلاں شخص مجھ سے یہ کام کرانا چاہتا ہے۔

خَرَجْتُ أُرِيْغُ بَعِيْرًا شَرَدَ مِنِّيْ ۔ میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا۔

رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ ۔ لومڑی کی حیلہ بازی۔

فَعَدَلْتُ إِلٰى رَائِغَةٍ مِّنْ رَوَائِغِ الْمَدِيْنَةِ ۔ میں (بڑا راستہ چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مڑ گیا۔

رَائِغَةٌ ۔ وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو۔

رَوْقَةٌ ۔ رحمت اور مہربانی۔

رَوْقٌ ۔ صاف ہونا، نتھرا ہوا ہونا، پسند آنا، بھلی لگنا، بڑھ چڑھ کر ہونا۔

تَرْوِيْقٌ ۔ صاف کرنا، کوئی چیز فروخت کرکے اس سے اچھی خریدنا۔

إِرَاقَةٌ ۔ بہانا۔

حَتّٰى إِذَا أَلْقَتِ السَّمَاءُ بِأَرْوَاقِهَا ۔ جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا، وہ سب بصورت بارش ان سے خارج ہوگیا)۔

ضَرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْقَهُ ۔ شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا چھجہ بنایا۔

فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ ۔ دجال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جاکر اس سے مل جائے گا۔ (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہوگا صرف ظاہرداری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گنتا ہوگا۔ وہ دجال کے ہواخواہوں میں شامل ہوجائے گا)۔

تِلْكُمْ قُرَيْشٌ تَمَنَّانِيْ لِتَقْتُلَنِيْ
فَلَا وَرَبِّكَ مَا بَرُّوْا وَمَا ظَفِرُوْا
فَإِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِيْ لَهُمْ
بِذَاتِ رَوْقَيْنِ لَا يَعْفُوْ لَهَا أَثَرُ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انہوں نے فتح پائی، اگر میں مر گیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہوگی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت

میں ذَاتِ رَدْقَيْنِ ہے یعنی سخت جنگ۔ اصل میں قرن کے معنی سینگ اور آفت ہے اور یہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے۔

كَالثَّوْرِ يَحْمِيْ اَنْفَهٗ بِرَوْقِهٖ۔ بیل کی طرح جو اپنی ناک کو سینگ سے بچاتا ہے۔

فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رُوْقَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ پھر ان سے لڑنے کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہل عرب کہتے ہیں کہ غُلَامٌ رُوْقَةٌ اور غِلْمَانٌ رُوْقَةٌ یعنی، خوبصورت سرخ سفید لڑکا یا لڑکے۔

مَضٰى رَوْقٌ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ يَّطُوْلَ مَكْثُهٗ عِنْدَكَ فَرَوِّقْهُ
اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر۔

رَوْمٌ۔ قصد کرنا

تَرْوِيْمٌ۔ ٹھہرنا، دوسرے سے منگوانا۔

تَرَوُّمٌ۔ ٹھٹھا کرنا۔

عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ وَالرَّوْمِ۔ تجھ پر لازم ہے عنفقہ (داڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے اوپر ہوتا ہے) اور انگشتری کا مقام (جہاں پر چھنگلی میں انگوٹھی رہتی ہے) اور کان کی لَو (یعنی وضو کرتے وقت ان پر پانی پہنچنے کا خیال رکھ)۔

بِئْرِ رُوْمَةَ۔ مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمان رضؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار درہم کو آپ نے خریدا۔ اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول بھی اس میں پڑنے دے، تو اس کے لئے بہشت ہے)۔

رُوْمَةُ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں دُوْمَةُ ہے یعنی دومۃ الجندل)۔

صَاحِبُ الرُّوْمِيَّةِ۔ رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم کے ملک میں، کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دَور چوبیس میل تھا)۔

رُوْمٌ۔ نصاریٰ (اس کا مفرد رُوْمِيٌّ جیسے زَنْجٌ اور زَنْجِيٌّ میں زنج جمع ہے اور زنجی مفرد۔)

وَبِعِزَّتِكَ الَّتِيْ لَا تُرَامُ۔ اور تیرے عزت کے وسیلہ سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت کسی اور کو ملنا محال ہے۔ بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے۔ تیری عزت کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔)

مَرَامٌ۔ مقصد۔

رُوْمَانٌ۔ وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا۔

رَوْنَقٌ۔ چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی۔

رِوَايَةٌ۔ بات کو نقل کرنا، اٹھانا، بٹنا، پانی لانا، باندھنا۔

رَيٌّ اور رِيٌّ اور رِوًى۔ جھک کر پینا۔

تَرْوِيَةٌ۔ غور اور فکر کرنا۔ روایت پر برانگیختہ کرنا۔

رَاوِيْ۔ حدیث کا نقل کرنے والا۔

رَاوُوْنَ اور رُوَاةٌ۔ راوی کی جمع ہے۔

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمَّى السَّحَابَ رَوَايَا الْبِلَادِ۔
آں حضرت ﷺ نے ابر کا نام شہروں کا پانی اٹھانے والا رکھا (اصل میں رَوَايَا جمع ہے رَاوِيَہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لاد کر لاتا ہے اور رَاوِيَہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)۔

فَاِذَا هُوَ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ۔ ناگاہ اس کو قریش کے پانی لانے والے اونٹ ملے۔

شَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ۔ بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں۔ یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں۔

رَوَايَا۔ دراصل رَوِيَّةٌ کی جمع ہے (یعنی جو جھوٹی بات آدمی بنائے)

رَاوِيَةٌ۔ بہت روایت کرنے والا۔

وَاجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ سیراب کرنے والے یا شیریں پانی کو جو چھپا ہوا تھا انھوں نے کھول دیا۔ (یہ جملہ حضرت عائشہؓ نے حضرت صدیقؓ کی تعریف میں کہا)

اِذَا رَاَيْتُ رَجُلًا ذَا رُوَاءٍ طَمَحَ بَصَرِيْ اِلَيْهِ۔

Marfat.com

جب میں کوئی قبول صورت یا تر و تازہ (تو انا تندرست) مرد یا عورت تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی۔

كَانَ يَأْخُذُ مِمَّنْ كُلِّ فَرِيضَةٍ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاةً۔ ہر زکوٰۃ کے ساتھ (صاحب مال سے) ایک بکری یا بیس درہم لیتے تھے۔

رِدَاءٌ۔ ازہری نے کہا اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کستے اور باندھتے ہیں اور جس رسی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اس باندھنے کے عمل کو تَرَادُف اور قِرَان کہتے ہیں۔

وَمَعْنَى إِرَادَةِ عَلَيْهَا شَرَّةً فَذَرَقَتْ أَنَّهَا۔ میرے پاس ایک ڈول تھا یا چھاگل تھی، اُس پر ایک چمڑا لپٹا تھا جس سے میں نے اُس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْ رَوَيْتُهَا ہے اور نہایہ میں ہے کہ یہی صحیح ہے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:)

رَوَيْتُ الْبَعِيرَ۔ میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی)

كَانَ تَلْبِيَتُهُ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ۔ آٹھویں تاریخ حج کی لبیک کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی پلا کر سیراب کرتے)

لِيَتَعَلَّقَ الدَّانِي مِنَ الْحِجَازِ مُتَعَلِّقَ الْأُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز کے ملک سے ایسا بدہ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں وہ جا کر پناہ لیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اکثر لوگوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)۔

أُرْوِيَةٌ۔ پہاڑی بکری (اس کی جمع أَرْوِيَةٌ آتی ہے)۔

رِوَايَةٌ۔ یہ حدیث اُن حضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)

بِئْرٌ رَوِيَّةٌ وَرَيَّا۔ اس میں پانی پینے اور پلانے تھے۔

رَاوِيَةٌ۔ مشک (یہ معنی اس مناسبت ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے۔ مگر بعض نے اس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اونٹ کے کہے ہیں)۔

حَتَّى سَرَوِيَ النَّاسُ۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب بھیگ کر پانی پی لیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَوِيَتْ عَلَى الْبَعِيرِ۔ میں اونٹ پر پانی لاکر پلایا۔

رَوِيتُ رِيًّا۔ میں پانی سے سیر ہوا۔

رَوَيْتُ مِنَ الشِّعْرِ۔ میں نے شعر کو روایت کیا۔

تَرَوَّحَ الْمَاءَ حَتَّى يَرُوِيَ۔ پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)۔

يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس حضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بسواسطہ

رِوَايَةً عَنْ رَبِّهِ۔ یہ حدیث اُن حضرت نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ کے بغیر، جس کو حدیث قدسی کہتے ہیں)۔

أَرْتَوِي۔ پانی رکتا ہوں، پیتے اور دودھ کرنے کے لئے۔

هُوَ أَرْوَى۔ گوشت گھونٹ کر کے بنیا (دریاں میں سالنج لیکر) خوب سیر کرتا ہے (پیاس کو نہیں بجھاتا ہے)

حَامِيَتَيْنِ رَوَاءً۔ سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گوار پانی پر کمر لگانے والے۔

أَلَمْ نُعَجِّرْ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو جھگا نہیں رکھا (بیماریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سے نہ نہلوں سے بڑھ کر ہے)

وَقَدْ رُوِّينَا۔ ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)

رَوَيْنَا۔ ہم نے روایت کی۔

رَيَّانُ۔ سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا۔ اور ایک راوی کا نام بھی رَيَّانُ ہے)

بَابُ الرَّيَّانِ۔ بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ جِبْرِيلُ لِإِبْرَاهِيمَ

Marfat.com

قَوَدَّ مِنَ الْمَاءِ۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم سے کہا تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بہت سے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیل نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کرو اسی وجہ سے اس کا نام یوم التروید ہوا)۔

فَطَفِقْتُ أُرَوِّيْ۔ میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)

مَنْ مَثَّلَ بِالْقَرَائِ وَالْمَقَايِيْسِ قَدِ ارْتَوٰى مِنْ آجِنٍ جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اُس نے گدلے بدبودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے، اُس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اُس نے پیا، اچھے پانی کو چھوڑ دیا (یہ جناب امیر کا قول ہے)

دَرَسَ ایک ملک ہے ایران میں اس کی نسبت رازی نے برخلاف دیا ہے۔

رِيَّا بَعْضُ بِالرِّيِّ رَبَابُ۔ الیٰ سیرابی عطا فرما جس کا ابر سیرابی کو لازم کرلے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)

رَوِيَّةٌ۔ جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَوِيَ۔ قافیہ کا حرف اور بڑی جڑی کو ندوں کا میضہ۔

اَلْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّوَايَةِ۔ جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنج ہوگا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں نہیں کی (علم دین حاصل کرکے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)

سَانِيَةٌ۔ نڈلا وہ بلوق جو کسی غلام کے گلے میں لٹکایا جائے

اَوْ تَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهٖ سَانِيَةً۔ (اگر غلام بھگوڑا ہو، یا اُس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اُس کے گلے میں طوق پہنائے)

اَوَّلُ مَنْ مَدَّ قَافَهٗ ابْنُ اَرْدُیٰ۔ پہلے جس نے اُس کو موقوف کیا (وہ) اَردیٰ کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمان رضہ خلیفہ سوئم)

اُرْدُیٰ۔ حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

بَابُ الرَّاءِ مع الْهَاءِ

رَهْبٌ يَا رَهَبَةً يَا رُهْبٌ يَا رُهْبَانٌ يَا رَهْبَانٌ۔ ڈرنا، خائف ہونا۔

اِرْهَابٌ۔ ڈرانا، خائف کرنا۔

تَرْهَبُ۔ فقیر ہو جانا۔

رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ۔ تیری طرف رغبت کرکے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کرکے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِيْتُ سَنَةً لَا اُحَدِّثُ بِهَا رَهْبَةً۔ میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع کبیر کی) بیان نہ کرسکا۔

لَقَدْ رَهِبْتُ۔ میں ڈر گیا۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ لَا رَهْبَانِيَةَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو لذتوں کے اختیار کی سبھی کو تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا۔ مثلاً خود کو خصی کر ڈالنا، یا گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بصورت طمار لاکھ لگانا۔ ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا، اُلٹے لٹکنا، وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی۔ ہمارے پیغمبر نے صاف فرما دیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔ اگر ہم قدرت کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کرکے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بدبخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضرور ہے۔ اور اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ہی رہے کہ اُس پر راضی، خوش اور شکر گزار رہے۔ اگر وہ ہماری سختی کو بار آور کرکے راحت و آرام عنایت فرما دیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے۔ اور اگر سی لامحال

Marfat.com

رہے تو پھر بھی مشیت ایزدی پر انشراح قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور بلاؤں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ ہر حال اپنے بندوں کا بھی خواہ ہے)۔

رُهْبَانُ: تارک الدنیا فقراء بنیاسی لوگ۔ یہ جمع ہے رَاهِبٌ کی

رَهْبَنَةٌ۔ درویشی۔

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي۔ تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کرلو، میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے پرے ہو جاتا ہے اور اس کے اس طرز عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے۔ اس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحیتیں کھپاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے)۔

رَهْبُ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ۔ میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا۔

لَأَنْ يَمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَاتِقَيَّ إِلَى رَهَابَتِيَّ قَيْحًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر میرے پٹھوں (ران) سے لیکر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھرے۔

رَهَابَةٌ۔ وہ پٹھا جو ران کی طرح سینے کے نشیب میں لٹکتا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَابَتَيْ روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

فَرَأَيْتُ السِّكَاكَ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ وَبَيْنَ رَهَابَتِهِ وَمَعَدَتِهِ۔ میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں۔

إِنِّي لَأَتَوَسَّمُ الرَّاهِبَةَ۔ میں خوفناک حالت سے راہبوں اَتَوَسَّمُ عَلَيْهِ رَاهِبًا۔ جیسی رہبوں تو خوف زدہ ہو۔

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ۔ ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں)، آپؐ نے فرمایا ایسا مت کر۔

أَعْطَى اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ أَلْفَطْرَةَ الْحَنِيفِيَّةَ لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھا دین (دین قیم) جو فطرت کے موافق ہو عنایت فرمایا۔ اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحی (خواہ مخواہ ملک در ملک پھرنے رہنا ایک دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سیاحت جہاد ہے)

رُهْبَانُ اللَّيْلِ أُسْدُ النَّهَارِ۔ (دوسروں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (یعنی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)۔

رَهْبَلَةٌ۔ ایک قسم کی دوڑ۔

رَهْبَلَ۔ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے۔

مُرَهْبِلٌ۔ جو ایسا کلام کرے۔

رَهِجٌ۔ یا رَهَجٌ۔ گرد و غبار۔

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامت دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کردے گا (دوسری روایت میں ہے کہ)

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهَجُ لَمْ يَدْخُلْهُ حَرُّ النَّارِ۔ جس آدمی کے پیٹ میں (راستے کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا) غبار جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَهْدٌ۔ خوب پینا۔

تَرْهِيدٌ۔ بڑی حماقت کرنا۔

رَهَادَةٌ۔ نعمت۔

رَهْرَهَةٌ۔ وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَرَهْرُهٌ۔ سفید چمکدار ہونا۔

فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ وَحَيْثُ بَطِسْتٍ رَهْرَهَةٍ۔ آپؐ کا دل چیر گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَهْرَعَةٌ تھا بمعنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔ مگر حائے

Marfat.com

حلی کو اپنے موزے سے بدل دیا۔ جیسے مَدَحْتُ میں مَدَهْتُ کہتے ہیں۔ ایک روایت میں بَرْهَرَةٍ ہے۔ اس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَهْشٌ۔ خوب روندنا۔

تَرَهْشُسٌ۔ اضطراب، حرکت۔

اِرْتِهَاشٌ۔ بھر جانا، ہجوم کرنا، اضطراب کرنا۔

وَحَرَّكَ اَيْنُمُ الْعَرَبِ تَرَهْشُسَ۔ اور عرب کے قبیلے بیقرار تھے وہ کم و بیش کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے تھے) (ایک روایت میں تَرَهْشُسَ سے حین مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

رَهْشٌ۔ جانور کے دونوں ہاتھ چلتے میں لڑ کھڑانا (جس کو اہل ہند اپنی اصطلاح میں ٹھوکر لگنا" کہتے ہیں)۔

رَهَاشِنٌ۔ جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلتے میں لڑکھڑاتی ہیں

اِرْتِهَاشٌ۔ لرزنا، لڑائی ہونا۔

فَتَطَمَّحَ بِهٖ رَهَاشِنُ يَدَيْهِ۔ (زَمّان نامی ایک شخص تھا وہ اُحد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہوگیا، پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں اُس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کرلی، اس وجہ سے اس کا خاتمہ بُرا ہوا۔ چونکہ آنحضرت ﷺ اس کے دوزخی ہونے کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوگئی)۔

رَهِيْشَ الْغُرَيْنِ۔ زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پاپیادہ ہو کر لڑنے والا۔ جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے موقع پر اُن کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اُتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آسکے)۔

رَهِيْشٌ۔ در اصل اُس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اُڑتی ہو، اور اس وجہ سے تھم نہ سکتی ہو۔

اِرْتَهَمَشَ الدَّابَّةُ۔ جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَهْصٌ۔ زور سے نچوڑنا، ملامت کرنا، زور سے پکڑنا۔

اِرْهَاصٌ۔ اصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اُس خلافِ عادت کلام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ رُهْصَةٍ اَصَابَتْهُ۔ آنحضرت نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے، ضعف یا درد کے لئے (اصل میں سَرْهَصَةٌ" وہ درد ہے جو گھوڑے کے سُم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے)۔

فَرَمَيْنَا الصَّيْدَ حَتّٰى رَهَصْنَاهُ۔ ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْقِيْ مِنَ الرَّهْصَةِ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاقِيْ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنْتَ الشَّافِيْ"۔ وہ رہصہ (یعنی ضعف، ناموافق اور ناطاقتی) کے لئے اس دُعا کا منتر کرتے تھے "یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے، تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے"۔

وَاِنْ ذَنْبُهٗ لَمْ يَكُنْ عَنْ اِرْهَاصٍ۔ اُن کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا (بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا)۔

رَهْطٌ۔ بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَرَهْبُطٌ۔ خوب زور سے کھانا۔

اِرْتِهَاطٌ۔ جمع ہونا۔

رِهَاطٌ۔ گھر کا سامان۔

رَهْطٌ۔ قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات یا دس آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو۔

تَرْهُوْطٌ۔ کھاد، بڑے بڑے لقمے اُٹھانے والا۔

كَانُوْا يَقْظَانَ وَنَحْنُ اِرْتِهَاطٌ۔ ہم کو بیدار کیا اُس وقت ہم الگ الگ تھے (مصدر فعل کے معنی میں ہے۔ یعنی نَحْنُ مُرْتَهِطُوْنَ۔ ہم الگ الگ گروہ تھے۔

Marfat.com

فَمَا أَيِسَ النَّبِيُّ صلعم وَمَعَهُ السَّرْهَطُ۔ میں نے آنحضرت کو دیکھا، آپ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا۔

رَهْطٌ۔ تعنی رہ جاتی۔

رَهْفٌ۔ پتلا کرنا، باریک کرنا۔

اِرْهَافٌ۔ تیز کرنا۔

كَانَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَرْهُوْفَ الْيَدَيْنِ۔ عامر بن طفیل دبلے بدن کے آدمی تھے (اہل عرب کہتے ہیں کہ رَهَفَتْ السَّيْفَ۔ میں نے تلوار تیز کی)

فَهُوَ مَرْهُوْفٌ یا مُرْهَفٌ۔ وہ باریک اور تیز ہے۔

خَصْرٌ مُرْهَفٌ۔ باریک (پتلی) کمر۔

اَرْهَفَتْ خَاطِرِیْ۔ اس کا دل تنگ کر دیا

اَمَرَتْنِیْ اَنْ اَبِیْعَ بَدَنَةً فَاَرْهَقَتْ۔ آپ نے مجھ کو ایک بھاری اونٹ کا حکم دیا، وہ تیز کی گئی۔

اِنِّیْ لَاَتْرُكُ الْكَلَامَ فَمَا اَرْهَقُ بِهٖ۔ میں جلدی سے بات نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں۔ یہ اصول بہت مناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات پائیدار ہوتی ہے۔ ایک روایت میں فَمَا اُرْهِقُ ہے زائے مجہول سے یعنی، میں بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا)۔

رَهْقٌ۔ حماقت کرنا، جلدی کرنا، جماع کرنا، حرام کام کرنا، ظلم کرنا جھوٹ بولنا، نزدیک ہونا، ڈھانپ لینا۔

تَرْهِیْقٌ۔ بدکاری کی تہمت لگانا۔

اِذَا اَتَاكُمْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ شَرٍّ فَلْيُرْهِقْهُ۔ جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے (یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو)۔

اِرْهَقُوْا الْقِبْلَةَ۔ (نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو۔

غُلَامٌ مُرْهِقٌ۔ وہ لڑکا جو بالغ کے قریب ہو۔

فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا۔ اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا (اہل عرب کہتے ہیں کہ فُلَانٌ اَرْهَقَنِیْ اِثْمًا۔ فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال دیا، گناہ مجھ پر لاد دیا)

يَرْهَقُهٗ رَهَقًا۔ اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

فَاِنْ رَهِقَ سَيِّدَهٗ دَيْنٌ۔ اگر اس کے مالک پر قرض ہو جائے (اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے۔

اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ۔ ہم نے نماز میں دیر کی یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا، اور ہم وضو کر رہے تھے۔

وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت ہم پر آپہنچا۔

لِمَ فَعَلْتَهٗ مُرْهِقًا۔ جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی جب وقت تنگ ہو جائے، وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا ڈر ہو)۔

يُرْهِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے۔

اِنَّ فِیْ سَيْفِ خَالِدٍ رَهَقًا۔ خالد کی تلوار میں تیزی ہے، (جلدی اور تیزی)۔

كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرْهِقًا خَرَجَ اِلٰی عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔ جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (شاذ و نادر) تاریخ تو سویدے عرفات کو چلے جاتے، بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت فوت نہ ہو جائے)

اِنَّهٗ وَعَظَ رَجُلًا فِیْ مُحْتَبِیًا رَجُلٍ رَهِقٍ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت رکھنے میں (اہل عرب کہتے ہیں کہ

فُلَانٌ رَهِقٌ۔ اس میں آزادی اور بہادری ہے (اصل میں رَهَقٌ کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)

اِنَّهٗ صَلّٰی عَلٰی اِمْرَاَةٍ كَانَتْ تُرْهَقُ۔ آں حضرتؐ نے ایسی عورت پر جنازہ پڑھی، نماز پڑھی، جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔

سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةً اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ رَهِقٌ۔ ایک میدان میں دو آدمی چلے، ایک تو عابد تھا اور دوسرا آزاد و بدکار۔

Marfat.com

فُلَانٌ مُرَقَّقٌ۔ اُس آدمی کو لوگ بُرا بتلاتے ہیں۔ یا ناد ان اور احمق کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرَهِّقٌ ہے معنی وہی ہیں)

حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ اَنْ لَّا يُعْرَفَ بِبَيْتِكَ یہ تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں یعنی تو سب سے جدا گھر بنا کر الگ رہتا ہے کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھانا کھلائے، کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔

(بعض نے کہا ہے کہ:

راوی نے اس میں تصحیف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے اَنْ لَّا تَعْرِفَ بَيْتَكَ۔ یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے ہمسایہ کو نہ پہچانے)۔

كَانَ يُرَقِّقُ۔ لوگ اس کو بدکار کہتے تھے۔

اَرْقَنِيْ اَنَّ اَنِيْسَ نُوْبِيَ۔ اُس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔

دُعِيَ مُرَقَّقٌ۔ اس کے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔

رَهِقَتِ الْكِلَابُ الْغَنِيْمَةَ۔ کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس پہنچے)

رَهِيْقٌ۔ شراب۔

رُهْمَانٌ۔ زعفران۔

مُرْهَقٌ۔ جس کو قتل کے لئے پکڑ لیا ہے۔

فَتُرْهَقُوْنِيْ عَنِّيْ۔ تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔

فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ۔ فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا

يُرْهِقُهُ بِاَعْوَامٍ دُهْمٍ۔ اُس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی ہے۔

يَجِبُ الْقَوْمُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا رَاهَقَ الْحُلُمَ۔ جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ (گو ابھی احتلام اس کو نہ ہوا ہو)۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ مُهْمَلٍ رَهِقٍ۔ اُن دونوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهِقَ الذِّئْبُ الشَّاةَ۔ بھیڑیا بکری کے پاس پہنچ گیا۔

رُهْلٌ اَرْهَقَ الصَّلٰوةَ۔ ایک شخص نے نماز میں دیر کی۔ (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)

رَهْكٌ۔ خوب پیسنا، زور سے جماع کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْهَاقُ هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو سخت پکڑنا یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَهَكَتِ الدَّابَّةُ۔ یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔

رَهَكَةٌ۔ ناتوان اونٹنی۔

رُهَكَةٌ۔ وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔

رِهْمَةٌ۔ ہلکی بارش یا زور کی بارش۔

وَتَسْتَخِيْلُ الرِّهَامَةَ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی بارشیں ہوں گی۔

رِهَامٌ۔ جمع ہے رِهْمَةٌ کی، یعنی بارشیں۔

مَرْهَمٌ۔ وہ دوا جو زخم وغیرہ کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔

اَرْهَتِ الثَّعَابُ۔ اپنے بلوں میں پانی برسایا۔

رُهَسَةٌ۔ خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔

مُرْهِسٌ۔ بدشیہ۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْسَةِ۔ کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور پیچھے پیچھے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔

رَهْنٌ۔ گروی کرنا، روک رکھنا، اقامت کرنا ہمیشہ رہنا۔

اِرْهَانٌ۔ گروی کرنا۔

كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گرویدہ ہے (جیسے گروی کی شے مرتہن کے پاس رکھی رہتی ہے اسی طرح بچہ کی بھی روانی بدون عقیقہ کے نہیں ہو سکتی۔ امام احمد نے کہا ہے کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہو اور وہ کم سنی میں مر جائے تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا۔ یعنی کہ گروی فک سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب عقیقہ

Marfat.com

ہوا تو اس سے پاک صاف ہوا)۔

اَلْغَرْمُ مُرْتَهَنٌ بِغَنِيْمَتِهٖ۔ (معنی دیت میں طبیعی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تک حقیقۃً نہ ہو اس بچہ سے پورے طور پر فائدہ نہیں ہوتا، یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، یا اس بچہ کا نشو ونما علیٰ طور پر نہیں ہوتا)۔

فَاَنَّ اللّٰهَ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ تیری گردن بھی دوزخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اُس کی سزا سے تجھ کو نجات اور معافی عطا فرمائے۔ آدمی در اصل اپنے اعمال میں گرو ہے)۔

فَكَّ رِهَانِيْ۔ میری گردن چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات دے)

رَهْنٌ صَلْعٌ دِرْهَمًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ۔ آں حضرت ﷺ نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اُس سے کچھ غلہ لیا)۔

(اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا اکثر حصہ حرام ہونے کا گمان ہو، اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں جب تک اس بات کا یقین نہ ہو کہ جو مال اس سے لیا ہے وہ اس کے قبضہ میں حرام طریقہ سے آیا ہوا ہے۔ البتہ جس شخص کے کُل مال کے حرام ہونے کا یقین ہو، جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو حرام کاری کی آمدنی کے سوا کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں ہے تو اس سے معاملہ کرنا درست نہیں، نہ اس کی ضیافت کھانا درست ہے۔ بعض نے کہا کہ اگر ایسے شخص سے قرض لے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں یہ حرام روپیہ لے تو لینے والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا۔ کیونکہ تبدیل ملک سے احکام بدل جاتے ہیں۔ مگر یہ قول ضعیف ہے)

اَرْهِنُوْنِيْ۔ میرے پاس گرو کر دو۔

كَيْفَ نَرْهَنُكَ۔ ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس کیونکر گرو کر دیں۔

رِهَانٌ۔ شرط کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جیسے:۔

فَرَسَيْ رِهَانٍ۔ شرط کے دو نوں گھوڑے۔

وَاَنْفُسُكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِاَعْمَالِكُمْ۔ تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں گرو ہیں۔

اَلْاِنْسَانُ رَهِيْنُ مَوْتِهٖ۔ آدمی موت کے پنجہ میں گرو ہے (اُس سے خلاصی ممکن نہیں)۔

رَهْوٌ۔ نرم چال، بلند یا پست جگہ، جماعت لوگوں کی، تھما ہوا کشادہ، وسیع۔

تَهَى اَنْ يُّبَاعَ رَهْوُ الْمَاءِ۔ اُس نشیبی مقام کے بیچنے سے منع فرمایا جہاں لوگوں کا پانی تہہ کر جمع ہوتا ہے (کیونکہ اس کو بیچنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔

سُئِلَ عَنْ غُطْفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبُعُ مَاءً۔ آں حضرت ﷺ سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا وہ ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اُجڈ ہیں)۔

لَا شُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَا مُنْقَبَةٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا رُكُبٍ وَّلَا رَهْوٍ۔ جس مشترک ہونے سے یا کل شترک ہونے سے یا راستہ مشترک ہونے سے، یا بھیجے کا میدان مشترک ہونے سے، یا پانی پینے کی جگہ مشترک ہونے سے، شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا۔ (جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کرتی ہے، جن کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے صرف شریک اور حصہ دار کو شفعہ کا حق ہے)۔

وَتَظَلَّمَ رَهْوَاتٍ۔ گھٹیا۔ اُس میں جہاں جہاں کشادہ کُھلی جگہیں تھیں، ان کو آراستہ کیا۔

اِئْتِنِيْ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا۔ (رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا، ایک تو اسی وقت دیدیا اور دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لا کر تجھ کو دیدوں گا (یعنی ٹال مٹول کے بغیر فوراً لا کر دیدوں گا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

جَاءَتِ الْخَيْلُ رَهْوًا۔ سوار بے دریغ آن پہنچے)۔

اِرْمَوْا رَهَايَا۔ عَنَانَةَ تَرْهَيَاتٍ۔ اس زمانہ میں ایک ابر (کا ٹکڑا) ان پر گرز را، جس نے پانی برسانے کی تیاری کی

Marfat.com

(مگر ہر ساتھیں) (اہل عرب کہتے ہیں کہ :
تَرَهَّيَا الْقَوْمُ۔ لوگ تیار ہو گئے یعنی تَهَيَّأُوْا)۔

بابُ الراء مع الباء۔

رَيْبٌ۔ شک میں ڈالنا، شک، شبہ۔
إِرَابَةٌ۔ شک میں ڈالنا۔
دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔ اُس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو (یعنی اس کی درستی و نادرستی کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو) اور اُس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو (یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے صدہا مسئلے نکلتے ہیں) (ترمذی نے کہا کہ مشہور روایت بَرِيْبُكَ ہے یعنی فتحہ یا)
مُسَيْسَةٌ فِيْهَا تَعْصِمُ الرَّبِيْبَةَ خَيْرٌ مِنَ الْمَسْئَلَةِ (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ) جس کہانی میں کچھ شبہ ہو (یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال ہے یا حرام؟) وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔
عَلَيْكَ بِالرَّابِيَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَإِيَّاكَ وَالرَّابِيَةَ مِنْهَا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، تم اُن کاموں کو اختیار کرو جو صاف، پاک اور بلاشبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو۔ (چلا رَابِيَةٌ سے رَابَ يَرُوْبُ سے نکلا ہے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ :
رَابَ اللَّبَنُ۔ یعنی دودھ جم گیا۔ بعض نے کہا رَابِيَةٌ وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو۔ دوسرا رَابَ يَرِيْبُ سے نکلا ہے۔ یعنی شک میں پڑا یا شک میں ڈالا ہے)
إِذَا ائْتَمَنَ الْأَمِيْرُ الرَّبِيْبَةَ فِي النَّاسِ أَشْكَكَهُمْ جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کر دے، تو وہ رعایا کو خراب کر دے گا (اس نامناسب رویّہ کا ردِّ عمل یہ ہوگا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو بُرا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جوابی طرزِ عمل کیوں اختیار نہ کریں دعا یہ ہے کہ ارباب اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہو کر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک منزّا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے) اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو لوگ دوگنا خدمت میں تعاون و اشتراک کی سبیل پیدا ہو سکتی ہے)۔
يُرِيْبُنِيْ مَا يُرِيْبُهَا۔ (فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے) جو چیز اس کو بُری معلوم ہوتی ہے وہ مجھ کو بھی بُری معلوم ہوتی ہے (جس بات سے اُس کو رنج اور قلق ہوتا ہے، مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ :
رَابَنِيْ هٰذَا الْأَمْرُ يَا أَبَتِ۔ یا اَبَتِ یہ کام مجھ کو بُرا معلوم ہوا (یہ حدیث آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا۔ معلوم ہوا کہ آں حضرتؐ کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مُباح کام کی وجہ سے ہو)
إِنَّ الْيَهُوْدَ مَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا سَارَّكُمْ إِلَيْكَ۔ (یعنی) یہودی آں حضرتؐ کے پاس سے گزرے (تو) اُن میں سے بعض کہنے لگے کہ آں حضرتؐ کے کچھ سوال کرو (اُن کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ اُن یہود میں سے) بعض نے کہا، نہیں تم کو ان سے کیا کام (پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) (تو رَابَ یہاں اَرِبٌ کے معنی میں ہے۔ کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے رَابَکُمْ بہ فتحہ ا اور بصیغۂ ماضی روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں مَا رَابَكُمْ ہے، یعنی تمہاری رائے اس باب میں کیا ہے، یا تم چھپیں یا نہ پوچھیں؟)
مَا رَابَكَ إِلٰى قَطْعِهَا۔ تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے (ابوموسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَا رَابَكَ إِلٰى قَطْعِهَا یعنی کسی چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا۔ جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے۔
كَانَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ۔ بعض لوگ آنحضرتؐ کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہو گئے تھے (دشمد ہونے والے تھے)
يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ۔ میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے (شک دلاتا ہے)۔

Marfat.com

بنانے والے ہو، تم اللہ تعالیٰ کے دین (عطا، روزی) ہو۔

اَمَا اِنَّهُمْ مُبَخِّلَةٌ وَّمُجْبَنَةٌ وَّمُجْهِلَةٌ۔ آگاہ ہو! اولاد آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے، بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے، جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دنیا میں میری روزی ہیں، پھیل اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محظوظ ہوتا ہوں)۔

اُوْصِيْكَ بِرَيْحَانَتَيَّ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَهْمِدَ رُكْنَاكَ۔ اے علیؓ! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آئیو اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے کہا، ایک ستون آپؐ تھے۔ پھر جب حضرت فاطمہؓ نہ گزر گئیں تو کہا، یہ دوسرا ستون تھیں۔ دونوں ریحانوں سے مُراد امام حسنؓ اور امام حسینؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گروہ میں اُٹھائیں)

اِذَا اَعْطَى اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ۔ جب تم میں سے کسی کو خوشبو دیجائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو رَدّ نہ کرے کیونکہ اس کے نہ رکھنے یا لیجانے میں کوئی محنت نہیں ہوتی وہ ہلکی چیز ہے لہٰذا قبول نہ کرکے دینے والے کا دل دُکھانا مناسب نہیں)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَايَ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چُومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)

رِيْدَةٌ۔ مطلب، مراد۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيْدُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ رِيْدَةٍ۔ شیطان ہر ایک مطلب کے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے۔

رَيْدَانُ۔ مدینہ میں ایک محل تھا حارثہ بن سہلی کے خاندان کا

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ نَبِيًّا اِلَّا اَصَابَ الَّذِيْ اَرَادَ

اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کرلیا کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)

لَمْ يُرِدْ ذٰلِكَ مِنَّا۔ یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نمازیں دیر کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہوجائیں) (ایک روایت میں لَمْ يُرِدْ ہے یہ صیغۂ معروف۔ یعنی آپ کا مطلب نہ تھا)

فَقَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَمْ يُرِدْهُ۔ آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا (یعنی نہ لینے کا اور اس کو نہیں چاہا)۔

لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهٗ۔ اس کو پلانا نہیں چاہا۔

ذَاكَ اُرِيْدُ۔ میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم کرو سُنا دیا، پہنچا دیا)

اُرِيْدُ عَلَيَّ اٰيَةَ حَمْزَةَ۔ حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرلینے کے لئے مجھ سے کہا گیا۔

فَاَرَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا۔ میں نے اُس سے (اُس کے چاہا کہ وہ خود کو مجھے دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)

تُرِيْدُوْنَ ثَمِيْمًا۔ اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو تمیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔

رَيْزٌ۔ ارزاں ہونا، سُوا ہونا، پتلا ہونا۔

اِرْدَادٌ۔ پتلا ہونا۔

تَرَكَتْ اَلْمَ سِرَادًا۔ میں نے منزل کو پتلا چھوڑا (یعنی شدت قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دُبلے ہوگئے تھے، اُن کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہوگیا تھا)۔

رِيْشٌ۔ اثر اکر چلنا، غالب آنا، انتظام کرنا۔

رَيْشٌ۔ سردار (جیسے رَئِيْسٌ ہے)

رِيْشٌ۔ جہاز کا کپتان۔

رَيْشٌ۔ مال اور اسباب بھیجنا، تیر پر پَیکاں لگانا، کھلانا پلانا، پہنانا، مدد کرنا، مال دار بنانا۔

تَرْيِيْشٌ۔ تیر میں پر لگانا، پرندے کے پَر لگانا، خرابی کے بعد خوش حال ہوجانا۔

اِرْتِيَاشٌ۔ خوش حال ہونا۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هٰذَا مِنْ رِیَاشِهٖ۔ شکر اس خدا کا ہے اس کی نعمتوں میں سے ہے۔

رِیْشٌ اور رِیَاشٌ۔ جو لباس ظاہر ہو (مخفی میں ہو) فاخرہ لباس، اور اچھی معاش اور سامان۔)

کَانَ یُفَضِّلُ عَلٰی اَمْرَاَةٍ مُّوْسِرَةٍ مِّنْ رِیَاشِهٖ

حضرت علی رضؓ مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے۔

یَفُكُّ عَانِیَهَا وَیُرَیِّشُ مُمْلِقَهَا۔ قیدی کو خلاصی دلاتے تھے اور مفلس کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَاشَهُ۔ (یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)۔

اِنْ رَجُلًا رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا۔ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی تھی (ایک روایت میں رَاشَهُ ہے سین مہملہ سے مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلرَّائِشُوْنَ وَلَیْسَ یُعْرَفُ رَائِشٌ

وَالْقَائِشُوْنَ هُمُ الْقَلِیْلُ الْاَضْیَافِ

لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا۔ اور مہمانوں کو یوں سمجھنے والے، آہ!

هُمْ سَهْمَا مِرْفَقٍ مِنْهَا اَنَامُ الرَّائِشُ۔

(حضرت عمرؓ نے جریر سے کہا تو دانوں کا حال پوچھا انھوں نے کہا) ترکش کے تیروں کی طرح کوئی اُن میں سے سیدھا پر دار ہوتا (اور کوئی ٹیڑھا اور خراب ہی) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور بُرے دونوں طرح کے لوگ ہیں)۔

اَبْرِیْ النَّبْلَ وَاُرِیْشُهَا۔ میں تیر کو تراشتا تھا، اُس میں پیکاں لگاتا تھا، عرب کہتے ہیں کہ

رِشْتُ السَّهْمَ اَرِیْشُهٗ۔ میں نے تیر کو پر لگایا یا اس میں پَر لگاتا ہوں)۔

لَا بَاْسَ بِرِیْشِ الْمَیِّتِ۔ مُردار کے پر میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا، کیونکہ وہ پاک ہے،

اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ۔ اللہ لعنت کرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلانے والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالی کرے)۔

لَا تَسْتَعْبِدُ عَلٰی رِیْشٍ یَا رِیَاشِ۔ پَر یا پروں پر سجدہ ذکر (بعض نے کہا، یہاں ریش سے عمدہ لباس مراد ہے)۔

رَیْطَةٌ۔ نرم ملایم چادر یا کھری چادر۔

اِبْتَاعُوْا لِیْ رَیْطَتَیْنِ لِقَتِیْنِ۔ میرے لئے دو صاف ستھری چادریں (کفن کے لئے) خریدیں (انھوں نے کہا نئے کپڑوں کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مُردے کے، کیونکہ کفن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ حقدار ہیں)۔

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ رَیْطَةٌ مِّنْ رِیَاطِ الْجَنَّةِ۔ اُن میں سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی۔

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ فَتَمَنْدَلَ بِهَا بَعْدَ الطَّعَامِ بِهَا۔ کھانے کے بعد ایک کپڑا لایا گیا انھوں نے اس کو تولیا بنایا اس سے ہاتھ اور مُنہ پونچھا)

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ فَتَمَنْدَلَ بِهَا بَعْدَهٗ فَذَكَرَهَا۔ کھانے کے بعد اُن کے پاس ایک کپڑا لایا گیا، تاکہ اُس سے ہاتھ اور مُنہ پونچھیں (اُس کا تولیہ بنائیں) مگر انھوں نے اس کو پسند نہیں کیا

فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّعَمْ رَیْطَةً عَلٰی اَنْفِهٖ۔ آپ نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر کرایا) صحیح ایسا ہی ہے کہ

رَیْطَةٌ۔ وہ چادر جو نفیس نہ ہو۔

وَعَلَیْهِ رَیْطَتَانِ رَیْطَةٌ مِّنْ اُرْجُوَانِ النُّوْرِ وَرَیْطَةٌ مِّنْ كَتَّانٍ مُّخَبِّرٍ۔ حضرت علیؓ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں ایک نور کی دوسری کتان کی۔

مُرَیْطَا بِرَیْطَتَیْنِ۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے۔

Marfat.com

رَیْعٌ یا رُیُوْعٌ یا رِیَاعٌ یا رَیَعَانٌ۔ بڑھنا زیادہ ہونا، پاک صاف ہونا، تڑپنا، ڈرنا، لوٹنا۔

تَرْیِیْعٌ۔ جمع ہونا۔

تَرَیُّعٌ۔ ٹھہرنا، توقف کرنا، حیران ہونا، آنا جانا۔

اِسْتِرَاعَةٌ۔ حیران ہونا۔

اَمْلِکُوا الْعَجِیْنَ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الرَّیْعَیْنِ۔ آٹے کو اچھی طرح گوندھو، وہ اُن دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آٹا پسکر گیہوں سے زیادہ ہوجاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے سے)۔

لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدُّ حِنْطَةٍ رَیْعُهٗ اِدَامُهٗ (قسم کے کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مُدّ دیا جائے، وہ پسکر جو زیادہ ہوجاتا ہے، یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین سالن خرید سکتا ہے)۔

مَاءُ نَا یَرِیْعُ۔ ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے۔

اِنْ رَاعَ مِنْهُ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِهٖ فَقَدْ اَفْطَرَ۔ اگر قے میں سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اِنَّهَا لَمِرْیَاعٌ مِسْیَاعٌ۔ یہ اونٹنی آدمی کو سفر میں لے جاکر پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے، پانی کی پوری طرح خبرگیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کر لیتی ہے (سقط نہیں ہوتی)۔

رَائِعَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت آمنہ کی قبر وہیں ہے)۔

رِیْعٌ۔ ٹیلہ، ٹبہ یا پہاڑ۔

تَرَیَّعَ السِّمَنُ۔ موٹاپا آیا اور گیا۔

مَرْیَعَةٌ۔ سرسبز زمین۔

رَیْفٌ۔ سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْیَافٌ ہے)۔

تُفْتَحُ الْاَرْیَافُ فَیَخْرُجُ اِلَیْهَا النَّاسُ۔ سرسبز اور شاداب ملک فتح ہوں گے، لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ جمع ہے رِیْفٌ کی۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات ہوں یا جہاں پر پانی ہو)۔

کُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَکُنْ اَهْلَ رِیْفٍ۔ ہم گورو والے ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں ضرع تھن جانوروں کو پالنے والے، ان کا دودھ پینے والے)۔

هِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا۔ وہ زمین ہماری کھیتی باڑی اور باہر سے غلہ لانے کی ہے۔

اَنْقُلُ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ۔ میں اپنے بال بچوں کو کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں۔

وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّیْفِ۔ اور جب لوگ ایسی زمین کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بکثرت تھے، تو زیادہ شراب پینے لگے اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کی سزا بڑھادی)۔

رَیْقٌ۔ بہنا، چمکنا۔

اِرَاقَةٌ۔ بہانا۔

تَرَیُّقٌ۔ بہنا۔

رِیْقٌ۔ تھوک جو منہ کے اندر ہو[1]، نہار منہ۔

فَاِذَا اَبَارِیْقُ سَیْفٍ مِّنْ وَّرَائِیْ۔ دفعتاً میرے پیچھے سے تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بکسرہ با اور فتحہ را اگر بہ فتحہ با اور بہ کسرہ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)۔

بَرِیْقٌ۔ چمک۔

کَانَ یُهْرِیْقُ الْمَاءَ فَیَتَیَمَّمُ۔ (نماز کا وقت آنے سے پہلے) پانی بہادیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کر ڈالتے پھر نماز کے وقت) تیمم کر لیتے۔ (بعض نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے، پیشاب کرتے پھر (نماز کے لئے) تیمم کر لیتے (جب پانی نہ ملتا)۔

مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ لِیُهْرِیْقَ۔ کسی شخص کے خون کا خواہاں اس کو بہانے کے لئے (یعنی ناحق خون کرنے کا طالب)

اَهْرِیْقُوْهَا۔ ان ہانڈیوں کو بہادو (ان کو اُلٹ دو، اس میں جو کچھ ہے وہ بہہ جائے)۔

---

[1] جب منہ سے نکل آئے تو اُس کو بزاق کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اَرَاقَ۔ بہایا، دھویا، کوڑا سے بدل دیا، هَرَاقَ ہوا پھر ہمزہ کو بھی لے آئے اَهْرَاقَ ہوا۔ مضارع یُهْرِیْقُ ہے)۔

لِیَسْتَنْثِرْ ذَکَرَکَ بِرَنِیْقَاتٍ۔ اپنے ذکر پر تھوک ملے (دوسرا کو دفع کرنے کے لئے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی تری سمجھے، پیشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)۔

رَائِقٌ۔ چمکدار، بہتر، افضل اور وہ شخص جو نہایت مُدہن ہو۔

رَیْلٌ۔ رال بہنا۔

رِیَالٌ۔ لعاب اور ایک سکہ سے مشہور۔

رَیْحٌ۔ جھکنا، مائل ہونا، مُدا ہونا، دُور ہونا، اقامت کرنا۔

لَا تَرِمْ مِنْ مَّنْزِلِكَ غَدًا اَنْتَ وَبَیْدَقُكَ۔ کل تم اور تمہارے بیٹے اپنے مکان سے ہرگز نہ ہلیں (مکان ہی میں رہیں)۔

فَوَاللّٰهِ مَا رِمْتُ۔ قسم کہ میں وہ جگہ نہیں چھوڑتا ہوں۔

رِیْحٌ۔ بکسرۂ را ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب

لَا اَرِیْمُ عَنْ مَّكَانِیْ۔ میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا۔

فَلَمْ یَرِمْ مِنْهُمْ شَخْصٌ۔ ابھی اُس نے شخص کو نہیں چھوڑا تھا یا ابھی شخص میں نہیں پہنچا تھا (شخص ایک شہر کا نام ہے شام میں) یہاں تک کہ اس کے پاس اُس کے یار مناظر کا خط پہنچا، اُس کی رائے بھی ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں حضرت سچے پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد ضغاطر صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے نصرانی ہی رہا۔ امام احمدؒ نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرت کو تھوک سے کھلا کہ میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور ظاہر میں مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)

مَرْیَمُ۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں۔

لَسْتُ اَرِیْمُ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ حَاجَتِیْ۔ میں یہاں سے ہرگز نہ جاؤں گا جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی (یعنی حضرت علیؓ) نہ آجائے۔

رَیْنٌ۔ یا رَیْنُوْنٌ۔ غالب ہونا، پلید ہونا، ہمنا، ڈھانپ لینا۔

اَغْبَنُ وَ قَدْ دِیْنَ بِهٖ۔ میں کی اُس نے اِس حال

Marfat.com

رسول محترمؐ کرتے ہیں (یہ آپؐ نے جنگِ خیبر میں فرمایا۔ ایک روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ سب صحابہؓ انتظار کرتے رہے کہ دیکھیے یہ کون شخص ہو، بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علیؓ کو بلایا، اُن کو جھنڈا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو اُن کے ہاتھ پر فتح کرا دیا) اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَبَیْتُ التِّرَایَۃَ۔ میں نے جھنڈا اکاڑا۔

اَلَّذِیْنَ رَایَۃُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَجْعَلُھَا فِیْ عُنُقِ مَنْ اَذَلَّہٗ۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اُس کی گردن میں پہنا دیتا ہے۔

کَرِیْمٌ لَہُ الرَّایَۃُ وَرَخَّصَ فِی الْقَیْدِ۔ جو غلام بھگوڑا ہو اُس کے گلے میں طوق ڈالنا برا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی۔

حَتّٰی اِذَا لَا تَرٰی التِّرَۃُ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے۔

یَجِیْشُ لَھُمْ بِالتِّرَۃِ۔ اُن کے لئے پانی جوش مارے۔

یُقَیِّدُہٗ اَوْ یَجْعَلُ فِیْ رَقَبَتِہٖ رَایَۃً۔ بھگوڑے غلام کے بیڑی ڈالے، یا اس کی گردن میں طوق پہنائے۔

رَیّ۔ ایک ملک تو ایران میں۔ اُس کی نسبت برخلافِ قیاس، رازیؒ ہے

رِیٌّ۔ خوبصورتی، اچھا منظر۔ رَایَۃٌ اُس داغ کو بھی کہتے ہیں، یعنی نشان کو جو بھگوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ز"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالےٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب الزاء المعجمہ

ز ۔ گیارھواں حرف ہے حروفِ تہجی میں سے، حسابِ جمل میں اس کا عدد سات ہے۔

باب الزاء مع الھمزۃ

زَأْدٌ ۔ ڈرانا۔

فَزُئِدَ ۔ ڈرایا گیا۔

زَأْرٌ ۔ چیخنا، چلانا (جیسے زَئِیْرٌ اور تَزْأَمٌ ہے۔ اکثر شیر کے آواز کرنے کو کہتے ہیں۔

مَرْزُبَانُ الزَّأْرَۃِ ۔ جھاڑی جنگل کا رئیس۔

زَأْرَۃٌ ۔ جھاڑی کو کہتے ہیں، جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں کیونکہ شیر اکثر ایسے ہی مقام پر رہتا ہے۔

اِنَّ الْجَارُوْدَ لَمَّا اَسْلَمَ وَثَبَ عَلَیْہِ الْحُطَمُ فَاَخَذَہٗ وَشَدَّہٗ وَجَعَلَہٗ فِی الزَّأْرَۃِ ۔ جارود جب مسلمان ہو گیا تو ظالم چرواہے نے اس پر حملہ کیا، اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی میں ڈال دیا۔

بابُ الزاء مع الباء

زَبٌّ ۔ بھرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بہت باتیں کرنے سے ہونٹوں کے کناروں پر تھوک آجانا۔

زَبِیْبٌ ۔ منقے۔

تَزَبُّبٌ ۔ سوکھ جانا۔

اِزْدِبَابٌ ۔ بھر جانا۔

زُبٌّ ۔ عضوِ تناسل۔

زَبَّاءُ ۔ ایک عورت کا لقب ہے، اور سخت آفت۔

زَبَّابٌ ۔ منقی فروش۔

یَجِیْئُ کَنْزُ اَحَدِھِمْ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ

تم میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) گنجے سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا۔ اس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت خوفناک سانپ ہوتا ہے)

وَزَبَّبَ شِدْقَاکَ ۔ تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا۔

شِدْقَانِ ۔ منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملتے ہیں۔

اَنَا اِذًا وَ اللّٰہِ مِثْلُ الَّتِیْ اُحِیْطَ بِھَا فَقِیْلَ زَبَابِ زَبَابِ حَتّٰی دَخَلَتْ جُحْرَھَا ثُمَّ احْتُفِرَ عَنْھَا فَاجْتُرَّ بِرِجْلِھَا فَذُبِحَتْ جب تو میں خدا کی قسم اس بجو کی طرح ہوؤں گا جس کو لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لئے) زباب زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا)۔

زَبَابٌ ۔ ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی۔ (شاید بجو اس کو کھاتا ہو گا، جیسے ٹڈی کو کھاتا ہے)۔

کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَۃٍ مُعْضِلَۃٍ قَالَ زَبَّاءُ ذَاتُ وَبَرٍ لَوْ سُئِلَ عَنْھَا اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَعْضَلَتْ بِھِمْ ۔ عامر شعبی جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا، تو وہ کہتے یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو زباء ذات وبرہ کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرت

کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا)۔

زَبَبٌ۔ بہت بال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں بال اور اون دونوں جمع ہیں۔)

یَسْمَعُ اَهْلُ النَّارِ وَقْدَهُمْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیْهِمْ زُبَّا مُّبْنًا۔ دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بطور الجھی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ ڈیلے اور نیچے کا جسم موٹا (جیسے استسقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔

زُبْنٌ۔ جمع ہے اَزْبَنَ کی، وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔

کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ۔ اس کا سر گویا ایک منقی ہے (سوکھا انگور) مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بے قوت اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر غلیفہ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہئے، اور سمع و اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہئے)

زَبْرُبٌ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

زَبْلٌ۔ مسکہ کھلانا، عطا کرنا، کھن کھلانا۔

اِزْبَادٌ۔ پھین اُٹھانا، جھاگ مارنا، غصہ ہونا۔

زُبَادٌ۔ ایک جانور ہے جس کی دُم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد پر سے نکالتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ ہم مشرکوں کا ہدیہ نہیں قبول کرتے (اہل عرب کہتے ہیں)

زَبَدَهٗ یَزْبِدُهٗ۔ (ضرب کسرہ با مضارعہ میں) اُس کو دیا اور دیتا ہے (لیکن یَزْبُدُهٗ کا بہ ضمہ با اس کے معنی مکھن ہیں۔ خطابی نے کہا، شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے، کیونکہ آپ نے مقوقس کا ہدیہ اور تبلیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے جیسے ہوئے بوقیر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومۃ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ مقوقس اور اکیدر اور نجاشی اہل کتاب تھے نہ کہ مشرک، آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تاکہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبول اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے، ہدیہ بھیجنے والے کی طرف دل مائل ہوتا ہے، اس کے لئے جذبات قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے ان امور کو پسند نہیں فرمایا)۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالْتَّیَّارِ۔ پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اُڑاتا) ہوا آیا۔

زَبَدٌ۔ پھین اور کف۔

نَهٰی عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِیْنَ۔ مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَبٰی اللّٰهُ زَبْدَ الْمُشْرِكِیْنَ وَطَعَامَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

Marfat.com

زُبَیۡدَۃٌ۔ ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے، جس نے مکہ کی نہر بنوائی۔

زُبۡدٌ۔ مکھن اور مسکہ۔

زُبۡدَۃٌ۔ عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبَدٌ ہے)

زَبۡرٌ۔ پتھر مارنا، لکھنا، جھڑکنا۔

تَزۡبِرَۃٌ۔ لکھنا۔

اِزۡبَارٌ۔ موٹا ہونا، بہادر ہونا۔

زِبۡرٌ۔ مکتوب (اس کی جمع زُبُورٌ ہے)۔

زَبُوۡرٌ۔ کتاب (اس کی جمع زُبُرٌ ہے)۔

وَعَدَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ۔ اور ان میں سے اُس کمزور کو گناہ جس میں عقل نہیں ہے (جو بُری بات سے اُس کو جھڑکے اور روکے)۔

فَزَبَرَهُ۔ اُس کو منع کیا جھڑکا۔

إِذَا رَدَدْتَ عَلَى السَّائِلِ ثَلَاثًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَزْبُرَهُ۔ جب تو مانگنے والے کو تین بار (نرمی سے) جواب دیدے (بھائی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چمٹ کر سلسلۂ طلب جاری رکھے تو (ایسی صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا، اگر تو اس کو جھڑک دے (یعنی سختی سے منع کرے)

كَيْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا أَقِطًا وَتَمْرًا أَوْ مُشْمَعِلًا صَقْرًا۔ تم نے زبیر کو کیا پنیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم وملائم اور بزدلا) یا باز کی طرح چالاک اور مستعد، تیزرو (یہ جملہ حضرت صفیہ زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِي مَرَضِهِ بِدَوَاةٍ وَمِزْبَرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے (اپنے مرض موت میں) دوات اور قلم منگوایا (اپنے بعد خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا)۔

كَانَ لَهُ جَارِيَةٌ سَلِيطَةٌ اسْمُهَا زَبْرَاءُ فَكَانَ إِذَا غَضِبَتْ قَالَ هَاجَتْ زَبْرَاءُ۔ احنف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبرار تھا، جب وہ غصہ کرتی تو احنف کہتے زبرار کو جوش آگیا (اصل میں زبرار احنف کی بدزبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا، زبرار کہنے لگے نہایہ میں ہے:

زَبْرَاءُ۔ تانیث ہے اَزْبَرُ کی، یہ زُبْرَۃٌ سے ماخوذ ہے اور "زُبرۃ" اُن بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

أُتِيَ بِأَسِيرٍ مُصَدَّرٍ أَزْبَرَ۔ (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور مونڈھا خوب بڑا تھا۔

إِنْ هِيَ هَرَّتْ وَازْبَأَرَّتْ فَلَيْسَ لَهَا۔ اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رُوئیں کھڑے ہوگئے تب اُس کو یہ نہیں ملے گا۔

زُبَیۡرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِیۡر ابن عبدالرحمن، بہ فتحہ زا اور کسرۂ با (وہ صحابی ہیں جن کی عورت نے اُن کے نامرد ہونے کی شکایت کی تھی)

زُبَیۡر بن عوام، عشرۂ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آں حضرت کے پھوپی زاد بھائی تھے۔)

زَبُوۡرٌ۔ ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤد ؑ پر اتری تھی)۔

فِيْ زَبُوۡرِ دَاوُدَ۔ داؤد ؑ کی کتاب میں (ایک روایت میں فِيْ زُبُرِ دَاوُدَ ہے، یعنی ان کی کتابوں میں)۔

اَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُوۡرٌ۔ جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتاب الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُنۡبُوۡرٌ۔ بھڑ جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالے نے اس کو مسخ کرکے زنبور بنا دیا کذا فی مجمع البحرین)۔

زِبۡرِجٌ۔ آراستگی، زینت، سونا، ہلکا ابر جس میں سُرخی ہو۔

Marfat.com

اس کی جمع زَبَارِجُ ہے۔

مُزَبْرَجٌ۔ مزین آراستہ

سَلِيتُ الدُّنْيَا فِي أَعْيُنِهِمْ وَمَا أَفْهَرُ بِزِبْرِجِهَا دنیا ان کی آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کو اس کی آرائش پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)

زُبْدٌ۔ مکھن سے بات کرنے والا۔

زَبْخٌ۔ خصہ کرنا، بد خلقی، سخت کلامی۔

لَتَا زَلَّهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ يَزْبَخُهُمْ معاویہ نے عمرو بن عاص کو مصر کی حکومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت سُست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)

زَبْيَةٌ۔ بگولا (یعنی وہ ہوا جو بطنِ ستون گرد و غبار کو اُبھار لے جاتی ہے)

أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔

زَلْقٌ۔ پھنسنا، قید کرنا، ملا دینا۔

اِنْزِبَاقٌ۔ داخل ہونا۔

زَابُوقَةٌ۔ گھر کا کونہ یا چور خانہ (حدیث میں جس زابوقہ کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگِ جمل ہوئی تھی)

لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ لِلْبَعِيدِ مِنَ الزَّنْبَقِ۔ جسم کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

كَانَ يَسْتَعِطُ بِالسَّلِيخَةِ وَالزَّنْبَقِ۔ ناک میں شلیخہ اور زنبق ڈالنے کے شلیخہ ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)۔

زَنْبَقٌ۔ (بکسر زائے مجہم) ایک مشہور دوا کا نام ہے۔

لِعِيَةٌ زَنِيقَةٌ۔ یا مَزْبُوقَةٌ۔ نوچی ہوئی ڈاڑھی اکھڑی ہوئی۔

زَبْلٌ۔ کھاد ڈالنا (جیسے تزبیل ہے)۔

زُبَالٌ۔ چوٹی یا مکھی (جو منہ میں اُٹھائے)۔

زُبَالَةٌ۔ گھر کا کوڑا کچرا، تھوڑا پانی۔

زُبْلٌ اور زُبْلَةٌ۔ گوبر لید وغیرہ۔

زَبِيلٌ۔ جھیلی۔

إِنَّ امْرَأَةً تَنَشَّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَجَسَّمَهَا فِي بَيْتِ الزَّبِيلِ ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور جھلا گیا، حضرت عمر نے اس کو کھا اور کوبر کی کھرمی میں قید کیا۔

نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَزْبَلَةِ۔ گھورے پر نماز پڑھنے سے آں حضرت نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا، کچرا، نجاست اور لیدی ڈالی جاتی ہو)۔

زَبِيلٌ۔ زنبیل۔

زُبَالَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں۔

زَبْنٌ۔ دھکیلنا، ہٹانا، پاؤں ارنا دوہ دوہنے کے وقت اور اس سیونے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا دیا گیا ہو، فروخت کرنا (جیسے مُزَابَنَةٌ ہے)

نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ۔ آں حضرت نے مزابنہ سے منع فرمایا (مزابنہ یہ ہے کہ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچا جائے۔ اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوٰا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل کھجوروں میں کمی بیشی ہو)۔

كَمَا لَتَابِ الْعُرْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا۔ جیسے بڑے بڑے کھیلوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں سے (دور کر) ہٹا دیتی ہے۔

وَرُبَّمَا زَبَنَتْ فَكَسَرَ أَلْفَ عَالِبِهَا۔ کبھی دودھ دینے والی کو لات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

نَاقَةٌ زَبُونٌ۔ وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کو لات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الزَّبِينِ۔ اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ یا پیشاب زور کر رہا ہو اور وہ روک رہا ہو۔

زَبَانِيَةٌ۔ پولیس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں کو

Marfat.com

اس میں ڈھکیل دیں گے۔

زَبُوْنٌ۔ خریدار، دھگڑ، آھنڑا۔

زَبْیٌ۔ اٹھانا، ہانک لے جانا۔

زَبْیَۃٌ۔ گھوڑا (اہل عرب کہتے ہیں

زَبَاہُ بِسَبِّہٖ۔ اُس پر بُرائی لگائی۔

زَابِیَان۔ دو مہریں ہیں فرات کے قریب۔

نَھٰی عَنْ مَزَابِنِ الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر نوحہ کرنے سے۔ مُردے کے اَوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (اہل عرب کہتے ہیں

مَازَبَنَ اِلٰی ھٰذَا۔ ان کو ادھر کس نے بُلایا (بعض نے کہا)

مَزَابِنِی۔ جمع ہے مزبانۃ کی یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ، مگر بعض بناؤ۔ بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَزَابِنِ الْقُبُوْرِ پڑھا ہے۔ یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔ نیشاپوری نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے۔ خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے، مرثیوں سے یہاں وہ مرثیے مُراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں، جیسے جاہلیت کا رواج تھا)۔

سُئِلَ عَنْ زُبْیَۃٍ اَصْبَحَ النَّاسُ سِدَاقَھُوْنَ فِیْھَا فَھَوِیَ فِیْھَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ وَتَعَلَّقَ الثَّانِیْ بِثَالِثٍ وَالثَّالِثُ بِرَابِعٍ فَوَقَعُوْا فِیْھَا فَعَدَّ ثُلُثَ الدِّیَۃِ فَمَاتُوْا فَقَالَ عَلِیٌّ رَابِعُ الدِّیَۃِ لِلْاَوَّلِ وَرُبُعُھَا وَلِلثَّانِیْ ثَلَاثَۃُ اَرْبَاعِھَا وَلِلثَّالِثِ نِصْفُھَا وَلِلرَّابِعِ جَمِیْعُ الدِّیَۃِ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صلعم بِذٰلِکَ فَاَجَازَ قَضَاءَہٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر کا شکار کرنے کے لئے کھودا گیا (جس کو "زُبْیَۃ" کہتے ہیں) اُوپر سے اس کو گھاس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں۔ شیر آکر اس میں گر جاتا ہے (بھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں)، لوگ اس گڑھے پر دیکھنے کے لئے، دھکّم دھکا کرنے لگے کہ دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں، ایک آدمی اس میں گرنے لگا اس نے دوسرے کو پکڑا، اُس نے تیسرے کو اُس نے چوتھے کو، آخر چاروں اُس میں گر پڑے۔ تب شیر نے ان کو پھاڑ ڈالا، وہ مر گئے۔ انھوں نے (یمنی حضرت علیؓ نے) فرمایا، گڑھا کھودنے والے پر دیت لازم ہوگی۔ پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور دوسرے کی تین رُبع، تیسرے کی آدھی، چوتھے کی سالم، اِس فیصلہ کی اطلاع آں حضرتؐ کو دی گئی۔ آپ نے حضرت علی کا فیصلہ بحال رکھا۔

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبٰی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا) بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی ٹیلوں تک پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہو اکہ ٹیلوں تک پہنچ گیا)۔

زُبْیَۃٌ۔ ٹیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے کہا) زُبٰی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے، کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لئے بلند مقامات پر کھود دیئے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے)۔

فَقُلْتُ لَہٗ کَیْلَہٗ اُزْبِیْہِ بِذٰلِکَ۔ میں نے ایک بات اس کو گھبرانے اور رنج دینے کے لئے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں:

اَزْبَبْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اُس چیز کو اُٹھا لیا۔

زَبِیْبَۃٌ۔ معنی وہی ہیں (عرب کو فی چیز اُٹھائی جاتی ہے تو اپنی جگہ سے سرکانی اور ہلائی جاتی ہے، ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے، تڑپ اُٹھتا اور اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔)

باب الزاء مع الجیم

زَجٌّ۔ زدوکوب کرنا، پھینک کر مارنا اور زُجّ سے کو پھینکنا۔

زُجٌّ۔ وہ لوہا جو برچھے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں، کچھنی کا کنارہ، تیر کی پیکان۔

زُجَاجَۃٌ۔ آئینہ۔

Marfat.com

اَزَجُّ الْحَاجِبِ۔ اس حضرت کی ابرو لمبی اور خمیدہ تھیں، (کمان کی طرح یہ زَجٌ سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں)۔

زَجَّاجٌ۔ آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا)۔

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا۔ (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے ہزار اشرفیاں قرض لیں، لیکن وعدے پر قرض دینے والے تک نہ پہنچ سکا۔ بالآخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھودا، اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اُس میں رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کرکے برابر کر دیا۔ (یہ مَزَجِّجِیْ حَوَاجِبِ سے نکلا ہے۔ یعنی ابروؤں کو برابر کرنا، بڑے اور اُگے ہوئے بال کتر ڈالنا۔ بعض نے کہا یہ زُجٌ سے ماخوذ ہے اور مطلب یہ ہے کہ لکڑی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال کر اس کو بند کر دیا)۔

فَاَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًّا اَخْضَرَ۔ (رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر گئی (یعنی جیسے زُجٌ سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے۔ اسی طرح مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح لفظ جَأْزًا ہے اس کو اُلٹ کر زَأْجًا کر دیا۔ یہ جُئْزُبَانِ الشَّاءِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پینے کی حالت میں اس کو بھیڑ لگ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشستوں کے لئے نہ بن سکا۔ ابو موسیٰ نے کہا احتمال ہے کہ زَاجًّا ہو۔ یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی۔)

زُجِّ بِهَا وَجِّ۔ بخیر میں ایک مقام ہے وہاں آنحضرتؐ نے ضحاک بن سفیان کو دعوت اسلام کے لئے بھیجا تھا۔

زُجٌّ۔ ایک پانی کا بھی نام ہے جو آنحضرتؐ نے قطع کے طور پر خالد بن خالد کو دیا تھا۔

عَصَا عَلَيْهِ زُجٌّ۔ لکڑی اُس پر لوہے کی انی لگی تھی۔ (یعنی بھالا یا کمان)

لَا تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ۔ آئینہ پر نماز مت پڑھ (کیونکہ اُس سے خشوع میں خلل ہوتا ہے۔ اسی طرح آئینہ سامنے رکھ کر بھی نماز پڑھنا بہتر نہ ہوگا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ آئینہ نمک اور ریتی سے بنایا جاتا ہے اور نمک کھانے کی چیز ہے)۔

صَلِّ فِي جَمَاعَةٍ وَّلَوْ عَلَى رَأْسِ زُجٍّ۔ جماعت سے نماز پڑھ گو برچھے کی انی پر ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز با جماعت پڑھنا لازم کرلے)۔

فَاِنْ جَاءَ بِهَا تَمَامَةً وَّاِلَّا زُجَّ فِي النَّارِ۔ (عجب قیامت کا دن ہوگا نہ بندہ بلایا جائے گا اس سے نماز کی پرسش ہوگی) اگر اس کو پوری طرح دشرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کیا ہے تو خیر ورنہ وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا (یہ مجاز ہے)۔

زَجْرٌ۔ منع کرنا، جھڑکنا، ہٹانا، پھینک دینا، پرندے سے نیک یا بد فال لینا، پیشین گوئی کرنا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ زَاجِرٌ۔ جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن تمام کیا، وہ اونٹوں کو بھگانے والا ہے (صحیح زَاجِرٌ جس کا بیان پر گزر چکا ہے)۔

فَسَمِعَ وَسَادَهُ زَجْرًا۔ اپنے پیچھے پیچ پکار کی آواز سنی (اونٹوں کے چلانے کی)۔

كَاَنَّهُ زَجْرٌ۔ جیسے آپ نے غزل کرنے سے منع فرمایا۔ (حدیث میں جہاں زَجْرٌ کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد منع کرنا ہی ہے) كَانَ مُشْرِفًا زَاجِرًا شَاعِرًا۔ قاضی شریح (پہلے) پرندوں سے فال لیا کرتے تھے (ان کو ایک ڈھیلا رائے گرد و داہنے طرف اڑتا تو نیک فال لیتے، اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھتے، بد فالی خیال کرتے) شاعر تھے۔

ثُمَّ زَجَرَ فَاَشْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا۔ پھر اونٹنی کو ڈانٹا اُس تیز چلایا، یہاں تک کہ آبادی کو پیچھے کر دیا (یعنی بستی کے باہر نکل گئے)۔

اُزْجُرِ الشَّيْطَانَ عَنْكَ۔ شیطان کو اپنے سے دُور کر۔ (اُس کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے)۔

Marfat.com

یَزْدَجُرْد۔ ایران کا بادشاہ تھا، اس کی تینوں بیٹیاں مسلمان قید کر کے لائے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک بیٹی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دی گئی، اس سے سالم پیدا ہوئے، دوسری محمد بن ابی بکرؓ کو اُس سے قاسم پیدا ہوئے۔ تیسری امام حسینؓ کو، اس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے۔ تینوں آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔)

زَجَلٌ۔ چہکنا، دھکیلنا، کونچنا، ہنہانا۔

زَجَلٌ۔ خوشی سے گانا، آواز بلند کرنا، کھیلنا۔

حَمَامُ الزَّاجِلِ۔ پینہار کبوتر۔

زَجَّالٌ۔ "الزاجل" کا مبالغہ ہے۔

اَخَذَ الْحَرْبَةَ لِاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ فَزَجَلَهٗ بِهَا۔ آنحضرتؐ نے برچھا لے کر اُبی خلف پر مارا (اس کو قتل کر دیا)

فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَّلَنِيْ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو دھکیل دیا۔

لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيْحِ۔ فرشتے بہت بلند آواز سے تسبیح پڑھ رہے تھے۔

سَحَابٌ زَجِلٌ۔ گرجنے والا ابر۔

زَجَنْجَلٌ۔ سونٹھ۔

مِزْجَلٌ۔ چھوٹا برچھا۔

مِزْجَالٌ۔ ترکی لکڑی اس کو بھال پر لگانے سے پہلے۔

زَجْوٌ۔ چلانا، ہلکے سے ہنکانا، آسان ہونا، درست ہونا جیسے زُجُوٌ اور زَجَاءٌ ہے۔

تَزْجِيَةٌ۔ نرمی کے ساتھ دفع کرنا۔

اِزْجَاءٌ۔ چلانا، ہانکنا۔

كَانَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ۔ سفر میں لوگوں کے پیچھے رہ جاتے اور ناتواں و کمزور کو چلاتے (یا کر قافلے میں مل جائے)

مَازَالَتْ تُزْجِيْنِيْ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ وہ مجھ کو برابر چلاتی اور سہارا دیتی رہی، یہاں تک کہ میں اُس پر داخل ہو

فَاَعْيَانِيْ فَجَعَلْتُ اُزْجِيْهِ۔ میرا پانی لانے کا اونٹ ماندہ ہو گیا میں اُس کو ہانکنے لگا۔

لَا تَزْجُوْ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَءُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی ناقص ہے اور درست نہیں۔ اسی وجہ سے سورۂ فاتحہ کا ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لئے، اگرچہ جنازہ کی نماز ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَجَيْتُهٗ فَزَجَا۔ میں نے اُس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْجٍ یا مُزْجَاةٌ۔ تھوڑی چیز یا خراب کھوٹی۔

لَوْ اَنَّ سَفِيْنَةَ اُزْجِيَتْ۔ اگر ایک کشتی چلائی جائے (اُس کو گھسیٹیں)۔

فَتًى مُزْجًى۔ ضعیف و ناتوان جوان۔

عَطَاءٌ قَلِيْلٌ تَزْجُوْ خَيْرُهٗ مِنْ كَثِيْرٍ لَا تَزْجُوْ۔ تھوڑی بخشش جو چل جائے، اُس بہت بخشش سے بہتر ہے جو نہ ملے۔

بابُ الزاء مع الحاء

زَحٌّ۔ ہٹانا، ڈھکیلنا، جلدی سے کھینچ لینا۔

زَحِلٌ یا زُحَارٌ۔ ہیبش ہونا۔

زَحَوَانٌ۔ بخیل (جیسے زُحُوْحٌ ہے)

اِذَا اُزْحِرَ۔ جب اس کو ہیبش ہو۔

زَحْزَحَةٌ۔ دُور کرنا، ہٹانا۔

مَتَزَحْزَحٌ۔ ہٹ جانا، سرک جانا۔

زَحْزَحٌ۔ دُور۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دُور کر دے گا۔

تَزَحْزَحْتَ وَ تَرَحْزَحْتَ فَكَيْفَ رَاَيْتَ اللّٰهَ

Marfat.com

تھے۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل سے لوٹ کر سلیمان بن مرد سے کہا، تم ہٹ گئے دور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے، دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا۔

كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِنْ خَرَجَ (راوی حسنؒ) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو سورج نکلنے تک کسی سے بات نہ کرتے۔ گو لوگ ان کو دیکھ کر سر کھائے اور بات کرنے پر مجبور کرتے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زَحْزَحَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں دوری کر دے۔

فَزَحْزَحَ لَهُ۔ اس کے لئے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)

زَحْزَحَ نَفْسَهُ۔ اپنے آپ کو ہٹایا۔

زَحَفَ یا زُحُوفٌ یا زَحْفَانٌ۔ گھسٹنا، چوتڑ کے بل چلنا، تھک جانا (جیسے اِزْحَافٌ ہے)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرًّا مِنَ الزَّحْفِ۔ یا اللہ اس کو بخش دے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو۔

زَحْفٌ اور زَحْفٌ۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَحَفَ الْقَهْرَى۔ گھسٹنے لگا، سرین کے بل سرکنے لگا۔

إِنَّ نَاقَتِي زَحَفَتْ۔ اس کی اونٹنی خستہ ہوگئی، تھک گئی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

أَزْحَفَ الْبَعِيرُ فَهُوَ مُزْحِفٌ۔ جب تھک کر اونٹ لڑک جائے (اور)

أَزْحَفَ الرَّجُلُ۔ جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور ماندہ ہو جائے (خلیلی نے کہا صحیح اس طرح ہے

إِنَّ نَاقَتَهُ أُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بہ صیغہ مجہول (اہل عرب کہتے ہیں)

زَحَفَ الْبَعِيرُ۔ اونٹ تھک گیا (اور)

أَزْحَفَهُ السَّفَرُ سفر نے اس کو تھکا ڈالا (اور)

زَحَفَ الرَّجُلُ۔ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا۔

يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ۔ اپنی سرین کے بل گھسٹتے ہوئے چل رہے ہوں گے۔

مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ جو شخص یوں کہے، میں اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتا ہوں، جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا۔ میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگ آیا ہو (جب کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں، تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے۔ البتہ اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا۔ لیکن لڑنا اور مقابلہ پر جمے رہنا افضل ہے)۔

أَنْهَاكُمْ عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔ میں تم کو کافروں کے مقابلہ میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں۔

صَلٰوةُ الزَّحْفِ۔ لڑائی کی نماز۔

زَحَلَ زُحُولٌ۔ سرک جانا، دور ہو جانا۔

تَزْحِيلٌ اور إِزْحَالٌ۔ دور کرنا۔

تَزَحْلُلٌ۔ ہٹ جانا۔

زُحَلٌ۔ ایک ستارہ ہے سات ستاروں میں سے (چونکہ وہ زمین سے بہت دور ہے اس لئے اس کا نام زحل رکھا گیا)

فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَدُقُّهَا وَيُزَحْلِلُهَا وَسَاقَهَا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے سے دو

Marfat.com

زار تا تھا) اور بتا تا تھا (ایک روایت میں یَرْحَلُنَا ہے ہم مہمہ سے۔ یعنی ڈھکیلتا تھا، تیرا رتا تھا) (ایک روایت میں یَتَهَادَى ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا جگاتا تھا۔ یعنی عقب سے حملہ کرکے)

فَلَمَّا أَصْبَحْتُ الْغَدَاةَ وَحَلَ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ آئے اُن سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو موسیٰ رضؓ پیچھے ہٹ گئے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضؓ کو آگے کر دیا۔ اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہو سکتا جو بدر کے غزوہ میں آں حضرت صلعم کے ساتھ شریک تھا۔)

فَلَمَّا رَأَوْا وَحَلَ لَهُ۔ جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسینؓ کے پہلو میں بیٹھے تھے)۔

إِرْحَلْ عَنِّي فَقَدْ تَرَّحْتَنِي۔ (سعید بن مسیبؒ نے قتادہؒ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکو، تم نے مجھ کو بالکل سنج ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ جیسے کنوئیں کا پانی کوئی کھینچ ڈالے، ایک قطرہ نہ رہے)۔

رَحْمٌ بِإِزْمَامٍ۔ تنگ کرنا، نگلی میں ڈال دینا۔

مُنْ حَمَّةٌ۔ تنگ کرنا، روکنا۔

إِزْحَامٌ۔ ہجوم کرنا، تنگ ہونا۔

زَحْمَةٌ۔ بمعنی زحام۔

أَبُوْ مُزَاحِمٍ۔ اسحٰقؒ یا وہ بیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں، ایک ترک کا نام تھا۔ جس سے پہلے پہل حربوں سے جنگ کی۔

كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ۔ حجر اسود اور رکن یمانی پر لوگوں کے ہجوم میں جاتے (رکنے گھسکر)۔

رَحْمَتُهُ رَحْمًا۔ میں نے اُس کو ڈھکیل دیا، تنگ جگہ میں بھنا دیا۔

باب الزاء مع الخاء

زَحْ۔ جماع کرنا، خصہ ہونا، کودنا، پھیلنا، چلنا، اگر انا، بچنا

زور سے گرنا۔

زَحْمَةٌ۔ عورت، غصہ، حسد۔

مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زَحَّ بِهِ فِي النَّارِ۔ میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اس میں سوار نہیں ہوا) وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا۔ ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر اَور غیر کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب ہوگا۔ اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لئے کہ ان کی محبت آں حضرتؐ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپؐ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے۔ یا اللہ کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے ظلموں میں حشر کر)

إِتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْهُ الْقُرْآنُ يَزْحَرْ فِي قَفَاهُ۔ قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا (اس کو گردن دے کر دوزخ میں) ڈھکیل دے گا۔

فَزَحْزَحَ فِي أَقْفَائِنَا۔ ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا۔ (یعنی معاویہؓ کے پاس سے۔ یہ ابو بکر صحابیؓ نے کہا تھا)

لَا تَأْخُذُ مِنْ رَحَّةِ الرَّحَّةِ وَالنَّقَّةِ شَيْئًا يَرِي۔ کے بچوں اور کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے بیل یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی بچے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور اگر بڑے جانوروں کے ساتھ بچے بھی ہوں تو گنتی میں شمار کر لئے جائیں گے، اور زکوٰۃ میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ۔ بعض نے کہا حضرت علیؓ کے مسلک میں بچوں کو گنتی میں بھی شریک نہیں کرتے)۔

أَفْلَحَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مِزْحَمَةٌ يَزْحَمُهَا قِيَامًا

Marfat.com

الفَخْذَةَ۔ وہ شخص مراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس
سے جماع کرے۔ پھر جماع کر کے (مزے سے) سو جائے (محیط
میں اِس شعر کو اِس طرح ذکر کیا ہے)،
طُوبٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ مَزْخَۃٌ۔ معنی وہی ہیں مَزْخَۃٌ
بہ فتحہ میم اور کسرہ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو۔
یُزَخُّ فِی قَفَاہُ حَتّٰی یُقْذَفَ بِہٖ فِی نَارِ جَهَنَّمَ
اس کو گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔
وَیُزَخُّ زَخِیْخًا۔ (اگر حضرت علی رض کا دشمن فرات پر
آئے) اُس کا پانی دونوں کناروں تک آگیا ہو اور زور سے
اُچھلا جا رہا ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پیے پھر الحمد للہ کہے
جب بھی وہ پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون
یا سُور)۔

زَخَرَ۔ جوش مارنا، موج مارنا، بلند ہونا، لمبا ہونا، فخر کرنا
بھر دینا، خوش کرنا، اُڑا دینا، موٹا کرنا، آراستہ کرنا۔
مُزَاخَرَۃٌ۔ بہ معنی مفاخرہ۔
تَزَخُّرٌ۔ جوش مارنا۔
فُلَانٌ زَخُورٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ زَاہِرٌ۔ وہ ایک
دریا ہے موج مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا۔
فَزَخَرَ الْبَحْرُ۔ سمندر موج مارنے لگا۔
زَخَّارٌ۔ کثرت امواج کے لئے بطور مبالغہ استعمال
ہوتا ہے۔

زَخْرَفَۃٌ۔ آراستہ کرنا، زینت دینا، خوبصورت کرنا، پورا
کرنا، سونے کا ملمع کرنا۔
زُخْرُفٌ۔ سونا (طلاء) زینت۔
زُخْرُفُ الْکَلَامِ۔ وہ باتیں جو بظاہر چرب اور عمدہ
ہوں لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط۔ جیسے الف لیلہ اور قصہ
امیر حمزہ، بوستان خیال اور فسانہ آزاد وغیرہ۔
لَمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَۃَ حَتّٰی اَمَرَ بِالزُّخْرُفِ
فَنُحِّیَ۔ آں حضرت صلعم کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے
کہ آپ کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی
سے بنائے گئے تھے میٹ نہ دیئے گئے۔
نَهٰی اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ۔ مسجدوں کو سونا چڑھا کر
آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے
نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں
خلل ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے۔ افسوس کہ اس حدیث کے
خلاف مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا
شروع کر دیا ہے۔ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں بھی دیواروں پر
سونے کا پانی پھرا ہوا ہے۔ حالانکہ آں حضرت نے اِس کی وجہ سے
کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اُس کو مٹا نہ دیا۔ اصل یہ ہے
کہ مسجد کو جھاڑ پونچھ کر صاف سادہ رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ضرورت
کے موافق اُس میں روشنی کرنا چاہئے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو
باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش و نگار کرنا یا سونے کے
پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب منع ہے کیونکہ اسراف میں
داخل ہے۔ جو روپیہ اِس واہیات میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ
سے آدمی کو ثواب تو کجا اور گناہ ہوتا ہے وہ روپیہ غریبوں اور محتاجوں
کی پرورش اور دوسرے مفید کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)
لَتُزَخْرِفُنَّهَا کَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔ تم
بھی مسجدوں کو اس طرح آراستہ کرو گے، جیسے یہود اور نصاریٰ
اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (یہ آں حضرت نے پیشین
گوئی فرمائی جو سچ ہوئی۔ مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا خیال
چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب و زینت کو مایۂ افتخار سمجھنے لگے)
لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اس کے لئے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے
وہ آراستہ کر دے۔
فَلَنْ تَأْتِیَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابٌ
زُخْرُفٌ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهٗ۔ (آنحضرت نے جب عیاش بن ابی
ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے
پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھسپھسی (بے وزن

Marfat.com

اور سلی، ہو جائے گی (اُن کی کوئی دلیل نہیں چلنے کی) اور طمع کی ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب بنائیں گے، پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے گی (اُن کا مکر اور فریب کھل جائے گا)۔

اَحْسَنُ حَدِیْثٍ لَا یُوَافِقُ کِتَابَ اللّٰہِ فَھُوَ زُخْرُفٌ جو بات اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو وہ قبیح ہے ظاہر میں اچھی اندر دنی طور پر خراب اور بے حقیقت۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات ہوگی اس کا کہنے والا کتنا ہی بڑا شخص ہو وہ لغو اور واہی گو شمرے ہے)

اِنَّ الْجِنَانَ لَتَزْخَرِفُ۔ بہشت کے باغ آراستہ کئے جاتے ہیں۔

زُخْرُبٌ۔ موٹا، زور آور، پُرگوشت۔

وَاِنْ تَعْزُہُ حَتّٰی یَصِیْرَ ابْنُ فَاضِرٍ اَوْ ابْنُ بَوْلٍ زُخْرُبًا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَکُفَّ اِنَاثَکَ وَتُوَلِّیَہَا تَاکَفَّا اگر اس بچہ کو چھوڑے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا تازہ پُرگوشت ہو جائے تو یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے دودھ کا برتن آندھا کر دے (اس کی ماں کا دودھ بچہ کے غم میں سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو دیکھنے سے دیوانی ہو جائے)۔

زُخْمٌ۔ ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب۔

بابُ الزاء مع الراء

زَرْبٌ بکریوں کا کٹھرہ بنانا، بکریوں کو کٹھرے میں گھسیڑنا، بہنا۔

تَزْرِیْبٌ۔ شرارت اور سرکشی کرنا۔

فَاَخَذَ وَاُرَیْبَۃَ اُمِّیْ فَاَمَرَ بِھَا فَرُدَّتْ۔ انھوں نے میری ماں کی چادر چھین لی۔ پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی (بعض نے کہا زُرَیْبَۃَ یا زُرَیْبَۃَ حمدہ رنگ برنگ کا بستر یا وہ بستر جس کے حاشیہ پر سرا ہو۔ اس کی جمع زَرَائِبُ ہے)۔

وَیْلُ لِلزُّرَیْبَۃِ قِیْلَ وَمَا الزُّرَیْبَۃُ قَالَ اَلَّذِیْنَ یَدُخُلُوْنَ عَلَی الْاُمَرَاءِ فَاِذَا قَالُوْا اَسَاءُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا قَالُوْا اَصَابُوْا۔ زُرَیْبہ کی خرابی ہے۔ لوگوں نے پوچھا زُرَیْبہ کون لوگ ہیں۔ کہا وہ لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں) کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بُری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے ہیں "بہت درست، سچ فرمایا۔ ہاں ہاں" ملانے والے خوشامدی۔ خدا کی مار ان پر، ان ہی لوگوں نے تو ہمارے مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا، ان کو کہیں کا نہ رکھا نہ دین کا نہ دُنیا کا۔ مسلمانی کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں، خواہ اس کا کہنے والا کوئی ہو) مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی بجز نواب سرور قار الامرا مرحوم کے جو حیدر آباد دکن کی وزارت عظمیٰ پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور ننگ و درد کے محض تقدیرات ایزدی سے حاصل ہوئی جب میں پہلی بار ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ایک کرسی پہلو فگن ہیں اور ان کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ تجویز گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھکر میں نواب صاحب کی باتیں سُنتا رہا۔ جہاں نواب صاحب کے مُنہ سے کوئی بات نکلی، بس ان مصاحبوں نے بیجا اور درست پیر و مرشد کی آواز بلند کی۔ یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یا اللہ! ان خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ۔ کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات اتنے کے مقابل ہے معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا ہو گا تو اللہ اور رسول ؐ کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی۔ آں حضرت ؐ فرماتے ہیں۔ ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ

Marfat.com

ہے کہ کسی نواب یا امیر یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تمام سلطنتیں مشروطہ یعنی پارلیمنٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ سلامت شاہِ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھا دیے گئے ہیں، وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اسلام ایسی ہی خلافت اور حکومت سے شروع ہوا تھا۔ ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور مشورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا)۔

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ۔ وہ کٹہرے اور آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں ہے)۔

مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَی الْمَزَابِلِ خَیْرٌ مِّنْ مُّحَادَثَةِ الْجَاهِلِ عَلَی الزَّرَابِیِّ۔ عالم سے گھورے کچرے پر باتیں کرنا بہتر ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے۔

زُرْبِیٌّ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

زَرْدٌ۔ گلا گھونٹنا، زرہ بنانا، نگل جانا۔

زَرَدٌ۔ زرہ۔

زَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا۔

زَرَدِیَّةٌ۔ زرہ

اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَهٗ۔ اپنا تھوک نگل جائے۔

اِزْدِرَادٌ۔ نگل جانا۔

زَرٌّ۔ گھنڈیاں باندھنا، جمع کرنا، ہانک دینا، کاٹنا، نوچنا، کونچنا، روشن ہونا، عقل بڑھنا۔

اِزْرَارٌ۔ گھنڈیاں لگانا۔

زِرٌّ۔ گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح۔

(ایک روایت میں رِزُّ الْحَجَلَةِ بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ آیا ہے۔ یعنی چکور کے انڈے کی طرح۔ نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی

کہ آں حضرتؐ کی مہر نبوت دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک لال بتوڑی (رسولی) کی طرح تھی۔ کبوتر کے انڈے کے برابر)۔

یَزُرُّهٗ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔ اس کے دونوں کناروں کو ٹانک دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی۔

اَقْبِیَةٌ مُّزَرَّرَةٌ۔ گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک روایت میں مُزَرَّدَةٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرْدٌ سے ہے بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا)۔

کَانَ لَهٗ اَزْرَارٌ فِیْ کُمَّیْهَا۔ اس کی آستین میں بھی گھنڈیاں تھیں۔ (وہ اپنا ہاتھ بھی کھلا جانا پسند نہ کرتی تھیں اس قدر ستر کا خیال تھا)۔

نَعَمْ وَازْرُرْهُ۔ ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی لگا لے (تاکہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)۔

وَاِنَّهٗ لَعَالِمُ الْاَرْضِ وَزِرُّهَا الَّذِیْ تَسْکُنُ اِلَیْهِ۔ حضرت علیؓ زمین کے عالم تھے اور اس کے دل کی ہڈی جس سے وہ قائم رہتی تھی۔

زِرٌّ۔ بکسرۂ زا ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے ٹھہرا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ زمین ان کے علم و فضل کی وجہ سے برقرار تھی۔ یہ حضرت ابو ذر غفاریؓ یا حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت علیؓ کی تعریف میں کہا سبحان اللہ حضرت علیؓ سپاہ گری اور بہادری میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم و فضل میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)۔

مَا فَعَلَتِ امْرَاَتُهُ الَّتِیْ کَانَتْ تُزَارُّهٗ وَتُمَارُّهٗ اس کی عورت کہاں گئی جو اس کو کاٹتی اور بل دیتی تھی (یعنی اس پر قابو یافتہ تھی) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:-

حِمَارٌ مِّزَرٌّ۔ گدھا بڑا کاٹنے والا۔

زِرْزِمٌ۔ ذہین، ذکی۔

زَرْعٌ۔ کھیتی کرنا، ہل چلانا، بڑھانا۔

تَزْدَرِعٌ۔ ظاہر ہونا۔

اِزْرَاعٌ۔ کھیتی لمبی ہونا۔

Marfat.com

تَزَرَّعَ" جلدی کرنا۔
اِزْدَرَّاعٌ" کھیتی کرنا۔
زَرَّاعٌ" یا مُزَارِعٌ" کاشتکار، کسان، دہقان۔
زِرَاعَةٌ" کھیتی کرنا۔
زَرَّاعَةٌ" وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَزَارِعُ" جہاں نمک پیدا ہو)
زَرَّاعَاتٌ" وزَرَّاعَةٌ" کی جمع ہے۔
اِزْدَرَعُوْهَا اَوْ اَزْرَعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا۔ زمین میں (تو خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دو وہ کھیتی کرے (اس سے کچھ مت لو) یا خالی رہنے دو۔
مُزَارَعَةٌ" یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی کے لئے دے اس شرط کو منظور کرا کے کہ آدھی پیداوار میں یا تہائی یا چوتھائی پیداوار میں لوں گا۔ باقی تم لے لینا۔ اس قسم کا معاملہ اگر دختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں۔
اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرِعٌ۔ اکثر مدینہ سارے مدینہ والوں میں زیادہ کھیت رکھنے والے۔
لِيَزْدَرِعْهَا اَخَاهُ۔ اپنے بھائی (مسلمان کو) یا عوض کھیتی کے لئے دے۔
اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ۔ یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا ہو)۔
مَرَّ عَلٰى زَرْعٍ اَعَدَّ بِصَلٍ۔ پیاز کے کھیت پر گزرے۔
هُمُ الزَّارِعُوْنَ كُنُوْزَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ۔ کاشتکار لوگ اللہ کے خزانے اس کی زمین میں بوتے ہیں۔
مَا فِي الْاَعْمَالِ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ۔ کھیتی سے بڑھ کر دنیا کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام پسند نہیں ہے۔
مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا زَرَّاعًا اِلَّا اِدْرِيْسَ فَاِنَّهٗ كَانَ خَيَّاطًا۔ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا بجز حضرت ادریس کے کہ وہ درزی تھے دوسری روایتوں میں ہے۔ حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے، حضرت داؤدؑ لوہار تھے۔ غرض ان حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور غلامی کرنے میں عزت سمجھے
مَا مِنْ رَجُلٍ يَزْدَرِعُ زَرْعًا اَوْ يَغْرِسُ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ بَهِيْمَةٌ اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔ جو آدمی کھیت بوئے یا درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو بونے والے اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔
مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ۔ جو کوئی دوسرے کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے۔
مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتٍ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْدَرِعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔ مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو۔ (یعنی مزارعت، اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)
زَرْفٌ۔ بڑھنا، آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا، اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)۔
زَرَافَةٌ یا زُرَافَةٌ یا زُرَافَاةٌ۔ ایک جانور کے اُس کے پیر چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ سرانوٹ کی شکل اور سینگ بیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔
اِيَّايَ وَهٰذِهِ الزَّرَافَاتِ۔ میں ان مجمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زَرَافَةٌ کی، بہ معنی جماعت (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں، اس کے تشدد سے بچنے کے لئے کوئی راہ نہ سوچ سکیں)۔
كَانَ الْكَلْبِيُّ يُزَرْفِنُ فِي الْحَدِيْثِ (محمد بن سائب کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا۔ (اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ ابن عباسؓ سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کی ہیں)۔

Marfat.com

زَرْقٌ۔ بیٹ کرنا (پرند کا ہگنا)۔ (جیسے زَرَقَ نے برچھ مارا۔ بچھو ڈالنا۔

زَرْقٌ۔ اندھا ہونا۔

اِنْزِمَاقٌ۔ چت لیٹنا۔

زُمَّقٌ۔ ایک شکاری پرندہ یا سفید باز۔

زَمَاقٌ۔ نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے)۔

زَمْقَاءُ۔ آسمان (جیسے غَبْرَاءُ زمین۔

اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے، نیلگوں آنکھوں والے (اہلِ عرب نیلی آنکھوں کو بہت بڑا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی فارسی کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں)۔

مِزْمَاقٌ۔ چھوٹا برچھا (حربہ)

اَزَارِقَةٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ، نافع بن الازرق کے پیرو۔

زَوْرَقٌ۔ کشتی۔

زَرْقَاءُ الْعَيْنِ۔ نیلی آنکھوں والی عورت۔

زَرْقَاءُ الْيَمَامَةِ۔ ایک عورت (حذام) کا لقب تھا

زُمَّارٌ۔ کاٹنا، جننا۔

زَرَمَ۔ کٹنا، رُک جانا۔

اَزْرَمُ۔ بخیل۔

بَالَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَخَذَ مِنْ تَحْتِهٖ فَقَالَ لَا تُزْرِمُوا ابْنِيْ۔ حضرت امام حسنؓ نے آں حضرت پر پیشاب کر دیا، لوگوں نے (جلدی سے) اُن کو آپؐ کی گود میں سے لیا تو آپؐ نے فرمایا، میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَرَمَ الدَّمُ وَالْبَوْلُ۔ آنسو رُک گئے، پیشاب رُک گیا

اَزْرَمْتُهٗ۔ میں نے اس کو روک دیا، بند کر دیا، اس کا سلسلہ کاٹ دیا۔

بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرِمُوْهُ۔ ایک گنوارنے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اُس کو ہٹانے کے لئے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی، وہ مُوتتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اُس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا اِس حدیث سے یہ نکلا کہ پانی بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا تو اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اُس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو (قطعاً نجس ہے)۔

زُرْ غِبًّا۔ ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے اِنَّ مُوْسٰى لَمَّا اَتٰى فِرْعَوْنَ وَعَلَيْهِ زُرْ مَا نِقَةٌ۔ یعنی حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے بالوں کا جُبّہ پہنے ہوئے، یہ لفظ عبرانی ہے یا آرامی کا اصل میں وہ اشتر بانہ تھا۔ یعنی اونٹ والے کا سامان۔

زَرْنَبٌ۔ ایک قسم کی خوشبو یا خوشبودار بوٹی۔ بعض نے کہا زعفران۔

اَلْمَسُّ مَسُّ اَذْنَبَ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبَ۔ میرے خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح ملائم اور لطیف ہے اور اس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زنبق کی

زَرْنَقَةٌ۔ جھاگل کو منہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا۔ زرنوق کنوئیں پر لگا کر اس سے پانی سینچنا، پہنانا۔

زَرْنُوْقٌ۔ پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے۔ کنوئیں کے منہ پر دونوں جانب دو لکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں، ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چرخ لگاتے ہیں۔ وہ گھومتا جاتا ہے تو کنوئیں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا اَدَعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزَرْنَقْتُ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں تو حج چھوڑنے والا نہیں اگرچہ یہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں وَكَوْ اَنْ اَتَزَرْنَقَ۔ ہے۔ بعض نے کہا یہ زَرْنَقَةٌ سے نکلا ہے)۔

زَرْنَقَةٌ۔ کہتے ہیں بیع عینہ کو (بیع عینہ یہ ہے کہ ایک

Marfat.com

شخص کو روپیہ کی ضرورت ہو اور بلا سُود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز میں کی مالیت سو روپے ہے کم ہے سو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ہے۔ پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ اور دوسرے کسی شخص کے ہاتھ فقد قیمت پر سو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ اس صورت کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے، کیونکہ اس طریقہ کی سُود خوروں نے ایجاد کی ہے اور بعض صحابہ نے اس کو جائز بھی رکھا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جواز کا فتوے دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرض حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ سُود کی حرمت حکم الٰہی برخلاف قیاس ہوئی ہے اور آں حضرتؐ سے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لئے جو موجبِ اتفاقِ شارع سے سُود ہے اسی کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہئے۔ وہ دو سُود ہیں۔ ایک تو چاندی سونا، نمک، گیہوں، جَو اور کھجور۔ ان چھ چیزوں کو جب اسی جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سُود ہے یعنی چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل، گیہوں کو گیہوں کے بدل فروخت کریں۔ اگر وضع مختلف ہو، جیسے چاندی کے سونے کے بدل یا گیہوں کو جَو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سُود نہ ہوگی اسی طرح ان چھ چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیع اور سنڑا میں گو جنس ایک ہی ہو زیادتی اور کمی سُود نہ ہوگی۔ دوسرا سُود یہ ہے کہ کسی کو روپیہ قرض دے اور بتلا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے، مثلاً ہر جیسے ایک روپیہ یا دو روپے فیصدی اصل سے زیادہ لینا ٹھہرائے، یہی اصل سُود ہے جو جاہلیت میں مروج تھا اور آں حضرتؐ نے فتح مکہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سُود میں باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا جو سُود ہے سو وہ بالکل اڑا دیا گیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے بسند صحیح مروی ہے کہ جاہلیت میں سُود یہ تھا کہ ایک کا قرض دوسرے پر میعادی ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض دار سے کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سُود دیتے ہو، اگر سُود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا۔ ان دونوں سُودوں کی حُرمت نفسِ قطعی اور اجماعِ صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سُود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ اجماعی اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے۔ البتہ بعض تمہارے بلا دلیل کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بیشک سے سُود لینا۔ لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نصوصِ حُرمت عام ہیں۔ واللہ اعلم

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الرَّزْقَةَ۔ حضرت عائشہ رضہ بیع عینہ کرتی تھیں۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالرَّزْقَةِ عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا بیع عینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اَلْحُبُّ يُتَمَسَّى فِي الزُّرْقِ وَقِيْلَ اَنْجَزُ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔ عکرمہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر جنب زرنوق میں خوبلگائے تو کیا کافی ہوگا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟ انھوں نے کہا ہاں

زُرْنُوْقٌ۔ چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لئے مجازاً اس کو بھی (زرنوق کہدیا۔)

زَمَّ شَيْءٌ بِاِزْمَايَةٍ یا مَزْمِيَةٍ یا زُمَّ۔ عیب کرنا عتاب کرنا (جیسے اِزْمَاءٌ اور اِدْمَاءٌ ہے۔)

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ یہ زیادہ سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمَيْتُ عَلَيْهِ زِمَايَةً۔ میں نے اُس کا عیب بیان کیا، اُس پر عیب لگایا۔

اَزْمَيْتُ بِهٖ اِزْمَاءً۔ میں نے اُس کو ذلیل سمجھا، بے حقیقت۔

Marfat.com

اِزْدِرَاءٌ اصل میں اِزْتِرَاءٌ تھا۔ تا کو دال سے بدل دیا۔

زَرِیٌّ اور مَزْرِیَّۃٌ۔ ذلیل، بے حقیقت شخص۔

مِزْرَاءٌ۔ عیب لگانے والا۔

بابُ الزّاء مع الطاء

زَطٌّ۔ آواز کرنا۔

فَحَانَ رَأْسَہٗ زُطَّۃً۔ اُس نے اپنا سر زُط کی طرح مُنڈایا۔

زُطٌّ۔ ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی۔ (بعض نے کہا یہ معرب ہے جٹ کا جٹ ہند و فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے۔ بعض نے کہا جٹ جاٹ کی قوم ہند و ستان میں مشہور ہے)۔

کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔ گویا وہ زُط کے لوگوں میں سے ایک شخص ہے

خَرَجَ عَلَیْنَا قَوْمٌ اَشْبَاہُ الزُّطِّ۔ ہمارے سامنے وہ لوگ آئے جو زُط کے لوگوں سے مشابہ تھے۔

اَتَاہُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا مِّنَ الزُّطِّ۔ (جب حضرت علی رضؓ بصرہ والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستر مرد زُط کے آئے (اور انھوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں کیں)۔

بابُ الزّاء مع العین

زَعْبٌ۔ کاٹنا، بھرنا، بھری ہوئی مشک اونٹھانا۔ جماع کرکے عورت میں منی بھر دینا، آواز کرنا، کالیوں کی بوچھار کرنا۔

تَزَعَّبَ۔ غصہ ہونا، خوش ہونا، بہت کھانا پینا، باٹ لینا۔

اِزْدِعَابٌ۔ کاٹ لینا۔

زُعْبُوْبٌ۔ کمینہ، پست قد۔

زَعِیْبٌ۔ کوے کی آواز (جیسے نَعِیْبٌ ہے) اور شہد کی مکھیوں کی آواز (یعنی دوی النحل)۔

وَاَزْعَبَ لَکَ زَعْبَۃً مِّنَ الْمَالِ۔ اور تجھ کو میں مال کا ایک ٹکڑا دوں۔

فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ بِقِرْبَۃٍ یَّزْعَبُھَا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ ایک مشک لے کر آیا، جس کو وہ بوجھ کی طرح اُٹھا رہا تھا (بھاری وزن کی وجہ سے اِدھر اُدھر اُس کو سرکاتا تھا)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَّیَخُصُّ اٰخَرِیْنَ۔ وہ (حضرت علی رضؓ) بعض کو تو بہت دیتے، بعض کو کم جیسا مناسب سمجھتے اُس طرح تقسیم کرتے)۔

اِنَّہٗ کَانَ عُثَّ زَعْبُوْبٍ یَا زَعْبُوْبِ۔ آخر یہ پوچھا دو گیا تھا، اُس کا سامان ایک کنوئیں کے نیچے یا کنوئیں کے پتھر کے نیچے رکھا گیا تھا۔

زَعْزَعَ۔ حرکت دینا، چھیڑنا، پریشان کرنا، کھود ڈالنا، اُکھاڑ دینا، چھینا۔

اِزْعَاجٌ۔ پریشان کرنا، ہلانا، کھود ڈالنا۔

زَعْزَعٌ۔ قلق اور رنج۔

رَاَیْتُ عُمَرَ یُزَعْزِعُ اَبَا بَکْرٍ اِزْعَاجًا یَّوْمَ السَّقِیْفَۃِ (حضرت النخ کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر رضؓ کو دیکھا وہ سقیفہ کے دن (جہاں صحابہ کرام رضؓ آں حضرت ﷺ کی وفات کے بعد جمع ہوئے تھے) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے دیتے تھے)، یہاں تک کہ ان سے بیعت کرلی (حضرت عمر رضؓ کو جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو آنام نہ ہونے سے مسلمانوں میں کوئی فساد اُٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک مشکل ہو جائے)۔

اَلْحَالِفُ یُزْعِجُ السِّلْعَۃَ وَیَمْحَقُ الْبَرَکَۃَ۔ قسم کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم اعتماد کرکے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے۔ (قسم کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی)۔

Marfat.com

زَعَرٌ- جاع کرنا، کم ہونا، متفرق ہونا (جیسے اِزْعِرَارٌ ہے)۔
اِنِّی امْرَأَۃٌ زَعْرَاءُ- میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں
زَعَرٌ- بالوں کا کم ہونا۔
رَجُلٌ اَزْعَرُ- کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زُعْرٌ ہے)
اَخْرَجَ بِہٖ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ- اللہ تعالیٰ نے پانی بھیجکر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر گھانس اور سبزی کم اُگتی ہے) ہری گھانس اُگائی (اُن پہاڑوں کو کم بال والا قرار دیا۔ گویا گھانس کو بالوں سے تشبیہ دی)۔
زُعْرُوْرٌ- جنگلی کھجور- اس کا مزہ ذرا تُرش ہوتا ہے اور گٹھلی سخت اور گول جس میں گُودہ کم ہوتا ہے۔ اور بداخلاق آدمی کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِیْر آئی ہے)
اَرٰی مِنْہُ زَعَارَۃً- میں اس سے بدخلقی دیکھتا ہوں (ایک روایت میں زَعَارَۃٌ بتخفیف را ہے اور ایک میں دَعَارَۃٌ یعنی فسق و فجور اور فساد۔

زَعْفَرَۃٌ- زعفران سے رنگنا، زعفران ڈالنا۔
زَعْفَرَانِیَّۃٌ- ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے (معاذ اللہ)۔
نَھٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ- آپ نے مردوں کو زعفرانی رنگ سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اُس سے رنگنا یا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا- امام شافعیؒ نے زعفران پر ہر زرد رنگ کو قیاس کیا ہے اور مردوں کے لئے اُس کو حرام رکھا ہے۔ بغوی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال کرنے سے مردوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے استعمال کی رخصت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی حدیث سے نکلتی ہے۔ (مترجم کہتا ہے کہ ہمارے بھائی بعض اہلِ حدیث کو اس باب میں سخت تشدد ہے، اور میں ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا۔ اگر شادی بیاہ کے موقع پر کوئی زردی کا استعمال کرے تو اس کو معاف رکھنا چاہئے، جیسے آں حضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر سکوت فرمایا اور کچھ زجر نہیں کیا۔ جب انھوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد کو زعفران لگانا یا زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے رنگے ہوئے ہوں۔ اِسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں مردوں کے لئے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں کسی مسلمان کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا، یا اُس کو کافر یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے بچائے رکھے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ سے ہمارے دین میں ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت کی نیت ہو۔ دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہوگئی ہو۔ مثلاً انگرکھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا اب چونکہ عام طور پر مسلمان بھی اِس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور یہ بات ہمارے شعور میں ہے جس کی بنا پر ہم انگرکھا پہنے ہوئے کسی مسلمان کو ہندو نہیں تصور کرتے لہٰذا ایسی صورت میں انگرکھا پہننا منع نہ ہوگا کوٹ، پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں مسلمانوں میں بالکل رائج نہ تھے اس وقت اُن کا پہننا تشبہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب، جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان ان چیزوں کا عموماً استعمال کر رہے ہیں تو اُن کا پہننا تشبیہ بالنصاریٰ نہ ہوگا۔ شادی بیاہ کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں اور لباس وغیرہ میں جو دُنیاوی اُمور کہلاتے ہیں، اسی قاعدے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ البتہ دین میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و حدیث اور سلف صالحین سے نہ ہو، بدعت اور حرام ہے)

زَعْقٌ- چیخنا، چلانا، ڈرانا، ہانکنا۔
زَعْقَۃٌ- چیخ، نعرہ۔
زُعَاقٌ- کڑوا پانی غلیظ۔

زَعَلٌ- خوشی، نشاط۔
زَعَلَۃٌ- جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے۔

زَعْمٌ یا زِعْمٌ یا زُعْمٌ- گمان کرنا، جھوٹ بات کہنا۔
زَعْمٌ اور زَعَامَۃٌ- ضامن ہونا۔
زَعَمٌ- طمع کرنا۔

Marfat.com

مُزَاعَمَةٌ۔ مزاحمت۔

اِزْعَامٌ۔ امکان۔

اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ۔ جو شخص ضامن ہو اُس کو تاوان دینا ہوگا (وہ ذمہ دار ہے)۔

زِمَّتِیْ وَرَهِیْنَةٌ وَاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ۔ میرا ذمہ اٹکا ہوا ہے، میں اُس کا ضامن ہوں۔

کَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَیْنِ یَتَزَاعَمَانِ قَیَّدَکُمَا اللّٰہُ کَقَّ عَظْمَیْهِمَا۔ (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر سے گزرتے جو ایک شے کا دعویٰ کرتے، پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو اُن دونوں کی طرف سے خود کفارہ (قسم) ادا کرتے (یعنی کہ اگر ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا۔ تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ دیتے تاکہ اُن پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)۔

بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ زَعْمُوْا آدمی کی کیا بُری سواری ہے، لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلا تحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا سطرح سُنا گیا ہے یا کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں العہدۃ علی الراوی۔ آنحضرت نے ایسی بلا تحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا۔ آدمی کو چاہیئے کہ جب تک کسی خبر کی بھی طرح تحقیق نہ کرلے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو، اُس وقت تک مُنہ سے نہ نکالے۔ یہ جو فرمایا "بُری سواری" تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح جھوٹی اور بے بنیاد باتیں کرکے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)۔

وَیْحَ عُمَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّعَمْ۔ اور وہ اس حدیث کو آں حضرت کا فرمودہ جانتا ہے۔

زَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّکَ تَزْعُمُ۔ آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں۔

زَعْمٌ۔ جس طرح جھوٹی باتیں کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کہنے کو بھی۔ تو یہ لغت اضداد میں ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا اِلَّا کِتَابَ اللّٰہِ (حضرت علیؓ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہلِ بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا باتیں ہیں جن کو آنحضرت نے عام طور سے نہیں بتلایا، تو وہ جھوٹا ہے دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے یوں بیان ہوا ہے کہ۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے۔ اُس میں زکوٰۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام۔ حضرت علی رضہ کے اِس قول سے ثابت ہوا کہ اہلِ تشیع کا یہ گمان کہ آں حضرت نے حضرت علیؓ کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتاب الجفر والجامع تھا۔ یا اُن کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے)۔

زَعَامَةٌ۔ شرف اور ریاست اور ہتھیار اور ڈیرہ اور سردار کا حصہ مال غنیمت میں سے، اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ سے۔

تَزَاعُمٌ۔ اختلاف۔

زَعِیْمُ الْاَنْفَاسِ۔ سانسوں کا دکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانسیں لیتا رہتا ہے، دَم اوپر چڑھا تا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادتِ حسد کی وجہ سے ہے۔ "حسود رابہ کم کند خود برنج در است" بعض نے کہا کہ سانسوں کا دکیل سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سُننے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ اُن کے عیوب فاش کرے)۔

وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ لوگوں کا سردار میں وہ ہوگا جو اُن سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے ہاں بر سرِ منصب لوگ ہیں یہ بھی منجملہ علاماتِ قیامت کے ایک ہے)۔

کُلُّ زَعِیْمٍ فِی النَّارِ اِنْ کَذَبَ۔ قرآن میں

Marfat.com

کا لفظ جہاں آیا ہے اس سے مُراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا وغیرہ)۔

اَنَا بِحَمْدِ اللّٰہِ مِنْکُمْ زُعَمَاءُ میں تمہاری کہی ہوئی بات کا ضامن ہوں۔

زَعْمٌ۔ اُبال ہونا۔

اَسْرَعُ اَنْ تَبْلُغَ النَّاسَ عَنِّیْ مَقَالَۃٌ یَزْعَمُوْنَ اَنِّیْ قُلْتُہٗ۔ میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچاؤ کہ لوگ اُس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے، اُس نے یَدَعُوْنَ کو یَزْعَمُوْنَ کر دیا۔ یعنی لوگ اس کی پیروی کریں۔ ابو موسیٰ نے کہا صحیح یَدَعُوْنَ ہوگا۔ صاحب نہایہ نے کہا یہ بعید ہے کہ یَدَعُوْنَ کو یَزْعَمُوْنَ کر دیا۔ میں کہتا ہوں کہ لغت میں زَعَمَ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ غالباً یہ راوی کی تصحیف ہے)۔

زَعْفَۃٌ۔ آراستہ کرنا زینت دینا۔

زُعْفَۃٌ۔ ہر چیز کا ایک ٹکڑا، چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا کنارہ، مچھلی کے بازو، چھوٹا قبیلہ، کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ کنارہ جو خراب ہو۔

اِیَّاکُمْ وَھٰذِہِ الزَّعَانِفَ الَّذِیْنَ سَرَعَفُوْا عَنِ النَّاسِ وَفَارَقُوْا الْجَمَاعَۃَ۔ تم اُن مختلف فرقوں سے (ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنہوں نے عام مسلمانوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے (یعنی تفرقہ پرداز، ملحد اسلامیہ سے کٹنے والے)۔

زَعَانِیْف جمع ہے زُعْنِفَۃٌ کی اور یا اشباع کے لئے بڑھا دی گئی۔ اصل میں زَعَانِف تھا۔

باب الزاء مع الغین

زَغَبٌ۔ نرم رُوئیں اور بال اور پر نکلنا۔ (جیسے تَزَغَّبَتْ ہے) اُھْدِیَ لَہٗ اَجْیَرُ زُغْبٌ۔ آپ کو چھوٹی چھوٹی لگڑیاں جن پر خفیف سا رُواں تھا تحفہ میں بھیجی گئیں (حدہ اور کبی لکڑیوں پر ایسے رُوئیں ہوتے ہیں)۔ (اصل میں زَغَبٌ اُس رُوئیں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے، اَجْیَرُ جمع ہے جِزْرٌ کی جیسے اوپر گزر چکا)۔

وَرُبَّمَا التَقَطْنَا مِنْ زُغَبِہَا۔ کبھی ہم نے اُس کے رُوئیں چُن لئے۔

لَعَلَّھَا ھٰذِہٖ رُمْحُ اَبِیْکَ الزُّغْبَاءُ۔ شاید یہ تیرے باپ کی زرہ ہے۔

زُغْبَاء۔ اُس زرہ کا نام تھا۔

زَغْرٌ۔ چین لینا، گہرا ہونا، بڑھنا، بہت ہونا۔

نَھْرٌ زَاغِرٌ وَّ بَحْرٌ زَاخِرٌ۔ گہری ندی اور گہرا سمندر۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَیْنٍ زَغْرَ مَھَا مَاءُ۔ زغر کے چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو، کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ کا نام ہے ملک شام میں۔ بعض نے کہا زغر ایک عورت تھی، یہ چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)۔

ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَ ھٰذَا غَرَقٌ مِّنْ زُغَرَ۔ اس کے بعد زُغر کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے لوگ ڈوب جائیں گے)۔ (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

زُغَر۔ دوسرا چشمہ ہے بصرہ میں۔

زُغْرٌ۔ بہ سکون غین ہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے۔

باب الزاء مع الفاء

زَفْتٌ۔ بھر دینا، غصہ دلانا، ہانکنا، روکنا، تھکانا، ڈالنا۔

نَھٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ مِنَ الْاَوْعِیَۃِ۔ (والی بالا کھی برتنوں میں شربت (نبیذ) بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا۔ کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے۔ دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے، تو آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع کر دیا تاکہ شراب کا خیال تک نہ آنے پائے)۔

زِفْتٌ۔ قار (رال بالا کھ)

زَفْرٌ۔ زور سے، یا پوری سانس نکالنا۔

Marfat.com

زَفِیْرٌ۔ گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَہِیْقٌ اس کا سانس باہر کالنا۔

وَکَانَ النِّسَاءُ یَزِفُّوْنَ الْقِرَبَ۔ عورتیں (وہاں میں) مشکیں پانی کی اُٹھاتیں اور بھاگتیں کہ پانی پلاتیں۔

زِفٌّ۔ مشک۔

کَانَتْ اُمُّ سُلَیْطٍ تَزِفُّ لَنَا الْقِرَبَ۔ اُمِّ سلیط جنگِ اُحد میں ہمارے لئے مشکیں اُٹھاتیں (مردوں کو پانی پلاتی)۔

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَذَافِرَتِہٖ اِنْبَسَطَ (حضرت علی رضؓ جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقربا میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں کرتے یا خوش مزاج ہوتے۔

زُفَرُ۔ امام ابو حنیفہ رح کے مشہور شاگرد کا نام ہے۔ اور نیز، بہادر، دریا کو بھی زفر کہتے ہیں۔

زَفْزَفَۃٌ۔ جلدی چلنا، ڈالدینا۔ پنکھ پھیلانا، ہلانا، آواز کرنا، لرزنا۔

اِنَّہٗ مَرَّبِہَا وَھِیَ تُزَفْزِفُ مِنَ الْحُمّٰی۔ آنحضرتؐ اُم السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی تھیں (ایک روایت میں تُزَفْرِفُ ہے رائے مہملہ سے، اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

مَالِکِ یَا اُمَّ السَّائِبِ تُزَفْزِفِیْنَ (تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ) اے اُم السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ رہی ہے (ایک روایت میں تَزَفْرَفِیْنَ بہ فوقیہ تا، ایک میں تُزَفْرِفِیْنَ ہے اور ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے معنی وہی ہیں)

زَفَّ یَزِفُّ۔ بہ بھیجنا۔ گزرانا، پھینکا، جلدی دوڑنا، پنکھ پھیلانا، ڈالدینا۔

زَفَّ الْعَرُوْسَ یَا اَزُفُّھَا۔ دُلہن کو دُولہا کے پاس بھیجدینا۔

اَزْفِلِ النَّاسَ عَلَیَّ زَفَّۃً زُفَّۃً۔ (حضرت فاطمہؓ کے نکاح میں آں حضرتؐ نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا) لوگوں کے جتھے جتھے کرکے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ لوگوں کو بُلا خوان پر لا اور اُن کی فراغت کے بعد دوسرے لوگوں کو۔ سب کو اکبارگی دسترخوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ ہوگی۔ اِس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی تقریبات میں دُلہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ خلافِ سنت نہیں حالانکہ دُولہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت کرنی چاہئے اور قبل از زفاف جو دُولہا والے کھانا کھلائیں وہ سنت نہیں ہے)۔

یَزِفُّ عَلَیَّ ابْنَیَّ وَبِنْتَیَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ حضرت علی رضؓ میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے (ایک روایت میں یُزَفُّ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ زَفَفْتُ الْعَرُوْسَ اَزُفُّھَا سے ہے، یعنی میں نے دُلہن کو دولہا کے پاس بھیجدیا۔

فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یُزَفُّوْنَہٗ حَتّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ستر فرشتے آں حضرتؐ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِیَۃُ بُعِثَ اِلَیْھَا مَلَکًا یَزِفُّ الْبَرَکَۃَ زَفًّا۔ جب عورت جنتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجدیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا چلا جاتا ہے۔

یَزِفُّ فِیْ قَوْمِہٖ۔ اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے۔

مَزِفَّۃٌ۔ دُلہن کا محافہ جس میں سوار ہوکر دُولہا کے یہاں جاتی ہے۔

اَزْفِلَۃٌ۔ جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں بوجہ مناسبت لفظی ہوچکا ہے۔ اصل مقام اس کا یہ ہے)۔

زَفْنٌ۔ ناچنا، پاؤں ارنا۔

اِنَّمَا کَانَتْ تَزْفِنُ لِلْحَسَنِ۔ حضرت فاطمہ امام حسنؓ کو نچاتی تھیں (یعنی گھر میں پیار سے)۔

قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَۃِ فَجَعَلُوْا یَزْفِنُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ۔ حبش کے ایلچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے ہتھیاروں

Marfat.com

وَيُبْطِلُ بِهِ اللَّعِبَ وَالزَّفْنَ اللہ تعالیٰ نے سچا کلام اتارا اس لئے کہ باطل کو میٹ دے) اور کھیل، کود اور ناچ، رنگ کو۔

اَنْهَاكُمْ عَنِ الزَّفْنِ وَالْمِزْمَارِ۔ میں تم کو ناچنے اور ستار بجانے سے منع کرتا ہوں۔

بابُ الزاء مع القاف

زَقْفٌ۔ اُچک لینا۔

تَزْقِيفٌ۔ تالی بجانا۔

تَزَقُّفٌ۔ اُچک لینا، جلدی سے کوئی چیز لے لینا۔

زُقْفَةٌ۔ لقمہ، نوالہ۔

يَأْخُذُ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَتَزَقَّفُهَا تَزَقُّفَ الرُّمَّانَةِ۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو (اُچھال کر پھر) جلدی سے لے لیگا، جیسے کوئی انار کو لے لیتا ہے۔

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَيْنَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَاهُ تَزَقُّفَ الْاُكْرَةِ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی، معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم لوگوں یعنی عبدِ مناف کے بیٹوں کو پہنچتی (لوگ ان کو خلیفہ بناتے)، تو ہم اُس کو اس طرح اُڑا لیتے جیسے گولہ (گیند) اُڑا لیتے ہیں (جلدی سے اُچک لیتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ تَزَقَّفُوْهَا تَزَقُّفَ الْكُرَةِ۔ ابوسفیان نے بنو امیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اُچک لو جیسے گیند اُچک لیتے ہیں۔

لَمَّا اصْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْجَمَلِ كَانَ الْاَشْتَرُ زَقَفَنِيْ مِنْهُمْ فَانْتَخَذْنَا فَوَقَعْنَا اِلَى الْاَرْضِ فَقُلْتُ اُقْتُلُوْنِيْ وَمَالِكًا۔ (حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف باندھی، تو مالک اُشتر نے مجھ کو اُچک لیا (جلدی سے اُٹھا لیا) ہم دونوں میں پکڑ ہوئی اور (پھر) دونوں زمین پر گرے، میں نے (دوسرے لڑنے والوں سے) کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو مار ڈالو۔

زَقٌّ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چونچ سے کھلانا، سر سے پاؤں تک کھال اُتارنا۔

زُقٌّ۔ شراب۔

مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا۔ جس شخص نے دودھ کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لئے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلاقیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاقٌ تنگ گلی کو کہتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں رستہ بتلایا، چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ دی، مگر یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ هَدٰى، ہدایت یعنی راہ بتلانے سے نکلا ہے نہ کہ هَدْيَةٌ سے۔ اگر ہدیہ مراد ہوتا تو اَهْدٰى ہوتا۔)

مَالِيْ اَرَاكَ مُزَقَّقًا۔ مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے بال کترے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زَقَّ الْجِلْدَ سے نکلا ہے۔ یعنی چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالے ان کو اُکھیڑا نہیں)۔

اِنَّهٗ رَاٰى مَطْمُوْمَ الرَّاْسِ مُزَقَّقًا (حضرت سلمانؓ فارسی کو) دیکھا سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے۔

حَلَقَ رَاْسَهٗ زُقْيَةً۔ اپنے سر کو بال کترا کر منڈایا (یعنی جڑ سے بالوں کو نہیں نکالا صرف قینچی سے کترا دیئے)۔

فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزُقٍّ زِقٌّ۔ ہر دس مشکوں میں ایک مشک (زکوٰۃ کی) دینا ہوگی (محیط میں ہے کہ زِق عام ہے، ہر مشک یا مطلق ظرف کو کہتے ہیں۔ اور اگر اُس میں دودھ بھرا ہو تو اُس کو وَطب کہیں گے۔ اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِحْیٌ کہیں گے۔ اگر شہد بھرا ہو تو عِكَّةٌ کہیں گے۔ اگر پانی بھرا ہو تو شَكْوَةٌ کہیں گے اگر تیل بھرا ہو تو حَمِيْتٌ کہیں گے)۔

زِقُّ الْحَدَّادِ۔ لوہار کی دھونکنی۔

تُكْسَرُ الزِّقَاقُ۔ برتن توڑ ڈالے جائیں۔

زُقَّةٌ پانی کا ایک چھوٹا پرندہ ہے۔

Marfat.com

زَقُّوْمٌ۔ گل جانا۔
اِزْقَامٌ۔ گلانا۔
اِزْدِقَامٌ۔ گل جانا۔

زَقُّوْمٌ۔ مکسار اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے اہل جہنم اسی درخت کو کھائیں گے (یعنی ناگ یعنی) (بعض نے کہا زَقُّوْمٌ ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار، کڑوا، اس سے زیادہ بُرا درخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا مُحِقٌّ فَنَا بِالزَّقُّوْمِ هَادَا الزُّبْدَ وَ التَّمْرَ وَتَرَكَ قَوْمًا (ابوجہل (یعنی) نے کہا جب یہ آیت اُتری کہ دوزخی لوگ زقوم کھائیں گے محمدؐ ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا کرو کہ مکھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ گاڑ بڑے بڑے نوالے نگلو)۔

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِی الدُّنْیَا۔ اگر دوزخ کے زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری دنیا کی چیزوں کو کڑوا کردے۔ معاذاللہ)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الزَّقُّوْمِ۔ میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں

زَقُوْا یَزْقَاءُ چیخنا۔

زَاقِیْ۔ مُرغ (اس کی جمع زَوَاقِیْ ہے۔

اَثْقَلُ مِنَ الزَّاقِیْ۔ تو تو مُردوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے۔ (مُرغ صبح کے قریب چلاتا ہے اُس وقت رات کے رفیق اور احباب جُدا ہو جاتے ہیں۔ جلسہ برخاست ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم کو ناپسند ہے ایک روایت میں زَاوُوْق ہے، جیسے آگے آتا ہے)۔

باب الزاء مع الکاف

زَکَتْ۔ بھر دینا، مشک بھر دینا۔
اِنَّهٗ كَانَ مَزْكُوْكًا۔ (حضرت علیؓ نے علم سے بھرے ہوئے تھے اہل عرب کہتے ہیں:
زَكَكْتُ الْقِرْبَةَ یا اَزْكَكْتُهَا۔ میں نے مشک کو بھر دیا (یعنی

کہا ترجمہ یہ ہے کہ، حضرت علیؓ مَدَّاح تھے۔ یعنی اُن کی مدح بہت مُنھ سے کی)۔

اِزْكَانٌ۔ جمنا۔

زُكَمٌ۔ زکام میں مبتلا کرنا، بھر دینا۔

شُمَّ عَلَسْتُ اُخْرٰی فَقَالَ مَزْكُوْمٌ۔ میں پھر چھپکارنی چوتھی بار۔ تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپ نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)۔

اَزْكَمَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اُس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے۔

زُکام۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے۔ اور دونوں نتھنوں کے آخری حصہ میں درم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا ہے

زُکام قوتِ شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔

زَکُنَ۔ سمجھ جانا، دریافت کر لینا، ذہین ہونا۔

اَزْكَنُ مِنْ اِیَاسٍ۔ اِیاس بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی تھا) زیادہ ذہین اور سمجھ دار۔ (اِیاس بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا۔ ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا۔ عرب میں اُس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)۔

مُزَاكَنَةٌ۔ نزدیک ہونا، قریب ہونا۔

اِزْكَانٌ۔ سمجھانا، تعلیم دینا، صحیح گمان کرنا۔

زَكَاءٌ یَزْكُوْ یَا زَكٰی۔ بڑھنا۔ عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا، سزاوار ہونا۔

تَزْكِیَةٌ۔ پاک کرنا، بڑھانا، زکوٰۃ دینا۔

زَكٰوةٌ۔ طہارت، اخلاص، برکت، مدح وثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور فقراء پر صرف کیا جائے۔

فَاَدِّیَا زَكٰوتَكُمَا۔ ان جنگلوں کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا واجب نکلتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کا استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو ماریتا دو۔ یعنی کوئی مانگے تو اس کو دو۔)

Marfat.com

كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا۔ زینب کا نام پہلے بَرَّۃ تھا یعنی نیک اور صالح، اس حضرت نے اس کا نام بدل دیا اور زینب رکھ دیا) اور فرمایا اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت اور بڑائی نکلتی ہو۔ مثلاً ولی اللہ، مقبول الٰہی، صالح، غوث الدین وغیرہ بہتر نہیں ہے)۔

زَكُوةُ الْاَرْضِ يُبْسُهَا۔ (امام محمد باقر رضؓ نے کہا) زمین کی پاکی اس کا سوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑا پھر سوکھ گئی اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہوگئی۔ اب اس پر نماز پڑھنا درست ہے)۔

فَاَرْكَى الْمَالِ وَمَعْنٰى فَلَقِيَ الْحَسَنَ فَقَالَ قَدِمْتُ بِمَالٍ فَلَمَّا بَلَغَنِيْ شَخُوْصُهُمْ اَزْكَيْتُهُ وَهَاهُوَذَا۔ (معاویہ رضؓ مدینہ میں روپے لیکر آئے اور امام حسنؓ کو پوچھا وہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں)، انھوں نے روپیوں کو تھیلیوں میں بھرا اور چلے جب امام حسنؓ سے ملے تو کہنے لگے، میں روپیہ لے کر آیا تھا (مگر) آپ کی روانگی کی خبر سن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں بھروا دیا۔ اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے۔

وَاذْفِنِّيْ مَعَ حَمَوَاتِيْ بِالْبَقِيْعِ لَا اُزَكّٰى اَبَدًا۔ (اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ) مجھ کو میری ساتھیوں (دوسری ازواج) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دیا (حجرے میں دفن ہوں، ضروری نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی۔ اگر حجرہ نبوی میں مجھ کو دفن کرو گے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے کہ بیوی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آں حضرتؐ کے پاس دفن ہوئیں)۔

زَكُوةُ سَمَضَانَ۔ صدقۂ فطر۔

زَكَى عَمَلَهٗ۔ اس نے عمل اچھا کیا۔

زَكُوةُ الْمَوْضُوْعِ۔ دھنی کی برکت اور فضیلت۔

نَفْسٌ زَكِيَّةٌ۔ یہ لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن کا۔

زَكِيٌّ۔ امام حسن علیہ السلام۔

غُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّاتٍ لِكُلِّ جَنَابَةٍ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ۔ اگر کئی بار ضرورت سے صحبت کرے یا کئی حیض والی عورتوں سے تو ہر جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ سب جناتوں کے بعد ایک ہی غسل کرلے)۔

باب الزاء مع اللام

زَجٌّ۔ جلدی چلنا، دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا۔

مِزَاجٌ اور زِجَاجٌ۔ دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے کھل جائے۔

تَزَلُّجٌ۔ کھانا، فاش کرنا۔

تَزَلُّجٌ۔ پھسلنا۔

زَلَجٌ۔ چکنا۔

اَمْرٌ زَلِجٌ۔ باطل اور لغو کام

زَلَحَفَةٌ۔ دُور ہونا، الگ ہونا (جیسے اِزْلِحْفَافٌ اور تَزَلُّحٌ ہے)۔

مَا اِزْلَحَفَ نَاكِحُ الْاَمَةِ عَنِ الزِّنَا اِلَّا قَلِيْلًا۔ لونڈی سے نکاح کرنے والا زنا سے تھوڑا ہی دُور ہوگا (یعنی اگر یہ زنا کا سا کام ہے اس پر نہ ہوگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح نہ کرے اور صبر و ضبط سے کام لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ)۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

اِزْلَحَفَ اور اِزْلَحَفَ اور تَزَلْحَفَ سب کے معنی ایک ہیں یعنی دور ہوا، علیحدہ ہوگیا۔

زَلَخٌ۔ پھسلوان مقام جہاں پھسلے۔ پرچھے میں زُج لگانا۔

زُلَخَانٌ اور زُلَخَانٌ۔ آگے بڑھ جانا۔

زَلَخٌ۔ موٹا ہونا۔

فَاَكْتَبَ لِوَجْهِهٖ مِنْ زُلَخَةٍ وَّلِهَابَيْنَ كَفَّيْهِ وَتَدَرَّسَيْهِ۔ (ایک شخص نے آں حضرتؐ کو دھوکے سے مارنا چاہا۔ ایک موقع پر آپ نے دیکھا کہ وہ تلوار لے آپ کے سر پر کھڑا ہے۔ آپ نے دعا کی، یا اللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اس سے

Marfat.com

بچاوے ابو دُعاکہتے ہیں) وہ آدمی منہ گرا اور اُس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں زرد سپید ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی۔

زُلَّخَۃٌ۔ پیچھ کا زور جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا کہ بعضوں نے زُلَّخٌ روایت کیا ہے جیم سے وغلط ہے)

زَلْزَلَۃٌ یا زِلْزَالٌ یا زُلْزَالٌ۔ ہلانا، کپکپانا۔

تَزَلْزُلٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا۔

زُکَامٌ زِلٌ۔ شیریں اور خوشگوار سرد پانی۔

زَلَازِلُ۔ بلائیں۔

زَلْزَالٌ۔ زلزلہ، ہولناک۔

اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْھُمْ۔ یا اللہ کافروں کے اِن گروہوں کو شکست دے، ان (کے قدموں) کو اُکھیڑ دے ہلا دے (ان کو) مضطرب کر دے، کوئی کام ان کا بنے نہ پائے، وَتَکْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ زلزلے اور فساد بہت ہوں گے۔

لَا تَدَقُّ وَلَا زَلْزَلَۃَ فِی الْکُحْلِ۔ ماپ میں نوک کوٹنا اور ہلانا چاہیے نہ ہلانا (اس خرمن میں سے کہ اُس میں زیادہ غلہ آتا ہے)

حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ خَلْفِہٖ تَدْمِیْعٌ یَتَزَلْزَلُ۔ یہاں تک کہ وہ پتھر لرزتا ہوا اس کی چھاتیوں کی پٹھنوں سے باہر نکل جائے گا

اِذَا زَلْزَلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا۔ جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آجائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں

فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ۔ خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاذیہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلزلے قریب آپہنچے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آگئیں۔ خلفائے بنی اُمیہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں۔ مدینہ طیبہ کی تباہی، حرم محترم کی بے ادبی، امام حسینؓ کی شہادت، اہل بیت نبوی پر ظلم و تعدی کہ منجملہ کے بے حرمتی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت، وغیرہ وغیرہ)۔

زَلَخٌ۔ فریب سے اُچک لے جانا، جلا دینا۔

زَلَعٌ۔ پھٹ جانا، بگڑ جانا۔

اِزْلَاعٌ۔ کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا۔

اِزْدِلَاعٌ۔ بمعنی زَلَخٌ یعنی جلا دینا۔

زُوْلَخٌ۔ جس کی اٹھاں بیٹھی ہوں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُصَلِّیْ حَتّٰی تَزْلَخَ قَدَمَاہُ۔ آنحضرت (اتنی نماز پڑھتے تھے کہ رکھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

مَرِیْضٌ تَوُمُّ وَھُمْ مَعْزُوْمُوْنَ وَقَدْ تَزَلَّعَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ فَسَاَلُوْہُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ شَیْءٌ نَدَاوِیْہِ فَقَالَ بِالْحِنَّاءِ۔ (حضرت ابوذر رضؓ کے) سامنے کچھ لوگ گئے جو احرام باندھے ہوئے تھے (سخت سے) اُن کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ ہم کیا دوا کریں؟ انہوں نے کہا تیل لگاؤ۔

اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا تَزَلَّعَتْ رِجْلُہٗ فَلَہٗ اَنْ یَّدْھَنَھَا۔ جو شخص احرام باندھے ہو، اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)۔

مُزَلَّعٌ۔ جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو۔

زَلْغَرْمٌ۔ حلقوم۔

زَلْعَمَ الطَّعَامُ۔ کھانا نگل گیا۔

زُلُوْغٌ۔ طلوع، نکلنا اور بلند ہونا۔

تَزَلُّخٌ۔ پھٹ جانا۔

اِزْدِلَاعٌ۔ نگل جانا۔

زَلَفٌ۔ آگے ہونا، نزدیک ہونا۔

تَزْلِیْفٌ۔ بڑھا دینا۔

فَیُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَفَۃِ۔ اللہ تعالیٰ ایسا مینہ برسائے گا جو زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (اس کی جمع زَلَفٌ اور مَزَالِفُ آتی ہے بعض نے کہا زَلَفَۃٌ عورت۔ مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر اور ہموار

Marfat.com

صاف اور پاک کردے گا۔ بعض نے کہا زَلَفَۃٌ یمن۔ ایک روایت میں زُلَفَۃٌ ہے قاف سے۔ بعض نے زُلَفًا روایت کیا ہے یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار۔

یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ اَزْلَفَھَا۔ جب آدمی کفر سے توبہ کرکے مسلمان ہو اور اسلام کے ارکان اچھی طرح بجائے لائے تو، تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کردے گا جو اس نے قبولِ اسلام سے پہلے کیا تھا۔

فَطَفِقْتُ یَزْدَلِفُنِیْ اِلَیْکَ بِاَیَّتِھِنَّ بَدَءْتَ۔ راکھ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے، ہر ایک اونٹ آپ کے نزدیک آنے لگا تاکہ پہلے اس کو قربان کریں، رسول اللہ جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا شرف ہے۔ ایسے پیغمبر پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بدقسمت ہیں۔

ہمہ آہوانِ صحرا سر خود نہادہ بر کف
بامید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَازْدَلِفْ اِلَی اللّٰہِ بِرَکْعَتَیْنِ۔ جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر۔

فَیُکْتَمُ الْمُزْدَلِفُ الْحُرُّ صَاحِبُ الْعِمَامَۃِ الْقَرَظِیَّۃِ۔ تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بڑھنے والا ہے (یعنی میدانِ جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) جو کیلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے، تو دوسرے لوگ اس کے احترام اور اعتراف عظمت کے طور پر عمامہ نہیں باندھتے)۔

اِزْدَلِفُوْا قَوِّسِیْ اَوْ قَدِّرِھَا۔ میری کمان کے پاس آجاؤ۔ یا، کمان کے برابر آگے بڑھو۔

مَالَکِ مِنْ عَیْشِکِ اِلَّا لَذَّۃٌ تُزْدَلِفُ اِلٰی حِمَامِکِ۔ تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کردیتی ہے۔

مُزْدَلِفَۃٌ۔ جس کو مشعرِ حرام بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام مُزْدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

زُلَفُ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں، یا رات کے حصے (یہ زُلْفَۃٌ کی جمع ہے۔

اِنِّیْ حَجَجْتُ مِنْ رَّأْسِ ھِیْنٍ اَوْ خَارِکٍ اَوْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْمَزَالِفِ۔ میں نے رأس ہر، خارک یا بعض اُن مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آباد زمین کے درمیان ہیں۔

حَتّٰی تُزْلِفَ بِھِمُ الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ اُن کو بہشت کے نزدیک کردے۔

رُکْفَۃ۔ قرب اور نزدیکی۔

سُمِّیَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَۃً لِاَنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِاِبْرَاھِیْمَ عَرَفَاتٍ یَا اِبْرَاھِیْمُ اَزْدَلِفْ اِلَی الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ مشعرِ حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیم سے کہا۔ ابراہیم مشعرِ حرام کے نزدیک ہو جاؤ۔ (امام جعفر صادق رحمۃ نے فرمایا، مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے، بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں، زَلَفٌ۔ پھسلنا، الگ ہو جانا۔

زَلْفٌ۔ دور کردینا، الگ کردینا، پھسلا دینا، مونڈھنا۔

تَزْلِیْفٌ۔ مونڈھنا، پھسلا دینا، تیل لگانا، چکانا کرنا۔

رَمَاہُ رَجُلَیْنِ خَرْجَمَانِ اَحْمَامُ مُتَقَلِّعَیْنِ۔ حضرت علیؓ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے نکلے پڑے ہو کر نکلے (یعنی اُن کا جسم میل کچیل سے صاف ہو کر چمکتا ہو رہا تھا)۔

مَکَانَ اسْمُ تُرْسِ النَّبِیِّ صَلْعَمْ الزَّلُوْقُ۔ آنحضرتؐ کی ڈھال (سپر) کا نام زَلُوقی تھا (یعنی اس پر سے تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)

مَدَرَ الْحَمَامُ فَزَلَقَتِ الْعِمَامَۃُ۔ کبوتر نے آواز نکالی (اور وہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سر پر اس کی طرف کردی (یہ زَلَقٌ سے نکلا ہے۔ جو جانور کے پیٹھ کو کہتے ہیں)

اَلزَّلَقُ کبھی کبھی کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے۔

Marfat.com

زَلَّةٌ۔ پھسلواں مقام۔
زَلَقَةٌ۔ پکنا چہرہ آئینہ۔
نَاقَةٌ زَلُوْقٌ۔ تیز رو سانڈنی۔
مَزْلَقَةٌ۔ پھسلواں مقام۔
زَلَقُ الْمِعَاءِ۔ ضعفِ معدہ۔
اِزْدِرَاقٌ۔ بٹانا، نظر لگانا، میعاد سے پہلے جننا۔ فعلہ سے گھورنا۔
زَلَّ یَزِلُّ یَا مَزِلَّةً یَا زُلُوْلٌ یَا زَلَلٌ یَا زَلِیْلٌ یَا زَلَلًا۔ پھسلنا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، گر رہنا، وزن میں کم ہونا، ٹلے کے بہانا۔
اِزْلَالٌ۔ پھسلا دینا، پہنچانا۔
زُلَالٌ۔ ٹھنڈا، شیریں، خوش گوار۔
زَلَلٌ۔ نقصان۔
زَلَّةٌ۔ لغزش، خطا، سہو، گناہ۔
مَنْ اُزِلَّتْ اِلَیْہِ نِعْمَةٌ فَلْیَشْکُرْھَا۔ جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکریہ کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اس آدمی کا شکریہ جس نے کوئی احسان کیا ہو)۔ (اہل عرب کہتے ہیں)
زَلَّتْ مِنْہُ اِلٰی فُلَانٍ نِعْمَةٌ یَا اَزَلَّتْھَا اِلَیْہِ۔ فلاں شخص کی طرف سے اس کے پاس نعمت آئی (فلاں شخص کو نعمت پہنچائی)
اَلْقِرَاطُ مَدَّةُ حَبَّةٍ مَزِلَّةٌ۔ پل صراط پھسلوان ہے اُس پر سے پاؤں پھسلے ہیں قدم نہیں جمتے، اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ۔ (زندہ دستانہ میں اس پل کو پینو دپل لکھا ہے)۔
فَاَزَلَّہُ الشَّیْطَانُ فَلَعِنَ بِالْکُفْرِ۔ عبد اللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہِ مستقیم سے) پھسلا دیا اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر (کافروں کے) مل گیا۔
اِخْتَطَفَتْ مَا قَدَرَتْ عَلَیْہِ مِنْ اَمْوَالِ اُمَّةِ اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِیَةَ الْمِعْزٰی۔ حضرت علی رضؓ نے عبد اللہ بن عباس رضؓ کو لکھا) تم نے تو جو امانت محمدی

کا مال یا اس کو اس طرح اُچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اُچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑیا ہر قسم کی بکری کو اُٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو اس پر خون کی بُو پاکر اور جلدی جھپٹتا ہے اس کو فوراً اُچک لے جاتا ہے)۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ یَا نُزِلَّ اَوْ نُزَلَّ۔ تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔
زَلَّةٌ۔ جو ریزہ اور چورہ دسترخوان پر سے اُٹھایا جائے اور مَرَّةٌ کا بھی مترادف ہے۔
اِسْتَزَلَّنِی الشَّیْطٰنُ۔ شیطان نے مجھ کو ڈگمگا دیا۔
زَلْمٌ۔ خلا کرنا، بھر دینا، کم کرنا، کاٹنا۔
تَزْلِیْمٌ۔ برابر کرنا، نرم کرنا، گھٹانا۔
اِزْلَامٌ۔ کاٹنا۔
فَاَخْرَجْتُ زُلَمًا۔ میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے لئے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان کے تیروں پر افعل اور لاتفعل لکھتے اور اُن کو ترکش میں ڈال دیتے فال کھولنے وقت ایک تیر نکالتے، اگر افعل نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر لاتفعل نکلتا تو نہ کرتے، اگر سادہ تیر نکلتا تو پھر کھولتے۔ افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں اب تک یہ طریقہ باقی ہے اور اُس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے۔ وہ کاغذ کے تین پرچے لیتے ہیں ایک پر افعل دوسرے پر لاتفعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں پھر ان چھ کو بند کر کے ایک پرچہ اُٹھاتے ہیں یا کسی بچے سے اُٹھوا لیتے ہیں۔ اگر افعل نکلتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لاتفعل نکلتا ہے تو نہیں کرتے۔ سادہ پرچہ نکل آئے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں)۔
زُلَمٌ اور زَلَمٌ دونوں مستعمل ہیں۔ ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانسے۔
اَمْ فَاَزَّ فَاَزَلَّ بِہٖ شَأْوُ الْعَنَنِ۔ یا وہ مر گیا یا موت کا قدم اس پر جلدی سے آ لگا۔

Marfat.com

اِزْلَمَّ اصل میں اِزْلَامَّ تھا ہمزہ تخفیف کے لئے گرا دیا گیا بعض نے کہا اصل میں اِزْلَأَمَّ تھا الف تخفیف کے لئے ساقط ہو گیا۔

باب الزاء مع المیم

زَمَاتَةٌ۔ وقار، تمکین اور سنجیدگی۔

اِزْمِئْنَانٌ۔ طرح طرح کے رنگ بدلنا۔

زُمَّتٌ۔ ایک پرندہ ہے جو کئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِيتٌ۔ باوقار، سنجیدہ اور متین۔

زِمِّيتٌ۔ ”زَمِيتٌ“ کا مترادف ہے۔ باوقار

كَانَ مِنْ اَزْمَتِهِمْ فِي الْمَجْلِسِ۔ آنحضرتؐ مجلس میں سب سے زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی متحمل مزاج، بردبار، اور بھاری بھرکم تھے) (ایک دوسری روایت میں اس قدر زیادہ ہے)

كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَهْلِهٖ (یعنی) جب اپنی بیویوں کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور ظریف ہوتے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ ہیں)

زَمْجَرَةٌ۔ چیخنا، چلانا، جھڑکنا، آواز کرنا۔

زَمْجَرٌ۔ باریک لمبا تیر، بانسری کی آواز

يَرْمُوْنَ عَنْ عَتَلٍ كَاَنَّهَا غُبُطٌ
بِزَمْجَرٍ يُعْجِلُ الْمَرْمِيَّ اِعْجَالًا

یعنی، فارسی کمانوں سے جو پالان کی لکڑیوں کی طرح ہیں باریک اور لمبا تیر مارتے ہیں، جو نشانے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

زَمْخَرٌ۔ تکبر اور غرور

زَمْخَرَةٌ۔ چلانا۔

زَمْخَرٌ۔ بانسری، باجا، تیر، گنجان جھاڑی، رنڈی۔

زَمْخَرِيٌّ۔ لمبا، کھوکھلا

زُمَاخِرِيٌّ۔ کھوکھلا (اجوف)

زَمْرٌ۔ بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا، مشہور کرنا، بھگانا، آواز کرنا، بھاگ جانا۔

زَمَرٌ۔ بے مروتی، بالوں کا کم ہونا۔

تَزْمِيْرٌ۔ بانسری بجا کر گانا یا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ۔ رنڈی کی خرچی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ دوسری حدیث میں مہر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی رنڈی کی خرچی۔ ایک روایت میں رمازہ ہے بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے۔ مراد وہی بدکار اور قحبہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بلاتی ہے۔ ثعلب نے کہا)

زَمَّارَةٌ۔ خوبصورت رنڈی، بدکار عورت (اور):

زَمِيْرٌ۔ خوبصورت لونڈا (ازہری نے کہا کہ زَمَّارَہ سے گانے والی عورت شاید مراد ہو) (اہل عرب کہتے ہیں):

غِنَاءٌ زَمِيْرٌ۔ اچھا گانا۔

زَمَرَ۔ گایا۔

زَمَّارَةٌ۔ بانسری اور بربط کو بھی کہتے ہیں۔

اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم یا بِمِزْمَارَةِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلعم (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ان گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے میں گا بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آں حضرت کے گھر میں، یا (آنحضرتؐ کے پاس۔ دکرمانی نے کہا۔ مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گانے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لئے نسبت دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، حضرت صدیق رضؓ نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرتؐ تھوڑے سے گانے بجانے کو خصوصاً کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

Marfat.com

لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ (آں حضرت نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبر کے مزامیر میں سے ایک مزمار ملا ہے (حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالٰی کی تعریف کرتے چنانچہ ساری زبورگیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام خوش آواز بھی تھے۔ آں حضرت نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

مَکَانٌ فِیْ مَلْقٰۃٍ مَزَامِیْرُ سَیَرْمُوْبِہَا۔ گویا اُس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طبیعی نے کہا کہ:۔

زِمَارَۃٌ۔ جو یعنی ستار اس کو شبابہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نووی نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالی اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلات مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے اور صرف آواز سے بغیر مزامیر کے کردہ ہے اور اجنبی عورت سے سننا اور زیادہ مکروہ ہے۔) کذا فی مجمع البحار"

اَمَرَ بِمَحْقِ الْمَزَامِیْرِ۔ مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔

سَبْعُوْنَ اَلْفَ زُمَّارَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ ستر ہزار کا ایک گروہ

اُتِیَ بِہٖ اِلَی الْحَجَّاجِ وَفِیْ عُنُقِہٖ زِمَارَۃٌ۔ سعید بن جبیر حجاج ظالم کے پاس لائے گئے، ان کی گردن میں ایک پٹہ پڑا تھا۔ (وہ پٹہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں، حجاج مردود ایسے باعلم عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کرکے بلوایا اور

Marfat.com

آخر اُن کو شہید کر ڈالا)۔

اِبْعَثْ اِلَیَّ بِفُلَانٍ مُزَمَّرًا مُسْتَمِعًا۔ فلاں شخص کو میرے پاس طوق اور بیڑی ڈال کر بھیجدے۔

وَلِیْ مُسْتَمِعَانِ وَزَمَّارَۃٌ۔ میرے پاس دو بیڑیاں ہیں اور ایک طوق۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِیْرَ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بھیجا کہ میں باجوں کو میٹ دوں۔

اُمِرْتُ بِمَحْقِ الْمَزَامِیْرِ۔ مجھ کو مزامیر میٹ دینے کا حکم ہوا۔

لَا تَاْکُلِ الزِّمِّیْرَ۔ زمیر (ایک قسم کی مچھلی ہے) مت کھا۔

زَمْزَمَۃٌ۔ گونجنا، آواز کرنا، گنگنانا، اس درجہ آہستہ گائیں یا بجائیں کہ واضح طور پر سمجھ میں نہ آئے۔

وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِہٖ شَفَتَایَ۔ نہ میرے لبوں نے اُس کو گنگنایا۔

وَانْہَہُمْ عَنِ الزَّمْزَمَۃِ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک عامل کو پارسیوں کے بارے میں لکھا ہے) اُن کو کھاتے وقت گنگنانے سے منع کر۔

زَمْزَمُ۔ ایک مشہور کنواں ہے مکہ میں (یہ مَآءٌ زُمَازِمٌ یا زَمْزَمٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی بہت پانی۔ چونکہ اس کنویں میں پانی بہت ہے اس مناسبت سے اس کا نام زمزم رکھا گیا)۔

زَمْزَمَۃ۔ شیر کی آواز، بجلی کی آواز۔

زِمْزِمَۃ۔ جماعت اور پچاس اونٹ یا آدمی یا جنوں کا ایک گروہ یا درندوں کا۔

فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَہٗ فِیْہَا زَمْزَمَۃٌ ایک روایت میں رَمْرَمَۃٌ ہے۔ یعنی ایک چادر اوڑھے گنگنا رہا تھا۔

زَمَعٌ۔ ڈرنا، دہشت کھانا۔

زَمَعَانٌ۔ جلدی یا دیر میں چلنا، ہکا ہونا۔

تَزْمِیْعٌ اور اِزْمَاعٌ۔ ایک امر کا مصمم ارادہ کرنا۔

اِنَّکَ مِنْ زَمَعَاتِ قُرَیْشٍ۔ تم قریش کے چھوٹے ٹیلوں میں سے ہو (یعنی قریش کے اکابر اور بڑی شاخوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے زَمَعَۃٌ کی، یعنی چھوٹا ٹیلہ (ٹیلہ)۔

زَمْعَۃ۔ ام المومنین حضرت سودہ کے والد کا نام تھا۔

زَمِعِیٌّ۔ بخیل، زود خشم، مکار۔

زَمُوْعٌ۔ جلد باز۔

زَمِیْعٌ۔ جلد باز اور بہادر۔

اَزْمَعُ۔ آفت، مصیبت، زیادہ انگلیوں والا شخص۔

خُذْ مِنْ شَعْرِکَ اِذَا اَزْمَعْتَ عَلَی الْحَجِّ۔ جب تو حج کا قصد کرے تو اپنے بال کتروالے یا منڈالے۔

زَمْلٌ یا زَمَلٌ یا زَمَالٌ یا زَمَالَانٌ۔ لنگ کرنا، اٹھانا، ساتھ بٹھالینا۔

زُمُوْلٌ۔ متابعت کرنا۔

زَمِّلُوْہُمْ بِثِیَابِہِمْ وَدِمَائِہِمْ۔ اُن کو اُن کے کپڑوں اور خونوں میں لپیٹ دو (یعنی شہدائے اُحد کو۔ مطلب یہ ہے کہ غسل دینا ضرور نہیں) اہل عرب کہتے ہیں:

تَزَمَّلَ بِثَوْبِہٖ۔ اپنے کپڑے میں لپٹ گیا۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ان میں کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں (یعنی سعد بن عبادہؓ)۔

زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ۔ مجھ کو کپڑے سے ڈھانپ دو (یعنی کپڑا اُڑھا دو)۔

فَلَمْ اٰتِیْ وَلَا اُزَمِّلُ۔ (مجھ کو اس کے دیکھنے سے سردی اور کپکپی آجاتی، گرمیں کپڑا نہیں اوڑھتا تھا۔

لَئِنْ فَقَدْتُمُوْنِیْ لَتَفْقِدُنَّ زِمْلًا عَظِیْمًا۔ اگر تم مجھ کو کھودو گے (یعنی میں مرجاؤں گا) تو ایک بڑے بوجھ کو کھودوگے (یعنی علم و فضل کی گٹھری کو) (ایک روایت میں زُمَّلًا جو صحیح نہیں ہے)

غَزَا مَعَہٗ ابْنُ اَخِیْہِ عَلٰی زَامِلَۃٍ۔ ان کے بھتیجے نے ان کے ساتھ ایک لدو اونٹ پر (جس پر اناج، پانی اور اسباب وغیرہ لادا جاتا ہے) بیٹھ کر جہاد کیا۔

Marfat.com

وَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلعم وَزِمَالَةُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّاحِدَةً۔ آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ کی سواری کا جانور، توشہ اور سامانِ سفر ایک ہی تھا (ملا جلا)

اِنَّهٗ مَشٰى عَنْ زَمِیْلٍ۔ دوسرے کے ساتھ مل کر چلا۔

زَمِیْلٌ۔ اس ہم سفر کو کہتے ہیں کہ جس کا سامانِ سفر اور زادِ راہ تیرے سامان کے ساتھ ایک ہی جانور پر لدا ہو (مثلاً اس زمانہ میں دو شخص شغدف میں ایک اونٹ پر سوار ہوتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے زمیل ہوتے) ہمسفر اور ردیف دونوں کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔

لِلْقِسِیِّ اَزَامِیْلُ وَغَمْغَمَةٌ۔ کمانوں کی آوازیں اور گنگناہٹ جھنجھناہٹ آ رہی تھی۔

اَزَامِیْلُ۔ اَزْمَلٌ کی جمع ہے بمعنی آواز۔

زَمِلٌ اور زُمَّلٌ۔ بزدل، ناتوان۔

زَمَلَةٌ۔ عیال و اطفال جیسے اَزْمَلٌ ہے۔

زُمَّلٌ اور زُمَّالٌ اور زُمَّالَةٌ اور زُمَّیْلٌ اور زُمَّیْلَةٌ کے معنی بھی بزدل اور ناتوان کے ہیں۔

اَزْمَلَةٌ۔ بہت۔

اِزْمِیْلٌ۔ برمہ۔

مُزَّمِلٌ۔ کپڑے میں لپٹا ہوا

زَامَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فِیْ شِقِّ مَحْمِلٍ۔ میں امام جعفرؒ کے ساتھ محمل کے ایک جانب بیٹھا۔

كُنْتُ زَمِیْلَ اَبِیْ جَعْفَرٍ۔ میں امام جعفرؓ کا ردیف تھا (یعنی سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌّ۔ باندھنا، تنگ کرنا، اونچا کرنا، بھر دینا، تسمہ لگانا۔

لَا زِمَامَ وَلَا خِزَامَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں ناک چھیدنا نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے ناکوں میں سوراخ کر کے اس میں نکیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رو سے ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور ہند کے مسلمانوں نے یہ بری رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید کر اس میں نتھ یا بلاق پہناتے ہیں۔ اس سے عورت کی صورت اور بگڑ جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ تَلَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَیٍّ وَهُوَ زَامٌّ لَا یَتَكَلَّمُ۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو قرآن پڑھ کر سنایا، وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے ہوئے تھا۔ بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ تھا) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَمَّ بِاَنْفِهٖ۔ ناک بھوں چڑھائی (یعنی اظہار ناراضی کیا)

رَجُلٌ زَامٌّ۔ ڈرا ہوا مرد۔

رَاٰى رَجُلًا یَطُوْفُ بِزِمَامِهٖ۔ ایک شخص کو دیکھا ڈوری بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو گھسیٹ رہا تھا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹتے ہیں)۔

یُمْسِكُوْنَ اَزِمَّةَ قُلُوْبِ ضُعَفَاءِ الشِّیْعَةِ۔ شیعہ ناتوانوں کے دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں گے)۔

اَمْكَنَ الْكِتَابَ مِنْ زِمَامِهٖ۔ اپنی عقل سے لکھنے پر قدرت پائی۔

زَمَنٌ یا زُمْنَةٌ یا زَمَانَةٌ۔ لنجا ہونا

اِزْمَانٌ۔ ایک زمانہ گزرنا، اقامت کرنا۔

زَمَنٌ اور زَمَنَةٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا چھ مہینے یا دو مہینے سے لے کر چھ مہینے تک۔

مُزْمِنٌ۔ پرانا۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔ جب دن رات برابر ہوں، یا جب آخری زمانہ ہو (قیامت کے قریب)، تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔

یَاْتِیْ زَمَانٌ لَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا۔

زَمَانُ الْمَهْدِیِّ وَنُزُوْلِ عِیْسٰى۔ امام مہدی اور

Marfat.com

زَنَخَۃ۔ اس کی تعریف کی، اس کو بھلایا، دفع کیا، معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام تیمولی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے زَنَخ کو جیم سے ہے۔ اور عَنَزَنَخ کو بمعنی تطاول اور دست درازی لکھا ہے حالانکہ زَنَخ نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا۔ اور نہ عَنَزَنَخ مستعمل ہے)۔

زَنَخٌ یا زِنَخٌ۔ جنیوں میں ایک قوم ہے۔

مُزَنَّخٌ۔ تھوڑا۔

زَنْجَبِیْلٌ۔ سونٹھ، شراب۔

زَنْخٌ۔ تعریف کرنا، دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ۔ بھر دینا، لکڑی پر لکڑی یا لوہا پتھری پر مار کر آگ نکالنا۔

زَنَدَ۔ پیاسا ہونا۔

تَزْنِیْدٌ۔ جھوٹ بولنا، چقماق سُلگانا، قصور سے زیادہ سزا دینا، بھر دینا۔

کَانَ یَقْتُلُ زَنَدَہٗ اِیْمَکَّۃَ۔ وہ مکہ میں آگ سُلگانے کا چقماق بنائے تھے (بعض نے زَنَدَہٗ بہ سکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زَنْدُ اُس جوڑ کو کہتے ہیں جہاں پر کلائی اور ہتیلی ملی ہے، یعنی پہونچا)

وَھَاتِ لِیْ زِنَادِیْ۔ تمہارے سبب سے میرے چقماق نے آگ دی (یعنی تمہاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مُزَنَّدٌ۔ بخیل۔

زَنْدُ وَرَدَ۔ ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے

طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ۔ لمبے پہونچے والا۔

تَزَنَّدَ۔ جواب دینے سے عاجز ہو اعضو ہوا۔

زَنْدَانِ۔ چقماق کے دونوں ٹکڑے (محمد میں ہو کر)

زَنْدٌ۔ وہ لکڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی لکڑی اور نیچے کی لکڑی کو، جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَۃ سُفْلٰی کہیں گے، اس کا تثنیہ زَنْدَانِ اور جمع زِنَادٌ ہے)

زَنْدَقَۃٌ۔ بے دینی، الحاد۔

اُتِیَ بِزَنَادِقَۃٍ۔ حضرت علیؓ کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنَادِقَۃٌ۔ جمع ہے زِنْدِیْقٌ کی۔ یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو دو خداؤں کے قائل ہیں۔ یعنی نور اور ظلمت کے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی۔ یہ لفظ زِنْدِیْق سے اخوذ ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زرتشت نے اپنے معتقدین میں پھیلایا تھا۔ اب یہ لفظ زِنْدِیْق ہر ملحد اور بدین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے مجمل میں عبداللہ بن سبا کے ساتھی مراد ہیں۔ یہ شخص دین کے یہود میں سے تھا اور بخاری سے مسلمان ہو کر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلایا۔ ہزار ہا آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔ پہلے تو حضرت عثمان رضؓ کو شہید کرنے کے لئے لوگوں کو بر انگیختہ کیا، اس کے بعد حضرت علی رضؓ کے ساتھیوں میں شریک ہو کر ان کو بہکایا۔ حضرت علی رضؓ کو خدا بنایا۔ چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز لوگ حضرت علیؓ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو، اگر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی بلکہ اسی قسم کے فتنہ سے نجات دلانے کے لئے آپ نے اُن کو آگ میں جلوا دیا۔

مَنْ تَمَنْطَقَ تَزَنْدَقَ۔ جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرنا اور علم منطق کی بنیاد پر بحث کرنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

اَلزَّنَادِقَۃُ ھُمُ الدَّھْرِیَّۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ وَمَا یُھْلِکُنَا اِلَّا الدَّھْرُ۔ زنادقہ وہ دہریوں کو کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ کی کوئی حقیقت ہے۔ یہ لایعنی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے (اور

Marfat.com

ہم لوگ زمانہ کے گزرنے سے مرتے ہیں۔

(مترجم کہتا ہے کہ ان بے دینوں کے کئی گروہ ہیں۔ دہریہ طبیعیہ، مادّیہ۔ ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچری کہتے ہیں۔ یہ سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیا مادّہ کے اجزائے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بنجاتی ہیں۔ پھر جب اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ہلاک ہو کر اسی مادّہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں یہی کون وفساد دُنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا۔ دنیا کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ قیامت، حشر ونشر، ملائکہ، جنّ، بہشت اور دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں۔ مفاتیح العلوم میں ہے کہ زنادقہ ثنوی مانویہ ہیں، یعنی مانی کے پیرو۔ اور مزدکیہ بھی انہی میں ہیں، یعنی مزدک حکیم کے پیرو، جو نوشیروان کے باپ قباد کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اُس نے اباحت اور اشتراک کو جاری کیا تھا۔ یعنی مال وزر اور عورتوں میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت سے چاہے اس کی رضامندی سے مباشرت کرے۔ اِسی طرح دَولت ومتاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے اِس حکیم نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

اِنِّیْ اَصَبْتُ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ زَنَادِقَۃً۔ میں نے ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس طرح ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں، اور اسلام کی بیخ کنی کے خواہاں ہیں۔ یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم میں دینی حمیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی کو چھوڑ کر اہلِ باطل کے نظریات کو اپنا کر فرزانہ بنیں)۔

زَنْقٌ۔ مُنہ بند لگانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا۔

زِنَاقٌ۔ وہ حلقہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھ اُس میں رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کرے۔

تَزْنِیْقٌ۔ جانور کے چاروں پیر باندھ دینا۔

وَاِنَّ جَھَنَّمَ یُقَادُ بِھَا مَزْنُوْقَۃً۔ دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ کر لائیں گے۔

شِبْہَ الزِّنَاقِ۔ (مجاہد نے اِس آیت لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗ اِلَّا قَلِیْلًا کی تفسیر میں کہا کہ) زناق کے مشابہ (کوئی چیز) اُن پر لگا دوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھاٹے بندھوا دوں گا)۔

اِنَّہٗ ذَکَرَ الْمَزْنُوْقَ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقُّہٗ لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ۔ (ابوہریرہؓ نے) مزنوق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا ہوا اللہ کی یاد نہ کرتا ہو۔

مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذِہِ الزَّنَقَۃَ فَیَزِیْدُھَا فِی الْمَسْجِدِ۔ کون شخص اِس تنگ کوچہ کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے۔

زَنَمَۃٌ۔ کان کا وہ ٹکڑا جس کو کاٹ کر لٹکتا چھوڑ دیں، یا گوشت کا لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے۔

زُنَامٌ۔ آفت۔

تَزْنِیْمٌ۔ برانگیختہ کرنا۔

زَنِیْمٌ۔ وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ اس خاندان سے نہ ہو۔

زَنَمَتَانِ۔ دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں۔

بِنْتُ نَبِیٍّ لَیْسَ بِالزَّنِیْمِ۔ پیغمبر کی بیٹی جو زنیم نہیں ہے بلکہ اپنے خاندان کے اشرفُ الاشراف میں سے ہے۔

اَلضَّائِنَۃُ الزَّنَمَۃُ۔ لوتھڑے والی بھیڑ (ایک روایت میں زَلَمَۃٌ ہے معنی وہی ہیں۔

زَنٌّ۔ سونگھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا۔

تَزْنِیْنٌ۔ ماش کھانا۔

زِنٌّ۔ ماش۔

Marfat.com

زَنْ۔ تھوڑا، قلیل۔

لَا یُصَلِّیْنَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ زَنِیْنٌ۔ تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَلَا صَلٰوۃَ الزَّنِیْنِ۔ اللہ تعالیٰ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی جو پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو۔

لَا یَؤُمَّنَّکُمْ اَلْھَرُ وَلَا اَزَنُّ وَلَا اَقْرَمُ (نماز کے لئے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا عضو نہ ہوا ہو نہ وہ جو پیشاب یا پاخانہ روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی طرف مائل ہو) نہ وہ جو دو سوا ہی ہو۔

مَا رَاَیْتُ رَئِیْسًا مُعْرِبًا یُزَنُّ بِہٖ۔ میں نے کوئی جنگی سردار اُن کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علی رضی کی مثل یا بات آپ کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن عباس نے کہی)

اِیَّاکُمْ وَالزَّنُّ بِالْبُخْلِ۔ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں)

فِیْ مِنٰی قُرَیْشٌ یُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ۔ قریش کا ایک جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے۔

حَمَّادٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ۔ پاک دامن پنیدہ مزاج جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جا سکتا (یہ حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہ رضی کی تعریف میں کہا)

زِنَۃٌ۔ قول، وزن (یہ لفظ اصل میں وَزْنٌ تھا مناسبتِ لفظی سے یہاں ز کیا گیا)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی میں، اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن میں بیان کرتا ہوں۔

زِنًی یَا زِنَاءٌ بکاری جیسے مُزَانًا ہے۔

زِنَۃٌ اور زِنْیَۃٌ کے معنی بھی بدکاری۔

قُذِفَتْ بِالزِّنْیَۃِ۔ قطعۂ زمین جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں۔

نَحْنُ بَنُو الزَّنِیَّۃِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَۃِ۔ (مالک بن نعلبہ کی اولاد آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں، آپ نے فرمایا۔ نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زانی کی اولاد کو بھی کہتے ہیں، اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے ایسا موہم لفظ مُردا سمجھا)۔

زَنِیَّۃٌ۔ آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

وَلَدُ رِشْدَۃٍ۔ حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)۔

اِذَا زَنَی یَمَانٍ۔ اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لئے حرام نہ ہوگی۔

فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ۔ آنکھ کا زنا بدنیتی سے گھورنا ہے (مسلم شریف میں ہے کہ جب تو غیر عورت کو بدنیتی سے گھورے تو بس تُو زنا کر چکا) اس لئے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)۔

کُتِبَ عَلَیْکُمْ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا۔ جو زنا کا حصہ اُس کے نصیب میں لکھا ہے (آنا وہ ضرور کرے گا (یعنی کوئی تو حقیقۃً زنا کرے گا یعنی دخول، اور کوئی مجازاً یعنی بدنظری، بوسہ اور مساس وغیرہ)۔

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ۔ اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کا تو یہ حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے، نہ یہ کہ خود اُس کی آبروریزی کرے)۔

اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ۔ نکاح ہو چکنے کے بعد زنا کرنے والا۔

دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے (شرائطِ ایمان کے ساتھ)، وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا گو اس نے زنا یا چوری کی ہو۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔ مومن ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (عمل زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے۔ پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے۔ جیسے کہ

Marfat.com

اِس دوسری حدیث میں ہے کہ):

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ۔ یعنی آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی، مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مُراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہوگیا۔ بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مومن کو زنا کرنا لائق و سزاوار نہیں)۔

دِرْهَمٌ مِنْ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً۔ سُود کا ایک درہم لینا اللہ تعالےٰ کے نزدیک ستّر بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ زَانٍ۔ زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (یا جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے جب کہ وہ پاخانہ اور پیشاب روکے ہوئے ہو)۔

باب الزاء مع الواو

زَوْجٌ۔ ترغیب دینا، شوہر، بیوی، شکل، رنگ، جفت، جوڑا۔

تَزْوِيجٌ۔ نکاح کر دینا، جوڑا ملا دینا۔

تَزَوُّجٌ۔ نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)۔

زَاجٌ۔ پھٹکری۔

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ قِيلَ وَمَا زَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ أَوْ عَبْدَانِ أَوْ بَعِيرَانِ۔ جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے تو بہشت کے فرشتے اس کی طرف لپکیں گے (اس کو بہشت میں لیجانے کے لئے) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مُراد ہے؟ جواب میں فرمایا، دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو پیسے یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)۔

مَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ۔ جو اللہ کے واسطے ایک جوڑ دے۔

لِكُلِّ زَوْجَتَانِ۔ ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتوں کا ملے گا یا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مُراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)۔

أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجًا حضرت عائشہؓ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑا تھے)۔

زَوْجًا۔ بالفتح، صفت ہے مملوکین کی (اہل عرب کہتے ہیں، هما زوجان اور هما زوج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اِشکال نہ ہوگا۔ (ایک روایت میں زَوْجَيْنِ ہے) (بعض حضرات نے زَوْجٌ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکین سے نکلتی ہے۔ یعنی حضرت عائشہؓ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور اپنی لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)۔

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اُس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو دیا ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر۔ اِس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اُجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صلعم۔ اِس باب میں آں حضرتؐ کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا۔

تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ۔ تین برس بعد مجھ سے صحبت کی۔

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا۔ ابو سفیان نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میں اپنی بیٹی اُمّ حبیبہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف اور بے اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں۔ کیونکہ اُمّ حبیبہ سے آپ کا نکاح ۶ھ یا ۷ھ میں ہوا ہے اور اس وقت ابو سفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے بعض نے اِس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابو سفیان

Marfat.com

کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کروں، اپنا دل خوش کرنے کے لئے۔ یا اس کا یہ گمان ہو کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا)۔

فَإِنْ كَانَ زَوَاجًا۔ اگر عقد ہو۔

إِنَّ آدَنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَهُ مِنَ الْحُورِ اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجًا مِنْ الدُّنْيَا۔ اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر حوریں ملیں گی۔

وَيُجْزِئُ الْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ كَمَا يُجْزِئُ لِلزَّوَاجِ جمعہ کے لئے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لئے کیا جاتا ہے (یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)۔

زَوْدٌ۔ توشہ تیار کرنا۔

تَزْوِيدٌ۔ توشہ دینا۔

تَزَوُّدٌ۔ توشہ لینا۔

إِزْدِيَادٌ اور اِسْتِزَادَةٌ۔ توشہ مانگنا۔

زَادٌ۔ توشہ۔

أَزْوَادٌ اور أَزْوِدَةٌ۔ "زَادٌ" کی جمع ہیں۔

أَمَعَكُمْ مِنْ أَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ۔ کیا تمہارے پاس تمہارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے۔

فَمَلَأْنَا أَزْوِدَتَنَا۔ ہم نے اپنے توشہ دان بھر لئے (أَزْوِدَةٌ سے مَزَادٌ مراد ہیں۔ یعنی توشہ دان)۔

فَجَعَلْنَا نَزَوَّدُنَا بِالْمَزَادِ وَنَا۔ ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزَوَّدْنَا پڑھا ہے، اس صورت میں یہ مصدر ہوگا، بمعنی زاد)۔

أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدِينِي۔ میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجئے۔

تَزَوَّدُوا مِنْهُ۔ اس قسم کی توشہ تیار کر لو۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کی قسم کے بارے میں کہا)۔

فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ کیونکہ ہڈی اور گوبر تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ آغذ ہوتا ہے کہ جن کھانے پیتے ہیں)۔

تَبِنٌ مَزَادَتَيْنِ۔ دو مشکوں کے بیچ میں۔

وَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرٌ۔ میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں۔

فَنِيَ الزَّادُ۔ توشہ ختم ہو گیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)

زَوْرٌ، يَا زِيَارَةٌ، يَا زُوَارٌ، يَا زُوَارَةٌ، يَا مَزَارٌ۔ ملاقات کے لئے آنا۔

تَزْوِيرٌ۔ جھوٹ بات کو آراستہ کرنا، سنوارنا، درست کرنا، خاطر داری کرنا، باطل کرنا، بگاڑنا، تحریف کرنا جھوٹا بنانا، تہمت لگانا۔

إِزْدِيَارٌ۔ زیارت کرنا۔

إِزَارَةٌ۔ زیارت پر مستعد کرنا۔

تَزَاوُرٌ اور إِزْدِوَارٌ۔ مڑنا، انحراف کرنا، عدول کرنا، ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا۔

إِسْتِزَارَةٌ۔ ملاقات کی درخواست کرنا۔

أَلَمْ تَسْمَعْ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِي ثَوْبَيْ زُورٍ۔ جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔ (شاعر درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے، عالم نہ ہو مگر جبہ اور عمامہ مثل علما کے پہنے۔ بعض نے کہا کہ فریب کے کپڑوں سے یہ مراد ہے کہ اکہرا کپڑا پہنے ہو مگر آستین دوہری رکھے تاکہ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں۔ ایسی چیز سے سیر ہونا جو اس کو نہیں ملی، اس کا مطلب بھی ہو کہ خواہ مخواہ کھانے کو پیٹ بھر کو ملی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں از راہ تکبر و فخر یہ بیان کرے کہ روز بریانی، پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں۔ یا پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر لوگوں سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق بھرے پڑے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک صاحب نابینا شبینہ سے متاثر تھے، صبح کو گھر سے

Marfat.com

باہر جانے لگے تو لبوں کو تر کرنے کے لئے کچھ نہ ملا، چراغ میں تیل بھی نہ تھا، اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر مل لی۔ ایک ذرا سا بتی کا ٹکڑا اُن کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی۔ جب اپنے دوستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لئے کہا۔ آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی نانا جان کے یہاں سویاں اور دودھ سے خوب سیر ہو کر آیا ہوں۔ یہ سنکر ایک ظریف دوست نے کہہ دیا، جی ہاں، جب ہی تو ایک سنوئی آپ کی مونچھ میں لٹک بھی رہی ہے۔ اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے، جھوٹا فخر اور تکبر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)۔

عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ۔ جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ قرآن شریف میں "وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" کے بعد "وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ" فرمایا)

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ۔ جو شخص جھوٹ بات بنانا نہ چھوڑے (اُس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو تو روزے سے اپنے بندوں کو ضبطِ نفس کا خوگر بنانا اور اُن کا تزکیہ کرنا ہے۔ اس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ یہ اللہ کی مشیت ہے)۔

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ شرک کی گواہی نہیں دیتے (یا مشرکوں اور اہلِ کتاب کے تہواروں اور عیدوں، میلوں ٹھیلوں میں شریک نہیں ہوتے۔ مثلاً ہولی، دیوالی اور جاترا وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے۔ بعض فقہا نے تو اِس کو شرک کہا ہے)۔

تُزَهِّدُ الْقُبُوْرَ۔ اس کو قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے۔ میں اس سے بچنے والا نہیں ہوں۔ یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)۔

فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ۔ دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے جانے لگے۔

زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طوافِ زیارت کر لیا۔

يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى۔ منیٰ کے دنوں میں کعبہ کی زیارت کرتے رہے۔

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات و دن وہاں جاتی اور روتی پیٹتی ہیں۔ بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ عورتیں مراد ہیں جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلا کر روئیں، بعض نے عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کو مطلقاً مکروہ رکھا ہے، طاؤس نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چند روز تک مَردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)۔

لَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔ اگر تو مرجاتا تو میں تیری قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آں حضرتؐ نے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں لعنت کی ہے)۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا۔ خیال کیا کہ مبادا ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمہارے دلوں میں راسخ ہو گئی ہے، شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ اجازت صرف مَردوں کے لئے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور عورت سب کے لئے)

مَنْ حَجَّ فَزَارَ۔ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (تو یہ فا تعقیب کے لئے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہو آئے) (مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے اس طرح کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کی، اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت دو طرح کی ہے مشروع و غیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں کو شامل ہے۔ غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء

Marfat.com

اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اِس غرض سے کی جائے کہ، وہاں نماز پڑھے یا دُعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مُرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہے۔ کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا، خاص اللہ جلّ جلالہٗ کے لئے ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اِس غرض سے کرنا کہ وہاں جاکر دُعا مانگیں گے یا مِنّت یا مُراد، گو اللہ تعالیٰ ہی سے سہی، مگر یہ طریقہ دُعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے، اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دُعا کا ارادہ پیدا ہو، وہاں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن مُردوں سے سوال کرنا اور اُن سے وہ اُمور مانگنا جو اللہ تعالےٰ سے خاص ہیں، مثلاً رزق کی کشائش، گناہوں کی مغفرت، اولاد کا دینا اور بیماری سے چنگا کرنا، یہ بالاتفاق شرک ہے، اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جاکر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لئے دُعا کرو، یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرو کہ وہ جلّ جلالہٗ ہمارا یہ مطلب پورا کردے، تو اِس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ توسل اور سفارش کا طریقہ بھی دُرست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا۔ جن لوگوں نے **اِس** طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انھوں نے اِس مسئلہ میں غلو اور تشدّد سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ ایک جماعتِ علماء اِس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے۔ اب زیارتِ قبور کے لئے سفر کرنا تو علماءِ اہلِ حدیث میں سے ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور اُن کے متبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا انھوں نے ناجائز رکھا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہئے، پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے۔ مگر اکثر علمائے اہلِ حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا جو تیری زیارت کو آئے اس کا بھی تجھ پر حق ہے۔

جَاءَنَا زَوْرٌ۔ ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے۔

حَتّٰى اَزَارَتْهُ شَعُوْبُ۔ یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرادی۔

كُنْتُ زَوَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَقَالَةً۔ میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

كَلَامٌ مُزَوَّرٌ۔ یعنی آراستہ کلام۔ درست کیا ہوا۔

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً زَوَّرَ نَفْسَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ اللہ تم اُس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لئے درست کیا۔ (یعنی ریاضت اور مشقت کرکے نفس کی اصلاح کی، اس کو اخلاقِ حسنہ سے آراستہ اور بُرے اخلاق سے پاک اور صاف کیا)۔

رَاٰهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيْدِ بِاَزْوِرَةٍ۔ اس کو لوہے میں جکڑا رسیوں سے بندھا دیکھا۔

اَزْوِرَةٌ جمع ہے زِوَارٌ یا زِيَارٌ کی۔ وہ رسّی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)۔

مَالِيْ اَرٰى رَعِيَّتَكَ عَنْكَ مُزْوَرِّيْنَ۔ (بی بی اُمِّ سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟ (تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے، جیسے حضرت عمرؓ کے انتظام سے خوش اور خرم تھی)۔

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

اِزْوَرَّ اور اِزْوَارَّ عَنْهُ۔ یعنی اس سے منحرف ہوا مُنہ پھیر لیا۔

بِالنُّخَيْلِ عَابِسَةً زُوْرًا مُنَاكِبُهَا۔ (یہ حضرت عمروؓ کا شعر ہے، گھوڑے لئے ہوئے ترش رُو، جن کے مونڈھے ایک طرف جھکے ہوئے۔

زُوْرًا۔ زَوَرٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی میل اور جھکاؤ۔

فِيْ خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ تَفْضِيْلٌ۔ اس کی پیدائش

میں دوسرے سینے والوں سے فضیلت ہے۔

زَوْرٌ۔ سینہ۔

بَنَاتُ الزَّوْرِ۔ دونوں جانب سینہ کی پسلیاں۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ حضرت عثمانؓ نے (جمعہ کے دن) تیسری اذان زوراء پر بڑھادی۔

زَوْرَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں (بعض نے کہا وہ ایک مینار تھا اور بعض نے کہا ایک پتھر تھا کافی بڑا مسجد کے دروازے کے پاس۔ بعض نے کہا ایک گھر تھا مدینہ کے بازار میں مؤذن اُس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)

آن حضرت صلعم کے دورِ مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھیں، پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذانِ تکبیر منبر سے اُترنے کے بعد۔ لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دُور دُور سے آنا پڑتا تھا، اسوجہ سے حضرت عثمانؓ نے ایک اذان اور بڑھادی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجائیں، لیکن اذان کے اس نئے انتظام کے بعد بھی اُن دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور ناواقف ہیں وہ لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآنِ حکیم کی رُو سے اُس اذان کو جو قبل خطبہ دی جاتی ہے بہت بلند آواز سے پکار کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کر دو اور اللہ کی یاد کے لئے چلدو۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل اذان ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہوگی اور وہ خرید و فروخت بند کیسے ہوگی)۔

تَزَاوَرُوا وَتَلَاقَوْا۔ ایک دوسرے کی زیارت ملاقات کرتے رہو۔

مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرِ۔ جو شخص شہر کے ایک گوشہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے۔

حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ۔ اللہ کو اپنی زیارت کرنے والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے۔

فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ فِي عَرْشِهِ۔ اللہ تعالیٰ سے اُس کے تخت پر زیارت کی۔

زِيَارَةُ اللّٰهِ زِيَارَةُ أَنْبِيَاءِهِ وَحُجَجِهِ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ۔ اللہ کی زیارت، اس کے پیغمبروں اور اماموں کی زیارت ہے، جس نے ان کی زیارت کی، اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ زُوَّارِكَ۔ یا اللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر۔

زُوَّارٌ جمع ہے زَائِرٌ کی جیسے زَائِرُوْنَ اور زُوَّرٌ ہے۔

وَتُنْحَرُ بِالزَّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدَى ضُحًى ثَمَانُوْنَ اَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُدُنُ۔ زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک رَے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے، جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں۔

زَوْعٌ۔ باگ ہلانا، کھینچنا (تاکہ جانور جلد چلے)۔

زَوْعَةٌ۔ قطع

تَزْوِيْعٌ۔ اُلٹنا، یک جا کرنا، خراب کرنا، بیکار کرنا۔

زُوْعٌ اور زُوَعٌ۔ مکڑی۔

زَاعَةٌ۔ پولس کے لوگ۔

زُوْعَةٌ۔ خراب نکمی چیز۔

زَوْغٌ۔ جھکنا، جھکانا، کج کرانا۔

زَوْفٌ۔ اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا، پنکھ اور دُم زمین پر پھیلا کر چلنا۔

مَوْتٌ زُوَافٌ۔ ناگہانی موت۔

زُوْفَاءُ۔ ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم۔

زُوْقٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

زُوَقٌ اور ذَاوُوْقٌ۔ پارہ۔

لَيْسَ لِيْ وَلِيْنِيْ اَنْ يَدْخُلَ بَيْتَنَا مُزَوِّقًا۔

Marfat.com

میرا اور کسی پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے۔

تَزْوِیْقٌ آراستہ کرنا، نقش ونگار کرنا، خوبصورت بنانا۔

تَزْوِیْقٌ دراصل زَاوُوْقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پارہ (کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر پڑھاتے ہیں، پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے)۔

اِذَا رَاَیْتَ قُرَیْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَیْتَ ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ جب تو قریش کے لوگوں کو دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنائیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش ونگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں اس وقت اگر تجھ کو موت آسکے تو مر جا۔ (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہوگی)۔

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زَاقِیَۃٌ کی یعنی چیخنے والا)

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّاوُوْقِ۔ تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے۔

زَاوُوْقٌ کو مدینہ والے زِیْبَقٌ کی جگہ استعمال کرتے ہیں پارہ کے معنوں میں۔

زَوْکٌ۔ چلنے میں مونڈھے ہلانا۔

زَوْکَانٌ۔ اکڑنا، اترا کر چلنا۔

زَوَّاکٌ۔ اترانے والا۔

زَوْلٌ یا زَوَالٌ یا زُوُوْلٌ یا زَوِیْلٌ یا زَوَلَانٌ چلا جانا، ہٹ جانا، گھٹ جانا، اونچا ہونا، ڈھل جانا۔

زَوَالٌ۔ سورج ڈھل جانے کا وقت۔

زَوْلٌ۔ عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ اور بہادر اور سخی اور بلا اور خفیف، ظریف، عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جثہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں۔

زَوْلَۃٌ۔ ہلکی، پھلکی، عقلمند عورت۔

رَاَی رَجُلًا مُبَیِّضًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ۔ ایک سفید رنگ کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے)۔

یَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِیْطٌ وَّتَزْیِیْلُ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی اونچا۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ خَالَطَهٗ سَهْمِیْ وَلَوْ كَانَ زَائِلَةً لَتَحَرَّكَ۔ خدا کی قسم میرا تیر اس میں گھس گیا۔ اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو حرکت کرتا۔

زَائِلَۃٌ۔ وہ جانور جو اپنی جگہ سے سرکے حرکت کرے۔

فِیْ فِتْیَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا۔ قریش کے چند نوجوانوں میں، جن میں ایک کہنے والا یوں کہنے لگا، جب وہ (یعنی مکہ والے) مسلمان ہوگئے تو اب چلدو (مدینہ کو چلے جاؤ)۔

اَخَذَهُ الْعَوِیْلُ وَالزَّوِیْلُ۔ اس کو چیخ پکار اور بیقراری شروع ہوگئی۔

یَزُوْلُ فِی النَّاسِ۔ ابو جہل لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ (یعنی بدر کے دن، ایک جگہ نہیں ٹھہرتا تھا)۔

بِزَوْلَۃٍ وَّجَنْسٍ۔ ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند بالمزینہ خوش مزاج گھر میں بیٹھنے والی۔

زَالَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا۔

مَا زَالَ۔ ہمیشہ۔

لَا یَزَالُ۔ ہمیشہ، کبھی اس کو زوال نہیں۔

زَوِیٌّ یا زَیٌّ۔ ہٹانا۔ پھیر دینا۔ ایک گوشہ میں کر دینا، روکنا، اکٹھا کرنا، قبض کرنا۔

اِنْزِوَاءٌ۔ گوشہ گیری۔

زَاوِیَۃٌ۔ دو خطوں کے ملنے سے جو کونا پیدا ہو۔

زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا اللہ تعالے نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا۔ میں نے پورب اور

صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔

كَانَ لَهٗ اَرْضٌ وَّرِثَهَا اَرْضٌ اُخْرٰى۔ ان کی ایک زمین تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا۔

زَرَابِيُّ۔ ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر دال پر الف رہ کی زمین تھی اور مکان تھا۔

زَوَايَا سَوَاءٌ۔ اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے (یعنی مربع چوکا طول و عرض برابر)۔

لَبُرْءٍ مِنَ النُّخَامَةِ۔ بلغم سے صحت ہی جاتی ہے۔

اِنِّيْ لَاَبْتَلِيْهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاُزْوِيْ عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ۔ میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزماتا ہوں، اس لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں۔

مَا زَوَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ وَّصِمَّا عَجَّلَ لَهٗ فِيْهَا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا اپنے مومن بندہ سے سمیٹ لی، وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا میں اس کو دے۔

(مجمع الجزین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ، مومن قیامت کے دن اپنے مالک سے عرض کرے گا۔ پروردگار دنیا والوں نے دنیا میں خوب چین اڑایا، عورتوں سے رغبت کی، نکاح کئے، نفیس عمدہ اور طاہر کپڑے پہنے، لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذائیں کھائیں، عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے۔ عمدہ آرام دہ رہوار (سواری پر سوار ہوتے رہے راے کرم فرما!) اب مجھ کو بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا، جتنا میں نے دنیا داروں کو دیا تھا، آنا فانا آفرینش سے اُس کے خاتمہ تک، اور مزید برآں کتنا اس کا)

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے۔

لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّزْوِيَ الْاِمَامَةَ عَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)

صَلّٰى فِيْ زَوَايَا الْبَيْتِ۔ اس حضرت نے کعبے کے چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز)۔

باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ يا زَهَادَةٌ۔ نفرت کرنا، چھوڑ دینا (بعض نے کہا کہ زَهَادَةٌ دنیا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دین داری یا کم خوری)

تَزْهِيْدٌ۔ نفرت دلانا، بُخل کہنا۔

تَزَهُّدٌ۔ عبادت اور ترکِ دنیا۔

تَزَاهُدٌ۔ حقیر سمجھنا۔

اِزْهَادٌ۔ کمتر سمجھنا، حقیر جاننا۔

اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّزْهِدٌ۔ سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال و متاع کم ہو یا جو دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے۔

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ[1] وَلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُّزْهِدٍ۔ اس سے حساب نہ ہوگا نہ اُس مومن سے جس کے پاس دُنیا کا سامان کم ہو۔

نُجْعَلُ يَزْقُدُهَا۔ آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی دیر تک رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کرنے سے مُراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں ہے)

اِنَّمَا لَزَهِيْدٌ۔ تو تھوڑا ہے۔

[1] یعنی اس عام سے جو اپنے سوار اور پروردگار دونوں کا حق ادا کرے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْدَفَعُوا فِي الْخَمْرِ وَتَرَاهَدُوا الْحَدَّ۔ (حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں۔

(شراب نوش افراد کے لئے اُس وقت تک سزا یہ تھی کہ، جُوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے۔ یہی سزا عہدِ رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی۔ اِس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہؓ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کی تاکہ، لوگ شراب پینے سے باز رہیں)۔

هُوَ أَنْ لَا يَغْلِبَ الْحَلَالُ شُكْرَهُ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرَهُ (زہری سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انھوں جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے، تو شکرِ خداوندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اُس کا قلب شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال و رزق کے خرچ کے وقت رضائے الٰہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے۔

(اگرچہ دوسرے لوگ اس کے سامنے ناجائز طریقوں سے دولت کرکے مال دار ہو رہے ہوں، مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مائگی پر صابر اور قانع رہے)۔

(طیبی نے کہا، زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی۔ اور اس میں اُس شخص کے قول کا رد ہے جو کہتا ہے کہ زہد ترکِ دنیا کرنے میلا کچیلا پھرنے اور بدمزہ کھانا کھانے کا نام ہے)۔

اَلزَّهَادَةُ أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدِكَ أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدِ اللهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ۔

زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں ہے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا بھروسا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسا رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال و متاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا) دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اِس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا۔ اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت اور آرام سے کہیں بہتر ہے)۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اتنی خوشی نہیں ہوتی، جتنی مصیبت سے دوچار ہونے میں ملتی ہے۔ کیونکہ نعمت میں ہماری مُراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے۔)

(حضرت نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ، میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور اُن سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے، جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس روز کچھ نہ ہوتا تو فرماتیں کہ، بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں۔ میں خوش ہو کر چلا آتا، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے۔ والدہ روز اُن میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جا کر پوچھتا کہ کچھ کھانے کو ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں۔ میں اِس پیٹ بھرو صورتِ حال سے تنگ آگیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کر کے وہ گیہوں ختم ہوئے۔ اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انھوں نے کہا "بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں"، مجھ کو اِس مہمانی کا سُنکر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالےٰ کا شکر بجالایا۔ سبحان اللہ! یہ بڑے کاملین کا درجہ ہے۔ ہم گنہگاروں کو تو اِس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر، اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)۔

أَفْضَلُ الزُّهْدِ إِخْفَاءُ الزُّهْدِ۔ افضل درویشی وہ

Marfat.com

ہے کہ اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے (لوگ جانیں یہ دنیادار ہے کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)۔

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مالک چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے، اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ کر نہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)۔

اَعْلٰی دَرَجَاتِ الزُّھْدِ اَدْنٰی دَرَجَاتِ الْوَرَعِ۔ زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے، تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا، یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)۔

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش، تیسرے دُنیا۔ تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہویٰ (یعنی خواہش نفس) کا اور ذال سے اشارہ ہے دُنیا کی طرف)۔

زَھَرٌ۔ سفید رنگ، خوبصورت ہونا۔

زُھُوْرٌ۔ چمکنا، روشن ہونا۔

اِزْھَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا، روشن کرنا۔

اِزْدِھَارٌ۔ چمکنا۔

اِزْھِیْرَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا۔

زَاھِیَۃٌ۔ ناز کرنا، اترانا۔

زَھْرَۃٌ۔ کلی۔

اَزْھَارٌ اور زُھُوْرٌ اور اَزَاھِیْرُ۔ زَھْرَۃٌ کی جمع ہیں، یعنی کلیاں۔

زُھْرَۃٌ۔ سفیدی، خوبصورتی۔

کَانَ اَزْھَرَ اللَّوْنِ۔ آں حضرتؐ سفید رنگ کے، چمکدار تھے (یہ زُھْرَۃٌ سے ہے۔ بمعنی تازگی اور حسن اور روشنی اور سفیدی)

اَعْوَرُ جَعْدٌ اَزْھَرُ۔ دجال ایک آنکھ کا کانا، گھونگھر بال والا، سفید رنگ ہوگا۔

جَمَلٌ اَزْھَرُ مُتَفَاجٌّ۔ سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)۔

یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّھْرِ۔ اُن اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھا پی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں۔

(یہ جمع ہے اَزْھَرَ کی۔ اس لئے "الزُّھْرِ" کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھائے پیئے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلائے)۔

اَزْھَرُ۔ چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی بیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَھْرَاءُ اور جمع زُھْرٌ ہے)۔

اَلزَّھْرَاوَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (یعنی چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)۔

اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ۔ جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰہُ لَکُمْ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا۔ مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جو چمکتی اور تر و تازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)۔

اِزْدَھِرْ بِہٖ فَاِنَّ لَہٗ شَاْنًا۔ اس برتن کو حفاظت سے رکھ یہ بہت کام آئے گا (اہل عرب کہتے ہیں کہ): قَضَیْتُ مِنْہُ زِھْرَتِیْ۔ میں نے اپنی حاجت اس سے

۵ چہ اندازم من بتو این است کہ تو طفلی و خانہ رنگین است۔

Marfat.com

زُھُوْلٌ۔ پچکا۔
زَھَالِیْل۔ "زُھْلُوْل" کی جمع ہے
کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے۔
تَمْشِیْ الْفُرَادٰی عَلَیْھَا ثُمَّ یَزْلَقُھَا عَنْھَا لَبَانٌ وَّاَثْرَابٌ زَھَالِیْلُ۔ یعنی جُوں اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسال دیتا ہے اور باریک کریں۔

زَھَمٌ۔ منزور ہونا، بہت باتیں کرنا، جھڑکنا، منع کرنا۔
زَھَمٌ۔ پچکا ہونا۔
زُھْمٌ۔ بدبُو، چربی۔
زَھِمٌ۔ موٹا چربی دار۔
زُھَمٌ۔ اور زَھَمٌ۔ موٹے گوشت کی بدبُو۔
وَعَجَائِبُ الْاَرْضِ مِنْ زَھَمِھِمْ۔ زمین ان کے (یعنی یاجوج وماجوج کے) گوشت کی بدبو سے منتن ہو جائے گی (ان کی نعشیں اس کثرت سے زمین پر پڑیں گی)
مِلْأَ زَھَمِھِمْ۔ ان کی بدبو بھر کر۔

زَھُوْ یَا زُھُوْ یَا زُھَاءَ۔ چمکنا، روشن ہونا، بڑھنا، زیادہ ہونا، جھوٹ بولنا۔
نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَزْھُوَ یَا یَزْھُوْ اَحْمَرُ
میوہ کو اُس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سُرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں)
(اہل عرب کہتے ہیں کہ:)
زَھَا النَّخْلُ۔ کھجور کے پھل نکل آئے۔
لَا تَشْتَرُوا الزُّھْوَ۔ کھجور کو مت بھگو (اس کا شربت پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ (ایک دوسری روایت میں کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا)۔
حَتّٰی تَزْھُوَ۔ یہاں تک کہ اُس پختگی ظاہر ہو (زردی یا سُرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مگر خطابی نے کہا کہ صحیح حَتّٰی تَزْھٰی ہے)

زُھَاءُ ثَلٰثِمِائَۃٍ۔ تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ (یہ تَزْھُوْنَ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ کس قدر ہیں)
(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں سات افراد سے اَسّی افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات طلیحہ کی جمعیتوں کے بارے میں ہیں)۔
اِذَا سَمِعْتُمْ بِنَبِیٍّ یَاْتُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یُدْعٰی زُھَاءَ یَعْجَبُ النَّاسُ مِنْ زِیِّھِمْ فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَۃُ۔ جب تو سُنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے منزور لوگ ایسے آرہے ہیں، جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت آن پہنچی۔
مَنِ اتَّخَذَ الْخَیْلَ زُھَاءً دَرَبَ زُھَاءً عَلٰی اَھْلِ الْاِسْلَامِ فِیْ عَلِیَّۃٍ وَّدُنْیَا۔ جو شخص راہ اکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت سے گھوڑے رکھے، وہ اُس پر عذاب ہوں گے (قیامت کے دن یہ گھوڑے اُس پر وبال ہوں گے)۔
(اہل عرب کہتے ہیں کہ:)
شَرِبَ الرَّجُلُ فَھُوَ مَزْھُوْ۔ یعنی وہ شخص منزور ہو گیا (اور نَھَایَزْھُوْ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلَی الْمَاشِیْ الْمَزْھُوْ۔ اللہ تعالیٰ منزور فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ منزور اور تکبر کی دونوں صفات یک جا جمع نہیں ہو سکتیں)۔
اِنَّ جَارِیَتِیْ تَزْھٰی اَنْ تَلْبَسَہٗ فِی الْبَیْتِ۔ اس کرتہ کو میری لونڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرے گی (گھر کے باہر یا تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا)
لَوْلَا اَنْ یَّدْخُلَ النَّاسُ زَھُوْ لَسَلَّمْتُ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ قُبُلًا۔ اگر لوگوں میں خود ستائی کا اندیشہ ہوتا تو فرشتے سامنے آکر تم کو سلام کرتے۔
زُھَاءُ اَلْفٍ۔ اندازاً ایک ہزار۔

Marfat.com

بابُ الزاء مع الیاء

زِیْبٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یا فا اور حیفا کے درمیان ایک کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔

تَزَیُّبٌ۔ ٹھوس ہونا، جمع ہونا۔

اِزْیَبٌّ۔ سخت اور شدید۔

اِزْیَبَّۃٌ۔ بخیل عورت۔

اِسْمُھَا عِنْدَ اللّٰہِ الْاَزْیَبُ وَعِنْدَکُمُ الْجَنُوْبُ۔ اس ہوا کا نام اللہ کے پاس "ازیب" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو (مکہ والے جنوبی ہوا کو ازیب کہتے ہیں)۔

زِیْبَقٌ۔ پارہ

زَیْبَقٌ۔ عوام "زِیْبَقٌ" کو بہ فتحہ زا استعمال کرتے ہیں، معنی وہی ہیں۔

زَیْتٌ۔ روغنِ زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کھلانا۔

تَزْیِیْتٌ۔ زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، تیل ملنا۔

اِزْدِیَاتٌ۔ زیتون کا تیل ملنا۔

اِسْتِزَایَۃٌ۔ زیتون کا تیل مانگنا۔

کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْکُلُ بِالزَّیْتِ۔ عبد اللہ رضؓ بن عمر روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی منے کے دنوں میں زیتون کا تیل بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے)۔

زَیْحٌ یا زُیُوْحٌ یا زَیْحَانٌ۔ دُور ہونا، چلدینا، کھول دینا۔

اِزَاحَۃٌ۔ دُور کرنا۔

زَاحَ عَنِّیَ الْبَاطِلُ۔ جھوٹ اور باطل میرے پاس سے دُور ہوگیا، مٹ گیا۔

زَیْدٌ یا زِیْدٌ یا زَیَدٌ یا زِیَادَۃٌ یا مَزِیْدٌ یا زَیْدَانٌ۔ بڑھنا، بڑھانا۔

تَزْیِیْدٌ۔ بڑھانا۔

تَزَیُّدٌ۔ بڑھنا (جیسے اِزْدِیَادٌ ہے)۔

عَشْرًا اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ۔ اس کا دس گنا میں اور بڑھاؤں گا۔ (ایک دوسری روایت میں وَاَزِیْدُ ہے، یعنی اس سے زیادہ)

زِیَادَۃُ الْکَبِدِ۔ جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ لٹکا رہتا ہے (مچھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا وہ ملے گی)۔

لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا۔ میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اُس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا، صرف فرض ادا کروں گا۔ اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ شاید راوی اس کو بھول گیا)۔

(بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوتے تھے اس لئے آں حضرتؐ نے اُن کو صرف فرائض بتلائے، سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی، ایسا نہ ہو کہ اُن پر بار ہو جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقی مراتب ہوگی، البتہ اُن پر نجات موقوف نہیں ہے)۔

مَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَ ظَلَمَ۔ جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھویا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مُراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا۔ اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ، آں حضرتؐ نے اعضائے وضو کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھویا لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگرچہ اولیٰ تین بار دھونا ہے)۔

مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔ آں حضرتؐ نے رمضان اور غیر رمضان کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (آٹھ رکعت

Marfat.com

تھی)۔

زَیْدُ بْنُ حَارِثَہ۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ مشہور صحابی ہیں، جن کو آں حضرتؐ نے بیٹا بنایا تھا)

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِیَادَۃً یا وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔ تین دن اور زیادہ۔

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے (اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاریؒ نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اُتریں گے تو) حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے اور آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ اَوْ اَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سُود میں مُبتلا ہوا۔

مَزَادَۃٌ۔ مشک۔

زِیَادُ بْنُ سُمَیَّۃَ۔ وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیاد اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمرؓ کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے، اگر میں زنا کا اقرار کروں گا شروع میں زیاد حضرت علیؓ کے رفقاء میں سے تھا، پھر معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخر کار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبداللہ بن زیاد نے امام حسینؓ سے جنگ کی اور حادثۂ کربلا پیش آیا)

زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ، مشہور امام ہیں ائمہ اہلِ بیت میں سے، ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں، ان کے متبعین زیدیہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے اس کے بعد مطالعۂ حدیث کے نتیجہ میں اہلِ سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اثنا عشری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحییٰ، محمد اور ابراہیم وغیرہ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقرؒ تھے تو زید کا دعوئ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقرؒ نے اپنی امامت کو کب آشکارا کیا تھا۔ حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا، دشمنوں سے مقاتلہ کیا۔ اِن وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے۔ زیدیہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہو اور تلوار اٹھائے، امامت کا دعویٰ کرے، تو اس کی امامت صحیح ہے۔)

ہم اہلِ سنت بھی یہی کہتے ہیں، صرف دائرۂ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں، یعنی ہر قرشی کی امامت صحیح ہے۔ اگر بنی فاطمہ سے ہو تو اور نورٌ علیٰ نور ہے۔

زَوَادَۃٌ۔ بمعنی زیادت۔

ذُو الزَّوَائِدِ۔ شیر۔

زِیْرٌ۔ عقل اور تدبیر۔

اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زِیْرَ لَہٗ۔ دوزخی وہ ناتواں اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا رہے) (مشہور روایت لَا زِبْرَ لَہٗ ہے بائے موحدہ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا)

لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ کَاسِرًا وِسَادَۃً یَتَّکِئُ عَلَیْہِ وَیَاخُذُ فِی الْحَدِیْثِ فِعْلَ الزِّیْرِ۔ تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکیہ توڑتا رہتا ہے، اُس پر ٹیکا دیئے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو۔

زِیْر۔ وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلامی اور صحبت پر فریفتہ ہو۔

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ۔ مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے مُنہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالےٰ نے

Marfat.com

حضرت ایوبؑ سے فرمایا، ایسا کون شخص ہے جو شہر کے منہ میں لگام ڈالے)۔

كُنْتُ اَكْتُبُ الْعِلْمَ وَاُلْقِيْهِ فِيْ زِقٍّ نَارًا (امام شافعیؒ نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کر لیتا تھا، اور ان کو ایک مشکے میں ڈالدیتا تھا۔

زیغ یا زَيَغَانٌ اور زَيْغُوْغَةٌ۔ جھکنا۔

اِزَاغَةٌ۔ جھکانا۔

تَزَايُغٌ۔ جھکنا۔

لَا تُزِغْ قَلْبِيْ۔ میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)

(اہلِ عرب کہتے ہیں کہ):

زَاغَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ یعنی راستے سے پھسل گیا، دوسری طرف مڑ گیا۔

اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں اس حضرتؐ کا کوئی کام ترک کر دوں (جو آپؐ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہِ سنت کو چھوڑ کر، حق اور جادۂ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)۔

وَاِذَا زَاغَتِ الْاَبْصَارُ۔ جب نگاہیں کج ہو جائیں (سیدھ جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)۔

رَخَصٌ قِيْدَ الزَّاغِ۔ کوّے کھانے کی اجازت دی (یہ کوّا سفید ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سُرخ ہوتے ہیں۔ معمولی کوّے سے چھوٹا ہوتا ہے، مُردار اور نجاست نہیں کھاتا۔ اس کا کھانا درست ہے)۔

زَاغَتِ الشَّمْسُ۔ سُورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے۔ ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں۔)

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے کہا نہیں، ہاں۔ اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پچھتر برس کی راہ طے کی۔ اس حدیث سے قدیم فلاسفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے۔ جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک۔ مگر ہمارے زمانہ میں سب علماء اور ماہرین فلکیات کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اَحَدُ رُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ۔ میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگمگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں، پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ زَلَّةُ الْعَالِمِ زَلَّةُ الْعَالَمِ یعنی کسی عالم کا پھسلنا ایک دنیا کا پھسلنا ہے)۔

لَا تَرْتَعُ فِيْهِ الْاَحْمِرَةُ۔ قرآن کو اہلِ خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی وہ ہمیشہ تبدیل و تحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَيْغٌ۔ شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔

زَيْفٌ یا زَيَفَانٌ۔ اُڑنا اور اِتراکر چلنا۔

تَزَيُّفٌ۔ کھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔

دُرَيْهِمٌ زَيْفٌ۔ یہ "زَيْفٌ" کی جمع ہے۔

بَعُدَ زَيَفَانِهٖ۔ اِتراکر چلنے کے بعد (یہ زَافَ الْبَعِيْرُ سے نکلا ہے۔ یعنی اونٹ اِتراکر چلا)۔

زَافَ الْعَامِلُ۔ کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا اور گھوم گیا۔

اِنَّهٗ بَاعَ ثَفَانِيَةً مِّنْ بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ ذُيُوْفًا قَبِيْحَةً۔ ابن مسعودؓ نے بیت المال کا نکالا ہوا مال بیچ ڈالا وہ کھوٹے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَيْفٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

اَلطَّاعِمُ يَمْسَحُ يَدَيْهِ زَيْفَانًا۔ مور حرکت کر کے ناچتا ہے (اِتراکر گھومتا ہے)۔

زَيْلٌ۔ ہٹانا، سرکانا، دونوں رانوں میں کشادگی ہونا۔

Marfat.com

إِنَّهُ أَزْيَلُ الْفَخِذَيْنِ۔ امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی۔

خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ۔ لوگوں سے ملے رہو، مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرِّبُوا الظُّهُورَ لِلزِّيَالِ۔ دنیا سے سفر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشۂ آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْلَطًا مِزْيَلًا۔ دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے ملا دینے والا) عقلمند۔

زَيَّمَ۔ بات کرکے کسی کو خاموش کر دینا۔

تَزَيُّمٌ۔ جدا ہونا۔

زِيَمٌ زِيَمٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے، جدا جدا۔

زِيمَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

مُمِرُّ الْعَجَايَاتِ يَتْرُكْنَ الْحَصَائِرَ يَمًا۔ ان کے پاؤں کے پٹھے گیہوں رنگ کے کنکریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔

هٰذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّي زِيَمُّ۔ یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ حجاج کا مقولہ ہے، زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا أَزِيمُ مَكَانِي۔ میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا۔

زَيْنٌ۔ آراستہ کرنا (جیسے إِنَارَةٌ اور تَزْيِينٌ ہے)

زَيْنٌ۔ یعنی خوبصورت، اچھا (اس کی ضد ہے شَيْنٌ یعنی بدنما بدوضع، عیب دار)۔

مُزَيِّنٌ۔ حجام۔

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سُر کے ساتھ پڑھے، یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔

دوسری حدیث میں جو ہے کہ:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے، نہ یہ کہ گانے لگے بعضوں نے کہا قرآن سے قرأت مراد ہے۔ یعنی اپنی قرأت کو آواز سے زینت دو۔

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِنَا زِيْنَتَهَا۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اُتار (یعنی پانی برسا! تاکہ پھل، غلہ اور میوہ جات اُگیں اور زمین میں سبزی پیدا ہو)

مَا مَنَعَنِي أَنْ لَا أَكُونَ مُزْدَانًا بِأَعْلَاقِكَ مجھ کو اس سے کونسی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کرکے آراستہ ہوں۔

كَانَ يُجِيزُ مِنَ الزِّينَةِ وَيَرُدُّ مِنَ الْكِذْبِ۔ شریح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھا کر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

زِيٌّ۔ شکل، وضع، قطع، عادت۔

إِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْعَجَمِ تم عجمی لوگوں کی وضع سے بچے رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا، اور باریک ملائم کپڑے پہننا، عیش و عشرت کرنا مت اختیار کرو۔ اپنے درجہ سے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو ان کے معاشرتی تکلفات اور اسبابِ زینت کو دیکھ کر، ان کی طرح بننے کی کوشش نہ کرو۔ اور نہ اُن کے انتظامات کو دیکھ کر تمہارے اندر احساسِ کمتری پیدا ہونا چاہیے۔

درحقیقت فقر اور تنگی اگر اُس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور تنگی و عسرت کی زندگی کے کسی نازک دور میں بھی احساسِ خودی و خودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو، عزتِ نفس کو برقرار رکھ کر خدا شناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے +

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

دیوان حماسہ (عربی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

دیوان متنبی (درسی) عمدہ کاغذ

زاد الطالبین (عربی) مع حاشیہ المسماۃ مراد الراغبین اعلیٰ کاغذ

ریاض الصالحین (عربی) (مع مزید تحقیق و تخریج) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی اعلیٰ کاغذ۔

ریاض الصالحین (عربی) (جلی قلم مع احادیث نمبر) مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ کلاں سائز

سراجی فی المیراث محشیٰ (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

سلم العلوم مع حاشیہ اصعاد الفہوم عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

شرح ابن عقیل مجلد عمدہ اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

شرح تہذیب (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

شرح عقائد نسفی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

شرح مائۃ عامل (محشیٰ و معرب) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ

شرح مائۃ عامل محشیٰ (کلاں) (معہ مفید چار رسالہ) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ۔

شرح معانی الآثار للطحاوی (مع) رسالہ الحاوی سیرت امام طحاویؒ و کشف الاستار کامل دو جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ

شرح وقایہ اولین کامل مع حاشیہ عمدۃ الرعایہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔

شرح وقایہ آخرین کامل اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

علم الصیغہ (فارسی) عمدہ کاغذ

عمارۃ: کامل کیلانی - عمدہ کاغذ

فصول اکبری (فارسی) اعلیٰ کاغذ

الفوز الکبیر عمدہ کاغذ

قال اقول (کلاں) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

القراءۃ العربیۃ الہندیہ (عربی اردو انگریزی)

القراءۃ الرشیدہ (عربی) اوّل۔ ثانی۔
" " ثالث۔ رابع۔

قطبی اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

کتاب التحقیق (شرح حسامی) (المعروف) بغایۃ التحقیق۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

کریما جلی قلم عمدہ کاغذ

مبادی القراءۃ الرشیدہ (عربی) اوّل۔ ثانی۔

گلستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ

مالا بد منہ (فارسی محشیٰ) - عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

متن الجزریہ اعلیٰ زرد کاغذ

مجموعہ پنج گنج (محشیٰ مکسی) (فارسی) عمدہ کاغذ

المحادثۃ العربیۃ (الجزء الاوّل) عمدہ کاغذ

مختارات الادب زیدان بدران (قسم النثر) عمدہ کاغذ

المختصر القدوری مع حلہ المسمی التوضیح الضروری (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

مختصر المعانی بحواشی شیخ الہندؒ (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر کتب معہ نادر اضافات مفیدہ

مجموعۃ قواعد الفقہ وھی تحوی علی سبع رسائل

از: مفتی السید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی

صاحب علم حضرات اس مفید مجموعہ کو (مجموعہ قواعد الفقہ) کے نام سے طلب فرمائیں (میر محمد کتب خانہ) نے اس میں تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل دو نادر اور مفید رسالوں کا اضافہ کر کے (مجموعۃ القواعد الفقہ) کو متخصصین و فقہاء و مفتیین اکرام و علماء اکرام اور طلباء حضرات جو اس کے آداب کے حامل ہیں ان کے لئے ایک نادر اور معلوماتی مجموعہ پیش کیا ہے۔ اضافات درج ذیل ہیں :-

(۱) قواعد الکلیۃ من الاشباہ والنظائر (لابن نجیم المصری صاحب البحر (۲) قواعد الکلیۃ من المدخل الفقھی العام إلی العقوق المدنیۃ (المصطفیٰ احمد الزرقاء) استاذ القانون المدنی والشریعۃ اسلامیۃ فی کلیۃ الحقوق بدمشق۔

کتاب کے شروع میں جناب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب شیخ الحدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ و حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب شیخ الحدیث و مہتمم الجامع الفاروقیہ اور جناب جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نائب مہتمم دار العلوم کراچی کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔ عمدہ کاغذ اعلیٰ جلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی قیمت۔

الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ

تالیف :- محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی الوفاء حنفی مصری (متوفی ۷۷۵ھ)

فقہاء حنفیہ اور ان کے طبقات کے بارے میں علمی دنیا کی پہلی نایاب کتاب جس میں فقہاء کے تراجم کو حروف کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے ٹائپ عمدہ طباعت اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی قیمت۔

ابن ماجہ شریف (عربی)

معہ اضافہ (۱) رسالہ ماتمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ (۲) شروط الائمۃ الخمسۃ و شروط الائمۃ الستۃ (۳) اسکے حاشیہ پر مؤطا امام مالکؒ و شرح مؤطا۔ (۴) اسعاف مؤطا برجال الموطا از علامہ سیوطیؒ (۵) نخبۃ الفکر از علامہ ابن حجر عسقلانیؒ یہ پانچ خصوصیتیں آج تک کسی ابن ماجہ میں یکجا نہیں تھیں اعلیٰ کاغذ عمدہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

اصول البزدوی عربی

تالیف : امام فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی الحنفیؒ۔ اصول فقہ کی یہ کتاب اپنے مختصر اور جامع طرز بیان کے اعتبار سے فن کی مقبول ترین کتاب ہے حواشی پر حافظ قاسم بن قطلوبغا الحنفی کی تخریج احادیث ہے آخر میں ایک رسالہ اصول الکرخی کا بھی شامل بھی ہے (جدید طبع شدہ) اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

تاریخ الخلفاء

مؤلفہ : الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی فی عام ۹۱۱ من الھجرۃ تحقیق الاستاذ محمد محی الدین عبد الحمید۔

گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

تدریب الراوی عربی

مصنف : جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطیؒ۔ مع تحقیق : عبد الوہاب عبد اللطیف۔ درس نظامی کی علوم الحدیث پر عمدہ کتاب ہے۔ تمام عربی مدارس میں داخل نصاب ہے۔

گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ قیمت۔

شرح معانی الآثار للطحاوی

تالیف : علامہ ابی جعفر بن محمد الطحاویؒ۔

میر محمد کتب خانہ نے اس میں مندرجہ ذیل اضافات شامل کئے ہیں (۱) رسالہ سیرت امام طحاویؒ (۲) تلخیص اسماء الرجال طحاوی مصنفہ علامہ عینیؒ (۳) البانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنیؒ محدث دہلوی (۴) الدر المنصور فی اسانید الشیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ (۵) کتاب الضعفاء الصغیر مصنفہ امام بخاریؒ (۶) تبیض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہؒ۔ اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی کامل در ۲ جلدیں۔

التوضیح والتلویح معہ الحاشیۃ التوشیح

التوضیح : صدر الشریعۃ۔ التلویح :- للعلامۃ التفتازانیؒ۔ التوشیح :- عبد الرزاق محمد الشہیر بالامیر علی السید المعظمؒ (معہ اضافہ دو نادر رسالہ) (۱) شیخ الاسلامؒ (۲) ملا خسروؒ۔ جس کی وجہ سے اسکی افادیت بڑھ گئی ہے اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی جلد اوّل۔ مجلد مکمل دو جلدیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

(تفصیلی فہرست مفت طلب فرمائیں)

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ

کی قابل قدر دینی وعلمی کتابیں

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ
(عکس از صحیح نسخہ طبع چالگام) اس ایڈیشن میں "میر محمد کتب خانہ" نے مندرجہ ذیل نادر اور مفید متدرسالوں کا اضافہ کیا ہے۔

(۱) مقدمہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ مطلب خیز اردو ترجمہ اور حواشی از مولانا محمد شفیع مدظلہ العالی مع تعارف مولانا مفتی سید علیم الاحسان صاحب۔

(۲) العلالۃ النافعۃ (ترجمہ) العجالۃ النافعۃ۔ تصنیف:۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ ترجمہ۔ جناب استاذ السید عبدالاول القاسمی

ومعہ رسائل عدیدہ رسالہ "یا یھب حفظ للحافظ" ورسالہ "بیان ماخذ المذاہب الاربعۃ" ورسالہ "تحفۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر" و رسالہ "لمعات علم الحدیث ونفیس نفیس از علامہ محمد یوسف البنوری صاحبؒ

(۳) خیر الاصول فی حدیث الرسول مؤلفہ مولانا سید محمد جان الدین صاحبؒ

معہ رسالہ منظومہ فارسی از مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ

(۴) مقدمۃ فقہ السنن والآثار (المسمّٰی) میزان الاخبار مصنفہ: المفتی السید محمد علیم الاحسان المجددی البرکتیؒ

ایضاح المطالب شرح اردو کافیہ۔
مؤلفہ: مولانا مولوی محمد مشیت اللہ صاحب۔

رسالہ نافع مشتق فرائض از مولانا مفتی سید علیم الاحسان صاحبؒ

نادر مجموعہ رسائل جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ
(دس رسائل کا مجموعہ)

الہدیۃ المرضیۃ فی الدروس الانشائیۃ تالیف:۔
حضرت مولانا الاستاذ محمد رحمت اللہ الجلال آبادیؒ۔

لامیۃ المعجزات (مع ترجمہ اردو) **موسوعۃ البینات** (جمیل الکبو
معجزات کا مجموعہ ہے) از۔ مولانا اعزاز علی صاحبؒ۔

تیسر المنطق مصنفہ: جناب مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی۔

اشرف المرفی شرح اردو میبذی
از حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند۔

مصباح المنیر شرح اردو تحریر تالیف مولانا سید حسن صاحبؒ ابن امام النحو۔

بدر منیر شرح اردو تحریر مولفہ مولوی عبدالرب صاحب میرٹھی۔

مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند جس میں میر محمد کتب خانہ نے مزید نادر تاریخی اضافات شامل کئے ہیں۔ مصنفہ: سید محبوب رضوی صاحب۔

مکمل جمال القرآن مع حاشیہ **تسہیل الفرقان** تصنیف:۔
مولانا مولوی محمد اشرف علی تھانویؒ۔

سلعۃ القریبی فی توضیح شرح النخبہ تالیف: مولانا محمد علی الحجی صاحبؒ۔

دلیل الخیرات فی ترک المنکرات وخیر الصلات فی حکم الدعا للاموات: از مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ۔

مراۃ القرآن فی لغۃ القرآن خادم القرآن حافظ عبدالحق صاحبؒ۔

النفائس المرغوبہ فی حکم الدعاء بعد المکتوبہ مع مضمیر کریمہ والصحائف المرفوعۃ فی جواب اللطائف المطبوعہ۔

مشکوٰۃ الانوار (شرح اردو) **نور الانوار**
تالیف: جناب اسلام الحق صاحب

قدسی تنویرات شرح اردو قطبی تصورات
تالیف: مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہیؒ

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "س"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باھتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر خلیل الرحمٰن میموریل لائبریری
مرکز علوم و ادب لسانیات کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

س۔ بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اُسکا عدد ساٹھ ہے، سَ ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ ہے، بعضوں نے کہا س کبھی استمرار کے لئے آتی ہے، مُوَلَّدْ لوگ سین سے بالوں کا صاف کرنا بھی مراد لیتے ہیں۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْهَمْزَةِ

سَأْ۔ ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لئے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لئے، ایک مثل ہے عرب میں لَاحَاءَ وَلَاسَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا۔

سَأْبٌ۔ گلا گھونٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا۔

سَأْبٌ۔ بڑی مشک۔

فَاَخَذَ جِبْرِيْلُ بِحَلْقِيْ فَسَأَبَنِيْ حَتّٰى اَبْجَحْتُهٗ بِالْبُكَاءِ۔ حضرت جبریل ؑ نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہانتک کہ میں پکار کر رو دیا۔

سَأْدٌ۔ گلا گھونٹنا۔

سَأْدٌ۔ پینا، پھوٹنا۔

اِسْآدٌ۔ ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا۔

سُؤَادٌ۔ ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔

سُؤْدَةٌ۔ جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو۔

سَأْرٌ۔ کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا۔

سَأْرٌ۔ باقی رہنا۔

اِسْآرٌ۔ باقی رکھنا۔

اِذَا شَرِبْتُمْ فَاَسْئِرُوْا۔ جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اُس میں سے کچھ چھوڑ دو۔ (دوسرے کے لئے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ)۔

لَا اُؤْثِرُ بِسُؤْرِكَ اَحَدًا۔ میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اُس میں ایثار یعنی دوسرے کو دیدینا نہیں ہو سکتا)

سُؤْرٌ۔ جھوٹا، اُس کی جمع اَسْآرٌ ہے۔

فَمَا اَسْأَرُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔ اُس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے)

Marfat.com

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ حضرت عائشہ رضہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر (سائر کے معنی باقی کے ہیں، بعضے لوگ اُس کو کُل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اُس میں تو خراب اور تباہ رہے، یہ ابولہب مردود نے آنحضرت ص کو کہا تھا اُس وقت سورۂ تبت اتری یعنی وہی خرابی ہوگی، مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر بنہایہ والے نے اُس کو غلط بتلایا ہے۔

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ سُؤْرِهَا آنحضرت ص عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اُس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اُس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

فَأَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُؤْرًا۔ آنحضرت ص نے کھانا کھایا اور جھوٹا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُؤْرُ الْكِلَابِ وَمَرَّهَا وَأَكْلُهَا۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور اُنکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اُسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكْتُ سُؤْرًا۔ کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ اُس کی جمع سُوَرٌ ہے

ہمزے کو واو سے بدل دیا، بعضوں نے کہا یہ سُوْرَۃُ البلد سے ماخوذ ہے اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

سَاسَمٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں۔

وَالْأَسْوَدُ الْبَهِيْمُ كَأَنَّهُ مِنْ سَاسَمٍ۔ اور کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَأْفٌ۔ یَاسَأُ۔ ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گرد گوشت پھٹ جانا، پوست بکلجانا۔

فَسَدِغْتُ مِنْهُ۔ میں اُس سے ڈر گیا، بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں سَأَفٌ کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَأْفٌ کا معنی ڈرنا کا آیا ہے شاید راوی نے شَدِغْتُ کو سَدِغْتُ کر دیا۔

سَأَلَهُ۔ یَسْأَلُ یَاسَأَلَهُ مَسْأَلَةً یَا سُؤَالًا۔ پوچھنا، مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ مانگنے والے کا حق ہے اگر گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اُس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے وہ اُس کو دے اُس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیال دار ہو اور اس لئے اُس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لئے اُس نے رکھا ہو، شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی موطا میں یہ حدیث موجود ہے۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِهِ

Marfat.com

مَسْأَلَتِہٖ۔ مسلمانوں میں بڑا قصوروار وہ شخص ہے جو (محض بے ضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اُس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جبتک اللہ تعالےٰ کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالےٰ واجب نہ کرے ہم اُسکو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لئے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں کرنے میں عذاب نہیں، اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی راہ سے پوچھے لیکن جب کوئی مقدمہ آن پڑے اور پوچھنے کی ضرورت ہو اُسوقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

اِنَّہٗ نَھٰی عَنْ کَثْرَۃِ السُّؤَالِ۔ آنحضرت ؐ نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بے ضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اُس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّہٗ کَرِہَ الْمَسَائِلَ وَعَابَھَا۔ آنحضرت ؐ نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اُس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لئے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَہٗ عَاصِمٌ عَنْ اَمْرِ مَنْ یَّجِدُ مَعَ اَھْلِہٖ رَجُلًا فَاَظْھَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَرَاھَۃَ فِیْ ذٰلِکَ۔ عاصم رضؓ نے آنحضرت ؐ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اُس کو پوچھتے تھے ناپسندی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اُسکا چھپانا بہتر ہے)۔

نُھِیْنَا اَنْ نَّسْأَلَ۔ ہمکو (بے ضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی۔

مَا مَنَعَنِیْ مِنَ الْھِجْرَۃِ اِلَّا الْمَسْئَلَۃُ۔ میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرت ؐ کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ اُن کے جوابات دیتے۔ لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لئے صحابہ رضؓ آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کر لیں)۔

سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ۔ اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)۔

لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ۔ تم مجھ سے اب جو کوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپ

Marfat.com

غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات کرتا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے وہ ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اُتر آئے آخر حضرت عمرؓ نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہیں اُسوقت آپ کا غصہ فرو ہوا)۔

یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَ یَسْأَلُ عَنْہَا۔ آپ (سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کردے۔

لَا وَاِنْ کُنْتَ ذَاسُؤَلِ الصَّالِحِیْنَ۔ کسی سے سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑی تو نیک لوگوں سے سوال کر (ورنہ) تجھ پر رحم کرینگے تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو دیں گے)۔

سَأَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَۃٌ فَمَطَرَتْ۔ میں نے ابوسعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے کہا اُسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا ایک ابر کا ٹکڑا آیا اُس نے پانی برسایا۔

اِنَّ مَلَکًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

ثُمَّ نَبِیٌّ سَأَلَ مَوْلًا۔ ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ۔ پھر میں نے کئی عالموں سے پیلپو چھا (معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی صحابہ فتویٰ دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اُس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتویٰ دینا درست ہے)۔

یَتَسَاءَلُوْنَ ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ۔ آپسمیں سوالات کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اُس نے سب چیزوں کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے آخر شیطان اُن کو گمراہ کردیگا جو بات ہماری عقل سے یا ہمارے اُس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اُس پر یقین کرلینا بس یہی نجات کا رستہ ہے اور عقل سے چہ میگوئیاں کرتے جانا ہلاکت کی کھال نکالنا ہے اندیشہ ناک ہے، شیطان ہمارا دشمن کمین میں لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڈھے میں ہمکو گرادیگا اگر شیطان مردود دل میں یہ وسوسہ ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اُس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اُسی کو کہتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اُس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ ہو وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم ہو اگر اُسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ کیسے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہوگیا، امام فخر الدین رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلیٰ درجہ کا منطقی ہوا اُن سے بحث کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا اُن کے مرشد ایک ولی کامل شخص تھے اُسوقت اُن کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخر الدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وہ ہے تو ہم نے سب چیزوں

Marfat.com

پہچانا اللہ کے پہچاننے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہمکو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا شئی ہے تو اُسکا جواب جوتی اور لات ہے)۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ۔ لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھینگے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)۔

یَسْأَلُنَکَ الْعَدْلَ فِی ابْنَۃِ اَبِیْ قُحَافَۃَ۔ آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ اُن کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ رضہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ رضہ پر رشک تھی آنحضرتؐ اُن سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اُسپر بشر کا اختیار نہیں ہو سکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)۔

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَمَّنْ قَدِمَ بِعُمْرَۃٍ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَلَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ عبداللہ بن عمر رضہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرلے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے (نہیں کر سکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)۔

فَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّہَا اَتٰی مَلَکٌ۔ جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اُس کے فضل کو کہ چاہتا وہ فرشتے کو دیکھکر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اُس میں قبولیت کی زیادہ ہے شاید وہ آمین کہیں)۔

دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ لِیَسْأَلَہَا۔ حضرت عائشہ رضہ کے پاس پوچھنے کو گیا۔

لَا یُسْأَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ اگر مرد اپنی جورو کو (اُس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اُس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا تھپکی سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کر دے یا ہڈی توڑ ڈالے۔

سَأَلَ عَنْہُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ نَذَرَ (انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرتؐ نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں۔

فَاَقِمْ عَلَیَّ وَلَمْ یَسْأَلْہُ عَنْہُ۔ (ایک شخص نے آن کر آنحضرتؐ سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھپر چلائیے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرتؐ نے اُس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اُس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں اور چونکہ اُس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لئے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْ یُسْأَلُ بِاللّٰہِ وَ لَا یُعْطِیْ۔ جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اُس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہوگئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)۔

لَا تَسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر اُنکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اُس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھکو لوجہ اللہ یہ چیز دیدو اللہ کے نام پر دلوادو کیونکہ اُس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعضے جاہل تبرپرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ رح کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع، یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ہے لَا یُستشفع باللہ رہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اُس کے غلام اور بندے اور اُس کی جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ شیئاً بحق الشیخ عبدالقادر گو، بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)

فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ۔ قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کیجے اور جب عذاب کی آیت آئے تو اُس کے عذاب سے بچنے کی دعا کرے ہمچنین البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا بایں کیسا تاکید مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کے مصالح کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح سے متعلق ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے، اور حاکموں اور بادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ اُن کو اپنے اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر اُن کو غلبہ عطا فرمائے۔

سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ۔ آنحضرت سے پوچھا احرام والا کیا لباس پہنے۔

لَا تَسَاسَأَلْ ذٰلِکَ۔ ہم نے آنحضرت سے اس بات کو پوچھا کہ اُن کی روحیں کہاں ہونگی۔

Marfat.com

لَا تَسْأَلْ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تَسْأَلُ عَنِ الْغِطْرَةِ۔ اے عمر رضؓ ایسے موقع پر (جب کوئی مرجائے) اُس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی بُرے اعمال اُس کے بیان نہ کر) بلکہ اُس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو (یعنی اُن کی اچھی باتیں بیان کیا کرو اور جو برائیاں اُن میں ہوں اُن سے سکوت کرو۔

لَا تَسْأَلُونِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُونِیْ عَنِ الْخَیْرِ۔ مجھ سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو۔

وَیَدُکُّ خَطِیْئَتَهٗ سُؤَالُهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچاوے گا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)۔

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ کَذٰلِکَ اِلَّا اَنْ یَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ۔ سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کر سکتا ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا لوسیہ یا وظیفہ دین اُنکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر اُن کے مال کا زیادہ حصہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ زیادہ ہے یا حرام حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اُس امر کے لئے سوال کر سکتا ہے جس کے بغیر گزر نہیں، یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھاتا ہو یا رشوت لیتا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اُسکی دعوت کھانا اُس صورت میں درست ہے جب اُس کے مال کا اکثر حصہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو نہ اُس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اُسکا عطیہ لینا، البتہ اُس سے قرض لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے، اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اُس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کرلے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اُس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے تو اُسکا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہو جائے گا، کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے، ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کر کے دو چار پیسے حلال سے کما کر اُس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خدائے کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں

Marfat.com

لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین و آسمان، چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ۔

اللہ تعالےٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اُٹھائے۔

لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ۔ پھر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم نہ مانگتے ہو اولیا سے، اولیا تو تمہاری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہائی بے حیائی اور بڑی شرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیا کر کیا سکتے ہیں اُس کے کارخانۂ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اُسکا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رذیل ارزل حقیر احقر تیرے مجھ کو گنہاگار ہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخشدے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل وکرم والا۔

فَيَسْأَلُهُمْ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ۔ پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار اُن کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہی)۔

قَالَ عَلِيٌّ لِيَسْأَلْ يَوْمَ عَرَفَةَ اَنْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تُسْأَلُ غَيْرُ اللّٰهِ۔ ایک شخص عرفہ کے دن جھیک مانگ رہا تھا حضرت علیؓ نے اُس سے کہا تو اس دن اور اس جگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْيَسْأَلْهُ۔ یعنی آنحضرت سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اُس نام کے وسیلے سے (اللہ سے مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اُس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ قُعُوْدِهٖ۔ جو اپنی طرف سے آپ پروردگار سے قتل کئے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ۔ اللہ سے اپنی ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کرو (یعنی دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھے اور پشت اُس کی نیچے، بعضوں نے کہا استسقا یا رقبلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر رکھے مگر اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ يَا سُئُوْلَةٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاءُلٌ۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِيْنِيْ مِنْ مَالِيْ۔ (فاطمہ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے میں بچا نہیں سکتا)۔

Marfat.com

سَأْمٌ۔ یا سَآمٌ۔ یا سَآمَۃٌ۔ یا سَأْمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہو جانا، زچ ہونا، اُکتا جانا، رنجیدہ ہو جانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْأَمُ حَتّٰی تَسْأَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاتے ہو (زچ ہو جاتے ہو تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہو سکے اُتنا ہی کرو اللہ تعالےٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَا حَرٌّ وَّ لَا قَرٌّ وَّ لَا سَآمَۃَ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کیطرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خورم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اُکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَسْأَمُہٗ۔ یہانتک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرتؐ کے پاس گئے کہنے لگے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَأْمٌ ہمزہ سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اُکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّأْمَۃَ وَالْفَقْرَۃَ۔ اُس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کر دے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْبَآءِ

سَبْأٌ۔ یا سِبَآءٌ۔ یا مَسْبَاءٌ۔ شراب پینے کے لئے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لئے خریدے تو سِبَاءٌ بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اُتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے اُن میں شراب پینے کے لئے رکھا یا اُس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا یمن میں جہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعضوں نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ کو خدا بنایا تھا آپ نے اُس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیْ سَبَا یا اَیَادِیْ سَبَا۔ یعنی سب متفرق اور تتر بتر ہو گئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا جیسے سَبِیْبٌ ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سبب طیار کرنا۔

مَسَابَّۃٌ۔ اور سِبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

Marfat.com

سُبُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ يَنْقَطِعُ۔ جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئیگا) مگر میرا سببی اور نسبی رشتہ۔ اصل میں سَبَبٌ اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے۔

اِنْ كَانَ رِزْقُهُ فِي الْاَسْبَابِ۔ اگر اُس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے۔

كَانَ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ۔ انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسّی آسمان سے لٹکائی گئی، بعضوں نے کہا سبب اُس رسی کو کہیں گے جسکا ایک کنارہ دوسری طرف یعنی چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو۔

لَيْسَ فِي السُّبُوْبِ زَكٰوةٌ۔ باریک کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سود اگری کے لئے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لئے۔ بعضوں نے کہا صحیح سُيُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سو یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ۔

فَاِذَا اِسْبٌ فِيْهِ دَوْخَلَةٌ رُطَبٌ۔ ایک باریک کپڑا ہے اُس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی۔

سُئِلَ عَنْ سَبَابَةٍ يُسْلَفُ فِيْهَا۔ اگر کوئی شخص کپڑوں میں سلم کرے (یعنی سلم اور سلف یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اُس سے مال لینا ٹھہرائے اُس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیبہ کی بعضوں نے کہا سَبِيْبَةٌ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

فَجَعَلَتْ اِلَيَّ سَبِيْبَةً مِّنْ هٰذِهِ السَّبَابِ فَحَشَمْنَا صُوْفًا ثُمَّ اَنْتَنِيْ۔ وہ ان کپڑوں میں سے ایک کپڑے کے بطرف لگی اُس میں بال بھر کر میرے پاس لائی۔

دَخَلْتُ عَلٰى خَالِدٍ وَّعَلَيَّ مَسِيْبَةٌ۔ میں خالد ابن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے۔

رَاَيْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمُرُهٗ وَعَيْنَاهُ تَنْضَّانِ وَسَبَابَتُهٗ تَجُوْلُ عَلٰى صَدْرِهٖ۔ میں نے حضرت عباس رضؓ کو دیکھا وہ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے تھے اُن کی آنکھیں ملی ہوئیں (نہ) اور اُن کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر رضؓ استسقاء کے لئے نکلے اور حضرت عباس رضؓ کو اپنے برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی اللّٰھم ہٰذا عم نبیک ہے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں یعنی اُن کے وسیلہ سے پانی برسا، حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحبؐ کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباسؓ زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے اُن کا توسل کیا) بعضے نسخوں میں یوں ہے وَقَدْ طَالَ عُمُرُهٗ یعنی حضرت عباس رضؓ کی عمر بہت ہو گئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبابت جمع ہے سبیبہ کی یعنی گیسو۔

سَبِيْبُ الْفَرَسِ۔ گھوڑے کی پیشانی۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر وجہ

Marfat.com

شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اُس پر ہتھیار اُٹھائے، بعضوں نے کہا یہ بر سبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقۃً فاسق یا کافر ہو جائے گا۔

مترجم:۔ کہتا ہے حقیقۃً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اُس کے فسق میں کوئی شک نہیں، اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اُٹھانا اُن سے لڑنا حقیقۃً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو، کرمانی نے کہا اس حدیث سے مرجئہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا۔

لَا تَمْشِيَنَّ أَمَامَ أَبِيكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِهِ وَلَا تَسْتَبَّ لَهُ۔ اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اُس سے پہلے بیٹھ۔ (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اُس کو گالی دلوا (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اُس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا۔

مترجم:۔ کہتا ہے افسوس ہے عربوں پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا اُن کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید اُن کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو۔

إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ وَكَيْفَ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَأُمَّهُ۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اُس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسری کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کہلواتا)۔

لَا تَسُبُّوا الْإِبِلَ فَإِنَّهَا قُوَّةُ الْقَوْمِ۔ اونٹوں کو برا مت کہو اُن سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتی ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)۔

اَلسَّبَّابَةُ۔ کلمہ کی اُنگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں۔

لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔ جو مسلمان مر گئے ہوں اُن کو برا مت کہو کس لئے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کئے تھے تو راحت اور آرام اُٹھا رہے ہوں گے برے کئے تھے تو اُس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب اُن کی برائی بیان کرنے سے فائدہ کیا، مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے اسیطرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بد حافظہ تھا کیونکہ اس سے اُس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے)۔

أَسُبُّ حَسَّانَ۔ میں حسان بن ثابت کو برا کہونگا (کس لئے کہ وہ حضرت عائشہ رضہ کی تہمت میں شریک تھے)۔

فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ۔ حضرت علی رضہ اور حضرت

Marfat.com

عباسؓ میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباسؓ نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علیؓ کو دغاباز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد دوسرے کی یہی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباسؓ نے کہے ان سے بھی اُن کے حقیقی معانی مقصود نہ تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصّے سے کہتے ہیں)۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُهٗ۔ جس مسلمان کو میں نے بُرا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اُس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر دے سبحان اللہ آنحضرتؐ کی خلقی بھی امت پر اُن کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم کریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے)۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

سُبَّةً سَبَبْتُ۔ لازمی عار اور عیب۔

وَاَذًی سَبَبْتَا وَصِلًا اِلَی السَّمَآءِ۔ اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے۔

اِسْتَبَّا فِیْ زَمَنِ عُثْمٰنَ۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوچ کی۔

مَامَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَاتُرَابٍ۔ تم کو ابوتراب (یعنی حضرت علی رضؓ) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہ سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علمائے اُس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہؓ نے حضرت علی رضؓ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقویٰ سے یا اُن کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم اُن کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لئے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی وہ وجہیں بیان کیں جو آنحضرتؐ سے حضرت علیؓ کی فضیلتیں ثنا فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا اظہار مقصود ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار موقع اور بے سود ہوتا ہے کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اُس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ رضؓ برسر منبر حضرت علی رضؓ کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں معاذ اللہ اُنہیں لعنت کرتے رہیں یہی بات ہے کہ معاویہ رضؓ پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علی رضؓ کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبروں پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن رضؓ نے معاویہ رضؓ سے جن شروط پر صلح کی تھی اُن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علی رضؓ کو اُن کے سامنے روبرو برا نہ کہیں گے، اور حضرت علی رضؓ کیا معاویہ رضؓ کو تمام فاضلین رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ)

اُمِرُوْا اَنْ یَّسْتَعْرِضُوْا الصَّحَابَةَ فَسَبُّوْا اُن کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا (یہ سُوءِ فہم کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے حضرت عائشہ رضؓ کو اور شام والے حضرت علی رضؓ کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

ف معاویہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ جس نے حضرت علی رضؓ کو برا کہا اُس نے مجھ کو برا کہا کا مسئلہ

Marfat.com

کی یہ صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان)۔

یُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا۔ ہم میں سے کسی کے لڑکے کو گالی دیجاتی ہے

لَعَلَّهٗ یَسْتَغْفِرُ فَیُسَبُّ۔ شاید وہ مغفرت کی دعا کرنے جائے اور اپنے تئیں کوسنے لگے (نیند کی حالت میں)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ۔ دو شخص گالی گلوچ کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع میں گالی دی ہو اُسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ دوسرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ دونوں گنہگار ہوں گے)۔

وَسَبَّ اٰخِرُ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا۔ پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی حکومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ کو برا کہنا شروع کیا ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ ائمہ مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی کہ پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کو برا کہیں گے۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی حدیث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ بن جندب اور ابوسفیان اور مروان کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم اُن کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی ثواب کی توقع نہیں ہے اُس کے بدل اگر ہم تسبیح و تہلیل کریں تو اجر عظیم ملیگا، طیبی نے کہا صحابہ کو برا کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اُسکو سزا دیجائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔

مترجم:۔ کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو بُرا کہنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے۔

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِیَاءَ قُتِلَ۔ جو شخص پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے۔

لَوْ بَایَعَنِیْ بِیَدِهٖ لَعَذِرَ بِسُبَّتِهٖ۔ (حضرت علی رضؓ نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے بیعت کرتا تو اُس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا (ڈر کے مارے ہگ دیتا)۔

اِمْرَاَةٌ سَبَّتْ جَارِیَتَهَا۔ ایک عورت نے اپنی لونڈی کو گالی دی۔

اَلْمِیْرَاثُ مِنْ جِهَةِ السَّبَبِ۔ قرابت سببی (نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے۔

اِدْفَعْهَا بِسَبَّابَتِكَ۔ اپنے کلے کی اُنگلی سے اُس کو ہٹا دے۔

سَبْسَبٌ۔ میدان جنگل، اُس کی جمع سَبَاسِبُ ہے۔

سَبِیْبَہ۔ حضرت علی رضؓ کے درّے کا نام تھا۔

کَانَ مَعَهٗ دِرَّةٌ لَهَا سَبَّابَتَانِ۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔

رَجُلٌ سُبَّةٌ۔ گالی خور۔

رَجُلٌ سُبَبَةٌ۔ گالی باز۔

سَبِیْب۔ بالوں کا گچھہ۔

سَبْتٌ۔ آرام لینا، کاٹنا، مونڈنا، مارنا، ہفتہ کے دن میں داخل ہونا جیسے اِسْبَاتٌ ہے۔

یَا صَاحِبَ السِّبْتَیْنِ اِخْلَعْ نَعْلَیْكَ۔ اے وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں پہنے ہے اپنی جوتیاں اُتار (یعنی قبروں میں جوتیوں

Marfat.com

اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں۔

تَسَبُّجٌ۔ سُبْجَۃٌ پہننا۔

سَبِیْجٌ۔ بروزن رَغِیْفٌ معرب ہے شبی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ، بعضوں نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کمبل کا۔

وَعَلَیْھَا سُبَیْجٌ لَّھَا۔ وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِیْجٌ کی۔

سَبْحٌ۔ یا سِبَاحَۃٌ۔ تیرنا، فارغ ہونا، تصرف کرنا، تحصیل معاش میں مشغول ہونا، سو جانا، ٹھہر جانا، دور دراز چلنا، کھودنا، پھیل جانا۔

سُبْحَانَ۔ سبحان اللہ کہنا جیسے تَسْبِیْحٌ ہے، اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں، بعضوں نے کہا میں اللہ کی اطاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں، کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں۔

سُبْحَۃ۔ نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح۔

اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ سُبْحَۃً۔ جو نماز تم اُن کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اُسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوئی)۔

کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ حَتّٰی تَحُلَّ الرِّحَالُ۔ جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اُسوقت تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت پر اُتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے اُن کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اُتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یا سَبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ۔ یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرّا جو ذات ہے اُسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، بعضوں نے کہا قدوس کا معنی برکت والا۔

وَاَدْخِلْ اُصْبُعَیْہِ السَّبَّاحَتَیْنِ فِیْ اُذُنَیْہِ اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سَبَّابَہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسیطرح کلمہ کی انگلی کیونکہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اُسکو سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جانکر اُسکا نام مسبحہ رکھا)۔

لِلّٰہِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَوْ دَنَوْنَا مِنْ اَحَدِھَا لَاَحْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْہِ رَبِّنَا۔ اللہ تعالےٰ عرش کے پاس ستر پردوں میں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم اُن میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اُسکے چہرۂ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جلکر بھسم ہو جائیں گے)۔

حِجَابُہُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ کَشَفَہُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ کُلَّ شَیْءٍ اَدْرَکَہَا بَصَرُہٗ۔ پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اُس پردے کو اُٹھا دے تو اُسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اُسکی

Marfat.com

اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کیلئے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ ثَقِیْلَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں یا اپنی طاقت اور قوت سے)۔

لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَحَدًا صَلَّیْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ ابن عمرؓ نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں راتہ ستیں آنحضرت ﷺ نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمرؓ کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا لِمَسْبِحَۃٌ عَلٰی مَا اجْتَبٰی ہا۔ آنحضرت ﷺ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریمہ کے وقت منہ قبلہ کیطرف کر لینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے)

منگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے، نہایہ میں ہے کہ سُبحات جمع ہے سُبحۃ کی، یعنی اُس کی جلال اور عظمت۔ بعضوں نے کہا اُسکے چہرے کی چمک، بعضوں نے کہا اُسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سبحات وجہہٖ میں جملہ معترضہ ہے بمعنی سبحان اللہ، اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے انوار جلال جو اُس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ جلا ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ ؑ نور آہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالےٰ نے تجلی فرمائی، انتہی مافی النہایۃ۔

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَۃَ الضُّحٰی وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہرحال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں، اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوٰۃ الاشراق اور صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہروں چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)۔

Marfat.com

نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔

لَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَھُمَا بِشَیْءٍ۔ دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔ یَقْدُمُ

الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ دو سورتیں پڑھتے جن کی شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے۔

نِعْمَ الْمُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ۔ تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلانیوالی ہے، اس حدیث سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے، دوسرے سبحہ سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بیبی آنحضرت ؐ کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ؐ نے اُن پر انکار نہیں کیا اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابوہریرہ رضؓ کے پاس تاگا تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے پڑھے وہ نہیں سوتے تھے، ان روایتوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اُس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے، اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسے ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہو سکے کرتا رہے گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالےٰ کے پاس سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا، دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعضوں نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لئے ایسے کام اُن کے سامنے کئے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اُسکو ناجائز خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقویٰ کا گمان اُن کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کردے تو یہ اُس کی عنایت اور پروردش ہے۔

تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳ بار ۳۳ بار آیا ہے اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

جَلَدَ رَجُلَیْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا (کیونکہ آنحضرت ؐ نے اُس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔ فَرَسٌ

سَابِحٌ یا سَبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔

سَبُحَہ۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔

کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ

Marfat.com

حَقَّ تُحَلُّ الرِّحَالُ۔ ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہانتک کہ اونٹوں پر سے کجاوے اُتار لیتے (تاکہ اُن کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعضوں نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے تُحَلُّ کے تُحَلُّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ کجاوے اُتارے جاتے۔

یُلْهِمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔ فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہوجائے تو مرجاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے)۔

کَانَ یَقُوْلُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ آنحضرت ﷺ جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ، یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں اُن کا کفارہ ہو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُس کی تعریف اُس کی خلقت کے شمار میں (اُس کے عرش کے وزن میں اُس کی رضامندی کے موافق اُسکے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق

سُبْحَلَةٌ۔ سبحان اللہ کہنا۔

سِبْحَلَةٌ۔ لمبی موٹی عورت

مُسْبَحِلٌّ۔ شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَیْرُ الْاِبِلِ السَّبَحْبَلُ۔ عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھرکم ہو۔

سَبْسَبٌ۔ فارغ ہونا، خوب غافل ہونا، دور ہونا۔

تَسْبِیْسٌ۔ ہلکا کرنا، لپیٹنا، ٹھہر جانا، غافل سونا۔

تَسَبُّسٌ۔ ٹھہر جانا، تھک جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَهُمَا تَدَاعَوْا عَلٰی سَارِقٍ سَرَقَهُمَا فَقَالَ لَاُسَبِّحِنَّ عَنْهُ بِدُعَآئِكُمْ عَلَیْهِ۔ حضرت عائشہ رضؓ ایک چور پر بددعا کرتی تھیں جس نے اُنکا مال چرایا تھا آنحضرت ﷺ نے سنکر فرمایا بددعا کرکے اُس کو ہلاکت کر (کیونکہ جب ظالم کے لئے بددعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اُسکو خوب سزا ملے گی۔

اَمْهِلْ لَا یُسَبِّحُ عَنَّا الْحَرُّ۔ ذرا اسکو مہلت دو گرمی ہمپر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہوجائے۔

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِیَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَادَهَا۔ اگر تو بصرے پر گذرے اور اُس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے۔ (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اُگتا) بچارہ، اور وہاں کی گھاس سے۔

سِبَاخ۔ جمع ہے سَبْخَۃ یا سَبْخ کی یعنی کھاری زمین۔

نُزُوْلُ بَعْضِ السِّبَاخِ۔ دجال مدینہ کے بعضی کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جاسکیگا اب یہ شخص جو اُسکے پاس جائیگا بعضے کہتے ہیں وہ خفہ ہوجائیگی)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی السَّبْخَةِ۔ کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسمیطرح نیم بھی اُسپر جائز ہے)۔

Marfat.com

سَبْدٌ۔ مونڈنا۔

تَسْبِیْدٌ۔ تیل لگانا، چھوڑ دینا، سر منڈانا، بالوں کو ترکر کے جما لینا پھر اُن کو چھوڑ دینا۔

اَلتَّسْبِیْدُ فِیْھِمْ فَاشٍ۔ خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعضوں نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سیماہم التحلیق ہے، یعنی اُن کی نشانی سر منڈانا ہوگا، بعضے علماء نے اس حدیث کے رد سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال ..... رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہیلا لوں کی خبر گیری نہ کر سکے اُس کو منڈانا بھی جائز ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اُس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رہنے دیے جیسے بعضے جاہل لوگ اپنے بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور اِدھر اُدھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے احلقوا کلہ اذا ترکوا کلہ میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیماہم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہو تو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہو گئے۔

اِنَّہٗ قَدِمَ مَکَّۃَ مُسْتَبِدًّا رَأْسُہٗ۔ عبداللہ بن عباس مکہ میں آئے اُنکا سر رد کہا تھا گرد آلود۔

(بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَالَہٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اُس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاش ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑ دبال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَدَۃٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْبَذِیِّیْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرت ؐ کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اَسابذہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِستبارٌ ہے۔

مُسْبِرٌ۔ رات کو چلنے والا۔

مُسْبَرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبْرَنَۃٌ۔ قناعت کرنا۔

یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَھَبَ حِبْرُہٗ وَسِبْرُہٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلیگا جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جلکر بدہیأت اور بدوضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرْ بَنِیْکَ حَتّٰی یَتَزَوَّجُوْا فِی الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَیْھِمْ سِبْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَسُحُوْلَتُہٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ اُن پر ابوبکر صدیق رضؓ کی شباہت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابوبکر رضؓ بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیرؓ کی بیوی حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابوبکر رضؓ کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے اُن کی اولاد اپنی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف

Marfat.com

اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہوگی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا) یہ جمع ہے سَبْرَۃٌ کی یعنی شدت کی سردی)۔

ثُمَّ خَلَّی عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی غَدَاۃٍ سَبْرِیَّۃٍ۔ آنحضرت حضرت فاطمہ رضؓ کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَا تَدْخُلْہُ حَتّٰی اَسْبُرَہٗ قُبُلَکَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا (جب آپ غار ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اسکا امتحان کرتا ہوں (اس میں کوئی سانپ بچھو موذی مشی تو نہیں ہے اگر ہوگی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں سبحان اللہ ایسے جان نثار رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابوبکر رضؓ کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرت ﷺ پر قربان کر دی حضرت عمر رضؓ کہا کرتے تھے ابوبکر رضؓ میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالہ کر دیں۔ تو میں راضی ہوں) عرب لوگ کہتے ہیں سَبْرُتُ الْجُرْحَ۔ میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اُس میں سلائی ڈالکر دیکھا)۔

لَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ کُبَّۃٍ سَبُوْرَۃٍ۔ کچھ قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اُسکی آستین میں یا داشت کی سختی ہو (جس میں روئے مڑہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اُسکو سمیٹ دیتے ہیں یعنی سلیٹ، اسیطرح اگر جیب میں پاکٹ بک ہو یا بٹوہ ہو جس میں روپیہ یا ضروری کاغذات رہتے ہوں) بعضوں نے سَتُوْرَۃٌ نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَیْتُ عَلِیَّ بْنَ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِیًّا اَسْتَشِفُّ مَا وَرَاءَہٗ۔ میں نے ابن عباسؓ کو ایک مہین باریک کپڑا پہنے دیکھا اُس میں سے نظر آتا تھا جو اُسکے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھلائی دیتا۔

سَابِرِیٌّ۔ اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا۔

دُرُوْعٌ سَابِرِیَّۃٌ۔ یعنی سابری زرہیں، یہ بھی اُسی کی طرف منسوب ہیں۔ متنبی کہتا ہے۔

نفذت علی السابریٔ دربا تندق فیہ الصعدۃ السمرا۔

سَبْسَبَۃٌ۔ بہانا، چھوڑ دینا۔

تَسَبْسُبٌ۔ لٹکنا۔

اَبَدَ لَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ السَّبَاسِبِ یَوْمَ الْعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کی عید کے بدل (جو نصاریٰ کی عید ہے) عید الفطر کا دن دیا نصاریٰ اس عید کو سعانین کہتے ہیں)۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَہَا۔ میں اُس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت میں بَسْبَسَہَا ہے بھی صحیح ہے۔

سَبُطٌ۔ یا سَبَطٌ، شَبُوطٌ۔ نرم ہونا، لٹکنا، سیدھا ہونا

Marfat.com

یہ ضد ہے جَعْدٌ کی یعنی گھونگر۔

سَبَاطَۃٌ۔ بہت ہونا، کشادہ ہونا۔

سَبَاط۔ بخار۔

سُبَاط۔ ایک رومی مہینہ ہے اُسکو شُباکا بھی کہتے ہیں، انگریزی فبروری ہے۔

سَبْطُ الْقَصَبِ۔ (آنحضرت ؐ کی صفت ہے) یعنی آپ کی باہنہا اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اُس میں گرہ اور اُبھاؤ نہ تھا۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ سَبْطًا فَھُوَ لِزَوْجِھَا۔ اگر وہ بچے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچے تو وہ اُسکے خاوند کا نطفہ ہے۔

لَیْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ آنحضرت ؐ کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگر)۔

اَلْحُسَیْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔ حسین ایک امت ہے اسّوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں۔

اَسْبَاط۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین ؑ پیغمبروں کی اولاد ہیں جیسے حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ بعضوں نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرت ؐ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین ؑ کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکید ایہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اُسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رُک نہیں سکتی، آنحضرت ؐ کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ہے آب و دانہ ہاں بچوں سمیت شہید کیا اناللہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اُسکے یاد کرنے سے جگر شق ہو جاتا ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ آنحضرت ؐ کے دو ٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُن کی اولاد میں اللہ تعالےٰ برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہو جائے گی، ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاہزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسی گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَابَّ۔ اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو اُن کو مسخ کر کے جانور (چوپایے) بنا دیا (بندر سؤر وغیرہ)۔

کَانَتْ تَضْرِبُ الْبَیْضَۃَ بِکُوْنٍ فِیْ حَجْرِھَا حَتّٰی یَسْبُطَ۔ حضرت عائشہ رضؓ جس یتیم کو پرورش کرتیں اُس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہو جاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہو جاتا، جو اُستاد بڑا پیٹتا)۔

اَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ آنحضرت ؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈالدیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہکر وہاں پیشاب کیا (اس لئے کہ بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا اسلئے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بعضوں نے کہا آپ کے گھٹنوں

Marfat.com

میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اگر دیر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اُس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے ابول قائما احصن للدبر کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب رد کے رہتا ہے اُس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا بُرا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے ہی پر پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)۔

سَاباط۔ چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اُس سے حجامت بنانے نہ آتا یہ مثل ہو گئی۔

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط۔ یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے شغل۔

سِبَطْرٌ۔ عالی حوصلہ، بڑے بڑے کام کرنے والا لمبا آدمی، شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سِبَطْرَاۃٌ۔ اکڑ کر ناز سے چلنا۔

اِنْ بِیْ فَوْتَ وَدَمْتَ وَاسْبَطْرَّتْ فَھُوَ لَھَا۔ اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہانے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کی) تو بچہ اُس کو ملے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الدَّبِیْحَۃِ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبُطَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْھَا فَھُوَ مَیْتَۃٌ۔ عطاء سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اُس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جبکہ ذبح کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا نہ ہو جائے اُس وقت تک اُس میں سے گوشت کاٹنا یا اُس کی کھال نکالنا منع ہے)۔

صَوْبَۃٌ مُسْبَطِرَّۃٌ۔ اُس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں برسے)۔

اِسْبَطَرَّ۔ لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ۔ سات، ساتواں ہونا، ساتواں حصہ لینا، پھینکنا، ڈرانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، دانت سے کاٹ کھانا، چرانا، اُچک لے جانا، مہبوت کر دینا۔

تَسْبِیْعٌ۔ سات کونے کرنا، سات بار دہونا، سات رات عورت کے پاس رہنا، سات گنا دینا، سات دن میں قرآن ختم کرنا، سات سو آدمی پورے ہونا، ستر درپے پورے کرنا۔

مُسَابَعَۃٌ۔ گالیاں دینا، جماع کرنا، کثرتِ جماع پر فخر کرنا۔

سِبْعٌ۔ سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا۔

اُوْتِیْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِیْ۔ میں سات مثانی دیا گیا (یعنی سورۂ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثانی اُس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دو بار اتری، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں بعضوں نے کہا مسبع مثانی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۂ بقرہ سے لیکر سورۂ توبہ تک

Marfat.com

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحبؐ کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نورِ الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذری سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لئے یہی غفلت گو ایک لمحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لئے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تار یک ہیں اور اس پر صدہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی۔ میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اُس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے) نہایت ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعمائۃ کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے آنبتتْ سَبْعَ سَنَابِلَ، اُس نے سات بالیاں اُگائیں، اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً، اور اگر اُن کے لئے ستر بار استغفار کرے، اور اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لے سَبْعَ مِائَةٍ، ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملیگا، ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اُس نے کہا سَبَّحَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ، اللہ تعالےٰ تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔ کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اُس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اُس کے پاس تین دن تک رہے اُس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِيْ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہ رضؓ سے نکاح کیا تو اُن سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس پھر سب عورتوں کا دورہ کر دنگا (یاری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا (مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا یہ تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تثنیہ ہے (شوہر دیدہ) اُس پر بھی میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اُس کا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اُس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرتؐ عوض فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعْتُ سُلَيْمُ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ جس دن مکہ فتح ہوا اُس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کر لیے۔

اِحْدٰى مِنْ سَبْعٍ۔ ابن عباسؓ سے ایک مسئلہ

Marfat.com

پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر اُن کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا۔ آپ نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے، بعضوں نے کہا سُبُوْعٌ۔ جمع ہے سَبْعَةِ اَسْبُوْعٍ کی۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ سُبُوْعِهَا۔ جب نکاح سو ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَهَا يَوْمُ السَّبُعِ يَا يَوْمُ السَّبُعِ۔ (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اُچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت ﷺ پیغمبر ہوئے لیکن گذرے تھے تو وہ بکری اُس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جسدن درندہ اُسکا نگہبان ہوگا اُس دن اُسکو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کے وقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بچاں بھی بن وارث پھر سکیں گے اُسوقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی اُن کا نگہبان ہوگا مرنے سے اُن کو چٹ کر جائیگا یا حشر کے میدان میں اُسکا کون نگہبان ہوگا۔

سَبْخ۔ بفتحتین وسکون باء وہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائینگے۔

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی اُن کے پہننے سے کیونکہ یہ بحر اور غرور والوں کا لباس ہے، بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانوروں کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعی رح کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہوسکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اہاب دبغ فقد طہر۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ — آنحضرت ﷺ ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا چیتا ریچھ لومڑی بوریچہ ٹرس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سِبَاجٍ كَانَ مِنْهُ فِيْ رَمَضَانَ اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کیوجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سِبَاع۔ جماع کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کثرت جماع کو۔

نَهٰى عَنِ السِّبَاجِ۔ آنحضرت ﷺ نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعضے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کرسکتا ہوں یا میں نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے، بعضوں نے کہا سباع سے یہاں مراد گالی گلوچ کرنا ہے یہ سَبَخَ مُشْتَقٌ سے ماخوذ ہے جب اُسکا عیب بیان کرے اُسکو برا کہے۔

سَبِیْخ۔ ایک محلہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب ہی

Marfat.com

بنی سبیح کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہو ہمدان کی۔

صَلُّوْا بِاَسْبُوْعِهِمْ۔ آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دو رکعت طواف ادا کیا)۔

اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سات طرح سے جو اختلافات ہیں اُن سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام، ترک ادغام، تفخیم، ترقیق، اَمالہ، مدّ تسہیل۔ بعضوں نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعضوں نے کہا سات قراءتیں مراد ہیں، اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیل ؑ جب قرآن کا دور آنحضرت ؐ کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کسی طرح سو۔

فَلَقِيَهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔ آنحضرت ؐ حضرت ابراہیم ؑ سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا ہو یا حضرت ابراہیم ؑ چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے، یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان پر ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى سَبْعٌ۔ آنحضرت ؐ نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہانتک کہ رمضان کے ..... سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع کیا۔

سَاَزِيْدُ عَلَى السَّبْعِيْنَ۔ (اللہ تعالےٰ نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستّر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالےٰ اُن کو نہیں بخشے گا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔

هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا يُحْسَبُوْنَ۔ جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی (میری امت کے اُن کی صفت یہ ہو کر) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں اُسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں دوا علاج پر اُن کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور علاج کرنا چاہئے اور ہمارے پیغمبر صاحب نے دوا علاج کیا ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہٖ مؤثر نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہوگا تو دوا اثر کرے گی ورنہ اُلٹا اثر ہوگا۔ ارتقاسر کتابیں صفا فروذہ۔ روغن بادام خشکی می نمود، بیمار کہ نیز الا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔

فَاِذَا سَبْعُ اَعْظُمٍ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ ایکا ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اُس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے۔

وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّمَّنْ اُمِّهُوْا۔ اُنکے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو اُنکے آگے ہونگے۔

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ۔ کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستّر کے قریب ہیں۔

Marfat.com

مَنْ صَامَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لئے آتا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہوتا، جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)۔

اِنَّ فَمَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ۔ دوزخ کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔

طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِيْنَ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ضِعْفَ آدَمَ كَاٰدَمِكُمْ اِلٰخِ۔ (ابن عباس رضی نے کہا) اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ..... ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک فوج ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوف صحیح ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں، ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک اُن کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ نہ ماننے کے قابل نہیں ہیں بعضوں نے کہا ابن عباس رضی نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)۔

سَبْعِيْنَ۔ (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)۔

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا۔ تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار تم پر پورا ہوا اور تم اُن سب میں بہتر ہو۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ۔ خون کے سات رشتے حرام کئے گئے (اُن سے نکاح حرام ہے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی)۔

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ۔ اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس، پوتا، باپ کی جورو، جورو کی بیٹی، اُس کی بہن، پھوپھی، خالہ)۔

فَكَانَتْهُمَا كَفَّاسُبْعٍ۔ یہ ہتھیلیاں گویا درندے کی ہتھیلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا یہ آپنے اُس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہتھیلیاں صاف رکھتی تھی اُن پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زینت سے رہنا بہتر ہے۔

لِيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔

اَرْضٌ مَسِيْرَةُ سَبْعٍ۔ درندے والی زمین۔

وَلَعْنَتِيْ يَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْعُصَاةِ۔ میری لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر ہوگی، (ساتواں حاکم اس امت میں یزید پلید تھا امام حسن یا پانچویں حاکم تھے معاویہ چھٹے، یزید ساتواں، ایک روایت میں ہے النوالد ہر یعنی اُس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)۔

Marfat.com

سُبُوغٌ - پورا ہونا، لمبا ہونا، کشادہ ہونا، جھکنا، ملنا۔
تَسْبِيغٌ - بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد۔
اِسْبَاغٌ - پورا کرنا۔

رَجُلَهُ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِي تَرْقُوَتِهِ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ - آنحضرت ؐ نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اُس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹے کے نیچے۔

تَسْبِغَه - وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے۔

اِنَّ زَرَّتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِي خَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ - دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڈھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کر میں نے آنحضرت ؐ کا کام تمام کر دیا)۔

كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُوالسُّبُوغِ - آنحضرت ؐ کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ۔

اِنْ جَاءَتْ بِهِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ - اگر اس عورت کا بچہ پورے سرین والا (گوشت ابھرے ہوئے) پیدا ہوا۔

اَسْبِغُوا لِلْيَتِيْمِ فِي النَّفَقَةِ - یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اُسکو تنگی میں مت رکھو)۔

اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ - وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ - تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا۔

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ - وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کرو۔

وَاَسْبَغَهُ - اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو کہیں بڑھی ہوئی خوب کہا کر مطلب یہ ہے کہ خوب چاق چست بھاری بھر کم بن کر اُسکو روندیں گے۔

اَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ - اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ - ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

رَاجِلٌ سُبُغٌ - پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد۔

سَبْغَه - کشادگی فراغت۔
سَبْقٌ - آگے بڑھ جانا غالب آنا، بلند درجہ ہونا۔
تَسْبِيقٌ - کچا بچہ جننا۔
مَسْبُوقٌ - وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو۔
اِنْسِبَاقٌ - بن سوچے ایک بات منہ پر آجانا۔
مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا۔

لَا سَبْقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ - آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے، مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بے علمی اور نااتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے

ع ۵ ایک روایت میں لَا سَبَقَ ہے، یعنی انعام جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

اُن سے تعریف کرانے کے لئے تو ریا میں گرفتار ہوگے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ۔

سَبَقَ الْغُرَّ ثُ وَالدَّمَہ۔ وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کیساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا) اُس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا۔ مسلمانو ذرا بچو غور کرو باوجودیکہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیزگار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت ﷺ نے اُن کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان اُن میں نہ ہوگا کیا معنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جسپر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر اُن کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیزگاری سب بیکار ہوگی)۔

فَیُسْتَبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ۔ پھر اللہ کی تقدیر اُس پر غالب آتی ہے

فَتَسْبِقُ شَہَادَۃُ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ اُس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، مطلب یہ ہے کہ اُسکو دین کی کچھ پرواہ نہ ہوگی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہوگا کہ اُسکو یہ بھی یاد نہ رہے گا کہ پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائیگا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اُس کو کسی حال میں کچھ باک نہ ہوگا۔

سَبَقَتْ تَاءُ خَیْبَتِیْ۔ میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے)

سَبَقَتْہَا عَائِشَۃُ مجھ سے پہلے عائشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعضوں نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے)۔

فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ سَوَابِقُ یہی وہ شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اُس سے اچھے مرتبے رکھے ہیں۔

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ۔ ہم ہی آگے رہنے والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں اُن سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ ذُعَرٌ اَوْ ھُمْ۔ مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰن بن عوفؓ یا طلحہ رضؓ یا زبیر رضؓ سے افضل ہوگا جو ہمیشہ مالدار تھے)

سَابِقَۃُ الْحَاجِّ۔ آنحضرت ﷺ کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا)

لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ۔ (آپ مجھ سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی آمین

Marfat.com

ساتھ ہوا کرے) آپ آمین مجھ سے پہلے نہ کہئے۔

سَبَقٌ۔ وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہو اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو اُستاد کو سُناتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَسْبِقُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا یُسْبَقُ بَیْنَ الْخَیْلِ یَوْمَ الرِّھَانِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑوں میں شرط کیجاتی ہے۔

اَلسَّبْقَةُ اَلْجَنَّةُ وَ الْغَایَةُ اَلنَّارُ۔ آگے بڑھنے کے لئے بہشت ہے (اُس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہاں تک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔

وَالْجَنَّةُ سَبَقَتُهُ۔ بہشت اُس سے آگے بڑھی۔

سَابِقٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

سَابِقُ الْحَاجِّ۔ جو قافلے سے آگے بڑھ جائے اُن کے ساتھ نہ چلے

سَبْكٌ۔ گلانا، سانچے میں ڈالنا جیسے تَسْبِیْكٌ ہے،

سَبِیْكَةٌ۔ گلا ہوا ٹکڑا چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اُسکی جمع سَبَائِک ہے۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَ سَوَابِكَ۔ اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کی گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھر دوں۔

سَبَائِکُ۔ چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عرب لوگ حُوَّارٰی کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ۔ گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔

تَسْبِیْلٌ۔ اللہ کی راہ میں دینا۔

اِسْبَالٌ۔ لٹکتا چھوڑ دینا، برسنا، بہت باتیں کرنا،

سَبَلٌ۔ مینہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔

سَبِیْلٌ۔ راہ، رستہ۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں جو نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اُس کے تقرب کیلئے کیا جائے فرض ہو یا نفل اُسکو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اُس کا استعمال جہاد کیلئے ہوتا ہے۔

اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔

حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِّنْ حَوَالَیْهَا لِاَعْطَانِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِیْلِ اَوَّلُ شَارِبٍ مِّنْهَا۔ کنوے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے اور مسافر سب سے پہلے اُس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر اُدھر سے گذرے اُس کو اُس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنوے کا مالک اُس کو پانی پینے سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے جانور کو پلانے سے)۔

فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبِلَتِهٖ۔ اُس کے رستوں پر ناگاہ زمین نمودار ہوئی۔

اَسْبُلٌ۔ جمع ہے سبیل کی جب وہ مؤنث ہو اگر مذکر ہو تو اَسْبِلَةٌ ہے۔

اِحْبِسْ اَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی ملکیت

Marfat.com

کو تو تاکم رکھ (تو اُسکا مالک بنا رہ اور اُسکا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے، ہر ایک محتاج شخص اُس کو کھائے)۔

ثَلَاثَةٌ لَا يُنَظِّمُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن دیکھیگا بھی نہیں (اُن پر نظر رحمت نہیں کرے گا) اُن تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اُس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف اگیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ، مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے کبر اُسی کی شان ہے اُسی کو سزاوار اور زیبا ہے اُس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں، ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں بیکار چنت ڈالکر کپڑا تلف کرتے ہیں، اضافی لوگ پائجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں، بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں یہ سب اسراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا نہیں اُن کو تو فخر اور تجبر کی لت پڑ گئی ہے، لوگ یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تہبند بناتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن جو کوئی فخر اور تجبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اُس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)۔

سَائِلَةً هَا خَالِيَةً بَائِنَةً مُزَادَ تَكْبِيْنِ۔ ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پنڈلیوں کے درمیان لٹکائے ہوئے زاد سفر پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور لغت کے رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے، ایک روایت میں سَادِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے۔

مَنْ جَرَّ سَبَلَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچیگا (یعنی اُن کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلیگا) تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُسکو طرف دیکھے گا بھی نہیں، (عنایت اور شفقت کجا اُس کو تمام لوگوں سے اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کریگا)۔

سَبِلَہ۔ لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلَہ اور نُشرہ بمعنی مُرسَلہ اور مَنشُورہ، بعضوں نے کہا سَبَلَہ ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے جوڑے سے بنایا جاتا ہے۔

دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ۔ میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنا تھا جیسے اہل اسراف کی عادت ہوتی ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ اُس کی مونچھ کے بال بہت تھے اُس کی جمع سبال آئی ہے، ہروی نے کہا سَبَلَہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے لئے ہوتے ہیں، سَبَلَہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اُسکو بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سَبَالَةِ السِّنَوْرِ۔

Marfat.com

اُس پر بل کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا سَبِیْلًا۔ ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَ السَّحَابُ مینہ خوب زور کا برسا۔

اَسْبَلَ الدَّمْعُ۔ آنسو خوب بہے۔

سَبَلٌ۔ اسم ہے اُسکا یعنی خوب برسنے والا۔

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْدًا لَہٗ سَبَلٌ۔ پانی کی سخاوت کی ایک گلے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا۔

لَا تُسْلِمُ فِیْ قَرَاحٍ حَتّٰی یُسْبَلَ۔ خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیج سلم مت کر یہانتک کہ کھیت بالیاں نکالے۔

سَبَلٌ بمعنی سنبل (بالی کی) ہے۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کا سخت غصہ ہے اُس شخص پر جسکو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اُس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا اور پیغمبر کو مارنا چاہا تو گویا اللہ تعالےٰ سے مقابلہ کیا۔ اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہوگا)۔

خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا۔ مجھ سے اللہ تعالےٰ کے حکم حاصل کرو اُسنے عورتوں کے لئے ایک راہ نکالدی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ یَجْعَلُ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا۔ وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کردو اور غیر محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو)۔

اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ نکالنا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس میں بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے)۔

اَلسَّبْلَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ۔ سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف ہوتا ہے اُسکا بھی کترنا دانا مستحب ہے اگر نہ کترا تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی اُس میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اُس کو نہیں کترتے تھے)۔

فَرَجُلٌ رَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

مَنِ اغْبَرَّ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ سو یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد، یا طلب علم وغیرہ)۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے گھر سے) نکلا پھر (وہیں) تو وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے زمانہ تک اُس کو مجاہدین کا سا ثواب ملتا رہے گا)۔

وَمُتَعَلِّمُ الْعِلْمِ سَبِیْلُ نَجَاۃٍ۔ جو شخص نجات کے راستہ پر علم سیکھ رہا ہو، نجات کا راستہ یہ ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجدد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِیْلُہٗ سَبِیْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ

Marfat.com

حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

اِنَّهٗ کَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ آنحضرت ﷺ کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے۔

خُذِ السَّلَا فَمُرَّهٗ عَلٰی سِبَالِهِمْ۔ ابوطالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرت ﷺ کی پیٹھ پر رکھدیا تھا) لے کر اُن کی مونچھوں پر پھرا (یہ اُن کی سزا ہے)۔

سُنْبُلَةٌ۔ ایک برج ہے بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آگئی۔

فَاِذَا کَانَ لَهٗ سُنْبُلَةٌ کَسُنْبُلَةِ السِّنَّوْرِ الْغَبَرِ فَلَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ۔ اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اُسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دُم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اُسکا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِیٌّ۔ بہت لمبا دراز کپڑا۔

سُنْبُلَانُ اور سُنْبُلُ۔ دونوں شہر بھی ہیں ملک روم میں اُن میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

سُنْبُلَانِیٌّ۔ اُس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

سَبَنٌ۔ ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

فَلَمَّا رَاَیْتُ السَّبَنِیَّ عَرَفْتُ اَنَّهَا هِیَ۔ (قسی کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ﷺ نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھکو معلوم ہوا قسی وہی ہے، نہایہ میں ہے کہ سبنی ایک کپڑا ہے جو کتان کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔

سَبَنْتٰی یا سَبَنْدٰی۔ بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اُس پر کالے کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اُس کو تیندوا کہتے ہیں، شماخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اُس میں کا ایک شعر یہ ہے وَمَا کُنْتُ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ وَفَاتُهٗ ۔ بِکَفَّیْ سَبَنْتٰی اَزْرَقِ الْعَیْنِ مُطْرِقٖ مجھکو یہ امید نہ تھی کہ آپ کی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہوگی (مراد ابولولو مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ کو زخمی کیا، یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)۔

سَبَنْجُوْنَهٗ۔ لومڑی کے کھالوں کی پوستین۔

کَانَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَبَنْجُوْنَةٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ کَانَ اِذَا صَلّٰی لَمْ یَلْبَسْهَا۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اُسکو نہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اُس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی، بعضوں نے کہا سبنجونہ

Marfat.com

مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوستین آپ کے پاس تھی)۔

سَبِیْدٌ۔ بوڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا، سٹھیا جانا، غرور کرنا۔

مُسَبِّدٌ۔ جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو۔

سَبَهْلَاخٌ۔ بیکار، خالی خولی۔

لَا یَجِیْئُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سَبَهْلَاخًا تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی اُس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ یَخْبِطُ سَبَهْلَاخًا وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)۔

اِنِّیْ لَاکْرَہُ اَنْ اَرَی اَحَدَکُمْ سَبَهْلَاخًا لَا فِیْ عَمَلِ دُنْیَا وَلَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم میں سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے، آدمی کو چاہئے کہ وقت کو عزیز سمجھے، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بطالت اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا ہو (دنیا کا علوم فنون ہنر سیکھے، کسب معاش کرے زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اُسکی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون گھوڑے کی سواری نشان اندازی بحری لڑائی کے فنون اُس کے سامان جہاز سازی تار پیڈو سب

مرائن ہوائی لڑائی کے سامان ایرشپ بمی بلین زیلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں سراؤں پلوں مسجدوں شفاخانوں کی طیاری قیمتوں اور بیووں کی پرورش اور تعلیم کے سامان، غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم و فنون میں مصروف ہیں، لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں کھیل کود اور پتنگ بازی شطرنج بازی، چوسر گنجفہ، مرغبازی، بٹیربازی، بس یہ اُن کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)۔

سَبْیٌ۔ قید کرنا، لوٹنا، غارت کرنا، لونڈی غلام بنانا جیسے سبا وُہے دور کرنا، ملک بدر کرنا، مسخر کر لینا، تابعدار بنا لینا۔

سَبْیٌ اور سَبِیَّۃٌ اور سَبَایَا۔ یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں۔

سَبِیَّۃٌ۔ قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اُسکی جمع سَبَایَا ہے۔

تِسْعَۃُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَۃِ وَالْجُزْءُ الْبَاقِیْ فِی السَّبَایَا۔ روزی کے نو حصے تو اللہ تعالےٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے بکری بھینس گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَآلِ مُسْتَأْبِنٍ سَبَایَا اُن کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گورو وغیرہ، اُس کی جمع سَوَابِی ہے۔ اصل میں سابیا کا معنی وہ چیل

Marfat.com

ہے جس میں پھر رہتا ہے۔

اِشْتَدَّ مِنْ هٰذَا الْحَرْبِ وَالسِّلَاحِ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَكَ غِلْمَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعْقُوْلًا۔ حضرت عمر رضؓ نے طلبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درہم حضرت عمر رضؓ نے کہا تو ایسا کر کھیتی باڑی اور ہانو رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جنکی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)۔

مَنْ تَعَلَّمَ صَوْتَ الْكِلَابِ يَسْبِقُ اِلَى قُلُوْبِ النَّاسِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ جو شخص باتیں بنانے کا علم سیکھے (نقالی جگت قافیہ) اُس کی غرض یہ ہو کہ لوگوں کا دل سخنہ کرلے تو اُس کی نہ فرض قبول ہوگی نہ نفل۔

فَاصْطَفَّ عَلَيَّ سَبِيَّةٌ۔ اُس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اُسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)۔

خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا۔ ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں اُن کو چھوڑ دو۔ ہم اُن کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

لَمْ يَسْتَحِلِّ الْاَنْبِيَاءُ۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ التَّاءِ

سَتٌّ، بُری بات، عیب،

سِتَّةٌ۔ چھ مرد۔

سِتٌّ۔ چھ عورتیں اور عوام لوگ اُسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں۔

اِنَّ سَعْدًا اَخْطَبَ امْرَاَةٍ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِنَّهَا تَمْشِيْ عَلٰى سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰى اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ۔ سعد بن ابی وقاص رضؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ سے کرآتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اُس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار لے کر جاتی ہے، (دونوں سرین اور دونوں ہاتھ، مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اُس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھی)۔

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ۔ ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)۔

وَنَحْنُ مَابَيْنَ الْمِئَتَيْنِ اِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ۔ ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے۔

سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً يَا سِتَّ عَشَرَةَ۔ سولہ اونٹ۔

سِتَّةُ اَيَّامٍ اَوْ سِتَّةُ اَشْهُرٍ اَوْ سِتُّ سِنِيْنَ۔ امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغریٰ مراد ہے کیونکہ غیبت کبریٰ پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گذر چکے ہیں اور بارہویں امام یعنی ..... محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعضے امامیہ سے میں نے سنا

Marfat.com

ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن نیایوں ہو جائیں گے تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود ہیں کیا چالیس بھی اُن میں مومن نہیں ہیں۔
اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں۔
پیراں نمی پرند مرید ان می پرانند۔ ان اماموں نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ اُن کو امامت (حکومت) حاصل ہوئی، بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشۂ عافیت میں چھپے رہے کیا امامت اس طرح ہوتی ہے آخری زمانہ میں پیچے امام مہدی محمد بن عبداللہ نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے اسلام کی اشاعت کرینگے، مخالف مولویوں اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت اور تعصب سے مالا مال اپنوں اجنبیوں خاندانوں اور بزرگوں کے رسم کے تابع ہیں نہ اُن کو قرآن سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ تعالیٰ ایسے مولویوں اور درویشوں سے بچائے رکھے سب سے زیادہ دشمن انکے حضرت امام مہدی ہونگے آپ صاحب سیف اور حکومت ہونگے اس لئے اُن کے سر کو بی قرار واقعی کر دینگے البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائی مراد لیجائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے دینی پیشوا اور مقتدی تھے، اللہ تعالیٰ ہمکو ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی کی غلامی میں ہمارا حشر کرے، آمین یا رب العالمین۔

سَتْرٌ چھپانا۔
سِتْرٌ چھپنا۔
سِتَارَۃٌ پردہ۔
سِتَارٌ ایک پہاڑ کا نام ہے۔
سَتَّارٌ اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب کو چھپاتا ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ اللہ تعالیٰ شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے، ایک روایت میں سِتِّیرٌ ہے، اسکا بھی معنی وہی ہے۔
وَکَانَ رَجُلًا سَتِیْرًا یا سِتِّیْرًا۔ وہ بڑا ڈھانپنے والا چھپانے والا تھا یعنی نہاتے وقت اپنے ستر کو چھپاتا تھا)
اَیُّمَا رَجُلٍ اَغْلَقَ بَابَہٗ عَلٰی اَمْرَأَتِہٖ وَ اَرْخٰی دُوْنَھَا اِسْتَارَۃً فَقَدْ تَوَحَّدَ اَثْمًا جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند کر لیا جو اُس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ کر لی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیحہ) تو عورت کا پورا مہر اُسپر واجب ہو گیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی، امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہیں ہوتا۔
اِسْتَارَۃٌ۔ یعنی سِتَارَۃٌ یعنی پردہ۔ اسی حدیث میں وارد ہوا ہے اگر اُسْتَارَۃٌ ہوتا تو اچھا ہوتا یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بجسر سین یعنی پردہ۔
اَلَا سَتَّرْتَہٗ بِثَوْبِکَ یَا ھَزَّالُ۔ ارے مسخرے تو نے اُس کو اپنے کپڑے سے کیوں نہ چھپایا یہ آنحضرت صم نے ماعز اسلمی سے فرمایا جب انہوں نے آپ کے پاس آکر یہ بیان کیا کہ میں نے زنا کی آپ کا مطلب یہ تھا اگر

Marfat.com

ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اُسکا چھپانا اور آیندہ کے لئے توبہ کرنا بہتر تھا تا کہ مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی)۔

سِتْرٌ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (تم میں جب کوئی پاخانہ جائے تو) جنوں کی آنکھوں سے اُڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہکر پاخانہ جائیگا تو جن اور شیطان اُسکا ستر نہ دیکھ سکیں گے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)۔

وَسَتَرْتُهَا صَبَبْتُ عَلٰى يَدِهٖ۔ میں نے آپ پر آڑ کر لی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر ڈالا (واجب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)۔

تَاَى اُمَّهُ فَرَجَ عَنْ سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔ ام زفر کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اُسپر ٹیکا دئے ہوئے)۔

كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ۔ پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے ستر کھولدیتا تھا، یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا، دوسری روایت میں لَا يَسْتَنْزِهُ کا بھی معنی ہے ایک روایت میں لَا يَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر استنجا نہیں کرتا تھا، اُس کے عضو پر پیشاب رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا رہتا تھا، ایسی حالت میں نہ اُسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ ہے) ایک روایت میں لَا يَسْتَنْزِهُ ہوا ایک میں لَا يَسْتَنْزِهُ ہے نَزہ سے اُسکا ذکر کتاب النون میں آئے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی اُنکا فسق وفجور ظاہر میں نیک اور صالح ہونے کی طرح اگر کوئی عیب دیکھے تو اُسکا چھپانا بہتر ہے لیکن جو لوگ فسق وفجور اور شرارت میں مشہور ہوں جو لوگوں کو ستاتے ہوں تو اُن پر انکار کرنا اور حاکم تک اُن کی شکایت پہنچانا درست ہے اِسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)۔

فَاغْتَسَلْتُ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا ہم میں اور اُن کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرکے اُن کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس طرح کرنا چاہئے اور پردے کی آڑ میں سے وہ اُن کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ اُن کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)۔

سَتَرْتُ عَلٰى بَابِیْ دُخْلًا نُوْقًا۔ میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ ہرا تھا۔

كَشَفَتِ السِّتَارَةَ۔ پردہ کھولا۔

رَجُلٌ لَّا سِتْرَ۔ جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ ہو (جو اُس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو)۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ۔ دیواروں پر کپڑے مت منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش ونگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیواروں پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا

Marfat.com

اور اڑھانا ہی ناجائز ہوگا)۔

سُتْرَہ۔ وہ چوبا ہی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ گاڑ آڑ کرنے کے لئے۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ اَیْہَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً: نا کرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالےٰ اُس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ اُس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اُس پر سزا دی (یعنی جب اُس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالےٰ نے اُس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اُس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اُسکو معاف کر دے یا عذاب کرے اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اُسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اُسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اُسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضے احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اُس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اُس کے لئے توبہ ضروری ہے)۔

سَتَّرَ عُرْیَانًا۔ اُس کی برہنگی کو ڈھانپا (یعنی اُس کو کپڑا پہنایا)۔

سُتَّرٌ۔ ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں۔

سَتُّوْقٌ۔ یا مُتُوْقٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

مُسْتَدِقَہ۔ لمبی آستین کی پوستین۔

سَنْدٌ۔ ایک کے پیچھے ایک نکلنا، قطرہ قطرہ بہنا۔

سَنَادٌ۔ پیچھے لگنا۔

مَسْنَدٌ۔ تنگ رستہ۔

مَسْتُوْلٌ۔ جہاز کی لمبی لکڑی، یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے، اصل میں ستول کا معنی جس پر سر گوشت نکال لیا گیا ہو۔

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُسَاۤیِلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابو قتادہ نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستہ سے الگ ہو کر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرت ﷺ اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)۔

مَسَاۤیِلُ۔ جمع ہے تنگ راستے۔

سَتَّہٗ۔ پیچھے لگنا، کون پر مارنا۔ (گانٹھ پر)۔

سُتَاہِی۔ بڑے کون والا۔

سَتَّہٗ اور سِتَّہٗ اور سَتَہٗ اور سُتَہٗ۔ کون حلقہ در کو بھی کہتے ہیں اسی طرح اِسْتٌ ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ مُسْتَہٗ جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑوں اور گھونگر والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

مَرَّ اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ وَکَانَ رَجُلًا مُسْتَہًا۔ ابو سفیان گذرا اور معاویہ اُس کے پیچھے تھے وہ بڑے بڑے چوتڑوں والے آدمی تھے۔

یَسْتَحْفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاہِہِمْ۔ اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے چلیں گے۔

بِکَاءُ السَّتَرِ الْعَیْنَانِ۔ گانٹھ کا ٹوٹ آنکھیں

Marfat.com

ہیں (جب سو گئے تو اُونٹ کھل گیا)۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْجِيْمِ

سَجْبٌ، پرانی مشک۔

ثَلْثُ سُجُبٍ۔ تین پرانی مشکیں۔

سَاجِبٌ۔ پرانی مشک۔ **سُجُبٌ** جمع ہو **سَاجِبٌ** کی

سَجَّ۔ پانی نہ چلنا ہونا۔

سَجَاجٌ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَا اَحْكَمَ مِنَ السَّجَاجَةِ وَالْحَيَّةِ اللہ تعالیٰ نے تیر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زخمی کرکے اُس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اُس سے نجات دی، (بعضے کہتے ہیں سجاج اور بجہ دو جنوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کیا کرتے تھے)۔

سَجْحٌ۔ گانا، پیش کرنا

سَجَاحٌ اور **سَجَاحَةٌ**۔ نرمی، سہولت، گوشت ہونا۔

سِجَاحٌ۔ سامنے، مقابل۔

سَجَاحٌ۔ حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پھر اُس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کر لیا یہ عورت جماع کی بڑی خواہشمند اور پُر شہوت تھی یہاں تک کہ عرب میں مثل مشہور ہو گئی۔

اَظْلَمُ مِنْ سَجَاحٍ سجاح سے زیادہ پُر شہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانۂ آفاق تھو یہ بھی ایک مثل ہے۔

اَكْذَبُ مِنْ سَجَاحٍ۔ سجاح سے زیادہ جھوٹی، **وَامْشُوْا اِلَى الْمَوْتِ سَجْحًا**؛ ی

سَجْحًا۔ حضرت علی رضہ جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرما رہے تھے چلو موت کیطرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔

اِذَا مَلَكْتَ فَاسْجَحْ (حضرت عائشہ رضہ نے جنگ جمل میں حضرت علی رضہ سے کہا) جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہو گئے تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کر دو)۔ عرب میں یہ مثل مشہور ہے **اِذَا مَلَكْتَ فَاسْجَحْ** کیونکہ جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر۔

مَلَكْتَ فَاسْجَحْ۔ تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو یہ امر ہے **اِسْجَاحٌ** سے یعنی نرمی کرنا۔

سُجُوْدٌ۔ سجدہ کرنا، جھک جانا، سیدھا ہونا۔

سَجَدَ۔ بھول جانا۔

سَاجِدٌ۔ سجدہ کرنیوالا۔ **سُجَّدٌ** اُس کی جمع ہے۔

سُجُوْدَةٌ۔ ایکبار جھکنا۔

سِجْدَةٌ۔ پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا، یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت وہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا دوسرے سجدۂ تحیت جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا، فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذ رضہ نے آنحضرت صلعم کو اور اونٹ نے آنحضرت صلعم کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدۂ

Marfat.com

تحیت تھا نہ سجدۂ عبادت۔

كَانَ كِسْرٰى يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ کسریٰ (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اُس کو مُقَرطِس یعنی اُس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اُس کو عاضِد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیرانداز کے سامنے جھک جاتا تھا اُس کی خاطر کرتا تھا از ہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تاکہ تیر اُسکا سید ہا جاکر نشانہ پر پڑے، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الْبَعِیْرُ یعنی اُس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا۔

وَقَدْ نَهٰى اَسْجُدُ لِلَيْلٍ فَاسْجُدْ۔ انہوں نے اونٹ سے کہا لیلیٰ کے لئے جھک جا (تاکہ لیلیٰ سوار ہو جائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ۔ عاجزی کی۔

سُجُوْدُ الصَّلٰوةِ۔ نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے، اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اُس کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں

وَهِيَ مُغْتَرِشَةٌ بِجِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عائشہؓ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی اُن کو چھو دیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

اُس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)۔

مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَ يَا سُجُدَاتُ۔ تم نے سورہ حٰمٓ سجدہ میں کہاں سجدہ کیا یا سورۂ حٰمٓ سجدہ والی کیوں محبوب ہوئی۔

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ آنحضرتؐ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

سَهَا بِسَجْدَةٍ حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ۔ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے)۔

لَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ۔ ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔ میں نے ظہر کی نماز کے بعد آنحضرتؐ کے ساتھ سنت کا دو گانہ پڑھا (یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرتؐ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے)۔

مَا يَكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو سجدہ بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کر کے وہاں سجدہ بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے اگر مقبرہ ویران ہو گیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اُس پر مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی مسجد کی طرح وقف ہے اسی طرح کسی بزرگ صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لئے نہ اُس کی تعظیم کے لئے اس

Marfat.com

کراہت میں داخل نہ ہوگا کذا فی مجمع البحار۔

مترجم:۔ کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح اُن کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اُس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یاد گاری اور میت کے لئے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہئے یعنی جیسے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا اُن پر چراغ لگانا مستدل چادر شرینی چڑھانا مقدر کا روپیہ پیسہ رکھنا اُن کی طرف رکوع یا سجود کرنا اُن سے مرادیں مانگنا، اُنکی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالےٰ سے مانگی جاتی ہے جیسے رزق کی کشائش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج معاذ اللہ۔

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ سورج عرش کے تلے جاکر سجدہ کرتا ہے (یعنی اُس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی

کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ ہے کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدے سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کی کیا معنی ہوں گے، اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اُسکا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اُسکا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدۂ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ، پتھر وغیرہ سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدۂ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں، رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اُس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا مقام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور اُن کا درجہ اس حقیقت کو ظاہر نہیں کرتا کیونکہ اُن کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع

Marfat.com

إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا۔ جب آنحضرت ﷺ کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لئے) سجدے میں گر پڑتے۔ معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سنے یا کوئی بلا رفع ہو، اور بعض حنفیہ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر سجدہ شکر حق تعالےٰ کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدے ہی میں رہنا چاہئے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا بھی ایک بڑی نعمت ہے۔ اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لئے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدۂ شکر اُس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ اُن نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَأَى نُخَاعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ۔ آنحضرت ﷺ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدہ شکر کیا کہ حق تعالےٰ نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدہ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علیٰ کثیر من خلقہ تفضیلاً مگر علمانے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اُس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اُسکو رنج نہ ہو، البتہ فاسق معلن کو دیکھکر اُس کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالےٰ نے اُس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اُس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اُس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے۔

نَوْمُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَصْحَابِ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے اُن کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے مگر احتلام کا ڈر ہو بعضوں نے کہا مسجد کو خوابگاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ساتھے خواہ مخواہ مسجد میں جاکر سونا اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اُس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانور یں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو لے جانا مکروہ ہے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے لوٹ ہو جانے کا ڈر ہو اُسکو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا و دسترخوان بچھانا بالاتفاق درست ہے، ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لئے آیا اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو دوسرے کے مال کو تکے (اُسکو اُڑا لینے کے لئے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اُس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اُسکا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لئے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی یَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أُمُورِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تَجْلِسُوا مَعَهُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ۔ کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اُسکے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالاتفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے

Marfat.com

اسی طرح ابو ہریرہ رضی کی وہ حدیث جس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی نیک کام کے لئے آئے مثلاً علم دین سیکھنے یا سیکھانے کے لئے تو اُس کو مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملیگا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے کا مال تکے (یعنی اُس کو حسرت ہی حسرت ہوگی اُس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض سے مسجد میں آئے علاوہ اُس کے اُس میں خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجد ونکا، البتہ مسجد میں خرید فروخت کرنا مال تجارت لانا، گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا، مسجد میں حقوق یا بغیر ڈالنا، اُسکو بیہودہ نمازی کیطرح آراستہ کرنا، بے ضرورت نقش ونگار کرنا اس میں کوڑا کچرا ڈالنا، بیہودہ شعروں اُسمیں پڑھنا یا بیہودہ اور فحش باتیں کرنا، کچی پیازیا لہسن کھا کر آنا، چیخنا، چلانا اگر ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی میں) یہ بالاتفاق منع ہے، اور جن اشعار میں خدا اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور فسق وفجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں اُنکا پڑھنا منع نہیں، اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہو اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام محض بے دلیل ہے)۔

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ۔ تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کرلے شرح مصابیح میں ہے مراد سجدۂ نوافل یا نماز یا لشکر ہے ان کے سوا اور سے خالی سجدے کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے نا جائز ہے میں :- کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے جب چاہے کرے اُس میں ثواب ہی ثواب ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے یا قیام۔

لَوْ يَسْجُدُ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرت نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے قرآن کے آخری حصہ کو)۔

إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاسْجُدُوْا۔ جب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی کوئی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف خسوف آندھی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ) تو سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کر دو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے، سید نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف سجدہ مراد ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو مسجد میں خرید فروخت کرتا ہے (یا دکان لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں فائدہ نہ دے (اُس کیلئے بد دعا کرو)۔

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ۔ اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کا اُس پر بہا دیا گیا (معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے، بعضوں نے کہا اُسکو کھودنا ضروری ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جس پانی سے نجاست

Marfat.com

دھوئی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اُس میں تغیر نہ ہو اور بعضوں کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔

فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ۔ آدم کی طرف منہ کر کے سجدے میں گر پڑو (لام یعنی الٹے کے ہو گیا آدم کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کو لئے ہوا اور اُس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ آدم کا سجدہ سجدۂ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدۂ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذا فی مجمع البحرین۔

میں۔ کہتا ہوں جو آدم کو صرف سجدے کا قبلہ قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے کہتے ہیں وہ اگر اس سجدے کو سجدۂ عبادت بھی کہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔

سَجَدَ لَهُ الْبَعِيْرُ۔ اونٹ نے آنحضرت کو سجدہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکایا) اَعِنِّيْ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا) تو بہت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ کر) میری مدد کر (مجھ کو تیرا بہشت میں لے جانا آسان ہو) معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ سب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)۔

مَسْجَدٌ۔ سجدہ گاہ (لور یے کا ٹکڑا جس پر نمازی سجدہ کرے۔

سَجَّاد۔ امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ آپ بہت سجدے کیا کرتے، ایک روایت میں ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے۔

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ مَطْلَعِ الشَّمْسِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَى الْغَدِ۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے، (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدۂ ملبسی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (خیر تک)

میں۔ کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور حواشی کلاّت اُس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ۔ سجدۂ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں ایک ایک، اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورۂ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور حٰمٓ السجدہ اور والنجم اور انشقت اور اقرا میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جنکو عزائم کہتے ہیں، کذا فی مجمع البحرین۔

مترجم۔ کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کے سب یکساں ہیں یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعضوں نے بے (وضو بھی) اُسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے۔

لَا مُرَتْ اِمْرَأَةٌ اَنْ تَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَهَا۔ اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اَتَسْجُدُ لِغَيْرِيْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو

Marfat.com

انہوں نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں دیکھا نصاریٰ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا اُس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو، اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدۂ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ رضہ کو تجدید ایمان کا حکم دیتے۔

یَسْجُدُ لَکَ اَیُّھَا یَثْرُوْ وَالشَّجَرُ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندہ کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

سَجُرُوْا یَا سُجُرُہٗ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے کے لئے۔

سَاجُوْرٌ۔ وہ لکڑی جو کعبے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اُس کی جمع سَوَاجِیْرُ آئی ہے۔

سَجُوْرٌ۔ ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْجَرَ الْعَیْنِ۔ آنحضرت ﷺ کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سُرخی تھی، یہ ماخوذ ہے سُجْرَۃٌ سے یعنی سپیدی میں تھوڑی سی سُرخی ملنا، بعضوں نے کہا سپیدی میں نیلگونی، اصل میں سَجْرٌ اور سُجْرَۃٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰی یَظِلَّ الرُّمْحُ ظِلَّہٗ فَصِیْرٌ فَاِنَّ جَھَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُھَا۔ نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہو اس لئے کہ اُس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اُس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے، بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آجاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اُس وقت شیطان اُس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھر جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اُس وقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ درحقیقت اُسکو سجدہ ہو، خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگایا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے اُن الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب مشارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتے ہیں اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اُسکو صحیح سمجھنا اُن کے موافق عمل کرنا۔

مترجم۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اُس میں آگ بھی ہے

Marfat.com

پھر اُسکا لگا جانا اُس میں اور ابیند ہن دیا جانا کیا بعید ہے، اور آگ می کا دورخ کی بھاپ سے ہونا یہ بھی بالکل عقل کے موافق ہے زمین کے کسی طبقہ میں دورخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب زمین پر پڑتی ہیں تو اُس میں سے بھاپ نکلتی ہے، اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب جیسے بعضے نادان لوگ خیال کرتے ہیں اگر قرب آفتاب گرمی کی علت ہو تو اونچے اونچے پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون طیارہ وغیرہ میں تھوڑی دور اُڑکر اوپر جائیے تو وہاں کی ہوا سرد ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھے کو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوتی ہے جتنی دور ہوتی جائے اُسیقدر چولھے کی گرمی اُس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج پر رکھنا بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جاکر سورج کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اُسکی سورج کے ادھر اُدھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے شیطان خود جسم ناری ہے اُس کو سورج کی گرمی کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہمکو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہو کہ شیطان آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور شیطان کے درستوں کے درمیان میں آجانا کافی ہے البتہ ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت مخالفت یہ کر سکتا ہے کہ استوا اور زوال اور طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان

ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اُس کا نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑے ہی ہزاروں شیاطین ہیں پھر ہر ملک میں وہاں کے شیطان استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

سَیَخْمُسُ۔ متغیر ہونا، تیرہ ہونا، گدلا ہونا۔

تَسْجِیْشُ۔ گدلا کرنا۔

سَجْیُسُ اللَّیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔

وَلَا تَضُرُّوْہُ فِیْ بُقْظَۃٍ وَّلَا مَنَامٍ یُخْمِسُ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامَ۔ اُس کو جاگتے سوتے کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ تک یعنی ہمیشہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَآ اٰتِیْکَ سَجْیُسَ اللَّیَالِیْ میں تیرے پاس زمانہ کے آخر ہونے تک نہیں آؤں گا یعنی کبھی نہیں آنے کا، تھمے ہوئے پانی کو بھی سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا ہے۔

سَجْسَجٌ۔ متعدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم اور وہ وقت صبح اور طلوع کے درمیان ہوتا ہے۔

ظِلُّ الْجَنَّۃِ سَجْسَجٌ۔ بہشت کا سایہ معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی، عرب لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ گرم ہے نہ سرد۔

ھَوَاءٌ سَجْسَجٌ۔ بہشت کی ہوا معتدل ہے نہ گرم نہ سرد۔

Marfat.com

إِنَّهُ مَرَّ بِوَادٍ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ سَجَاسِيجُ مَرَّ بِهَا مُوسٰى۔ آنحضرتؐ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام گذرے ہیں۔

سَجْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا، ایک مطلب رکھنا، ایک ہی طرز پر چلنا۔

سَاجِعٌ فِی کَلَامِہٖ۔ اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اُس کی ضد ثَارِرٌ ہے۔

سَاجِمٌ۔ لمبی اونٹنی خوب صورت منہ۔

سَجَّاعٌ۔ بہت قافیہ دار کلام کہنے والا۔

تَسْجِیْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا۔

مُسَجَّعٌ۔ مقفی۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِشْتَرَی جَارِیَۃً فَاَمَرَ اَنْ تُوطَأَ فَقَالَتْ اِنِّیْ حَامِلٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ اَحَدَکُمْ اِذَا سَجَمَ ذٰلِکَ الْمَسْجَمَ فَلْیَسْتَبْرِئْ بِالْحَیَاءِ عَلَی اللّٰہِ وَاَمَرَ بِرَدِّھَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اُس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرتؐ تک پہنچا آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اِس مقصد پر چلے تو اُسکو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا آپ نے حکم دیا وہ لونڈی بائع کو پھیر دیگئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اُس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کو دام پھیرنا ہوگا)۔

سَجْعُ الْحَمَامَۃِ۔ کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل۔

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ۔ قافیہ بندی سے پرہیز کرو (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفی نکل گیا تو اُس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الکتاب سَرِیْعُ الْحِسَابِ هٰذَا مُنْزِلُ الْاَحْزَابِ۔

سَجْحًا کَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔ دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا، تک بندی کرنا یہ آنحضرتؐ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے حکم کے خلاف میں ایک مقفّی سجع کلام کہا تھا۔

وَانْظُرِ السَّجْعَ اور سجع کو دیکھ (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے)۔

سَجَفٌ۔ پردہ ڈالنا۔

اِسْجَافٌ۔ چھوڑ دینا، لٹکانا۔

وَاَلْقَی السِّجْفَ۔ پردہ ڈال لیا بعضوں نے کہا سِجْفٌ اُس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

حَتّٰی کَشَفَ مِسْجَفَ حُجْرَتِہٖ۔ یہانتک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اُٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں سے چاک تھا۔

مِسْجَافٌ۔ پردہ۔ اُس کی جمع مُجُفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے۔

وَجَّهْتُ سَجَافَتَہٗ۔ تم نے آپ کا پردہ کھولا آپ کا راز فاش کر دیا، ایک روایت میں سِدَافَتَہٗ ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

Marfat.com

سُجُفٌ ۔ رات کا ایک حصہ، عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰی سُجْفٌ مِّنَ اللَّیْلِ ۔ رات کا ایک حصہ گذر گیا۔

فَارْفَعْ هٰذَا السِّجْفَ ۔ یہ پردہ تو اُٹھا دیکھیں لے تجھ کو دنیا کے بدل گیا دیا)۔

سَجْلٌ ۔ اوپر سے پھینک دینا، بہانا۔

تَسْجِیْلٌ ۔ فیصلہ لکھنا، نتھی کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا۔

مُسَاجَلَةٌ ۔ بیت بازی۔

فَاَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِهٖ ۔ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا، آپ نے ایک بھرا ڈول پانی کا اُس پر بہا دینے کا حکم دیا۔

سَجْلٌ ۔ بھرا ڈول، اُس کی جمع سِجَالٌ ہے

اَلْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ سِجَالٌ ۔ ہم میں اور اُس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اُس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعضوں نے کہا یہ مُسَاجَلَة سے نکلا ہے، یعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اُس کو۔

سَجْلَةٌ مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبٌ ۔ پانی کا ایک بھرا ڈول، ذَنُوب بھی اُسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سجل کہا یا ذنوب۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَجَلَهَا ۔ سورہ نساء شروع کی اُس کو مسلسل پڑھا یہ سَجْلٌ الْمَاءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگاتار پانی بہایا۔

هِیَ مُسَجِّلَةٌ لِّلْبِرِّ وَالْفَاجِرِ ۔ (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان، اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اُس کے بدل اُس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہئے)۔

مُسَجَّلٌ کہتے ہیں اُس مال کو جو خرچ کیا جائے۔

وَلَا تُسَجِّلُوْا اَنْعَامَكُمْ ۔ اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو۔

فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِی الْمِیْزَانِ ۔ یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی، (یہ جمع ہے سِجِلٌّ کی یہ معنی بڑی کتاب بعضوں نے کہا سِجِلٌّ طومار یعنی کاغذات کا سٹھا جس کو لپیٹ کر اُس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا سِجِلٌّ فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے۔

سِجْنٌ ۔ کھنگر یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ، پتھر۔

عَیْنٌ سَجْنَاءُ ۔ بہت پانی بہانیوالا چشمہ۔

صَدْعٌ سَجِیْلٌ ۔ لکھا ہوا نشان۔

سِجِلَّاطٌ ۔ جنبیلی خندہ، چغ عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے پاکستان کے نقش کپڑے۔

سِنْجِلَاطٌ ۔ ایک خوشبودار گھاس ہے۔

اُهْدِیَ لَهٗ طَیْلَسَانٌ مِّنْ خَزٍّ سِنْجِلَاطِیٍّ ۔ آنحضرت کو ایک چادر خز کی سنجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)۔

سَجَحَ ۔ یا مُسَجُوْرہ دیر کرنا۔ بہانا۔

سُجُوْمٌ اور سَجَامٌ ۔ بہنا، بہانا۔ جیسے سَجَّمَانٌ اور تَسْجِیْمٌ ہے۔

Marfat.com

أَمْوَاجٌ مَّسْجُوْرَةٌ۔ جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو۔

قَدْ مُنِعَ الَّذِيْنَ أَهْوَتْهُ سِجَامُهُ۔ آنکھ کا آنسو بہنا اور اس کا دنی درجہ بہنا ہے۔

اِنْسِجَامٌ۔ بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو۔

سَجْنٌ۔ قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا۔

سِجَانٌ۔ داروغہ، محبس جیلر۔

وَيُؤْتَى بِكِتَابِهِ مَخْتُوْمًا فَيُخْتَمُ فِي السِّجِّيْنِ۔ اُسکا نامۂ اعمال مہر کرکے لایا جائیگا اور سجین میں رکھا جائے گا۔ سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعضوں نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سو راغذا دوزخ کے نیچے اُس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعضوں نے کہا سجین کافروں اور شیطانوں کے اعمال کا دفتر، بعضوں نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اُس کے لشکر والے رہیں گے۔

اَللّٰهُنَّا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلیف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے، بعضوں نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اُس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہے اُس کے حق میں دنیا بہشت ہوئی بعضوں نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو آخر کو دوزخ سے نکلے گا لیکن کافر ہمیشہ رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا بھرت کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اُڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَةَ يُصْعَدُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَتَأْبَى السَّمَاءُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَيُهْبَطُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتَأْبَى الْاَرْضُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَتَدْخُلُ سَبْعَ اَرْضِيْنَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ وَهُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ (کعب احبار نے کہا عبدالدین عباس سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لیجاتے ہیں آسمان اُس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اُتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی، پھر ساتویں زمین میں اُسکو لیجاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے، مجمع البحار میں ہے کہ گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں:۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے، اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ۔ آئینہ، سونا چاندی اور زعفران کا گلاؤ ہوا ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوْحٌ۔ ٹھہر جانا۔

تَسْجِيَةٌ۔ ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاةٌ۔ چھونا، ہاتھ لگانا، علاج کرنا۔

لَمَاسَاتٌ سُجِّيَ بِبُرُوْدِ جِبْرَةٍ۔ جب آنحضرت

Marfat.com

کی وفات ہوئی تو آپ کو ایک سبز نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُسَجّٰی۔ چھپنے والا۔

لَیْلٌ سَاجٍ۔ رات چھانے والی۔

فَرَأٰی رَجُلًا مُسَجّٰیًا۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَیْلٌ دَاجٍ وَّلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھانے والی، نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

کَانَ خُلُقُهٗ سَجِیَّةً۔ آنحضرت ﷺ کا اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں کر دیئے تھے دوسرے لوگوں کو یہ بات صدہا ریاضتیں اور مشقتیں اُٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی ایک حکیم سے پوچھا تم حکمت حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہی کیا ہوا اُس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں اُن کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہٗ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اُڑنے نہیں لگتا دلالت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اُس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّیَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا یُوَارِیْنِیْ عَنْكَ لَیْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

اِذَا مَاتَ لِاَحَدِکُمْ مَیِّتٌ فَسَجُّوْهُ۔ جب تم میں کوئی مر جائے تو اُسکو (چادر وغیرہ سے) چھپاؤ (جبتک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف۔

تَرُدُّ اَوَّلُهَا عَلٰی اٰخِرِهٖ وَسَاجِیُهٗ عَلٰی مَائِرِهٖ۔ اُس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اُسکا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِیَّتُکُمُ الْکَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرنا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَرْضٰی سَجَایَاهُ کُلُّهَا۔ ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْحَاءِ

سَحَبَ۔ گھسیٹنا، زمین پر گھسیٹنا، بہت کھانا، پینا۔

یَسْحَبُ ذَیْلَهٗ۔ اِترانا، فخر کرنا ہے۔

سَحَبَ السَّیْفَ۔ تلوار سونت لی۔

کَانَ اِسْمُ عِمَامَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّحَابَ۔ آنحضرت ﷺ کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔ (سحاب کہتے ہیں ابر کو، عمامہ کو اُس سے تشبیہ دی)۔

فَقَامَتْ فَسَحَبْتُ فِیْ حَقِّهٖ۔ وہ کھڑی ہوئی اور اُسکا حق چھین لی (یعنی اُس کی زمین لیکر اپنی زمین میں ملالی)۔

یَسْحَبُ فِیْهِ مِلْزَابَانِ۔ اُس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں۔

یَسْحَبُكَ بِعُرْنِیْنِكَ۔ تیری چوٹیاں پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لائے (یہ عجاج مردود نے اسمانہ بن

Marfat.com

ابی جہل کو کہلا بھیجا تھا کہ اگر آئی ہے تو آؤ ورنہ میں حکم دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے گھسیٹتے ہوئے تجھ کو لائیں گے (کیسا حرامزادہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)۔

یَسْحَبُ لِسَانَهٗ۔ وہ اپنی زبان بچھا دے گا لمبی کرے گا۔ (لوگ اُس پر چلیں گے اُسکو روندیں گے)۔

صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ سَحَابٍ۔ ابر کے دن نماز پڑھی۔

جَعَلَ اللّٰهُ السَّحَابَ غِرْبِیْلَ الْمَطَرِ۔ اللہ تعالےٰ نے ابر کو مینھ کی چھلنیاں بنایا (اُس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑے سے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڈھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے)

اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اُسکو نقصان نہ ہو اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اُس میں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے اُن سے عذاب کرتا ہے دوسری حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا اَیْنَ یَکُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارہ جب اللہ تعالےٰ اُس کو روانہ کرنا چاہتا ہے تو ہوا بھیجتا ہے وہ اُسکو اُٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اُس پر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اُسکو مارتے ہیں یہی کوڑوں کی بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین۔

سُحْتٌ۔ حرام کمانا، جڑ سے اُکھیڑ ڈالنا، ہلاک کرنا جیسے اِسْتِحَاتٌ ہے۔

اِنَّهٗ اَخَذَ بِجَرَشٍ حَتّٰی دَثَّبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ كِتَابًا فَمَحَ رَعَاهُ مِنَ النَّاسِ فَمَا لَهٗ سُحْتٌ۔ آنحضرت ﷺ نے جرش والوں کو ایک رسمہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اُس کی لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانوروں کو چرائے تو اُس کا مال مفت ہوگا یعنی جو کوئی اُس کو ہلاک کرے تو اُس پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَالُهٗ سُحْتٌ اور دَمُهٗ سُحْتٌ اُس کا مال بے تاوان ہے اُس کا خون بے تاوان ہے، یہ سُحْتٌ سے نکلا ہے، معنی ہلاک کرنے کے۔

سُحْتٌ اور سُحْتٌ۔ حرام اور خبیث کمائی کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو سمیٹ دیتی ہے۔

اَنْطَعِمُوْنَ السُّحْتَ (عبداللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے انکو رشوت دینا چاہی تاکہ کھجوریں اُنکیں انہوں نے صحابیہ کو بھی اپنی طرح رشوت خوار سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب روپیہ لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام ہے)۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ السُّحْتُ بِالْهَدِیَّةِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر حلال بنالیں گے (رشوت لیں گے اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا بھی

Marfat.com

درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اُس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اُس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کھا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہئے۔

فَمَاعَدَا هٰؤُلَاءِ مُحْتَاٌ۔ ان کے سوا سب کو سحت (حرام) خیال کر۔

اَلسُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَ عَسْبُ الْفَحْلِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَالِاسْتِئْجَارُ فِي الْمَعْصِيَةِ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا، رنڈی کی خرچی، پچھنے لگانے کی مزدوری، شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، نجومی کی خیر ینی، (جس سے اپنے ستارے اور آیندہ کی باتیں دریافت کر کے اُسکو اجرت دیتے ہیں اُس میں دلال جعفر سب کی اجرت آگئی) نر کو پادہ پر لڑانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً ناچ، رنگ، مجرا، قلقبانی، دلوٹی، بھڑوے بھانڈ کی اجرت) اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَاءُ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ سحت بہت طرح کا ہوتا ہے کمائی کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادق رضؓ کا قول ہے)۔

مُحْتُوْتٌ۔ پہرا نا کپڑا۔

مَسْحُوْتٌ۔ پیٹو، بہت کھانے والا۔

سَحْتٌ۔ پوست نکالنا۔ جیسے تَسْحِيْتٌ ہے۔

سَحْتُ الْاَمْعَاءِ۔ آنتوں کا چھل جانا۔

فَسُحِتَ شِقَّةُ الْاَيْمَنِ (آنحضرتؐ گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ چھل گیا، اکثر دوا یتوں میں بجُش ہی معنی دہی ہے۔

سَحٌّ۔ اوپر سے بہنا، موٹا ہونا، بہانا، مارنا، کوڑے لگانا۔

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَسَحُّحٌ۔ بہنا۔

سَحَاحٌ۔ ہوا۔

سَحَّاحَةٌ۔ بہت بہانے والی۔

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةُ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ۔ اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کو بہانے والا ہے کوئی چیز اُسکو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اُسکا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰ ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے ہم اسکو ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور متزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اُس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)۔

سَحَّاءُ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ۔ اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اُس کے ہاتھ میں ترازو ہے (قول قول کر جتنا جسکو مناسب ہے اُتنا اسکو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے

Marfat.com

برابر خرچ کر رہا ہے مگر اُس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)۔

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ۔ (ابو بکر رضؓ نے اُسامہ بن زید سے فرمایا) تو اُنہی والوں پر (جنہوں نے اُن کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایکبارگی چھاپہ مار (دفعۃً اُن پر گر پڑ اُن کو مہلت مت دے نہ خبر کر)۔

وَاللّٰہِ لَدُنْیَا ھَوْنٌ عَلَیَّ مِنْ مُنْحَۃٍ سَاحَۃٍ۔ دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاۃُ سُحُوْحًا وَّ سُحُوْحَۃً بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہا رہی ہے) مَرَرْتُ عَلٰی جَزُوْرٍ سَمِیْنَۃٍ۔ میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا۔

یَلْقِیْ شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا اَغْبَرَ مَھْزُوْلًا وَّ ھٰذَا سَاحٌ۔ کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اُس شیطان کو ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجھا گرد آلود دُبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش خورم رہتا ہے اُسکا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے، اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اُس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کر کے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے غرض شیطان کا داؤں اُس پر نہیں چلتا جتنا مومن اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اُتنا ہی شیطان رنج کے مارے دُبلا ہوتا جاتا ہے ہر کم بخت۔ قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا قرآن و حدیث کا درس رکھنا، شیطان کو مارنا اور مٹکانا ہے اور جہاں حدیث و قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اُس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن و حدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہو گیا)۔

حَتّٰی نَاْتِیَنَا بِاِذْنٍ اللّٰہِ سِحَاحًا سِمَانًا۔ یہانتک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں۔

بِسِحْرٍ جادو کرنا، مکر و فریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا، دیوانہ کر دینا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لئے سحر بیانی مذموم ہے)۔

وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ خطبہ مختصر کرو بعضا بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو، مطلب بہت الفاظ تھوڑے)۔

مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ۔ (حضرت عائشہ رضؓ نے کہا) آنحضرت میرے سینے اور گلے کے بیچ میں گذرگئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینہ سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں سُحری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر پھیپھڑے کو کہتے ہیں اور نحر اُس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہو۔

اِنْتَفَخَ سَحْرُهٗ۔ (ابوجہل نے جنگ بدر کے لئے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیپھڑا پھول گیا (یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لئے نکلا اور حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)۔

سَحُوْر۔ کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے۔

سُحُوْر۔ مصدر ہے یعنی سحری کھانا۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا۔ جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے۔

لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ۔ تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہے کو اذان دیتے ہیں)۔

فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے

اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ۔ جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اُٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے۔

مُسَحَّرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنحضرت ﷺ پر جادو کیا گیا (اس میں یہ علت تھی کہ کافر آپ کو جادو گر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے اُن کا خیال غلط ہو گیا، کس لئے

کہ جادو گر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر یکم آلہی ہوتی ہے اور جو لوگ اسکا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے اسی طرح خیال کی تاثیر سمیریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے اسی طرح تھیاسوفی کے بعضے اعمال اور اُس کا سیکھنے والا اور سیکھانیوالا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالاتفاق کافر ہے)۔

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ وَّذَكَرَ مِنْهَا السِّحْرَ۔ آنحضرت نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں اُن میں سے ایک جادو کرنا (یعنی جادو چلانا یا اُس کا سیکھنا یا سیکھانا بعضوں نے کہا اُس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لئے درست ہے)۔

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔ جادو گر کی سزا تلوار سے سر اُڑا دینا ہے (ساحر کی سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اُسکا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائیگا بشرطیکہ توبہ نہ کرے سحر کفر ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اُس میں ستاروں کی دعوت اُنہیں پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے، اب بعضے لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ اُن کو دیکھتے تو یہی سمجھتے مثلاً ریلوے تار برقی ٹیلی گراف وغیرہ یہ بھی

Marfat.com

سحر نہیں ہے)۔

مُصْطَحِمٌ مِنَ السَّحْرِ عَلٰی بَطْنِیْ۔ پھیپھڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحْرٌ اور سَحْرَۃٌ اور سُحْرٌ۔ پھیپھڑا (یعنی ریہ)۔

مَسْحُوْرٌ۔ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیر دیا گیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سِحْرٌ کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعضے کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے، بعضے کہتے ہیں بس اُسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے، ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اُس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں، اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیاء اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَمَلَأَ سَحْرَاکُمَا۔ اُس نے تمہارے پیٹ بھر دیئے۔

یَا عَدُوَّ اللّٰہِ قَدْ قَتَلْتَ رَجُلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ مَبْحَرَ سَحْرِہٖ وَنَحْرِہٖ وَیَقُوْلُ اِنَّ لَاَسُمَّ رَائِحَۃَ جَنَّۃٍ عَنْ نِ۔ (عبداللہ بن عمر رضہ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تو نے ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کے سینے اور دگدگی کے درمیان آنحضرت صلعم بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنْقَطَعَ مِنْہُ سُحُوْنِیْ۔ میں اُس سے ناامید ہو گیا۔

سَحْطٌ۔ جلدی سے ذبح کر ڈالنا، گلے میں کھانا اٹک جانا، ملا دینا، چھوڑ دینا، لٹک جانا۔

مَسْحُوْطٌ۔ ملا ہوا۔

فَاَدْرَکَ عَلَیْہِ فَسَحَطَہٗ سَحْطَ الشَّاۃِ۔ اُس کے اوپر بھیڑیئے کی طرح اُسکو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَھُمُ الْاَعْرَابِیُّ شَاۃً فَسَحَطُوْھَا۔ اُس گنوار نے اُن کے لئے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اُسکو ذبح کیا۔

سَحْفٌ۔ نکال ڈالنا، چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا، مونڈنا، جلانا، لیجانا۔

سَیْحَفُ اللِّسَانِ۔ زبان دراز۔

سَحْقٌ، کوٹنا، پیسنا، ملنا، میٹ دینا، پرانا کرنا، نرم کرنا، مونڈنا، مار ڈالنا، ہلاک کرنا، بہانا، دور ڈالنا۔

سُحْقٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

فَاَقُوْلُ لَھُمْ سُحْقًا سُحْقًا۔ تب میں اُن سے کہونگا جاؤ دور ہو دور ہو۔

مَکَانٌ سَحِیْقٌ۔ جو مکان دور ہو۔

مَنْ یَتَبَعُنِیْ بِھٰذَا سَحِیْقَ ثَوْبٍ۔ کون اُس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنْسَحَاقٌ۔ پرانا ہونا، نرم ہونا، عاجزی ظاہر کرنا۔

کَالنَّخْلَۃِ السَّحُوْقِ۔ لمبے کھجور کی طرح (جسکے

Marfat.com

میرے تک ہاتھ نہ جا سکے)

مَنْ يَّتَبِعْ عَصِيْرُ الْعِنَبِ مِنْ يَّجْعَلُهُ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهُ۔ جو شخص انگور کا شیرہ اُس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اُس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اُسکو دور کر کے دور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَاَلْتُهُ اِمْرَاَةٌ عَنِ السَّحْقِ۔ ایک عورت نے اُن سے پوچھا سحق کیسا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے، ہندی میں اُس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعضی عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کر کے اُسکو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَهْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ۔ اصحاب رس (جنکا ذکر قرآن میں ہے) اُن میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحٰقُ۔ حضرت ابراہیم ؑ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیل ؑ پانچ برس اُن سے بڑے تھے یا چودہ برس، ایک سو اسی برس جئے جب حضرت اسحاق ؑ پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِيَّةٌ۔ ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ نے حلول کیا (ہندوؤں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں)۔

سَحَّاقَةٌ۔ موٹی بڑی عمر والی عورت جسکی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْلٌ۔ پیسنا۔

اِسْحِنْكَاكٌ۔ تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاهُ مُسْتَحْنِكٌ۔ اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک روایت میں مُسْتَحْرِنْكٌ ہے یعنی جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اِذَا مِتُّ فَاسْحَقُوْنِيْ۔ جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَرُوْنِيْ ہے ایک میں اِسْهَكُوْنِيْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ۔ مُنہ، ہٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا، جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِيْلٌ اور سَحَالٌ۔ گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَةٌ۔ سندر پر آنا۔

سَاحِلٌ۔ سمندر کا کنارہ۔

اِنَّهٗ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ آنحضرت تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید اجوال کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اوپر سے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہاء نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب لکھا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے

Marfat.com

بجائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں
دین میں بڑھالیں اب مرنے کے بعد بھی سیدھا
نہیں چھوڑے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ
نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے
کے بعد بھی مجھکو عمامہ نہیں چاہئے میدان حشر
میں سر ننگے اُٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ خَلِیْلٍ اَنْتَهُ بِكَبْشٍ فَجَعَلَتْ تَسْخَلُهَا
لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔ ام حکیم
بنت زبیر آنحضرت ﷺ کے پاس بکری کا
دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر
آپکو دینے لگیں آپ نے اُس میں سے کھایا پھر
نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت
میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاهَا ہے معنی وہی ہے۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَخَلَهَا عبداللہ
ابن مسعود رضؓ نے سورۂ نساء شروع کی اور
اُس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھے
گئے)۔ اصل میں سَخَلَ کا معنی بہانا ہے۔
ایک روایت میں فَسَخَلَهَا ہے اُس کا
ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا يَنْجُنِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُخَاصِمَنِيْ اِلَّا مَنْ
يَّجْعَلُ الزِّيَارَ فِيْ فِيِّ الْاَسَدِ وَالتِّعْثَالَ
فِيْ فِيِّ الْعُقَابِ۔ (اللہ تعالےٰ نے حضرت
ایوب ؑ سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار
نہیں ہے البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں
چوکھٹہ ڈالے یا عقاب کے منہ میں لگام۔
بھلا شیر کے منہ میں کون چوکڑہ پہنا سکتا ہے
اسی طرح عقاب کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے
بہت بڑا کہتے ہیں اُس کے اندر پہاڑوں
کے برابر ہوتے ہیں، بعضوں نے کہا سیمرغ
جو ہاتھی کو چونچ میں اُٹھا کر لے جاتا ہے۔
غرض عنقا کو کسی نے نہیں پایا نہ اُس کا
سراغ ملتا ہے تو اُس کے منہ میں لگام ڈالنا
کیونکر ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی
کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے
کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے
سامنے بڑے بڑے فرشتے تھرتھراتے ہیں
اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک
قطرہ ناچیز۔

مِسْخَلٌ۔ بھی بمعنی سخال ہے۔

اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ لَاَيِرُوْنَ يَطْعُوْنَ فِيْ
مِسْخَلٍ ضَلَالَهٗ۔ بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی
کے باگ میں چلتے رہیں گے (یعنی گمراہی
میں گرفتار رہیں گے) عرب لوگ کہتے ہیں
طَعَنَ فِي الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِيْ مِسْخَلِهٖ۔ جب
کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اُسی پر قائم رہے
سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَا سَاَلْتُ عَنْهُ حَتّٰى مَرِيْرَتْهُ۔ تم
اُس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی
مضبوط رسّی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور
طاقت نے جواب دیدیا ہو ضعیف اور ناتوان
ہو گیا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ التِّعْثَالِ۔
ایک شخص اس گدر کھجور کے خوشے لے کر آیا
ایک روایت میں مِسْخَل ہے خائے معجمہ سے
اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

فَسَاَلَ اَبُوْ سُفْيَانَ بِالْعِيْرِ۔ ابوسفیان
قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر چلے
(جب اُس نے سنا کہ آنحضرتؐ اُسکے

ع ۵ اس کو قرآن میں کہتے ہیں جو چوپہ کو گھوڑے کے منہ پر پہناتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کر سکے ۱۲ منہ سلمہ ربہ وحفاظہٗ

Marfat.com

قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

اِسْحَلْ فِیْ خُطْبَتِہٖ۔ اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی اٹکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)۔

مِسْحَلَانِ۔ وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

سِحَالٌ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ دودھ نہ پی سکے۔

سَحَمٌ۔ کالک، سیاہی۔

اِسْحَاءٌ۔ پانی بہانا۔

سُحَامٌ۔ سیاہی۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَسْحَمَ اَحْمَمَ۔ اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے۔

اَسْحَمُ ذَا لِیْتَیْنِ۔ کالا بڑے بڑے چوتڑ والا۔

وَعَنْ اِمْرَأَۃٍ سَحْمَاءَ۔ اُن کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی۔

شَرِیْكُ بْنُ سَحْمَاءَ۔ اُس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی۔

اِحْبِلِیْ وَسُحَیْمًا۔ بھوگوا اور کالی مشک دنوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ نے اُس نے سیم کہہ کر اُن کو یہ دم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اُس کے ساتھ ہے۔

اَسْحَمُ۔ ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جھیں قسم کے وقت ہاتھ ڈبوتے۔

سَحْنٌ۔ کل کر نرم کر دینا، توڑ ڈالنا۔

مُسَاحَنَۃٌ۔ اچھی طرح معاشرت کرنا۔

یَوْمٌ سَحِنٌ۔ بڑے جاڑے کا دن۔

سَحْنَۃٌ اور سَحْنَاءُ۔ خوشروئی شکل ورنگ سِیْمَاھُمُ السَّحْنَۃُ یا اَلسَّحْنَۃُ۔ اُن کی نشانی چہرے کی خوش وضعی، ایک روایت میں اَلسِّجْنَۃُ ہے یعنی سجدے کا نشان اُن کے چہرے پر ہوگا۔

مِسْحَنَۃٌ۔ لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتوڑا)۔

سِحْنٌ۔ پناہ۔

سَحْتٌ۔ چھیلنا، موڈنا۔

سِحَاءٌ۔ کاغذ کا ترا شا ہوا ٹکڑا۔

اِسْتِحْیَاءٌ۔ شرم کرنا۔

اَتَتْہُ بِکَبِدِ شَسْحَاءَ۔ ام حکیم آنحضرتؐ کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اُس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں۔

فَاِذَا عُرْضٌ وَجْہُہٗ مُنْسَحٌ۔ ایک طرف منہ آب کا چھل گیا تھا (پوست مثل گیا تھا)۔

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ۔ یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔

یَحْتَلِبُ الْمَاءَ بِمِسْحَابِہٖ۔ پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا

مِنْ عَسَلِ النَّدِّ وَالْمِسْحَاءِ۔ ندغ اور سحلا دونوں درخت ہیں کہتے ہیں جب اُن کو کھانی ہے تو اچھا شہد اُگتی ہے یعنی ندغ اور سحلا کے شہد میں سے۔

لَیْسَ لِمِسْحَابِكَ عِنْدِیْ طِیْنٌ۔ تمہارے پھاوڑے کے لئے میرے پاس کچھ گارا نہیں ہے یہ ایک مثل ہے اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ مانے اُس

عہ باب اس کے ذکر کا نہ تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

کی نصیحت نہ سنے

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْخَاءِ

سَخَبٌ۔ چلانا، چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے

تُلْقِي الْعُوَّاذُ وَالسِّخَابَ۔ آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی گلوبند کا ہار (بعضوں نے کہا سخاب وہ ہار جو لونگ اور مخلب (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور مشک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اُس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اُس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں۔

إِنْ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ۔ کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کردیا۔

فَأَلْبَسَتْهُ سِخَابًا۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے امام حسن رضؓ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا۔

وَكَانَتْهُمْ صِبْيَانٌ يَمُوْتُوْنَ سُخْبَهُوْ۔ (حضرت زبیر رضؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (قرآن تو ایک مجمل کتاب ہے ہر فریق اُس سے اپنا مطلب نکالتا ہے) بلکہ حدیث سے بحث کر اُن کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کرکے اُن سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لاجواب ہو گئے)۔

خُبُّ بِاللَّيْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس و حرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)۔

كَرَاهَةَ السَّخَبِ فِي الْأَسْوَاقِ۔ بازاروں میں شور کرنے کو برا سمجھ کر۔

وَلَا سَخَّابَ فِي الْأَسْوَاقِ۔ وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا۔ (یہ صفت آنحضرتؐ کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)۔

يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ مَا لَوْ كَانَ فِي عَلَدِ هُوَ سِخَابٌ لَكَانَ إِسْرَافًا۔ تم میں کوئی تو خون کرتا ہے کہ اگر اُتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اُسکو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اُس کا کیا حال ہوگا)۔

إِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ سَخَّابًا۔ تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو۔

سَخْبَرٌ۔ ایک درخت ہے سانپ اُسکو بہت پسند کرتے ہیں اُس کی جڑوں میں رہتے ہیں۔

لَا تَظَلُّ إِطْلَالَ الْأَفْعُوَانِ فِي أَصْلِ السَّخْبَرِ۔ (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھو ہم بے خبر مت ہو جا)۔

سَخْتٌ۔ سخت شدید۔

مُسْخَتٌ۔ جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے۔

سَخِيْتٌ۔ شدید۔

مُسَخْوَتٌ۔ چکنا۔

سَخْتٌ۔ دُم زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا۔

سَخَاخٌ۔ نرم زمین۔

Marfat.com

سُخّ۔ ایک وزن ہے جو بیس رطل کا۔

سَخُلٌ۔ گرم۔

سُخْدٌ۔ زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کی پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ۔

فَصُبِحَ وَكَانَ السُّخْدُ عَلٰى وَجْهِهٖ۔ زید ابن ثابت رض رمضان کی ستر ہویں شب میں جاگتے صبح کو اُن کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)۔

مُسْخَدٌ۔ بھاری مزاج سوجا ہوا یعنی سُست ورم کے ساتھ)۔

سَخْرٌ۔ اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہموافق ہونا۔

مِسْخَرِیٌّ اور سُخْرِیٌّ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا۔

سَخْرٌ، اور سَخَرٌ اور سُخْرٌ اور سُخْرَةٌ اور مَسْخَرٌ۔ ٹھٹا کرنا۔

تَسْخِیْرٌ اور تَسْخِرٌ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا۔

اِسْتِسْخَارٌ۔ ٹھٹا کرنا،

سُخْرَةٌ۔ مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹا کریں۔

سُخَرٌ۔ ایک ترکاری ہے خراسان میں۔

سُخْرِیَّةٌ۔ بیگار، تابعدار۔

اَنْتَ سُخْرِیِّیْ وَاَنَا الْمَلِكُ۔ کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اُس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اُس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)۔

اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَكُ۔ تو مجھ سے ٹھٹا یا ہنسی کرتا ہے، راوی کو شک ہے۔

فِیْهِمْ رَجُلٌ یُسْخَرُ بِاُوْیْسٍ۔ اُن میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹا کرتے ہیں اُسکو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اُس کا نام اُویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کیطرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی اُن سے اعتقاد نہ کرے)۔

سَخَطٌ۔ غصہ ہونا، ناراض ہونا۔

اِسْخَاطٌ۔ غصہ کرانا۔

تَسَخُّطٌ۔ غصہ ہونا۔

سُخْطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ۔ ناراضی۔

مَسْخُوْطٌ۔ مکروہ ناپسند کام۔

فَهَلْ یُرْجِعُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سُخْطَةً لِّدِیْنِهٖ۔ کوئی اُسکا دین قبول کرکے پھر اُسکو ناپسند کرکر اُس پر پھر جاتا ہو (نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَرَجَعُوْا سَاخِطًا۔ اُس کا خادند اُس پر غصہ ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَیَظَلُّ سَاخِطًا۔ جب بھی وہ ناراض رہیگا (حالانکہ اُس کو سو روپیہ دیئے جائینگے)۔

فَسَخِطَهٗ۔ میں اُس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ یَسْخَطُ لَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اُس سے ناراض ہوتا ہے۔

Marfat.com

لَا یَسْخَطُہٗ۔ اُس پر غصہ نہ ہو اُس سے ناراض نہ ہو۔

سَخَفٌ۔ اور سُخْفٌ اور سَخَافَۃٌ۔ کم عقلی، ناتوانی کمزوری بودا پن۔

اِنَّکَ لَبِیْ اَیَّامًا مَا فَمَا وَجَدَ سَخْفَۃَ جُوْعٍ ابوذر رضؓ (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی اُنکو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخُفَ اِیْمَانُہٗ قَلَّ بَلَاؤُہٗ۔ جس کا ایمان ضعیف ہوگا اُس پر بلا کم آئے گی (اور جتنا ایمان قوی ہوگا اُسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

ثَوْبٌ سَخِیْفٌ۔ بودا کپڑا۔

سَخْلٌ۔ جلاد طن کرنا جیسے نخسل ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِیْلٌ۔ عیب کرنا۔

سَخْلَۃٌ۔ بکری کا بچہ۔ اُس کی جمع سَخْلٌ اور سِخَالٌ اور سَخْلَاتٌ اور سَخْلَۃٌ اُنثی ہے۔

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ۔ کمینے رذیل لوگ۔

فَاَھْدَتْ اِلَیْہِ اِمْرَأَۃٌ رُطَبًا سُخَّلًا۔ (آنحضرتؐ ینبوع کی طرف تشریف لیگئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت دیکھی (آپؐ نے اُس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں اُن کا محاورہ ہے مَصَّ لِیْ النَّخْلَۃَ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہوگئی)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبْشٍ یَسُنُّ مِنْ ھٰذِہِ السُّخَّلِ۔ ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور کے لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پتلی تھی۔

کَانِّیْ بِجَبَّارٍ یَعُوْدُ اِلٰی سَخْلٍ فَیَفْتَلُہٗ میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (زبردست) میرے پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اُسکو مار ڈالیگا اصل میں سخل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِیَۃُ سَخْلَتِھَا عَلٰی عَصَبَۃِ الْمَقْتُوْلِ۔ اُس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اُسکی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)۔

مَسْخُوْلٌ۔ رذیل مجہول۔

سَخْمٌ۔ سیاہی۔

تَسْخِیْرٌ۔ بدبودار ہونا، گرم کرنا جیسے تَسْخِیْنٌ۔

غصہ دلانا، کالا کرنا۔

تَسَخُّرٌ۔ کینہ رکھنا۔

سُخَامَۃٌ۔ شراب کولہ، دیگ کی کالک۔

سَخَمَۃُ الْمَرْأَۃِ۔ عورت کا سنہ کالا کیا (یعنی اُس سے زنا کی)۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ السَّخِیْمَۃِ۔

Marfat.com

یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے۔
تَهَادَوْا اَنَّ الْهَدْیَ الْاَجْنُّ وَالسَّخَائِمُ۔
آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے سینوں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جاتی ہیں۔
(سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونیکا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)
مَنْ سَلَّ سَخِیْمَتَهٗ عَلٰی طَرِیْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِیْنَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔ جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرتے ہیں پاخانہ پھرا در بخاست ڈالی اُس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور راستہ کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)۔
یُسَخِّمُ وَجْهَهٗ۔ اُس کا منہ کالا کیا جائے۔
نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِیْهِمَا۔ ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں اُنکو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر اُلٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)۔
اَسْخَمُ۔ کالا۔
سُخَامٌ۔ نرم پر جو پرندے کے پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ۔
سُخَامِیٌّ۔ کالا۔
سُخُوْمٌ۔ اَسْخَم کی جمع ہے۔
حُسْنُ الْخُلُقِ یَذْهَبُ بِالسَّخِیْمَةِ۔ خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے۔
اَلْهَدِیَّةُ تُسِلُّ السَّخِیْمَةَ۔ ہدیہ کینہ کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی۔

سُخُوْنٌ۔ یَسْخُنُ سَخُنَةً یَسْخُنُ سَخَانَةً یَسْخَنُ گرم ہونا، بخار آنا۔
اِسْخَانٌ اور تَسْخِیْنٌ۔ گرم کرنا۔
سَاخِنٌ اور سَخِیْنٌ۔ گرم۔
اِنْتِهَاجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَوْزَةٍ فِیْهَا سَخِیْنَةٌ۔ حضرت فاطمہ رضہ آنحضرت ص کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی حریرہ) بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حسا سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے، قریش کے لوگ اسکو بہت کھایا کرتے تھے یہانتک کہ اُن کا نام سخینہ ہو گیا۔
اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَجِیْزٍ حَمْزَةَ فَصَنَعَتْ لَهُمْ سَخِیْنَةً فَاَكَلُوْا مِنْهَا۔ آنحضرت ص اپنے چچا جناب حمزہ بن عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر اُن کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اُسکو کھایا
مَا الَّذِیْ اَلْمَلَقَتْ فِیْ اِنْجَادِ اَعْلَاوِ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (اُن پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیر المؤمنین (اُس کا بیان اوپر گذر چکا)
شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِیْنُ۔ بُرا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو ایک روایت میں سُخَیْخِیْنٌ ہے، شاید یہ راوی کی غلطی ہے۔
اَقْبَلَ رَهْطٌ مَّعَهُمْ اِمْرَاَةٌ فَخَرَجُوْا وَ

Marfat.com

ثُمَّ كُرُّوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ بِنَهْوٍ فَقَالَ رَاَيْتُ سَخِيْنَتَهٗ تَفُوْرُ۔ اِسْتَہَا۔ کچھ لوگ آئے اُن کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے اُن میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کو قے (یعنی) دیکھے وہ عورت کے سرہن کو مار رہے تھے (یعنی) دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اُسکے اُنتیس بار بار عورت کے چوتڑے لگ رہے تھے، فولوں کو سخینتین اس لئے کہا کہ اُن میں گرمی رہتی ہے)۔

دَعَا بِقَرْصٍ فَنَسَرَهٗ فِيْ صَحْفَةٍ وَصَنَعَ فِيْهَا مَاءً سُخْنًا۔ آنحضرت ؐ نے ایک روٹی منگوائی اُسکو توڑ کر پیالہ میں ڈالا اوپر سے گرم پانی چھوڑا (تاکہ وہ اُس میں گھل جائے)۔

مَاءٌ سُخْنٌ۔ گرم پانی، اُس کی ماضی تینوں طرح مستعمل ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخُنَ اور سَخِنَ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِيْ مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اُترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اُترا۔

اِنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَافِرِ وَالسَّمَاخِيْنِ۔ آنحضرت ؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پالتاؤں پر مسح کرلیں (سخین کی جمع ہے، بعضوں نے کہا سخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

مُسَاخَنِيْن۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأُ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اُس سے وضو مت کرو کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِيْ يُسَخَّنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اُس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں، شوکانی نے اُن کو موضوعات میں درج کیا ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بھی تحریم کے لئے ہے، بعض علماء نے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اُس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں :۔ کہتا ہوں کراہت کے ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوْءٌ۔ یا سَخَاءٌ یا سَخِيٌّ یا سُخُوْحَةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخُوْءٌ اور سَخِيٌّ۔ راستہ کھولدینا، تھم جانا۔

سَخِيٌّ۔ لنگڑا ہونا، چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيٌّ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيٌّ۔ ایک محدث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اُسکو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اُس سے محبت اور الفت رکھتے ہیں)۔

Marfat.com

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ کا حبیب ہے گو گنہگار ہو، اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو۔ بخیل اور بودہ زاہد بحرومۂ بہشتی نباشد۔ حکم خبر۔

لَجَاھِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَالِمٍ بَخِیْلٍ اَوْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرائض ادا کرتا ہو وظیفہ وظائف نوافل اور اوراد ادا نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

لَمْ اَخَذْ اَوْ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ (دنیا بھری بھری اور شیریں ہے) جس نے اسکو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

اَلسَّخَاءُ مَا کَانَ اِبْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

اَلْمُسَخِّیَۃُ رِیْحٌ یُبْعِثُھَا اللّٰہُ اِلَی الْمُؤْمِنِ تَسْخُوْ نَفْسُہٗ عَنِ اللّٰہِ بِمَا حَتّٰی یَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ۔ سخیہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالےٰ مومن پر بھیجتا ہے اُس سے اُسکا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس جو ثواب اور اجر ہے اُس کو اختیار کرتا ہے۔

سَخْوَاءُ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَۃٌ۔ جود اور کرم راتا ہونا۔

سَخَاوِیٌ۔ نرم کشادہ مکان۔ سخی کی جمع اَسْخِیَاءُ اور سُخَوَاءُ آئی ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الدَّالِ

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابْ کا جو ایک درخت ہے مشہور اُسکا پھول زرد ہوتا ہے اُسکے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا، زمین پر پھیلا دینا، لٹا دینا، گرا دینا، بٹھانا، بھر دینا، قتل کرنا، اقامت کرنا، خط اُٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مِسْدَاحَۃٌ۔ ٹالم ٹولا۔

تَسْدِیْحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا، درست کرنا، مضبوط کرنا، آڑ کرنا، روکنا،

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا، درست ہونا۔

تَسْدِیْدٌ۔ درست کرنا، سیدھا کرنا۔

اِسْدَادٌ۔ ٹھیک راستہ پانا۔ یا طلب کرنا

اِنْسِدَادٌ۔ بند ہونا، رُک جانا۔ جیسے اِمْتِنَادٌ ہے۔

قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا۔ اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو۔ (یعنی اُتنی عبادت کرو جو نبھ سکے نہ کہ چند روز کر کے پھر اُکتا کر چھوڑ دو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کے قریب قریب رہو)۔

سَلِ اللّٰہَ السَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِیْدَکَ السَّھْمَ۔ اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے تیر کے سیدھے پنے کا خیال کرو۔ (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالےٰ سے

Marfat.com

چاہو)۔

مَامِنْ مُؤْمِنٍ یَوْمِنُ بِاللّٰہِ ثُمَّ یُسَدِّدُ۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں نامومن ہیں، غلو یہ ہے کہ انتہائی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دے اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کا، آپ روزہ بھی رکھتے تھے، افطار بھی کرتے تھے، رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی، عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھالیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کمبل اوڑھے رہتے)۔

سَدِّدْ وَقَارِبْ۔ (ابوبکر صدیق رضہ سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہئے، انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اُس کے نزدیک رہو، (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے، اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)۔

یُعْظِمُ لِاَبْنَیْہِ اِذَا کَانَا مُسَدَّدَیْنِ۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اُس کے الفاظ صحیح کرتا ہو اُس کے معانی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اُسکے ماں اور باپ بخشدیئے جائینگے اگر وہ سیدھے راستہ پر قائم ہونگے (یعنی توحید پر)۔

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمّٰى السَّدَادَ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک کمان تھی جسکا نام سداد تھا (چونکہ اُسکا تیر سیدھا جاتا نے پر جاتا تھا)۔

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ۔ یہانتک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کرلے۔

سِدَادٌ۔ بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے۔

سِدَادُ الثَّغْرِ۔ گھاٹی کا بند۔

سِدَادُ الْفَارُوْرَةِ۔ شیشے کا ڈاٹ۔

سِدَادُ الْحَاجَةِ۔ احتیاج کا رد کرنا یعنی جس سے احتیاج رفع ہو۔

سُدٌّ۔ پہاڑ، ٹیلہ، روک، آڑ جیسے سَدٌّ ہے۔

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ۔ دونوں مقاموں کے نام ہیں۔

سُدٌّ۔ بضمہ سین غطفان قبیلے کا ایک پانی تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ نَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَأَذِنَ لَهُمَا۔ آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہ رضہ دونوں دروازے کے چھجے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے اُنکو اجازت دی۔

سُدَّةٌ۔ وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر بنا تی ہیں تاکہ دروازہ پانی اور بوچھار سے محفوظ رہے بعضوں نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُس آنگن کو جو دروازے کے سامنے ہوتا ہے۔

Marfat.com

سُدَّةُ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا سائبان۔

یَسُدُّوْنَ فِی الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں یَشُدُّوْنَ ہے دوڑ رہی تھیں، ایک روایت میں یَسْنِدُوْنَ ہے یعنی پہاڑ کی بلندی پر جا رہی تھیں۔

اَلْعَیْنُ السَّادَّةُ۔ جو آنکھ اپنی جگہ میں ہو۔ (لیکن اُس میں روشنی نہ ہو)۔

قُتِلَ کَافِرًا فَتُسَدَّدَ۔ ایک کافر کو قتل کیا پھر ایمان پر قائم رہا۔

حَتّٰی سَدَدْنَا بَعْضَهَا فِیْ وُجُوْهِ بَعْضٍ۔ ہم نے اُن میں سے کچھ بعضوں کے منہ پر سیدھی کیں (اُن کو مارنا چاہا)۔

هُمُ الَّذِیْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُدُ وَلَا یُنْکَحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ۔ حوض کوثر پر آنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی) وہ غریب ہیں دنیادار اُن کو حقیر جان کر اُن کے لئے دروازہ نہیں کھولتے اُن سے ملاقات تک نہیں کرتے اور مالدار خوشحال عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اُن سے شادی کرنے پر کوئی دنیادار عورت راضی نہیں ہوتی)۔

مَنْ یُّخْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ یَقُمْ وَیَقْعُدْ (ابوالدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا تو ابوالدرداء کہنے لگے بادشاہوں کے دروازے پر جو کوئی جائے وہ اُٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی اجازت ملتی ہے)

اِنَّاکِ سُدَّةُ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ۔ (جب حضرت عائشہ رضؓ طلحہؓ اور زبیرؓ کی فہمائش اور اغوا سے) بصرے جانے لگیں تو حضرت بی بی ام سلمہ رضؓ نے اُن سے کہا) دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرتؐ اور آپ کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ محفوظ رہے کوئی اُس میں گھسنے نہ پائے اگر تم بصرے کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تمکو لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت ہو جائے گی وہ آنحضرتؐ کے محلوں پر دست درازی کریں گے)۔

مَاسَدَدْتُ عَلٰی خَصْمٍ قَطُّ (شعبی نے کہا) میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی۔ (اُس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا تھا)۔

مَنْ یَّخُصِّ اللّٰهَ یُخْطِئِ السَّدَادَ۔ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے۔

سَدَّدَ فِیْ رَمْیَتِهٖ۔ تیر اچھی طرح مارا (نشانہ پر لگا)۔

لَا بَأْسَ بِذَبْحِ الْاَعْمٰی اِذَا سَدَّدَ۔ اگر اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے۔

سُدَّتِ الظُّلْمَةُ۔ روزن بند کر دیا گیا (محل روکدیا گیا)۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ عَلٰی قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ۔ جو شخص جہاد سے نفرت کر کے اُس کو چھوڑ دے اُس کے دل پر بندشیں رکھی جائیں گی (دل پر پردہ تاریکی

Marfat.com

کے چڑھا دئے جائیں گے ایمان کا نور اُس کے دل تک نہ پہنچ سکیگا)۔

سُدَّتْ عَلَيْهِ الطَّرِيْقُ۔ اُس پر راستہ بند کر دیا گیا (اُسکو حق بات پہچاننے کی عقل ہی نہیں رہی اندھا ہو گیا)۔

سُدَّۃٌ اَشْجَعُ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

لَا يُصَلِّيْ فِيْ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کے گرد جو ٹیلے ہیں اُن پر نماز نہ پڑھے۔

سُدَّۃ۔ وہ پائخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ جائے، اور ایک بیماری ناک کی جس سے ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے۔

سِدْرِی۔ ایک مشہور شہر جو کوفہ کی مسجد کے سائبان میں رہتا، اُسکا نام اسماعیل تھا وہ شیعہ تھا، شیخین کو برا کہا کرتا۔

اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنَا۔ یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر (صواب پر) کر دے۔

وَسَدِّدْنِيْ۔ مجھ کو بھی ٹھیک رستہ پر قائم رکھو۔

مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ۔ مشہور راوی ہیں ابوداؤد اُن سے بہت روایت کرتے ہیں۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْاَبْوَابُ بِالْاُسْدَادِ۔ اُس نے راستہ گم کر دیا کسی طرف راہ نہیں ملتی، سِدَّۃٌ۔ درست اور صحیح کلام۔

سُدَّۃ۔ مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں۔

سَدْرٌ۔ لکھانا۔

سَدْرٌ اور سَدَارَۃٌ۔ حیران ہونا۔

اِنْسِدَارٌ۔ دوڑتا یا نیچے اترتا دوڑکر۔

سَادِرٌ۔ حیران۔

سِدْرٌ۔ بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اُس کی جمع سِدَرٌ۔ اور سُدُرٌ ہے۔

تُقْرَءُ فَعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۔ پھر میں بیری کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اُس کے پرے کسی کو کچھ علم نہیں کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے یا اُس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا حکم نہیں اور آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی شخص اُس کے پرے نہیں گیا)، یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے داہنے جانب اُٹھایا گیا

اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ اُسکو پانی اور بیری کی پتی سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے اور میل کچیل دور کر دیتا ہے)۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ اُسکا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ لینے تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے جو جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اُس کے سایہ میں آرام پاتے ہوں اُس کے پھل کھاتے ہوں اُس کو کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے تو اُس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری کا درخت کاٹ کر اُس کے دروازے بناتے تھے اور تمام ظالموں کا یہی اتفاق ہے کہ اُسکا کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں بیری کے حکم میں ہے

Marfat.com

ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اُسکو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوقِ خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اُسکو آرام اور آسایش دینے والا بہشتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَسُدُّ رُبُعَ الْبَحْرِ کَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِہٖ۔ جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اُسکو اتنا ثواب ہے جتنا اُس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدَرٌ۔ سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

سَبْرٌ۔ دریا، سمندر۔

نَفَرَ مُسْتَکْبِرًا وَّ خَبَطَ سَادِرًا۔ غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

یَضْرِبُ اَسْدَرَیْہِ۔ اپنے دونوں پہلوؤں یا سونڈھوں پر مار رہا ہے تحقیر یعنی اُسکو فراغت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی۔ ایک روایت میں اَزْوَرَیْہِ ہے ایک میں اَصْدَرَیْہِ ہے معنی وہی ہے۔

رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَلْعَبُ السُّدَّۃَ۔ ابوہریرہؓ سدرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ سترہؔ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اسمیں ہار جیت ہوتی ہے)۔

اَلسُّدَّۃُ رُبْعُ الشَّیْطَانَۃِ الصُّغْرٰی۔ سدرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے کیونکہ اُس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ بھی ابن ابی کثیر کا قول ہے اُن کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں میسر اور قمار میں داخل ہیں، اور بعضوں نے تفریحِ طبع کے لئے اُن کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اُسکے سبب سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اُسکو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اُسی شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اُسمیں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یاد الٰہی بالکل غافل ہو جائے یا اُس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدَرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مُسْحَاتُہٗ فِیْ یَدِہٖ۔ پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا۔ اور اُسکا پھاوڑا اُس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ میں تمکو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں)۔

اُدْقِعُہٗ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اُس کے بدل اُنکو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ اُڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علیؓ رمز کے قول میں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اُس سے کئی حصہ زیادہ اُسکا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اُس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کے مقابلہ میں کی تھی اُسکے پہلے یہ ہے انا الذی سمتنی

Marfat.com

اُمّی حیدرہ، کلیث غابات کریہ السنفرہ۔
سَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ
میں نے اُن سے کئی باتیں پوچھیں یہانتک
کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا۔

سِدْرٌ۔ ہرا چارہ، اور ایک مقام کا نام ہو
یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام
ہے حیرہ میں۔

سَدْسٌ۔ چھٹا حصہ لینا، چھٹا ہونا، چھ کرنا۔
تَسْدِيسٌ۔ مسدس کرنا۔

سُدَاسِيٌّ۔ چھ، چھ۔
إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ أَجْدَعَ ثُمَّ ثَنِيَا ثُمَّ
رُبَاعِيًّا ثُمَّ سَدِيسًا ثُمَّ بَازِلًا اسلام
(اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا
پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس
کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں
اب پورا جوان اونٹ ہو جائیگا) حضرت عمرؓ
نے کہا بازل ہونے کے بعد پھر کیا ہے گھٹاؤ
ہوگا (یعنی اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچے کے
بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب
سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل
شروع ہوا اور تیرہویں اور چودہویں صدی
میں تو بے انتہا تنزل ہو گیا اسلامی کملی کی تہیں
جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی
مرعوب اور خوف زدہ، اب کوئی امید ترقی
کی بظاہر اُس وقت تک معلوم نہیں ہوتی جبتک
امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری
خرابی مسلمانوں کی عیش وعشرت اور غفلت اور
جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نااتفاقی کی
وجہ سے ہوئی قرآن وحدیث کو پس پشت ڈالنے
اور فرقے فرقے ہو گئے اتحاد اسلامی کو خیرباد
کہدیا۔

سُدُسٌ۔ اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں
برس میں لگا ہو۔

شَاةٌ سَدِيسٌ۔ چھ برس کی بکری۔

سَدَسٌ۔ وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے
ہوتا ہے۔

سَدْعٌ۔ زخ کرنا، پھیلانا۔

سَدْعٌ۔ آفت نکبت۔

مِسْدَعٌ۔ راہ بتانے والا دلیل۔

سَدَفٌ۔ تاریکی، روشنی، صبح، اُس کی آمدرات
اُس کی تاریکی، دُھنی۔

سَدَنٌ۔ ایک آواز ہے جو دُھنی کا دودھ دوہنے
کے لئے اُس کو بلانے کو کرتے ہیں۔

كَانَ بِلَالٌ يُنَادِي بِاللَّيْلِ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
مُسْدِفَ فَيُكَشِّفُ لَنَا الْقِبَّةَ فَنَسْدِفُ
لَنَا طَعَامًا۔ بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا
اُس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی
دونوں ملی ہوئیں (یعنی صبح صادق کے قریب
صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ
کھولدیتے اور روشنی میں ہمکو کھانا دیتے۔

سُدُفٌ۔ روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے
ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی
ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا وقت
ملا ہوا ہے۔

أَسْدِفِ الْبَابَ۔ دروازہ کھولدے تاکہ
روشنی ہو جائے، حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ سحری کھانے میں دیر کرتے، صبح کے قریب
کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے

Marfat.com

اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔

فَصَلِّ الْفَجْرَ إِلَى السَّدَّيْنِ۔ صبح کی نماز دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جبتک سورج نہ نکلے اُسوقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وَكُشِفَتْ عَنْهُ سُدُفُ الرَّيْبِ۔ اُن سے شک وشبہہ کی تاریکیاں کھولدی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔

قَدْ وَجَّهْتِ سَدَّةَ افْتَهُ۔ (بی بی ام سلمہ رض نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا تھے تو پردہ آپ کا ہٹادیا، پردے کی طرف رُخ کیا اُسکو اپنی جگہ سے سرکادیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔

وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلِّهِمْ ۔ مِنَ السَّدِيفِ إِذَا الْوَبْرُ تِيفَ الْقَزَعُ ۔ ہم جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔

أَسْدَنَ اللَّيْلُ۔ رات تاریک ہوگئی۔

سَدْلٌ۔ لپٹ جانا، نہ چھوڑنا۔

سَدْلٌ۔ لٹکانا، چھوڑ دینا۔

نُهِيَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کپڑا لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادریں لٹکا کر نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں اُن کو مونڈھوں پر نہیں اُلٹتے جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ اُن کو اچھی طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے، سر پر ڈال لے یا مونڈھوں پر)۔

إِنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ سَدَلُوا ثِيَابَهُمْ فَقَالَ كَأَنَّهُمُ الْيَهُودُ۔ حضرت علی رض نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی معلوم ہوتے ہیں۔

إِنَّهَا سَدَلَتْ فِنَاعَهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ۔ حضرت عائشہ رضہ نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔

يَسْدُلُ۔ بالوں کو پیشانی پر لاکر چھوڑ دیتے تھے (جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے)۔

فَسَدَلَ نَاصِيَتَهُ۔ اپنی پیشانی پر بال لٹکا دیئے (چوٹی کی طرح)۔

بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ۔ ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی۔

فَسَدَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَقَ۔ آنحضرت صلعم شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔

فَسَدَلَ لَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِهَا۔ اُسکو میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پیٹھ پر لٹکایا۔

ثُمَّ عَرَضَ مِلْأَهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَسَدَلَهَا عَلَى أَظْهَرِ إِبْلِهِ يَخْبِطُهُ۔ پھر کف بھر کر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اُس کو اپنی داڑھی کے

Marfat.com

کناروں پر ڈالا۔
فَاَسْدَلَهَا عَلٰى وَجْهِهٖ۔ اُسکو اپنے منہ پر بہایا۔
اِسْدَالٌ۔ لٹکانا، چھوڑنا۔
مَالَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِيَابَكُمْ كَانَكُمْ يَهُوْدُ۔ تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا تم یہودی ہو۔
سَدِيْلٌ۔ وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔
اَسْرٰى اللَّيْلُ سُدُوْلَهٗ۔ رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)
سُدُوْلٌ۔ جمع ہر سَدْلٌ کی بمعنی سَدِیْل
سَدْمٌ۔ بند کرنا
سَدَمٌ۔ رنج شرمندگی کیساتھ یا غصہ و رنج کے ساتھ۔ حرص کرنا۔
سَادِمٌ۔ شرمندہ جیسے نادِمٌ ہے
مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اُس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی اُس کے آنکھوں کے درمیان رکھدے گا وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا۔
سَدُوْمٌ۔ حضرت لوط ؑ کی بستی کا نام قماس کو اللہ نے اُلٹ دیا اوپر سے پتھر برسائے۔
سَدِنٌ یا سَدَانَةٌ۔ خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا
سَادِنٌ مجاور یا خادم سَدَنَہٗ اُس کی جمع ہے
سَدَانَةُ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی، چراغ روشن، دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔
سِدْنٌ ہودے کی جھول
سَدْنٌ۔ پردہ
سَدِيْنٌ۔ چربی، خون، بال پردہ۔

كَانَتِ السَّدَانَةُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْلَامِ۔ کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت اونہی کے خاندان میں بحال رکھی (اب تک شیبی اُس خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)
سَدًى۔ تانا رات کی تری
اِسْدَاءٌ۔ تانا تننا۔ احسان کرنا۔
تَسْدِيَةٌ۔ ترکرنا۔
مَنْ اَسْدٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ۔ جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے تم کو کچھ دے تم بھی اُس کا بدلا کرو (اُس کے احسان کے بدل اُس کے ساتھ احسان کرو)
اَسْدٰى اور اَوْلٰى اور اَعْطٰى سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔
لَهُمُ الذِّمَّةُ وَعَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ بِلَا اِعْدَاءٍ النَّهَارُ مَدًّى وَاللَّيْلُ سُدًّى (آنحضرت ﷺ نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھدی) کہ اُن کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں اُن کو جزیہ دینا ہوگا (واجبی طور سے) اُن پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یوں ہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں۔
اِبِلٌ سُدًى۔ چھوٹے ہوئے اونٹ (جو اپنی خوشی سے جہاں چاہیں چریں)
سُدًى۔ بیکار باطل بے نتیجہ لغو۔
سَدَاءٌ۔ تانا۔
لُحْمَةٌ۔ بانا۔
سَدْوٌ۔ لمبا کرنا۔ کھینچنا۔

Marfat.com

مَاۤ اَحْسَنَ سَدْوَ رِجْلَيْهَا وَ اَقْوَدَ يَدَيْهَا بِلَيْسِ
اونٹنی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی
دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔
سَدَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے لمبے لمبے قدم
رکھے۔
لَمْ يَتْرُكْ جُوَارِحَكَ سُدًّا۔ اللہ نے تیرے
ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (اُن سے کام لے)
سَادِي چٹائی، اصل میں سَادِسٌ تھا۔ سین کو
یا سے بدل دیا۔

بَابُ السِّينِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ۔ مِس جانا۔ چلدینا۔ بہنا اپنے منہ کی سیدھ
پر۔ روانہ ہوجانا۔ ناک میں رطوبات مِس کر دم کا جانا۔
سَرْبٌ۔ بہنا۔ جاری ہونا۔
تَسْرِيبٌ۔ دبلے بائیں گھوڑے کی مشک میں پانی ڈالنا
سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لئے پھیر دینا۔
سَرْبٌ۔ اونٹ جانور مع مہینہ رستہ۔
مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ بَدَنِهٖ
جو شخص دل کے اطمینان اور خوشی کے ساتھ صبح کرے
اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری
جسمانی نہ ہو نہ دل میں اضطراب اور فکر ہو) ایک
روایت میں فِيْ سُرْبِهٖ ہے بہ ضمۂ سین یعنی رستہ
اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں۔ فُلَانٌ وَاسِعُ
السِّرْبِ۔ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے۔ (یعنی چین
اور آرام سے بسر کرتا ہے) اور
خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ۔ اس کا رستہ چھوڑو۔ اُس کو
جانے دو۔
اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَخَلَ لَهٗ سَرْبُهٗ يَسْرَحُ
حَيْثُ شَاءَ۔ جب مومن مرجاتا ہے اس کا رستہ
کھول دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے وہاں کی
سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں
کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی
اس کی زیارت کو آیا اُس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے
جواب دیتا ہے پر زندہ سے نہیں سنتے)
فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا كَجُحْرٍ۔ وہ ایک سرنگ
(یا شیدہ رستہ) بن گیا۔
كَانَتْهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ۔ گویا وہ ہرنوں کا ایک
مندہ ہیں (گلہ)
سِرْبٌ۔ بکسر سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا بندروں
کا یا گھوڑوں کا بھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔
چونکہ اُن کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔
فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُ
بُهُنَّ اِلَيَّ فَيُلَاعِبْنَنِيْ مُعَيَّ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔
جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو
میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے
ساتھ کھیلتیں۔
اِنِّيْ لَاُسَرِّبُهٗ عَلَيْهِ۔ میں نکمرے نکلوے کر کے
اُس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ
کہتے ہیں۔
سَرَّبْتُ اِلَيْهِ الشَّيْءَ میں نے اس کو ایک کے بعد
ایک کر کے بھیجا۔
فَاِذَا قَصَّرَ السَّهْمَ قَالَ سَرِّبْ شَيْئًا۔ جب
تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا تھوڑا بھیجدے۔
كَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ۔ آنحضرت ﷺ کے سینہ مبارک
سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔
كَانَ وَدِيْقُ الْمُسْرُبَةِ۔ یہ بالوں کی لکیر باریک
تھی۔
حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِلْمُسْرُبَةِ۔ استنجا

Marfat.com

میں دو چھوٹے دونوں کنارے صاف کرنے کے لئے اور ایک خاص پائخانہ کے مقام کے لئے (جہاں سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَۃ یا مَسْرُبَۃ کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرَبٌ سے جو بمعنی راہ ہے کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے۔

دَخَلَ مَسْرُبَتَہٗ اپنے بالاخانہ کے سائبان میں چلے گئے

مَشْرَبَۃٌ شین معجمہ سے۔ خود بالاخانہ

فَاِذَا السَّرَابُ یَقْطَعُ دُوْنَھَا۔ وہ سراب کے پار نکل گئے سراب وہ چمکتی ریتی جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔

فَیُحْشَرُوْنَ اِلَی النَّارِ کَاَنَّھَا سَرَابٌ دوزخی لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور سے اُن کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب (وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اُس کی طرف جائیں گے انگار میں گر پڑیں گے

مُخْلٍ فِیْ سِرْبِہٖ۔ فارغ البال۔

سُرَّتُہٗ سَائِلَۃٌ مِّنْ سُرَّتِہٖ اِلَی ثَنْبِیَّتِہٖ۔ آپ کے پیٹ کے بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف سے لیکر سینہ تک۔

اُسْرُبٌ۔ سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی

اَلْاُسْرُبُّ یُشْتَرٰی بِالْفِضَّۃِ سیسہ کو جاندی دیکر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا بندوق اور توپ کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں ہے کہ اُسْرُبٌ یا اُسْرُبٌ سفید رانگا یعنی قلعی

سَرْبَخَۃٌ۔ کودنا ہلکا ہونا، آہستہ چلنا، دوپہر کو چلنا

مُعْمَۃٌ یُسْرَبَاخٌ۔ وسیع میدان۔

مُسْرَخٌ۔ دور

وَکَانَتْ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دُوَیْبَۃٍ سَرْبِیْخٍ ہم نے آپ تک آنے کے لئے کتنے دور کے کشادہ میدان طے کئے۔

سَرْبَلَۃٌ۔ کرتہ یا زرہ پہنانا۔

لَا اَحْلِمُ سِرْبًا اَلَّا سَرْبَلَنِیْہِ اللّٰہُ میں تو وہ کرتہ نہیں اُتارنے کا جو اللہ تعالیٰ نے مجھکو پہنایا یعنی خلافت رسول ہ کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ)

سَرَاوِیْلُ جمع ہے سِرْوَالٌ کی جیسے۔ سَرَاوِیْلُ جمع ہے۔ سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ بعضوں نے کہا سَرَاوِیْلُ۔ مفرد ہے)

اَلنَّوَائِحُ عَلَیْھِنَّ سَرَاوِیْلُ مِنْ قَطِرَانٍ۔ نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن) تارکول کے کُرتے ہوں گے (اُن میں فوراً آگ لگ جاتی ہے)

شُعْثُ الْغَرَائِبِ اَبْطَالٌ لُبُوْسُھُمْ مِنْ نَّسْجِ دَاوٗدَ فِی الْھَیْجَا سَرَاوِیْلُ اُن کے ناک کے بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داؤد ؑ کی بنی ہوئی زرہ اُن کا لباس ہے

تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ اس نے عاجزی کا کرتہ پہن لیا۔

اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰہُ سِرْبَالَہٗ جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا کرتہ پھاڑ دیتا ہے (یعنی اُس کا عیب فاش کر دیتا ہے۔ لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)

تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تارکول کا ایک

Marfat.com

کرتہ پہنے گی (یہ اُس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی ۔

سَرَجَ ۔ کھنگی کرنا ۔ چوٹی نکالنا ۔ جھوٹ بولنا ۔ زین لگانا ۔ خوب رُوہونا ۔

تَسْرِیْجٌ ۔ زینت دینا آراستہ کرنا ۔ روشن کرنا ۔

اِسْرَاجٌ ۔ زین لگانا

سَرْجٌ ۔ زین ۔ کاٹھی اُس کی جمع سُرُوْجٌ ہے

عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اِس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمرؓ کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے ۔ اوہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ ۔ میری امت کے چراغ ابو حنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے اور ایسی ہے ۔

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ میں ابو حنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی اُن سے محبت رکھے اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی اُن سے بغض رکھے اُس نے مجھ سے بغض رکھا یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اُس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدسہ کتاب میں درج کی ہیں ۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور اُن لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبرون کو مسجد بنالیں) وہاں چراغاں کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اُس کو عُرس کہتے ہیں معاذ اللہ حدیث شریف کی رو سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں ۔

مترجم :۔ کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعضی عورتیں حضور کے مزار پر آ کر اُس کو سجدہ کرتیں ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے ۔ بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمرؓ کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے ۔ع

مُسْرَجَۃٌ ۔ چینی پیالہ جسمیں تیل بتی رہتی ہے ۔

مَسْرُوْجٌ ۔ ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں ۔

سُرَیْج ۔ ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا ۔

مِسْرَجَۃٌ چراغدان ۔

نَھٰی عَنِ السُّرُجِ فِی الْقُبُوْرِ ۔ قبروں پر چراغاں کرنے سے منع فرمایا ۔

سَرْحٌ ۔ صبح کو چرنا جیسے سُرُوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا

تَسْرِیْحٌ ۔ چرانا چھوڑ دینا رخصت کرنا طلاق دینا آسان کرنا کھول دینا ۔

ع ۔ اس تصنیف کے زمانہ میں ایسا ہی تھا مگر موجودہ حکومت آل سعود میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲ مدیر

Marfat.com

اِسْرَاحٌ۔ چت لیٹنا پاؤں کھول کر سنگا ہونا۔
اِبِلٌ ذَلِیْلَاتٌ مُسَارِحٌ کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِكِ
اُس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اُس کے اونٹ چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے تھان ہی رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ اُن کا دودھ پئیں اُن کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ میں جا کر دیکھو تو بالکل کم اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا ہے تو اُن کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی۔
سَرَحَ الْمَاءُ۔ پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے ہمسائے کے کھیت میں جائے)
وَلَا یَعْزُبُ سَارِحُهَا۔ صبح کو جو جانور چرنے کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا نزدیک ہی رہتا ہے تاکہ اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کے پکڑنے اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)
لَا تُعْدِلُ سَارِحَتَكُمْ۔ تمہارے چرنوالے جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)
لَا یَمْنَعُ سَرْحَكُمْ تمہارے چرنے والے جانور روکے نہ جائیں
سَرْحٌ اور سَارِحَةٌ اور سَارِحٌ۔ سب کا ایک ہی معنی ہے۔ یعنی مواشی
فَإِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَمْ تُجْزَ وَلَمْ تُسْرَحْ۔ اُس جگہ ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں آئی نہ اُس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ تراشا گیا)
یَاخُذُونَ مَالَهَا وَیَرْعَوْنَ سَرْحَهَا
وہاں کی نمکیں گھٹی بوٹی کھاتے ہیں اور وہاں کے درخت چرتے ہیں۔
اِنْهَارَ اَتْ اِبْلِیْسُ سَاجِدًا یَسْجُدُ دُمُوْعُهٗ كَسَرْحِ الْجَنْبِیْنِ۔ انہوں نے ابلیس کو دیکھا سجدے میں پڑا ہے اُس کے آنسو ایسے بہہ رہے ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ نَاقَةٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی۔
مِشْیَةٌ سُرُحٌ آسان اور نرم چال ایک روایت میں كَسَرْحِ الْجَنْبِیْنِ ہے معنی وہی ہے۔
سَرَحَ الرَّجُلُ پاخانہ یا پیشاب عمل کر کیا۔
سَرْحٌ اور سَرْحَةٌ پیشاب کا کھل جانا مُدّت کے بعد
مَنْ سَرَحَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّسُوْقُ بَعْضَ اَعْضَائِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ۔ جو شخص آسانی سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضا بہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔
لَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّسَرِّحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ۔ جب آنحضرت ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا چاہا۔
تُسْرَبُ لَدَّةً وَتُخْرَجُ سُرُحًا۔ پان کا گھونٹ بھی کیا لطف ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)
نَخْلَةٌ سَرْحَةٌ۔ ایک بڑے درخت کے تلے۔
وَسَرَحَ بِسَرْجِهٖ۔ اُن کے چرنے والے جانور لے کر چلا دیا۔
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ یَالْسَابِیَةِ۔ مشرک لوگوں کے چرنے والے جانور ہیں مدینہ میں۔
وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ فَلْجٍ تَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَةٌ۔ کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے آئیں گے اُن کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی لیکن محتاج اور فقیر کو دو وقت تک نہ دیں گے آخر اللہ تعالیٰ پھاڑ

Marfat.com

کو اُن پر گرا دے گی

أَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهٖ۔ چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔

رَبِّ اَخْرِجْنِيْ عَنِّي الْأَذٰى سَرْحًا۔ پروردگار میرا پالنہار آسانی سے نکال دے کیونکہ قبض بڑی بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ سَرْحٍ۔ حضرت عثمان کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپ نے فتح کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تأمل مار ڈالے) پھر حضرت عثمان کی سفارش سے اس کو معافی دی۔

كَاذِبَةُ ذَنَبِ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑیے یا شیر کی دُم ہے (یعنی صبح کاذب اس کی جمع سِرَاحٌ اور سَرَاحِيْنُ آتی ہے

اَلْفَجْرُ الْكَاذِبُ الَّذِيْ يُشْبِهُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ

صبح کاذب جو بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے

سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔

سَرْدٌ۔ تانتا، سوراخ کرنا بتّا رُوکے ساتھ پڑھنا (یعنی فرض متصل بلا توقف) پے در پے کرنا۔

سَرْدِيْدٌ۔ سوراخ کرنا۔ تانتا

لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ سَرْدًا۔ آنحضرت رمان کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کے توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)

إِنَّهٗ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرت بے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

إِنِّيْ أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔

سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے سَرَّادُ۔

ثَلٰثَةٌ سَرْدٌ وَّاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوارے پوچھا گیا حرام مہینے جانتے ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک الیلا ہے یعنے رجب۔

سَرْدَجَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سَرْدَحَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سَرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَةٌ۔ اچھی لمبی سانڈنی۔

وَدَيْمُوْمَةٌ مُسَرْدَحَةٌ اور نرم زمین کا برابر بہنا خطابی نے کہا۔ مُسَرْدَحٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحٌ نرم زمین۔

سَرْدَقَةٌ۔ قنات باندھنا۔

سُرَادِقٌ۔ قنات اُس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے

هٰذَا سُرَادِقُ الْحَجَّاجِ۔ حجاج کے خیمہ کے پاس لَسُرَادِقَاتُ النَّارِ أَمْ بُعْدَ جُمُوْدِ بَارِدِ الْكَفِّ۔ دوزخ کا احاطہ جا رہا ہے یا ٹھنڈے ہاتھ والے کی موت۔

سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں۔

سَرٌّ۔ خوش کرنا، ناف پر مارنا، آنول کاٹنا

سُرُوْرٌ۔ خوش ہونا۔

تَسْرِيْرٌ اور إِسْرَارٌ۔ خوش کرنا

إِسْرَارٌ۔ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا۔

صُوْمُوْا لِلشَّهْرِ وَسِرَارِهٖ۔ مہینے کے شروع یا وسط میں روزے رکھو۔ شروع سے چاند دیکھتے ہی روزے

Marfat.com

وَاللّٰہِ مَا نَجِدُ فِی کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا النِّکَاحَ وَ الِاسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ کو پوچھا انھوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا متعہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)

شَیْءٌ سَرِیٌّ - نفیس چیز۔

تَسَرَّرَتْ - لونڈی بن گئی۔

سَرَارِیُّ - لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّیَّۃ کی۔

فَاسْتَسَرَّنِیْ - مجھکو لونڈی بنایا (خواص) بعضوں نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا تَسَرَّرَنِیْ یا تَسَرَّانِیْ کیونکہ اِسْتَسَرَّنِیْ کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی بات کہی۔

مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ لَمْ یُؤَدِّ حَقَّھَا اَتَتْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَسَرِّ مَا کَانَتْ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اُن کا حق ادا نہ کرے (اُن کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پنے کے ساتھ جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اُس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس وقت وہ خوب موٹے تازے چاق چست تھے ویسی حالت میں وہاں آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے کہ موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں۔ اور اُن کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ دُبلے سوکھے ہلکے وزن کے اونٹ روندیں)۔

سِرُّ کُلِّ شَیْءٍ - ہر چیز کا مغز گودا اُسی سے یہ نکلا ہے بعضوں نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)

کَانَ یُحَدِّثُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَخِیْ السِّرَارِ - حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہے (جب سے یہ آیت اُتری۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ - اُس وقت سے حضرت عمرؓ نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے والے تھے۔

لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ مِنْ فَرَسِہٖ - اپنی اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے تو گویا تم نے اس کا خون کرایا نہ تم دودھ پلانے کے زمانہ میں اُس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گرتا نہ مارا جاتا)

ثُمَّ فِتْنَۃُ السَّرَّاءِ - پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی اور بربادی چاہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ سَرَّاء کنکریلا پتھریلا میدان اِس صورت میں واقعۂ حرّہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)

یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ خوشی اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ اُس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)۔

تَجْعَلُ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ - میرا باطن

ع۵ سُرِّیّہ وہ لونڈی جسکو جماع کے لئے رکھیں ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

ظاہر سے اچھا کرے ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی چشم دنیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اُس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ بُرے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظاہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی پروا کی گر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا فَسَارَّهٗ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔ اُس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اُس کو قتل کر ڈالو۔

مَا كَسَرْتُ فِيَّ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا اِيَابَ الْعَقَبَةِ اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار و اثق کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر اُن کا یہ خیال ہوگا کہ بیعتِ عقبہ کی فضیلت اُس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی۔

صَاحِبُ السِّرِّ۔ آنحضرتؐ کے رازدار حذیفہ بن یمان رضؓ آنحضرتؐ نے اُن کو سترہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اُن سے پوچھا کیا میرا نام تو اُن میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں۔

سِيْرُ الْبَيْعِ كَرِيْدُ۔ آپ اُن سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں۔

فَسَارَّ اِنْسَانًا۔ ایک آدمی سے سرگوشی کی۔

حَدَّثَ شَيْئًا بِحَدِيْثٍ يُنْسَارُّ الْبَيْعِ۔ مجھ سا ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے۔

اَدَابُ السُّوْرَةِ اَسْرَارُ اللّٰهِ۔ سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی آئے ہیں (جیسے الٓمٓ، الٓمٓرٰ، حٰمٓ وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں (اُس میں اور اُس کے پیغمبر کے درمیان اُن کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعضے لوگوں نے اُن کی تفسیریں کی ہے۔

فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا اَخْبَرَنِيْ بِهٖ اَحَدٌ مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

سَرِيْرٌ۔ تخت۔ پلنگ۔

سُرُرٌ۔ اُس کی جمع ہے۔

مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُعْبَدُ بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ) فرمایا سرائر تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ وضو، غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (اُن کا آزمانا یہ ہے کہ شرائط اور آداب اور خلوص کے ساتھ اُن کو ادا کیا یا نہیں)

لَا تُسَارَّ اَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتُتَّهَمَ مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں گے)

هٰذَا اَمِيْنُ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یہ تو حضرت محمدؐ کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)

سَرِيْرَتُهٗ۔ طبیعت طینت۔

Marfat.com

سَرَارَۃٌ۔ اُس کی جمع ہے اور سرٌ بعید اُس کی جمع اَسْرَارٌ ہے

سَارِیَۃٌ۔ ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمر کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا۔

یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ۔ اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سُن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)

وَاُوَیْمَانٌ خَلْفَ سَارِیَۃٍ۔ اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو۔

اُقِیْمَنِّیْ مُسَیْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوَارِیْ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے حَتّٰی سَارِیَۃٌ مِّنْ سَوَارِیْ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا ایک ستون روئے کی سی آواز نکالنے لگا جب منبر بن گیا اور آپ نے اُس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا۔

اَلْمُسْتَسِرُّ دُوْنَ یَدَیْکَ۔ تیرے دین کو چھپانے والے۔

ھَیْھَاتَ اَنْ اُنْبِرَ بِسَبَبِکُمْ اَسْرَارَ الْعَدْلِ اَوْ اُقِیْمَ اَعْوِجَاجَ الْحَقِّ۔ یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کروں یا حق بات میں جو کجی آگئی ہے اس کو سیدھا کروں۔

مَسَرَّۃٌ۔ خوشی اور شادمانی

مَاءُ الْوَضُوْءِ مَا یَسُرُّنِیْ بِذٰلِکَ مَالٌ کَثِیْرٌ۔ وضو کا پانی۔ اگر اُس کے بدلے مجھکو بہت سا مال ملے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

وَیَقَعُ الْاِمَامُ مَسْرُوْرًا۔ امام نانول کٹے ہوئے پیدا ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)

سُرَّۃٌ۔ ناف تونڈی۔

سَرَطٌ۔ نگل جانا۔

سِرَاط راہ جیسے صِرَاط اور زِرَاط ہے

سُرَاطِیٌّ۔ کہاؤ

سَرْطَانٌ۔ کیکڑا اور ایک بُرج کا نام ہے بارہ برجوں میں سے۔

سَرَعٌ یا سُرْعَۃٌ۔ جلدی مشتاں جیسے مُسْرِعَۃٌ ہے۔

اِسْرَاعٌ۔ جلدی کرنا۔

سَرْعٌ۔ ہری شاخ

فَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ۔ جلد باز لوگ تو مسجد سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)

فَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ وَاَخِفَّاؤُھُمْ۔ جلد باز اور ہلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کرسکتے ہیں بعضوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ الحدیث کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھ کر نماز تمام ہوگئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو کلام کیا وہ یہ سمجھ کر میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہکر دیا۔ انہوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)

فَکَانَتْ سُرْعَتِیْ اَنْ اُدْرِکَ الصَّلٰوۃَ مَعَ رَسُوْلِ

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں اس کی جلدی کرتا کہ آنحضرت ؐ کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت کی نماز فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ آدمی رات سے یا دو بجے پر سحری کھا لیتے ہیں یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت کے موافق ہے۔

كَانَ الْاَذَانُ سُرْعَةً۔ جیسے نماز کی تکبیر جلدی ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہئے۔ آنحضرت ؐ اُن میں کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو اُن میں تطویل قرأت مستحب رکھی ہے یہ اُن کی غفلت ہے احادیث سے

مَسَارِيْعُ فِي الْحَرْبِ۔ لڑائی میں جلدی دوڑنے والے یہ جمع ہے مِسْرَاعٌ کی بمعنی بہت جلدی کرنے والا کاموں میں۔

كَانَ عُنُقُهٗ اَسَارِيْعُ الذَّهَبِ۔ آپ کی گردن کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوْعٌ یا يُسْرُوْعٌ کی یعنی ٹکڑا گلا ہوا۔

كَانَ عَلٰى صَدْرِهٖ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَيْنُ فَبَالَ فَرَاَيْتُ بَوْلَهٗ اَسَارِيْعَ۔ آنحضرت ؐ کے سینہ مبارک پر امام حسن یا امام حسین ؑ تھے انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا اُن کے پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے کبھی اُدھر)

فَاَخَذَ بِهِمْ بَيْنَ سَرُوْعَتَيْنِ وَمَالَ بِهِمْ عَنْ سَنَنِ الطَّرِيْقِ۔ وہ اُن کو دو ریت کے ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے رستہ سے ایک طرف مڑ گئے اُن کو لے کر۔

مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ۔ میں دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جلد پورا کر دیتا ہے (آپ کے اوپر تخفیف کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے آنحضرت ؐ سے زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یعنی آپ جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑ کر دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس تھی یہ اُس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے۔ اُس سے یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ چلنا۔

يَرُدُّ مُتَسَرِّعُهُمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ۔ اُن کی فوج کی ٹکڑی جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے وہ جو لوٹ کماتی ہے اُس میں پیچھے رہنے والوں کو بھی حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب مال مارے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں کا بھی حصہ اُس میں لگایا جاتا ہے)

وَسُرْعَانَ مَا تَفَرَّقْنَا سِنَّنَا وَاِلَى اللّٰهِ اَشْكُوْ (حضرت علی رضؓ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد کہا) کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہو گئی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

سُرْعَانَ بحرکاتِ ثلثہ در سین اسم فعل ہے بمعنی

Marfat.com

سَرَعٌ یعنی جلدی کی

سَرَعٌ ۔ انگور کے خوشے اُن کی جڑوں سمیت کھا جانا

سَرْعٌ ۔ ایک گاؤں ہے وادیٔ تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِسَرْعٍ ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تین منزل ہے)

سَرْفٌ ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَفٌ ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا خطا نادانی۔

اِسْرَافٌ ۔ مال لٹانا۔ بُرے کاموں میں خرچ کرنا فَاَتَّ بِهَا سَرْحَةً لَا تَعْضَدُ وَلَهَا سُرَفٌ ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اُس میں کیڑا لگا یہ سُرْفَہ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اُس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اُس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی جسم بدن سرخ۔

اَصْدَعُ مِنْ سُرْفَہ ۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے اَشْرَفُ سُرْفَۃٍ جس زمین پہ کیڑے بہت ہوں مسترحم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ اُس کا سب اُس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچا لے عمدہ عمدہ اُس کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔

اِنَّ الْحُمَّ سَرَفًا کَسَرَفِ الْخَمْرِ ۔ گوشت کی لت پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اُس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں۔

مَرْجُلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو

سَرَفُ الْعَقْلِ کم عقل نادان بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اسکا معنی گناہ بہت کرنا۔

اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہو کر۔

اَرَدْتُّكُمْ فَسَرَفْتُمُوْنِیْ ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی تم تک نہ پہنچ سکا)

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ ۔ آنحضرت ﷺ نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم و بیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اُس میں خرچ نہ کر کے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں، کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اُٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اُٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

اَلْمُسْرِفُ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَاْكُلُ مَالَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَالَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِیْ مَالَيْسَ لَهٗ ۔ سرف (فضول خرچ لوٹیرا) اُس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھا تا اُس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن بلاؤ قورمہ مغنن روز اُڑائے) دوسرے جو

Marfat.com

پہنا واُس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کھادی اور محل پہننے کا ہے لیکن مثال دوشالے نزاکت کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اُس کو شایاں نہیں وہ خریدے (خواہ مخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یَکْتُبُ سَرَفَ الْوُضُوْءِ کَمَا یَکْتُبُ عُدْوَانَہٗ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اُس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اُس پر اتفاق ہے مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا۔ حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی اُن کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرتؐ کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اُسی کو اختیار کیا۔ جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین عربی رحمۃ نے یہ کہا ہے۔ کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور علقمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے

لَوْ قُتِلَ فِی الْحُسَیْنِ اَھْلُ الْاَرْضِ مَا کَانَ سَرَفًا۔ اگر امام حسینؓ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)

لَیْسَ لِاَھْلِ سَرَفٍ مُتْعَۃٌ۔ جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (حوکہ سے دس میل ہے) اُن کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہیں مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)

اِسْرَافِیْل۔ وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے

سَرِقٌ یا سَرِیٌّ یا سَرَقَۃٌ یا سَرَقَانٌ تبدیل جائے یہ بیت فاسد یا محفوظ مال کا چھپکے سے لے لینا چرانا۔

وَاَنْتَ بِیَجْمَلِکَ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) میں نے دیکھا فرشتہ تجھکو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اُٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرتؐ کو حضرت عائشہؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی رقصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اُس کے بعد کا)

سَرَقَۃ۔ عمدہ ریشمی کپڑا اُس کی جمع سُرُقٌ ہے اُھْدِیَ اِلَیْہِ سَرَقَۃٌ مِّنْ حَرِیْرٍ۔ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا

رَاَیْتُ مَلَکًا یَدْعُوْنِیْ سَرَقَۃً مِّنْ حَرِیْرٍ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

اِذَا بَعُدَ السَّرَقُ فَلَا تَسْتَرِدُّہٗ۔ جب ریشمی

Marfat.com

کپڑوں کو اُدھار بیچو تو بھرا نقد قیمت پر اُس سے کم کو اُن کو نہ خرید و (یہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب اُن کو خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ریشمی کپڑے اُدھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اُس سے کم قیمت دیکر نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اُس کو حرام یا مکروہ کہا ہے)

إِنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ عَنْ سَرِقِ الْحَرِيرِ فَقَالَ هَلْ أَلِفْتَ شُقَقَ الْحَرِيرِ۔ ایک شخص نے اُن سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے شُقَقَ الْحَرِيرِ کیوں نہیں کہا اُس کے بھی وہی معنی ہیں جو سَرِقَ الْحَرِيرِ کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔

مَا تَخَافُ عَلَى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ۔ تم اُس کی اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔

تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ۔ جن کیا کرتے ہیں چوری سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے اُس میں کہتے ہیں اُن کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)

قَطْعٌ فِي السَّرِقِ۔ چوری میں ہاتھ کا کاٹنا۔

أَسْوَءُ السَّرِقَةِ۔ سب سے بدتر چوری نماز میں چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور آہستگی سے ادا نہ کرنا بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا کا مال چرانے میں خیر چور کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ۔ اِس کا بھائی بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے۔ (یہ یعقوب چوری نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسف نے لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا تھا۔ جس کو لوگ پوجا کرتے تھے اُن کا مطلب اُن مشرکوں کو الزام دینا تھا)

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ۔ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو اُن میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا۔

إِذَا سَرَقَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا اِسْتَرَقَّ بِهِ۔ بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال کا غلام بنا دیا جاتا رہتے ہیں کہ حضرت یوسف کی چوروں نے جو اُن کو بہت جاہتی تھیں اُن کی کمر پر ایک کمربند چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوب اُن کو لے گئے تو پھوپھی آئیں اور کمربند کی تلاش کی وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا اِس نے چوری کی اور حسب قاعدہ مروجہ یوسف کو وہ لے گئیں۔

مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ يُوسُفُ۔ یوسف کے بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور ہو اُن کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چُرا کر یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اُس کو کہیں گے جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھینے تو اس کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے۔

يَلْبَسُونَ السَّرِيَّ وَالدِّيبَاجَ۔ ریشمی کپڑا باریک اور موٹا پہنیں گے۔

سُرَاقَةُ۔ ابن مالک مشہور صحابی ہیں جنہوں نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت کا تعاقب کیا تھا۔

اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ۔ چوری سے سنکر کوئی بات

Marfat.com

أُرْدُلِنا۔

سَرْمٌ۔ ایک کلہ ہے جس سے گتے کوڑا بنتے ہیں۔ کہتے ہیں سَرْمَا سَرْمَا جیسے ہندی میں دُٹ دُٹ کہتے ہیں

سُرْمَان۔ ایک کپڑا ہے اور زنبور

لَا يَذْهَبُ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاسِعِ السَّرْمِ ضَخْمِ الْبُعْزُمِ۔ اس اُمّت کا کام خراب نہ ہوگا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جامے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا (یعنے بہت کھانیوالا بہت بکنے والا ہوگا) (شاید معاویہ مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پُرخوار تھے کہتے ہیں سو طرح کے کھانے اُن کے دسترخوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرت ؐ نے اُن کی نسبت یہ فرمایا اللہ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔ اُنہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزار ہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کر دیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب کیا)

سُرْمَةٌ۔ یا ئحانہ کا مقام یعنی معائے مستقیم کا کنارہ۔

تَسْرِيْعٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَسَرُّمٌ۔ ٹکڑے۔ ٹکڑے ہونا۔

إِنَّمَا يَفْعَلُ هٰذَا مَنْ أَوْسَعُ سُرْمَانًا۔ یہ کام اُس کا ہے جس کی جامے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو۔ (یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)

سَرْمَدٌ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لمبا، دراز۔

جَوَابُ لَيْلٍ سَرْمَدِيٌّ۔ لمبی رات کو سفر کرنے والا۔

سَرْمَدِيٌّ۔ جس کی ابتدا۔ انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی ازلی اور ابدی۔

سَرْوٌ۔ یا سَرْیٌ۔ انڈے دینا کھولدینا۔ گرا دینا بامروت ہونا جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے۔

تَسْرِيَةٌ۔ بامروت بننا جماع کیلئے لونڈی رکھنا۔

بُرُدٌ مُسَرَّاةٌ۔ اُن میں جو کوئی سَرِیّہ کے ساتھ جائے وہ مٹھے والوں کو لوٹ کا مال لا کر دیتا ہے (یعنی اُن کو بھی تقسیم میں شریک کر لیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب خود ہی مار لے)

سَرِيَّةٌ۔ لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اُس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا۔ کہ اُس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعضوں نے کہا۔ اِس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے۔ مگر صحیح نہیں ہے اِس لئے کہ پوشیدہ سِرٌّ ہے مضاعف اور مہتل ہے۔

لَا يَسْرِيْ بِالسَّرِيَّةِ۔ وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں ہم کو لوٹنے کے لئے بھیجتے ہیں) بعضوں نے کہا معنے یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے سفر میں۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ سَرِيًّا۔ میں نے اُس کے بعد ایک اور شریف یا سخی بامروت شخص سے نکاح کیا۔

سَرِيٌّ۔ شریف سردار اُس کی جمع سَرَاةٌ ہے

أَلْيَوْمَ تُسَرُّوْنَ (آنحضرت ؐ نے اُحد کے دن

Marfat.com

اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)

لَمَّا حَضَرَ بَنِیْ شَیْبَانَ وَکُلَّمَ سَرَاتَھُمْ جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور اُن کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایت میں ہے کہ سراۃ کی جمع سُرَوَات آتی ہے۔

فَبِاَفْتَرَقِ مَلَاوُھُمْ وَقَدْ قُتِلَتْ سَرَوَاتُھُمْ اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور اُن کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے

وَکَانَ مِنْ سَرَاتِھِمْ وہ اُن کے شریف لوگوں میں سے تھا۔

وَاُمَّھَاتُھُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ۔ اُن کی مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ۔ لُؤی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں اُن پر آسان ہوا (ابوہریرہ کا جلا دینا لُؤی آنحضرتؐ کے جدِ اعلیٰ تھے)۔

حَرِیْصٌ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مُسْتَطِیْرٌ۔ ابوہریرہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیل ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)

فَاِنَّ سَعْدًا لَا یَسُوْسُ بِالسَّوِیَّۃِ وَلَا یَقْسِمُ بِالسَّوِیَّۃِ وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّۃِ (بجب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو یہی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاص فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدل اور نامرد ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اُس کے جواب میں تین بددعائیں اُس کو دیں جو قبول ہوئیں آنحضرتؐ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوۃ ہیں)

یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاہُ شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے۔

اَسَرَّی السُّرُوْرُ فِیْکُمْ مُتَرَبِّعًا۔ میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (جاز انو بیٹھی ہے)

لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَتِیَنَّ الرَّاعِیَ وَسُرُوْرُ جُمَیْرٍ حَقًّا لَمْ یَعْرِقْ جَبِیْنُہٗ وَجْبِیْنُہٗ۔ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا جمیر قبیلے کے محلہ میں جا کر اپنا ماتھا لے لیگا (اُس کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آئے گا)

سَرُوْ حِمْیَرَ۔ اُس مقام کو یمن کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔

سَرُوْ حِمْیَرَ قبیلہ کو محلہ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں اُن کو میں ایسا نرم کر دوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق اُن سے بے تکلف لے لیگا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمرؓ کا سا عنایت فرما جو ظالموں اور بادشاہوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے۔

مترجم:۔ کہتا ہے مکاؤ وشاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپین پارلیمنٹ کے ہمسر کر دیا اور روس ایسی قوی اور زور آور

Marfat.com

رات کا مسافر ہے۔

تَنْفِي الرِّيَاحُ الْقَذَى عَنْهُ وَأَفْرَطَهُ
مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيضٌ يُعَالِيلُ

ہوائیں اُس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور رات کو برسنے والے ابر اور سفید سفید تہ بر تہ بادلوں کے بھاؤنے اُس کو بھر دیا۔

مَا أَنْ يُصَلِّي بَيْنَ السَّوَارِي۔ جماعت میں ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جُڑ نہیں سکتی)

صَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ آنحضرت نے کعبہ کے اندر اُن دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانیوالے کے بائیں ہاتھ کی طرف رہتے ہیں

إِنَّ هٰذِهِ السَّوَارِي ستونوں کی طرف لپکے يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيُّ أَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ الدَّنِيَّ۔ شریف آدمی کے لئے یہ نیا نہیں ہے کہ حقیر چیز اُٹھائے۔

مَثَلُ الصَّلٰوةِ فِيكُمْ مَثَلُ السَّرِيِّ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ نماز کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن، رات، پانچ بار اُس میں غسل کرے (اُس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے کا اسی طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوشَ الْمُسْلِمِينَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيهِمْ۔ یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی مدد کر اور اُن کے مکڑیوں کی رجو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)۔

سَرَى الْجُرْحُ إِلَى النَّفْسِ۔ زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)

سَرْوَلَةٌ۔ پائجامہ پہننا یا پہنانا

تَسَرْوَلَ۔ پائجامہ پہننا۔

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ السَّرَاوِيلَ آنحضرت نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پاجامہ چار درہم کو خریدا)

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَسَرْوِلَاتِ۔ اللہ تعالےٰ اُن عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے۔

عِمَامَةٌ مُسَرْوَلَةٌ۔ پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پر ہوتے ہیں)

فَرَسٌ مُسَرْوَلٌ۔ وہ گھوڑا جس کی سفیدی ہاتھوں اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

بَابُ السِّينِ مَعَ الطَّاءِ

سَطْحٌ۔ بچھانا، پھیلانا، گرا دینا، شاد کرنا، برابر کرنا، بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا۔

تَسَطَّحَ۔ برابر ہو جانا، چت لیٹ جانا

فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ۔ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا

فَإِذَا هُمَا بِامْرَأَتَيْنِ سَطِيحَتَيْنِ۔ یکا ایک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پھلوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔

لَحِقَنِي عَامِرٌ بِالسَّطِيحَةِ۔ عامر ایک

Marfat.com

مشک لیکر میرے پاس پہنچا۔
اَلصَّلٰوۃُ فِی الشُّطُوْحِ۔ چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)
اَطْعِمِیْھُمْ وَاَنَا اَسْطُحُ لَکَ۔ تو ان کو یعنی بچوں کو کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)
سَطِیْحٌ۔ ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اُس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اُس کو پیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اُس کی عمر ہوئی۔
مُسَطَّحُ بن اثاثہ ابو بکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر اُن کو بھی حد قذف لگائی گئی۔
سَطَّحْتُ الْقَبْرَ۔ میں نے قبر کو برابر کر دیا۔
سَطْرٌ۔ لکھنا، گرا دینا، کاٹنا۔
لَسْتَ عَلَیَّ بِمُسَیْطِرٍ۔ تو مجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)
اِنَّکَ وَاللّٰہِ مَا تُسَیْطِرُ عَلَیَّ شَیْئًا (شعث نے امام حسن بصری سے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انھوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا۔ یہ سَطَّرَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے فلاں شخص سے جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں۔
اَسَاطِیْرُ اور سُطُوْرٌ مزخرف اور واہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے۔
کَانَ الْبَیْتُ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ سُطِّرَتْ۔ خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں سُطِّرَتْ ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مُسَطَّرٌ۔ عرف میں ستروں کا کاغذ۔
سَطْعٌ یا سَطِیْعٌ۔ اونچا ہونا، پھیلنا، تالی بجانا، چھونا اور کرا نا۔
سَطَعٌ۔ گردن لمبی ہونا، ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ آواز
سَطِیْعٌ لمبا۔
مُسْطَعٌ۔ فصیح
فِی عُنُقِہٖ سَطَعٌ۔ اُس کی گردن لمبی ہے
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَھِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصَعِّدُ کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پون جو پہلی مرتبہ ہوتی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو۔
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا اِمَامَ الضَّوْءِ سَاطِعًا۔ جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیئے کے دُم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے پر پورب کی طرف)
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ۔ جب صبح کی مشہور روشنی (پون پھوٹے)
بُرْھَانٌ سَاطِعٌ۔ چمکتی روشن دلیل۔
اَلْخَبَرُ السَّاطِعُ۔ بلند روشنی۔
سَطْمٌ۔ بند کرنا موچنا جیسے رَدْمٌ اور سَدٌّ ہے
مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذْہُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ بِطْعًا مِّنَ النَّارِ۔ جس شخص کو اُس کے بھائی کا کوئی حق میں دلاؤں (ظاہر میں سچا سمجھ کر روپیہ اور مقدمہ میں جیسے عدالت میں کبھی جھوٹا شخص بھی حجت اور دلیل کر کے جیت جاتا ہے) تو وہ اس کو نہ لے (یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی

Marfat.com

وجہ سے اُس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہو گیا)
(کیونکہ میں اُسلوگ ہلانے اور سلگانے کا چسکا دلاتا ہوں
دیانت کے دن وہ اُس سے اپنے اوپر آگ روشن
کرنے گا)، دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ
کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ
دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہیں معلوم
ہوا کہ قاضی کے فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں
ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا
ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے جب
آنحضرتؐ کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال
نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جو نہور کی کیا حقیقت ہے؟

سِطَامٌ اور **سَطْحٌ** تلوار کی دھار کو یوں کہتے ہیں
أَعْرَبُ سِطَامُ التَّأْسِ عرب لوگ آدمیوں
کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدّت اور
شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں
سے بڑھ کر ہیں)

سَطَعَتْ أَرْدَاحُهُمْ۔ اُن کی بُو میں ناک میں آئیں
أُزْكِمَ۔

سِطَةٌ۔ اصل میں وَسْطٌ تھا جیسے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ
تھا اُس کا اصل مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی
مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ إِمْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ۔ ایک
عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت
اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی

كَانَ لَهُ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيرَةِ۔ حضرت
علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار
والے تھے زیادہ وقار اور باتمکین صاحب عزت
اور شرافت اور عظمت۔

سَاطِنٌ۔ خبیث جیسے شاطِنٌ ہے **مَاسُطُوا نَهُ** تمون
جانور کا پاؤں عضو تناسل **أَسَاطِينُ** سردار اور عمائد جیسے
سَلَاطِينُ بادشاہ **جَبَلٌ أُسْطُوَانٌ**۔ اونچا پہاڑ۔
سَطْوٌ اور **سَطْوَةٌ**۔ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا لپکنا
لفظ بیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔
مُسَاطَاةٌ۔ سختی کرنا۔

سَاطُوحٌ۔ وہ گھوڑا جو الف ہو۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا الْمَهْرُ وُجِدَ إِمْرَأَةٌ تُعَالِجُ مَا وَجِيفَ عَلَيْهَا
(امام حسن بصری رحمہ نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر
مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے
نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (ایسے امر میں
ڈاکٹر) نہ ہو جو اُس کا معالجہ کرے اور عورت کی
جان کا ڈر ہو تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر
کو غیر عورت کا دیکھنا یا اُس کا بدن چھونا درست ہے
افسوس صدہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض
میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے
اُن کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا
نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے
مسلمانوں کی بدقسمتی یا رسیوں اور ہندوؤں میں لیڈی
ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں یا اللہ تو
مسلمانوں کی آنکھ کھول اور اُن کی عورات کو علوم اور
فنون حاصل کرنیکی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے
محتاج نہ رہیں)

سَطَا عَلَيْهِ۔ اُس پر زور سے غالب ہوا، قہر کیا۔

أَمَا لَيُسَلِّطَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَتَحَدَّثُ بِهَا أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (قریش کے لوگو دیکھو
یہ سمجھ رکھو) یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے
تم پر حکومت کرے گا) جس کا پورب اور پچھم والے
تذکرہ کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّیْلِ۔ اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں اُن سے)

بَابُ السِّینِ مَعَ الْعَینِ

سُعْدٌ یا سُعُودٌ مبارک ہونا راس ہونا

سَعَادَۃٌ۔ نیک بخت ہونا اُس کی ضد شَقَاوَۃٌ ہے

مُسَاعَدَۃٌ موافقت کرنا، مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے

لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ۔ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اِسْعَادَ وَلَا عُقْرَیْ الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اُس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہوجاتی تو یہ اُس کی مدد کرتی) اور زجانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو ٹھہراتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اُس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لیجا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مُردار اور حرام ہے۔

قَالَتْ لَہٗ اُمُّ عَطِیَّۃَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَنِیْ فَاُرِیْدُ اَنْ اُسْعِدَھَا فَمَا قَالَ لَھَا شَیْئًا فِیْ رِوَایَۃٍ فَاَھْوٰی فَاَسْعِدِیْھَا ثُمَّ بَایَعَتْہُ۔ (ام عطیہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اُس کی مدد کردوں (تو اُس کا حق ادا ہوجائے) پیغمبر آنحضرت ﷺ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اُس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھے بیعت کر (کیونکہ بیعت کرکے پھر شرط بیعت کو توڑنا بہت ناز یبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرت ﷺ نے ام عطیہ کو اُس کی اجازت کیونکر دی اُس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارع کو اختیار ہے جس شخص کو چاہے اُس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کردے بعضوں نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دیدی کہ اس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ نوحہ شاید اُس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسین ؓ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور جو نکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرت ﷺ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہوکر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دیدی اُس کے دل کی خوشی بھی ہوئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اُس

Marfat.com

ہے کرلی واللہ اعلم)۔

سَاَعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ وَمُوْسَاهُ اَحَدُّ۔ اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اُس کا استرہ خوب تیز ہے (اگر اُس کو جانور کا کان چیر نا پسند ہوتا تو اُسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اُس کو کیا مشکل تھا)۔

كُنَّا نُخَابِرُ الْاَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِيْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ ہم کیا کرتے تھے زمین کو اُس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہوا ور جو خود اُگنے والے پانی سے پیدا ہو وغیرہ ڈول سے سینچے ہوئے تو آنحضرتؐ نے ہم کو اُس سے منع کیا کیونکہ اُس میں جھگڑے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی۔

كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى السَّعِيْدِيِّ۔ ہم اُس پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود اُگنے والے پانی سے پیدا ہو۔

اُنْجُ سَعْدُ فَقَدْ قِيْلَ سَعِيْدٌ (حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی نجح جا سعید تو مارا گیا۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اُس کی اصل یوں ہے کہ ضبۃ نامی ایک شخص تھا اُس کے دو بیٹے تھے سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈھنے نکلے سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مر گیا یا مارا گیا۔ اب ضبۃ کا یہ حال ہو گیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید پھر یہ مثل ہو گئی اُس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پورے ہیں ایک اچھی ایک بُری (یعنی اچھی خبر ہے یا بُری)

يُهْتَزُّ كَاهْتِزَازِ سَعْدَانَةٍ۔ وہ روزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اُس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)

مَرْتَعٌ وَلَا كَالسَّعْدَانِ۔ چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)

وَحَسَكَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ۔ پل صراط پر ایک کھوکھرو ہو گا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا۔ میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہو گا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ خلوص سے کہا ہو گا (یعنی موحد ہو گا) ویسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اُس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہو گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنے دل سے یقین کر کے خالص خدا کی رضامندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروت سے یا خالص توحید ہو اُس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں۔ لیکن پھر اُس کے ساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہو گی)۔

اَمَرَ لِسَعْدَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ آپ نے خیبر کے دن دو ں سعدوں کو بُلایا (سعد بن معاذ اوس قبیلہ سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوس تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)

مَا زِلْتُ أَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدْتُ میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میرے بانہہ میں درد ہوگیا۔
اِتَّخِذُوا السُّعْدَ لِأَسْنَانِكُمْ فَإِنَّهٗ يُطَيِّبُ الْفَمَ۔ سعد کوفی (ناگرموتہا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اُس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے۔
مَنِ اسْتَنْجٰى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ۔ جو شخص سُعد سے استنجا کرے پائخانہ کے بعد (یعنی سُعد کے پانی سے) اُس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا
اَسْعُدًا۔ آنحضرتؐ کا خود تھا
فَأَصَرَّهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ اُس کو اپنی بانہہ پر پھرایا۔
سَاعِدُ الطَّائِرِ۔ پرندے کا پنکھ
بُنِيَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّعِيْدَةِ وَالسَّمِيْطِ آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی
سَعِيْدِيَّة۔ ایک قسم کی منی چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں۔
سَعْرٌ۔ سلگانا، پھیلانا، دوڑانا۔ جلانا، پھرنا۔
سَاعُوْرٌ۔ تنور
سَعْرَة۔ کھانسی م
م ابتدا۔ شروع
سَعِيْرٌ۔ آگ یا آگ کی لپٹ
سُعُرٌ۔ عذاب تکلیف
وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ أَصْحَابٌ اُس کی ماں کی خرابی (مادر بخطا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے۔
سَعَرْتُ النَّارَ یا سَعَّرْتُ میں نے آگ سلگائی۔
مِسْعَرٌ۔ وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں
وَأَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَأَنْجَادٌ بُسْلٌ مَسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ۔ ہمدان کی شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند۔
وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِهٖ۔ لوگ اُس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سُعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں۔
أَرَادَ أَنْ يَّدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا حضرت عمرؓ نے شام کے ملک میں اُس وقت جانا چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی۔ (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں بیو بانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے۔ اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)۔
اِضْرِبُوْا هَبْرًا وَارْمُوْا سَعْرًا کاٹنے کی مار لگاؤ اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)
كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَسْعَرَنَا قَفْزًا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کود کر تھکا مارتا اُس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اُس کے پکڑنے کو (اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا۔

Marfat.com

فَاَوْلٰی سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے (غلہ کرانہ وغیرہ کا تاکہ سستے لگاں اُس سے کم نہ ہوں) آپ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے (ارزانی اور گرانی اُس کے اختیار میں ہے۔ اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے)۔

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِیْرِ۔ آپ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے۔ بعضے بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم پروری کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر روگ مال لانا چھوڑ دیتے اور مال کا سٹولا نہ ہی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)۔

نَاقَۃٌ مُسْعَرَۃٌ۔ دوانی سانڈنی۔

سِعْرٌ۔ نرخ

اَسْعَارٌ۔ اُس کی جمع ہے جَمْلٌ سَاعِیْرٌ۔ وہ پیاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی۔

سَعِیْرٌ۔ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔

سَعْسَعَۃٌ۔ بیریوں کو سع سع کہہ کے بلانا، بڑھاپے سے گوشت کا تہل تہل کرنا، بوڑھا ہونا۔

اِنَّ الشَّھْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِیَّتَہٗ۔ مہینا بوڑھا ہو گیا (یعنی تم ہو سنا اور گذر جانے کو قریب آگیا) اب جتنا باقی ہے آؤ ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تَشَعْشَعَ ہے شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَعُطٌ۔ ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا۔

اِسْتِعَاطٌ۔ ناک میں ڈالوانا۔

اِنَّکَ شَرِبْتَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطْتَ۔ آنحضرت نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی۔

سَعُوْطٌ۔ وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے

اِحْتَجَمُوْا وَاسْتَعَطُوْا۔ پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی۔

لَا یَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ یَّتَسَعَّطَ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)۔

یَکُرُّہُ السَّعُوْطَ لِلصَّائِمِ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے۔

سَعَفٌ۔ مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّیْ یُسْعِفُنِیْ مَا اَسْعَفَھَا۔ فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اُس کو پہنچے وہ مجھکو پہنچتا ہے۔ (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھکو خوش کیا اُن کو ستائے تو مجھکو ستایا)

مَرَّ اَیْ جَارِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ بِھَا سَعْفَۃٌ۔ آنحضرت نے بی بی اُم سلمہ رض کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اُس کے سر میں بالوں کا گچھا تھا۔

سَعْفَۃٌ۔ وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اُس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سُفْعَۃٌ ہے۔ اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

لَوْ ضَرَبْتُ یَوْمًا حَتّٰی یَبْلُغَ اِبِلًا سَعَفَاتِ ھَجَرَ۔ اگر وہ ہم کو مارتے مارتے اونٹ ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہنکا دیں (ہجر ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینہ سے بہت دور ہے اور سَعَفَہ کھجور کی شاخ بعضوں نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازہ میں

Marfat.com

شارح کو شُطّہ یہ کہتے ہیں)
گ۔ مُحَاذَهَبُ وَسَعَفُهَا اَكْسُوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اُس کی شاخیں (جس میں پتے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)۔
يَتَسَعَّفُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ۔ اُن کو لے کر پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت میں سَعَفَ الْجِبَالِ ہے یہ سکون عین مگر لغت کی رو سے اُس کے معنے کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری روایت میں شَعَفَ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔
لَاصَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَلَا سَعْلَاةَ۔ تیرہ تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعضی عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بھلا دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں بلا البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیال اور وہمی صورتیں دکھلاتے ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعضے مقاموں میں فاسفورس مادّہ زیادہ ہوتا ہے اُس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اُس کو غول سمجھتے اکثر قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادّہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)
اَعْدَتْهُ سُعَالٌ۔ آپ کو کھانسی اُٹھنی رونے کی وجہ سے۔
سِعْلَاةٌ اور سِعْلَاءٌ۔ حدیث جن سہیل نے کہا سِعْلَاةٌ وہ آسیب جو جن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول وہ جو بات کو دکھلائی دیتا ہے اُس کی جمع سَعَالِیٰ ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعضوں نے کہا سِعْلَاةٌ اور سِعْلَاءٌ اور سِعْلَاءٌ بھوتنی یعنی جن کا مادہ
سَعْسَعٌ۔ جلدی چلنا
صَيْلَمٌ يُسَعْسِعُ۔ جلدی بہنے والا بہا
سَعْسَعٌ۔ جمع، خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو
فَجَعَلَ فِيْ سُعْسُعٍ۔ وہ ایک مشک یا چھاگل میں ڈالا گیا بعضوں نے کہا سُعْسُعٌ جمع ہے سُعْسُعَةٌ کی یعنی مشک یا چھاگل جو چھوٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی ہے۔ محیط میں ہے سُعْسُعٌ وہ مشک جس کو بیچ میں سے کاٹ لیں اُس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح ہو جاتی ہے اُس کی جمع سَعْسَعَةٌ ہے
سَعْسَعَةُ مبارک میمون یا نامبارک منحوس
مَالَهُ سَعْسَعَةٌ وَّلَا مُعْسَعَةٌ۔ اُس کے پاس کچھ نہیں ہے (محض قلاش ہے)
اِشْتَرَيْتُ سُعْسُعًا مُّطَيَّفًا۔ میں نے ایک بڑا قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے
وَلَا يُحْجُّ سَعْسَعَانِيْنَ۔ سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شَعْشَعَانِيْن ہے شین معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شدیعنا سے ماخوذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔
سَعْوٌ یا سِعْوٌ رات کا ایک ٹکڑا۔

Marfat.com

سَعْیٌ۔ شرع
سَعْیٌ۔ قصد کرنا عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوٰۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، کمانا۔

سِعَایَۃٌ۔ چغل خوری۔

لَا مُسَاعَاۃَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰی فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِہٖ۔ اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا اُن سے خرچی کوانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کی اُس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے گا اُس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اُس لونڈی سر یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَۃُ۔ یعنی لونڈی نے حرامکاری کی

سَاعَاھَا فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے اُس سے زنا کی۔

اِنَّہٗ اَتٰی فِیْ بِنَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَیْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِھِنَّ اَنْ یُّقَوَّمُوْا عَلٰی اٰبَائِھِمْ وَلَا یُسْتَرَقُّوْا۔ حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرامکاری کرکے) آپ نے اُن کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ اُن کی قیمت لگا کر اُن کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور اُن کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اُس کے خلاف کہا ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں برہنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اُس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ۔ اور اسی لئے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کی تھی اور زیاد اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولد الزنا تھا اور اُس کے بیٹے عبیداللہ نے اپنے باپ کو ولد الزنا ہونے کو ثابت کر دیا۔

نہایہ میں ہے کہ اگر دعویٰ جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر دعویٰ اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا۔ اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی۔

اِنَّ وَائِلًا یُسْتَعْمٰی وَیَتَرَقَّلُ عَلَی الْاَقْوَالِ وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے۔

سَاعِیْ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار۔

وَلْتُدْرِکْہُ الْفَاھِلُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اُس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہوگا یا کوئی اُس پر سوار ہوکر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ اُن کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہوگی)

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنَّ لَھُمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ۔ جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اُس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اُس میں سوا کر سکے) تو اُس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوتی

Marfat.com

رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف نہ دی جائے گی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا۔ اُن کا رئیس (یعنی سردار جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اُس کو بھیج دے گا۔ (جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اُس کو سَاعِیْ کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دین یعنی اسلام اُس کو بچائے اور امانت داری پر مجبور کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی تو جو اُس کا رئیس اور سردار ہوگا وہ اُس کو تنبیہ کرے گا اور اُس سے حق دلائے گا)۔

فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ۔ دیکھو نماز کے لئے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمول چال سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے وہ اُس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ جائے اُس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرو اور قرآن شریف میں جو ہے۔ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ اُس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ۔ اللہ کی یاد سے مراد خطبہ کا سُننا ہے۔

مَنْ سَاعَا فَاَتَتْہُ۔ (دنیا کا عجب حال ہے جو کوئی اُس کے لئے کوشش کرتا ہے رات دن دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اُس کو نہیں ملتی، اور جو کوئی اُس سے بے پروا ہی کرتا ہے اُس کے پاس باتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علیہ رضوان کا قول ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے میں نے کبھی دنیا کے لئے دلی پیروی اور کوشش نہیں کی جیسے دنیا دار کیا کرتے ہیں کہ رات دن اُس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کبھی کبھی

پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیا داروں نے اُس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم نہیں لیتے دوسرے لوگ تو اُس کے لئے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ جوں جوں میں نے بے پروائی کی وہ وہ دنیا میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے ہیں اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے تم اسباب میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا رکھوں وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَسْعَوْنَ مَذْاهِبُ اَلسَّاعِیْ لِاَثَرِ شِدَّۃٍ۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے (تاکہ اُس کو ایذا پہونچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرام زادہ ہے) اَلسَّاعِیْ مُضِلٌّ۔ جو تحصیلدار ظالم اور چور اور خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت کو دوسرے بادشاہ کو تیسرے خود اپنے کو رعیت کی تباہی تو ظاہر ہے بادشاہ کو اس لئے کہ اُس نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا ہے ایمان عالموں اور اہلکاروں کا وبال سارا بادشاہ وقت پر پڑتا ہے اُس سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا خود اُس کی تباہی یہ ہی ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہوا ہے) یَسْعٰی بِهَا اَذْنَاهُمْ۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے (اُس کی پناہ کو صحیح مانیں گے اور اُس کا توڑنا درست نہیں)

لَیْسَ السَّعْیُ بَیْنَهُمَا اِسْتِنَّۃٌ۔ صفا اور مروے

Marfat.com

آنحضرت ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ کے اصحاب کو کھانے کی احتیاج تھی)۔

سَغْسَغَةٌ - چلنا کرنا، ہلانا، گارنا، بھرانا۔

وَصَنَعَ مِنْهُ ثَرِيْدًا ثُمَّ سَغْسَغَهَا اور اُس سے ثرید بنایا جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے میں بھگو کر بناتے ہیں پھر اُس کو خوب چکنا کیا گھی یا تیل ڈال کر ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُ رَأْسِيْ میں تو اُس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا کرتا ہوں)۔

سَغْلٌ یا **سَغِلٌ** - پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا بدخلق دیلا۔

سَغْوٌ - جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال لینا۔

تَسْغِيْمٌ - گھونٹ گھونٹ پلانا۔

سَغْبٌ - خراب غذا اُس کی جمع اُسْغَانٌ ہے۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ - بہت پینا اور سیر ہونا۔

سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے

مَسْفُوْتٌ - کم فائدے والی چیز۔

سُفْتَجَةٌ - ہنڈوی کہ جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر ربا بل اَف ایکسچینج۔

سَفْجٌ - زور سے چلنا۔

سَفْجَرٌ - چھوٹی چیز جس اُس کا مفرد نہیں آیا۔

سَفْحٌ - بہانا، پھینکنا، چھوڑ دینا۔

تَسْفِيْحٌ - بے فائدہ کام کرنا۔

مُسَافَحَةٌ نِسَائُهُمْ - زنا کرنا، بدکاری کرنا۔

کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے چلنا چاہیے)۔

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ - بیواؤں کے لئے کوشش کرنے والا (اُن کی پرورش کے لئے)

فَقَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ سِعَايَتِهٖ - حضرت علی رضہ تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے بنی ہاشم کو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے یعنی گورنری کی خدمت)

نُهِيَ عَنِ السَّعْيِ (جب جماعت کھڑی ہو تو آپ نے اُس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا کیونکہ دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن کی قرات اور ذکر اچھی طرح ادا نہ ہو سکیں)۔

سُعِيَ بِهٖ إِلَى الْوَالِيْ - حاکم سے اُس کی چغلی کھائے

سُعَاةُ الصَّدَقَاتِ - زکوٰۃ کے تحصیل کرنیوالے۔

سُرْبٌ سَاجٌ لَقَاعِدٌ - بیٹھے آدمی کو پیٹھے بیٹھے وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْغَيْنِ

سَغَبٌ یا **سُغُوْبٌ** یا **سَغْبٌ** یا **سَغَابٌ** یا **مَسْغَبَةٌ** بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ۔

اِسْغَابٌ - بھوکا ہونا۔

سَغَبٌ - پیاس۔

مُسْغِبٌ اور **مُسَغَّبٌ** - جانور اور سردار شایاں **فَاَطْعَمْتُهُ اِذَا كَانَ سَاغِبًا** - جب وہ بھوکا تھا تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا۔

اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُسْغِبُوْنَ

Marfat.com

اَوَّلُهٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُهٗ نِكَاحٌ - پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کی پھر اُس سے نکاح کر لیا گو یہ جائز ہے مگر بعضے صحابہؓ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعضے علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کی اب اُس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا جب تک وہ توبہ نہ کرے الحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے)۔

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ - بہتا ہوا خون۔

فَسُفِلَ عَلٰى سَرَابِ الْمَاءِ حَتّٰى سَفَحَ الدَّمُ الْمَاءَ - اُس پانی پر اترتے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا یعنی جب اُس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اُس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی چھلک کر نکل جاتا ہے)۔

يُسْفِحُ هٰذَا الْجَبَلِ اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض میں۔

سَفَّاحٌ - بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی ابوالعباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گریٹ ایسے شن) اور فصیح الکلام اور بہت دینے والا کلام پر قادر۔

سَفِيْحٌ - موٹا کبل

مَسْفُوْحٌ - جو گیتی پر بکھرا ہو۔

غَيْرُ مُسَافِحِيْنَ - یہ شہوت بجھانے والے۔

سَفُّوْدٌ - سیخ یا وہ کانٹا جس پر گوشت بھونتے ہیں۔

سِفَادٌ - نر کا مادہ پر کودنا۔

تَسْفِيْدٌ - گوشت کا سفود پر چڑھانا۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْكَافِرِ اَنْزَلَ مَعَهٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ - موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اُس میں اُس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ)

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَعَدَّ مِنْهَا اِسْتِتَارَهٗ بِالسِّفَادِ - کوّے سے تین باتیں سیکھو اُن میں ایک یہ بات بیان کی کہ جب کر چکتی کر نا (کوّا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے۔ اَخْفٰى مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ۔ کوّے کی جفتی سے زیادہ پوشیدہ)۔

سَفَرٌ - مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ - جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اُس کی مثال اُن فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں یہ سافر کی جمع ہے بمعنی کاتب اُس سے ہے۔

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ - یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں بعضوں نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی مبلغ اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بھلائی کے لئے جو فرشتے اُترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اُس سے زیادہ ہے جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہے بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے۔

فِيْ اَوَّلِ سِفْرٍ پہلی کتاب میں سِفْرٌ بکسرہ سین کتاب اَسْفَارٌ اُس کی جمع ہے

اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ - جب ہم سفر ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفَرٌ کہا یا مُسَافِرُوْنَ

Marfat.com

ہے۔

كَمَا يَا بُنَيَّ لَا لَا يُفْطِرُ نَا وَنَحْنُ مُسَيِّرُونَ جِدًّا۔ بالکل نہ ہم اُس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر۔ ..... آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہو کر روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِحَ۔ کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے۔

مِسْفَحَةٌ مِكْنَسَةٌ۔ یعنی جھاڑو۔

إِنَّهُ سَفَرٌ شَعْرَةٌ۔ انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) محل میں سَفَرٌ کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفُّوا اسْفُرْ افَقَالَ هٰذَا فَاقْرَأْ (معاذ نے کہا) میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی پڑھ (یہ ترجمہ اُس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذَّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطیؒ نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کر کے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرتؐ اُس کو کیونکر پسند فرمائیں گے۔

میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھ یعنی رَو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کر کے مداد شد آداب قرات کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لئے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر حامل حافظ کیا کرتے ہیں کہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مداد شد اور وقف اور اظہار اور اخفا اور ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالےٰ اُن کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا۔ اُس کا اتباع ضرور ہے۔

إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَسْفَرُوْنِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا) لوگوں نے مجھکو تم میں اور اُن میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی اُن کے پیغام پہنچانے والا اُن میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ أَسْفِرُ سِفَارَةً۔ جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف سے کلام کرے)

فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ الْمِسْفَارَ فَاَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِيْ أَنْفِهٖ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اُس کو لیکر اُس کے سر پر کھدی سِفَار (یکسر حسین زمام یعنی باگ اور وہ نوا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبَعِيْرَ اور أَسْفَرْتُهٗ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

أَبْغِنِيْ ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ۔ تین سانڈنیاں میرے لئے تلاش کرو جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مُذَلَّلَاتٍ ہے یکسرۃ فائقہ تھا تو

Marfat.com

خوب سفر کرنے والیاں، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْفَرَ الْبَعِیْرُ یا اِسْتَسْفَرَ یعنی اونٹ سفر میں خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقْ بِرِحَالِ بُدْنِكَ وَسُفُرِهَا۔ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور تکیلیں سب خیرات کردو

خَرَجْتُ فِی السَّحَرِ اُسْفِرُ فَرَسًا لِیْ تُعْرَفُ بِمَسْجِدِ بَنِیْ حَنِیْفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو شوق کرانے کے لئے (تاکہ وہ سفر میں خوب چل سکے) نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا بعضوں نے کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کو کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِیْر کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اُسْقِدًا اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

ذَبَحْنَا شَاةً فَجَعَلْنَاهَا سُفْرَتَنَا اَوْ قَالَ سُفْرَتَيْنَا۔ ہم نے ایک بکری کا ذبح کر اپنا توشہ بنایا یا اپنے دسترخوان میں رکھا۔

سُفْرَہ۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لئے اُس کو بھی سُفْرَہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سُفْرَہ مطلق دسترخوان کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اُس کا معنی مسافر کا کھانا تھا جیسے لُهْنَہ صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُهْنَةً وَسُفْرَةً فِیْ جِوَابِ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے آنحضرت ﷺ اور ابوبکر کے لئے ایک توشہ دان میں کھانا رکھا (یعنی سفر میں دونوں صاحبوں کے کھانے کے لئے)

كَانَ يَاْكُلُ عَلَى السُّفْرَةِ۔ آنحضرت ﷺ دسترخوان پر کھاتے تھے (نہ نیز اور خوان پر)

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ۔ اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ قوم ہے جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی اُن کے شور وغل کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں دوسرے اُس کا غروب تو ہر ان میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَہ سے مراد یہاں سورج کی حرکت ہے اور سافرہ سے مسافر اور دور رہنے والے لوگ مراد ہیں یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں اُن کے شور وغل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیب کا قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں سے لگایا)۔

ثُمَّ اَنْ يُّسَافِرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن کے ملک میں قرآن کو لیکر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ایسا نہ ہو قرآن اُس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اُس کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اُس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلامی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لے جانا منع نہیں طیبی نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھکر بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا اور قرآن کے بیکار پرزے کے لکھے ہوئے اُن کے جلا دینے میں قباحت نہیں)

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کردے تو اور بہتر ہے۔

وَاَسْفَرْتُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ۔ سورج خوب روشن

Marfat.com

ہوگیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَۃٍ اَوْ سَفْرَتَیْنِ ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے ایک ہی بار ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کیلئے

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَيْكَ فِیْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّكَ تُقَدِّمُ السَّفَارَۃَ۔ نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْهَا سَفْرٌ مُحَلُّوْنَ دنیا میں تو تم سافر ہو راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے سافر ذرا آرام کے لئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اسکو گھر نہیں بناتا)

كَسَفْرٍ سَلَكُوْا سَبِيْلًا۔ اُن مسافروں کی طرح جو ایک راستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَۃُ عَنْ وَجْهِهَا۔ عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فِیْهِ سَافِرٌ۔ وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرْتَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔ اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھولدے)۔

اَلسَّوَاسِرُ اَلْخُصُمُ اَسْفَارٌ۔ قورات شریف کی پانچ جلدیں ہیں اُس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنانا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں اُنکی تقسیم من وسلویٰ کا اور اُن پیغمبروں کا جنکو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)۔

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ۔ سفر کامیابی کا ذریعہ ہے

مِسْفَرٌ۔ بہت سفر کرنے والا

سَفُوْرٌ۔ ایک مچھلی ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ۔ بڑا عالم یہ کہنے والا خبردار اور سفیر دلال خادم کسی کام کا متولی اُسکو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَحْلُو السَّفَايِرَۃُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَةٌ۔ جھوٹا قیاس جو دہری باتوں سے مرکب ہو اور اُس سے غرض احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَبِیْلٌ اور سَوْسَفْطَائِیَّةٌ۔ وہ شخص جو ایسے قیاسات لگائے وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَقَةٌ۔ چھانسا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا

سَفَاسِفُ۔ سخت

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوْرِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والے کاموں کو پسند کرتا ہے، اور رذیل اور حقیر کاموں کو ناپسند

Marfat.com

کرتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ رَضِيَ لَكُمْ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَكَرِهَ لَكُمْ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور بُرے اور پست اخلاق اُس کو ناپسند ہیں اصل میں سَفْسَاف وہ بھوسا جو اُٹھا چھانتے کے وقت اُڑ جاتا ہے یا گرد و غبار بے معنی اور بُرے شعر کو بھی سَفْسَاف کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ سَفْسَاف پست اور ادنیٰ امور جیسے رہ ستوں میں کھانا، عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔

مترجم کہتا ہے سَفْسَاف کی ضد مَعَالِيْ اور مَكَارِم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور اُن کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہونچے گو ملک اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

إِيَّايَ أَنْ أَتَعَاطَى سَفَاسِفَهُ۔ ابو موسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اُس کے سامنے "بیان نہیں کیا عسکری نے سَفَاسِفَهُ لکھا ہے اُس کا بھی مجھے معلوم نہیں ہوتا نہایہ میں ہے کہ مخصوص اَسْفَاسِيْطُ ہے۔ یعنی مجھ کو اُس کی لاگی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو.... لاگی سے نہ مارے اَب سَفَا سِفُ اور سَفَاسِفُ یا سَفَاسِيْ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِفَهُ تلوار کے جوہروں کو کہتے ہیں یعنی فیروز آباد کو محیط میں ہے کہ سَفَاسِفُ ہر نس اور دراز شئے

سَفْسَفَةُ السَّيْفِ۔ تلوار کے جوہر

سَفَطٌ۔ عورتوں کی ڈلی جس میں خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں چھوٹا صندوق

سَفَاطَةٌ۔ خوشدل سخی ہونا۔

تَسْفِيْطٌ۔ لیپنا درست کرنا۔

سَفِيْطٌ۔ پاک دل سخی اور کمینہ پاجی بے قدر یہ لفظ اضداد میں سے ہے

سَفْعٌ۔ پکڑ ناز ور سے کھینچنا، تھپڑ لگانا۔ نشان کرنا داغ دینا جسم کا رنگ بدل دینا

أَنَاوَ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ أَلْعَنُ عَلَى وَلَدِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثِيْنَ وَصَفَّ أَصَابِعَهُ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو۔ (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کرکے اُن کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا یا یعنی ایسی پیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت مشقت کرکے کمائیں اُن کو کھلائیں اور پالیں زیب و زینت ترک کردیں اُن کے چہرہ کا رنگ محنت و مزدوری سے کالا پیٹر گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی۔

مترجم کہتا ہے ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گوئے سبقت لے گئی ہیں اولاد کی محبت میں اُن کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کردیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کرکے باعصمت رہتی ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالےٰ اُن کو بیحد ثواب اور اجر دے گا۔
سُفْعَۃٌ۔ ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس سیاہی میں سُرخی ہو یا دوسرا رنگ۔
اِنِّیْ رَأَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ ھٰذَا رُؤْیَا رَأَیْتُ اَتَانًا تَرَکْتُھَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی
(ابو عمرو نخعی جب آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو کہنے لگے) یارسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے ایک خواب دیکھا میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی (مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ دیا ہے اُس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپ ﷺ نے فرمایا تو کوئی لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا وہ لونڈی ایک لڑکا جنی ہے جو تیرا بیٹا ہے اُنہوں نے کہا یارسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کالوٹا کیوں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپ ﷺ نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے رکھتا ہے انہوں نے کہا بیشک ہے قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اُس داغ کو (یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی کو اُس کا علم ہے آپ ﷺ نے فرمایا بس رنگ بدلے ہونے سے یہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اس حدیث میں آپ ﷺ کا ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)
اَرٰی فِیْ وَجْھِكَ سُفْعَۃً مِّنْ غَضَبٍ
میں تمہارے منہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں غصے سے (یعنی غصہ سے تمہارے منہ پر سیاہی آگئی ہے)
لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ۔ بعضے لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں
سَفَعْتُ الشَّیْءَ میں نے اُس پر نشان کر دیا۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَۃٌ بِھَا سَفْعَۃٌ فَقَالَ اِنَّ بِھَا نَظْرَۃً فَاسْتَرْقُوْا لَھَا۔
آنحضرت ﷺ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے جیسے آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا گئی تھی رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اُسکو نظر لگ گئی ہے تو اُس کے لئے منتر کرو کرمانی نے کہا سَفْعَہ کالک یعنی جنوں نے اُس کو چھوا ہے اُس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ جنوں کی آنکھیں بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں آیات قرآنی ہوں یا اللہ تعہ کا ذکر ہو مگر یہ اُس وقت پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں ..... کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طبّ روحانی کہتے ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنیوالے کم رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ منتر ہے جس میں شرک کفر کے مضامین یا شیاطین کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعوےٰ کرتا ہو کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے

Marfat.com

کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اُس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اُس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے۔ منتر جو کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں اُن میں شیطانوں یا اگلے اوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور بھی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے اُن منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا اُن کا عمل کرائے اگرچہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹنے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اُس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اُس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہ اور قوی ہو جاتا ہے الّا تم ایسے عمل سے بچائے رکھے)

اِنَّ ہٰذَا لَسَفَقٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہا) اگر شیطان نے چھوڑا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ اُنہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اُس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا (کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی نہیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے)۔

اِذَا جَاءَ الْمُؤْمِنَ مِنْ قِبَلِہٖ کَانَ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ فَاِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِیَدِہٖ وَقَالَ اَنَا قَرِیْنُکَ فِی الدُّنْیَا۔ مسلمان جب اپنی قبر سے اُٹھایا جائیگا (یعنی قیامت کے دن) تو اُس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اُس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہیگا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ۔ تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)

سَفٌّ۔ سوکھی پھانک لینا اُس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا

سَفِیْفٌ۔ زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اُڑنا بوریا بننا۔

اِسْفَافٌ۔ ہُنّا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔

اَتٰی بِرَجُلٍ فَقِیْلَ اِنَّہٗ سَرَقَ فَکَاَنَّمَا اُسِفَّ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اُس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اُس کی سرخی اور نازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔

اُسُفُّوْا الْوَشْمَ۔ میں نے گودنے کے سوراخوں میں سُرمہ بھر دیا۔

شَکَا اِلَیْہِ جِیْرَانُہٗ مَعَ اِحْسَانِہٖ اِلَیْھِمْ

Marfat.com

فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ
ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے یہ شکایت کی کہ میں اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ مجھ کو ستاتے ہیں آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے جیسے تو کہتا ہے تو تو اُن کے منہ پر راکھ جھونکتا ہے (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوں گے یا آخرت میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار اُن کے منہ راکھ کی طرح ہوں گے۔)

سَفَفْتُ الدَّوَاءَ - میں نے دوا کا سفوف کرلیا (یعنی اُس کو خشک پیس لیا)

اَسْفَفْتُهٗ - میں نے اُس کو خشک دوا بھکا دی

سَفُوْف - وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (یا نشید دغیرہ میں ملا کر اُس کا معجون نہ بنایا جائے)

سَفُّ الْمَلَّكِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ - اس سے تو راکھ کا چھ کا جانا بہتر ہے۔

مُسِفٌّ - جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔

لَاُرِيَنَّ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسْفُوْا - جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا۔

اَسَفُّ الطَّائِرِ - پرندہ زمین کے نزدیک ہو کر گذرا۔

اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ - وہ آدمی فلاں کام کے نزدیک ہوا

مَا فِيْ بَيْتِكَ سُفَّةٌ وَّلَا هِفَّةٌ (ایک عورت نے حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے کہا) تمہارے گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لئے کچھ ہے (اصل میں ہفّہ ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا گھر بالکل خالی ہے اُس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُّرْسِلَ الشَّعْرَ وَقَالَ لَاَبَاسَ بِالسَّفْسَفَةِ ابراہیم شخعی نے بالوں کا جھونبا بڑا جانا اور کہتے تھے مواف میں کوئی قباحت نہیں جس کو باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کرلیتی ہیں

كَرِهَ اَنْ يُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اُمِّهٖ اَوْ اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ - شعبی اس کو بُرا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے (ایسا نہ ہو شیطان اُس کے دل میں بُرا خیال ڈالے)

سَفُّقٌ - پھیر دینا۔ طاچہ مارنا۔

سَفَاقَةٌ - بدنما ہونا۔

كَانَ يُسَفْسِفُهُمُ السَّفْقَ بِالسَّوَاقِ - اُن لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شراء اور معاملات میں مصروف رہتے)

سَفِيْقُ الْوَجْهِ - بدرو

اَعْطَاهُ سَفْقَةً يَمِيْنِهٖ - اپنی قسم کا ہاتھ اُس کو دیا۔

سَفُّكٌ - بیٹنا بہانا یا بہنا۔

اِنْسِفَاكٌ - بہنا۔

سَفَّاكٌ - بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی الکلام جیسے سَفَّاحٌ ہے۔

اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَاءَهُمْ - اُن کو خون بہائیں (میدان نے کہا سَفْكُ ہر چیز کا بہانا جیسے پانی، آنسو خون مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے۔

اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِكَ الْغُيُوْمَ السَّوَافِكَ تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو برسایا۔

سَفُوْلٌ یا سِفَالٌ - اوپر سے نیچے اُترنا جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔

Marfat.com

تَسْفِیْلٌ ۔ نیچے اُتارنا۔
تَسَفُّلٌ ۔ نیچے جھکنا۔
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ ۔ ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَۃٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔
سَفِلَہ ۔ جمع ہے تو مفرد کے لئے اُس کا استعمال نہ کریں گے۔
سِفْلَہ کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔
ھُوَ سِفَلَۃٌ مِنْ قَوْمٍ سِفَلٍ ۔ مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔
سِفْلِیَّہ نجمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اُس کی ضد عُلْوِیَّہ ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں۔
أَسْفَل اعلیٰ کی ضد اُس کی جمع أَسَافِلُ ہے۔
ذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ ۔ عامر بن اکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لئے گئے
سَفَلْتُ لَهُ فِی الضَّرْبِ ۔ میں نے نیچے سے اُس کو مارا۔
اِنَّ مَسْلَمَۃَ اِسْتَعْمَلَ رُوَیْفِعًا عَلٰی أَسْفَلِ الْأَرْضِ ۔ مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصّہ کا نائب بنایا
اِلٰی أَسْفَلِ سُفْلٍ ۔ پست سے پست کی طرف
خَبْلُ الْأَسَافِلِ ۔ وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)
مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِی النَّارِ ۔ ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اُس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)۔

اِیَّاكَ وَمُخَالَطَةَ السِّفْلَةِ یا السَّفِلَةِ ۔ پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اُس کی صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)۔
سِفْلَہ ۔ وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے ۔ گالیاں کھائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امامت کے اوصاف اُس میں نہ ہوں۔
سَافِلَہ ۔ مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر۔
اَلْمَیِّتُ یُبْتَدٰی بِغَسْلِ سُفْلَیْهِ ۔ مُردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دبر دھوئیں گے (غسل اُس سے شروع کریں گے)۔
مَنْ صَلّٰی بِقَوْمٍ وَّفِیْهِمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ لَمْ یَزَلْ اَمْرُهُمْ اِلٰی سِفَالٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔ جو شخص ایک قوم کا امام بنے (اُن کو نماز پڑھائے) اور اُس قوم میں اُس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اُس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک اُن کا تنزل ہی ہوتا رہے گا روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن اُن پر غالب ہوتے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصًا سنّیوں میں پھیل گئی ہے۔ عالموں کے ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قراءت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سُنّی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں حسد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذلت اور خواری نے اُن کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت نانِ شبینہ کو محتاج ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ

السَّکِنَۃُ وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ۔
الحاق۔ مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت
پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم
یہاں آنکر دیکھا تو بعضے اہلحدیث نے صرف رفع
یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے
تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو
پس پشت ڈال دیا غیبت جھوٹ وعدہ خلافی
سے مطلق باک نہیں امارت کے لئے عالموں کو چھوڑ
کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا
ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اسی کو رٹتا
رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعالیٰ
ان کو نیک توفیق دے۔

سَفَنٌ۔ زمین پر چلنا۔ پوست نکالنا۔ چھیلنا۔
تَسْفِیْنٌ۔ کشتی بنانا۔
سَفِیْنَۃٌ۔ کشتی، جہاز۔
تَرْکَبُ السَّفِیْنَ۔ تو کشتیوں پر چڑھتا ہے۔
سَفْنٌ۔ تراشنے کا پتھر
سَیُفْنَۃٌ۔ ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے
جس درخت پر گرتا ہے اس کے سبب پتے کھا لیتا
ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سفینہ کی جمع سفین ہے
اور سفین کی سُفُنٌ ہے۔
سَفِیْنَۃُ۔ آنحضرت ﷺ کا غلام تھا اس کی کنیت
ابو ریحانہ تھی۔
سُفْیَان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور
صوفیہ اور امام اہلحدیث اور مجتہد مطلق تمام
فضائل کے جامع۔
سُفْیَانِیٌّ۔ وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے
نکلے گا۔
سَفَوَانُ۔ ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ
میں آنحضرت ﷺ کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک
گئے تھے۔

سَفَہٌ۔ احمق بنانا۔
سَفَہٌ۔ بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکلکر سوکھ
جانا بہت پینا، مشغول ہونا۔
سَفَاہَۃٌ اور سَفَاہٌ بے علمی نادانی
تَسْفِیْہٌ بیوقوف بنانا۔
مُسَافَہَۃٌ۔ گالی گلوج کرنا۔
سَفِیْہٌ۔ احمق بیوقوف، غصیلا، مسرف فضول
خرچ اڑاؤ۔
سَفِہَ نَفْسَہٗ۔ بیوقوف بن گیا۔
اِنَّمَا الْبَغْیُ مَنْ سَفَہَ الْحَقَّ۔ بغی یہ ہے کہ حق بات
کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے اس میں فکر نہ کرے
زمخشری نے کہا مِنْ سَفَہِ الْحَقِّ یعنی بغی (دگر اپنی
غاٹاپنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا
حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِمَارَۃِ السُّفَہَاءِ میں نادانوں کی
سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا
ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں۔
جن کے ارد گرد خوشامدی اکٹھا رہتے ہیں جو بات وہ
کہیں یہ بجا اور درست کا پیر و مرشد کا نعرہ لگاتے
ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت
ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی ایک
درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک
عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
میں داخل ہوں انہوں نے کہا بیشک کیونکہ تو
ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک
سوئی بیچے (معاذ اللہ یا اللہ میں نے بھی مدت تک
دنیا دار رئیس کی مصاحبت کی ہے اور حق بات

ف: حالات امامت در ساحیو بنگلور

ف: استغفار مترجم از صحبت امراء

Marfat.com

ظاہر کرنے میں بہت کچھ مسامحہ اور اغماض کیا ہے
اب میں تیری درگاہ میں اُن ایام جاہلیت وجنوں
جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم وکرم
کا امیدوار ہوں۔

سُفُوْحٌ۔ جلدی چلنا، جلدی اڑنا۔

سَفًا اور سَفَاءٌ۔ بھٹ جانا۔ پیشانی ہلکی ہونا۔

اِسْفَاءٌ۔ غصہ دلانا، بُرا بھلا کرنا۔

مُسَافَاۃٌ۔ دوا علاج کرنا

سَفْیٌ سِفَاءٌ۔ دوا

سَفْیٌ۔ مٹی اُڑانا، مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِیٌ۔ چغل خور

فَھَلْ اِلٰی جَانِبِہٖ مَاءٌ تُشِیْرُ السَّافِیْ (کعب نے ابوعثمان ہندی سے پوچھا تمہارے مُلک میں کوئی پہاڑ ہے جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اُس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر پوچھا کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے جس میں ہوا خوب مٹی اڑاتا اڑاتا... کرلاتی ہے انہوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجّال گذرے گا۔ اُس پانی کا نام سَمُوْان ہے یہ بصرے سے ایک منزل پر ہے باب مرید کی طرف سے ہے

جَاءُوْا طَلِیْحٌ سَافِیٌ مِّنْ قَبْلِ الْبَحْرِ (اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اڑنے والے آپہنچے (اُن کے سر اور ناخوں درندوں کی طرح تھے)

قَبْرٌ سَفِیٌ عَلَیْہِ السَّافِیْ۔ ایک قبر جس کی مٹی ہوا نے اڑادی تھی۔

بَعْلَۃٌ سَفُوْحٌ۔ تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقَبٌ۔ قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ۔ نزدیک ہونا۔ نزدیک کرنا

مُسَاقَبٌ۔ نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَاقِبٌ نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ۔ روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کرکے سر پر رکھتی ہے۔ تاکہ لوگ اُس کو دیکھ جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ۔ پڑوسی اپنے پڑوسی کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اُس کو حق شفعہ پہونچتا ہے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے گو وہ جائداد میں کا حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لئے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ بہ نسبت اُس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہو۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو)

صَقَبٌ بمعنی سَقَبٌ۔

سُقَاۃٌ۔ ایک پرندہ ہے سرخ رنگ۔

سَفِیْنٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا۔

سَفُوْدٌ۔ شرط کے لئے طیار کیا ہوا گھوڑا۔

Marfat.com

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسْقِدُ فَرَسًا لِیْ۔ میں صبح سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو شرط کے لئے طیار کررہا تھا ایک روایت میں اُسْقِدُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اُس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے

سَقْرٌ۔ جلا کر کالا کرنا۔ جلانا، گرمی دیکر ستانا، اُکٹنا یا کرنا سَاقُوْرٌ۔ وہ لوہا جس کو گرم کرکے گدھے کو اُس سے داغتے ہیں۔

سَقَرٌ۔ دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُقَّاءٌ یَكُوْنُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ تَحِیْنُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا اَلَّا لَعْنُ۔ اُن میں سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سقار کیا معنی رکھتا یا یہ ایک خلقت ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی اُن کا سلام ملتے وقت یہی ہوگا۔ لعنت کرنا پھٹکار کرنا۔ اصل میں سقّار اور صقّار اُس شخص کو کہتے ہیں جو اُن لوگوں پر لعنت کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سَبَیْل (کلہنا) سے مارنا۔ صَاقُوْرٌ۔ ہتوڑا

سَبَیْل۔ جس سے پتھر توڑتے ہیں (اس حدیث میں آپ نے بنی اُمیہ کی ہیئتیں کوئی فرمائی جنھوں نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا۔ اُن کو بُرا کہنا اپنا شعار کرلیا تھا ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر لعنت کرتے تھے آخر خدا نے اُن کا منہ کالا کیا اُن کی سلطنت تباہ کردی اب حضرت علیؓ کی ہر خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور بنی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی بعضوں نے کہا روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے۔

جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت ملامت کرتے ہیں ہماری شریعت میں بلاضرورت لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملتے کا ایک روایت میں سَقَّارُوْن کی تفسیر کَذَّابُوْن آئی ہے یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے۔

سَقْسُقُوْسٌ۔ دیگ ماہی جو بحر فارس کے کنارے اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں اُس کا کھانا مقوی باہ ہے وہ بیس انڈے دیتی ہے اور ریت میں چھپا دیتی ہے۔

جَاءَ بِالشَّقْرِ وَالْبُقَرِ۔ اُس نے جھوٹی باتیں بنائیں

سَقْسَقَةٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ عَلٰی رَاْسِهٖ خُطَّافٌ فَكَتَبَهٗ بِیَدِهٖ۔ عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا نے اُنکے سر پر بیٹ کردی آپ نے ہاتھ سے اُس کو جھڑک ڈالا۔ عرب لوگ کہتے ہیں

سَقْسَقَ الطَّائِرُ اِذَا رَفَّ فَرَفَّ وَسَقَّ اور زَقَّ یعنی پرندے نے بیٹ کی

سَقَطٌ۔ خراب روی نکمی چیز حساب کی غلطی یا غلط بات یا غلط کتابت۔

سُقُوْطًا اور مَسْقَطٌ۔ زمین پر گرنا، غائب ہوجانا۔ ڈوب جانا۔ بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکلنا آنا یا جانا چلے جانا خطا کرنا۔ اُترنا۔

اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ یُسْقِطُ عَلٰی بَعِیْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ۔ اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنے لدے ہوئے اونٹ کو (جس پر سفر میں اُس کا

Marfat.com

بن۔
سَقَطِیٰ۔ جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔
سَرِیّ سَقَطِیٌّ۔ ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچ کر اپنا گذارہ کرتے سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری کا رجگری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالیٰ کی راہ محض خالصاً للہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کر کے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضامندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کہاتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی اُن کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالےٰ اُن سے بچائے)

كَانَ يُسَاقِطُنِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ اپنی باتوں کو درمیان اِس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملا کر بیان کرتے تھے یہ اَسْقَطَ الشَّیْءَ سے نکلا ہے یعنی اُس کو پھینک دیا گرا دیا۔

اِنَّكُمْ شَرِبْتُمْ مِنَ السَّقِيْطِ۔ ابو ہریرہ رضؓ نے مٹی کے برتن میں پیا بعض لوگوں نے (ان کی) روایت کیا ہے اور مشہور روایت شُرَيْطٌ ہے۔ شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا اور سَقِيْطٌ سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقَطٌ ہے مَرَّ بِيَمْرٍ مَسْقُوْطٍ۔ ایک گری ہوئی کھجور پر گذرے۔
لَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا۔ وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اُس نے جان کر اُس کو چھوڑ دیا ہو تب اُس کا اٹھا لینا اور کھانا درست ہے۔
اُسْقُطْ لِيْ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا۔ میں فلاں سورت میں سے اُن کو بھول گیا ہوں۔
فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا أَدْرِيْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میرے دل میں دھندلاہٹ اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت (زمانہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں)
سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ۔ شرمندہ ہوا لفظی ترجمہ ہے کہ اُس کے ہاتھ میں گرا یعنی اُس کا منہ ہاتھ میں آیا۔ مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا۔
اُسْقُطْ فِيْ يَدِهٖ کا بھی یہی معنے ہے
مُسَاقَطَةُ الْحَدِيْثِ گرانا اور۔ مُسَاقَطَةُ الْحَدِيْثِ باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے۔
مَسْقَطُ الرَّاسِ۔ جہاں آدمی پیدا ہوا۔
مَسْقَط۔ ایک مشہور بندرگاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوا بہت لذیذ ہوتا ہے
يُسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ یہ دونوں سانپ حمل گرا دیتے ہیں بعض جب حاملہ عورت انگور دیکھے لَوْ يَسْقُطُ لَهَا حَاجَةٌ۔ اُس کا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائینگے

Marfat.com

نَسَاطُ دُبُوْبُ الْعِبَادِ كَمَا يَسَّاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ - بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں۔

أَيُّ قَاضٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ قَضَى فَلَحًا أَسْقَطَ أَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ - جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گیے کا (یعنی بہتی دور زمین آسمان سے ہے اُس سے بھی دور)

سَاقِطَۃٌ کمینہ جس کے حسب ونسب میں فرق ہو۔

سَقَطَۃٌ اسی طرح سُقَاطٌ اُس کی جمع ہے۔

بِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ - ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اٹھانے والا ہے۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ مَسْقَطِ رَأْسِهِ - آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)

سِقَاطٌ گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے۔ حساب میں غلطی۔

يُصَلِّيهَا السُّقُوطُ الْقَمَرِ لِلثَّالِثَةِ - آپ عشا کی نماز اُس وقت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

سُقُطْرَى - یا سُقُطْرَا یا اُسْقُطْرَى ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اُس کو سَوْقُطْرَہ کہتے ہیں۔ یہاں ایلوا اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے

سَقْطٌ - پھٹنا۔ مارنا، جانا۔

اِسْتِقَاطٌ - بدل جانا۔

إِنَّكَ سَقَطْتَ الْحَاجِبَ وَأَوْضَعْتَ الرَّاكِبَ - تو نے اکبر و برما دیا (یعنی البسر باتیں کیں جو اُن کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑا دیا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اُس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)۔

أُسْقُفٌ - ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے۔

خَطِيبٌ مِسْقَعٌ یعنی مِصْقَعٌ یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح۔

سَقْفٌ چھت ڈالنا جیسے تَسْقِيفٌ ہے اور چھت اُس کی جمع سُقُوفٌ آتا اور سُقُفٌ اور سُقُفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لکڑی داڑھی۔

أَسْقُفَّةٌ عَلَى نَصَارَى الشَّامِ - اُس کو شام کے نصاریٰ کا پیر "پادری" بنایا یعنی أُسْقُفٌ نصاریٰ کا عالم پیر "پادری" بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقْفٌ سے نکلا ہے جیسے اخناطوں کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں مضبی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع وخشوع کے ساتھ۔

لَا يُمْنَعُ أُسْقُفٌ مِنْ سِيقَاتِهِ - کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (بسبب اس للہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلاخوف وخطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورپین انتظام قرار دیا ہے) أُسْقُفٌ کی جمع أَسَاقِفَةٌ آتی ہے۔

فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مُسَقَّفٌ بِالسَّنَامِ فَأَهْوَى بِهَا إِلَيْهِ - اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لیکر آیا اور اُن کی طرف جھکایا (یعنی اُن کے مارنے کو)

سَقِيفَةُ بَنِي سَاعِدَةَ - بنی ساعدہ کا مسندوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے

Marfat.com

بعضوں نے کہا سَقِیفَہ ساباط کو کہتے ہیں یعنی
دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے
تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِف ہے۔
وَسَقَّفَہٗ بِالسَّاجِ - اُس کا چھت ساگوان کی
لکڑی سے بنایا۔
اِیَّایَ وَھٰذِہِ السُّقَفَاءَ (یہ حجاج ظالم نے کہا)
روایت ایسی ہی ہے مگر اُس کا معنی معلوم نہیں ہوتا
زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءَ
ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں
کی سفارش کیا کرتے ہیں۔
اَسْقَفُ - لمبا آدمی یا ہتّا کٹا (ڈانڈ کا)
سَقْلٌ - جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے
سُقُلٌ - کمر۔
سَقَمٌ یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا
اِسْقَامٌ - بیمار کرنا۔
سَقِیْمٌ - عیب دار۔
فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ - حضرت ابراہیم ؑ نے کہا
میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے
ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا مطلب یہ تھا کہ جب
یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں بعضوں
نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش
کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)۔
اَعُوْذُ مِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ - میں بُری بیماریوں
سے پناہ مانگتا ہوں۔
وَاللّٰہِ مَا کَانَ سَقِیْمًا وَمَا کَذَبَ - قسم خدا
کی ابراہیم بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا
(کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیمار ہی
ہے یہ امام جعفر صادق رض اور امام محمد باقر رض کا
قول ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّقَمِ - میں بیماری سے تیری
پناہ مانگتا ہوں
سُقْمُوْنِیَا - مشہور مسہل دوا ہے۔
سِقَامٌ جمع ہے سَقِیْمٌ کی جیسے کِرَامٌ جمع ہے
کَرِیْمٌ کی
سِقَةٌ - وسق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا یعنی
وَسْقٌ ہے جیسے عِدَةٌ بہ معنی وَعْدٌ اور زِنَةٌ
بمعنی وَزْنٌ ہے
مَا کَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ سِقَةٍ مِّنْ
تَمْرٍ سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کیلئے
تباہ نہیں کرنے کا بعضوں نے ... فِیْ شِقَّةٍ مِّنْ
تَمْرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کیلئے
نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے خیر اگر سین
مہملہ سے ہو تو اُس کا اصلی باب کتاب الواؤ ہے
مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں
ذکر کر دیا۔
سَقْیٌ - پانی پلانا سقاک اللہ کہنا عیب کرنا غیبت
کرنا - ابر سے پانی اُتارنا۔
تَسْقِیَةٌ - پانی پلانا
کُلُّ مَاثَرَةٍ مِنْ مَاٰثِرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ
اِلَّا سِقَایَةَ الْحَاجِّ وَسِدَانَةَ الْبَیْتِ -
جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں
پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روند
ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام
کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا
(حضرت عباس ؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے)
دوسرے بیت اللہ کی خدمت اور مجاورت (وہاں
کی صفائی جھاڑو جھنگہ وغیرہ)
اِنَّہٗ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَقَلَبَ رِدَاءَہٗ آنحضرت ؐ

Marfat.com

الدُّبَّاءِ آنحضرت ﷺ نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تو بنی کے مانند برتنوں سے منع کیا اور کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے اگر نبیذ میں تیزی آجائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی۔ برخلاف تونبی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اُس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہوگی اور دھوکے میں اُس کو کوئی پی جائے گا)

فَأُشْرِبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ۔ پھر مشکوں میں اُن کو پلایا گیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِي الْأَوْعِيَةِ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ۔ جو شخص لوگوں کو ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پیئے مجمع البحار میں ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

يُسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ۔ یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی اُن کو پانی نہ پلاتا۔ دانوں کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مُثلہ کی ممانعت سے پہلے کی ہے بعضوں نے کہا مُثلہ سے نہی تنزیہی ہے

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ۔ ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آجانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)۔

مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا۔ مجملوانٹ سے کیا مطلب (یعنے اُس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے دو تین دن کا پانی کھا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اُس کو چھیڑ نہ دے خود بخود اُس کا مالک آن کر لے لیگا۔

فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اُس عورت کا پانی ہر صفر میں مل گیا) ایک دفعہ ہر سوار آنحضرت ﷺ نے اُس کا پانی زبردستی لے لیا کیونکہ وہ کافر حربی کی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں دوسرا آنحضرت ﷺ نے اُس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلوایا تیسرے اُس کا پانی کم بھی نہیں ہوا یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)

فَكَفَّ عَنْهُ الْاَسْقِيَةَ۔ آپ نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا

وَهُوَ قَائِلٌ يَا سُقْيَا۔ آپ سقایں دو بہر کو سونے والے (دوپہر لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک ہدایت میں قَائِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تھوہن ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے۔

سُقِيَ بِطُلْمُلٍ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً۔ تیس برس تک اُن کو استسقاء کی بیماری رہی (مصدر سُقِيَ ہے یہ کسرۂ سین اور جوہری نے حرف سَقِيَ بِطُلْمُلٍ اور اِسْتُسْقِيَ بِطُلْمُلٍ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِيَ بِطُلْمُلٍ بھی مستعمل ہے معنے سب کے ایک ہیں یعنی اُس کے پیٹ میں زردیاں بھر گیا استسقا کی بیماری ہو گئی۔

فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَى مَا فِي بَطْنِهٖ۔ جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا کیونکہ شروع میں

Marfat.com

بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اُگل دیتا ہے۔
کَانَ یَسْتَعْذِبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرتؐ کے لئے پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا (سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)۔
اِنَّهٗ تَفَلَ فِیْ عَیْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ سِقَایَۃً۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالدیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اُس کی سیرابی ہوگا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہوگا)
اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَهَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ بستی کو زندہ کر دے۔
یُحْفِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ عورتیں جنگ میں پلانے والوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کرتیں (سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھا کہ ان کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند کر کے باہر نہیں نکلتیں بلکہ گھر میں بھی سوا پان تمباکو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر عورتیں تو عورتیں ہندو مسلمان مرد بھی ماشاء اللہ البطال و گرہ ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو درکنار رہی کہ

سچی بات کہنے اور اُس کی اشاعت کرنے میں بھی پس وپیش کرتے ہیں حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کو چھپاتے ہیں اُن میں تاویلیں لگاتے ہیں منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتے ہیں نَزَلَتْ حِیْنَ افْتَرَقُوْا بِالْاِسْقَایَۃِ یہ آیت اُس جماعت کے حق میں اُتری جب انہوں نے بہت اللہ میں حاجیوں کو پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علیؓ اور عباسؓ اور شیبہؓ کے باب میں اتری عباسؓ رونے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو پانی شربت) پلاتا ہوں شیبہ نے کہا میں افضل ہوں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اُس کا دربان ہوں حضرت علیؓ نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا آخر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری اور حضرت علیؓ کا کہنا صحیح ہوا۔
سُقْیَا رَحْمَۃٍ وَّلَا سُقْیَا عَذَابٍ۔ یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر نہ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے گھروں کو گرا دے لوگوں کو ڈبو دے جانوروں اور کھیتیوں کو تباہ کر دے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہو گیا ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے۔ نعوذ باللہ من عذابہ)۔
سَاَخْبِرُ بِهٖ عَمَّاکَ۔ اپنا شکیرہ اپنے ساتھ لیکر

Marfat.com

سفر کر۔
كَرْشَةٌ سِقَاءٌ۔ اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)۔
مِسْقَاةٌ۔ پانی پلانے کا مقام۔

بَابُ السِّينِ مَعَ الْكَافِ

سَكْبٌ يا تَسْكَابٌ يا سُكُوبٌ۔ بہانا۔ بہنا۔
اِنْسِكَابٌ۔ بہنا۔
مَاءٌ مَسْكُوبٌ یعنی سَاكِبٌ۔ خود بخود زمین کھود کر بہنے والا۔
كَانَ لَهُ فَرَسٌ يُسَمَّى السَّكْبَ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہر کہیں رُکتا نہیں)۔
كَانَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ حَتَّى يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْعَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔
آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (تہائیہ اور جمع کے نسخوں میں الساہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوعِ فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہی) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر کی) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)
إِنَّا نُهْبِطُ عَنْكَ شَيْئًا يَكُونُ عَلٰى أَهْلِكَ سُبَّةً سَكْبًا۔ ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو۔
سُبَّةٌ سَكْبٌ یعنی لازمی عار۔ یہ ہے میں۔
مَا أَنَا بِمُسْقِطٍ عَنْكَ۔ جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے جس اُس کی پیروی کی ہے حالانکہ اِفطاء کے معنے اعطاء یعنی دینے کے آئے ہیں۔ اُس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم۔
سَكَتَ يا سَكَتَ يا سُكُوتٌ يا سُكَاتٌ يا سَاكُوتَةٌ چپ رہنا جیسے صُمُوتٌ ہے مر جانا ٹھہر جانا۔
إِسْكَاتٌ۔ چپ کرنا جیسے إِنْصَاتٌ ہے۔
سَاكُوتٌ۔ بہت خاموش۔ چپ رہنے والا جیسے سُكَيْتٌ ہے۔
فَرَمَيْنَاهُ بِحَجَارَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرّہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
مَا تَقُولُ فِي إِسْكَاتَتِكَ۔ آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی بجائے قرات نہیں کرتے آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اس میں کیا پڑھتے ہیں۔
يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان ایک سکتہ کرتے اُس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے
إِسْكَاتَةٌ۔ شاذ صدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سکوتا ہوتا۔
إِسْكَاتُكَ۔ آپ کا چپ رہنا کیا ہے۔ یعنی اُس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اَسْكَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک آیت میں يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ ہے۔ معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قرات کے درمیان خاموش رہتے۔

Marfat.com

وَاَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيْلًا
چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے پھر عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَحَلَّمَ ثُمَّ سَكَتَ بات کی پھر سکوت کیا جب اُس سکوت کے بعد پھر بات ہو تو جب اگر بالکل اُس کے بعد بات ہی نہ کرے تو اَسْكَتَ کہتے ہیں

قَالَ اَسْكَتَ۔ کہا خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ۔ یعنی جب مؤذن آذان کو کان میں ڈال چکتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ۔ آنحضرت ﷺ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اُس میں آپ نے پکار کر قراءت کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اُس میں آپ نے آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)

اَيْنَ صَبِيِّيْ اَسْكَتُّ۔ اُس لڑکی میں ہر روح کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے دفنے کی جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کر کے آہستہ آہستہ روتا ہے)۔

فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ۔ لوگ خاموش ہو رہے۔

فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت خاموش ہو رہے (یا آپ نے اعراض کیا یا سرچکا لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ۔ تیسری بات پر خاموش ہو رہے۔ (یعنی ابن عباسؓ اور بولنے والے ....

سعید بن جبیر ہیں کہتے ہیں تیسری بات یہ کہ اگر اسامہ کا لشکر طیار کر رہا یا یہ کہ میری قبر کو مت نہ بنانا (اُس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)

مُسْذُ عَنْ صَوْمِ الْاُثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ
فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا پیر جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ یہ ہی کے دن میں پیدا ہوا اُسی دن مجھ پیغمبری ملی اُسی دن مجھ پر قرآن اترا)

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر المحدیث نے اسی حدیث سے جواز مجلس میلاد پر دلیل لی ہے لیکن یہ جواز اُسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرت ﷺ کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں (یہ آپ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو صحیح منقول ہیں اُن کا تذکرہ کیا جائے لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعر نے مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنونی مالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیرے بھنگیرے سیندی شراب پینے والے حقہ اُڑانے والے آجاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے چلا چلا کر پڑھتے ہیں، بیچ میں ہنستے جاتے ہیں حقہ اور چرٹ اور گرٹ بیڑی اُڑاتے رہتے ہیں اور صاحب خانہ اور متعلقین جنھوں نے اُن کو بلایا ہے مزے سے سوتے رہتے ہیں نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے غرض سارا دن رات یہ مولود خوانی اہل محلہ کا دماغ پکا کر اُن کی نیند خراب کر کے صبح کو چلدیتے ہیں۔ اور اپنی فیس لے لیتے ہیں ایسی مولود شریف کرنے میں باوجود ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور

Marfat.com

گستاخی کو کوئی مسلمان پسند نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

جَرَی الْوَادِیْ فَلَمْ تُمْ سَکَتَ۔ نالہ تین بار سہا پھر تھم گیا۔

سَکَتَۃٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی مُردے کی طرح ہو جاتا ہے۔

سُکَیْتَۃٌ۔ بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا چینی شیرینی وغیرہ۔

اِبْنُ السِّکِّیْتِ۔ ایک راوی ہے اُس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے۔

سَکَّرَ سُکُوْرًا یا سَکَّرَانٌ تھم جانا۔

سَکَّرَ۔ بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سَکْرٌ اور سُکْرٌ اور سُکْرَانٌ سب کا معنے متوالا ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا وَالسَّکَرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ۔ شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعضوں نے وَالسَّکَرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ غیر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اُس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے لیکن نشہ سے کم مقدار اس پینا درست ہے۔

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہ رح سے ایسا ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے بھی اُن سے اختلاف کیا ہے صحیح حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے اور کھجور سے بھی اور جو سے بھی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور اوپر کتاب الخانیہ اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفْرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّکَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔ ایک شخص کو صفر کا عارضہ ہو گیا پیٹ میں کیڑے پڑ گئے لوگوں نے اُس کے لئے شراب تجویز کی آنحضرت ؐ نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم پر حرام کی اُس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَعَلَّ هٰذَا کَانَ کَثْرَةَ الدَّمِ اُسْکُرِیْهِ۔ آنحضرت ؐ سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اُس کا خون بہت بہتا ہے آپ ؐ نے فرمایا ایسا کر ایک ہنڈیا میں خون بند کر کے اُس پر پیشاب باندھ لے یہ سَکَرُ الْمَاءِ سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کٹورا (نبذ)

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔

کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اُس وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے سے پیدا ہوا جیسے میری اخیر بقیہ سے تھوڑی ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے ملکر)

سَکَرَاتُ الْمَوْتِ۔ موت کی سختیوں سے وہ نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں

بَابُ سَکْرِ الْاَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنے کا بیان

Marfat.com

یا نہریں بند کرنے کا دروازہ۔

مَسْخُوْرُوْنَ مِنْهُ سُكَّرٌ ۔ تم اُس سے یعنی کھجور اور انگور کے چھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)

سُكَّرٌ ۔ سکر

سِكِّيْرٌ ۔ نشہ باز۔

سُكُرْكَهْ ۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْعُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَا آخُرُجُهَا وَ مَنْ عَنَفَانَا قَالَ مَالِكٌ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ مَا الْعُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَهْ

پوچھا گیا عبیراء کیا ہے فرمایا اُس میں بھلائی نہیں ہے اور اُس کے پینے سے منع کیا امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا عبیراء کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اس شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ہے اُن کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے۔

خَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَهْ ۔ حبشیوں کا شراب سُکرکہ ہے۔

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرُّجَةٌ ۔ چوٹی نشتری یا پیالی لَا آكُلُ فِي سُكُرُّجَةٍ ۔ میں نشتری میں نہیں کھاتا (یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار، جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اُس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے بعضوں نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلی کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے۔

متر جم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن شاہ کاسہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اُس میں سے ایک ساتھ کھائیں سب کے ہاتھ اُس میں پڑیں آپ جو روا ج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا نشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اُس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور حواشی اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چلکر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں اُن میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے شرط یہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج اُفلاطون کے پاس بھی نہیں ہے کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا اسی طرح باہ مقویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں ناداتوں پر تو فنوں کے کام ہیں جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا نہ کھانا ضرور ہے اور جب تک شدت باہ اور ہم بستاں نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ خدا نے اُس کو حیوانیت سے بنا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ بعض حیوانیت کے زور چاہے یہ ساری خرابیاں اُن نوٹوں کے سٹے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوا لذائذ جسمانی اور ہوا ولعب کے دوسرا کوئی مشغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی

Marfat.com

بسر کریں اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کس ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور اُن کے کم ہو جانے پر رنج کجا خوشی کرتے واللہ الموفق

سَلَسَکَۃٌ ضعف ناتوانی۔

تَسَلْسُکٌ ۔ عاجزی اور تقرس کرنا۔

سَلَکٌ یا سَلَکَ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا۔

وَھَلْ یَسْتَوِیْ ضُلَّالٌ قَوْمٌ تَسَلَّعُوْا ۔ بھلا کہیں وہ گمراہ جو سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتہ مقصود کیا ہے)

حَجٌّ مُسَلَّعًا ۔ اُس حج میں توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)

سَلَفٌ چوکھٹ بنانا۔

اِسْکَافٌ ۔ موچی موزہ بنانے والا۔

اُسْکُفَّۃٌ ۔ دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں۔

اِسْکَافِیَّۃٌ ۔ معتزلہ کا ایک فرقہ ہے۔

اِسْکَافٌ ۔ ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا اب پانی میں ڈوب گیا ابو جعفر اسکافی اُسی کی طرف منسوب ہے بعضوں نے کہا اُسکفہ چوکھٹ کے اندر کی لکڑی کو کہتے ہیں

سَلْکٌ ۔ بند کرنا، کھونا، ڈالدینا، بنانا، کاٹنا۔

اِسْتِسْلَاکٌ ۔ پیٹ جانا۔

خَلَّۃُ الْمَالِ سَکَّۃٌ مَّا بُوْرَۃٌ ۔ بہتر مال کھجور کے پیوندی جہازوں کی قطار ہے۔

سِکَّۃٌ گلی کوچہ اور **سِکَّۃُ الْحَدِیْدِ** لوہے کی پٹری جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعضوں نے کہا سِکَّۃ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ بستے ہوں مثلاً **سِکَّۃُ الْعُلَمَاءِ** جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں۔

سِکَّۃُ التُّجَّارِ ۔ جہاں بڑے بڑے رہتے ہوں **اَصْحَابُ السِّکَکِ** ۔ عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کیلئے بھیجے جاتے تھے۔

نُھِیَ عَنْ کَسْرِ سِکَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اُس کو توڑنے سے منع فرمایا یعنی روپیہ اور اشرفی کو جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اُس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے۔

مَا دَخَلَ الذِّلَّۃُ دَارَ قَوْمٍ اِلَّا اَذَلُّوْا ۔ جہاں ناگریل، جس سے زمین جوتتے ہیں کسی گھر والوں میں گھسا (اُن کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا) بس وہ ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعوت بن گئے اور کھیتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ جنگ کے قابل نہیں رہیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے اُن کو حاکم بن کر اُن سے مالگذاری وصول کریں گے صدہا طرح کے ظلم و ستم اُن پر کریں گے۔ مسلمان شروع سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے اُن کی عزت قائم رہی جب سے کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے ذلیل اور خوار ہیں۔ رعیت بن گئے نہایہ میں ہے کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ ہماری عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے بیل کے دموں میں (یعنی سپاہ گری

Marfat.com

اور گھوڑ سواری میں عزت و آبرو ہے اور کسان کمبل پہنے میں ذلت و خواری ہے

اِنَّكَ مَرَّ بِجَدْيِ اَسَكَّ - ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔

اِسْتَكَّتْ اُذُنُهُ اَكُنُّ اَسَمُّعَةً - اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں

خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْكُوْكٍ - حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اُس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں۔

سَرِیّ کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَیْرُ مَشْکُوْکٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا۔

كُنَّا نُصَيِّدُ جِبَاهَنَا بِالْمِسْكِ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ - ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر مُشک کا جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (مُشک ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)

قَلَادَةٌ مِّنْ طِيْبٍ وَّ سُرَاقٍ - ایک ہار خوشبو اور مُشک کا بعضوں نے کہا مُشک وہ دھاگا جس میں نگ پرو دیے جاتے ہیں۔

ثُمَّ جَمَعْتُهُ فِيْ سُرَاقٍ پھر میں نے اُس کو ایک خوشبو میں ملایا۔

كَانَ لَهٗ مُسَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ بِهَا - آنحضرتؐ کی ایک خوشبو تھی آپ اُس میں سے خوشبو لگاتے

فَحَمَلُوْا عَلٰى خَافِيَةِ بَنِيْ خَوَافِيَهٖ ثُمَّ دَقَّ فِيْ الشَّكَائِكِ - مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اُٹھالیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پہنچایا مُشَکائک جمع۔ یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے۔

شَقَّ الْاَرْجَاءَ وَسَكَاكِكَ الْهَوَاءِ - کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا۔

سُكَّاكٌ - تیر کے اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے۔

سَكَّاكٌ - کیلیں بنانیوالا۔

سَكَّاءُ - وہ بکری جس کے کان نہ ہوں

يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ - یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے۔

سَكَنٌ

سُكُوْنٌ - ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا مسکین فقیر ہو جانا۔

مَسْكَنَةٌ اور تَمَسْكُنٌ - محتاجی فقیری۔

مِسْكِيْنٌ - جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعضوں نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو۔

تَمَسْكَنَ - مسکین بنا۔

اِسْكَانٌ - عاجزی اور فروتنی کی۔

صَدَقَةُ الْمُسْكِيْنَةِ - یہ غریب عورت سچ کہتی ہے۔ یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ - یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر چلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ۔

تَبَاْئَسَ وَتَمَسْكَنَ - آنحضرتؐ نے نازبرداشت کرنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے اپنی

Marfat.com

ذلت اور عاجزی اور سکینی ظاہر کر، اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں اگر نماز میں یہ امر نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہو گئی اور فروعات اور تو رہ گئے جیسے مغز نکل گیا صرف پڑی رہ گئی نماز میں ہے کہ قاعدے کی روسے سکون ہونا تھا مگر خلاف قیاس بعضے نقطوں میں یہم پڑھا دی جاتی ہے جیسے تَمْدَحُ اور تَمْطَقُ اور تَمْدُلُ میں عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ تم کو وقار یعنی اطمینان اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کو عقل کی دلیل ہے) عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ وَعَلَيْكُمُ بِالسَّكِيْنَةِ۔ نماز کے لئے اطمینان اور استقل کے ساتھ آئے دھمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبرا تا ہوا)

فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپ کو غفلت نے دھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپ پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور ہوشی ہو گئی۔

اَلسَّكِيْنَةُ مُغْتَمِرٌ وَتَرْكُهَا مُعْتَمِرٌ مردود اور سنجیدگی اور وقار ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈا اور نقصان ہے بعضوں نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے۔

مَا كُنَّا نَعْهَدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم اس بات کو دور از قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے۔

كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ لَا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَتَكَلَّمُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم حضرت محمد ﷺ کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمرؓ جو بات کرتے وہ سوچ سمجھکر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعضوں نے کہا سکینہ سے رحمت الٰہی مراد ہے بعضوں نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ہُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الآیۃ بعضوں نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی طرح اور نورانی ہیں بعضوں نے کہا بلی کی صورت ہے جو میدان جنگ کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعضوں نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ اور کوئی تابوت مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی مؤید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات کا الہام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمرؓ ہیں۔

فَاَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِيْنَةَ وَهِيَ رِيْحٌ خَجُوْجٌ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے پاس سکینہ بھیجی یعنی باد تیز جلدی گذر جانے والی ہوا۔

وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ تم پر بہر بات میں استقل اور سنجیدگی لازم ہو (چھچھورا پن اور بازی سے پرہیز رکھو)

اِقْرَأْ يَا فُلَانُ فَاِنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْزِلُ عِنْدَ قِرَاءَتِكَ فلانے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسمان سے اترتی ہے)

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

Marfat.com

اُن پر آسمان سے سکینہ اُترتی ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اُس کی صفائی اور نور ظلمات نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق و شوقِ عبادت اور لقائے خداوندی کا۔

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے میرا مزہ جو ہوتا وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس بھوک اب مزے میں کہاں پاؤں گا اَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَبَقَا۔ میرے دونوں ساتھی تو زندگی گزار کر گھر میں بیٹھ رہے۔

حَتّٰی اَنَّ الْعُنْقُوْدَ لَیَکُوْنُ سَکَنَ اَھْلِ الدَّارِ۔ (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا۔ اُن کو بھوک سے تسلی دیگا حَتّٰی اَنَّ الْوُمَّانَۃَ لَتُشْبِعُ السَّکَنَ۔ یہاں تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کر دے گا۔

سَکَنٌ۔ یہ سکون کا فاعل ساکن کی جمع ہے جیسے صَحْبٌ صاحب کی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا فِیْ اَرْضِنَا سَلْمَھَا یا اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اُتار (یعنی جس سے اُن کو تسلی تشفی اور امام وراحت ہو مثلاً وقت پر بارش آب و ہوا کی خوبی امن و

(امان ارزانی وغیرہ)

اِسْتَقِرُّوْا عَلٰی سَکِنَاتِکُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْھِجْرَۃُ اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آجائیں بعد اُس کے جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا مسلمان غالب ہو گئے اُن کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)

سَکَنَاتٌ۔ جمع ہے سَکِنَۃٌ کی جیسے مَکِنَاتٌ مَکِنَۃٌ کی۔

اِلْتَبِسْ بِالسِّکِّیْنَۃِ۔ چھری میرے پاس لاؤ۔ مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ الَّذِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مَاکُنْتُ اَسْمِیْھَا اِلَّا الْمُدْیَۃَ۔ میں نے چھری کے لئے سکین کا لفظ اس حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مُدیہ کہا کرتے ہیں۔

وَلَکِنَّہٗ ذَھَبَ اِلَی السُّکُوْنِ۔ امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ سکینت سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر سکینت کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں۔

فَیَسْتَکِیْنَا لِشُرُوْبِھِمَا۔ اُن کے پینے کے لئے وہ عاجزی کریں ایک روایت میں لِیَسْتَکِنَّا ہے یعنی چھپ رہیں۔

فَکَانَ الرَّجُلُ اِسْتَکَانَ۔ جیسے وہ عاجز

Marfat.com

بن گیا اُس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی۔
اَفْسَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی مَسٰکِنِ الْمُهَاجِرِیْنَ
انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام سے ساتھ نکلتا وہ اُس کو اپنے گھر میں رکھتا)
فَلَمَّا کَانَ یَرْمِیْ مَسْکَنَ۔ جب وہ تیر مار رہا تھا اُس وقت مرگیا۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلد کہتے ہیں گو وہ آباد نہ ہو۔
وَمَا سَکَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ۔ آسمان اور زمین میں جو چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والی چیزیں بھی اُسی کی ہیں)
اَلسَّکِیْنَةُ بِرِیْحٍ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا صُوْرَةُ وُجُوْهٍ الْاِنْسَانِ تَکُوْنُ مَعَ الْاَنْبِیَاءِ۔ سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اُس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے۔ صحیح البخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ اُن پر اُتری اور اِدھر اُدھر ہولیتی رہی۔
انہوں نے یہ اُس کی حرکت پر رکھا بعضوں نے کہا سکینہ وہ قوراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسیٰ کوہ طور کے وقت اُس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اُس سے اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعضوں نے کہا ایک صورت تھی زبرجد کی یا یاقوت کی اُس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب کی تصویریں تھیں واللہ اعلم
مَسْکَنٌ۔ مکان گھر اسکی جمع مَسَاکِنُ ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلْءٌ۔ پکانا، صاف کرنا بچھوڑنا، مارنا۔
کَاَنَّمَا یَضْرِبُ جِلْدَهٗ بِالسَّلْءَةِ۔ جیسے اُس کی کھال پر کھجور کا کانٹا مار رہے۔
سَلْءَةٌ۔ کھجور کا کانٹا اُس کی جمع سُلَاءٌ ہے
سَلَبٌ یا سَلَبٌ۔ اُچک کر لے جانا، زبردستی چھین لینا، نتکا کرنا۔
تَسْلِیْبٌ۔ بچہ کا مر جانا یا گر جانا۔
اِسْلَابٌ۔ پتے جھڑ جانا۔
تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرنا۔
اِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا۔ اُچک لے جانا۔
اِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔
سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلِیْبُ الرَّجُلِ سَلَبًا۔ آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔
تَسَلَّبَتْ فُلَانَةُ اِصْبَعٌ مَا شِئْتَ۔ سوگ کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر تیرا جی چاہے وہ کر بعضوں نے کہا سِلَاب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی ہے۔
اِنَّهَا تَبْکِیْ عَلٰی حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَتَسْلُبُ۔ وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔
یَحْفُوْ لَهٗ وَادِیْ سَلْبَةَ۔ وادی سلبہ اُس کے لئے محفوظ کردیں (وادی سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کردینے سے یہ غرض

Marfat.com

ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔
مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص کسی کافر کو مارے وہی اُس کا سامان (کپڑے ہتھیار وغیرہ) لے لے۔
سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار، سواری کا جانور وغیرہ اُس کی جمع اَسْلَابٌ ہے۔
خَرَجْتُ اِلٰى جَنْبِ لِتَاءِ التَّحْلُ سُلُبٌ۔ میں ایک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے) اُس وقت کھجور کا درخت خالی تھے (اُن پر میوہ نہ تھا)
مَنْ لَمْ يُحْبِسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان میں یا نخوان حصّہ نہیں لگاتا بلکہ وہ کل کا کل قاتل کا حق ہے۔
وَهُوَ مَنُوْسٌ مُرَقَّةٌ حَشْوُهَا لِيْفٌ اَوْ سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر مُرکا لگائے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال یا سلب بھرا ہوا تھا (سلب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں جو یمن میں مشہور ہے اُس کی رسّیاں بناتے ہیں بعضوں نے کہا گوند کی چھال بعضوں نے کہا تمام کے پتے (تمام ایک مشہور درخت ہے)
كَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا سَلَبٌ۔ آپ کا ایک تکیہ تھا یا گدّہ جس میں سلب بھرا ہوا تھا۔
وَاَسْلَبَ ثُمَامُهَا۔ وہاں کی ثمام نے پتے نکالے تھے
سَلِيْبٌ۔ لمبا۔ ہلکا
سَلَّابٌ۔ سلب کی رسی بنانے والا
سَلُوْبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ مرگیا ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ (اس کی جمع اَسَالِیْب اور اَسَالِیْبُ ہے۔
سَلْتٌ۔ ہاتھ سے نکال ڈالنا کاٹ ڈالنا مونڈنا۔ چھیلنا، پونچھنا۔
اِسْتِلَاتٌ۔ اُنگلی سے پونچھنا۔
اِسْلَاتٌ۔ بے خبر دینے جلد بنا۔
سَلْتَةٌ۔ ایک بادیہ عرب لوگ کہتے ہیں۔ ذَهَبَ مِنِّیْ فَلْتَةٌ وَّ سَلْتَةٌ۔ وہ مجھ سے آگے نکل کر جلد یا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔
اَسْلَتَ۔ نکلنا۔
اِنَّهٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمُوْهَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اُس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی شباہت کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سُرمہ نہیں لگاتی عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَتَتِ الْخِضَابُ عَنْ يَدِهَا اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اُس کو دور کر دیا
اُسْلُبْهُ وَاسْلُبْ غَيْرَهٗ۔ ہاتھوں کا رنگ نکال ڈال اُس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)
اُمِرْنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحِفَةَ۔ ہم کو حکم ہوا رکابی پونچھ لینے کا اُس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو اُس کو انگلیوں سے پونچھ کر صاف کر دینے کا
نُسْلِتَ الدَّمَ عَنْهَا۔ پھر خوں کو وہاں سے پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)
فَكَانَ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ حضرتؐ اپنی نواسی مرجانہ کے بچہ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے اور اس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ امام حسینؑ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے اُن کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے

Marfat.com

پونچھ ڈالتے)

فَيَنْفُذُ الْحَبِيْثُ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِيْهَا۔ وہ گرم پانی اُس کے پیٹ میں گھس جائیگا اور جو کچھ پیٹ میں ہے آنتیں وغیرہ اُس کو کاٹ دے گا۔

مَنْ تَاْخُذُهَا بِمَا فِيْهَا فَقَالَ سَلْمَانُ مَنْ سَلَّتَ اللّٰهُ اَنْفَكَ۔ حضرت عمرؓ نے کہا خلافت کو اُس کے حقوق سمیت کون قبول کرتا ہے سلمان فارسی نے کہا وہی قبول کریگا جس کی ناک اللہ تعالیٰ کاٹ ڈالے (خلافت اور حکومت ایسی ہی جوابداری اور ذمہ داری کی چیز ہے تمام خلقت کا وبال اپنے اوپر لینا ہے بیٹھے بٹھلائے اپنے تئیں مصیبت میں ڈالنا ہے۔ حضرت عمرؓ نے باوصف اُس عدالت اور ایماندارئ اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے مرتے وقت کہا کاش میں قیامت کے دن خلافت کے امور سے برابر سرابر چھوٹ جاؤں یعنی نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو اور میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ میں نے کیں ہیں۔

سَلَّتَ اللّٰهُ اَقْدَامَهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے پاؤں کاٹے۔

سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهٗ آپ سے پوچھا گیا سفید گیہوں کو جس پر پوست نہ ہو پوست دار گیہوں کے بدلے برابر برابر بیچنا کیسا ہے آپ نے اُس کو بُرا جانا (کیونکہ اُس میں کمی بیشی ہے ایک طرف گیہوں بوجہ پوست کے کم چڑھیں گے دوسری طرف زیادہ)

نَسَلْتُ الْعُرْقُوْبَ۔ رگوں کو سوت ڈالا۔

فَيَسْلِتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ۔ اُسکے منہ پر جو گوشت وغیرہ ہے اُس کو گرادے گا (یعنی دوزخ کا پانی جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ)

سَلْجٌ یا سَلَجٌ یا سُلَجٌ۔ کھانے سے دست آنے لگنا۔

سُلَجٌ۔ ایک گھاس ہے جس کو اونٹ چرتے ہیں

تَسَلَّجَ۔ نکل جانا، غوطہ لگا جانا

سُلَّجَانٌ۔ حلق۔

سَلَحٌ۔ گہنا۔ بیڑ کرنا۔

تَسْلِيْحٌ ہگانا۔ ہتھیار لگانا۔

تَسَلَّحَ ہتھیار باندھنا۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَسَلَّحَتْ رَجُلٌ قِنْطَةً سَيْفًا۔ آنحضرت ﷺ نے فوج کی ایک ٹکڑی بھیجی میں سے اُن میں سے ایک شخص کو تلوار سے مسلح کیا (یعنی تلوار لڑنے کے لئے اُس کو دی اُس کی کمر میں لگائی)

سِلَاحٌ۔ ہر ہتھیار جو لوہے سے لڑنے کیلئے طیار کیا جائے کبھی خاص تلوار کو بھی سلاح کہتے ہیں۔

اِسْلَاحٌ۔ ہتھیار دینا۔

لَمَّا اَتٰى بِسَيْفِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ دَعَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَسَلَّحَهٗ اِيَّاهُ۔ جب حضرت عمرؓ کے پاس نعمان بن منذر کی تلوار آئی تو آپ نے جبیر بن مطعم کو بلایا اور وہ تلوار اُن کو لگائی (یعنی انگوٹھا لڑنے کے لئے دی)

مَنْ سَلَّحَكَ هٰذَا الْقَوْسَ۔ کس نے تم کو یہ کمان سے تجھکو مسلح کیا۔

بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ اللہ نے اُس کے لئے چوکیدار بھیجے ہیں جو شیطان سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

Marfat.com

جو شیطان سے اُس کی نگہبانی کریں گے

مَسْلَحَۃٌ۔ وہ لوگ جو مورچہ یا ناکہ پر رہ کر دشمن کی خبر رکھتے ہیں اور دشمن کے آتے ہی اپنے لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ جنگ کے لئے طیار ہو جاتے ہیں اُس کی جمع مَسَالِح ہے۔

حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِھِمْ سَلَاحٌ۔ یہاں تک کہ اُن کا دور ترین مورچہ سلاح ہو گا (جو ایک مقام کا نام ہے خیبر کے قریب،

کَانَ اَدْنٰی مَسَالِحِہٖ فَارِسَ اِلَی الْعَرَبِ الْعُذَیْبَ۔ فارس کا قریب ترین مورچہ عرب کی طرف عذیب تھا (عذیب بھی ایک مقام کا نام ہے)

مُسَلِّحِیْنَ۔ ہتھیار بند

کَانَ آخِرُ النَّھَارِ مَسْلَحَۃٌ۔ اخیر دن ایک مورچہ ہو گا۔

مَسَالِحُ الدَّجَّالِ۔ دجّال کے طلائے۔

(بلکہ مقدمۃ الجیش)

مَا تَرَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ۔ آنحضرتؐ نے کچھ مال و دولت نہیں چھوڑا صرف اپنے ہتھیار گھوڑے (تلوار نیزہ کمان زرہ خود وغیرہ)

اِنَّکَ اَسْلَمُ سِلْحَۃً اَخْرَجُھَا اَصْلَابَ الرِّجَالِ اِلٰی اَرْحَامِ النِّسَاءِ۔ تم ایک منحوس نطفہ ہو جس کو مردوں کی پشت نے عورتوں کے رحموں میں ڈالا (یہ امام جعفر صادق نے امام محمد بن عبد اللہ مشہور بنفس زکیہ سے فرمایا)

سَلْخٌ۔ پوست نکالنا، کھال کھینچنا، اُتارڈالنا گذر جانا، گذار دینا، آخری حصّہ میں ہو جانا۔

کھینچ لینا کھینچلی اُتارنا۔

اِنْسِلَاخٌ۔ گذر جانا ننگا ہو جانا کینچلی چھوڑ دینا۔

اِسْلِخَاخٌ۔ لیٹ جانا۔

سَالِخٌ۔ کالا سانپ جو ہر سال اپنی کینچلی چھوڑتا ہے۔

سَلْخٌ۔ مہینے کا آخری دن جیسے غُرَّۃٌ مہینہ کا پہلا دن۔

مَا رَاَیْتُ اِمْرَاَۃً اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ فِیْ مِسْلَاخِھَا مِنْ سَوْدَۃَ۔ میں نے کسی عورت کی کھال میں اُتارا اُس سے زیادہ پسند نہیں کیا تھا اُم المومنین حضرت سودہ کی کھال میں اُتارا (حضور نے اپنی ساری عمر گوشہ نشینی اور عبادت میں کاٹ دی کسی جھگڑے سے واسطہ نہیں رکھا اور نہ مرد سے سروکار بلکہ اپنی باری بھی حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی گویا حضرت عائشہ نے آرزو کی کہ وہ سودہ کے طریق اور خصلت پر ہوتیں۔

فَسَلَخْتُ اَوْ ضَعَ الْمَاءِ کَمَا تُسْلَخُ الْاِھَابُ فَخَرَجَ الْمَاءُ۔ پھر انہوں نے پانی کے مقام پر (جس کو ہد ہد نے بتلایا تھا) کھود ا (مٹی نکالی جیسے کھال نکالتے ہیں اور پانی نکلا۔

مَا یَشْتَرِطُ الْمُشْتَرِیْ عَلَی الْبَائِعِ اَنَّکَ لَیْسَ لَکَ سِلَاخٌ وَّلَا مِخْضَارٌ وَّلَا شِعْرَارٌ وَّلَا مِبْسَارٌ۔ بائع پر مشتری یہ شرط کرے کہ اُس کو وہ گدر کھجور نہیں ملنے کی جو درخت سے جھڑ جائے۔

مِخْضَارٌ۔ وہ کھجور کا درخت جس کے گدر پھل گرتے ہیں۔

Marfat.com

فَوَجَدَ سِلْخَ حَيَّةٍ۔ ایک سانپ کی کینچلی پائی
سَلْخٌ۔ کھلے پر جو سوت ہو۔
رَجُلٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ۔ بہت جماع کرنے والا آدمی لیکن اولاد نہ دارد
شَيْءٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ۔ بے مزہ چیز۔
مَسْلَخٌ۔ کیلہ (جہاں جانور کاٹے جاتے ہیں)۔
فَاَسْلَخَ الْاِسْمُ مِنْ لِسَانِهٖ۔ بلعم بن باعورا کی زبان سے اسم اعظم نکل گیا (یعنی اُس کی تاثیر کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتے رہے کیونکہ اُس نے حضرت موسیٰ پر بد دعا کرنا چاہی یہی حال ہر عامل کا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو نقصان پہنچانا چاہے۔
اِنْتَهَى النَّبِيُّ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ سَلْخِ اَرْبَعِ ذِي الْحِجَّةِ آنحضرت مکہ میں اُس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کو چار دن گذر گئے تھے۔
سَلِيْخَةٌ۔ ایک قسم کا عطر ہے
مَسْلَخُ الْحَمَّامِ۔ حمام میں کپڑے اُتارنے کا مقام۔
سَلَسٌ۔ گل جانا۔ لوسیدہ ہو جانا۔
سُلَاسٌ۔ دلوا نہ ہو جانا۔
تَسْلِيْسٌ۔ جو ہر اتر جڑنا مرصع کرنا
اِسْلَاسٌ۔ مدت سے پہلے بچے نکالنا۔
سَلِسٌ۔ بہولت نرمی بیشاب۔ بہتے رہنا۔
مَسْلُوْسٌ۔ دیوانہ، پاگل۔ مجنون۔
اِنَّ الْجَوَادَ اِذَا اَحْبَبْتَ مَوْعِدَ اِعْطَائِهٖ سَلِسٌ بعض مطالب سخی وہ شخص ہے کہ جب تجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کرے تو بن مانے تو فوراً دیدے اُس میں حیلہ اور حوالہ نہ کرے۔
فُلَانٌ سَلِسُ الْبَوْلِ۔ اُس شخص کا بیشاب نہیں تھمتا (برابر بہتا رہتا ہے)

سَلْسَبِيْلٌ۔ بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے جس کا پانی بہت خوشگوار ہے۔
سَلْسَلَةٌ۔ ملا دینا۔
سِلْسِلَةٌ۔ زنجیر، لوہے کا چکر۔
سَلَاسِلُ جمع سَلْسَلٌ۔ حدیث کے سب راوی ایک طرح کے ہونا، بے انتہا چلے جانا ایک کے بعد ایک،
تَجِبُ رَبُّكَ مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ تیرے پروردگار تعجب کرتے اُن لوگوں پر کہ جو زنجیروں میں بندھے ہوئے بہشت کی طرف کھینچے جاتے ہیں (مراد وہ کافر ہیں جو دار الاسلام میں قید کر کے لائے جاتے ہیں پھر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ گویا اُن کا قید کر کے لایا جانا اُن کے بہشت میں داخل ہونے کا سبب بڑا اسی طرح ہر ایک شخص جس کو کوئی نیک کام کرنے کے لئے مجبور کریں)
فِي الْحَدِيْثِ الْعَامَّةُ سَلَاسِلُ حَيَّاتٍ كَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ۔ یا پچھوں زمین میں ریت کے زنجیروں کی طرح سانپ ہیں (ریت کا زنجیر اُس کا سلسلہ جو ایک کے اوپر ایک دور تک چلا جاتا ہے)
اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَلِ الْجَنَّةِ۔ یا اللہ عبد الرحمان ابن عوف کو بہشت کا خوشگوار پانی (جو حلق کے تلے مزے سے اُترتا جاتا ہے) پلا ایک روایت میں مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ ہے۔
فَيُسَلْسَلُ۔ پانی کی طرح بہتا ہے۔
غَرْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ۔ ذات السلاسل کی لڑائی یا ایک چشمہ کا نام ہے جذام کے ملک میں

Marfat.com

سُلْسِلَ خوشگوار ٹھنڈا پانی جیسے سَلْسَالٌ اور سَلْسَلٌ ہے

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ شیطان زنجیروں میں باندھ دیئے جاتے ہیں (تاکہ اس ماہ مبارک میں مومنوں کو نہ ستائیں)

كَاَنَّهٗ سَلْسَلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ۔ جیسے چکنے پتھر پر ایک زنجیر چلائیں (اس طرح کی ایک آواز فرشتے سنتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے)

حَدِيْثٌ مُسَلْسَلٌ۔ جس حدیث کے راوی ایک حالت اور ایک طریق کے ہوں یا ایک خاص صفت ہر راوی میں ہو جیسے مسلسل بالمصافحہ وغیرہ۔

سَلْطٌ۔ سخت لمبی زبان بدزبان والا شخص۔

سَلَاطَةٌ اور سُلُوْطَةٌ اور سُلُوْطٌ۔ رانڈ زاری۔

تَسَلُّطٌ۔ بزور غالب ہونا۔

تَسْلِيْطٌ۔ غالب کرنا بزور قابض بنانا۔

سُلْطَانٌ۔ حجت اور دلیل اور غلبہ اور قدرت اور طاقت اور والی اور حاکم اور بادشاہ۔

رَاَيْتُ عَلِيًّا وَكَانَ عَيْنَيْهِ سِرَاجَا سَلِيْطٍ میں نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا آپ کی دونوں آنکھیں ایسی چمکتی تھیں گویا تیل کے دو چراغ ہیں۔

سَلِيْطٌ۔ زیتون یا تلی کا تیل بعضوں نے کہا ہر تیل جو کسی دانہ سے نکلے اور فصیح و بلیغ شخص زبان آور۔

سُلَيْطَةٌ۔ بدزبان عورت۔

مِسْلَاطٌ۔ کنجی کے دندانے۔

اَلْبَذَاءُ وَالسَّلَاطَةُ مِنَ النِّفَاقِ۔ فحش گوئی اور بدزبانی نفاق میں داخل ہے (یعنی منافقوں کی صفت ہے)

فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔ پھر دجال اس پر غالب نہ کیا جائے گا (اس کو قتل نہ کر سکے گا)۔

سُلُطٌ۔ چکنا پہاڑ۔

سُلَاطِحٌ۔ چوڑا۔

اِسْلِنْطَاحٌ۔ وسیع ہونا۔

سَلَنْطَحٌ۔ چوڑی۔

سُلُوْطٌ چکنا پہاڑ۔

سِلَنْطَاءُ۔ لمبا آدمی۔

سَلْطَنَةٌ۔ بادشاہت کرنا۔ بادشاہ بنانا۔

تَسَلْطُنٌ۔ بادشاہ ہونا۔

لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے سرداری کے مقام میں امامت نہ کرے (مثلاً صاحب خانہ اپنے گھر میں امامت کا زیادہ حقدار ہو اسی طرح مسجد کا امام اب دوسرا شخص گو اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو بے اس کی اجازت اور رضامندی کے امامت نہ کرے البتہ اگر وہ خود اس کو امامت پر مجبور کرے تو امامت کر سکتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ اس کی امامت اور سرداری میں خلل نہ پڑے اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہو اور لوگوں کو اس سے نفرت اور مخالفت پیدا نہ ہو مگر اس شخص کو جو اپنے گھر یا مسجد کا امام ہے لازم ہے کہ جب اس سے افضل کوئی شخص آجائے تو اس سے امامت کرائے ورنہ سب کی نماز مکروہ ہوگی جیسے اوپر ایک حدیث میں گذر چکا ہے اسی طرح جب کسی مقام میں جائے

Marfat.com

تو وہاں کے صدر مقام میں جیسے مسند وغیرہ ہے بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں جن پر مسلمان کو چلنا ضروری ہے۔

ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ۔ ہر حکومت والا جو عادل اور منصف ہو۔

سُلْطَانٌ عَادِلٌ۔ عادل بادشاہ۔

سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ ظالم بادشاہ کے سامنے۔

تُصِیْبُ اُمَّتِیْ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ میری امت کو اُنکی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی

اِلَّا اِذَا اَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ۔ بادشاہِ وقت سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست ہے (اُس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اُس کی وجہ سے حجت قائم ہوتی ہے بعضوں نے کہا یہ سَلِیْط سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

سَلْعٌ - چیرنا۔

سَلَعٌ۔ برص دار ہونا، پھٹ جانا۔

تَسْلِیْعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا۔

تَسَلُّعٌ اور اِنْسِلَاعٌ۔ پھٹنا

سِلْعَه۔ مال، متاع، پونجی۔

اَسْلَعُ۔ جس کو برص ہو یا اُس کا پاؤں پھٹا ہو۔

فَرَاَیْتُهٗ مِثْلَ السِّلْعَةِ۔ میں نے مہرِ نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی (یعنی غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اُس کی مقدار ایک چنے سے لیکر ایک خربوزے تک ہوتی ہے

ہندی میں اُس کو ہتوڑی بھی کہتے ہیں)۔

سَلْعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔

تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ مَوْتًا۔ وہ سلع پہاڑ میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اُس نے دیکھا ایک بکری مر رہی ہے۔

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ ہوا ہو)

سَلْغٌ - کچلنا جیسے ثَلْغٌ ہے۔

اَسْلَغُ۔ ابرص لئیم بہت سرخ۔

سَلْفٌ - بکھیرے زمین برابر کرنا

مِسْلَفَه بکھیر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں

سَلَفٌ گذر جانا جیسے سُلُوْفٌ ہے۔

سُلَافُ الْعَسْكَرِ۔ مقدمۃ الجیش۔

سُلَافَه۔ شراب۔

سِلْفٌ۔ سالا ہو یا دیور۔

مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ جو شخص تم میں سے بیعِ سلم کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفْتُ اور اَسْلَفْتُ یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد روپے دے اور اُس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت کے بعد فلاں مال اس طرح کا ۔۔۔ مجھکو دینا تو اس میں ضروری ہے کہ اُس مال کی نوعیت اور اُس کا وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان کرے تاکہ آگے چلکر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔

سَلَفٌ۔ بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض کو بھی۔

Marfat.com

اِستَسلَفَ مِنْ اَعْرَابِیٍّ بَکْرًا۔ آنحضرتؐ نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ۔ سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کیلئے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں یہ شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جو منفعت کھینچ لاوے۔

مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اُس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اُس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرضِ حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں دائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود خواروں نے اُس کو نکالا ہے۔ یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو بیچے کہ ایک سال کے عہد پر پیچھے پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اُس کو خرید لے اور۔

میں کہتا ہوں کہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اُس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اُس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا پھر مُنہ تک نہیں دکھاتے اس کے سوا ایک شکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا اُن کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپے خوب مزے سے اُڑائیں گے ہزاروں لاکھوں روپیہ اُن کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وار سے نیارے کریں گے خود اُس کے مالک بنیں گے اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے۔ اُن کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ مازر فلیں اور ایک ہزار رشن اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب

Marfat.com

حاصل ہو گویا اُس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعضوں نے کہا سَلَف سے اگلے لوگ مراد ہیں اُس کو باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں یعنی سلف صالحین۔

نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِنَا ہم (مدح قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اُس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔

عُبَاب۔ پانی کا بڑا حصہ۔

يَعِزُّ عَلَيَّ أَنْ لَّا لِيْكِ (فاطمہ) میں تیرے مٹے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (مجھے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تا کہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)

أَسْلَمْتَ عَلَيَّ مَا أَسْلَفْتَ۔ تو اپنے کفر کی زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا (یہ اللہ تم کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)

فَتَوَضَّعَ الْجَوْزِيُّ مِنَ السَّالِفَةِ جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں۔

سَالِفَة۔ گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز۔

لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِيْ حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ میں تو اُن سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔

أَرْضٌ الْجَنَّةِ مَسْلُوْفَةٌ۔ بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبو دار۔

وَمَا لَنَا زَادٌ إِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں ہے السَّلْفُ ہے یعنی ایک بڑی زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)

أَبْشِرْ بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ (امام حسین علیہ السلام نے امام حسن ؑ سے فرمایا جب آپ بر کرات کی حالت تھی، خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم اُن سے ملو گے (یعنی آنحضرت اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اُس کے جواب میں فرمایا جانی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں ہے ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)

سَلْفَعٌ۔ بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔

وَشَرُّ نِسَاءِكُمُ السَّلْفَعَةُ۔ بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو (جھگڑنے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)

لَيْسَتْ بِسَلْفَعَ۔ وہ عورت (جو حضرت موسیٰ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہیں (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)

فَغَمَزَهُ سَلْفَعٌ۔ ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت اُن پر نہ پڑیں (زبان راز کہا کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بچہ)۔

سَلْوٌ۔ ایذا دینا سخت کلامی کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا۔ مارنا، جلا دینا چت کر دینا، چلکنا کرنا خوش

Marfat.com

کرنا گھسیٹنا جماع کرنا طلاع کرنا چیخنا چلّانا۔
لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ اَوْحَلَقَ۔ جو شخص مصیبت کے وقت چلّائے شور مچائے (یا اپنا سَنْ تو چیے یا بال منڈائے (جیسے ہندو کے شرکوں میں دستور ہے اُن کا کوئی عزیز مرجائے تو اُس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔
لَعَنَ اللّٰہُ السَّالِقَۃَ وَالْحَالِقَۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلّانے والی اور سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی۔
ذَاکَ الْخَطِیْبُ الْمِسْلَقُ الشِّحْشَاحُ وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے۔
وَقَدْ سَلِقْتُ اَفْوَاھُنَا مِنْ اَکْلِ الشَّجَرِ درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے مُنھ پک گئے (اُس میں جو زنکل آئے یہ سُلاق سے نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے
فَاَطْلَقَ لِیْ مَا بَیْنَ الْمَقَامِ وَزَمْزَمَ فَسَلَقَانِیْ عَلٰی قَفَایَ۔ وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھ کو چت لٹایا (یعنی پشت زمین پر لگائی) سَلْقَۃٌ اور صَلْقَۃٌ اور سَلْقَاۃٌ اور صَلْقَاۃٌ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹانا۔
فَسَلَقَنِیْ لِحَاجِبَیَّ الْقَفَا۔ مجھ کو گُدی کے بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)
فَاِذَا رَجُلٌ مُسْلَنْقٍ۔ یکایک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا۔
فِیْ مَزْرَعَۃٍ لَھَا سَلَقٌ۔ اپنے ایک کھیت میں سلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑ کے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اُس کی جمع سلقاً اور سِلْقَانٌ ہے۔
سِلْقَۃٌ۔ بدزبان فاحشہ عورت۔
سَلَاقَۃٌ۔ بدزبانی طلاقت لسانی
سَلَاقِیٌّ۔ زبان آور فصیح الکلام۔
اِنَّہٗ وَضَعَ النَّحْوَحِیْنَ اضْطَرَبَ کَلَامُ الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِیْقَۃُ۔ ابوالاسود دئلی نے علم نحو کے قواعد اُس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی (یعنی ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلا لحاظ قواعد جیسا اُس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)
سَلِیْقَۃٌ۔ طبیعت، عادت، خصلت۔
سَلِیْقِیٌّ۔ اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلا لحاظ قواعد کے بات کرنیوالا۔
جَعَلْتُ لَھُمْ سِلْقًا۔ میں نے اپنے گھر والوں کے لئے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اُس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے اُن کو منع فرمایا کیونکہ تمہاری کی نقاہت اُن میں باقی تھی۔
سَلُوْقِیٌّ ایک گاؤں ہے یمن میں۔
تَسَلَّقَ الْحَائِطَ۔ دیوار پر چڑھ گیا۔
سَلَّکَ یا سُلُوْکٌ داخل ہونا، پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔
اِسْلَاکٌ۔ داخل کرنا۔
اِنْسِلَاکٌ۔ داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا
مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ عِلْمًا۔ جو شخص ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں۔

Marfat.com

فِیْ سُبُلِہٖ مَقْصُوْرٌ نِھَایَۃُ۔ اُس کے مضمون کی بڑی میں وَسُوْلٌ سَبِیْلُ مَنْ قَبْلَھُمْ۔ اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے۔

سَالِکٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیزگار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو۔ اور اللہ تم کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے اُن کو ہدایت اور ارشاد کرے (اُس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)

سَالِکٌ۔ متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں۔

سُلَّاکٌ۔ عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اُس کی ماں سُلَّکَۃُ وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی۔

مَسْلَکٌ۔ راستہ۔

مَسَالِکٌ جمع سُلُکٌ۔ برچھے کی سیدھی مار

سَلٌّ۔ سونت لینا، نرمی سے نکال لینا۔ دانت گر جانا۔

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ۔ نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی ہوئی چوری)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَّ الْبَعِیْرُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ۔ رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا۔

اَسَلَّ۔ چھپا کر چوری کی یا چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی بعضوں نے کہا اِغْلَال۔ زرہ پہننا اور اِسْلَال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا یا زبردستی دینا۔

فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ۔ میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی اجنبی کے ساتھ)

فَکَرِھْتُ اَنْ اَسْتَحَۃَ فَانْسَلَلْتُ مِنْ قَبِیْلِ ہٰرجُلِی الشَّرِیْرِ۔ مجھکو بُرا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آجاؤں میں پلنگ کے پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی۔

فَانْسَلَّ الْعُوْدُ مِنَ الْمِکْتَالِ۔ پیمانہ نہیں میں سے نکل بھاگ (پیچھے سے نکل گئی)

فَانْسَلَلْتُ۔ میں چپکے سے سرک گیا۔

لَاَسُلَّنَّکَ عَنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ میں آپ کو اُن میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سر بجوکروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہوگی آپ کو اُن میں سے نکال لوں گا)

اَللّٰھُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ یا سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل کا کینہ (کھوٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ بْنُ سَلُوْلٍ۔ عبداللہ جو اُبی کا اور سلول کا بیٹا تھا اُبی اُس کے باپ کا نام تھا اور سلول اُس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو اُبی کی صفت سمجھ کر بجر پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)

مَنْ سَلَّ سَخِیْمَۃَ قَلْبِہٖ فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ۔ جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)۔

مَضْجَعُہٗ مُسَلٌّ شَطْبَۃٌ۔ اُس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈالی کا پوست (یعنی بالکل دُبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعضوں نے کہا مُسَلٌّ شَطْبَۃ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)

Marfat.com

بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ نَّغِبٍ۔ ایک کنڈ کر صاف پانی کے ساتھ سُلَالَہ خلاصہ ستھرا صاف اور آدمی کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ یا اللہ عبد الرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا پانی پلا یا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں سَلْسَال ہے ایک میں سَلْسَبِیْل اُن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

غُبَارُ ذَیْلِ الْمَرْأَۃِ الْفَاجِرَۃِ یُوْرِثُ السِّلَّ بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپڑ کر میں زخم پڑ جاتا ہے کھانسنے میں خون آتا ہے۔ اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دُبلا ہو جاتا ہے جیسے دِق میں مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ۔ اُس کو سل کی بیماری ہو گئی۔

اَسَلَّہُ اللہُ۔ اللہ اُس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے

سَلِیْل۔ خالص شراب مغز کوہان۔

مَسِلَّہ۔ بڑا سوا۔

یُسَلُّ سَلًّا۔ میت کو پائنتین کی طرف سے کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)

اِنَّ رِجَالًا یَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ۔ کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے ہیں۔

اَللَّجَاجَۃُ تَسُلُّ الرَّاْیَ۔ لجاجت (یعنے چاپلوسی اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل کو نکال کر پھینک دیتا ہے (کیونکہ جس کام کے لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں ہوتا دوسرے آدمی کو وہم آجاتا ہے کہ کچھ تو دال میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد کرتا ہے برخلاف اُس کے اپنی عزت قائم رکھکر بے پرواہی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست کرے تو قبول ہو جاتی ہے)

فَاِذَا انْمَعَضْتُ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا۔ جب اُٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔

جُنَادَہ سَلُوْلِی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَ اِدْمَانُ الْحَمَّامِ یُوْرِثُ السِّلَّ۔ ہمیشہ موزہ پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔

سِلْسِلَہ۔ زنجیر۔ لڑی۔

مِنْ رِفْقِ اللہِ بِعِبَادِہٖ تَسْلِیْلُ اَضْغَانِھِمْ وَمُضَادَّتُہٗ لِھَوَاھُمْ۔ اللہ کی یہ مہربانی ہے اپنے بندوں پر کہ اُن کے دلوں سے کینہ نکال لیتا ہے اور اُن کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے)

سَلْمٌ۔ ڈنگ مارنا سَلَم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے) چمڑے کی دباغت کرنا پورا کرنا۔ فارغ ہونا۔

سَلَامٌ اور سَلَامَۃٌ نجات پانا براءت حاصل کرنا بچ جانا۔

تَسْلِیْمٌ۔ سلام کرنا۔ بچانا۔

مُسَالَمَۃٌ۔ صلح کرنا۔

اِسْلَامٌ۔ گردن رکھ دینا، تابعدار بن جانا۔

تَسَلُّمٌ مسلمان ہو جانا لے لینا، وصول پانا۔

اِسْتِلَامٌ، چھونا یا بوسہ لینا۔

سَلَامٌ، اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے

Marfat.com

بہشت کو دارالسلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے وہاں کوئی آفت بیماری اور مصیبت نہیں آسکتی۔

اَحَدُهُمْ مَنْ يَدْخُلُ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ تین شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُن میں سے ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا رہے دنیا کے فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرے، یا جو شخص گھر میں گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔

قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى۔ زندہ لوگوں کو سلام کرے تو کہہ السلام علیک لیکن علیک السلام مُردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی عادت تھی مُردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ مقدم کرتے کیونکہ مُردوں کا جواب سننے کی توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب میں کہا جاتا ہے وہ اُن سے کہا گیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اہل القبور یا السلام علی اہل الدیار من المومنین السلام علیکم کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نمازی تمام پر السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہے گا تو بعضوں کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہ یہ ہے کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن شریف میں سب جگہ سَلَامٌ آیا ہے بے تنکیر۔ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتّٰى الثَّنِيَّةُ (عمران بن حصین نے کہا) فرشتہ مجھ کو سلام کیا کرتا تھا (جب تک بیماری میں میں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا

—اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا یا دوا دارو کرنا منع ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا ادنیٰ درجہ والوں کا کام ہے اور جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئے ہیں وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں شفا دینے والا وہی ہے اور۔ دوا دارو طبیب کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں صاحب نہایہ نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید المتوکلین تھے دوا کی ہے اور معدن معاذ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا اُس کا جواب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اُس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو اور دوا دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتی واللہ اعلم۔

فَرَدَدْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے سلام موقوف ہو گیا جب میں نے داغ لیا پھر جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا اور حق تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھ کو سلام کرنے لگے (اُن کو بواسیر کی بیماری تھی اُسکے دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں نے اُن کو سلام کرنا چھوڑ دیا پھر داغ

Marfat.com

احکام اُس نے قبول کرنے وسوسہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا اُس نے چھوڑ دیا بعضوں نے کہا فَاَسْلَمَ کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا اور حق تعالےٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجب نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہو بعضوں نے کہا فَاَسْلَمَ بہ ضمہ میم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اُس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَّشَيْطَانِيْ مُسْلِمًا

حضرت آدم کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سب سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضؓ اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور لڑکوں میں حضرت علی رضؓ اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِيْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِيْ وَسَلِّمْهُ مِنِّيْ۔ یا اللہ مجھکو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آجائے اور رمضان کا چاند مجھ پر شبہ ہو جائے) اور رمضان کو مجھ سے بچا دے (میں اُس میں کوئی گناہ یا بُرا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)۔

وَكَانَ عَلِيٌّ مُسَلَّمًا فِيْ شَأْنِهَا۔ جب حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت لگائی گئی، تو حضرت علی رضؓ اُن کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اُس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بکسرۂ لام یعنی حضرت علی رضؓ نے تہمت کو مان لیا یعنی سُنکر چپ ہو رہے یہ نہ کہا کہ محض جھوٹ ہزار غلط ہو افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا ایک روایت میں مُسَيِّئًا ہے یعنی حضرت علی اُن کے ساتھ بُرے رہے مطلب یہ ہے کہ اُن کی حمایت اور طرفداری نہ کی یعنی زور کے ساتھ اِس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں سے ایک تھے حضرت عائشہ کو اس بات کا رنج ہوا۔ خصوصاً اُس وقت جب آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضؓ سے رائے پوچھی تو اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی پھر اُس کو ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے وہاں تو نرا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے اُٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم میں نہ آئی آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے

Marfat.com

کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی
قرآن شریف میں اُن کی پاکی اور عصمت بڑے
زور کے ساتھ اُتری جو قیامت تک پڑھی جائے
گی سلام اللہ علیٰ ... حبیب اللہ المیرۃ
من فوق سبع سمٰوات۔

تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ۔ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک میعاد مقرر کرکے اُس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اُس کے پاس گرو رکھدے جیسے آنحضرت ﷺ نے کیا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اُس کے پاس گرو رکھدی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دیکر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اُس کی کوئی چیز بطور گرو کے اپنے پاس رکھ لے

إِنَّهٗ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ آنحضرت ﷺ حجر اسود کے پاس آئے اُس کا استلام کیا (یعنی اُس کو سلام کیا جو اُس کو ہاتھ لگانا کہیں والے حجر اسود کو محبت کہا کرتے کیونکہ لوگ اُس کو تحیہ یعنی سلام کرتے بعضوں نے اِستِلام کو کہا کہ وہ سلام بکسرہ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِیمَۃ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں۔

اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔ پتھر کو چھوا اور اُس کو ہاتھ لگایا كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ عبداللہ بن زبیر رکعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اُٹھا دیا تھا جیسے آنحضرت ﷺ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا مگر خدا محتاج ظالم مردود سے سمجھے اُس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا)

بَيْنَ سَلْمٍ وَّ اَرَاكٍ۔ سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سلم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے ہیں)

كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ سَلَمَاتٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔ (عبداللہ بن عمر رض) سلم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے مکہ کے رہستہ میں ایک روایت میں سَلَمَاتٍ ہے بکسر لام یعنی پتھروں کے پاس جمع ہے سَلِیمَۃ کی یعنی پتھر

عَلَيَّ عَلَيَّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ۔ آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے۔ یہ جمع ہے سُلَامِیہ کی یعنی ہتھیلی کی پور بعضوں نے کہا سُلَامٰی جوف دار ہڈی

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى۔ یہاں تک کہ ہڈی میں پہنچ کر مغز آگیا۔

مَنْ تَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ جو شخص کسی مال میں بیع سلم کرے تو پھر اُس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ٹھہرے اور جاؤں دے)

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ السَّلَمُ وَ مَعْنَى السَّلَفِ عبداللہ بن عمر بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا پسند نہ کرتے تھے (کیونکہ سلم اور سلام کا ایک مادہ ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے اِنَّهُمْ سَمَّوْا بِهٰذَا الْاِسْمِ فِيْهِ سَلَفٌ۔ وہ ایک چشمہ پر گذرے وہاں ایک شخص تھا جس کو سانپ یا

Marfat.com

بجھونے کا تھا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَلَمَتْهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اُس کو کاٹ کھایا۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ۔ اُن لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا۔

سُلَالَةُ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اُس کو سُلَالَہ بھی کہتے ہیں۔

اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تو اسلام ....لا (تباہی سے) بچ جائے گا۔

كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔ اُمیہ ابن صلت (جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر) مسلمان کے قریب ہو گیا تھا اُس کے شعروں میں توحید خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

اَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار ہوا تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)

اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيَ اِلَيْكَ۔ میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھدیا (مجھ کو سونپ دیا۔ تیرا تابعدار بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی) یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا۔

لَا يُسَاكِنُهُمْ وَلَا يُسَاكِنُوْنَهُ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ اُن کے ہاتھ کچھ خرید فروخت کریں گے جب تک آنحضرت کو ہمارے سپرد نہ کردیں (ہم اُن کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا اُس کو سب دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا آنحضرت ﷺ نے ابوطالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اُس کو تمہارے سپرد کر دوں گا۔ جب اُنھوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی اُس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہو گیا)

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔ کھجور کے درخت میں سَلَم کرنے کا بیان۔

بَعَثَ اَفْنَاءَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ۔ بنی سُلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سُلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان شرّ صحابہ کو مارڈالنا تھا جن کو آنحضرت ﷺ نے اُن کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا یہ صحابی اصحاب صفہ میں سے تھے

مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِهٖ اَسْلَمْتَ۔ کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اُس دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا یہ عبداللہ ابی وقاص کا قول ہے۔ مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ اُن سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو اُنہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے) لَكَانَ اَسْلَمُ ثُمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ۔ اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے اُنھوں حصہ تھے (یعنی لشکر میں اُن کی تعداد مہاجرین کا اُنھوں حصہ ہے)۔

عَلَيْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ۔ ہم آپ پر سلام کریں تو معلوم ہو گیا جو التحیات میں ہے السلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ

Marfat.com

بھی سلام دیجئے)
یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ۔ سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو طبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو اگر کوئی غیر مرد اُس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں مگر ضرورت سے اور اگر ہو تو اُن کو سلام کرے تو اپنا سلام چھپا کے اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہے فقط انتہیٰ اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سنی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ نَحْنُوْا وَعَلَیْکُمْ اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہو۔
ایک روایت میں عَلَیْکُمْ ہے بغیر واو کے۔
کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَ ثَلٰثًا وَاِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا۔ آنحضرت ﷺ جب کوئی بات کہتے تو تین بار کہتے (تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے)
فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ۔ آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا (ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)۔
قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ۔ اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبداللہ بن اُبی منافق)
فَاَفْدَمُھُمْ سِلْمًا۔ پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں.....
اَقْدَمُھُمْ سِنًّا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو)
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا قَبْلَ عِبَادِہِ السَّلَامُ عَلَیْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ کے پہلے کہتے لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ۔ یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنی یہ ہے۔ کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اُس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہونچا سکتا کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اُس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)
یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا یَفْصِلُ بَیْنَھُنَّ آنحضرت ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے اُن میں فاصلہ کرتے (دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تشہد پڑھتے ملائکہ پر سلام بھیجتے
کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرت نے فرمایا یوں کہو السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّٰلحین۔ تو اللہ کے کل نیک بندوں کو شامل کر لو اور انبیاء و اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائیگا
یَقُوْلُ اللّٰہُ اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھ کو سونپ دیئے۔

Marfat.com

اَوْ مُسْلِمًا مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنے آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَالَمُوْنَا هُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ۔ جب سے ہم نے اُن سے جنگ کی (یعنی صلح نہیں سے) اب تک ہمارے اور اُن کے درمیان صلح نہیں ہوئی کہتے ہیں شیطان سانپ کے مُنہ میں گھس کر بہشت میں گیا اس لئے کہ فرشتے اُس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)

وَاِنْ كَانَ نَشْرُ اَحَدِهِمْ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَلِحُهَا اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اُس کو مالک کا قبضہ برقرار رکھا گیا ہو۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مکّے کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

اَنْوَاهُهُمْ سَلَامٌ۔ اُن کے مُنہ سلام میں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں) جیسے وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ۔ اُن کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ (حریر نے کہا میں تو سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد ہی اسلام لایا) جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا اُن پر مسح کرو باوجود اس کے میں نے آنحضرتؐ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا بلکہ سورۂ مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن کو دھوؤ جیسے اکثر علمائے اہل سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے بعضوں نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن پر مسح کرے یا اُن کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ اُن کی جھینگا مُشتی ہے ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو تواتر آنحضرتؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا یہ معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اُس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں جیسے سر کا مسح اُس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اُسی پر مسح کرنا کافی ہے)

اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ۔ تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ۔ اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب پاتہا ہر سلامتی اُٹھالیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دُعا آئی ہے اسی ہی وار دہے یعنی انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام اب یہ جو بعضے لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں فحینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے

Marfat.com

بڑھنا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرزِ جان ہے اور وہی کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ سلام تم پر اے مومن گھر والو (یہ آپ نے قبرستان میں جاکر فرمایا مُردوں کو سلام کیا اُن سے مخاطبہ کیا معلوم ہوا کہ مُردے اپنی قبروں میں ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے الحدیث کا قاطعۃ یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماعِ موتیٰ کا انکار کیا ہے اُن کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے اُن اہلحدیث پر جو لوگوں کو تو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کے مقلّد بن جاتے ہیں سماعِ موتیٰ کی نفی میں اُن کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اسی طرح حریتِ سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور اُن احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو اُن کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزم رحمۃ نے استدلال کیا ہے اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسمٰعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ان یتبعون الا الظن وما تہوی الانفس۔ عجیب بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطا نہ تھے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں خطائی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے قَرْنِ الْمُطِيْ وَقَامَ تَحْتَ الْمِيْزَابِ)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے (اسمہ اللہ کے بدل) السلام علیک یا رسول اللہ کہا پہلا یہ سلام کا کیا موقع تھا؟ آپ نے (جواب میں) اُس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بعضے موقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر اس نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم کوئی تراویح کے بعد چلّا چلّا کر آذان کی طرح یہ پکارتا ہے السلام علیک یا آدم صفی اللہ۔ السلام علیک یا نوح نبی اللہ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے۔ بکثرت میں بعضے مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوٰۃ یا مومنون الصلوٰۃ ستۃ الجمعۃ پکارتے ہیں کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ کاتا ہے الجمعۃ

Marfat.com

حج الفقراء والساکین گویا شریعت اُن کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا۔ ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقۂ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر خدا صلعم کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے اگر اُس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے جیسے آنحضرت صلعم نے اِس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ ہے کہ چھینک کے بعد الحمدللہ کہنا چاہئے اسلام علیٰ رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے۔

سَلْمَان فارسیؓ۔ مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین ہوں آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اُس کی صحبت میں رہے اُس نے مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیجدیا اُس نے تیسرے کے پاس یہانتک کہ آخری پادری نے اُن کو پیغمبر آخرالزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے راہ میں لٹیروں نے اُن کو قید کر لیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک پہنچے (۲۰ سال پاس رہے تک زندہ رہے ۳۳ھ میں انہوں نے وفات پائی بڑے مخلص اور عاشقِ رسول اور محبِ اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وحشر نا معہ۔

یَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ وَالْاَفْضَلُ ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کرے کے اُس دو گانہ کو جدا کرے یعنی تشہد پڑھ کر یوں کہ اُس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے۔

وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ ہم کو سلامتی کے رستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچا ہیں)۔

اَسْاَلُکَ خَلْقًا سَلِیْمًا۔ یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں (جو عقائد فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طالبگار ہو)

اِذَا سَلَّمَ لَا یَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ آنحضرت صلعم جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللھم انت السلام اخیر تک نہیں اُس کے بعد اُٹھ جاتے مطلب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اُٹھا کر نہ کرتے طیبی نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد سنت نہ ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشا (لیکن عصر اور فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے جہاں فرض پڑھتے)۔

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر بالالتزام دعا کرنا تو منع نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اُس وقت تک دربار الٰہی میں حاضر ہے

Marfat.com

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی اُتنی امید نہیں ہے جتنی حضوری دربار کو وقت میں ہے۔

اَنْتَ بِاَرْضِكَ السَّلَامُ۔ تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں سے آیا؟ یہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)

وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ۔ جو شخص گھر سے نکلے اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچکر اپنے گھر میں آجائے۔

هُوَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدُّهُمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامٌ عَلٰى نَفْسِكَ۔ قرآن شریف میں آیا ہے فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اُس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں آپ سلام کیا۔

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهٗ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اُس کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام اُن لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں

دِيْنُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنُوْا حِيْتُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ اَنْ كُنْتُمْ فَمَنْ اَخَّرَ دِيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ اللہ کے دین کا نام اسلام ہے و ہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار کرے (زبان سے شہادتیں ادا کرے) وہ مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں پر عمل ہی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)

جَعَلَهٗ سِلْمًا لِّمَنْ دَخَلَهٗ۔ اللہ تو نے اسلام کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت رہے گا (مسلمان اُس کے جان اور مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے)

اَيْنَ وَادِيُ السَّلَامِ قَالَ ظَهْرُ الْكُوْفَةِ۔ وادی سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔

اُمُّ سَلَمَةَ۔ آنحضرت ﷺ کی مشہور بی بی۔

اُدْخُلُوْا الْجَنَّةَ سَالِمًا۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ یعنی عذاب سے بچکر)

سَلَامَہ۔ شاہِ زنان حضرت شہر بانو کا لقب تھا جناب امیر المومنین نے اُن سے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا جہان شاہ آپ نے فرمایا تو شہر بانو ہے۔

اَسْلَمُ۔ ایک جھوٹے ستارے کا نام بھی ہے۔

يُسَلِّمُكَ اِلٰى قَدَرِكَ خَاصًّا۔ تجھ کو تیری قسمت کو سونپ دے گا اُس حال میں کہ تو اکیلا ہو گا (نہ عزیز و اقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال اسباب)

وَسَلَّمَهٗ لَنَا۔ رمضان کو ہمارے لئے سلامت رکھ (اُس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف کھلا رہے تاکہ روزے میں شک نہ واقع ہو)

اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ۔ جو اُن سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح رکھیں اُن سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو اُن

Marfat.com

بچہ دان مر کر گر گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)

اِنْقَطَعَ السَّلَى فِي الْبَطْنِ۔ یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مر جاتا ہے۔

جَاؤُوْا بِسَلَا جُزُوْرٍ، فَطَرَحُوْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔ ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا) قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت صلعم کی پشت مبارک پر رکھ دیا آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے بچہ دان لیکر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹھے مارنے۔

اَيُّكُمْ يَأْتِيْ بِسَلَا جُزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ، تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لیکر آتا ہے بعضوں نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کو آدمی میں شیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سَلَا مگر بات یہ ہے کہ شیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے بچہ اُس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا بچہ تو بہ قدرت الٰہی اس پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَا فَزَّتْ بِسَلَا۔ کبھی اُس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اُس کو حمل نہیں رہا) فَرْثُهَا وَدَمُهَا وَسَلَاهَا۔ اُس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے۔

مَرَّ بِصَحْلَةٍ تَتَنَفَّسُ فِيْ سَلَاهَا۔ ایک بکری کے بچہ پر گذر ہے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلَى مُغِيْبَةٍ يَقُوْلُ مَا سَلَّيْتُمُ الْعَامَ وَمَا نَتَجْتُمُ الْآنَ۔ کوئی مرد تم میں سے اُس عورت کے پاس۔ نہ جائے جس کا خاوند غایب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے اس سال تو تم نے اپنے جاور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں مَا سَلَّأْتُمْ تھا ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اِکے سال گھن نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدلدیا

بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ جَدُّ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِ سَلَا نَاقَةٍ فَمَلُوْا إِهَابًا بِهَا۔ ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تھے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھرو دینے (خراب کر دیئے) خدا اُن سے سمجھے کہ اُس شرارت کی بھی کوئی حد ہے۔ آخر اُس کا بدلہ پایا مسلمانوں کے ہاتھ سے خوب جوتے کھائے مارے گئے تو لتوں کی طرح اُن کی لاشیں اندھے کنوے میں ڈال دی گئیں نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن۔

سَلَا کی جمع أَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع أَسْبَابٌ ہے۔

Marfat.com

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْمِيْمِ

سَمْأَلٌ ۔ سایہ۔

سَمْوَءَلٌ ۔ ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا

عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفٰی مِنَ السَّمَوْءَلِ سموئل سے زیادہ وعدے کا سچا۔

سَمْأَلُ الْخَدِّ ۔ سر کے کے کھرے کے ساتھ نکھی بھی نکل آئی۔

سَمْتٌ طریقہ، بیچ کا راستہ، اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت، اپنے گمان پر راستہ چلنا، قصد کرنا ایک بات یا رائے طیار کرنا۔

تَسْمِيْتٌ ۔ ایک راستہ لازم کر لینا، کسی چیز پر اللہ کا نام لینا، دعا کرنا جیسے تَشْمِيْتٌ ہے شین سے۔

سَمْتُ الرَّاْسِ ۔ آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو۔

سَمْتُ الْقِبْلَةِ ۔ اُفق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اُس کی طرف رخ کرے تو اُس کا منھ قبلہ کی طرف ہو۔

سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوْا وَسَمُّوْا ۔ کھانے کے وقت، اللہ کا نام لو اور اپنے پاس کی کھاؤ (دوسروں کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روٹی رزق میں ترقی کرے یا یوں کہے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ ۔ جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

تَسْمِيْتُ الْعَاطِسِ ۔ چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعضوں نے کہا یہ سَمْتٌ سے نکلا ہے یعنی اچھی شکل اور ہیات کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے اکثر لوگوں نے تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اُس کے لئے دعا کرنا۔

فَيَنْظُرُ دُوْنَ اِلٰى سَمْتِهٖ وَهَدْيِهٖ ۔ وہ لوگ اُس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حُسن اور جمال ظاہری میں بعضوں نے کہا سُنّت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں۔ اِلْزَمْ هٰذَا السَّمْتَ۔ اِس چال کو لازم کر لے۔

فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ ۔ فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے۔

اَلْهَدْيُ الظَّاهِرُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ اچھا طریق اور اچھی چال۔

مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْيًا وَّدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ ۔ حذیفہ رضؓ نے کہا، ہم آنحضرتؐ کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں شبیہ عبداللہ بن مسعود رضؓ سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعود رضؓ سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے تو ہر بات میں آنحضرتؐ کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور

Marfat.com

حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)
لَا اَدْرِیْ اَیْنَ اَذْھَبُ اِلَّا اِلٰی اَسْتِیْ
میں نہیں جانتا کہ ہر جا رہا ہوں البتہ بیچ کی راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان اور اٹکل اور رائے سے ایک طرف کو جا رہا ہوں۔

حَتّٰی تُحَقِّقَتِ السَّمْنَانِ۔ دونوں صفتیں ثابت ہوگئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور تھے۔

وَیَتَسَمّٰی فِیْ مَلَائِکَتِہٖ۔ اپنی چادر میں اچھے لوگوں کے وضع رکھتے تھے۔

خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ۔ دو باتیں منافق میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مؤمن کی نشانی میں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی سمجھ (یعنی دین کا علم جس شخص میں یہ دونوں باتیں ہوں یعنی دین کا علم بھی ہو اور پھر نیک روش ہو (بدکاری اور بدوضعی سے پاک ہو) وہ تو نورٌ علیٰ نور ہے اور پکا مؤمن ہے۔

مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اس پر عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو بلائے تو اس کی صحبت اکسیر سمجھے یعنی عالم باعمل خدا ترس متقی پرہیزگار متبع سنت بندگانِ خدا پر مہربان اور مشفق کرنے والا مرنج اور مرنجان سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے اس سے بیعت کرلے وہی چادر و ریش اور فقر ہے باقی بڑے بڑے نام اور القاب رکھنے والے مولوی اور مشائخ تشنگی کرنیوالے ڈینگ مارنے والے آنا و لا غیری کا دم بھرنے والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے جن میں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے مسلمانوں کو کافر بنانے والے کفر کے فتاویٰ بات بات میں چلانے والے علم و فضیلت ظاہر کرنے کیلئے رد و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے مجدد اور مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے والے اور ان کو اپنے لئے پسند کرنے والے بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور بحث کرنے والے یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں ان کی صحبت سے بھاگنا چاہئے چہ جائے کہ ان کو مرشد یا پیر بنانا یا ان سے بیعت کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اس کا امتحان یوں کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق ادا کرتا ہے یا نہیں اگر ان میں سے کسی بات میں خلل پاؤ مثلاً دیکھو کہ اس میں غرور ہے یا دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے یا دنیاداروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش

Marfat.com

رکھتا ہے یا دنیا کے لٹے اللہ کے بندوں سے جھگڑتا ہے ناشکم ناشکا مقتدے چلاتا ہے یا دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئین بڑھ چڑھ کر جانتا ہے اُن کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے اپنے تئین بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال کرتا ہے تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اُس کی صحبت میں رہو یا اُس کو اپنا مرشد بناؤ اُس کی صحبت تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد کرے گی۔

اَلزَّمُوْا سَمْتَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد ﷺ کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر)

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ اچھی خصلت اور اچھی چال چلن اماتداری ہر معاملہ میں سچائی حلال کاری سے پرہیز خلق خدا پر مہربانی اور شفقت رحم و کرم خوش کلامی شیریں بیانی ہنس مکھی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

لِلْمُسْلِمِ سِتُّوْنَ حَقًّا وَّاحِدٌ مِّنْهَا تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حق ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے والے کے لئے دعا کرے۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیُشَمِّتُ اَخِیْهِ اِذَا عَطَسَ فَیُطَالِبُهٗ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا جواب نہیں دیتا آخرت میں اُس سے باز پرس ہوگی مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک کا جواب دے سکتا ہے۔ یرحمک اللہ کہہ سکتا ہے اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے درود شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعضے علمائے اہلحدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ جس کو دعائے شنود بھی کہتے ہیں امام جواد سے منقول ہے کہتے ہیں یہ دعا تیر بہ ہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج ہے واللہ اعلم۔

سَمْحٌ۔ چکنا۔ یدہ مرہ۔

سَمَاجَةٌ بمعنی قباحةٌ۔ بُرائی بدوضعی۔

تَسْمِیْحٌ بُرا بدوضع بدصورت کرنا

عَاتَبَ فِیْ کُلِّ جَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِیْدًا بِلَی سَمَّجَهَا۔ اُس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت اُٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اُس کو بدصورت کر دیا ہے۔

سَمْحٌ یَا سَمَاحٌ یَا سَمَاحَةٌ یَا سَمُوْحٌ یَا سَمُوْحَةٌ یَا سِمَاحٌ سخاوت کرنا، دینا مراد پوری کرنا راضی ہونا، سخی ہونا۔

سَمُحَ یَا سَمَحَ۔ سخی ہونا۔

تَسْوِیْحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا، بھاگنا نرمی کرنا، نرم ہونا۔

اِذَا الْفَرَسُ جَعَ عِنَانَهٗ فَسَمَحَ۔ جب گھوڑے کو زور نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کرنا عاجزی اور شیریں کلامی سے اپنا کام نکال لے۔

مُسَامَحَةٌ۔ نرمی کرنا، درگذر کرنا چشم پوشی کرنا بخش دینا، غلطی کرنا۔

Marfat.com

أَسْمِحْ يُعْبَدِيْ يُسَامِحْكَ اللّٰهُ إِلٰى عِبَادِهٖ۔
میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اُس کی خطاؤں سے درگذر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحَ اَوْ اَسْمَحَ کا ایک ہی معنی ہوتا ہے کہا اُنہوں نے کہا اَسْمَحَ بعد ہوا اِسْمَحْ یُسْمَحْ لَكَ۔ تو بندگانِ خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اُن سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

اَلسَّمَاحَةُ رِبَاحٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اُس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کی دوکان پر بہت مال خریدتے ہیں اور جو سودا گر سخت گیر ہوتا ہے دین لین میں سختی کرتا ہے اُس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا۔ سادی سیدھی آذان دے (اُس میں گانے کی طرح تال سُر نکالنا حرفوں کو بڑھانا، لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

كَانَ سَمْحًا سَهْلًا۔ آنحضرت ﷺ نرم اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)

اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)

لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِحُرُوْجِهٖ۔ آنحضرت ﷺ مینا سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو نکلنا آسان ہو (نہ اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے)

وَلٰكِنْ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ۔ بیں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دیکر۔

خِيَارُكُمْ سُمَحَاؤُكُمْ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)

اَلسَّمَاحَةُ اَلْعَدْلُ وَالْعَفْوُ وَالْيُسْرُ سماحت کیا ہے سُننا اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتبار رکھنا اُس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے

اَلسَّمَاحَةُ اَلْجَائِيَةُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا اُس کو خالی نہ پھرانا اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا۔

سَمْحُ الْكَفَّيْنِ يَقُوْمُ الظَّهْرَيْنِ۔ ہاتھوں کے داتا، زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سِمْحَاقٌ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی سے اوپر ہوتی ہے اور اُس زخم کو جس سے جو اُس جھلی تک پہنچ جائے۔

سُمْحُوْقٌ۔ لمبا کھجور کا درخت۔

سَمَاحِيْقُ الْغُيُوْمِ۔ ابر کے باریک باریک ٹکڑے۔

سَمْخٌ۔ نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا۔

كَانَ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ سِمَاخَيْهِ۔ آنحضرت ﷺ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے۔

اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ۔ اُن کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے)

سَمْدٌ۔ ہمیشہ۔

Marfat.com

سُمُوْدٌ۔ غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا ماہر ہونا، حیران ہو کر کھڑے رہنا، غافل ہو جانا، سر اُٹھانا۔

تَسْمِیْدٌ۔ بال مونڈھ ڈالنا جیسے تَسْبِیْدٌ ہے۔

اِسْمِیْدَادٌ۔ غصہ سے پھول جانا۔

سَمِیْدٌ۔ میدہ۔

اِنَّهُ خَرَجَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَیَا مَا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ سَامِدِیْنَ۔ حضرت علی رضؓ باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے نماز کے لئے اُن کا انتظار کر رہے تھے فرمایا مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں سَامِدٌ کہتے ہیں اُس شخص کو جو سر اُٹھائے سینہ باہر نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم لوگ کیوں کھڑے ہوئے حکم تو یہ ہے کہ جب امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں ورنہ بیٹھے رہیں۔

مَاهٰذَا السُّمُوْدُ۔ یہ سامد رہنا کیسا بعضوں نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور بیہوشی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اَیْ مُسْتَكْبِرُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اُس کا معنی یہ ہے تم غرور ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر قبیلہ کے محاورہ میں اُس کا معنی یہ ہے تم گاتے رہتے ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔

اُسْمُدْ لَنَا۔ یعنی کچھ گا کر سنانے کے لئے گا جلالین میں ہے وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کا معنی یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو متوجہ ہو کر نہیں سنتے کہ ان نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے تاکہ آنحضرت بھول جائیں اور دوسرے لوگ اُس کو سُن نہ سکیں۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ یُسَمِّدُ اَرْضَهٗ بِعِذْرَةِ النَّاسِ ایک شخص اپنی زمین میں کھاد کے طور پر آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا حضرت عمرؓ نے کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اُس کی پیداوار لوگوں کو کھلائے۔

سَمَادٌ۔ کھاد جیسے گوبر سبزہ وغیرہ۔

اِسْمَادَّتْ رِجْلُهَا۔ اُس کا پاؤں سُوج گیا۔

اِسْمَدَّادٌ اور اِسْمَادٌ۔ ہلاک ہوا، تباہ ہوا۔

سَمَادِیْر۔ وہ کالے کالے پھٹکے جو ضعف بصارت میں یا اثر کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔

اِسْمَدَّ بَصَرُهٗ۔ اُس کی آنکھ میں سماد ہو گئیں

سُمْدُوْر۔ بادشاہ۔

سَمَنْدَر۔ ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے اُسکو سَمَنْدَر بھی کہتے ہیں۔

سَمِیْدٌ۔ میدہ جیسے سَمِیْدٌ دال بہلہ سے۔

سَمَیْدَعٌ۔ سردار کریم النفس شریف اُس کی جمع سَمَاذِعٌ ہے۔

سَمَیْدَعٌ۔ دال بہلہ سے غلط ہے۔

سَمُرٌ یا سُمُوْرٌ۔ جاگنا رات کو باتیں کرنا اگر مسلمان سے آنکھیں بھوڑنا پان للکر حرم کرنا چھوڑ دینا چرنا پینا کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے کثیرؒ ہے۔

مَا سَمَرَ السَّمِیْرُ یَا اَسْمَرَ السَّمِیْرُ یعنی ہمیشہ جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا

Marfat.com

رہے۔
مُسَامَرَةً اور تَسَامُرٌ۔ رات کو باتیں کرنا
اِنَّهٗ كَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ۔ آنحضرت کا رنگ گندمی تھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید۔
يَرُوْحُ هَاوِيَةً مُعْصَاغَاتٍ مِّنْ تَمْرِ الْاَسْمَرَاءِ جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو خریدار کو دوہ کا دینے کے لئے، تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوہنے کے بعد جب اُس کا حال معلوم ہو جائے) کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دیدے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اُس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دیدے تو وہ اور بات ہے ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَلْاَسْمَرَاءِ ہے یعنی ایک صاع اناج کا دیدے نہ گیہوں کا ایک روایت میں مِنْ طَعَامٍ سَمْرَاءَ ہے۔ یعنی گیہوں کا ایک صاع دیدے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے مُرَدَّةً مِثْلَ لَبَنِهَا قَمْحًا۔ جتنا دودھ لیا ہو اُس کا دُوگنا گیہوں دیدے۔
فَسَمَرَ عَيْنَهٗ۔ اُن کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (داغ دیا) کیونکہ انہوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اُس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اُس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)۔
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُسْمِلْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُسَمِّرْهَا ایک روایت میں فَلْيُسَمِّرْهَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اُس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اُس کو چھوڑ دے۔
مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا هٰذَا السَّمُرُ۔ ہمارے کھانے کو سوا سَمُر کے اور کچھ نہ تھا سَمُر اسم جمع ہے سَمُرَہ کی سَمُرات اُس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا، اُس کے پھل کھاتے ہیں یا اَضْحَابُ السَّمُرَةِ۔ اے سمرہ کے لوگو یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اِس درخت کے تلے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی یعنی بیعت الرضوان۔
اِدْجَاءُ رُجُلِهَا مِنَ السَّامِرِ۔ اتنے میں اُس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا سَامِر اسم جمع ہے جیسے باقِر اور حَامِل یعنی گائیں اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَمَرَ الْقَوْمُ يَسْمُرُوْنَ فَهُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ۔ یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں۔ اِن بات کرنے والوں کو سُمَّارٌ اور سَامِرٌ کہتے ہیں۔
اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرت ﷺ نے اِس سے منع فرمایا اس لئے کہ سونا موت کی بہن ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے یا اس لئے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی) اصل میں سَمَر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے۔
لَا اَطُوْرُ بِهٖ مَا سَمَرَ سَمِيْرٌ۔ یعنی اُس کو کبھی ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا

Marfat.com

قائم ہے یعنی زمانہ سمیر زمانہ کو بھی کہتے ہیں۔
لَا أَفْعَلُهُ مَا سَمَرَ أَنَا سَمِيرٌ۔ میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں حصے (رات اور دن) قائم ہیں۔
كَانَ يُسْمَرُ عِنْدَهُ۔ رات کو اُن کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے سِمِّيرٌ۔ داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے۔
أَسْمَرُ سُمْرٌ۔ گندم گوں، بھورے (نیزے)
أَسْمَرَانِ۔ پان اور گیہوں یا پان اور نیزہ
مَسْمُورٌ۔ سخت بدن، دُبلا۔
سَامَرْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔ میں نے حضرت علیؓ سے رات کو باتیں کیں۔
سَمُّورٌ۔ ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں۔
فَأْيُ سَمُرَةٍ فَاسْتَظَلَّ بِهَا۔ ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اُس کے سایہ میں بیٹھے۔
وِسْمَارٌ۔ کیل مسامیر جمع۔
سُمْرُ الْحَجَايَا۔ گندم گوں پاؤں کی پٹھوں والے۔
سَمَسَرَةٌ۔ خرید و فروخت کرنا، دلالی کرنا۔
لَمَّا نَسَبَ السَّمَاسِرَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُمُ التُّجَّارَ۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں لوگ ہم کو سماسرہ کہا کرتے آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سماسرہ وہ شخص جو بائع اور مشتری کے درمیان ہو کر معاملہ کراتا ہے ہمارے ملک میں اُس کو دلال کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)

لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اُس کا دلال (سمسار) نہ بنے (یعنی اُس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اُس کو بیچنے دے اِس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک زاں بیچنا چاہے یہ اُس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)
سَمْسَمَةٌ۔ دوڑنا۔
سُمَاسِمٌ۔ لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔
سَمْسَمٌ۔ لومڑی۔
سُمَاسَامٌ۔ بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز۔
فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا قِدَامَتْ مُحْتَشُوا حَاتُهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ۔ وہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکلیں گے گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلط ہے اور صحیح حَاتُهُمْ عِيدَانُ السَّاسَمِ ہو یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہو کر۔
سَمْطٌ۔ گرم پان ڈالکر بال نوچنا نکلا دینا تیز کرنا۔
سُمُوطٌ۔ خاموش رہنا بھوکا جانا۔
تَسْمِيطٌ۔ چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔
سِمْطٌ۔ بار گینے یا موتیوں کا۔
سِمَاطٌ۔ دسترخوان۔ صف۔
مَا أَكَلَ شَاةً سَمِيطًا۔ آپ نے بال نوچی ہوئی سمجھی ہوئی بکری نہیں کھائی۔
شَاةٌ مَسْمُوطَةٌ۔ کھال سمیت بھنی ہوئی بھیڑ جس کے بال گرم پانی سے نکال لئے گئے ہوں یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے طیبی

Marfat.com

نے کہا کھال نکال نے کے بعد جو نگری بھنی جائے اُس کو سُمّط کہتے ہیں۔

مِنْ سُمُطِ الْاَدَمِ۔ موتیوں کی لڑیوں میں سے ہر سُمّط کی جمع ہے یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوئے ہوں خالی دھاگے کو سلک کہیں گے۔

رَأَیْتُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْلًا اَسْمَاطًا۔ میں نے آنحضرتؐ کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سَمَط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دو سرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔

نَعْلٌ اَسْمَاطٌ جیسے ثَوْبٌ اَخْلَاقٌ اور بِئْرٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں۔

حَتّٰی سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ۔ صف کے کنارے تک سلام کیا یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے

لَنَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ سِمَاطَیْنِ۔ ہم صف باندھ کر دونوں کنارو دں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔

سِمَاطٌ کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار اُس کے دونوں کنارے۔

بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ۔ دونوں صفوں کے درمیان

کَانَ فِی السِّمَاطِ صف میں تھا۔

فَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ سِمَاطَیْنِ فَلَبّٰی الْحَجَّ۔ آنحضرتؐ میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔

فَقَامُوْا یَعْنِیْ الْحُجَّابَ وَالْبَوَّابَ اَسِمَاطَیْنِ۔ چوکیدار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکریؒ کے آنے کے ساتھ ہے)

بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَہٗ بِالسِّمْیَطِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالسِّعْیَدَۃِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالْاُثْنِیَۃِ وَالدَّرِیْسِ۔ آنحضرتؐ نے اپنی مسجد کو اینٹ کی بنائی پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ موزوں کر (یعنی دو دو اینٹ)

ھُمْ عَلٰی سِمَاطٍ وَّاحِدٍ۔ وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔

مَاسِمْطَتْ بِہٖ جس سے آراستہ کی گئی۔

سَمْعٌ یَا سِمْعٌ سُنْنا۔

تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ۔ سنانا۔

سَمَاعٌ۔ سُننا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو۔

سِمَاعٌ۔ گانا۔

سَمِیْعٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصۂ الٰہی ہے جیسے بَصِیْرٌ۔ ہر چیز کا دیکھنے والا۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اُس کی سنتا ہے اُس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے یہاں سارے صیغے قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں۔

اِسْمَعْ دُعَائِیْ۔ میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر۔

قُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰہُ۔ تم لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں

Marfat.com

نہیں الحدیث کا مذہب یہی ہے)۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ - تیری پناہ
اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔
سَمِعَ سَامِعٌ بِمُحَمَّدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَاءٍ بِهٖ
عَلَيْنَا - سننے والے کو چاہئے کہ سن لے اور
گواہ کو چاہئے کہ گواہ رہے، ہم نے اللہ کی تعریف
کی اُس نعمت پر جو اُس نے ہم کو عطا فرمائی
یا اُس کی آزمائش اور امتحان پر تو بلاعرب
کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل
ہوتی ہے۔ سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے
والا اُس کو دوسروں کو پہنچا دے۔ بعضوں
نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ
سننے والے نے سن لیا۔ جو ہم نے اللہ کی
تعریف کی۔
اِنَّكَ لَاَنْتَ السَّمِيْعُ الْمُجِيْبُ - تو مُردوں کو (یعنی
کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس
آیت سے سماعِ موتیٰ کی نفی نہیں نکلتی جیسے
حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع
سے یہاں سماعِ اجابت مراد ہے۔ جیسے
اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث
سے سماعِ موتیٰ ثابت ہے جیسے اوپر گذر
چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام
جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں اسی کے قائل
ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اُس کا انکار کیا
ہے مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتیٰ
کا معنی یہ ہے کہ تو اُن جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا
جن کو اللہ تعالےٰ نے جاہل بنایا ہے تو یہ آیت
اُس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔ مَا اَنْتَ
بِاَسْمَعَ مِنْ هٰؤُلَاءِ - یعنی تم اُن سے زیادہ
نہیں سننے جو آگے مذکور ہوں گی۔
اَيُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ - کونسا وقت ہے جس
میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے
اُس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔
فَسَمِعْتُ مِنْهُ كَلَامًا لَمْ اَسْمَعْ قَطُّ فَوَدِدْتُ لَوْ
اَسْمَعُ مِنْهُ - میں نے آپ کا ایسا کلام سنا
کہ اُس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا
دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں
سنا۔
مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ
سَامِعَ خَلْقِهٖ - جو شخص لوگوں کو اپنے نیک
کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا
طالب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات
کی سنتا ہے اُس کا حال لوگوں کو سنائے گا
ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِهٖ - یعنی اللہ تو
بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے
والی ہے اُس کو سنائے گا ایک روایت میں
اَسَامِعَ خَلْقِهٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اُس کا
حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا۔
مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف
شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا
کی رضامندی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اُس کا حال
اپنی مخلوق پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں
ہے ریاکار ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالےٰ
قیامت کے دن صرف اُس کے نیک کاموں
کا ثواب اُس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں تو
اُس کے نیک کاموں کا بدل اُس کو بھی ملے گا کہ
اللہ تم بھی زبانی اُسکی خوش کر دے گا دینے لینے کا
کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک

Marfat.com

بادشاہ کی تعریف میں لکھا اُس کو سنا یا خوش کیا بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھ کو کل ایک لاکھ روپیہ اس کے صلہ میں دوں گا جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا تو عجب بیوقوف ہے ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا میں نے بھی ایک بات کہکر تجھکو خوش کر دیا دین لین سے کیا مطلب بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُشکال سب لوگوں کو سنائے گا اُس کو فضیحت کرے گا کہ اُس نے یہ نیک کام میری رضامندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریا کار اور مکار اور شہرت اور نامور ی کا طالب تھا۔

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ۔ جو شخص لوگوں کو عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی جاہ کن راچاہ درپیش) جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اُن کو بدنام کریگا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل وخوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بڑا بول نہ بولو تو کہیں وہی پیش آئے)

اِنَّہٗ فَعَلَہٗ سُمْعَۃً وَّ رِیَآءً۔ اُس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضامندی کے لئے۔

فائدہ :- ریاکاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتی ہے اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اُس کا عمل ضائع ہوگا آخرت میں کچھ ثواب اُس کو نہیں ملیگا پر دوسرے کسی مسلمان کو اُس کی نسبت یہ کہنا کہ مخلص نہیں ہے ریاکار ہے شہرت اور نامور ی کا طالب ہے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا سخت حاسد اور شقی ہے وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے اگر کوئی بُرا کام کرے تو اُس کو بُرا کہتا ہے اگر نیک کام کرے جب بھی اُس کو بُرا کہتا ہے ریاکار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے وہ اس ڈر سے ہرگز کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریاکار قرار دیں گے پس یہ شخص مُتَمَنِّعُ الخَیر مَنَّاعٍ لِّلخَیر معنے ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستایش کرے تاکہ اُن کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اُس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اگر اُن کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرت نے جو اس حدیث میں فرمایا کہ اُس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی اللہ تعالیٰ آپ کو بعضوں وقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔

اَتَرَوْنِیْ اُحَدِّثُ سَمَّعَکُمْ۔ کیا میں تم کو سنا تا ہوا اُن سے بات کرتا ہوں یعنی مجھ کو حضرت عثمان رض سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں اُن کو سناتا ہوں تم سے یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے ایک روایت میں اِلَّا سَمَّعَکُمْ ہے ایک میں اِلَّا بِسَمْعِکُمْ

Marfat.com

ایک میں اُسمعکم ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں اُن سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سُنا کر۔
لَا تُخْبِرُ اُخْتِیْ فَتُصِیْبَھَا اَخَابُ بْنُ وَائِلٍ بِیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا۔ اس بات کی خبر میری بہن کو مت کرو وہ بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں۔
خَرَجَ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا۔ یعنی بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا۔
اُلْقِیْ نَفْسَکِ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دے جس کا حال کچھ نہیں جانتا زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے۔ یعنی اُن کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔
مَلَاءُ اللّٰہِ مَسَامِعَہٗ۔ اللہ نے اُس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی۔
اِنَّ مُحَمَّدًا اُنْزِلَ یَثْرِبُ وَاِنَّکُمْ حَنَقٌ عَلَیْکُمْ نَفْیُہٗ وَنَفْیُ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمد یثرب یعنی مدینہ میں جا کر اُترے ہیں جی اپنا بہت غصے میں ہے کیونکہ تم نے قرآن کو ایسا نکال کر پھینک دیا۔ جیسے چیچڑی (کوچڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو کوچڑی اُس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے کوئی حصہ اُس کا کان پر باقی نہیں رہتا مطلب یہ ہے کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ اُن کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)
اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُسَمْعًا۔ فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیجدے مُسْمِعٌ بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے۔
مُزَمَّرًا۔ گلے میں لکڑی ڈالکر جو آواز دیتی ہو اُس کا بیان کتاب الزامیں گذر چکا۔
سَمِعَہٗ اَمْرًا۔ سنایا نہیں سنا۔
مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ۔ میں جو کہہ رہا ہوں اُس کو تم اُن سے بڑھ کر نہیں سنتے۔ (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈالدی گئی تھیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ تھیں اُن کا جسم گرایا تھا۔ روح نہیں مری تھی علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ اُن کو دنیاوی زندگی اُس وقت نہیں تھی وہ زندہ کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی جس کو حیات برزخی کہتے ہیں پھر قتادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اُس وقت اُن کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماع موتیٰ ثابت رہے گا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اُن سے بات کی تھی ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام

Marfat.com

حرکت نہیں کرتا مگر اُس کا کام موجب اللہ کی رضامندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اُس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کو تجرید اور تفریداور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں۔

وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ کہ میں نے اُس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرت کا کوئی صحابی وہاں باتی نہ رہا۔

فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ۔ پھر اللہ تعالیٰ (میدانِ حشر میں) اُن کو آواز سے پکارے گا جس کو دور والا اُس طرح سنے گا جیسے نزدیک والا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی اُس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کو کانوں میں برابر آواز پہنچائے۔

مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبد اللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے پھر آنحضرت پر ایمان لائے) مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرت سے عبد اللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اُس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اوروں کے لئے

کریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدن یا جزء بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہو اور دفن کیا ہوا مٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے مرا حتاً سماع موتیٰ کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے مُردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اُس پر اجماع ہے مرف حضرت عائشہ سے اُس کا انکار منقول ہے اور اُن کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا۔

حَتّٰى إِنَّكَ لَتَسْمَعُهُ مِنْ مَخْبَئِهِ۔ تو گویا اس حدیث کو خود بیٹی سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اُس کو جو بہو بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے)

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔ مردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (اُن مردوں کا) چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ کی تائید ہوتی ہے)۔

قَالَ أَبُو زَيْدٍ يَسْمَعُونَ قَالَ يَسْمَعُونَ وَلٰكِنْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔ ابو زید نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماع موتیٰ کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی)۔

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطُشُ بِهَا۔ میں اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ اُس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیوقوفوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کا کوئی عضو

Marfat.com

بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرۂ بشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلال رضی کَیْفَ یَسْمَعُوْا ... وَاَنّٰی یُجِیْبُوْا۔ کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔

فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ۔ بُلانے والا اُن کو سنا سکے یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر اُن کو کوئی بلائے تو اُس کی آواز سن لیں۔

حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔ اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین نہ ہو جائے کہ حدث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا یہ شرط نہیں ہے بالاجماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا کافی ہے)

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِیْثَ۔ ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں اُن سے حدیث سنوں۔ ایک روایت میں فَاَسْمَعُ ہے یعنی اُن سے حدیث سن لے۔

لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ۔ اگر میں نے یہ حدیث آنحضرت ؐ سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو اُس میں شک ہوتی) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سنے وہ بیان کرنے کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرت ؐ نے فرمائی۔ اُس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہیے۔

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ التَّغْلِبِیِّ۔ میں اُن کو تغلبی کی آواز نہ سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برستا رہتا گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی اُن کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا۔ حضرت عباس ؓ آنحضرت ؐ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا اُنہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر اُن کو غصہ تھا وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اُتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اُتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم ان سب باتوں میں آنحضرت ؐ ساری بستی والوں سے افضل تھے)

فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ یَتَذَاكَرُوْنَ۔ باہر نکلا اُن کے نزدیک پہنچے اُن کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَتَعَجُّبَكُمْ اَلَا اُدَاسِیْكُمْ حَبِیْبُ اللّٰهِ۔ میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کی تمام فضیلتیں جمع ہیں جیسے خلّت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حسن حضرت یوسف کا الخ پھر خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)

Marfat.com

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ یہ دونوں (یعنے حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ) کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے (کان اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سُننے اور اُس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سُنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں اُن میں غور کرتے ہیں)۔

اِنْ کَانَ یَسْمَعُ مِلْکُھُمْ نَا۔ جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اُس کو سُنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اُس کو بھی وہ سُن لے گا کیونکہ وہ اپنے عرش معلّٰی پر ہے جو کروڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اُس سے برابر ہے اگر وہ سُنتا ہے تو سب سُنتا ہے اور جو نہیں سُنتا تو کچھ نہیں سُنتا)

فَلَمَّتُہٗ یُسْمِعُ النَّاسَ۔ اُس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا اُسْئِلُ عَنْ وُضُوْءِ الْبَدَنَۃِ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ۔ تم نے جابرؓ سے بدنہ کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو اُن سے پوچھا گیا تھا اُنہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّیْقِ یَا خَیْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَہٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٌ مِّنْ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو (لوگوں پکارا "یا خیر الناس" یعنی سب آدمیوں میں بہتر اُنہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے سورج جن لوگوں پر نکلا اُن میں عمر سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمرؓ سے افضل ہیں مترجم کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع وانکسار فرمایا ان چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بتاتا تھا ایک بار حضرت امام حسینؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے اُنہوں نے کہا آپ کے والد ماجد پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ اسی لئے محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ ان چاروں میں کسی کو دوسرے پر بن جمیع الوجوہ ففضیلت نہ دینا چاہئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بیان کرنا کافی ہے اگر اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل و مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَمْ یَسْمَعْ بَعْضُہٗ لَقَدْ سَمِعَ کُلُّہٗ۔ اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اُس نے سب سنا ہوگا۔

یَکْرَہُ الرِّفْعَۃَ وَیُشْنَأُ السُّمْعَۃَ۔ مومن بلند پروازی کو بُرا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور ستاوے سے دُشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاہد خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَۃً فَاَفْشَاھَا۔ جو کوئی مسلمانوں

Marfat.com

میں بھیائی کی بات سے پھر اُس کو مشہور کر دے
(لوگوں میں اُس کا چرچا پھیلائے)

اَلْمَیْتُ لَا یَقْرَبُ مَسَامِعَهُ النَّافُوْرُ مُرْدے کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔

اِسْمَاعِیْل۔ مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ کے علّاتی بھائی تھے۔

اِسْمَاعِیْل۔ امام جعفر صادقؒ کے بڑے صاحبزادے تھے وہ اپنے والد کی زندگی میں گزر گئے اُن کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے نہیں کسی نے کہا اُن کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعضوں نے کہا موسیٰ کاظم اُن کے چھوٹے بھائی امام ہوئے اثنا عشری مگر اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص ایران سے بمبئی میں آئے اُن کا نام آغا خاں وہ ایران کے معززین میں سے تھے اُن کی نسبت عجیب عجیب باتیں زبان زد خلائق ہیں وہ اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ مشرب رکھتے تھے۔ اب تک اُن کے پوتے آغا خاں ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ و صادق برگردنِ راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد کی تعلیم کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کچھ روپیہ لیکر رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ روپیہ لیکر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں جو کوئی اُن کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا ضوا کے نام رقعہ لکھ دیتے ہیں وہ اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہو اس کو بہشت میں ایک بالاخانہ دلوا دینا معلوم نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہیں۔ انا للہ وانا الیہ

راجعون اگر صحیح ہیں تو اللہ اُن کو ہدایت کرے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔

فُلَانٌ مِّنِّیْ بِمَرْأَی وَّمَسْمَعٍ۔ میں فلاں شخص کو دیکھ رہا ہوں اُس کی بات کو سن رہا ہوں۔

اِسْمَعَدَّ۔ غصّے میں بھر گیا اُس کے انگلیوں کی پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے۔

سَمْعَمٌ۔ ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑیئے کی صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمْعَمٌ چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت اور دُبلا۔

سَمْعَمٌ کَالثَّنِیِّ مِنْ جِنٍّ میں ہلکا پھلکا تیز چالاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔

وَسَمْاسٌ مُتَمَزِّقُ الشَّعْرِ سَمْعَمٌ۔ اُس کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف ہے (ہلکا پھلکا)

اِسْمَعْدَادٌ۔ غصے میں بھر جانا اُنگلیاں پھول جانا جیسے اِسْمَعَدَّ ہے۔

سِمَعْدُدٌ۔ لمبا مغرور۔ احمق۔

اِنْ تَصِلْ حَتّٰی اِسْمَعَدَّتْ رِجْلَاہُ۔ آپ نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔

مُسْمَعِدٌّ۔ متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔

اِسْمَعَدَّ الْجُرْحُ۔ زخم سوج گیا۔

سَمْكٌ۔ بلند کرنا اوپر اُٹھانا۔

سَمَاكَةٌ۔ بلند ہونا۔

تَسْمِیْكٌ۔ بلند کرنا۔ پتلا کرنا۔

تَسَمُّكٌ۔ بلند ہونا۔

سَمَكٌ۔ مچھلی۔

سَامِكٌ۔ بلند اونچا۔

Marfat.com

سَمْكٌ۔ چھت مکان کی اونچائی۔
بَارِئُ الْمَسْمُوْكَاتِ۔ آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔
فَاِذَا هُوَ بِالسَّمَاكِ فَقَالَ قَدْ رَاٰكُمُ اللّٰهُ الْفَجْرَ فَاَوْتَرَ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا تو اُن کو سماک دکھلائی دیا کہنے لگے اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اُس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اُس کو سماک رامح کہتے ہیں دوسرا جنوب کی طرف اُس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اُس کو سماکِ اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار بعضوں نے کہا سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برجِ میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماکِ اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)
سَمَكَةٌ۔ ایک مچھلی۔
سُمَيْكَةٌ۔ چھوٹی مچھلی۔
مِسْمَاكٌ خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند ہتا ہو
اِيَّاكُمْ وَاَكْلَ السَّمَكِ فَاِنَّ السَّمَكَ يَسُلُّ الْجِسْمَ۔ بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو ڈبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو مٹاپے کا عارضہ ہو اُن کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فسادِ خون پیدا کرتی ہے)
سَمَلٌ۔ کانی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا۔
آنکھ پھاڑنا۔ صلح کرانا۔
سَمَالَةٌ۔ پُرانا ہونا جیسے سُمُوْلٌ اور سُمُوْلَةٌ ہے
تَسْمِيْلٌ۔ کانی صاف کرنا۔
سَمْلَةٌ۔ تھوڑا سا پانی کانی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے اُس کی جمع سَمْلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُوْلٌ آتی ہے۔
وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔ اُن کی آنکھیں پھوڑ دیں (سلائی سے یا کانٹے سے)
وَلَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ۔ ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَمَلَ الثَّوْبُ یا اَسْمَلَ کپڑا پُرانا ہوگیا۔
ثَوْبٌ سَمِيْلٌ۔ پُرانا کپڑا
وَعَلَيْهَا اَسْمَالُ مُلَيْتَيْنِ۔ وہ پُرانی دو چھوٹی چادریں پہنتی تھیں۔
مُلَيْتَةٌ۔ تصغیر ہے۔ مُلَاءَةٌ کی یعنے تہبند۔
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا سَمْلَةٌ كَسَمْلَةِ الْاِدَامِ (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (نہلچھٹ غلیظ گدلا)
وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيْتَيْنِ كَاَنَّمَا اُبِرَ عُفْرَانٍ قَدْ نَقَضَتْ۔ وہ پُرانی چادریں پہنے تھا جن میں عفران لگائی گئی تھی اور عفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے۔
قَضٰى عَلِيٌّ فِيْمَنْ رَاٰى الْمَقْتُوْلَ اَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ۔ جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے اور قاتل کا شریک اور مددگار ہو اُس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔
اَبُوْ سِمَالٍ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔
سَمْلَجَةٌ۔ ہلکے ہلکے گھونٹ لینا۔

Marfat.com

سُمَالِیہ۔ میٹھا دودھ۔
سَمَلَۃٌ۔ ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا۔
سَمَلَعٌ۔ بھڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں۔ اَنْتَ سَمَلَعٌ ہَمَلَعٌ۔
سَمَلَقٌ۔ تیز میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو۔ وَیُصْبِحُ مُعْہَدُھَا قَاعًا سَمْلَقًا۔ اُس کے عہد کا مقام ایک تیز میدان ہو جائے۔
سَمٌّ۔ زہر یا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر ملانا جانچنا عذر کرنا۔
سُمُوْمٌ۔ جلانا۔
سَمُوْمٌ۔ لُوٗ۔ گرم ہوا۔
مِنْ کُلِّ سَامَّۃٍ۔ ہر زہریلے جانور سے جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اُٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور، کنکھجورا بس کو پرند وغیرہ اُس کی جمع سَوَامٌّ ہے۔
بَیْضُ السَّامِّ۔ چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے
سَامٌ اَبْرَص۔ گرگٹ بڑی چھپکلی (رسلک)
عَرَفَ ذٰلِکَ الْعَامَّۃُ وَالسَّامَّۃُ۔ یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے۔
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ السَّامَّۃِ وَالْعَامَّۃِ۔ ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے
یُوْرِدُہُ السَّامَّۃُ۔ اُس کو موت کے گھاٹ پر لاتا ہے نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت تخفیف میم صحیح ہے یہودی انخضت ﷺ کو سلام کرتے تھے تو السَّامُ عَلَیْکُمْ کہتے یعنی تم مرو حضرت عائشہ نے کہا عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ۔ تم ہی مرو تم ہی بُرے ہو۔
فَاُتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ سِمَامًا وَّاحِدًا۔ اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ رہتی ہیں سوراخ میں (یعنی دخول فرج ہی میں کروند دُبُر میں)
سِمَامُ الْاِبْرَۃِ۔ سوئی کا ناکہ۔
سَمَامٌ۔ ہلکا پھلکا تیتر
سَمُّ الْفَارَۃِ۔ سنکھیا۔
سِمَّۃٌ۔ گانٹھ جانے پر اُبھرا
سُمَّۃٌ۔ بیتوں کا دستر جس پر میوہ درخت سوکھتا ہے۔
مَسَامُّ الْبَدَنِ۔ بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اُگتے ہیں یہ جمع ہے مَسَمٌّ کی
یَوْمٌ مُسِمٌّ۔ گرم ہوا کا دن۔
اَھْلُ الْمَسَمَّۃِ۔ عزیز و اقربا خاص لوگ۔
مَسْمُوْمٌ۔ جس کو زہر کھلایا یا پلایا یا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو۔
تَصُوْمُ فِی السَّفَرِ حَتّٰی اِذَا لَقِیَتْھَا السَّمُوْمُ۔ حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے اُن کو بتاب کر دیا ناتواں بنا دیا۔
غِذَاؤُھَا سِمَامُھَا۔ دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں یہ سَمٌّ کی جمع بمعنی زہر
جَعَلَتْ سَمًّا فِیْ لَحْمِہٖ۔ گوشت میں زہر ملایا
شَاۃٌ مَسْمُوْمَۃٌ۔ زہر آلود بکری۔
فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ سَمًّا۔ مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے سانپ کے مُنھ میں زہر کا دانت ہے اور اُس کو گوشت خاور زہر ہے بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اُس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے مکھی کو سر میں طلا کر لیں اور آنکھیں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے مکھی کا پہلے

Marfat.com

زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہر جانوروں کو بھی اللہ نے عقل دی ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک جمع کرتی ہے جب اُس کے سڑ جانے سے ڈرتی ہے تو باہر نکال کر اُس کو دھوپ دستی ہے اگر اُس کے اگ آنے کا ڈر ہوتا ہے تو دانے کو بیچ میں سے چیر کر ڈالتی ہے آدمی کے سوا صرف چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع کرتی ہے شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی سے بناتی ہے اور پہرے کے لئے مکھیوں کا ..... ایک جدا گروہ ہوتا ہے شہد لانے کے لئے ایک الگ گروہ ایک اُن میں بادشاہ ہوتا ہے ایک کو تو اُن ایک چھتہ کی مکھی دوسرے چھتہ پر جائے تو مار کر نکالدی جاتی ہے۔ بیّا اپنا گھونسلا لیسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے رات کو روشنی کیلئے اُس میں جگنو لاکر رکھتا ہے غرض پروردگار نے ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے اور اُس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)۔

سِیْخُرٌ - تل۔

سَمْسَمَۃٌ - سرخ چیونٹی سائر کے مقابل جب عائر آئے تو اُس کے معنے خاص لوگ اگر عائر آئے تو زہریلا جانور۔

سَمْنٌ - گھی، ملانا گھی کھلانا گھی اُس کی جمع **اَسْمُنٌ** اور **سُمُوْنٌ** اور **سُمْنَانٌ** ہے۔

سِمَنٌ - موٹا ہونا۔

سَامِنٌ اور **سَمِیْنٌ** - موٹا

تَسْمِیْنٌ - موٹا کرنا گھی دینا، گھی ملانا۔

سُمْنَۃٌ - موٹا کرنے کی دوا۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَتَسَمَّنُوْنَ - اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے، جو بہت کھا کھا کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)۔

وَیُظْھِرُوْنَ بِھِمُ السِّمَنَ - اُن میں مٹاپا ظاہر ہوگا۔

یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ - مٹاپے کو پسند کریں گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا کر اپنا تئیں موٹا کریں گے اگر خود بخود کوئی شخص موٹا ہو جائے تو اُس سے یہ حدیث متعلق نہیں ہے)۔

سَمَّانٌ گھی بیچنے والا روغن فروش۔

وَیْلٌ لِّلْمُسَمَّنَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ فَدْرَۃٍ فِی الْاِطْعَامِ - جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں موٹا بنائیں اُن کی قیامت کے دن خرابی ہوگی ہڈیوں کی ناتوانی سے۔

اُرِیْ بِسَمْکَۃٍ مَشْوِیَّۃٍ فَقَالَ لِلَّذِیْ جَاءَ بِھَا سَمِّنْھَا - حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی لائی گئی تو اُس نے لانے والے سے کہا ذرا اِس کو موٹا کر کے لا وہ نہیں سمجھا مطلب یہ تھا کہ ٹھنڈا کر کے لا۔

اِسْتَسْمَنَہٗ - اُس کو موٹا سمجھا۔

سُمَانٰی - ایک مشہور پرندہ ہے۔

سُمَنِیَّہ - بُت پرستوں کا ایک فرقہ جو جنم کا قائل ہے محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار کو نہیں مانتا۔

سُمَّھَا - جھوٹ، لغو، بیہودہ۔

Marfat.com

سَمَةُ الْفَرَسِ سَمْوًا۔ گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانا۔

سَمَةُ الرَّجُلُ۔ آدمی دہشت زدہ ہو گیا

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ الشَّمِيْمَا جب اس امت کے لوگ اِترا تے اور تکبر کرتے چلیں گے

مُسِمَّةُ الْعَقْلِ۔ دیوانہ بے وقوف۔

سُمُوٌّ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا۔

سَمَا بِهٖ۔ اُس کو اونچا کیا۔

سَمَا الْقَوْمُ۔ لوگ شکار کے لئے نکلے۔

سَمَا الْبَصَرُ۔ بھکک لگ گئی۔

تَسْمِيَةٌ۔ نام رکھنا۔

مُسَامَاةٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا، بڑائی جتانا۔

اِسْمَاءٌ۔ بلند کرنا۔

وَاِنْ صَمَتَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ۔ اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اُس پر رونق آجائے۔

رَجُلٌ طُوَالٌ اِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُوْ۔ لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اُس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)

وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ حضرت زینب ہی اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی بیویوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب و نسب اور حسن و جمال میں)۔

سَمَا بَصَرِيْ۔ میری نگاہ اُٹھی

اَلْمُتَفَرِّدُ بِالسُّمُوِّ الْاَسْمٰى۔ اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا۔

خَرَجُوْا يَسْمُوْنَ لِمَنْ يَنَسَامُوْنَ كَاَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ۔ اپنی تلواریں لیکر اِتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نر اونٹ ہیں۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت نے جب یہ آیت اُتری تو فرمایا اِسکو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے۔ سبحان ربی العظیم۔

صَلِّ بِنَافِلَةِ اِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اُسکو سما کہہ سکتے ہیں اسی لئے مینہ کو بھی سما کہدیا کیونکہ وہ اوپر سے اُترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں

تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءَ السَّمَاءِ۔ یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو۔ (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا کرتے اس لئے کہ اُن کی زندگی بارش پر موقوف ہے اُن کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)۔

اَقْضِيْ مَالِيْ مُسَمًّى۔ میں قاضی ہوں میرا ہمنام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے)۔

مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا۔ جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اُس پر اطلاق کیا)

تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ میرے نام پر نام رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابوالقاسم کسی کی مت رکھو (بعضوں نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابوالقاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس وقت ہے جب کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔ بعضوں نے کہا

Marfat.com

یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابوالقاسم کہیں گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے بعضوں نے صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا تحریمی واللہ اعلم۔

اَنْشُدُکَ سُمُّوا اللّٰہَ وَکُلُوا (لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ بعضے لوگ گوشت ہمارے پاس لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اُس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھالو (یعنی کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے گو ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو کہ مانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے اگر کوئی ذبح کے وقت نہ کہے اور کھاتے ..... وقت کہہ لے تو کافی ہے

میں کہتا ہوں اکثر علماء اُس کے وجوب کی طرف گئے ہیں البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے۔

سَمَّانَا اللّٰہُ۔ اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَسَمَّانِیْ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا یہ اُبی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اِس پر اُبی بن کعب کو رونا آگیا یہ خوشی کا رونا تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شاہنشاہِ زمین و آسمان مالکِ کون و مکان۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے ہیں۔

سَمَّاہُ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا۔ نیا کپڑا پہنے تو اُس کا نام عمامہ ہو یا قمیض پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ الخ تک۔

تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ۔ اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام رکھو اور سب ناموں میں پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں جن سے اللہ کی بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے یعنی کھیتی کرنے والا۔

اَسْمَاءُ اللّٰہِ۔ اللہ کے نام جن میں اُس کی صفتیں مذکور ہیں (یہ نوے[99] پر تو نام ایک حدیث میں وارد ہیں مگر اُن کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور احادیث میں مذکور ہیں امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں اُن کا ذکر کیا ہے)۔

سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ۔ اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا دائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں جن سے اُن کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو ہیں نے چھری

Marfat.com

بائیں ہاتھ میں لی اور کاٹنا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے لیکن میں نے اُن کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہدیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے)۔

اِسْمُ اَعْظَمْ۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام (جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے) اس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے بعضوں نے صرف الحی القیوم امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ کے تین سو تک نام ہیں۔

سَطْلْ یُسَالُ عَلَیْہِ فَتَحْیِیْہُ السَّمَآءُ۔ ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اُس پر برسات کا پانی پڑے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَآءِ۔ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش تک جائے مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی، گواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ ذٰلِکَ ثَمَانِیَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا وَکَانَ عِنْدَ اٰصِفَ حَرْفٌ وَّاحِدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر حروف ہیں اُن میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمان ؑ) کو ایک حرف کا علم تھا اُس نے اُس کی برکت سے بلقیس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے سنگوا دیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اُن میں سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا آہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو اُن میں سے دو حرف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار حرف حضرت ابراہیم کو آٹھ حضرت نوح کو تیرہ اور حضرت آدم کو پچیس ۲۵ اور حضرت محمد ﷺ کو بہتر اَسْمَآءَ بنت عیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں اُن کے نطفہ سے محمد اور عبداللہ اور عون کو جنیں جب جعفر شہید ہوئے تو ابوبکر صدیق نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر کو جنیں پھر ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے یحییٰ اور علی جنیں۔ اَسْمَآءَ ابوبکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے۔

سُمَیَّۃ۔ زیاد کی ماں جس نے ابوسفیان سے زنا کرائی اور زیاد کو جنی اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ قتل جس نے امام حسین ؓ کو شہید کرایا۔ لعنۃ اللہ و غضب علیہ واعدّ لہ عذابا عظیما۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ النُّوْنِ

سَنَبٌ۔ زمانہ کا ایک ہمزہ جیسے بُرْھَۃٌ اور سَبْتَۃٌ ہے۔

سَنَاَبٌ۔ بڑا شر۔

سِنَاَبٌ۔ لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا۔

سَنْبٌ۔ زمانہ۔

سَنْوٌ یا سَنْیٌ۔ غصہ والا جھوٹا۔

سَنْبُوْسَقٌ یا سَنْبُوْسَکٌ۔ سموسہ جو آٹے اور گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں۔

سَنْجٌ۔ ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا۔

سِنَاجٌ۔ چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے۔

سَنْجَۃُ الْمِیْزَانِ۔ ترازو کا باٹ پتھر۔

Marfat.com

سَنِيْحٌ - چراغ

سِنْجَابٌ - ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور لطیف ہوتے ہیں۔

سُنْجُقٌ - جھنڈا اُس کی جمع سَنَاجِق ہے۔

سُنْحٌ یا سُنُوْحٌ یا سُنُوْحٌ پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریض کرنا پھیر دینا، آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا۔ دیر میں ڈالنا۔ چھوڑ دینا۔ بائیں جانب سے داہنی جانب آنا۔

سَانِحٌ - جو داہنی طرف سے آئے اُس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِيْدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس۔

سُنُحٌ - یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں۔

اَكْرَهُ اَنْ اُسْنَحَهٗ - مجھ کو بُرا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آجاؤں۔

فَاَسْنَحُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ - میں پلنگ کے پائنتی کی طرف سے کھسک جاتی۔ (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)

كَانَ مَنْزِلُهٗ بِالسُّنْحِ - ابوبکر صدیق کا مکان سُنْح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے)

اَعْرَفُ عَلَيْهِمْ عَنَاهُ سَنُحَاءُ - اُن پر ایسا چاپہ مار جو سامنے سے اُن کو پیش آئے (یعنی پکا ایک ہی) اُن کو غفلت میں رکھ کر اُن پر حاگر۔ مشہور روایت سَنَحَاءُ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

اَلتَّقْوٰى سَنْحُ الْاِيْمَانِ - پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے سَنْحٌ بہ کسر و سین جڑ اُس کی جمع اَسْنَاحٌ ہے

کذا فی مجمع البحرین۔

اِنَّا جُمَيْعَةٌ اِذَا خَلَوْنَا سُنَّحًا دُلَّادَنَا - جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرمشتوں کے بردوں کو اپنی اولاد کی برکت کے لئے اکٹھا کرتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شگاف میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں

سَنَحَ الظَّبْيُ - یعنی ہرن بائیں طرف سے نور ہوئی داہنی طرف جاتے ہوئے عرب لوگ دل کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں۔

اَلثُّمُوْمُ فِيْ خَمْسَةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الظَّبْيَ السَّانِحَ مِنْ يَّمِيْنٍ اِلٰى شِمَالٍ - نحوست پانچ چیزوں میں ہے اُن میں سے ایک اُس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے۔

مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ - اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے۔

سِنْحِفٌ - یا سِنْحَافٌ - بڑا لمبا۔ جوہری نے شَنْحَفٌ بہ شین وغائے معجمتین نقل کیا ہے۔

سَنْحَنْحٌ - جس رات کو نیند نہ آئے۔

سَنْحَنْحُ اللَّيْلِ كَاَنَّ جِنِّيًّا - میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں ایک روایت میں سَمْعَمٌ ہے۔ جیسے اوپر گذر چکا۔

سَنَخٌ - بجھ جانا۔ چمک جانا جیسے زَنَخٌ ہے۔

سُنُوْخٌ - راسخ ہونا مضبوط ہونا، جم جانا، بہت کھا لینا۔

تَسَنُّخٌ - طلب کرنا۔

سَنَاخَةٌ - بدبو۔ سڑا ہند، چمڑے کی بو

سِنْخٌ - جڑ۔

سَنَخٌ - اونٹ۔

ع۵ - صاحب مجمع البحرین نے ایسا ہی لکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کی غفلت ہے یہ سُنْحٌ کو جو غائے معجمہ سے ہے یعنی اصل اور جڑ ہے انہوں نے غائے مطلق سے سمجھا (منہ سلمہ ربہ)

Marfat.com

فَقَدَّمَ إِلَيْهِ إِهَالَةً سَنِخَةً ایک درزی نے آنحضرتؐ کی دعوت کی) اور یہ دوا جو دل آپ کے سامنے رکھی ایک روایت میں زَنِخَةً ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَلَا يَظُنُّ أَحَدٌ عَلَى التَّقْوَى سِنْخُ أَصْلٍ۔ پرہیزگاری پر جو مرد ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنْخٌ اور أَصْلٌ کا ایک ہی معنی ہے اختلافِ الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا۔

اَلتَّقْوَى سِنْخُ الْإِيمَانِ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے (صاحب مجمع البحرین نے اس کو حائے حطی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنْخٌ کی جمع أَسْنَاخٌ آتی ہے جیسے جِذْعٌ کی۔ جمع أَجْذَاعٌ ہے۔

سَنَدٌ۔ جس پر ٹیکا لگا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ۔

سُدُوْدٌ۔ اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔ چڑھنا، پچاس برس کے قریب عمر ہونا۔

تَسْدِيْدٌ۔ ٹیکا دینا۔ مضبوط کرنا، ستون لگانا۔

إِسْنَادٌ۔ چڑھنا، چڑھانا، دوڑنا، ٹیکا لگانا، حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا۔

اِسْتِنَادٌ۔ بناء لینا، بھروسہ کرنا۔

سِنَادٌ۔ زمرد سانولی اور ایک قسم کا جانور ہے جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو روی سے پہلے قافیہ میں ہو۔

رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْتَنِدْنَ فِي الْجَبَلِ۔ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں يَسْتَنِدُوْنَ ہے یعنی دو رہی تھیں اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُ حَتَّى كَانَ بَعْدُ۔ پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید اُن کو یاد آگئی)۔

لَيَتْرُكَنَّ سَبْعِيْنَ مُسْنَدًا۔ ستر سند میں ٹیکا لگانے کے لئے ہوں گی (یعنی بہشت میں)

ثُمَّ أَسْنَدُوْا إِلَيْهِ فِيْ مَشْرُبَةٍ۔ پھر ایک بالاخانہ پر اُس کے پاس چڑھ گئے۔

خَوَّجَ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ وَفُلَانٌ مُتَسَانِدَيْنِ۔ ثمامہ بن اُثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دیئے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر۔

اِنَّهُ رُؤِيَ عَلَيْهَا أَرْبَعَةُ أَثْوَابٍ سَنَدٍ۔ حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے۔ (ہر ایک قسم کی یعنی چادر ہے اُس کو مسند بھی کہتے ہیں اُس کی جمع أَسْنَادٌ ہے۔

إِنْ حَجَرْتُ وَجَدَ عَلَيْكَ بِالْمُسْنِدِ۔ ایک تحریر پر قدیم کتاب پائی گئی بعضوں نے کہا مسند قبیلہ حمیر کے خط کو کہتے ہیں۔

إِذَا حَدَّثْتُ بِحَدِيْثٍ فَأَسْنِدُوْهُ إِلَى الَّذِيْ حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقًّا فَلَكُمْ وَإِنْ كَانَ كِذْبًا فَعَلَيْهِ۔ جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اُس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہونچاؤ جس کی وہ حدیث ہے پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اُس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اُس کا وبال راوی پر ہوگا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام جعفر صادق کا قول ہے۔

دُجَاجَةٌ سِنْدِيَّةٌ۔ سند کی مرغی۔

Marfat.com

نَعْلٌ سِنْدِیٌّ۔ سندہ کا جوتہ مجمع البحرین میں ہے کہ سندہ ایک دریا ہے ہند میں اور یہ اُس سندہ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک گاؤں ہے بغداد کے نواح میں ایک شخص کو سِندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں سندی بن شاہک ایک وارد محبس کا نام تھا حبس کی قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا۔

سَنْدَان۔ لوہار کی وہ سل جس پر وہ لوہا رکھ کر کوٹتا ہے اصل میں یہ معرب ہے سندان کا جو فارسی لفظ ہے اُس کی جمع سَنَادِیْن ہے سندان بڑے مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

سُنْدِیَان۔ جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا بن گیا ہو۔

مُسْنَدِی۔ عبداللہ بن محمد بڑے محدث شہر میں

سَنْدَرَۃٌ۔ دو ڈنا اور ایک قسم کا ماپ ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے۔

سَنْدَرِیْ۔ جری بہادر لمبا، سخت شیر، عمدہ خراب ایک قسم کا پرندہ نیلگوں۔ نیزہ، جلد باز۔

اَعْطِیْکُمُ السَّیْفَ یَکِیْلُ السَّنْدَرَۃَ۔ میں تم کو تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب قتل کرتا ہوں ایک روایت میں اُوْفِیْکُمُ الصَّاعَ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ یعنی میں ایک صاع کے بدل تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں۔ صاع چھوٹا ماپ ہے چار مُدّ کا یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے ہو تو میں اُس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے حضرت علی رضؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق اور شاق تھے آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام کر دیتے (سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سَنْدَرَۃٌ وہ درخت جس کو تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سَنْدَرَۃٌ عجلت اور جلدی کو بھی کہتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ اَلسَّنْدَرَۃُ ایک مرد کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا۔

سِنْدَانُ رُوْسٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا کی طرح ارمینیہ سے آتا ہے۔

سُنْدُسٌ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق موٹا ریشمی کپڑا بعضوں نے کہا ریشمی نکیہ۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عُمَرَ بِجُبَّۃِ سُنْدُسٍ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا۔

سَنَوَرٌ۔ بدخلقی۔

سِنَوَّرٌ۔ سردار بلّا دُم کی جڑ اُس کی جمع سَنَانِیْرُ ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بلے کو سِنَوَّر کہتے ہیں اور مادہ یعنی بلی کو سِنَوَّرَۃ یا ہِرَّۃ کہتے ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں سِنَوَّرٌ، ہِرٌّ، قِطٌّ، ضَیْوَنٌ، خَیْدَمٌ، خَیْطَلٌ، دِعْمٌ، نَمِرٌ، اَھْلِیٌّ، بِسَّۃٌ۔ وغیرہ۔

لَا یَاْسَ بِفَضْلِ السِّنَوَّرِ۔ بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں اُس سے وضو یا طہارت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اَلسِّنَوَّرُ سَبُعٌ۔ بلی ایک درندہ جانور ہے (جیسے شیر چیتا بہیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح

Marfat.com

مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ ۔ شرافت اور بزرگی
کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی
دختر کی اولاد میں ۔ اور تیرا باپ تو غلام تھا دیحسان
کا شعر ہے)
هَاتُوْا كَجَزُوْرِ سَنِيْمَةٍ فِيْ غَدَاةِ شَبِيْمَةٍ ۔
لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں ۔
سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری
حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰی رُؤُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ
ایسی عورتیں جنکے سر دلے بختی اونٹوں کیطرح جوڑے ہونگے (یعنی بختی
اونٹوں کے کوہان کیطرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر
پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے ہندوستان
کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں
اس میں کیا حسن ہے ایسا کرنے سے تو اور
عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق
یا نتھنی پہننے سے)
ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ ۔ اُس کے کوہان کا اونچا حصہ
یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام ۔
ذُرْوَةِ سَنَامِ الْمَجْدِ ۔ شرافت اور بزرگی
کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف
اور عزت والا ۔
رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا ۔ آپ کی قبر اونٹ کے
کوہان کی طرح دیکھی ۔ قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اُس
کو بلند کر کے کوہان کی طرح بنانے اور تسطیح یہ ہے
کہ اُس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب
اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور
آنحضرت صلعم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو
مسطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ تسطیح سنت ہے
اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت
کی پیروی اُن کے مشابہت کے خیال سے موقوف
نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے
کا حکم ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ
یہ کہ زمین کے برابر کر دو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے
کیونکر ہو گا کذا فی المجمع ۔
ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ ۔ اسلام
کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام
کا اعلیٰ رکن فوت ہو گیا)
اِنْ اَعِشْ اِنْ تَعَلَّمْ فِی السَّنَامِ الْاَعْلٰی ۔ اگر میں
جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا
سَنَّمْتُ الْقَبْرَ ۔ میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان
کی طرح بنایا ۔
سَنٌّ ۔ تیز کرنا ، صیقل کرنا ، برچھے میں بھال لگانا سلوک
کرنا ، تیز چلانا ، ٹھیکرا بنانا ، آسان کرنا ، کھولنا
برچھے سے مارنا ، دانت سے کاٹنا ۔ دانت توڑنا
اوندھا کرنا جانوروں کو رمنہ میں چھوڑ دینا ایک
راستہ پر چلنا ۔ ایک طریق قائم کرنا ۔
تَسْنِيْنٌ ۔ تیز کرنا ، اچھا کرنا ۔ مضبوط کرنا ۔
اِسْنَانٌ ۔ بڑی عمر ہونا ، دانت اُگنا ایک طریق
قائم کرنا ۔ بہانا ۔
اِسْتِنَانٌ ۔ مسواک کرنا ۔
سُنَّةٌ ۔ طریقہ اور خصلت اور شریعت میں
سنت کہتے ہیں اُس کام کو جس کا آنحضرت صلعم
نے حکم کیا یا اُس سے منع کیا قولاً یا فعلاً اور
قرآن شریف میں اُس کا ذکر نہیں آیا ۔
کِتَابٌ وَّسُنَّةٌ ۔ قرآن شریف اور حدیث
یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے اُن میں
سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے ۔ مجمع البحار میں
ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن
یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہو اُس

Marfat.com

میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اُس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت ؐ نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک پہنزہ کام داہنی طرف سے شروع کرنا مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں اندر رکھنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پائخانہ میں اس کے برعکس کرنا و بلذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت ؐ نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا اگر کبھی کبھی ہو آنحضرت ؐ سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ نفلی برسبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہوئی ہے اور اُس کا ترک مکروہ اور بُرا ہے اور اگر برسبیل عادت ہو جیسے آنحضرت ؐ کے عادات اُٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اُس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ بُرا ہے۔

"شیعہ" مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت ؐ کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سُنّی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائیں اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چیخ خان کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور یہ مخالفین اسلام کو اسلام پر مضحکہ اُڑانے کا موقع دیتے ہیں بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور

اُن کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشی فاریابی اور چکڑالوی لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مَسْنُوْن۔ بدیوداد، چلتا صاف اب اس زمانہ کے عرف میں مسنون اُس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

اَرْضٌ مَسْنُوْنَۃٌ۔ جس کی گھاس کھالی گئی ہو۔

مَسْنُوْنَۃٌ۔ نیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَکَانَ سُنَّۃً۔ مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اُس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹتا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کس لئے کہ آنحضرت ؐ نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم۔

اِنَّمَا اَنْسٰی لِاَسُنَّ۔ میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو بستہ بتلاؤں اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو و نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرت ؐ نماز میں نہ بھولتے تو مجھ کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے اسلئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں بنابریں ہر یہ سَنَنْتُ

Marfat.com

أُسْتُنِّي الْيَوْمَ وَعُوِّذْ غَدًا۔ آج ایک طریقہ قائم کر لو اُس کو بدل ڈال بعضوں نے کہا غیر نکلا ہے غِیَّر سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو رہتے دے یعنی مگر آج تو قصاص کا حکم دینا فرض ہی کیونکہ اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر یہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہوتے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ اُن کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)۔

إِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ أَنْ تُقَاتِلَ أَهْلَ صَفْقَتِكَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَكَ۔ بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اُس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اُس سے لڑے (اُس کو مارے) اور اپنے طریقہ اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اُس کو توڑ نا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اُس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)۔

سَتُؤْتِيهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اُن سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو بعضوں نے اسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے۔

لَا يُنْقَضُ عَهْدٌ هُوَ عَنْ سُنَّةٍ مَأْجِلٍ۔ اُن کا عہد کسی چغل خور کی چُغل کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فساد کی لڑائی والے کی لڑائی

الْإِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی بھی طرح خبر گیری رکھی اُن کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ يَسُنَّكَ۔ آنحضرت صلعم نے اُترتے وقت محصب میں اُترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اُترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداءً بالنبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ۔ آنحضرت صلعم نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا اُن کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثروں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طواف قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعضے احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے اُن کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

Marfat.com

پر لحاظ نہ ہوگا)

سُنَّتْ طریقہ سنّتی کا بھی یہی معنی ہے۔

ایک روایت میں عَنْ شِیْعَتِیْ مَاجِلِ ہے معنی وہی ہے۔

اِلَّا رَجُلٌ یَرُوْدُ عَنَّا مِنْ سَنَتِیْ ھٰذِہِ الْاَعْاجِمِ۔ مگر وہ شخص جو ہم سے ان لوگوں کی چال پھیرے۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ جو شخص میرے طریق سے نفرت کرے اُس سے منہ پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو اصلی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اُس سے مجھ کو وہ تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا ہوں مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہو گیا مراد وہ شخص ہے جو آنحضرت ؐ کے سنت اور طریق کو بُرا سمجھے اُس کو مکروہ جانے یعنی عمداً جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر نہیں ہوتا مگر دوسرے مسلمانوں کو اُس کی تقلید درست نہیں بلکہ اُس کا قول سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا بڑا ہو یا چھوٹا لاکلام لاحد مع اللہ ورسولہ۔

مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ۔ جو شخص مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے اُس کو پسند کرے دمقلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ کوٹنا کپڑے پھاڑنا ڈاڑھی مونچھ منڈوانا ڈالنا اگرچہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں مگر اُن کو قائم کرنے والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا طیبی نے کہا شطرنج بازی اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ ہی جانتا ہے۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسُنَّہٗ۔ آنحضرت ؐ نے اُس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)

فَصَارَ ذٰلِکَ سُنَّۃً بَعْدُ۔ پھر اُس کے بعد یہی شریعت قائم ہوئی (کہ تین طلاق والی عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرا خاوند نہ کرے اور اُس سے صحبت نہ کرائے)

اگرچہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اُتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاوند کا اُس عورت سے جماع کرنا ضرور ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا گو تَنْکِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے

فَاِنْ سَھَا وَاَحْدِثَ رُدَّ اِلَی السُّنَّۃِ۔ اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اُس کو طریقہ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اُس کو بتلا دے)

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ۔ تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (اُن کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی اُنہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا ہر بات میں اُن کی مان لیتے گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی اُنہی کا شیوہ تقلید کے بعد اختیار کیا۔ ابو حنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اُس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں

Marfat.com

وغیرہ۔
مَنْ اَحْیَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ۔ جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے۔ قیاس یہ تھا۔ مِنْ سُنَنِیْ۔ یہ صیغہ جمع مگر روایت یہ صیغہ مفرد ہے۔
مَنْ کَانَ مُتَّبِعًا فَلْیَتَّبِعْ بِمَنْ مَاتَ (عبداللہ بن مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو تو) اُن لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور اُن کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعت کا ظہور ہو چلا تھا اِس لئے عبداللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا۔
مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً۔ جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادات میں یا آدابِ داخلاق میں)
فَاَئِمَّتُنَا مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی۔ وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔
فَمَسْكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)
عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ۔ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔
مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاقہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں گو اُن سے بھی نفس کی صفائی اور محبتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو اُن لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادات میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوّف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت ﷺ کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اُس کے سامنے سب سر اطاعت اور خدمتگذاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح جو سراسر متبع حدیث تھے اُن کی درویشی اور فقیری اسدرجہ پر پہنچی کہ اُن کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے اُن کو اپنا سردار مانا اور اُن کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل بن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اُس مرتبہ کو پہنچے کہ سید الطائفہ اور اولیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)
لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّجْعَلَ الصَّلٰوةُ فِيْ حِيْنِ اِسْتِنَاعٍ ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں

Marfat.com

گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اُس کو پڑھنا چاہئے ذبح کے وقت اُس کا پڑھنا سنت نہیں ہے اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے)۔

اِسْتَنَّتْ شُرُفًا اَوْشُرُفَيْنِ يا شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ۔ ایک دوڑ یا دو دوڑ اُس گھوڑے نے کی۔

شَرَفٌ۔ گھوڑے کا بھاگنا۔ جب اُس پر کوئی سوار نہ ہو۔ یعنی زعفر لگانا۔

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ

جاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں ایک زعفر لگاتا ہے۔

رَاَيْتُ اَبَاهُ يَسُنُّ يَسِيْفُهٗ كَمَا يَسُنُّ الْجَمَلُ۔ میں نے اُس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لیکر اس طرح سر پر لیکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اِدھر اُدھر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا) طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھائے اور زمین پر رکھے۔ اور پاؤں سے دوڑ جائے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسُنُّ بَعْدَ وَضُوْءٍ مِنْ اَرَاكٍ۔ آنحضرت پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے۔

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ۔ اور تیل لگائے مسواک کرے۔

فَاَخَذْتُ الْعَزِيْمَةَ فَسَنَنْتُهَا۔ میں نے وہ ڈالی (عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھیرائی (آپ کو مسواک کرائی)۔

فَسَعْنَاهُ اِسْتِيْنَانَ عَائِشَةَ۔ ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر رہی تھیں)

وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّتَسَنَّ۔ مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اور اُس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہئیں

بِعِفْتَاجٍ لَهٗ اَسْنَانٌ۔ اُس کنجی سے جس کے دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرَّكْبَ اَسِنَّتَهَا۔ اونٹوں کو اچھی طرح چرنے دو (خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسِنَّہ جمع ہوگی سِنّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعضوں نے کہا یہ سِنَانٌ کی جمع ہے یعنی نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب اُن کو خوب چرنے اور کھانے دو گے تو وہ موٹے تازے فربہ ہو جائیں گے اور اُن کے کاٹنے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھ اُس کے حوالہ کر دیا جس کے اُس نے اپنی جان بچائی بعضوں نے کہا سنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو خوب کھلا پلا کر)

هُوَ سِنَّةٌ وَنِيْفٌ۔ وہ اُس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ۔ جانوروں کو خوب چرنے دو (اُن کو خاطر خواہ چارہ اور پانی دو)

فَاَمَكَّنُوْا الرَّكَابَ اَسْنَانًا۔ اُنہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ۔ ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوٰۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مُسِنَّہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو بعضوں نے کہا بکری میں مُسِنَّہ وہ ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی

Marfat.com

مراد ہے اس حدیث میں۔

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً۔ یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مُسِنّہ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گایوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعضوں نے کہا بھیڑ یعنی پونا چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

یُسْتَثْنٰی مِنَ الضَّحَایَا الَّتِیْ لَمْ تُسِنَّ۔ قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نہ لگے ہوں (ازہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسِنَّ بکسرِ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو خفیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِیْهِ اَبْوَابًا لَا تَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنْهَا السَّلَمُ فِی السِّنِّ۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے جیسے جانوروں میں سَلَم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اُس کے بدل ٹھہرا لینا یہ جائز نہیں ہے کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگی برخلاف غلّہ یا پارچہ وغیرہ کے اُن میں جب اچھی طرح صفت بیان کردی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثُ سِنٍّ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گزر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے۔

بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اُس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہو اور دو سال گذریں تو بازل عائن ہو مطلب یہ ہے کہ گو میں نو عمر ہوں مگر عقل اور علم اور فہم و فراست میں کامل ہوں جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)۔

وَجَاءَتْ اَسْنَانُ اَهْلِ بَیْتِیْ میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا (اُن سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے آپ کی عمر اَسّی برس تک پہونچی تھی)

لَاَوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَةَ۔ میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روندوں گا۔

صَدَقَتِیْ سِنَّ بَکْرِهٖ۔ اُس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ سچ بیان کردے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لئے چُکایا اونٹ والے سے اُس کی عمر پوچھی اُس نے سچ سچ بیان کردی تب یہ خریدار نے کہا اُس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی)۔

فَدَعَا بِدُیُوْنٍ فَاَفْسَدَهَا عَلَیْهِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اُس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوار نے پیشاب کر دیا تھا۔

سَتَمُرُّ فِیْ بُطْحَاءَ۔ اُس کو کنکریلے میدان میں بہا دے (یعنی شراب کو جب اُس کی حرمت اُتری)۔

کَانَ یَسْتَنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا یَسْتَنُّ

Marfat.com

اُن کے مُنہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ ٹھہرتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے۔

فَسُنُّوْا عَلَيَّ الْمَاءَ سَنًّا۔ مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو۔

فَقَامَ رَجُلٌ فَنَهَاهُمْ السُّنَّةَ (آنحضرتؐ نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا سُنَّتْ چہرے کا وہ رخ جو سامنے ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا رخسارے کا تختہ)

وَكَانَ زَوْجُهَا مُسْتَسِنٌّ فِي بَيْتِ رَأْسِ کا خاوند ایک کنوے میں سڑگیا تھا (بدبودار ہوگیا تھا) اُس سے ہے حَمِيٌّ مَسْنُوْنٌ۔ سڑی بدبودار کیچڑ بعضوں نے کہا سُنَّ سے اَسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھیر لینا اُس کو ڈھانپ لینا۔

كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السُّنَّةِ۔ ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملا کر پڑھتے (یہ جمع کرنا الحدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بھاری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لئے لیکن مسافر کو تو بالاتفاق جمع درست ہے ہم صرف امام ابوحنیفہ نے اُس میں خلاف کیا ہے)

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ تم اپنے اور میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کرو (اُن کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرتؐ ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے اِسلئے اُن کی بھی پیروی کا حکم دیا جو نکہ اُن کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے۔

هُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ۔ قابیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اُسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ اَهْلِ الْقَاسِيَةِ ان اونٹوں کو بھیجدے اور اُن کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

اَلْفَرِيْضَةُ سُنَّةٌ وَالشَّدُّ سُنَّةٌ وَلَا تَقْصُرُ السُّنَّةُ الْفَرِيْضَةَ۔ نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد پڑھنا بھی سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اِس آیت سے یعنی فاقرأوا ما تیسّر من القرآن سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے۔

اَسْنَانٌ۔ دانت یہ جمع ہے سِنٌّ کی بمعنی دانت جمع البحرین میں ہے کہ ۳۲ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور اُن کے بازو کے چاروں کو رباعیات اور اُن کے بازو کے چاروں کو انیاب اور اُن کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور اُن کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی باٹھ کو رَحٰی کہتے ہیں۔

سَنٌّ۔ ایک جگہ پانی بہانا۔

شَنٌّ۔ جگہ جگہ پانی پھیلانا۔

اِمْصَصْ عَلٰی سُنَّتِكَ۔ اپنی ناک کی سیدھ

Marfat.com

پر چلا جا۔
نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِىْ مَسَانِ الطَّرِيْقِ۔ جو جانور راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)۔
سُحْسُنٌ۔ ایک شخص کا نام ہے اُس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے۔
لَا اَتِيْكَ سِنَّ الْجَمَلِ۔ میں تیرے پاس نہیں آؤں گا جب تک گھوڑا بھوڑے کے دانت نہ گرے (یعنی کبھی نہیں آؤں گا کیونکہ اُس کے دانت کبھی نہیں گرتے)
كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ۔ کنگی کے دندانوں کی طرح یعنی سب باتوں میں برابر۔
اَسْنَانُ الْمِنْشَارِ۔ آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں۔
مَرْمُرٌ مَسْنُوْنٌ۔ چکنی کاٹی ہوا صاف صحن۔
سَنِيْنَ۔ ہم عمر ہجولی۔
سَنِيْنَكَ۔ تو اپنی ہی عمر کے سنانوں میں جا۔
سَنَةٌ۔ کئی سال گذرنا۔
مَسَانَهٗ۔ سالانہ کوئی معاملہ کرنا۔
سَنَةٌ۔ کئی سال کا پرانا۔
سَنَةٌ۔ جو بعض سال ہے وہ اصل میں سَنَوٌ تھا بعضوں نے کہا سَنَوٌ کیونکہ اُس کی جمع سَنَوَاتٌ آتی ہے عام لوگ سَوَانِیْ ہر سوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔
خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ فِىْ سَنَةٍ سَنْهَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں۔
سَنَةٌ سَنْهَاءُ جیسے لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ يَا يَوْمٌ اَيْوَمُ ایک روایت میں سَنَةٌ شَهْبَاءُ ہے اُس کا ذکر آئے گا۔
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ۔ یا اللہ مضر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے جیسے گھوڑے کو داپہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو نون سے بدل کر اَسْنَوْا کہتے ہیں یعنی وہ قحط میں مبتلا ہوئے
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُجِدُّ نِكَاحًا عَامَ سَنَةٍ۔ حضرت عمرؓ نے قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں طبر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا)۔
كَانَ لَا يَقْطَعُ فِىْ عَامِ سَنَةٍ۔ قحط سال میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔
فَاَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَرَاءُ۔ ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے)
اَعِنِّىْ عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ۔ میری مدد کر ان کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔
اَنْ لَّا اُهْلِكَ اُمَّتَكَ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ۔ میں تیری اُمت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا
لَيْسَ السَّنَةُ اَنْ لَّا تُمْطَرُوْا۔ قطعہ قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (بلکہ بارش ہو کر غلہ پیدا نہ ہو یعنی (پتیا) قحط ہے یعنی کثرت بارش سے کھیتی تباہ ہو جائے یا بے وقت بارش ہو)
نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔ کئی سال تک درخت

Marfat.com

کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے اور اُس میں دھوکا ہے شاید اُن سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَامَةِ۔ اُس کا بھی یہی مطلب ہے

سَنَةٌ۔ کئی سال گذرنا۔

سَنَةُ النَّخْلَةُ۔ ایک سال آڑ اُس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے۔

سَنْوٌ یا سَنَاوَةٌ۔ پانی دینا ترکرنا بلند ہونا چمکنا کھولدینا۔

بَشِّرْ اُمَّتِیْ بِالسَّنَاءِ۔ میری اُمت کو یہ خوشخبری دے کہ اُس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا۔

سَنِیَ یَسْنٰی سَنَاءً۔ بلند ہونا۔

سَنَّ۔ یہ قصر چمکنا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ۔ تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کرلو (دونوں میں مختلف قسم کے مفید مواد غلیظ ہیں)

یَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا سَنَا۔ اُمّ خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں۔

سَنَا سَنَا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ ایک روایت میں سَنَاءٌ سَنَاءٌ ہے معنی وہی ہے

مَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنے اونٹ یا بیل سے) اُس میں سے بیسواں حصّہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (یعنی ۵ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اُس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعت اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مالگذاری محصول کرے تو ساری رعیت اُس کی عاشق بن جائے اور بچہ بچہ مالدار اور غنی بن جائے ہمارے زمانہ کے بعضے بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی بیٹیاں اُن پر ڈالتے ہیں بیچارے کاشتکار اکثر ننگے بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اِنَّا کُنَّا سَنَوْنَا عَلَیْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرت ؐ سے شکایت کی کہ اُس کے مالک اُس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں دیتے آپ نے اُس کے بالکوں سے پوچھا اُنہوں نے کہا) ہم تو اُس پر پانی لایا کرتے ہیں۔

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے یہ حضرت شاہزادی عالم وعالمیاں جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے سارے کام کاج کرتیں حالانکہ دونوں جہان کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں سستی کرے یا خاوند کی خدمت سے کتیائے)۔

اِنَّ لِیْ جَارِیَةً هِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَةُ نَا فِی النَّخْلِ۔ ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے۔

اِذَا اللّٰهُ سَنّٰی عَقْدَ شَیْءٍ تَیَسَّرَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان

Marfat.com

ہو جانا ہے (بندہ سہل سے اُس کو حاصل کر لیتا ہے)
یہ سَنِیْحٌ سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان کیا۔
تَسَنّی لِی مجھ کو آسان ہوا جیسے تَیَسَّرَ اور تَأَتّٰی ہے۔
مُسْتَأَۃٌ۔ وہ کنڈ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے لئے بنایا جائے۔
سَنّٰی۔ کھولنا۔
سَنَاءٌ۔ چمک بلندی رونق۔
تَسْنِیَۃٌ۔ سہل کرنا کھولنا۔
مُسَانَاۃٌ۔ راضی کرنا۔ خوش رکھنا۔
اِسْنَاءٌ۔ روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اُٹھانا۔
نَسِیَ۔ بھول جانا سہل جانا۔ آسانی کرنا۔ راضی کرنا ہیتا اور طیار ہونا۔
سَنَایَا۔ بلند مرتبہ اور شریف
سَنَایَۃٌ۔ کل پوری۔
اَرْضٌ مَسْنِیَّۃٌ۔ جس زمین کو ڈولوں سے پانی دیا جائے (یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں پر لاد کر)
سَنَابَاذ۔ ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے وفات پائی۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْوَاوِ

سَوْأَۃٌ۔ شرمگاہ بُری بات فحش بُری خصلت۔
سَوَاءٌ۔ بُرا ہونا۔
تَسْوِئَۃٌ یا تَسْوِیَۃٌ۔ بُرائی کرنا عیب کرنا۔
اِسَاءَۃٌ۔ بُرائی کرنا۔
سُوْءٌ۔ بُرائی کوڑھ ہر آفت فسق و فجور۔
سَوْءٌ بُری بات کہنا

وَهَلْ غَسَلَتْ سَوْأَتَكَ الْاَمْسِ۔ ابھی کل ہی تو تونے اپنی جانیز زد ہوئی ہے (یہ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بیحیائی کی بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک دغا کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کر کے اُنکی مال لے لیا تھا یہ اُس کی طرف اشارہ ہے)
یَجْعَلَانِہٖ عَلٰی سَوْأَتِهِمَا۔ دونوں آدم اور حوا بہشت کے پتے اپنی شرمگاہوں پر رکھنے لگے (جب ممنوع درخت میں سے اُنہوں نے کھایا اور بہشتی لباس اُتر گیا ننگے رہ گئے)
سَوْاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِیْمٍ۔ بد شکل عورت جو جننے والی ہو بے جننے والی خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔
اَلسَّوْاءُ بِنْتُ السَّیِّدِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّوْنِ۔ ایک بدشکل عورت جو شریف کی بیٹی ہو اُس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو اُس کے نسب میں عیب ہو)
سُوْءُ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔ مال و اولاد میں بُرا منظر یعنی اُن پر کسی آفت کا آنا جس کے دیکھنے سے رنج ہو۔
اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَیْهِ رُؤْیَا فَاسْتَاءَ لَهَا ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے ایک خواب بیان کیا آپ کو بُرا معلوم ہوا (کیونکہ اُس سے حضرت عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپکو ناگوار تھی ایک روایت میں فَاسْتَاءَلَهَا ہے یعنی اُس نے اِس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت ؐ نے یہ خواب سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی

Marfat.com

(یعنی بیس برس تک) اُس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی اُمیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغانی یا ایرانی یا مغل اَیرے غیرے پیچ کلیاں کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

فَسَاءَ سُوْءَ ظَنِّكَ ذٰلِكَ۔ پھر آپ نے اُس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے بُرا کیا۔

اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ ہم تجھ کو تیری اُمت کے باب میں خوش کریں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کریں گے (اُن کو دوزخ میں ڈال کر)

اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ۔ تیرے ایک بُرے کام کا نتیجہ ہے

سُوْءُ الْعُمُرِ۔ خراب نکمی عمر (یعنی اسی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش وحواس میں فرق آجائے۔

سُوْءُ الْكِبَرِ یا سُوْءُ الْكِبَرِ۔ خراب بڑھاپا۔

اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا كَانَتْ بِكْرًا سَوْءٌ۔ عورت ایک بُرا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں۔

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ۔ یعنی بُرائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہنا صحیح نہیں ہوا بسیطرح رَجُلُ السَّوْءِ بھی بضم سین صحیح نہیں ہوا بلکہ سَوْءٍ بکسر سین صحیح ہے اور بعضے مولدین اَلْمَرْاَةُ السَّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت۔

فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ مُخَيِّرِيْ۔ جب بُرا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکلی دور ہو۔

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ اَسَاءَ۔ جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اُس نے بُرا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)

مَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ جو شخص اسلام لاکر بھی بُرائی کرے تو اُس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی بُرائیوں کا مواخذہ ہوگا۔ (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب بُرائیوں کو گرا دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد پھر بُرائی نہ کرے تو کفر کی بُرائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی بعضوں نے کہا مواخذہ سے یہ مطلب ہے کہ اُس کو کفر کی بُرائیوں پر صرف ملامت کریں گے سزا نہ دیں گے۔ البتہ اسلام کی بُرائیوں پر سزا ملے گی۔

يَا مُسِيْءُ۔ ایک بُرائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سوء اور فحشاء کا لفظ ہے سوء سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحشاء سے مراد زنا اور بدکاری ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ بُرائی اصل میں سَيْوِئَةٌ تھی۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ وَّ اِنْسَانِ سُوْءٍ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے ہمسائے اور بُرے آدمی سے۔

Marfat.com

اَسَاخَهُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ اسکو دھنسا دے۔
بِکُمْ تَسِیْخُ الْاَرْضُ اَلَّتِیْ تَحْمِلُ اَبْدَانَکُمْ
تمہاری ہی وجہ سے زمین جس پر تمہارے بدنوں کو اُٹھاتی ہے یہ سَاخَ یَسِیْخُ سَیْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی دھنسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسے سُوْخٌ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے بھی۔
ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلٰی اَیْنَهَا فَاِذَا عَقِبُهٗ تَفْحَصُ فِیْ مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ تَرَکَتْهُ لَسَاخَ۔ پھر حضرت ہاجرہ (پانی) بہہ جانے کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے پاس آئیں دیکھا تو اُن کی ایڑی پانی کو کھول ہی ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں حضرت ہاجرہ نے اُس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا) تب وہ تھم گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر گیا) اگر جمع نہ کرتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ ہوتا)
سُوْدٌ۔ یا سُؤْدٌ یا سِیَادَةٌ یا سُؤْدُدٌ
سردار ہونا، بزرگ ہونا، شریف ہونا۔
سَادَ قَوْمَهٗ۔ اپنی قوم کا سردار ہو گیا اُن پر غالب آیا شرافت میں۔
سَوَدٌ۔ کالا ہونا۔
سَادَ سُوَادًا۔ کالا پانی پیا۔
تَسْوِیْدٌ۔ کالا کرنا جزات کرنا سیدوں کو قتل کرنا سردار بنانا۔
مُسَوَّدَةٌ۔ کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پر دوسری تحریر کو (یعنی اُسکی کاپی کو مُبَیَّضَہ کہتے ہیں)
جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَیِّدُ قُرَیْشٍ فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰهُ۔ ایک شخص آنحضرت ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے سردار تھے مگر آپ نے منہ پر تعریف پسند نہیں کی یہ علامت ہے کمال شرافت کی عمدہ لوگ خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)
لَتَا قَالُوْا لَهٗ اَنْتَ سَیِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ۔ جب صحابہ نے آنحضرت ؐ سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں ہوں ایک روایت میں ہے قُوْلُوْا بَعْضَ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ۔ یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سیدنا یا رسول یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھانے بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو جو اللہ کے بندے تھے خدا کر دیا۔
اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت ؐ کے اِن ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت ؐ کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا

Marfat.com

اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں ترا سب
کہاں ربّ الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی غلط اور شاعرانہ
مشرکانہ محاورہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں
نہیں آپ کمال ناراض ہوتے ہیں اور آخرت
میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے
وہاں وہ مار پڑے گی کہ چیخیں گا درد ہو یا دا جائے
گا آنحضرت ؐ انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ
مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف
ہیں اُن کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر
صاحب کا دست شفقت اُن کے سروں پر ہے
آنحضرت ؐ کا مقام تبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔
اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد
کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ
نے میرا تبہ بلند رکھا ہے یہ اُس کے کرم و فضل
کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان
سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو
یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا
نہیں یہ اللہ ہی کی دین ہے جس کا اظہار میں اُس کا
شکر بجالانے کے لئے کرتا ہوں چونکہ اُس نے فرمایا
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ خَاتَمُ الْمُؤْمِنِ السَّیِّدُ
قَالَ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ
اِبْرَاهِیْمَ قَالُوْا اَنَّمَا فِیْ اُمَّتِكَ مِنْ سَیِّدٍ
قَالَ بَلْ مَنْ اَعَانَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّرُزِقَ سَمَاحَةً
فَاَدّٰی شُكْرَهٗ وَقَلَّتْ شِكَایَتُهٗ فِی النَّاسِ
لوگوں نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا سردار یعنی
شریف کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب
کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے صلبی حضرت ابراہیم کے
(خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ

شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری
رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت
میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے
وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور
سخاوت عنایت فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا
لاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا
ہے غریبوں اور مسکینوں اور مستحقین عزیز و اقربا
ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اُس کی
شکایت کرنے والے کم ہیں (اُس کا شکر کرنیوالے
اور اُس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا
شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اُس
کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب
ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ
کسی پر ظلم کرتا ہے ایسے شخص کے شاکی وہی
لوگ ہوں گے جو ہمدردی کی راہ سے اُس کی شکایت
کرتے ہوں گے۔ سو وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اُس
کے احسانات کے شکر گذار اور مداح ہوں گے
یہ اس لئے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان
اور سخی اور فیض رساں اور غریب پرور و مہربان ہو
مگر تب بھی بعضے حاسد خواہ مخواہ اُس کی برائی
کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اُس کا شاکی
نہ ہو ناممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے)
كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ سَیِّدٌ فَالرَّجُلُ سَیِّدُ اَهْلِ
بَیْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ سَیِّدَةُ اَهْلِ بَیْتِهَا (یعنی
آدمی سردار ہیں دیہاں تک کہ اکیلا آدمی جس
کا نہ گھر بار ہو نہ کوئی بچے کچا کنبا ہاں بچے وہ بھی اپنے
اعضا اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی
اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے
گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی، عیب اُس کے

Marfat.com

بال بچے و غلام لونڈی وکر چاکر وغیرہ ہیں اور عورت کی بہ حیثیت اُس کی تھوکر یاں ماماں وغیرہ) مَنْ سَيِّدُكُمْ قَالُوا الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلَى أَنَّا نُبَخِّلُهُ قَالَ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ آنحضرت ﷺ نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے انہوں نے کہا جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اُس کو بخیل پاتے ہیں آپ نے فرمایا بخیل سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھنپے رہتے ہیں ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے) إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ یہ میرا بیٹا (امام حسن ؓ کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (اُن میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اُس کی وجہ سے بچ جائے گی۔ اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دیدی)

قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اُس کو سواری پر سے اُتارلو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اِس لئے انصار کو حکم دیا کہ نکو جا گدھے سے اُتارو اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت

آئی ہے)

أُنْظُرُوْا إِلَى سَيِّدِ هٰذَا أَمَا يَقُوْلُ۔ دیکھو تو اِس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کی انصار نے جو اِس شخص کو سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں إِلَى سَيِّدِهِ کہ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو كَانَ سَيِّدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ مُرَاجَعَتَهُ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند آنحضرت ﷺ خطاب کی بوگو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اُس وقت کہا جب ایک عورت نے اُن سے پوچھا خطاب کیا کنایہ ہے) حَتّٰى يَسْتَنْبِئَ أَبُو الدَّرْدَاءِ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند ابو الدرداء نے بیان کیا (یہ اُم الدرداء کا قول ہے)

تَفَقَّهُوْا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوْا۔ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرو (یعنی چھٹے پنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ گے پھر تمہاری عمر زیادہ ہو گی تو اُس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے بعضوں نے کہا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوْا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کرو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اِس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَبَعْضُ أَنْ تُسَوَّدُوْا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا مرد و کار آمد ہے جیسے ایک قول ہے۔ اُطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ

Marfat.com

الی اللحد یعنی نہا لچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہ

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَسَوِّدُوا اَکْبَرَکُمْ۔ اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اُس کو سردار بناؤ۔ صحابہ نے ایسا ہی کیا ابو بکر صدیق رضؓ کو حضرت علی رضؓ پر مقدم رکھا کیونکہ اُس وقت حضرت علی کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابو بکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمان رضؓ عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لئے وہی خلیفہ بنائے گئے

مَا رَاَیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِیَۃَ قِیْلَ وَلَا عُمَرَ قَالَ کَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِّنْہُ وَکَانَ ھُوَ اَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ (عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے انہوں نے کہا عمر رضؓ اُن سے بہتر تھے مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ اُن سے بڑھ کر تھے۔

(انہی دو باتوں یعنے سخاوت اور حلم کی وجہ سے لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ اُن کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے۔)

سخاوت مس عیب را کیمیا ست
سخاوت ہمہ درد ہا را دوا ست

بنا بریں ہے کہ "سَیِّدٌ" پروردگار، مالک، شریف، فاضل، کریم، حلیم، اپنی قوم کی تکلیف اُٹھانیوالا خاوند، رئیس کئی معنوں میں آتا ہے۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ سَیِّدَکُمْ فَھُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُکُمْ دُوْنَ حَالِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَرْضٰی لَکُمْ ذٰلِکَ۔ منافق کو (جو ظاہر میں مسلمان کا رعونی کرتا ہو لیکن اُسکے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو۔ (اُس کو سیّدنا نہ کہو) اِس لئے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اُس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اُتر گئے) اور اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اُس سے بھی بدتر۔ اس حدیث سے یہ نکالکے بے دینوں کو سیّدنا یا مَوْلَانَا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصّہ ہوتا ہے یا اُس کا عرش جھوم جاتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں۔ بیدین نیچروں اور ہندوؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالکِ حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں۔

اِنْ یَّکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ کَذَبْتُمْ وَاِنْ کَانَ سَیِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّکُمْ۔ کافر اور فاسق اگر واقعی سردار نہیں ہے اور تم نے اُس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اُس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ اور مشرکوں کو

Marfat.com

زَادِ الرَّاكِبِ وَهٰذِهِ الْاَسَاوِدُ حَوْلِیْ وَمَا حَوْلَهٗ اِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّاِجَانَةٌ وَّجَفْنَةٌ۔ حضرت سلمان فارسی رض بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص اُن کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت م نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں دیکھا تو اُن کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق کوچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اُس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل وکرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ اَسَاوِدُ سے مراد اسباب اور سامان ہے بعضوں نے کہا اَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا۔ تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اُٹھ کر کاٹنے کے لئے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ۔ آنحضرت م نے دو کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

وَمِنَ الْاَسْوَدِ وَالْحَيَّةِ اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ اَسْوَد بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے۔

لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالوں۔ (یعنی کھجور اور پانی کے، اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں دونوں کو کالا کہہ دیا جیسے قمریں اور عمریں اور شمسین وغیرہ)

تَوَفِّیَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ۔ آنحضرت م نے اُس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا اُس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے بعضوں نے کہا کالوں سے مراد رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوا رات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)

خَرَجَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَفِی الطَّرِيْقِ عَذِرَاتٌ يَابِسَةٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّاهَا وَيَقُوْلُ مَا هٰذِهِ الْاَسْوَدَاتُ۔ جمعہ کی نماز کے لئے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑی ہوئی تھیں وہ اُن کو لانگھنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (مینگنی سوکھ کر کالی ہو جاتی ہے اُس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)

چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہوگئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہوسکتا اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ اُن کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اُس کے قائل نہیں ہو بلکہ اُن کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور اُن کے مذہب والوں کو اُن کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سَوَادِيْ (آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے فرمایا جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے ... جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لئے یہ ہے کہ پردہ اُٹھائے میں جو چپکے چپکے باتیں کر رہا ہوں اُن کو سنے جب تک میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جائیو پھر پردہ چھوڑ دیجیو) بعضوں نے سَوَادِیْ بہ ضمہ سین بھی جائز لکھا ہے بعضوں نے سَوَادِی بہ فتحہ سین یعنی تیرا جثہ میرے جثہ سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبداللہ بن مسعود رضؓ کی کمال فضلیت اور کمال قربت آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلی آپ اُن سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے نا واقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے چونکہ وہ رات دن آنحضرت ﷺ کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اُٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آسکتا ہے یا میری عورتوں کا منہ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ سَوَادًا بِاللَّيْلِ فَلَا يَكُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جثہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نام مردانہ بنے (اُس سے ڈرنہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اُس کا مقابلہ کرے) فَجَاءَ بِعَوْدٍ وَجَاءَ بِعَنَزَةٍ حَتّٰى رَكَزُوْا اَفْضَلَ سَوَادًا۔ کوئی لکڑی لایا کوئی برچھی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)۔

وَجَعَلُوْا سَوَادًا خَمِيْسًا۔ سب لوگوں کو بلا کر اکٹھا اور اچھا کر لیا اُس کا خمیس بنا دیا (حمیس وہ کھانا جو کھجور اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

سَوَّدَتْهُ خَطَايَايَ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اُس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا جب گناہوں سے پتھر کالا ہو گیا تو دل کیوں کالا نہ ہوگا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اُس پر ہاتھ پھیرا مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں

Marfat.com

ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لئے اُس کی سیاہی قائم رہی دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کی یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے۔

صَاحِبُ السَّوَادِ وَالسِّوَادَةِ۔ تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت ﷺ کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعود رضؓ مشہور روایت میں صَاحِبُ السِّوَاكِ ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

عَلَى يَوْمِئِذٍ أَسْوِدَةٌ۔ اُس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)

لَأُغَادِرَنَّ سَوَادِي سَوَادًا۔ میرا بدن اُس کے بدن سے جدا نہ ہوگا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اُسکو دیکھ پاؤں تو میں مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے۔

فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ۔ ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا۔

إِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ۔ اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی۔

فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ۔ بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ

رَأَيْتُ أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ۔ میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)

مَنْ سَوَّادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے اُن کے مجمع یا میلے میں شریک ہو وہ اُنہی میں سے ہے۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اُس میں جلسے لگا اُس کو منع کیا یہ حدیث سنادی اس پر بھی بعضوں نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سَادَاتُ قُرَيْشٍ۔ قریش کے سردار۔

سَوَادُ الْعِرَاقِ۔ عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لئے اُس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے۔

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُهُ فَقَالَ هُوَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ۔ جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بنا ڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ فضیحی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے۔

ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور اُن کے شاعر نے یوں کہا ؎ گر شہ روز را گوید شب است ایں سزایں ؤ بباید گفت اینک ماہ و پروین۔ اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں۔

Marfat.com

سَوَادُ خَيْبَرَ وَبَيَاضُهَا۔ خیبر کی سیاہ زمین جس پر وہ تھا اور خالی زمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ۔ شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ کو دیکھ کر کسی نے کہا) اَلزَّمُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (حضرت علیؓ نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کرو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جو ہر ہے اُدھر ہو حق اُنہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لکھ خوارج تھی اور حضرت علیؓ کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ ہی کا گروہ زیادہ تھا مگر حضرت علیؓ نے اُس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں اُن کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں۔ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے۔

سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوْدَاءُ الْقَلْبِ۔ وکالہ نہ تَمَکَّنَتْ مِنْ سُوْدَاءِ قَلْبِهٖ وَشِیْجَةُ خِیْفَتِهٖ اُن کے دلوں کے دانے میں اُس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی۔

اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ۔ عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و برتری خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیل وہ گئی گذری۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَبْیَضِ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف۔

اَلْمُحْرِمُ تَقْتُلُ الْاَسْوَدَ۔ احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح تہجد کو کیونکہ یہ موذی ہیں)۔

فَاَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بدصورت بدشکل فرشتے۔

سَوْدَاءُ۔ ام المومنین آنحضرتؐ کی بی بی تھیں۔

قَدْ خَلَعْنَا عَلَیْنَا الْمُسَوَّدَةَ۔ ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے اُن کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی)

مَاءٌ سَوْدَاءُ تَمْرَةٌ وَلَا بَیْضَاءُ شَحْمَةٌ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے۔

فَمَا رَدَّ عَلَیَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ۔ اُس نے مجھ کو کچھ جواب ہی نہیں دیا نہ بُرا نہ اچھا۔

سُوْدُ بْنُ غَفَلَةَ۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اُس کی اولاد بکارت کی۔

سَوْسَرَ۔ چڑھ جانا۔ کود جانا جیسے سُوْدُسٌ ہار گھومنا بلند ہونا۔

سُوْسُوْ۔ یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر۔

تَسْوِیْرٌ۔ احاطہ فصیل بنانا کنگن پہنانا۔

سِوَارٌ اور سُوَارٌ۔ کنگن اُس کی جمع اَسْوِرَةٌ اور اُسْوِرَةٌ آئی ہے۔

Marfat.com

سُوْجُرًا۔ فصیل اور ضیافت دعوت۔
قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْجًا۔ اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت طیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کہ مانی نے کہا سورا اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی زبان کا لفظ بولا)

اُتُحِبُّ اَنْ یُّسَوِّرَكَ اللّٰهُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَّارٍ۔ کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض نہیں سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَخَذَهٗ سُوَاسٌ فُوَاقٌ۔ اُس کو غوشی کا نشہ چڑھ گیا سُوَاس۔ کہتے ہیں شراب کی اُس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔

مَشَیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ اَبِیْ قَتَادَةَ میں چلا یہاں تک کہ ابوقتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا اُسی سے ہے تَسَوَّرُوْا الْمِحْرَابَ۔ یعنی محراب پر چڑھ کر آ گئے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهٗ۔ یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا۔

لَمْ یَبْقَ اِلَّا اَنْ اُسَوِّرَهٗ۔ اب یہی باقی ہے کہ میں اُس پر چڑھ دوڑوں اُس کو پکڑ لوں۔

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا۔ میں اُس کو حاصل کرنے کے لئے اوچنا ہوا (یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بُلا یا جاؤں اُس کے دینے کے لئے)

فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِی الصَّلٰوةِ۔ میں قریب تھا کہ نماز ہی میں اُس پر حملہ کروں اُن سے لڑوں اُن کو ماروں) ۵

اِذَا یُسَاوِرُ قِرْنًا لَا یَحِلُّ لَهٗ

اَنْ یَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ

جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے۔ (اُس پر حملہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا جبتک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اُس کا کام تمام کر دیتا ہے اُس کو مار کر گرا دیتا ہے)

كُلُّ خَلَا لِهَا مَحْمُوْدَةٌ مَّا خَلَا سَوْرَةً مِّنْ غَرْبٍ (حضرت خالشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) اُن کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی سے آجاتا ہے)

سَوْرَةُ الشَّرِّ۔ فسادی جنگ جو۔

مَا هَذَا سَوْرَةٌ مِّنْ حَقٍّ۔ ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر لجاتی ہیں ایسا غصہ بُرا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے لیکن پھر دل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے کہ غصہ فوراً آجاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اُتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے۔

مَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِیْ قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ۔ جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اُس

Marfat.com

کٹھیا اور درد مفاصل اور نقرس کو مفید ہے۔
سَوْسٌ۔ بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا۔
سُوْسٌ۔ وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملیٹھی کا درخت۔ ؏
سُوَاسٌ اور سَوَسٌ ایک بیماری ہے جانوروں کی
سِیَاسَۃٌ۔ ملکی انتظام اچھی طرح کرنا۔
کَانَتْ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ
بنی اسرائیل کے پیغمبر اُن کی حکومت بھی کرتے تھے۔ (یعنی بادشاہت اور نبوّت دونوں اُن میں ہوتی)
اَنْتُمْ سَاسَۃُ الْعِبَادِ۔ تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو۔
اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّیَاسَۃِ۔ امام سیاست کو پہچانتا ہے۔
ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَ الدِّیْنِ وَالْاُمَّۃِ لِیَسُوْسَ عِبَادَہٗ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دین اور امّت کو سپرد کر دیا تاکہ اُس کے بندوں کی سیاست کرے۔
حِنْطَۃٌ مُسَوَّسَۃٌ۔ گھن کا گیہوں۔
سَوْسَنٌ۔ ایک پھول ہے یا گھانس۔
سَوْسَنٌ یا سُوْسَنٌ۔ مشہور خوشبودار پھول اُس کو زَنْبَق بھی کہتے ہیں۔
سَوْطٌ۔ مِلانا۔ خلط کرنا۔ کوڑا مارنا کوڑا
اِسْتِوَاطٌ۔ اضطراب اور خلط۔
اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْہُ الْمِسْوَطَ۔ میں تجھ پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی۔
مِسْوَطٌ۔ وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں۔ (یعنی ڈوئی) شیطان کو مسوط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے۔ گناہ کے لئے جمع کرتا ہے۔
لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ۔ تم ہانڈی کی طرح ملائے جاؤ گے (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے لَتُشَاطُنَّ شَوْطَ الْقِدْرِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے
مَسُوْطٌ لَحْمُھَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ۔ اُن کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے
ؔ۔ لٰکِنَّھَا خُلَّۃٌ قَدْ سِیْطَ مِنْ دَمِھَا فَجْعٌ وَّوَلْعٌ وَّاِخْلَافٌ وَّتَبْدِیْلٌ۔ اُس کے خون میں تکلیف دینا۔ بہکانا، وعدہ خلافی کرنا، بدل دینا، یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔
فَشَقَّا بَطْنَہٗ فَھُمَا یَسُوْطَانِہٖ۔ اُن کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اُس کو گھنگول رہے ہیں)
اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ۔ دوزخ میں سب سے پہلے پولس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں غریبوں پر ستم اور ظلم کرتے ہیں جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں سزا دلواتے ہیں)
لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ۔ بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اُترے مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر سفر میں ٹھہرتا ہے ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل وکرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت کے

؏۔ یعنی گھن سرامنہ

تلے ہم کو بٹھادے تو ہفت اقلیم کی سلطنت ملجانے
سے ہم کو زیادہ خوشی ہوگی کمبخت دنیا کی سلطنت
چندروزہ اُس میں بھی ہزاروں آفتیں دُکھ بیماریاں
مصیبتیں لگی ہوئی ہیں بہشت کی فقیری یہاں کی
بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔
وَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِيْ تُضْرَبُ رُؤُسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا - میں آرزو کرتا ہوں
کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں
دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔
سُؤْرُ الْغَدِيْرِ - کنٹے کا بچا ہوا پانی۔
سُوِيْطَه - ملا ہوا۔
سَوْطَرَةٌ - غالب ہونا۔
سَوْعٌ - چھٹ جانا
مُسَاوَعَةٌ - ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے
مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور
مُعَاوَمَةٌ - ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ
ایک ایک مہینے پر۔
اِسَاعَه بمعنی اِضَاعَه - چھوڑ دینا۔ تلف کرنا۔
اِسْوَاعٌ - ایک ساعت دیر لگانا۔
سَائِعٌ بمعنی ضَائِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔
سُوَاعٌ - ندی یا وادی اور ایک بُت کا نام تھا
جس کو حضرت نوح ع کے زمانہ میں پوجتے تھے وہ
طوفان میں ڈوب گیا پھر شیطان نے اُسکو کھول
نکالا اور بنی ہذیل نے اُس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔
فِي السُّوَعَاءِ الْوُضُوْءُ - مذی نکلنے سے وضو
لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)
سَاعَةٌ - قیامت اصل میں ساعت دن رات
کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔
يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ
مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشَرَةَ
آنحضرت م ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں
(ساعتِ فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا
دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو
گیارہ تھیں (نو بی بیاں اور دو حرمیں ریحانہ
اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا
باوصف اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں
نہ ملتیں مگر اُس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا
زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور
ہیں - (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)
اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ
السَّاعَةُ - آنحضرت م نے ایک چھوٹے بچہ کی
طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے
ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں
قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ
بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے
سے پہلے اِس زمانہ والے سب لوگ مرجائیں گے
گویا اُن کی قیامت ہو گئی)
بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ - میں قیامت
کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں
ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان
دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل
نہیں اسیطرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی
نیا پیغمبر آنے والا نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ
ہے کہ بیچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی
ہے اتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے یعنی اُس
زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا
میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا
ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بیچ کی انگلی کا بڑھا

Marfat.com

رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک آٹھوں حصہ باقی ہے مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین لاکھ کا تیسرا جگ بیس برس کا ہے یعنی کلجگ دو لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا۔ میں قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اُس سے آگے آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی طیاری کر لی تھی بلکہ اُس کی نشانیاں آ رہی تھیں کہ میں اُس سے آگے دنیا میں آگیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا نشان تھا)

فَمَا قَامَ عَلَیَّ حَقِّ السَّاعَةِ۔ پھر قیامت تک (یعنی زندگی بھر) اُس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ۔ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب یہ ساعت باقی ہے یا اُٹھا لی گئی اگر باقی ہے تو وہ کونسی ساعت ہے اُس میں چالیس قول ہیں مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لیکر غروب تک یا امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لیکر نماز تمام ہونے تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے ساعت فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت ہونے ہی سب سے پہلے پہنچا)

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ۔ جو دوسری ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظ بعد)

اِنَّ فِی اللَّیْلِ سَاعَةً۔ رات میں ایک ساعت ایسی ہے (جسمیں دعا قبول ہوتی ہے)

وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَسَاعَةً۔ لیکر اے حنظلہ ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اُس حالت میں رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کا ہے کو ہو فرشتے بن جاؤ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن کبھی یاد الٰہی سے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)

مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ۔ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ ہے کہ نہ وضو ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے بعضے کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے تمام محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت دن کی ہے نہ رات کی فرمایا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے)۔

سَوْغٌ یَا سَوَاغٌ یَا سَوَغَانٌ۔ ہضم ہونا رچنا نرمی سے حلق کے نیچے اُترنا یا اُتارنا مسنون ہونا

اِسَاغَةٌ۔ نرمی سے حلق کے نیچے اُتارنا۔

تَسْوِیْغٌ یعنی تَجْوِیْزٌ۔ جائز رکھنا عطا کرنا۔

سَوَّاغٌ۔ حلق سے اُتارنے والا۔

Marfat.com

سَوْغٌ۔ جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو
سَیِّغٌ۔ خوشگوار جیسے سَایِغٌ ہے اس کی ضد
اُجَاجٌ ہے
اِذَا شِئْتَ فَارْكَبْ ثُمَّ سُغْ فِي الْاَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا۔ جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے۔
سَاغَتْ بِهِ الْاَرْضُ۔ زمین اس کو دھنسا لے گئی۔
سَاغَ الشَّرَابُ فِي الْحَلْقِ۔ شراب حلق کے نیچے آسانی سے اُتر گیا۔
فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا۔ اس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)
اَطْعَمَهُ سَوْغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔ کھلایا اور حلق کے نیچے اُتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اس کے (نکلنے) نکلنے کے لئے ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پاخانہ کا مقام)
اَسْوَغُ اور مُسْتَسَاغٌ وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو۔
سَوْفٌ۔ سونگھنا۔ صبر کرنا۔ ہلاک ہونا۔
تَسْوِيفٌ۔ ٹالنا۔ دیر لگانا۔ امروز فردا کرنا۔ مختار کرنا۔
مُسَاوَفَةٌ۔ سرگوشی کرنا۔ ساتھ سُلانا۔
اِسَافَةٌ۔ ہلاک ہونا۔
اِسْيَافٌ۔ سونگھنا۔
سَافِقَةٌ۔ باریک ریتی۔
سَوَافٌ۔ ہلاکت اور لکڑی۔
سُوَافٌ۔ اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت۔
سَوْفَ۔ کلمۂ استقبال ہے اور اکثر اس کا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعدہ میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں ہوتا ہے۔
مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ۔ فاصلہ دوری۔
مِسْيَافٌ۔ جس عورت کا بچہ مرگیا ہو۔
مُسِيفٌ۔ جس مرد کا بچہ مرگیا ہو۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ۔ اللہ اس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند کو ٹالا ڈالا کرے۔ (خاوند اس کو صحبت کے لئے بُلائے وہ حیلہ حوالہ کرے)
اَكْلَبَنِي الْفَقْرُ وَرَدَّنِي الدَّهْرُ ضَعِيفًا مُسِيفًا۔ مجھ کو محتاج کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا۔
مُسِيفٌ۔ وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سُوَاف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی ہلاک بیماری ہے۔
مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مرجائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو یہودی یا نصرانی اٹھائے گا (حج کے نہ مذہب میں حج نہیں ہے گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا)۔
اَسْوَاف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔
اِصْطَدْتُ نَهْسًا بِالْاَسْوَافِ۔ میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا۔ نہاس میں ہے کہ اَسْوَاف مدینہ طیبہ کا حرم ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے حرم بنایا
سَوْقٌ۔ پیچھے سے ہانکنا جیسے گَوْدٌ آگے سے کھینچنا
اچھی طرح بات کرنا۔ جان کندن پنڈلی مارنا
بیہودہ سا معاملہ کرنا۔

Marfat.com

تَشْوِیْقٌ۔ شاخیں نکالنا نخار کر دینا۔
مُسَاوَمَۃٌ۔ شرط لگا کر ہانکنا۔
اِسَاقَۃٌ۔ ہانکنا بھیجنا۔
تَسَوُّقٌ۔ خریدوفروخت کرنا۔
یُکْشَفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ اُس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے۔ "کشف ساق" اُس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِہٖ اور کَشَفَ عَنْ سَاقِہٖ یعنی ہانہہ پر سے کپڑا ہٹایا اور پنڈلی کو کھولا یعنی ایک کام کا ہمتھا کیا نہ وہاں ہانہہ سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اُس کو کہیں یَدُہٗ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی اُس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے کذا فی النہایہ۔

فَیَکْشِفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا۔ اُس کو دیکھکر تمام مؤمنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور الحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھو کہ اُس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں یعنی اُس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا منہہ ہے۔ ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مگر یہ چیزیں مخلوقات کے منہہ اور ہاتھ اور آنکھ اور پنڈلی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ جیسے اُس کی ذات مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں یا تو قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے بعضوں نے کہا "سَاق" سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں اللہ تعالیٰ جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنی صفات کو جانتا ہے اسی طرح جیسے پیغمبر جس اللہ کے ذات و صفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا ہے یا اُس کے رسول نے ہم بھی بلاتکلف و بلاتکیف اُن کا اطلاق اُس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اُس کی ذات اور اُس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اُس کی آنکھ آنکھ کی سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی اُنہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ پچھلے اہل کلام اور جہمیہ کے ساتھ۔

لَاُبَدِّلَنَّ مِنْ وَتَدِ اَیْدِھِمْ وَلَوْ تَلَفَّتْ سَاقِیْ
مجھ کو تو اُن سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)۔

لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔ کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی ہوں گی (یہ اُس زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش (شاید والی ابی سینیا ہو) اس وقت نصرانی اُن کر کعظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھود ڈالے

Marfat.com

اُس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لیگا حبشیوں کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں۔

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔ اُس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا بعضوں نے کہا یہ حضرت عیسٰی کے زمانہ میں ہوگا قرطبی نے کہا جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور مصحفوں میں سے اٹھالیا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسٰی کی وفات کے بعد ہوگا اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو اِس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اٰمِنْ کا معنٰی یہ ہے کہ قیامت تک اُس میں امن رہے گا جب قیامت ہی آگئی تو اب کوئی شئے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اِس گھر کا حج ہوا کرے گا اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اُس جائے کا طواف کریں گے۔ جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کر چکا ہوگا۔

وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ۔ اُن میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی۔

ے اِنِّیْ اُتِيحَ لَهُمْ حِرْبَاءُ تَنْضُبَةٍ لَا يُرْسِلُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِكًا سَاقًا۔ ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اُس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے۔ "ساق" سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے۔

اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ۔ لمبی پنڈلی لمبی گردن والا۔

كَانَ يَسُوقُ اَصْحَابَهُ۔ آنحضرتؐ اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (اُن کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ سے تھا)

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اُس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا) یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلیگا اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا عرب کا سارا ملک اپنے تصرف میں کرلے گا۔

فَجَاءَ زَوْجُهَا يَسُوقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ۔ اُمّ معبد کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دُبلی اور ضعیف اور ناتواں ہوگئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)۔

وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ۔ اونٹوں کو گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اُس کو سَوَّاق کہتے ہیں۔

رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ۔ آہستہ لے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں جو نازک ہوتی ہیں) یہ آنحضرتؐ نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی

بھگا رہا تھا اُن پر غور نہیں سوال نہیں)

اِذْ جَآءَتْ سُوَيْقَةٌ۔ اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوْق کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں؛ پر بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے۔

دَخَلَ سَعِيْدٌ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ فِي السُّوْقِ۔ سعید عثمان کے پاس گئے اُن کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ۔ ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔

اِنْ كَانَتِ السَّاقَةُ كَانَ فِيْهَا وَاِنْ كَانَ فِي الْحُرُوْبِ كَانَ فِيْهِ۔ اگر لشکر کا پچھواڑی کا ٹھکانا ہوا تو اُس میں رہتا ہے اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اُس میں رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ لشکر کی راہ میں جو چاہا ہو اُس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اُس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے

سَاقَةُ الْحَاجِّ۔ حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی

هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقِيَّةِ۔ (آنحضرت ؐ سے ایک جوّن قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اُس کے پاس گئے تو فرمایا اپنی تین محجمہ کو بخشدے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے دے) (بیوقوف) کیا کہنے لگی بھلا بلکہ یعنی رانی شاہزادی بادشاہ بیگم کہیں اپنی تین بازاری لونڈیوں کو یا رعایا کو بخشتی ہیں (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اُس نے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا لیکن آنحضرت ؐ نے اُس کو طلاق دیدیا آپ کی شرفِ زوجیت سے محروم رہی سچ ہے

ع کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را (اُس عورت کو اتنی عقل نہ آئی کہ تیری حقیقت ہی کیا ہے؟ نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی بھی ہوتی تو بھی آنحضرت ؐ کے سامنے اُس کی کیا حقیقت تھی آرے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ اور خالق کون و مکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اُس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اُس کے پاؤں دھونے کی آرزو کرتے ہیں۔ قَدْ لَفَّقَهَا اللَّيْلُ بِسَوَاقِ حُطَمٍ

مَا سُقْتُ مِنْهَا۔ تو نے اُس عورت کے مہر میں کیا دیا یہ آنحضرت ؐ نے عبدالرحمان ابن عوف رضؓ سے فرمایا جب اُن کے بدن پر کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا۔ عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے کیونکہ یہی اُن کا مال تھا اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہوگیا۔

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ۔ جانور ہانک لے گئے

سَوِيْقٌ۔ ستو جو گیہوں بھون کر پیسے ہیں یا جو اور جوار وغیرہ سے بھی۔

فَتَسَاوَقَا۔ دونوں ساتھ ساتھ چلے۔

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے تو ایسے مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہوگی)

Marfat.com

يَغْنَا ضَلُوْتَ بِالسُّوْقِ۔ بازار میں تیر کی شق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنے یعنی تیر مراد ہے۔

عَنْ سُوْقِهِنَّ۔ اُن کی پنڈلیوں پر سے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ۔ جب پنڈل سے پنڈلی لپٹے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا۔

بَدَتْ خَلَاخِيْلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ۔ اُن کی پازیبیں اور پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک عورتیں پنڈلیاں رکھ سکتے ہیں جب ستر ہوت کی حیثیت ہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیار ہونے پر نظر ڈالنا جو کبیرہ گناہ نہیں ہے)

فَاِنْ سَالَ حَتّٰى يَبْلُغَ السُّوْقَ فَلَا يُبَالِيْ۔ پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَةِ۔ حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں اُن کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)

شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ۔ زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازار ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)

وَعَجِّلْ سِيَاقَهَا۔ اُس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سَوق اور سِیاق نزعِ روح کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰى نَفْسِيْ خَيْرًا مَّا اَرْجُوْ۔ مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اُس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اُس کو حاصل کروں)

اَلَا لِيُفَضِّلْ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ مَلِكٌ عَلٰى سُوْقَةٍ۔ (جملہ بن الہیم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کوئی فضیلت نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اُس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہو سکتی وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد نصیحت میں مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الٰہی کے تابع ہوں اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی شریعت کی رو سے محض نغو ہیں۔

لَا تَكُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَيِّقَةً يَسُوْقُكَ حَيْثُ شَاءَ۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سَیِّقہ مت بنو وہ جدھر چاہے تم کو ہانک لے جائے (سَیِّقہ کہتے ہیں اُس اونٹنی کو جس کو دشمن لیکر چلدے سے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آجاتی ہے مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو بالکل اُس کا کھلونا مت بن جاؤ حضرت عثمانؓ کو جو کچھ نقصان پہونچا وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت خدا اُس سے سمجھے)

مَا مِنْ تَالِفٍ وَّلَا سُوْقَةٍ۔ کون بادشاہ یا

Marfat.com

رعیت (جو تکلیف اُٹھا کر حج کے لئے آجائے)
سَوِیْق۔ شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو
سَوَّاق۔ سَتُّو والا۔
سَوْك۔ مُنا۔
سِوَاكٌ۔ مسواک کرنا۔ مسواک کی لکڑی آہستہ چلانا۔
تَسْوُكُ۔ مسواک کرنا جیسے اِسْتِیَاكٌ ہے۔
تَسَاوُكٌ اور تَسَوُّكٌ۔ آہستہ اِدھر اُدھر جھکتے ہوئے چلنا (یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)
عَجَاءَ رَجِیْهَا یَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا تَسَاوَكَ هُزَّلًا۔ اُمِّ سعد کا خاوند آیا چند دُبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے اِدھر اُدھر جھک رہی تھیں۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَاوَكَتِ الْاِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دُبلاپے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں۔ جَاءَتِ الْاِبِلُ مَا تَسَاوَكُ هُزَّلًا۔ اونٹ آئے دُبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے۔
اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ
مسواک مُنہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ سُكْ فَاكَ۔ یعنی اپنا مُنہ مسواک سے رگڑ لو اگر مُنہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں۔ صحیح البخاری میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے۔
میں کہتا ہوں۔ امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے۔ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ ہے مگر یہ روایت شاذ ہے۔
اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ۔ آنحضرتؐ جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اُس کی اور زیادہ تاکید ہے اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب رانت زرد ہو گئے ہوں یا مُنہ میں بدبو آتی ہو سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اُٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھردری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت اُنگلی ہو اور بعضوں نے کہا اُنگلی سے سنت ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی اِصْبَعَاكَ سِوَاكُ عِنْدَ وُضُوْءِكَ۔ تیری دو اُنگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)
میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت ملے ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن لگا کر

Marfat.com

انگلی سے بھی منھ صاف کر سکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا ہر کھردرے کپڑے یا تولیہ سے بہر حال منھ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے خصوصاً جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں نیند سے اٹھنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بی بیوں سے قربت کرنے میں منھ کی صفائی ضرور سمجھتے۔ یَدَأُ بِالسِّوَاکِ وَخَتْمُہٗ بِرَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔ گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

یُعْطِیْنِی السِّوَاکَ لِاَغْسِلَہٗ فَاَبْدَأُ بِہٖ فَاَسْتَاکُ ثُمَّ اَغْسِلُہٗ وَاَدْفَعُہٗ۔ آنحضرتؐ مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی پھر دھو کر آپ کو دیدیتی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اس کی رضامندی سے استعمال کر سکتا ہے۔

یُسْتَاکُ عَلٰی لِسَانِہٖ کَاَسْنَانِہٖ طُوْلًا وَّعَلٰی کَمَاسِرَتِی اَضْرَاسِہٖ وَسَقْفِ حَلْقِہٖ خَفِیْفًا۔ آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے۔

یُسْتَاکُ عَرْضًا لَا طُوْلًا۔ آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر دلہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَیْہِ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ وَوُضِعَ عَنْہُ الْوُضُوْءُ۔ آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز کے وقت معاف ہو گیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے)

اَلْاِسْتِیَاکُ بِمَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔

سُوَالٌ یا سُؤَالٌ پوچھنا۔

تَسْوِیْلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔

سَوَلٌ۔ لٹک جانا

سُوْلٌ یا سُؤْلَۃٌ۔ پوچھنا مانگنا۔

سُوْلَہ۔ بہت مانگنے والا۔

سَوِیْلٌ برابر والا جیسے عَدِیْلٌ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُسَوِّلَ لِیْ نَفْسِیْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَیْتُہٗ اِیَّاہُ۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا۔

سَحَابٌ اَسْوَلٌ۔ لٹکا ہوا ابر۔

سَوْمٌ۔ حیوت بیان کرنا، چکانا، مگذرنا، چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا۔

تَسْوِیْمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑنا مختار کرنا، ہونا

مُسَاوَمَۃٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔

اِسَامَۃٌ۔ چرانا۔

Marfat.com

سَامہ حضرت نوح ؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اُسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوَّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ۔ تم اپنے میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کرو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)

سُوْمَہ اور سِیْمَہ۔ علامت اور نشانی۔

اِنَّ لِلّٰہِ فُرْسَانًا مِّنْ اَھْلِ السَّمَاءِ مُسَوَّمِیْنَ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سواروں نشان کئے ہوئے۔

سِیْمَاھُمُ التَّحَاتُّ۔ اُن خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا ایک روایت میں سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ ہے معنے وہی ہے اگرچہ سارا سر منڈانا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا کُلًّا اَوْ اترکوا کلہ مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے خصوصاً حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بنسبت بال کتروانے کے بعضوں نے کہا خارجی لوگ سر منڈاتے ہیں سیاہ کرتے اس لئے آپ نے اُن کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَھٰی اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو صاحب مال اور اُس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اُس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لے لینا چاہے اگر اُس کی گفتگو طے ہو گئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آکر کہے کہ تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھکو دیتا ہوں ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچاتا ہے۔

نَھٰی عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سورج نکلنے سے پیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے بعضوں نے کہا سَوْم سے مراد یہاں چرانا ہے یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑو کیونکہ اُس وقت خاص پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اُس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)

فِیْ سَائِمَۃِ الْغَنَمِ زَکٰوۃٌ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں اُن میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لیکر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَلسَّائِمَۃُ جَبَّارٌ۔ جو جانور جرلی کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے تو رائگاں (یا ضمنی کرے) تو اُس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)

تَعَرَّضَ مَدَارِجَاقُ سُوْمِیْ نَصَرَ ضَرَبَ نُجُوْمًا لِلنُّجُوْمِ۔ یہ ذوالجبادین نے آنحضرت ؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی دہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کہ برج تاروں میں ہے (جو آگے دہنے بائیں گیا ہے)

اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدُوْمَۃِ سَخِیْنَۃٍ فَاَکَلَ وَمَا سَاَلَ مَنْ غَیْرَہٗ وَمَا

Marfat.com

أَجَلْ قَطُّ إِلَّا سَامٌ عَلَيْهِ - حضرت فاطمہ رضؓ آنحضرتؐ کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں ہریرہ تھا آپ نے کھایا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ کی فرمائش کرتے بعضوں نے کہا سَامٌ کا معنی یہ ہے کہ اُس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَ سِيخَ الْخَسْفِ - جو شخص جہاد کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اُس پر لازم کیا جائیگا (یعنی عذاب الٰہی اُس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلے کہیں طوفان۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا السَّامَ - ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی دوا نہیں ہے)۔

إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ - حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے سُنا وہ آنحضرت ؐ کو (بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو اُنہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام اور بُرائی اور پٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں یعنی تم مرو مردود یہودی آنحضرتؐ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبان مبارک پر گویا سلام کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کو غصہ آیا اُنہوں نے اُس سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرتؐ نے اُن کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہدیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَعَلَيْكُمُ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ - اُن کو بُرا عذاب چکھایا۔

سِيمَاءٌ - نشان اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے

سَرِّحْنِي بِسِيمَاءِ الْأَمَانِ - مجھ پر ایمان کی نشان ظاہر کر۔

عَلَيْهِ سِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ - اُس پر پیغمبروں کی نشان ہے۔

هَلَكَ السَّوَامُ - چرنے والے جانور مر گئے۔

وَقَفَ عَلَى قَطِيعٍ غَنَمٍ فِي سَوَامٍ مُهْمَةٍ وَسَوَامُهُمْ - بکریوں کے ایک غلے پر کھڑے ہوئے اُن کو چنار ہے تھے اُن کی قیمت کم کرا رہے تھے۔

أَسَامَ الْمُشْتَرِي - اور استام خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَائِعُ - بیچنے والے نے اُس کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔

بَيْعُ مُسَاوَمَةٍ - جس میں قیمت اصل لاگت پر مشخص نہ ہو

أَسَامَهُ الْخَسْفَ - اُس پر ذلت سے کا یعنی ذلت کا عذاب ڈالے گا۔

أُسَامَةُ بن زید مشہور صحابی ہیں آنحضرتؐ کی کھلائی اُم ایمن کے بیٹے۔

عِلْمٌ سِيمِيَاءُ - خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسمریزم وغیرہ۔

سَاوَةُ - ایک شہر ہے ترکی اور ہمدان کے درمیان۔

سِوًى - درست ہونا برابر ہونا۔

Marfat.com

مَكَانٌ سَوَاءٌ۔ یعنی درمیان کی جگہ۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا تَفَاضَلُوْا فَاِذَا تَسَاوَوْا هَلَكُوْا۔ جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم و فضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہر ایک دوسرے سے علم و فضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (یعنی دین کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سر جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متمول ہوں بعضوں نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہو کر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں اُن میں پھوٹ پڑ جائے ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ۔

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اُس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آسایش و فارغ البالی کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساوات کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد

کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر سے اموال تقسیم کر لیں اور عورتیں سب مشترک ہو جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اُس کی رضامندی سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اُس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی آگئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں اُن کا بھی اصلی پیرو ہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اُسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہو گئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اُس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انارکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں وہ بھی انہی نیچروں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں اُن کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لِیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا اُسی میں اُن کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلِّ یَقُوْمُ فَاسْتَوٰی بَرْزَخًا فَعَادَ اِلٰی مَكَانٍ فَقَرَأَ۔ حضرت علی رضؓ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے اُنہوں نے پھر پڑھا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اَسْتَوٰی ہے شین مجمہ سے یعنی کچھ کر دیا (نہیں پڑھا) وَاِنَّكُمْ تَنْتَسِوْنَ بَوْلِ النَّاسِ۔ (آنحضرتؐ نے حدیث میں عن بَوْلِهٖ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو) آپ نے

Marfat.com

آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا امام بخاری کا قول ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں عَنْ بَوْلِهِمَا ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا جانوروں کا الحدیث کا یہی مذہب ہے

حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ اُن کے برابر ہوگیا۔

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرتؐ کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد سر اُٹھانا یہ تینوں برابر سر ابر ہوتے (یعنی اُس قیام کے جس میں قرأت ہوتی ہے اور اُس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے یعنی قرأت کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب قریب برابر ہوتے مجمع البحار میں ہے بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی جب آپ قیام کو لمبا کرتے تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)

لَتُسَوُّنَّ بَيْنَ صُفُوْفِكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو ورنہ آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ تعالیٰ کے حضور میں فوج کی قواعد ہے اور اُس کا قانون یہ ہے کہ مونڈھے سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا (تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)

اَوْ يُبْدِئُ الْكِهَمْ عَلٰى سَوَاءٍ۔ اُن کو صاف صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں بس جنگ ہے۔

هٰذَا وَهٰذَا سَوَاءٌ۔ یہ مثل یعنی خضر اور یہ مثل یعنی نصر سب وہبت میں برابر ہیں۔

حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى۔ یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند میدان پر چڑھا۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں صورت دیکھے اُس کو پیٹ ڈالے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اُس کو برابر کر دے (اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کے برابر کر دے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ عرب کے شرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو پختہ اونچا اور بلند بنالیتے آپ نے اُس کو منع فرمایا باقی اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ بھی ہمارے شرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر ہی ہیں اُن کی قبریں کر دینے میں کوئی قباحت نہیں اس لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرتؐ یا حضرت علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)

مَا فِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يُسَاوِيْ۔ اُس میں کوئی اجر نہیں ہے۔

وَرَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اُسکے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی مربع ہے)

وَاسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔ اونٹنی آپ کیسے

Marfat.com

سیدھی ہوئی یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے
وَاَبْعَدُهُمْ مَسَافَةً وَيْكُمْ - تم میں جو بُرے ہیں وہ سب سے زیادہ دور ہیں۔
وَلَا قُبُوْرًا مُسَنَّمَةً اِلَّا سَوَّيْتَهَا - جو قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اُس کو برابر کر دے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کر دے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کہ نشانی ہو یا چوکور۔
وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ - یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہئے (اس میں قصر نہیں ہے)
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو بُری حال میں دیکھوں (اُن پر کوئی آفت آئی ہو)
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ يَا جَارِ السُّوْءِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری ہمسایہ سے جو ہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍ اور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی بُرا آدمی مگر الرَّجُلُ السُّوْءُ - یہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے۔
كَانَ اَبُو الْحَسَنِ اِذَا قَضٰى نُسُكَهٗ عَدَلَ اِلٰى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَايَه - امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)۔
مَسَادِي بڑا نیاں عیوب اُس کی ضد حاسن

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْهَاءِ

سَهْبٌ - سہاوقہ کرنا۔ دور جانا۔
اِسْهَابٌ - لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْهَبَ فِي الْكَلَامِ وَاَطْنَبَ - یعنی بہت لمبی تقریر کی۔
اَكَلُوْا وَشَرِبُوْا وَاَسْهَبُوْا - کھایا پیا اور خوب چھک کر کھایا پیا بہت دیر تک کھاتے رہے۔ بڑے حرص اور طمع کے ساتھ۔
بَعَثَ خَيْلًا فَاَسْهَبَتْ شَهْلًا - چند سواروں کو بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (یہ المبا سفر ہے)
قِيْلَ لَهٗ اَدْعُ اللّٰهَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْهِبِيْنَ - عبداللہ بن عمر رضؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلامی (بہت باتیں کرنا) بُری معلوم ہوتی ہے۔
رَجُلٌ مُسْهِبٌ - یہ فتحہ ہا بہت باتیں کرنے والا اور یہ اُن تین لفظوں میں سے ہے جو یوں تو عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے ہیں جیسے سَيْلٌ مُفْعَمٌ جو ماخوذ ہے سَهْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اُس کی جمع سُهُبٌ آئی ہے۔
وَتَرَكْتُهَا بِسُهُبِ يَدَيْهَا - اُس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا۔
ضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاِسْهَابِ - اُس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خبطی اور مجنوں ہو گیا)
تَسْهُبُ عقل ماری جانا۔
اُسْهِبَ الرَّجُلُ - وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔
سَهْبَةٌ - بہت گہرا کنواں۔
سَهْجٌ - پسینا زور سے چلنا سخت ہونا۔
سَهْجُوْجٌ - زور کی آندھی۔
مِسْهَجٌ - بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے
مَسْهَجٌ - ہوا گزرنے کا مقام۔
سَهْدٌ - جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

Marfat.com

تَسْهِيْدٌ - جگانا سونے نہ دینا۔
سُهَادٌ - بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔
شَیٌ سَهْدٌ مَهْدٌ - اچھی چیز۔
سُهُدٌ - کم سونے والا۔
سَهْدَةٌ - بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا بھلائی کی طرف رغبت اور توجہ
سَهْدَدٌ اور سَمَهْدَدٌ دور بعید۔
سَهَرٌ - جاگنا رات کو نہ سونا۔
اِسْهَارٌ - جگانا سونے نہ دینا۔
خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ - عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اُس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔
سَاهِرَةٌ - سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا
تَسْهَرُ اِذَا نِمْتَ - تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ بعضوں نے کہا سَاهِرَة دوزخ کا نام ہے۔
سَاهِرِيَّة - ایک قسم کا عطر ہے۔
سَهْفٌ - لوٹنا تڑپنا۔
سَهَفٌ - بہت پیاسا ہونا۔
سَاهِفٌ - ہلاک ہونے والا پیاسا۔
سَهْوَقٌ - جھوٹا۔ دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا۔
سَوْهَقَةٌ - کاریز چشمہ۔
سَهْكٌ - پیسنا تیزی سے گذرنا۔
سُهُوْكٌ - ہلکا چلنا۔
سَهَكٌ - سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُهْكَةٌ ہے۔
سَهَّاكٌ - بڑا باتونی تیز کلام۔
سَهْلٌ - نرم ہموار زمین۔

سَهَالَةٌ اور سُهُوْلَةٌ نرمی اور آسان جیسے مُسَاهَلَةٌ
تَسَاهُلٌ - سستی کرنا نرمی کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔
اِسْهَالٌ - پیٹ کو نرم کرنا۔ دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا۔
سَهْلُ الْوَجْهِ - جس کے منہ پر گوشت نہ ہو۔
سُهَيْلٌ - ایک ستارے کا نام ہے۔
اَنّٰی يَلْتَقِيْ سُهَيْلٌ وَالسُّهٰى - سہیل اور سُہا کہاں مل سکتے ہیں سُہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے۔
مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَقَدِ اسْتَهَلَ مَكَانَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جانکر اُسکو روایت کیا) اُس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔
ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ - پھر اُتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں اگر قبلہ رخ کھڑا ہو۔
سَهْلٌ نرم ملائم ہموار زمین اُسکی ضد حَزْنٌ ہے
اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ بِسِهْلَةٍ اَوْتُرَابٍ اَحْمَرَ - حضرت جبرئیل ع آنحضرت ص کے پاس موٹی کھرکھری ریتی لیکر آئے یا لال مٹی لیکر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین ع جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)
اِنَّهٗ كَانَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا - آنحضرت ص کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔
مترجم کہتا ہے آنحضرت ص کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹوگراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی

ع سہ - مجطیس ہے کہ سِہلۃ بہ کسرہ سین وہ مٹی جس کو پانی بہاکر لاتی ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

Marfat.com

سُهْمَہ۔ اُس کو تیر ملے گا۔
اِسْہَامٌ۔ قرعہ ڈالنا جیسے اِسْہَامُہٗ۔
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمُهٗ مِنَ الْغَنِيْمَةِ شَهِدَ أَوْ غَابَ۔ آنحضرتؐ کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اُس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں
مَا أَدْرِيْ مَا السُّهْمَانُ۔ میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے۔
فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَانَنَا۔ ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم اُن کے حصے لوٹا رہے تھے۔
خَرَجَ سَهْمُكَ۔ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔
إِذْهَبَا فَتَسَهَّمَا فَأَيُّكُمَا أَسْهَمَا۔ دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار ہو پھر قرعہ ڈالو۔
كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ مُسَهَّمٍ أَخْضَرَ۔ ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دھاریاں) نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ۔
فَدَخَلَ عَلَيَّ سَاهِمَ الْوَجْهِ۔ وہ میرے پاس آیا اُس کے مُنہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے)
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ۔ یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت ابی ابی امّ سلمہ رضؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)
وَتَحْتِيْ فِيْ سَهْمِيْ جَارِيَةٌ۔ میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے)
مُسْهَمَةُ الْوُجُوْهِ۔ اُن کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے ریاضت اور کثرت عبادت کی وجہ سے اُن کے چہرے زرد اور ضعیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اُس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ سب محنت اکارت ہوگئی اتباع سنت اور محبت خدا و رسول اللہ

اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظیفہ اور تہجد گزار قائم اللیل صائم النہار ہو اُسکی حالت خوفناک ہے)
ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْهَمُوْا۔ اگر لوگ آذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالے نہ ملتیں (تو ضرور اُس کے لئے قرعہ ڈالتے)
هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ۔ کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے۔
وَاضِرُ يُوَالِيْ سُهْمَانَ۔ تم نے جو سورہ فاتحہ کا مشترک یکساں حاصل کی ہیں اُن میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔
وَكَانَ سُهْمَانُ مِمَّنْ أُثْنِيَ عَشَرَ۔ اُن کے حصے بارہ بارہ تھے۔
فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمٌ جَمِيْعٌ۔ اُس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا۔
إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّ أَصْحَابَهٗ أَسْهَمَ لَهُمْ۔ آپ نے خیبر کی لوٹ میں انہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور اُن کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) اُن کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین بچانے کے لئے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے اور جب واپس آئے تو اُن کے پاس خرچ کا کچھ نہ تھا پس آپ نے اُن کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آگئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے امام احمد حاکم

Marfat.com

اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے اُن کا حصہ لگایا۔

اِسْتَهْمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کر لے لے۔

ثُمَّ اَنْ تُبَاعَ الثِّمَارُ حَتّٰى تُقَسَّمَ۔ مالکِ حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مراد مالِ غنیمت سے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں کس نے کہ کسی مقدار مجہول کا)

سَاهَمَ۔ قرعہ ڈالا۔

سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَشًا فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)

تُقْبَرُ يَقُوْمُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يَدْفِنُوْنَ مَوْتَاهُمْ بِمَقَابِرِهِمْ۔ پھر اپنے مکانوں کو جائیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے۔

هٰهَاتَ هٰهَاتَ اَخْطَأَ اِسْتَاهُمَا الْحُفْرَةَ (حماد بن کثیر نے امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادقؑ سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھنے والا بہشت نصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اُس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کا بھی واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ اُن کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے خاک پڑے اُن کی عقل پر اُن کے بخت پر یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے احکام اور اوامر بیان کئے جائیں اور حوام خلاف شرع لوگوں میں جاری ہوا اُسکی ممانعت کی جائے آنحضرتؐ اور صحابۂ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رحمی بے اصل اور دروغ بیفروغ وعقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اُس مجلس میں شراب خوار سینہ زن خوار داڑھی منڈے تارک الصلوٰۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں وعظ صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک و بدعت کی بُرائی بیان کریں اتباع سنت کی ترغیب دلائیں یہ وعظ کیا ہے درحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشوا لیں گے ایسے واعظوں کے لئے بموجب فرمودۂ امام علیہ السلام دوزخ طیار ہی)

سَنَةٌ۔ مقعد کا نام "دبر" اصل میں سَنَہ تھا

اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّيَهِ۔ آنکھ کیا مقعد کی ڈاٹ ہے جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتا ہے جہاں سو گیا گویا ڈاٹ کھل گئی اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی۔ اصل اسکے بیان کرنے کا مقام باب اللاف مع السین تھا چنانچہ وہاں بلفظہٖ گذرا

سَهْوٌ یا سُهُوٌ بھولنا۔

مُسَاهَاةٌ۔ غفلت کرنا

اِسْهَاءٌ۔ سہو بنانا۔

سَهْوَةٌ۔ طاق۔ موکھ مچان جھونپڑی کوٹھری خزانہ کی تیز رو اونٹنی۔

سُهَا۔ ایک ستارہ ہے۔

Marfat.com

سَهَا فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرت ﷺ نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کرنے کے احکام معلوم ہوں)
اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَهَا فِی الشَّیْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَهَا عَنْهُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

لَا یَسْهُوْ وَیُمْلِیْ۔ اُن دونوں رکعتوں میں بھولے نہیں (یعنی دل حاضر ہوا اور توجہ اور اطمینان کیساتھ سب ارکان ادا کرے)۔

عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا۔ جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ وَفِی الْبَیْتِ سَهْوَةٌ۔ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھا یا دریچہ تھا اس پر پردہ پڑا ہوا تھا
اِنَّ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ سَهْلَةٌ وَسَهْوَةٌ۔ دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتیل میں چلنا)۔

حَتّٰی یَغْدُوَ الرَّسُلُ عَلَی الْبَعْلَةِ السَّهْوَةِ فَلَا یُدْرِكُ اَصْحَابُهَا (کوئی کاشتکار ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے۔

سَهْوَةٌ۔ نرم رفتار جانور جیسی چال ہی سوار کو تکان نہ ہو۔
اِیْتِكَ غَدًا سَهْوًا رَهْوًا۔ کل میں نرمی سے تمہارا ہوا تیرے پاس آؤں گا۔

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِیَ السَّهْوُ وَالْخَطَاُ وَالنِّسْیَانُ۔ میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کر دی ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شے جو حافظہ میں تھی مگر اس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذکر اور حافظہ دونوں میں سے وہ شے نکل جائے

لَا سَهْوَ فِی سَهْوٍ۔ اگر سجدۂ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کیلئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے اُن کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْیَاءِ

سَحٌّ یا سَحٌّ وہ دودھ جو بہنہ آنے سے پہلے نکلے اُس کی جمع سُحُوْحٌ۔

سَیَّاءَةٌ۔ اُس پہلا دودھ دوہ لیا۔

لَا تُسْلِمْ اِنَكَ سَیَّاءٌ۔ بُرا چلنے والے کو اپنا بیتابانہ سپرد کر (بُرا چلنے والا جیسے مکہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مریں اُس کو آمدنی ہو) کفن فروش یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَةٌ سے نکلا ہے معنی برائی (بعضوں نے کہا سَیِّئٌ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا وَالْحَسَنَةُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ۔ بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کرنا اُس کو حد سے بڑھانا یہ بھی بُرا ہے جیسے اُس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں بُرائیاں ہیں ان کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اور رسم بیان کرائے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ کا ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ وَلَا السَّیِّئَةُ۔ بُرائی

Marfat.com

کا جواب نیکی سے کرنہ بُرائی سے (نیکی یہ ہے کہ بُرائی پر صبر کرے اُس کا بدلہ نہ لے بعضوں نے اسے احسن افعل التفضیل سے یعنی بہت اچھی طرح سے کرو وہ یہ ہے کہ بُرائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اُس کی ہجو کرے تو یہ اُس کی تعریف کرے)

سَیِّئُ الْمَلَکَۃِ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے بُرا سلوک کرے۔ (اُن کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھر کا کام کرتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سَیِّئُ الْاَسْقَام۔ بُری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ بعضوں نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سَیْئٌ۔ جوڑا ورش برابر والا۔

سِیَمًا یا لَاسِیَمَّا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں بُرے ہوتے ہیں (تقرب کی وجہ سے اُن کو ایسے کام پر ملامت کیجاتی ہے جسکو اُعام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَیْبٌ۔ جانا۔ روانہ ہونا، بہنا، بھاگنا جیہ ہر خوشی ہو اور جانا۔

تَسْیِیْبٌ۔ جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔

اِنْسِیَابٌ۔ جلدی سے چلدینا۔

سَائِبَۃٌ۔ وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اُس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا فَاَحَدُ سَائِبَۃٌ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کر دی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پیئے نہ اُس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اُس پر کوئی سواری کرے گا ہندیں ایسے جانور کو سائبہ کہتے ہیں جس کو بتوں اور دیوتاؤں کی منت مانکر آزاد کر دیا جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہدیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اُس کا وارث ہوتا نہ اُس کی دیت دیتا رَاَیْتُ عَمْرَوْبْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اُسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سائبہ کرنا نکالا یہ بُری رسم اُسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور دیوتاؤں کے نام چھوڑ دیں نہ اُن سے کام لیں یہ سواری اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں یہ ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعضے کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیجدئے جاتے ہیں جیسے بعضے نیک بندے بہشت میں)۔

اَلصَّدَقَۃُ وَالسَّائِبَۃُ لِبَیْعِہِمَا۔ جو شخص خیرات کے یا روپے کو سائبہ کرے تو پھر آخوت ہی کے دن کیلئے رکھے (دنیا میں پھر اُن سے منفعت نہ اُٹھائے)۔

اَلسَّائِبَۃُ یَضَعُ مَالَہٗ حَیْثُ شَاءَ۔ جو غلام سائبہ ہو (اُسکا مالک سائبہ بنا کر اُس کو آزاد کر دے) وہ اپنا مال جسکو چاہے دلوا دے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اُس کے مالک کا کوئی حق اُس کے ترکہ میں نہیں رہا)

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یَدْفَعُ بِعَصَاہُ اَبَدًا نَارًا اَحْدَاھُمَا الَّذِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَیْتِ فَلَحَدَھَا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اُس کا ذکر دیکھا جس نے آنحضرت ﷺ کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مانکر بیت اللہ کو بھیجا تھا چرا لئے تھے وہ لکڑی سے ڈھکیلے جا رہا تھا یعنی

Marfat.com

ایک روایت میں بِالْمُدِّ اِیْمِ الْبُدُدِ ہے جو کتاب
الباء میں گذر چکی۔
مِسیَاحٌ۔ جو چغل خوری کرتا پھرے۔
سِیَاحَۃُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الصِّیَامُ۔ اس امت کی
سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سَیَّاحٌ اور مسافر کو
وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا
پیاسا رہتا ہے اسی لئے صَائِمٌ یعنی روزہ دار کو
سَائِحٌ بھی کہتے ہیں)
مَا سُقِیَ بِالسَّیْحِ فَفِیْہِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت بہتے
ہوئے پانی سے سینچا جائے (جس چندان محنت
نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا
(اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اُسکو پانی دیا جائے اُس میں
سے بیسواں حصہ (یعنی فیصد ۵ پانچ سیحان اللہ
فرمایئے اسلام سے بڑھکر کس دین میں لگان کی ایسی
تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو
تو ساری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے۔
ثُمَّ سَاحَتْ۔ پھر اُس کنوئیں کا پانی بہنے لگا جو اُبل رہا تھا۔
سَیْحَان۔ ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب
سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ مِنْ اَنْھَارِ
الْجَنَّۃِ۔ سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہریں ہیں) اور
فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ اُن کا پانی
نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے۔ بعضوں نے
کہا بہشت کی نہروں میں اس سے یہ مراد ہے کہ ان
نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان
ہوں گے بعضوں نے کہا سَیْحُوْن۔ ہند کی نہر اسندھ
کی دالشہ علم)
فَاسْتَاحَتِ الْحَجَرُ۔ وہ پتھر بہت گیا اور کشادہ
ہوگیا اُس سے ہو سَاحَۃُ الدَّارِ گھر کے سامنے جو
میدان ہوتا ہے یعنی اُس بعضوں نے کہا سَاحَہ وہ
خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہو ایک روایت
میں فَاسْتَاحَتْ ہے خائے معجمہ سے جو گذر چکی۔
کَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِیْسٰی السِّیَاحَۃُ فِی الْاَرْضِ۔ حضرت
عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم
تھا چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر
کر کے اُن میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور
اب تک نصاریٰ اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام
ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے
جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل بیٹھے ہو رہے ہیں وہ
اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمانوں
تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے
غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے
زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمانوں نے
اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا
اُن کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا
چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں
کروڑہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں
جانتے نہ نماز و روزے سے اُن کو کچھ خبر ہے صرف
نام کے مسلمان ہیں بعضے تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی
طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں
کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی ہوئی
محرم میں ہندوؤں کی طرح سوا منگ نکالتے ہیں شیر
رکھ ہندوگی بنتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔
سَیَحُوْنَ اَحَدُ الْاَنْھَارِ السَّمَائِیَّۃِ الَّتِیْ خَرَجَ
جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ۔ سیحون اُن آٹھ نہروں میں سے
ہے جن کو حضرت جبرئیل نے اپنے انگوٹھے سے
کھود دیا۔
اِذَا غَضِبَ اَعْرَصَ وَاَسَامَ۔ جب غصہ ہوتا
ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے۔

Marfat.com

مُسَیَّحٌ - دہاریدار چادر وغیرہ۔
سَیْخٌ یا سَیَخَانٌ۔ گھس جانا جم جانا۔
سِیُخٌ - بڑی چھری۔
مَامِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ مُسِیْخَۃٌ ۔ جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے صور کی آواز سننے کو کہیں قیامت نہ آجائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی۔
سَاخَتْ فَرَسِیْ ۔ میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔
فَسَاخَتْ قَدَمَاہُ فِی الْاَرْضِ اُس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔
سِیْدٌ - بھیڑیا۔
اَقْبَلَ کَالسِّیْدِ بھیڑیئے کی طرح آیا بعضوں نے کہا سِیْد شیر کو بھی کہتے ہیں ۔
سَیْرٌ یا مَسِیْرٌ یا تَسْیَارٌ یا مَسِیْرَۃٌ یا سَیْرُوْرَۃٌ چلنا ۔
سَارَبِہٖ ۔ اُس کو چلایا جیسے سَارَہٗ ہے ۔
تَسْیِیْرٌ ۔ چلانا سیر کرانا جھولی اُتار لینا جلاوطن کرنا۔
مُسَایَرَہ ۔ ساتھ ساتھ چلنا۔
تَسَیُّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا ۔
اِسْتِیَارٌ - پیروی کرنا۔
اِسْتَارَ بِسِیْرَتِہٖ ۔ اُس کے طریق پر چلا ۔
اَھْدٰی لَہٗ اُکَیْدِرُ دُوْمَۃَ حُلَّۃً سِیَرَاءَ۔ دومہ کے رئیس نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرت م کے لئے ایک ریشمی دہاری والا جوڑا بھیجا مجمع میں ہے کہ سِیَرَاءَ وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دہاریاں ہوں یا اُس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سَیْر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ بعضوں نے حُلَّۃَ سِیَرَاءَ اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔
اَعْطٰی عَلِیًّا بُرْدًا سِیَرَاءَ ۔ آنحضرت م نے حضرت علی رض کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے ۔
اِنَّہٗ رَاٰی حُلَّۃً سِیَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِ اشْتَرَیْتَھَا حضرت عمر رض نے بازار میں ایک ریشمی دہاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرت م سے عرض کیا کاش آپ اِس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اُسکو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)
اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِہٖ وَفَدَ اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ .....
مُسَیَّرَۃٌ ۔ حضرت عمر رض کے پاس اُن کا ایک عامل آیا ایک دہاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اُس پر ریشمی دہاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)
رَبَطَ یَدَہٗ اِلٰی سَیْرٍ ۔ اُس کا ہاتھ ایک تسمے کے ساتھ باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ ۔ میں ایک مہینے کے فاصلے سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)
وَجَعَلَ لَہٗ تَسْیِیْرَ اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ۔ چار مہینے تک اُس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)
سَیَرٌ۔ ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرت م نے بدر کی لوٹ تقسیم کی تھی ۔
تَسَایَرَ عَنْہُ الْغَضَبُ ۔ اُس کا غصہ دور ہو گیا۔
کِتَابُ السِّیَرِ۔ جمع ہے سیرت کی بمعنی طریقہ اور روش یعنی اس کتاب میں آنحضرت م کے وہ عادات اور احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں
مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ ۔ تم جہاں جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اجر اور ثواب ہر منزل میں اُن کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے اس حدیث سے یہ نکلتا

ہے کہ معذور کو اُس کی نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اُس کو بجا نہ لا سکے)

لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَهٗ یا لَیْسَ بِسَیْرِ مِثْلِهٖ وہ اُس کے مانند نہیں چلتا۔

مَلٰٓئِکَةٌ سَیَّارُوْنَ - پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جابجا گھومتے رہتے ہیں)

وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ۔ اور باقی سب اعضا اور جوارح۔

سَیْرُ الْمَنَازِلِ یُنْفِدُ الزَّادَ وَیُسِیْئُ الْاَخْلَاقَ وَ یُخْلِقُ الثِّیَابَ وَالسَّیْرُ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ - بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پُرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ بُرا نہیں ہے)

سَارَ بِهِمْ سِیْرَةً حَسَنَةً۔ اُن سے اچھا سلوک کیا

کَانُوْا یَتَهَادَوْنَ السُّیُوْرَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سَیْرٌ کی بمعنی تسمہ۔

نَهْرُ السَّیْلَحِینَ۔ ایک نہر کا نام ہے بغداد کی اطراف میں۔

سَیَسٌ ۔گھن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)

حَمَلَتْنَا الْعَرَبُ عَلٰی سِیْسَائِهَا۔ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔

سِیْسَا۔ جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا

سِیْسٌ ۔ چنبلی۔

حَمَلَهٗ عَلٰی سِیْسَاءِ الْحَقِّ ۔ اُس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔

مَضٰی عَلٰی سِیْسَائِهَا ۔ اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)۔

سِیَاطٌ ۔ جمع ہے سَوْطٌ کی یعنی کوڑا اصل میں سِوَاطٌ تھا واو کو یا سے بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اَسْوَاطٌ بھی جمع آتی ہے اسکو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا۔

مَعَهُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ۔ اُن کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)

نَضْرِبُهٗ بِاَسْیَاطِنَا وَقِسِیِّنَا ۔ہم اسکو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے قیاس یوں تھا بِاَسْوَاطِنَا مگر راوی نے بِاَسْیَاطِنَا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے رِیْحٌ کی جمع اَرْیَاحٌ شاذ ہے اور قیاس کی رو سے اَرْوَاحٌ ہے۔

سَیْطَرَةٌ ۔ غالب ہونا - ذمہ دار ہونا، نگہبان ہونا۔

سَیْحٌ یا سُیُوْحٌ ۔ بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی۔

نَاقَةٌ مِسْیَاحٌ مِرْیَاحٌ ۔ یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اُسکے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے اچھی طرح اُس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے۔

مِرْیَاحٌ ۔ پہلو نٹی کی جنی ہے اُسکا بیان اوپر گذر چکا۔

مِسْیَعَه ۔ تھاپی جس سے مٹی یا چونہ لگاتے ہیں لیپتے ہیں

سِیْعَاءٌ اور سِیَعَاءٌ ۔ رات کا ایک حصہ۔

سَیَاعٌ ۔ مٹی بھس کا گلاوہ تَسْیِیْعٌ ۔گلاوہ کرنا۔

سَیْفٌ ۔ تلوار سے مارنا تلوار۔

مُسَایَفَةٌ اور تَسَایُفٌ ۔ شمشیر بازی۔

سَائِفٌ ۔ تلوار مارنے والا۔

فَاَتَیْنَا سِیْفَ الْبَحْرِ ۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہونچے (یعنی ساحل پر)

کَانَ وَجْهُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالسَّیْفِ آنحضرت ؐ کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گلائی نہیں ہوتی)

Marfat.com

مُسِيْفٌ - تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر
دِرْهَمٌ مُسَيَّفٌ - نقش مٹا ہوا روپیہ -
ثَوْبٌ مُسَيَّفٌ - دھاریدار کپڑا یعنی جس پہ کاڑیاں ہوں
سَيْفُ الْبَحْرِ - فدک کا ایک مقام ہے -

سَيْلٌ یا سَيَلَانٌ - بہنا - لمبا ہونا -

تَسْيِيْلٌ - بہانا - پگھلانا -
سَيَّالٌ - پگھلنے والا بہنے والا -
كَانَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ - آنحضرت م کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے انگلیاں بھی لمبی تھیں -
مَسِيْلُ هَرْشٰى - ہرشا کا نالہ نشیبی جگہ -
مَسِيْلُ الْمَاءِ - پانی کی موہری -
اِسَالَةٌ - بہانا -
فَاِنْ سَالَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ پھر اگر بہہ کر پنڈلیوں تک آجائے -
سَيَالَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر -
سَائِلُ الْخَدَّيْنِ - آنحضرت م کے رخسارے برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپکے مبارک چہرے میں ذرا لمبائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کیطرح لمبا بال گھونگھردار مونڈھوں تک چھٹے ہوئے رنگ کھلا ہوا گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں داڑھی گھنی ہوئی اس میں ذرا سی سفیدی لب اور ٹھڈی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم

سُيُوْمٌ - ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان

مہاجرین سے کہا تھا اُمْكُثُوْا فَاَنْتُمْ سُيُوْمٌ یعنی تم اس ملک میں رہو تمکو امن ہے بعضوں نے کہا سُيُوْمٌ سَائِمٌ کی جمع ہے یعنی چرنیوالے بکریوں کیطرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا -

عَلٰى سِيْمَةِ اَخِيْهِ - اپنے بھائی کے چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے یہ ایک لغت ہے سَوْمٌ میں جس کا بیان اوپر گذر چکا -
لَكُمْ سِيْمَاءُ - وضو تمہارا نشان ہے (حالانکہ وضو اور امتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب سے منہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید یہ اس امت کا خاصہ ہوگا یعنی قیامت کے دن بعضوں نے کہا وضو خاص اس امت کیلئے مشروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیا کیلئے مشروع ہوگا نہ انکی امتوں کیلئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث اُن کے مذہب میں نماز کو مانع ہے -

سِيَةٌ - کمان کا مڑا ہوا کنارہ -

سِيَتَانِ - کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سِيَاتٌ جمع ہے سِيَةٌ کی اصل میں وِسْیٌ تھا جیسے عِدَةٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے -
وَفِیْ يَدِهٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِيَتِهَا - آپکے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اُسکا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے -
فَانْثَنَتْ عَلَیَّ سِيَتَاهَا - اُس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)
يَطْعَنُهٗ بِسِيَةِ قَوْسِهٖ - اُسکو کمان کے کنارے سے مار رہا تھا

سِیٌّ - برابر والا جوڑ مشابہ مانند -

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ سِیٌّ وَاحِدٌ - بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہے یہی مشہور روایت شَیْءٌ وَاحِدٌ ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں -
هُمَا سِيَّانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں) -

الحمد للہ کہ بارہواں ۱۲ پارہ انوار اللغہ کا مقام والیٹر میں بماہ صفر المظفر روز یکشنبہ ۱۳۲۳ھ کو بقلم مترجم عفا اللہ عنہ ختم ہوا اب دعا یہ ہے کہ اللہ تعالی اسی طرح تیرھویں ۱۳ پارے کو ختم کرا دے آمین ثم آمین یا رب السموات والارضین -

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ش

لُغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الشین المعجمة

شین حروف تہجی میں سے تیرہواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مؤنث سے بدل جاتا ہے۔ بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں۔ اَکْرَمْتُكِ کو اَکْرَمْتُشْ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَيْكِشْ اور اَکْرَمْتُكِشْ اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے۔

باب الشین مع الهمزة

شَأْ: امر ہے شَاءَ سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہکر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَأْبٌ: جمع ہے شُؤْبُوْبٌ کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دَرَّ مَاضِيْهِ وَدَفَعَ شَأْبِيْهِ: اگر کی ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے اور اسکی برساتوں کی چھڑیوں کو۔

اَفَاضَ عَلَيْهِ شَأْبِيْبَ الْغُفْرَانِ: اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَأْرٌ: جمع کرنا۔

شَأْزٌ اور **شُؤْزٌ**: غلیظ ہونا، بلند ہونا، سخت بے قرار ہونا۔

اِشْأَزَّ: بے قرار کرنا، گھبرا دینا۔

اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ جِرَصٌ عَلَى الدُّنْيَا: (معاویہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بے قرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص (اس کی جدائی پر رو رہے ہو) تمہارا میں ہے کہ شَأْزٌ کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو۔

شَأْسٌ: سخت ہونا۔

شَئِسٌ اور **شَأْسٌ** سخت، اس کی جمع شَئِسُوْنَ اور شُؤْسٌ ہے۔

شَأْشَأَهُ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شَأْ شَأْ یا شُؤْ شُؤْ کہکر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِيْرِهٖ شَأْشَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شَأْ شَأْ اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے، معنی وہی ہیں)۔

شَأْفٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں

Marfat.com

نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے، کاٹیں تو آدمی مر جاتا ہے)۔

شَأْفٌ اور شَأْفَةٌ: دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا۔

شَأْفُ الْاَصَابِعِ: ناخن کے گرد پھٹ جانا۔

شُئِفَ الرَّجُلُ: ڈر گیا، گھبرا گیا۔

خَرَجَتْ بِاٰدَمَ شَأْفَةٌ فِیْ رِجْلِہٖ: آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اِسْتَاْصَلَ اللّٰہُ شَأْفَتَہٗ: اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے، جڑ سے اکھڑ جائے)۔

لَقَدِ اسْتَاْصَلَنَا شَأْفُ نَهْشَلٍ (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ میٹ دیا (یعنی ان کو بالکل تمام کر دیا سب کو مار ڈالا)۔

مَنْ حَمَلَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ: اسکے معنی معلوم نہیں ہو سکے لغتوں میں شَيْئًا فَوْزًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنے جو لیلے چیز اٹھائے۔

شَأْمٌ: سخوست لانا۔

تَشْئِيْمٌ: شام کے ملک کی طرف چلا دینا۔

مُشَاءَمَةٌ: بائیں طرف لے جانا۔

اِشْأَمُّ: شام کے ملک میں آنا۔

تَشَاءُمٌ: بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، سخوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف بعضوں نے کہا شام بن نوح وہاں جا کر رہے تھے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ۔

شُؤْمٌ: برکت کی ضد یعنے سخوست۔

شِئْمَةٌ: خصلت، طبیعت، عادت جیسے شِئْمَةٌ حُوْ۔

مَشْؤُمٌ: منحوس جیسے اَشْأَمُ بہت منحوس۔

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ: تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے۔

حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَأْمَةٍ: یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ مَتَنَاكَ عَيْنٌ غَدِيْقَةٌ: جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ سے بھرپور (یعنے خوب برسے گا)۔

اَشْأَمُ اور شَاءَمُ: شام میں گیا جیسے اَيْمَنُ اور يَامَنُ یمن میں گیا۔

لَا يَاْتِيْ خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَشْأَمِ: اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے)۔

بائیں ہاتھ کو شُؤْمٰی کہتے ہیں جو اَشْأَمُ کا مؤنث ہے

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ وَ اَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ پر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے۔

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں طرف والے۔

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ: صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گذارنا تمام خوبیوں اور

Marfat.com

أَضْلِعْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ : میرے سب کام بنادے (درست کردے)۔

مَا شَأْنُ النَّاسِ : لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں (یعنے سورج گہن کے وقت)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ فَهُوَ فِيْ شُئُوْنٍ يُبْدِيْهَا كَا يَبْتَدِيْهَا : (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَأْنٍ کا کیا مطلب ہے۔ بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جف القلم بما ہو کائن إلی یوم القیامۃ (یعنے قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے۔ حسن نے کہا كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعضے گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بداکو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں (یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذاللہ)۔

لِفَخِذٍ شَأْنٌ : وہ تو ایک شان رکھتا ہے (یعنے عزت میں۔

شَأْنَانِ : سرکی دو رگیں جو ابرو پر اُتری ہیں۔

مَاءُ الشُّئُوْنِ : آنسو۔

إِشْأَنْ شَأْنَكَ : جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَأْنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ : وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہوگیا۔

مَا شَأْنُ شَأْنَهٗ : میں نے اس کی کوئی خبر دی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُئُوْن : حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَأْوٌ : آگے بڑھ جانا قدم اور حد اور غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ أَرْفَعُ فَرَسِيْ شَأْوًا وَأَسْيَرُ شَأْوًا : میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَكَتْهُمَا سُنَّتُهُمَا شَأْوًا بَعِيْدًا : (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنے تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شَوْى رَأْسِهٖ : یہ لڑکا جس کے سر کی مانگیں ابھی اکٹھا نہیں ہوئیں۔

باب الشین مع الباء

شَبَّ یا شَبُوْبٌ : سُلگانا، روشن کرنا، روشنی ہونا بلند ہونا، بڑھنا۔

شَبَابٌ اور شَبِيْبَةٌ : جوان ہونا۔

شَبَابٌ اور شَبِيْبٌ اور شَبُوْبٌ : ہاتھ اٹھانا، نمایش ہونا، کھیلنا کودنا، بڑھنا، ظاہر کرنا۔

تَشْبِيْبٌ : جوانی کے حالات بیان کرنا، عیش و شباب کا تذکرہ کرنا، کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا، اس کی محبت کا کنایہ کرنا۔

إِنَّهٗ لَتُزَرِّرُ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجُعِلَ سَوَادُهَا يَشُبُّ بَيَاضَهٗ وَجَعَلَ بَيَاضُهٗ يَشُبُّ سَوَادَهَا : آنحضرت نے ایک سیاہ رنگ کی انار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سپیدی کو جچ رہی تھی اور آپ کی سپیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی تھی

Marfat.com

ایک روایت میں یوں ہے: اِنَّهٗ لَيْسَ بِمِدْرَعَةِ سَوْءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَحْسَنَهَا عَلَيْكِ يَشُبُّ سَوَادُهَا بَيَاضَكِ وَبَيَاضُكِ سَوَادَهَا آنحضرتؐ نے ایک کالا کرتہ پہنا تو حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مُشَبَّبٌ: جب کوئی مرد سفید روسیہ بال والا ہو یہ شَبَّ النَّارُ سے نکلا ہے یعنے آگ کو روشن کیا وہ جمکنے لگی۔

اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيْهِ (حب ابوسلمہ مرگئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہؓ نے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگا یا دیکھا تو آپ نے فرمایا) ایلوا منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو مت لگا۔

فِي الْجَوَاهِرِ الَّتِيْ جَاءَتْهُ مِنْ فَتْحِ هَاوَنْدَ يَشُبُّ بَعْضُهَا بَعْضًا: حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو نہاوند کے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن دے رہے تھے۔

اِلَى اُمِّ قِيَالٍ الْعَاهِلَةِ وَالْاَزْوَاجِ الْمُشَبَّبَةِ: مورتی بار شاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی طرف۔

لَمَّا بَرَزَ حَمْنَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بَرَزَ اِلَيْهِمْ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: جب (جنگ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعضوں نے غلطی سے شَبَيْبَةٌ کو سِتَّةٌ پڑھا ہے یعنے چھ انصاری نکلے صحیح نہیں ہے)

كُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي شَبِيْبَةٍ: میں اور عبداللہ بن زبیر جوان لڑکوں میں سے تھے۔

شَبَابٌ: جوان (اس کی جمع شَبَابٌ اور شَبِيْبَةٌ اور شُبَّانٌ آتی ہے)۔

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ يُسْتَشْبَبُوْنَ: بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپنے میں کیا ہو۔

اِسْتَشِبُّوْا عَلَى اَصْوَاتِكُمْ فِي الْبَوْلِ: اپنی پیڈلیوں پر (اگڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اگڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّ مُجَاوِبُهٗ: جب حسان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس کو جواب دینے لگے۔

اِنَّهٗ كَانَ يُشَبِّبُ بِلَيْلَى بِنْتِ الْجُوْدِيِّ فِيْ شِعْرِهٖ: وہ اپنے شعروں میں لیلیٰ جودی کی بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خط وخال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

اِنَّهَا دَعَتْ بِمِسْكَيْنِ وَشَثِ يَمَانٍ: انہوں نے ایک کوبڑا اور پستکری منگوائی۔

فَشَبَّبَ: انہوں نے تشبیب کی۔

اَنْ تَشِبُّوْا وَلَا تَهْرَمُوْا: تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو۔

اَشَبُّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدُهُمْ: سب لوگوں

ع ایک شہر کا نام ہے ملک فارس میں ۱۲

میں کم سن اور طاقتور۔

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ : میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط، اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں، مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر ابی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت ذکر بیٹھوں۔

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ : ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ : اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی بروزن فَعَّالٌ اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے۔ مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ : امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے۔

یَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْهِ اثْنَتَانِ : آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں۔ (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

اِبْنُ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یُسَمّٰی شَابًّا : تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اس کے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر شیخ ہے اسّی تک پھر ہرم ہے موت تک۔

شِبْتٌ : سویا۔

شَبَتٌ : لٹکنا متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے۔

شِبَاثٌ، دورخ کا کانٹا جیسے شَبُّوْثٌ ہے

رِشْبِثٌ : ایک بھاجی ہے۔

شَبَثٌ : مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں۔ (گنجائی)۔

اَلزُّبَیْرُ طَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ : (حضرت عمرؓ نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق جھگڑالو۔

شُبَیْثٌ : ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارُ شُبَیْثٍ منسوب ہے۔

شُبَیْثَةُ : علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِیٍّ : شبث بن ربعی کی مسجد ہے ایک تمابی ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسینؓ کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ : اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان اس کی یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَجٌ : اونچا دروازہ، شَبَجَةٌ اس کا مفرد۔

اَشْبَجَ الْبَابَ : دروازہ پھیر دیا۔

شَبْحٌ : چیرنا، میخیں لگا کر کھینچنا، پھیلانا، مشابہ ہونا، دراز ہونا۔

شَبَحٌ : اونچا دروازہ جسم بدن۔

شَبَاحَةٌ : چوڑا ہونا۔

تَشْبِیْحٌ : چوڑا کرنا، ایک کو دو دیکھنا بوڑھا ہو کر۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَیْنِ : آنحضرتؐ کی باہیں لمبی یا چوڑی تھیں، ایک روایت میں شَثْنَ الذِّرَاعَیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

شَبْحٌ یا شَبَحٌ : جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ ہے۔

شَبْحَانُ : لمبا۔

Marfat.com

شَیْحَۃٌ: ایک بار اصل میں شَیْحٌ کے معنی ہیں گاڑھا کسی چیز کا گچھنا جیسے چمڑا یا رسّی عرب لوگ کہتے ہیں:

شَیْحَتُ الْعُوْدَ: میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے۔

شَیْحَ الدَّاعِیْ: دعا کرنے والے نے (دُعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُیِّحَ فِی الرَّمْضَاءِ: حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا اُن سے کہتا تھا اسلام سے پھر جاوہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا، وہ احد احد کہکر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا بیش قیمت غلام دے کر اُن کو خرید لیا اور خرید نے کے بعد آزاد کر دیا خاک پڑے اُن بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے ہزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)۔

تُحَیِّدُوْہُ فَاشْیَحُوْہُ: (دجال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَشُجُّوْہُ ہے یعنے اسکے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو۔

فَنَزَعَ سَقْفَ بَیْتِیْ شَیْحَۃً شَیْحَۃً: اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی۔

خَلَقَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَہٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِیَّۃٌ بَلْ اَزْوَاحٌ: اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں، میں نے عرض کیا نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور الٰہی کا ایک سایہ یعنے نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں۔

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰی عَلَی الْعَرْشِ اَشْبَاحًا یَلْمَعُ نُوْرُھَا فَسَاَلَ اللّٰہَ عَنْھَا فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّھَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَۃَ: حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیرالمؤمنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)۔

لَا یُجَرَّدُ فِیْ حَدٍّ وَّلَا یُشَیَّحُ: کسی حد شرعی سزا) میں آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں کلکٹری میں باندھ کر لمبا کر کے بید لگاتے ہیں)

شَیْشَبَۃٌ یا شِیْشَبَۃٌ: بھچو زبان آفت۔

مَنْ عَضَّ عَلٰی شَیْشَبَۃِ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ: جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے، خاموش رہے، بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں۔ کفر، غیبت، تہمت، جھوٹ

Marfat.com

کالی فلوج، چغاخوری وغیرہ۔

شَبْرٌ: بالشت سے ماپنا دینا۔

شَبْرٌ: اِترانا۔

تَشْبِیْرٌ: اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔

اِشْبَارٌ: دینا۔

تَشَبُّرٌ: بڑا ہونا، بزرگ ہونا۔

تَشَابُرٌ: ایک بالشت کے فاصلہ پر آجانا۔

شَبَرٌ: عطیہ، بھلائی، انجیل شریف، اجسام، قوی قربانی۔

جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَ بَارَکَ فِیْ شَبْرِکُمَا: اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندگی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شَبَرٌ عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنے مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)

نَھٰی عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ: آنحضرتؐ نے نر اونٹ کے مادہ پر گدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نَھٰی عن عسب الفحل یعنے نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)۔

اِنَّ سَالَتْکَ ثَمَنَ شَبْرِھَا وَشَبْرِکَ اَشْفَّاتُ تَطْلُبُھَا: (بجیی بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اُجرت مانگے تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے۔ (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)۔

وَکَرِہَ الشَّبُّوْرُ: آنحضرتؐ سے کسی نے چل کا ذکر کیا (یعنے نماز کے لئے بُلانے کو اذان کے بدل شَبُّوْر تجیج کو کہتے ہیں یعنے نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)۔

شِبْرٌ: بالشت، اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے۔

شَبَّرٌ وَشَبِّیْرٌ: حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا۔ امام حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الشَّبُّوْرِ: ایک دعا ہے جو حضرت یوشع نے عالقہ پر چڑھائی کرنے کے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی۔ یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے۔ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اس کو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقوں سے اس کو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی۔

شَبْرَدَۃٌ: جلدی چلنا، دوڑنا۔

شَبْرَدِیٌ: تیز دوڑنے والا اونٹ۔

شَبْرَدَاءُ: (اس کا مؤنث ہے)

شَبْرَقَۃٌ: دوڑنا، کاٹنا، نوچنا، پھاڑنا۔

لَوْمٌ شَبَارِقٌ یا شَبَارِقُ: کٹا ہوا کپڑا۔

شَبَارِقُ: جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں۔

شِبْرِقٌ: ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا تیجہ۔

کَلَا بَاْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِیْسِ وَالْکَمْاَۃِ تَنْزِعُہٗ مِنْ اَصْلِہٖ: حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے۔ (یعنی جڑ سے ان کا ذکر نہ کھودے۔ اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جو وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریق کہتے ہیں)۔

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِیْ اَخْمَصِ رِجْلِہٖ شِبْرِقَۃٌ فَھَلَکَ: عاص وائل (جو آنحضرتؐ اور قرآن پر طعنے مارتا) اس

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّاْسُرَ اِنْسَانٌ نَفْسٌ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ: جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کرکے لگاتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھانا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرے گا اگر گنج قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ کی طمع کرے گا۔

لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَکَ یَا بَطْنَکَ: (آنحضرتؐ نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے۔

اِنَّ زَمْزَمَ کَانَ یُقَالُ لَہَا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ شُبَاعَۃٌ: زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے۔ (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)۔

لَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ: عالم لوگ اس سے (یعنے قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بتازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)۔

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ: پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کھانا ملا تو دو دن کو فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی اللہ تعالے نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی کم کا فضل وکرم ہے۔ وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے۔ آنحضرتؐ کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے مارے کام کوٹنا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام مانگا تک نہ رکھا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالے نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے تھے۔ اللّٰھم صل مع محمد وآل محمد)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّادُوْمٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمدؐ کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَاَحَدُھُمَا تَمْرٌ: حضرت محمدؐ کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن پیہم کبھی شکم سیر نہیں ہوئے، ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کی)۔

یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لِشِبَعِ بَطْنِہٖ: وہ (یعنے ابوہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرتؐ سے لپٹے رہتے (یہ وقت آپ کے پاس رہنے کیوقت کہ وہ دوسرے صحابہ کی طرح بیوپار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بیفکر ہو گئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سُنیں اور روایت کیں بعضوں نے لِشِبَعِ بَطْنِہٖ روایت کیا ہے یعنے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے یعنے اس امید سے کہ آپ کے پاس رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جاکر کھالیں گے۔ بعضوں نے لِشِبْعِ بَطْنِہٖ روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شِبْعٌ بسکون بارہ کھانا جس سے سیر ہو اور شِبَعٌ بفتحۂ بار مصدر ہے یعنے سیر ہونا)۔

یَا بْنَ اٰدَمَ کَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ: اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہوسکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہوگا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہوگی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جائے گی، قناعت تجھ میں کبھی نہ ہوگی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

بِاَیِّ مَنْ لَّمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ: قسم میرے باپ کی جو شخص جَو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

یَا بْنَ اٰدَمَ کَا یُشْبِعُ بَطْنَکَ شَیْءٌ: آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی

اَلَا رَجُلٌ شَبْعَانُ، دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب اخیاء الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمداً تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ باالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے)۔

شَبَقٌ: شہوت کا غلبہ مارنا۔

شَبِقٌ: بڑا شہوتی۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَّطِئَ قَبْلَ اِفَاضَۃٍ فَاصَابَتْہُ شَبَقٌ شَدِیْدٌ: ابن عباسؓ نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لئے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہو جائے)۔

مَنِ انْقَطَعَ عَنْھَا الدَّمُ اِذَا صَابَ زَوْجُھَا شَبَقٌ فَلَیْسَ مُرْھَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ جَھَا: جب عورت کا حیض بند ہو جائے، خواہ آمام وقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ

Marfat.com

دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اس کا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کرلے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گو یا اجماع ہے صرف ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنے دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کرلے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے۔

وَاَلْقِيَا شُنَا قُ اِلَى الْمُرْسَلِيْنَ : پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبَكَ : ملا دینا، ایک میں ایک گھسیڑ دینا، مل جانا۔

تَشْبِيْكٌ : ملانا، ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَكَةٌ اور شَبَّاكٌ : صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں۔

اِذَا مَشٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ : جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز میں تشبیک منع ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ : جب تارے گھن گئے، خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)۔

وَقَعَتْ يَدُ بَعِيْرِهٖ فِيْ شَبَكَةِ جُرَذَانٍ : ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَالٍ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْقِيْنِيْ شَبَكَةٌ : بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک رستے کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دیدیجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِيْنَ لَهُمْ لَعْنٌ بِشَبَكَةِ جَرْجٍ : جن لوگوں کے شبکہ جرج میں جانور ہیں (شبکہ جرج ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ : اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَكَهُ الرِّيْحُ : ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شُبُوْلٌ : عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِشْبَالٌ : عنایت اور مہربانی کرنا، مدد کرنا، عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِل : شیر گنے دانتوں والا جو بچہ نازو نعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ : شیر کا بچہ اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آتی ہے)۔

مُشْبِلٌ : وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو کر

Marfat.com

اسکے ساتھ چلنے لگا ہو۔

مَکَانٌ مَشْغُوْلٌ: جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں۔

اِشْبِیْلَۃ: ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں۔

بَارِکْ فِیْ شِبْلَیْھِمَا: ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہوگا کہ شیر خدا کے دو شیر بچے رشنہ وے، پیدا ہوں گے یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لئے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند تھے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہ گری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)۔

اَکْرَمْتُکَ بِشِبْلَیْکَ وَ سِبْطَیْکَ: میں نے تجھ پر احسان کیا تجھے دو شیر بچے دو نواسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام)۔

شَبْشَبٌ: شبشام لگانا (یعنی ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)۔

شَبْہَمٌ: سردی۔

خَیْرُ الْمَاءِ الشَّبْہَمُ: بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو۔

دَخَلَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاۃٍ شَبْہَۃٍ: آنحضرتؐ حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گئے۔

شَعَبْتُ رِیْ شَبْہَمٍ مِنْ قَمَاءِ مُحَیِّیَۃٍ صَافٍ بِاَبْطَحِ اَضْمٰی وَھُوَ مَشْمُوْلٌ: اس میں سرد پانی نالہ کے تڑاؤ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو مصفاہ پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا لینے شمالی ہوا لگی ہو۔

شِبَامٌ: ہکسرہ شین، عرب کا ایک قبیلہ ہے

مَرَّ عَلِیٌّ بِالشِّبَامِیِّیْنَ فَسَمِعَ بُکَاءً: حضرت علی شبام کے لوگوں پر گذرے تو رونے کی آواز سنی۔

شَبْنٌ: نزدیک ہونا۔

شَابٌّ: خوب رُو، موٹا تازہ لڑکا۔

شُمَامِیٌّ: سُرخ رو، سُرخ مونچھ والا۔

شَبِیْنٌ یا اِشْبِیْنٌ: دلہن کی خدمت کرنے والی عورت

شِبْہٌ یا شَبَہٌ: مثل، مانند، مشابہ۔

شَبَہٌ: زرد تانبا یعنے پیتل (برنج) جیسے شِبْہٌ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے، اس کا پھول لطیف اور سُرخ ہوتا ہے۔

شِبْھَانٌ اور شَبَھَانٌ: پیتل۔

شُبْھَۃٌ: اشتباہ اور شک مثل اور مشابہ۔

شَبِیْہٌ: مشابہ۔

تَشْبِیْہٌ: مشابہت دینا، مشابہت کرنا (التبس کرنا)

اِشْبَاہٌ اور مُشَابَھَۃٌ: مشابہ ہونا، مماثل ہونا

اٰمَنُوْا بِمُتَشَابِہِہٖ وَاعْتَرَفُوْا بِمُحْکَمِہٖ: قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (رجن کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الٓمٓ حٰمٓ وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفاتِ باری تعالےٰ کہ ان کا لغوی معنے تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہوسکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو۔

شُبْہَۃٌ مُغْفِلَۃٌ وَتُبَیِّنٌ مُدْبِرَۃٌ: فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں

Marfat.com

کو حق اور سچ بات کی طرح معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ غلط اور باطل تھی اور جن لوگوں نے اس کو اختیار کیا تھا وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابیؓ نے فرمایا جو آنحضرت ﷺ کے رازدار تھے)۔

نَهٰى اَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَاِنَّ اللَّبَنَ يَشْتَبِهُ: آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بدخلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا آنا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے، دودھ کا اثر بچہ میں آجاتا ہے اسی لئے اتنا خوش خلق شریف، صحیح المزاج نسل رکھنی چاہیے)۔

اَللَّبَنُ يُشْبِهُ عَلَيْهِ: دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)۔

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ: شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنے تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنے حاملہ اونٹنیاں۔ (شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ آدمی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مرجائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے، اتفاق سے وہ مرجائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مرجاتا ہے یا پانی میں ڈبا دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں الحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازم ہوگی)۔

وَ كُنْيَةُ الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ: صحیح بنو المطلب ہوگا نکہ بنو عبد المطلب کیونکہ عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تھے تو ہاشم کی اولاد میں عبد المطلب کی اولاد بھی آگئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے۔

وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ: (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (اُن میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بھی بچا رہے۔ مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح صحیح قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑے کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا ہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعت اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام

Marfat.com

کلام کرنا یہ باطل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہئے)۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے کہ مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کا سا، یا صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہننا حرام ہوگا اور جو مشابہت کی نیت نہ ہو تب وہ لباس حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی کمر دھنا پارسیوں کا، ٹوپی انگریزوں کی، صلیب نصارٰی کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ، شوز، کوٹ، پتلون، قمیص، نکٹائی وغیرہ اُن کے پہننے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے بلکہ بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کمر دھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر تشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ۔ امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرتؐ کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھے۔

یَا وَحْشِیُّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (حضرت ابوبکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھالیا اور فرمانے لگے ہمیں اب ان پر صورتہ یہ آنحضرتؐ کے مشابہ ہیں رنگ کے مشابہ نہیں ہیں۔ علی ہنس رہے تھے بعضوں نے کہا باوفی کے معنی باپ کی قسم)۔

لَیْسَ شَبِیْهًا بِعَلِیٍّ وَلَیْسَ شَبِیْهٌ بِعَلِیٍّ علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ ایک پیتل کی انگوٹھی۔

فَمَنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشَّبَهُ بِالشَّبَهِ۔ اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِهٖ۔ میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرتؐ سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنے میری نماز آپ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے)۔

فَاِنَّمَا شَبِیْهٌ عَلَیْهِمْ۔ ان کو اشتباہ ہوگیا لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ۔ کیونکہ آپ نے اس بچہ کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمَنْ اَیِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔ مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوَکَّرٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ پیتل کا ایک کڑا (کوٹڑا)۔

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِی الصَّلٰوةِ۔ آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہوجائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ۔ جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز ہیں) اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ باتوں میں پڑجائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑجائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلا

Marfat.com

خوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہو گیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

باب الشین مع التاء

شَتَّ، یا **شَتَاتٌ** یا **شَتِیْتٌ**۔ دور کرنا جدا کرنا، دور ہونا، جدا ہونا، متفرق ہونا۔

تَشْتِیْتٌ اور **اِشْتَاتٌ**۔ جدا کرنا۔

تَشَتُّتٌ۔ پریشان ہونا، متفرق ہونا۔

شَتَّانَ شَتَّانَ۔ جدا جدا، الگ الگ۔

شَتَّانَ۔ اسم فعل ہے یعنے دور ہونا۔

یَھْلِکُوْنَ مَھْلِکًا وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی۔ سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّ الْاَمْرُ شَتًّا وَّشَتَاتًا اور **اَمْرٌ شَتِیْتٌ**۔ یہ کام مختلف نیہ ہے۔

قَوْمٌ شَتّٰی۔ مختلف لوگ۔

وَاَمَّا ھُمْ شَتّٰی۔ (پیغمبروں کی مائیں الگ الگ ہیں، یعنے دین تو سب کا ایک ہے توحید الٰہی اور اصول عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا، نقلاً عن الاصمعی:۔

شَتَّانَ مَا ھُمَا یا شَتَّانَ بَیْنَھُمَا کہیں گے پر شتان ما بینھما فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی[1]۔ خطب فتنفیر

میں حضرت علی نے اعشیٰ کی یہ بیت نقل کی:

شَتَّانَ مَا یَوْمِیْ عَلٰی کُوْرِھَا وَیَوْمٌ حَیَّانَ اَخِیْ جَابِرٍ۔ یعنے میکر اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن میں جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے یعنے وہ دن پریشانی اور حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط و کامرانی کا، مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکر اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتَرٌ۔ کاٹنا یا اللنا، نخی کرنا۔

شَتَرٌ۔ کٹ جانا۔

شَتِیْرٌ۔ بدخلق، کثیر العیوب۔

لَوْ قَدْ رُمْتُ عَلَیْھِمَا لَشَتَرْتُ بِھِمَا۔ اگر میں پر قدرت پاتا تو ان کو عجب گالیاں سناتا (مرا بھلا کہتا) یہ شَتَار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبْعُ الدِّیَۃِ۔ پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں **شَتَرٌ** کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔

مَالِکٌ اَشْتَرُ۔ حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لئے مصر کو روانہ کیا تھا۔

فِی یَوْمِ مَقْتَلِ ابْنِ الشَّتْرَاءِ۔ شتراء کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا۔ ابن شتراء ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ

---

[1] ثریا ستارے اور تخت الثریٰ میں کتنا فرق ہے ۱۲

جانا پھر دھوکا دے کر غفلت میں ایک بارگی آگرنا)۔
شَتْمٌ یا شَتِیْمَۃٌ یا مَشْتَمَۃٌ۔ گالی دینا، برا کہنا۔
شَتِیْمَۃٌ۔ گالی۔
مُتَاتَمَۃٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا۔
شَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ۔ آدمزاد نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)
فَاِنِ امْرَءٌ شَاتَمَہٗ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوچ کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔
مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ وَالِدَیْہِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ (لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا وہ کہے تیرا باپ زانی ہے۔ اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف یا احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اُف کہنا منع ہے احمق اور بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔
کَیْفَ یَفْرُقُ اللّٰہُ عَنِّیْ وَشَتْمُ قُرَیْشٍ۔ دیکھو اللہ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح سے مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مذمم لینے سے گویا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی: مُذَمَّمًا قَلَیْنَا وَدِیْنَہٗ اَبَیْنَا وَاَمْرَہٗ عَصَیْنَا۔ یعنی مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔
شَتْنٌ۔ بننا، مضبوط کرنا۔
شَتُوْنٌ۔ نرم۔
شَتْنُ الْکَفِّ۔ یعنی شَثْنُ الْکَفِّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔
شَتَانٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرتؐ رات کو اس پر رہے تھے۔ پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے۔
شَتْوٌ۔ جاڑے میں رہنا۔
شَتَا فُلَانٌ۔ جاڑے میں پہنچا۔
شَتَا الْقَوْمُ۔ جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی۔
شُتِیَ الْقَوْمُ۔ ان کو جاڑا مار گیا۔
تَشْتِیَۃٌ اور تَشْتِیْ۔ جاڑے میں اقامت کرنا
شَاتِیَۃٌ۔ سرد جاڑے کا دن۔
غَدَاۃٌ شَاتِیَۃٌ۔ سردی کی صبح۔
وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ مُشْتِیْنَ۔ اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مُشْتِیْ تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مُرْبِعٌ جو ربیع میں داخل ہو اور مُصِیْفٌ جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں

Marfat.com

میں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِیْنَ ہے سَنَۃٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ غَنِیْمَۃٌ بَارِدَۃٌ۔ جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)۔

لِیُشْتِنِیْ۔ جاڑے میں مجھ کو کافی ہے۔

شِتَاءٌ۔ جاڑے کا موسم (جو ۱۱ نومبر سے شروع ہو کر ۱۰ فروری تک رہتا ہے یعنی جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)۔

کَانَ فَاتُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کے وہ سات مہینے جن کے شروع میں کاف حرف ہے یعنے کیس اور کرن اور کانون اور کاکس شراب اور کباب اور کشن ناغہ اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لئے)۔

شَشَمٌ۔ ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرح رہ گیا ہو۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِشَاۃٍ مَیْتَۃٍ فَقَالَ مَا عَلٰی اَھْلِھَا لَوْ کَانُوْا انْتَفَعُوْا بِاِھَابِھَا۔ آنحضرتؐ نے کسی مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا کیا شٹ اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں ۔۔۔ قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں۔ تہایہ یہ ہے کہ شٹ ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اگتا ہے۔ اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شٹ بتائی مشکوٰۃ روایت کیا ہے۔ ازہری نے کہا صحیح شب ہے باقی موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنے پھٹکری بعضوں نے غلطی سے اس کو شٹ کر دیا ہے اور شٹ ایک تلخ مزے کا درخت ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الام میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت ہر ایک چیز سے ہو سکتی ہے جس سے عرب لوگ دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب۔

کَیْوْنَ بَیْنَ شَثٍّ وَّ طُبَّاقٍ (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شٹ اور طباق کے درمیان ہے۔

طُبَّاقٌ۔ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اُن ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شٹ اور طباق پیدا ہوتے ہیں)۔

شَثْنٌ یا شُثُوْنَۃٌ۔ سخت ہونا، موٹا ہونا۔

شَثَنٌ۔ غلیظ ہونا۔

شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ۔ آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پُرگوشت تھے۔ بعضوں نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے۔ اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پُرگوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی۔ بعضوں نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالےٰ نے رکھی تھیں

Marfat.com

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اسکے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔

شَثِنَتِ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں موٹی اور پُر گوشت اور سخت ہوگئیں۔

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ۔ ہلاکت، موت۔

شُجُوْبٌ۔ ہلاکت، رنج۔

شَجَبٌ۔ ہلاک کرنا، رنج دینا، مشغول کرنا، کھینچنا، ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہوجائے پھر وہ چل نہ سکے۔

اَشْجَبُ۔ رنجیدہ ہونا۔

تَشَاجُبٌ۔ مل جانا، ایک میں ایک گُھس جانا۔

شِجَابٌ۔ گھڑونچی۔

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْہُ الْمَاءَ وَتَوَضَّاَ۔ آنحضرتؐ ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔

شَجْبٌ۔ وہ مشک جو پرانی ہوگئی ہو اس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں۔

سِقَاءٌ شَاجِبٌ۔ سوکھی خراب مشک (یَشْجُبُ بمعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور اَشْجَابٌ آتی ہے)۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ کُلِّ بِئْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ۔ ہر کنوئیں سے تین مشکیں بھریں۔

کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِیْ اَشْجَابِہٖ۔ ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔

اَلْمَجَالِسُ ثَلٰثَۃٌ سَالِمٌ وَغَانِمٌ وَّ شَاجِبٌ۔ صحبت میں بیٹھنے والے (یار لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکرِ الٰہی کیا دین کا علم سکھایا، اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ الغرض ہر قسم کی مکالی میں مبتلا ہوا)۔

وَثَوْبُہٗ عَلٰی الشَّجَبِ (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے۔

مِشْجَبٌ اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑونچی کی طرح بنائیں ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لئے اس پر لٹکاتے ہیں۔

شَجٌّ۔ زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا جیسے تَشْجِیْجٌ ہے مُنَاجَّۃٌ اور شِجَاجٌ۔ ایک کو ایک زخمی کرنا شَجَّۃٌ۔ سر کا زخم۔

اَشَجُّ۔ جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔

شَجْلَکِ اَوْ فَلَکِ اَوْ جَمَعَ کَلًّا لَّکِ۔ تیرا سر زخمی کرے یا دوسرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شَجٌّ سر کے خاص تھا یعنی سر پر مارنا، اس کو زخمی کرنا، توڑنا چیرنا پھر دوسرے اعضا کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔

شِجَاجٌ شَجَّۃٌ کی جمع ہے یعنے سر کے زخموں کا بیان

Marfat.com

فَشَجَّهُ فِيْ رَأْسِهِ۔ اس کے سر پر زخم لگایا۔
فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَتَشَجَّتْ فَبَالَتْ: انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا خطابی نے یوں روایت کیا ــــ فَتَشَجَّتْ: یعنے اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لئے یہ فَشَجَّ سے نکلا ہے تو فاصل ہوگئی۔
اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَكَانَ يَشُجُّ عَلَيَّ مِسْكًا۔ آنحضرت نے مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر) بٹھا لیا۔ میں نے نبوّت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے مونڈھے پر تھی چھپرکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مُشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آرہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا یہ شَجَّ الشَّرَابَ سے ماخوذ ہے یعنے شراب کو پانی کے ساتھ ملایا۔
شُحَّتْ يَدَايَ شَبِيْمَ مَتْنِ مَاءٍ مُخَيِّيَةٍ (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شَبِيْمٌ میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے مُراد کا ملا دیا گیا ہے۔
شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ مُجِرٍّ قَفْظًا۔ یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں۔
شَجْرٌ۔ باندھ دینا، ہٹانا، روکنا، دھکیلنا، کھولنا، ستون لگانا، مُنہ پر ڈالدینا، کو پہنچنا۔
شُجُوْرٌ۔ جھگڑا کرنا، اختلاف کرنا۔
شَجَرٌ۔ درخت۔
مُشَاجَرَةٌ۔ درخت چرانا، جھگڑا کرنا، نزاع کرنا۔
اِشْجَارٌ۔ درخت اگانا۔
تَشَاجُرٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا، اختلاف کرنا۔

اِشْتِجَارٌ۔ ٹھڈی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا آگے بڑھ جانا، جدا ہونا۔
اِيَّاكُمْ وَمَا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِيْ۔ میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو بُرا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)۔
يَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ۔ اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں۔ (بعضوں نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)۔
كُنْتُ اَحِدُّ اِظْمَاءَ غُلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَجَرَ ثُمَايِهَا حَتّٰى فَتَحَ فَاهَا۔ میں آنحضرت کے مچھر کی لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لئے یہاں تک کہ اس نے مونہہ کھول دیا۔ (یہ حضرت عباس کا قول ہے)
وَالْعَبَّاسُ يَشْجُرُهَا يَا يَشْجُرُهَا يَا حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے لئے) نہایہ میں ہے کہ شَجْرٌ کہتے ہیں گھوڑے کے اس مقام کو جو کھلتا ہے۔ بعضوں نے کہا شد دی۔
قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ شَجْرِيْ وَنَحْرِيْ۔ آنحضرت نے میرے مُنہ اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی)
فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا فَاَبَتْ يُسْقُوْهَا شَجْرًا فَاهَا۔ جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے

Marfat.com

ایک روایت میں شَحَوْا فَاهَا ہے یعنے اس کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کرلے اور کھانا پانی اندر نہ جاسکے۔

تَفَقَّدْ فِیْ طَهَارَتِكَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاكِلَ وَالشَّجَرَ۔ طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور ٹھڈی کے بیچ میں ہوتا ہے)۔

فَشَجَرْنَا هُمْ بِالرِّمَاحِ ہم نے ان کو برچھیوں سے کوچ ڈالا۔

فِیْ شَجَارٍ لَّهٗ۔ ایک کھلے ہودے میں شَجَار اور مُشَجَّر چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)۔

اَلشَّجَرَةُ وَالشَّجَرَةُ وَمِنَ الْحَنْتَبِ بِالْحَرَكَاتِ الثَّلٰثِ کا صیغہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں (بعضوں نے کہا شَجَرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی (یعنی حدیبیہ میں کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)۔

حَتّٰی كُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہوگیا۔

شَجْرَاءُ۔ جھنڈ درخت جیسے قَصْبَاءُ بانس بن۔

وَنَاْیٰ فِی الشَّجَرِ۔ درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہوگئی۔

فَطَیِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ یَسْبَعَةِ اَذْرُعٍ۔ جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو (کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم) تو آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنے سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کردیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لئے نکال دیں)۔

وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے۔

وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ۔ لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھیوں پر رکھ لیا (سب کو کوچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)۔

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ جو شخص اس درخت میں سے یعنے لہسن میں سے کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آگئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو۔ میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگرٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اسکے منہ سے بو آرہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے غرض جس بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لئے اور عیدگاہ اور عرفہ اور وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں)

Marfat.com

وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ھ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بُو آپ کو ناگوار ہو اس لئے میں نے لمبی پہنچے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو اس کی عادت تھی مگر حق تعالیٰ کی قدرت اور اسکے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمایئے کہ مطلقاً مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ بیحد عادت اس نے مجھ سے بالتکلیف چھڑا دی)۔

فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ اَوْلٰی۔ اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولیٰ ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کے ولی اس کو یوں ہی بھڑکیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی۔

اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ۔ وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرتؐ کے ساتھ ہو کر لڑ کر مرجانے کے لئے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں .....

..... اَصْحَابُ السَّمُرَةِ۔ ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا۔

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِی الْقُرْاٰنِ۔ جس درخت پر مترجم آن میں لعنت ہوئی ہے یعنے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ابوحفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن تو حضرت عمرؓ نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمرؓ پر اور حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور نہ کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علیؓ پر فضیلت دینے والے ہیں۔

اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَغُصْنُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَثَمَرَتُهَا اَوْلَادُهَا وَاَغْصَانُهَا وَاَوْرَاقُهَا شِيْعَتُهَا (امام محمد باقرؒ نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اس کی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں۔

كَشَجَرَةٍ نَجِيْبَةٍ۔ قَالَ الْبَاقِرُ هُمْ بَنُوْ اُمَيَّةَ۔ شجرہ نجیبہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقرؒ نے فرمایا۔

فَمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ اَیْ وَفِيْمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْخَمْسَةُ فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلٰی حُذَيْفَةَ حَيْثُ قَالُوْا اِنْ اَمَاتَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اَلَّا نَرُدَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ بَنِیْ هَاشِمٍ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے فلا ورب لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور ابوعبیدہ بن جراح اور عبدالرحمان

Marfat.com

بن عوف اور سالم مولیٰ حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ اگر اللہ تعالےٰ حضرت محمدؐ کو اٹھالے تو ہم یہ امر یعنے خلافت بنی ہاشم کو نہیں دیں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے بھلا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقتدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم کو نہ دیں خصوصاً سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے غلام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے وہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہو سکتے تھے آنحضرتؐ کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی ان کو نہ ابوبکر سے کچھ غرض تھی نہ عمر سے اگر آنحضرت صاف فرما گئے ہوتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہیں تو قیامت تک یہ لوگ ابوبکر صدیق کو قبول نہ کرتے۔ اللہ کی پناہ ایسے جھوٹ اور افترا سے۔ یہ پانچوں شخص آنحضرتؐ کے جاں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو سکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو بنی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک طرح قیاس میں بھی آتا۔ افسوس ہے کہ حضرت امامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دور از قیاس ہوتی ہیں۔ ... اَصْلَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

شَجُعَ ۔ بہادری میں غالب آنا۔

شَجَاعَةٌ ۔ بہادری، دلیری۔

تَشْجِیْعٌ ۔ بہادر کرنا، کسی کا دل مضبوط کرنا، ہمت بڑھانا۔

تَشَجُّعٌ ۔ بہادر ہونا۔

شُجَاعٌ ۔ بحرکات ثلثہ دلیر شیر بہادر۔

یُجَیِّئُ کَنْزَ اَحَدِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ۔ ان میں سے اس شخص کا خزانہ جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو، قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر آئے گا۔ (شجاع نر سانپ۔ بعضوں نے کہا ہر سانپ نر ہو یا مادہ)۔

اِلَّا بُعِثَتْ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَعْفُهَا وَلِیْفُهَا اَنَاسِجِعٌ تَنْهَشُهٗ۔ قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بنا کر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی)۔

اَشَاجِعُ جمع ہوا شَجِیْعٌ کی یعنی نر سانپ۔ بعضوں نے کہا اَشْجِعَةٌ کی جمع ہے وہ شُجَاعٌ کی جمع ہے بمعنی سانپ۔

عَارِیُ الْاَشَاجِعِ۔ انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے۔ آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پُر گوشت نہ تھیں)۔

شَجْنٌ۔ روک لینا، رنجیدہ کرنا۔

شَجِنٌ اور **شَجُوْنٌ** رنجیدہ ہونا۔

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ناطہ رحم کی ایک شاخ ہے (یعنے رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں)

اَلْحُبَیْكُ ذُوْ شُجُوْنٍ۔ بات میں بہت شاخیں ہیں یعنے بات سے بات نکلتی ہے (یہ ایک مثل ہے عرب کی)۔

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لئے شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہئے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہئے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے وہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آگئے اولاد، ماں، باپ، بھائی، بہنیں، خالہ پھوپھی، چچا، دادا، نانا، ماموں۔ بعضوں نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل

Marfat.com

ہیں جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں)۔
تَخُوْدُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَجَنٌ۔ مجھ کو ایک زوردار اونٹنی جس کے اعضا جڑے ہوئے ہیں (یعنے ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے (یعنے مسافت طے کرا رہی ہے)۔
مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ۔ مجھ کو تمہارے سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام سے کہا)۔
شَجْوٌ، رنج دینا، خوش کرنا، اختلاف ہونا۔
شَجًی۔ رنج۔
اِشْجَاءٌ۔ رنجیدہ کرنا۔
شَجِیُّ النَّشِیْجِ۔ ان کی آواز رنج دینے والی تھی۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی، آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ سنکر رو دیتے)۔
اِنَّ رُفْقَةً مَاتَتْ بِالشَّجِیِّ۔ کچھ رفیق شجی میں مرگئے۔ (شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)۔
اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخٍ ثِقَةٍ۔ جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے۔
فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَّفِی الْحَلْقِ شَجًی۔ میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا (کوڑا)، اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنے بطور قہر درویش برجان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)۔
کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُّقَالُ لَہُ الشَّجَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شجا رکہتے تھے (کذا فی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے، اس گھوڑے کا نام سحا تھا حائے حطی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)۔

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ۔ پھاوڑے سے زمین چھیلنا۔
شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَۃٌ۔ رنگ بدل جانا، یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے۔
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَشْعَثَ شَاحِبٍ۔ جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہئے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے۔
رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا شَاکِیًا۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرتؐ نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا۔
یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا۔ کافر کا شیطان (جو اسکے ساتھ رہتا ہے) مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اسکو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان پاتا ہے)۔
لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا۔ تو جب کسی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا۔ (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خوراکی اور عبادت اور ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)۔
شُخْبٌ۔ دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت نکلتی ہے۔ (کذا فی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خائے معجمہ سے نہ کہ حائے حطی سے)۔
شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ۔ ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔
شَحْثٌ۔ تیز کرنا۔
شَحِیْثٌ۔ ایک سریانی لفظ ہے عرب لوگ

Marfat.com

گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں۔

هٰذِهِ الْمِدْيَةُ فَاحْدِيْهَا بِحَجَرٍ۔ چھری کا اس کو ایک پتھر سے تیز کر۔ بعضوں نے کہا صحیح فَاحْذِهَا ہے۔

شُحَاجٌ يَا شَحِيْجُ يَا شُحَاجَانُ۔ خچر یا گدھے کا آواز کرنا۔ بعضوں نے کہا کہ کبھی بعضوں نے کہا مطلق بلند آواز کرنا۔

وَجَدَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نَاسًا صَيَاحًا فَقَالَ أَكُلُّ لَغَاعِلَّاتِ اللّٰهِ يُبْغِضُ كُلَّ صَيَّاحٍ۔ عبداللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک شخص کو زور زور سے جھوٹی باتوں کی طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہوا جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں، خوب جلا جلا کر اور بلند آواز سے بیان کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ مرجلانے والے کو ناپسند کرتا ہے؟ پھر انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ۔

شُحٌّ يَا شَحُّ يَا شَحِّ۔ بخیل، حرص، لالچ۔

مُشَاحَّةٌ۔ مناقشہ جھگڑا۔

تَشَاحَّ الْقَوْمُ۔ ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے اس کی حرص کی۔

شَحَّاحٌ۔ بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ۔ اتھلا پانی جو گہرا نہ ہو۔

زُرْنَا شَحَاحٌ۔ کنہ۔ تیری جس میں سے آگ نکلے۔

اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ۔ بخیلی سے بچے رہو بعضوں نے کہا شُحّ سخت بخیلی، بعضوں نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ بعضوں نے کہا بخیلی یہ ہو کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شُحّ یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی خلل ڈالے کسی پر کوئی چیز نہ دے)۔

بَرِئَ مِنَ الشُّحِّ مَنْ اَدَّى الزَّكٰوةَ وَقَرَى الضَّيْفَ وَاَعْطٰى فِي النَّائِبَةِ۔ جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ حرص سے پاک ہوا اگر شحیح نہیں کہتے اَنْ مُتَصَدِّقٌ وَاَدَّتْ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ۔ تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال و دولت کی چاہ ہو اور دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آگئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات کرنے)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنِّيْ شَحِيْحٌ فَقَالَ اِنْ كَانَ شُحُّكَ لِتَجْمِيْدِكَ عَلٰى اَنْ تَاْمُدَ مَالَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحٍّ بَأْسَ اس شخص نے عبدالرحمٰن عوف سے کہا میں بخیل ہوں انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسروں کا مال اُٹھالے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کراتا ہے تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا الْخَطْبُ مَا قُدِّرَ يُخْلَ مَنْعِهٖ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقِّهٖ۔ ایک شخص نے عبدالرحمٰن سموجس کے ہاں جس مال کے روکنے پر مقدار ہو اس کو نہیں دیتا (یعنے بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا جب ایسا لاچار ہو جاتا ہوں کہ بن نہیں پڑتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شحّ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّكٰوةِ وَاِدْخَالُ الْحَرَامِ۔ شحّ یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَيُقَالُ الشُّحُّ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَجُبْنٌ۔ مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔ لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلشُّحُّ اَنْ تَرَى الْقَلِيْلَ سَرَفًا وَمَا اَنْفَقْتَ تَلَفًا۔ شحّ یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اسکو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کر چکے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رونج کرے)، مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسروں کے بھی مال مارے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کر لوں)۔

Marfat.com

حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا۔

شَحْذٌ۔ تیز کرنا، ہنکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا، یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنے الحاح کے ساتھ۔

شَحَّاذٌ۔ پڑ پڑا فقیر، جو بن لے نہ ٹلے۔

..... **شَحَّاتٌ** کے بھی یہی معنی ہیں۔

مِشْحَذٌ۔ سِلّی جس پر لوہا تیز کریں۔

مِشْحَاذٌ۔ پہاڑ کی چوٹی، ٹیلہ، ہموار زمین۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِي فُمَّا۔ چھری لا اور اس کو تیز کر لے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَدٍّ شَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لئے تیز کرے۔

شَخْرٌ۔ منہ کھولنا۔

شَخَّارٌ۔ کالی زمین، دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے۔

شَخْرٌ۔ جماع کرنا۔

شَخَرَ۔ ڈرنا، گھبرانا۔

شَخِيرٌ۔ آواز بلند کرنا کاٹتے وقت۔

شَخْشَخٌ۔ بہت بولنے والا، بڑا مقرر، بلیغ، بہادر، غیرت مند۔

شَخْشَخَ الصُّرَدُ۔ بٹے نے آواز کی۔

شَخْشَخَ الطَّائِرُ۔ پرندہ جلدی سے اُڑا گیا۔

شَخَّاشٌ۔ حریص، ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا، غیرت مند۔

اِمْرَأَةٌ شَخَّاشٌ۔ عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو۔

شُخْشُخٌ۔ قلیل الخیر۔

اِنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْطُبُ فَقَالَ هٰذَا الْخَطِيبُ الشُّخْشُخُ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے۔

فَطَاةٌ شُخْشُخٌ۔ پرندہ جلد اڑنے والا۔

نَاقَةٌ شَخْشَخَةٌ۔ تیز رو اونٹنی۔

شَحَصٌ يَا شَحَصَ يَا شَحَصَاءُ يَا شَحَاصَةُ يَا شَحَصَةُ۔ وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو یا جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر کودا ہو اس کی جمع اَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شُحَصٌ اور شُحَصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے۔

شَحُوصٌ۔ دُبلی بکری۔

شَحْطٌ يَا شَحِيطٌ يَا شُحُوطٌ يَا مَشْحَطٌ۔ دور ہونا، ذبح کرنا، انداز سے بڑھ جانا، آگے نکل جانا، پھر دینا، ہٹکنا، ٹنک مارنا، پانی ملانا، کھینچنا، چوس لینا۔

تَشْحِيطٌ۔ خون میں لتھاڑنا، تھپڑ دینا۔

شُحِطَ بِالدَّمِ۔ خون میں لتھڑا گیا اس میں لوٹنے لگا۔

وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ۔ وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)۔

يُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يُعْتَقُ كُلُّهُ۔ جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہو گا (عرب لوگ کہتے ہیں **شَحَطَ فُلَانٌ السَّوْمَ**۔ فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا (بہت قیمت لگا دی) بعضوں نے کہا **يُشْحَطُ الثَّمَنُ** کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی یہ **شَحَطْتُ** اَلْوَانًا سے ماخوذ ہے یعنے میں نے برتن بھر دیا)۔

مَنْ جَلَسَ بَيْنَ آذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْإِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں

Marfat.com

بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

شَحْمٌ۔ چربی، چربی کھلانا۔

شَحَجٌ۔ چربی دار ہونا جیسے **شَحَامَةٌ** ہے۔

تَشْحِيْمٌ۔ چربی کھلانا۔

شَاحِجٌ۔ چربی بیچنے والا جیسے **شَحَّامٌ** ہے اور **لَحَّامٌ** یعنی گوشت بیچنے والا۔

مَا كُلُّ بَيْضَاءَ شَحْمَةً وَلَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً۔ ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَرَقُ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔ بعض لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا۔

شَحْمَةٌ۔ کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لئے چھید کرتے ہیں یعنی لو۔

إِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام ہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)۔

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ۔ انار کو اس کی چربی سمیت کھاجاؤ۔ (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑا دباغت سے صاف ہوجاتا ہے۔

لَحِيْمٌ شَحِيْمٌ۔ موٹا تازہ، چربی دار۔

كَثِيْرٌ شَحْمٌ لُطُوْنُهُمْ۔ ان کے پیٹ بڑے چربی دار ہوں گے۔

شَحْنٌ۔ بھر دینا، دور کرنا، ہانک دینا۔

شَحْنٌ۔ حسد کرنا۔

مُشَاحَنَةٌ۔ بغض رکھنا۔

اِشْحَانٌ۔ بھر دینا، نیام میں کرنا، نیام سے نکالنا، تیاری کرنا، رونے کے لئے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور **شَاحِنٌ**: بھرا ہوا جیسے **كَاتِمٌ** اور **مَكْتُوْمٌ** چھپا ہوا۔

شَحْنَاءُ۔ عداوت، دشمنی۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مَا خَلَا مُشْرِكًا اَوْ مُشَاحِنًا۔ اللہ تعالےٰ ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعت ہو جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہوجائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

اِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ۔ مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنی ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

لَيَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ اِلَّا لِاثْنَيْنِ۔ اللہ تعالےٰ شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنے مشرکوں اور مشاحن کو)

وَلَيُذْهِبُ الشَّحْنَاءَ وَالْبَغْضَاءَ۔ وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کردیں گے (یعنے حضرت عیسیٰ جب قیامت کے قریب اتریں گے وجہ یہ ہوگی

Marfat.com

کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا۔ بڑی عداوت دینی اختلافات سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)۔

شَحَنَتِ السَّفِينَةُ۔ کشتی بھر دی۔

شَحْوٌ۔ منہ کھول دینا، منہ کھل جانا۔

اِشْحَاءٌ۔ منہ کھولنا۔

تَشْحِيٌ۔ زبان درازی۔

شَحْوَاءُ۔ کشادہ کنواں

شَحْوَةٌ۔ ایک بار ایک قدم۔

وَاللّٰهِ لَتَشْحُوَنَّ فِيهَا شَحْوًا لَا يُدْرِكُكَ الرَّجُلُ السَّرِيعُ (حضرت علیؓ نے معاویہؓ سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا۔

وَلَيَكُونَنَّ فِيهَا فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يَشْحُوهَا شَحْوًا كَثِيرًا (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا۔ (خوب پیش قدمی کرے گا)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الشَّحَّاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شمار کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)۔

باب الشين مع الخاء

شَحَبٌ يا مُشْحَبٌ۔ دودھ دوہنا، دودھ بہنا۔

شِحَابٌ۔ دوہا ہوا دودھ۔

شُحَبٌ۔ دودھ جو دوہا جائے۔

شُحِبَ فِي الْإِنَاءِ وَشُحِبَ فِي الْأَرْضِ۔ دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے، ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

يُبْعَثُ الشَّهِيدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَشْخُبُ دَمًا۔ شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔

اِنَّ الْمَقْتُولَ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا۔ جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا۔

فَأَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَّعَ بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ۔ اس نے تیر کے پیکان لے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اسکے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مرگیا (اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)۔

يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں۔

تَشَخَّبَ الْأَصَابِعُ۔ انگلیاں بند ہوگئیں۔

فَلَمَّا انْقَطَعَ شَخْبُ الْبَوْلِ۔ جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شَخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے اس کی جمع شِخَابٌ آتی ہے)۔

شَحْثٌ یا شَحَثٌ۔ دبلا پتلا۔

شُحُوثَةٌ۔ دبلا ہونا۔

شَحَثَهُ۔ اسکو جلدی سے دبلا کر ڈالا۔

شَحَثَهُ الْيَهِ۔ اسکے پاس روانہ کر دیا۔

شَحِيثٌ۔ جھکتا ہوا غبار۔

اِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيلًا شَحِيثًا۔ میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے۔

شَحْرٌ۔ پیشاب کرنا، دودھ کا آواز دینا دوہتے وقت، خراٹے لگانا۔

Marfat.com

شَخَّاخٌ۔ بستر میں پیشاب کردے۔
شَخَّاخٌ۔ پیشاب۔
مِشْخَبَۃٌ۔ اناء میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں۔
شَخْرٌ۔ گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا، خراٹے لینا۔
شَخْرٌ۔ بیقرار کرنا، تکلیف میں ڈالنا، کوشش، پھوڑنا، آنکھوں میں دشمنی ڈالنا۔
شَخْصٌ۔ اضطراب کرنا، اختلاف کرنا، جمائی کے وقت منہ کھولنا۔
اِشْخَاسٌ۔ غیبت کرنا۔
تَشَاخُسٌ۔ مختلف ہونا، جھک جانا، گرجانا، پھوٹ پڑنا۔
شَخْشَخَۃٌ۔ لکڑی کی طرح لمبا ہونا، ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَۃٌ ہے۔
شَخْصٌ۔ انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے، ذات جسم، مرد ہو یا عورت۔
شُخُوصٌ۔ اونچا ہونا، نظر جمانا، آنکھ اٹھانا، روانہ ہوجانا، بلندی پر جانا، ورم کرنا، طلوع ہونا۔
شَخِصَ بِہٖ۔ رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہوگیا۔
شَخَاصَۃٌ۔ موٹا ہونا۔
تَشْخِیصٌ۔ معین کرنا، تمیز کرنا، دریافت کرلینا۔
اِشْخَاصٌ۔ بیقرار کرنا، چلنے کا وقت آجانا، غیبت کرنا، اوپر اٹھانا، تیر کا نشانے کے پار نکل جانا۔
تَشَخُّصٌ۔ تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت اور وضع۔
مُتَشَاخِصٌ۔ مختلف اور متفاوت۔

اِذَا شَخَصَ بَصَرُہٗ۔ جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے، پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں۔
اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ۔ جب آنکھ کی ٹکلی بند نہ جائے رکھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے۔
شُخُوصُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روانگی۔
فَاَشْخَصَ بَصَرَہٗ۔ آنکھ اوپر اٹھائی۔
لَمْ یُشْخِصْ رَأْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ۔ نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا۔
بَابُ الْاِشْخَاصِ۔ باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے۔
فَشَخِصَ فِیْ۔ میں بیقرار ہوگیا۔
اِنَّمَا یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ مَنْ کَانَ شَاخِصًا اَوْ فِیْ حَضْرَۃِ عَدُوٍّ۔ نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔
فَلَمْ یَزَلْ شَاخِصًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے۔
لَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور بنا بر اس کے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بھی ذات کہیں گے۔ ایک روایت میں لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ ہے یعنے اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)
سَیَأْتِیْکَ مَنْ لَّمْ تَکْتُبْ لَہٗ فَیَنْظُرُ فِیْ کِتَابِکَ وَیُخْرِجُکَ مِنْ دَارِکَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو

Marfat.com

مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنی موت)۔
اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوتی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔
اِقَامَۃُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاھِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا، جاہل کے چلنے پھرنے، سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔
شَخِیْصٌ۔ جسیم، موٹا۔
شَخْصُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر روانہ ہو گیا۔

باب الشین مع الدال

شَدْحٌ۔ موٹا ہونا۔
اِنْشِدَاحٌ۔ چت لیٹنا، پاؤں کشادہ کر کے۔
شَادِحٌ بمعنی وَاسِعٌ ہے۔
شُدْحَۃٌ۔ گنجایش بمعنی سَعَۃٌ اور مُنْدُوْحَۃٌ ہے۔
مَشْدَحٌ۔ فرج۔
اَشْدَحُ۔ کشادہ۔
مُشَدَّحٌ۔ گنجایش۔
شَدْخٌ۔ توڑنا یا تر چیز کا توڑنا یا جوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ، تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شَدْخٌ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کَسْرٌ کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فَضْخٌ اور حنظل توڑنے کو نَقْفٌ کہتے ہیں)۔
شَدَخَ الرَّحْلَ۔ میاند روی سے جھک گیا۔
شَدَخَ قَلَدًا اسکے مُشَدَّخ یعنے منتہائے گردن پر مارا۔
شَدَخٌ۔ ناتمام بچہ۔
شَدْخَۃٌ۔ ایک بار توڑنا۔
اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مؤنث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْہُ بِالْحِجَارَۃِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا رہتا ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَأْسَہٗ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھوٹ گیا)۔
اِذَا کَانَ شَدْخَاءَ اَوْ مُضْغَۃً فَاذْھَبْ فِیْ تَبِیْتِکَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔
فَیَشْدَخُ بِہٖ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔
وَالَّذِیْ رَاَیْتُہٗ یَشْدَخُ رَأْسَہٗ۔ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔
فِیْ شَدْخِ بَیْضَۃِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔
شَدٌّ۔ دوڑنا، بلند ہونا، مضبوط کرنا، باندھنا، زور دینا۔
شَدَّۃٌ۔ حملہ کرنا۔
تَشْدِیْدٌ۔ سختی کرنا، تنگی کرنا۔
مُشَادَّۃٌ۔ سختی کرنا۔
اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا، زور پکڑنا، بڑھنا، غلبہ کرنا۔
شَدَّۃٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔
یَرُدُّ مُشِدُّھُمْ عَلٰی مُضْعِفِیْھِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتواں اور کمزور ہوں لیکن دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا۔
لَا تَبِیْعُوا الْحَبَّ حَتّٰی یَشْتَدَّ۔ دانوں کو جیسے گیہوں، جَو، جوار، چاول وغیرہ ہیں، اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زوردار نہ ہو جائیں (اس کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے۔ یہ حکم اس واسطے دیا اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے

Marfat.com

طلہ پر کوئی آفت آجائے پیداوار نہ ہو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)۔

مَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ يَغْلِبْهُ۔ جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا اور زور ڈالے گا تو دین اس پر غالب آئے گا (آخرہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہئے تاکہ ساری عمر رنجہ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضات شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے، لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ معنی وہی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے ان ہذا الدین متین فاوغل فیہ برفق ایہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)۔

اَلَا تَشُدُّ فَتَشُدُّ مَعَكَ۔ تم کس پر حملہ نہیں کرتے تم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَامْسِ الذَّاهِبِ۔ پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ خست و نابود ہو گیا (یعنی اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)۔

اَحْيَانًا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔ شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)۔

كَشَدِّ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ۔ گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح۔

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا۔ جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنے صفا اور مروہ کے بیچ میں) اسکو دوڑ کر قطع کرنا چاہئے۔

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيُجْلَدُ بِيْ۔ میں حلہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آجاتی میں پڑجاتا۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيْمُ۔ (حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) ارے زیم (یہ اسکے گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ۔ یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں بخاری کی روایت میں يَشْتَدَدْنَ ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہئے۔ مگر بعضے عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رَدَدْتُ اور رَدَدْتَ اور رَدَدْنَ کو رَدَّتْ اور رَدَّتَ اور رَدَّنَ بولتے ہیں۔ ایک روایت میں يَسْتَدِدْنَ ہے بعضے پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)۔

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ۔ جب دن چڑھ گیا۔

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ۔ یعنے دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو مضبوط و نابود ہو گئے (یعنے اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)۔

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ۔ مجھ کو تو پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابو موسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنت ہے۔ آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)۔

Marfat.com

فَشَدَّ عَلَیْہِ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ۔ حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا۔

اَشَدُّ مَا تُجْھَدُوْنَ۔ بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو۔

اَشَدُّ بَصِیْرَۃٌ۔ اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے۔

لَحَمِلَاکَ النَّوٰی اَشَدُّ مِنْ کُوْبِکَ ھٰذَا (زینبؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا) تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لارہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنی آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہوجانے سے .... (آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہوجانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آتی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھا لادے ہوئے نکل کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے ایسے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)۔

قَالَ شَدِیْدًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عبدالعزیزؒ نے شبیب کے جواب میں سخت غصہ ہوکر کہا ہاں آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اَلَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ خَلْقَ اللّٰہِ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔ قتادہؒ نے کہا اگر جاندار کی صورت اس لئے بنائے یا بت اس لئے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہوگیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے ــــ میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اسکے بعد کی حدیث سے جاندار کی ہر طرح کی صورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعضوں نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اسکو بعضوں نے جائز رکھا ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا اَلْمُصَوِّرُوْنَ سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصد عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا ہمیشہ کرنا حرام نہیں ہے اور مجاہدؒ نے اسکو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فلیخلقوا حبۃ او شعیرۃ یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جائیں بقول شخصے نزدیکان راببیش بود حیرانی)۔

اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ جو افضل ہے ان چیزوں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدُّ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنے جلد چلنا جہاد میں)۔

فَیَشْتَدُّ ذٰلِکَ عَلَیْکَ۔ یہ تم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

خَرَجَ فَیَشْتَدُّ۔ نکل کر دوڑنے لگا۔

لَا یُسْبَقُ شَدًّا۔ دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

Marfat.com

اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ۔ ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست عزیز و اقربا پر سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اسلئے شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کر کے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو جانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا اور جا بجا اسلام کا چرچا ہو گیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہو گئی اور کافر اس قابل نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دارالاسلام اور دارالکفر کی تعریف میں فقہا اور علما کا اختلاف ہے اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دارالاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عمیر اور نجد اور بعض بہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دارالاسلام قرار پاتے ہیں اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجا لا سکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلیٰ آبائہ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ واللہ اعلم۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی یہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے پھر اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہو گی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہو گا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے۔ نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علما کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)۔

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے۔

كَانُوْا يَشُدُّوْنَ بَيْنَ الْاَعْرَاضِ وَ يَضْحَكُوْنَ۔ وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے۔ (یعنے تیر اندازی کے نشانات کے درمیان۔ مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہو جاتے)۔

يَشُدُّ اِثْرَ رَحْلِهٖ۔ (تاکہ اس پر سوار ہو جائے بوجھ لادے)۔

Marfat.com

فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلَ الذِّمَّةِ۔ اللہ تعالیٰ ذمّی کافروں کا دل مضبوط کردے۔

يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۔ اپنے زور تک پہنچے۔ (یعنے زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)۔

اِنْقِطَاعُ يُتْمِ الْيَتِيْمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَهُوَ اَشُدُّهٗ ۔ یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اسکو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے، اور یہی اس کی اَشُدّ یعنے زور اور قوت ہے)۔

يُشَدِّدُهٗ فِيْ قُلُوْبِ شِيْعَتِكُمْ۔ تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جمادے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهٗ ہے سین مہملہ سے یعنے مضبوط کردے گا مجمع البحرین میں ہے لا تشد الرحال الا علیٰ ثلثۃ مساجد، اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مُردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلبِ علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)۔

مَیں کہتا ہوں علمائے اہل سنّت میں سے ایک جماعتِ کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

شَدَّاد بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی۔

شَدْفٌ ۔ ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا۔

اِشْدَافٌ ۔ تاریک ہونا۔

شَدَفٌ شخص اس کی جمع شُدُوْفٌ.

شَدِفٌ لمبا، بڑا، جلد کودنے والا۔

شُدْفَةٌ ۔ قطعہ۔

يَرْمُوْنَ عَنْ شُدُفٍ ۔ ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شَدْفَاءُ کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عَنْ سُدُفٍ ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)۔

شَدَقٌ ۔ کلّہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شِدْقٌ ہے گلپھڑے کے معنی میں)۔

تَشَدُّقٌ ۔ زبان آوری زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا۔

شِدْقَان۔ دونوں گلپھڑے اور وادی کے دونو[ں]

کنارے۔

اَشْدَق بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان، اس کا

مونث شَدْقَاءُ ہے۔

يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتَتِمُهٗ بِاَشْدَاقِهٖ

آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے او[ر]

انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا دہن مبار[ک]

کشادہ تھا اور مَردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔

اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْ[نَ]

مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت با[ت]

کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سونچے سمجھے جو[]

بک دیتے ہیں اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا م[]

پکاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا متشدقون سے ٹھٹھا ا[]

مسخری کرنے والے مراد ہیں)۔

حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ ۔ دونوں سرخ گلپھ[ڑوں]

والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنے با[]

بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جا کر گلپھڑوں کی لالی

ہوتی ہے یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مرگئی اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر لیجئے جوان عورت آپ کو دی یہ اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت جلی اور طبعی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو چھوڑا نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا صغرسنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ کا غصہ آنحضرتؐ پر بھی رشک میں داخل ہے۔ جو عورتوں کو معاف ہے ورنہ دو سروں کے لئے تو کبیرہ گناہ ہے اسی لئے بعضوں نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانی جاتی۔ یعنے رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہوجاتی ہے۔ جیسے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے جو لایا تھا لیکر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آگئی)۔

وَمِنْ سَمْعَتَهٗ فَقَالَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سُنی کہا ابن عباس سے، کہا تم نے کس سے یہ حدیث سنی (یعنے بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔

فَلَوْلَى شَدَّ قَدَّهٗ۔ اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔ (شَدْق بہ فتحہ وکسرۂ شین دونوں طرح آیا ہے)۔

شَدَّهٗ۔ توڑنا، وہشت دلانا۔

شُدَّاهٗ۔ حیرت اور دہشت (جیسے شَدَّهٗ اور شُدَّهٗ اور شَدَّهٗ ہے)۔

مَشَاهِدَهٗ۔ مشاغل۔

مَشْدُوْدَهٗ۔ مشغول۔

شَدْوٌ۔ جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حُدَاءٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حاء۔

شَدَّا۔ گایا۔

شَادِیْ۔ گانے والا۔

اَلشَّدَّا۔ قوت کا باقی حصہ کنارہ، گرمی بخار شت۔

شَدَّةٌ۔ تھوڑا، قلیل۔

باب الشین مع الذال

شَذْبٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، چھانٹنا۔

تَشْذِیْبٌ۔ کاٹنا، ہانک دینا، درست کرنا، چھانٹنا پھاڑنا۔

شَاذِبٌ۔ اپنے وطن سے جدا، ناامید، تنہا۔

شَذَبٌ۔ درخت کے ٹکڑے یا چھال پھر کا سامان لکڑیاں۔

شَذِبٌ۔ کھلے رگوں والا۔

شَوْذَبٌ۔ لمبا، بخیش خلق۔

اَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ۔ آنحضرتؐ لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد وقامت میں، مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّب۔ وہ کھجور کا درخت جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

شَذًى بَعْدَ شَذًى نَخْرُمُ اَهْلَ جَلَالٍ۔ ان کو ہم بے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا۔ (یعنے ہر ایک کی زندگی کی جو میعاد مقرر تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہوگئے)۔

شَذٌّ۔ جماعت سے الگ ہوجانا، نکل جانا۔

شُذُوْذٌ۔ نادر ہونا، اکیلا ہونا۔

Marfat.com

شَاذٌّ - نادر، خلاف قیاس۔
تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ - الگ کر دینا، جماعت سے نکال دینا۔
ثُمَّ اَتْبِعَ شُذَّانُ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا۔ پھر ان میں کے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے)۔ شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شَوَاذٌّ بھی آئی ہے۔
لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً۔ وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے پھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا۔ بعضوں نے کہا شَاذَّة تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہو گیا اور فَاذَّة وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکا مل گیا۔ یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا۔ اخیر میں زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی)۔
مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہو جانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو۔ بعضوں نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)۔
اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ۔ شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو منڈے سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو، ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنے صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)۔
اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ۔ اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔ (یعنے جو دشمنِ اہل بیت ہو حضرت علی کو برا سمجھے ان کے گروہ سے الگ ہو کر خارجی یا ناصبی بن جائے)۔
وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ۔ اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو۔
اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہو گیا ہو چھوڑ دوں۔
شَاذَرْوَان۔ وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تَازِیْر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اِزار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)۔
شَذْرٌ۔ سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)۔
تَشَذُّرٌ۔ جنگ کے لئے تیار ہونا، جلدی کرنا، غصے ہونا، خوشی سے سر ہلانا، جھکنا، حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا۔
اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ۔ حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (اسکے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعضے نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالٰے سے نہیں شرماتے)۔
اَرٰی کَتِیْبَةً حَرْشَفٍ كَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ۔ میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں

گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ دَرَّةٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَ لِیْ بِهٖ۔ مجھ کو امیر المومنین کی طرف سے ایک اُڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا۔ ایک روایت میں تَشَذَّرَ ہے زای معجمہ سے، معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی۔ کہتے ہیں نَظَرٌ شَذْرٌ یعنے غصہ کی نگاہ، چشم نمائی)۔

شَذْفٌ۔ پہنچنا حاصل کرنا۔

شَذَرَاتٌ۔ نمک، مچھو یا زنبور کا ڈنک۔

شَیْذَمَانٌ۔ بھیڑیا۔

شَیْذَمَانَةٌ۔ جوان نیز رَو اونٹنی۔

شَذْوٌ۔ ایذا دینا، تکلیف دینا، مُشک کی خوشبو لگانا۔

اِشْذَاءٌ۔ ایذا دینا، پھر دینا، ہٹا دینا۔

شَذْوٌ۔ مُشک یا مُشک کی خوشبو۔

شَذَا۔ ایک درخت ہے، جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں، خارشت، نمک، ایذا، ہتر وغیرہ۔

اَوْ صَیْتُهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ وَمِنْ کَفِّ الْاَذٰی وَصَرْفِ الشَّذَا۔ میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو اُن پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھر دینا، ہٹا دینا۔

باب الشین مع الراء

شَرْبٌ۔ سمجھنا۔

شَرَبٌ پیاسا ہونا، سیراب ہونا۔

شَرِبَ بِهٖ۔ اس پر جھوٹ باندھا۔

شُرْبٌ۔ (برکات) ملنا، پینا۔

تَشْرِیْبٌ۔ کھلا پلا دینا۔

مُشَارَبَةٌ۔ ساتھ مل کر پینا۔

اِشْرَابٌ۔ پلانا، پیاسا ہونا، پینے کا وقت آنا۔

اَشْرَبَنِیْ مَالَهٗ اَشْرَبْ۔ مجھ پر جھوٹ باندھا

اُشْرِبَ فُلَانٌ حُبَّ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی۔

اَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةٌ۔ آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے۔ (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔

وَقَدْ شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ۔ کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنے خلہ تیار تھا، جنگلی کے قریب تھا، (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ ہے، معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ وَاُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُکُمْ (حضرت عائشہؓ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی۔

وَاُشْرِبَ قَلْبُهُ الْاِشْفَاقَ۔ اسکے دل میں ڈر رچ گیا۔

اِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ۔ ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے) کے دن ہیں لہٰذا ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔ جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی۔ (یعنے بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا، مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پئے وہ تو کافر ہے)۔

وَهُوَ فِیْ هٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ جمعہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اُڑا رہے ہیں۔

Marfat.com

اَلشَّرُبُ الْکِرَامُ - شراب پینے والے، سخی اور کریم النفس -

جُرْعَۃُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ - ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو وبا لائے، ہلاک کرے - (یہ ایک مثل ہے) -

اِذْھَبْ اِلٰی شَرَبَۃٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُکْ رَأْسَکَ حَتّٰی تُنَقِّیَہٗ - حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر -

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَدَلَ اِلَی الرَّبِیْعِ فَتَطَھَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَی الشَّرَبَۃِ - آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے -

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَیْھَا وَھِیَ شَرَبَۃٌ وَّاحِدَۃٌ - پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہوگیا تھا - ایک روایت میں شَرْیَۃٌ ہے یائے تحتانیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا -

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰی مَشْرَبَۃٍ - وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنے جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے) -

کَانَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ لَّہٗ - آپ اپنے ایک بالا خانے میں تھے -

مَشْرُبَۃٌ بہ فتحہ را اور بضمہ را، بمعنی غرفہ بعضوں نے کہا بہ فتحہ را مودی خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے) -

اَنْ تُؤْتٰی مَشْرَبَتُہٗ - کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اسکو مودی خانہ کے مال واسباب غلہ وغیرہ سے) -

فَیُنَادِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُنَادٍ فَیَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِہٖ - قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکاریگا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اسکے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے) -

وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ - اور نفاق بلند ہوجائیگا (خلوص مغلوب ہوجائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت) -

اِذَا وُضِعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ یَشْرَبْھَا - چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اُونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا توراۃ شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے) -

وَیُشْرَبُ الْخَمْرُ - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ شراب خوری کثرت سے ہوگی (نخیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہوکر اسکو چھوڑتے جاتے ہیں - حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کردی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا - مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعًا حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصًا امرا اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان

Marfat.com

بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھانے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اسکی حرمت موجود ہے اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان امراء کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اسکی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے۔ اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا۔ اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدر آباد مدراس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے۔ میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے مسلمان اور ہندو دونوں ان امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں۔ افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھو دی)۔

نَهٰى عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔ آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (یعنے دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیئے کیونکہ شراب خوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے)۔

بَابُ الشُّرْبِ بکسرۃ شین یعنے اس باب میں پانی پینے کے حقوق کا بیان ہے (اصل میں شُرْب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)۔

لِيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيَ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔ کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرق مفرح نبیذ مقوی شراب الصالحین وغیرہ تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرت نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعضوں نے کہا آپ نے جو ہم کو منع کیا اس کی وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعضوں نے کہا زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا۔ غٹ غٹ کر کے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

يُشْرَبُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ۔ بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرُبْ بِهَا۔ اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا آنحضرت

Marfat.com

نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے پھر فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں ۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہو کر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج خوش اور لبشاش اور محنت اور کام کاج کے لئے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مُتَرحِم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالےٰ سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر دحیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیووں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھا لیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ (مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کر لو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گزد ہو جائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہو گا کبھی کبھی چھاج (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بہت تقویت ہوتی ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَكْلُ

قَالَ الْاَكْلُ اَشَدُّ آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ بُرا ہے۔

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرِئِبُّوْنَ (آواز آئے گی اے بہشتیو) وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے کہ کون پکارتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا۔ جو شخص اس میں سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهٗ شُرْبٌ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ قَنَاتِهِمْ۔ ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنویں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِب۔ مونچھ (اسکی جمع شَوَارِب ہے)۔

اَعْفُوا اللِّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔ داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈو یا خوب کترو) میٹ دو

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ يَشْرَبُ الْمَاءَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَدَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعَ هٰكَذَا۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اسکے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَا وَاَبِيْ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِيْهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ اَوْلَانِيْهِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَاَنَا قَائِمٌ۔ (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر

Marfat.com

کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَحْرٰی لَکَ وَ اَصَحُّ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِیَامٍ بِاللَّیْلِ یُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَصْفَرَ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہوکر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے۔

مَشْرَبَۃُ اُمِّ اِبْرَاھِیْمَ۔ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (رہنے جہاں وہ بیاہی ہوئے تھے۔ ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں)۔

اِشْرَابٌ۔ ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا۔

شَرَابًا فَاِنِیًا۔ شربت فروش۔

شَرْبَۃٌ۔ ایک گھونٹ۔

شُرْبَۃٌ۔ بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے، اور شُرُوْبٌ اور شَرِیْبٌ۔

شَرْجٌ۔ جھوٹ بولنا، اکٹھا کرنا، ملانا، شریک کرنا۔

تَشْرِیْجٌ۔ دور دور ٹانکے لگا کر سینا۔

مُشَارَجَۃٌ۔ مشابہت۔

تَشَارُجٌ۔ تشابہ۔

شَرْجٌ۔ فرقہ، گروہ اور دو اور اُمتیین کے درمیان کا مقام۔

فَتَنَحَّی السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ شَرْجَۃٍ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ۔ پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجَۃٌ کی، پانی کی وہ نالی جو کلے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف)۔

خَاصَمَ رَجُلٌ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ حضرت زبیر نے ایک شخص سے حرّہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرّہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے۔ یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)۔

فِیْ شُرَیْجٍ مِّنَ الْحَرَّۃِ۔ حرّہ کی ایک چھوٹی نالی میں۔

اِنَّ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اِقْتَسَمُوْا وَمَوَالِیْ مُعَاوِیَۃَ عَلٰی شُرَجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرّہ کی ایک نالی پر لڑائی ہوگئی۔

شُرَجُ الْعَجُوْزِ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے۔

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَیْنِ یَعْنِیْ نِصْفَیْنِ نِصْفَ صِیَامٍ وَنِصْفَ مُفَاطِرٍ آخر آنحضرت نے ہم کو روزہ افطار کرڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہوگئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ۔

فَلَا اَدْرِیْ اَیُّھُمْ رَاْیُہٗ کَانَ شَرًّا یُّھُمْ شَرِیْجَیْ نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی

Marfat.com

طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی۔

وَكَانَ نِسْوَةٌ يَّأْتِيْنَهَا مُشَارِجَاتٍ لَّهَا

کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اسکے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا شَرَجُ هٰذَا یا شَرِجُهٗ یا مُشَارِجُهٗ یعنی یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں)۔

اَنَا شَرِيْجُ الْحَجَّاجِ۔ میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں۔

فَاَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنٍ فِي الْعَيْبَةِ فَاَشْرَجْتُهَا میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھڑی میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا۔

يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرِيْجِ۔ جو نجاست گانڈ کے حلقہ پر ظاہر ہو (اور آجائے) اس کو دھوئے۔

شَرِيْجَةٌ۔ بٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس میں میوے جیسے خربزے وغیرہ بھر کے چلتے ہیں اسکی جمع شَرَائِجُ آتی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عُشْبًا وَّ شَرِيْجًا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دوکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔

شَرِيْجٌ۔ قتلی کا قتیل۔

شَرْجَبٌ۔ لمبی ذات والا گھوڑا۔

فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ۔ ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔

شُرْجَبَانٌ۔ جگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شَرْحٌ۔ کھولنا، بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چیت اٹھا کر جماع کرنا، ازالہ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

شَرِيْحٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لئے۔

اِنْشِرَاحٌ۔ کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شَرْحَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُرَيْحَةُ الْمَرْاَةِ یا مَشْرَحُ الْمَرْاَةِ۔ عورت کی فرج۔

كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا۔ قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چیت اٹھا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

كَانَ اِذَا نَبِيٌّ يَشْرَحُوْنَ اِلَى اللّٰهِ نَبِيًّا وَالنِّسَاءَ فَقَالَ لَعَمْرُ اللّٰهِ تَرَائِكُ فِيْ خَلْقِهٖ۔ عطاء نے امام حسن بصری سے پوچھا کیا پیغمبروں کو بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعضی باتیں جیسے آرزو غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)

شَرْخٌ۔ بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو اور مصدر بھی ہے یعنے بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوْخٌ۔ لکڑی سے مارنا۔

اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ۔ مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گئی ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعضوں نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ وہ کام

Marfat.com

کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اسلئے ان کا مارڈالنا بہتر ہے جس کم جہاں پاک اور شرخ سے مُراد نوجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام لیا جاسکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ۔ جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعضوں نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْيَخِيَ الرَّحْلِ۔ عبداللہ ابن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ کر جایئو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ۔ وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ يُشْبَكَةِ شَرْجٌ۔ ان کے کچھ جانور شبکہ شرج میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)۔

شَرْجٌ۔ بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُوْدٌ اور شُرَادٌ اور شِرَادٌ۔ بھاگ جانا، چل دینا۔

تَشْرِيْدٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا، جماؤ توڑ دینا، منتشر کر دینا، کسی کے عیب سُنانا۔

اِشْرَادٌ۔ طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ۔ بھاگ جانے والا اس کی جمع شَرَدٌ جیسے خَادِمٌ کی جمع خَدَمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ۔ اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ۔ زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ۔ تم سب (مسلمان جگلر گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہوگیا۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوگیا۔ یہ شَرَدَ الْبَعِيْرُ سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہوگیا)۔

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ۔ تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے یہ آنحضرتؐ نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا۔ ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لئے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے۔ خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے۔ اسی وزن سے عرب میں یہ مثل ہوگئی ہے۔ ..... اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النَّحْيَيْنِ یعنے وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مرالظہران میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں۔ میں نے اپنی گٹھڑی سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرتؐ ادھر سے گذرے۔ میں ڈر گیا اور

Marfat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو تید کرنے کی فکر میں ہوں۔ آپ یہ سنکر آگے بڑھ گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابوعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم ابا عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آگیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذر گئی تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوتی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں آنحضرتؐ بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرتؐ تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں۔ آخر آپ نے فرمایا ابوعبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرتؐ سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دونگا میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابوعبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا میں اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اور اسکے بعد آپ نے یہ کلام فرما چھوڑ دیا پھر نہیں فرمایا (سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر رکھتے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آئندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں۔

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ۔ نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب۔

اِنَّ عُمَرَ شَنَّ عَلَى الشَّيْخِ شَنَّةً وَعَذَّرَ حضرت عمرؓ نے شرک کے پر خچے اڑا کر اس کو بھگا دیا۔

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ اَنَّكَ يَعِيْشُ لَشَرَدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِيْثًا عَلٰى مَنْ خَلْفَكَ۔ اگر جبریل نے اللہ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سنی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشریدکرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)

فَشَرِّدْ بِهِمْ۔ ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں۔

شَنٌّ۔ دھوپ میں سکھانا، عیب کرنا، حقیر جاننا۔

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَةٌ۔ برا کام کرنا، بدہونا، قطرہ قطرہ ٹپکنا۔

تَشْرِيَةٌ اور اِشْرَارٌ۔ دھوپ میں سکھانا نام شہور کرنا۔

مُشَارَّةٌ۔ جھگڑا۔

تَشَارٌّ۔ خصومت، جھگڑا کرنا۔

شَرَارٌ۔ آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اڑتی ہیں۔

شَرٌّ۔ برا کام، جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے۔

خَيْرٌ اس کی ضد ہے یعنے بھلائی اور شَرٌّ برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اس کا مؤنث شَرَّةٌ اور شُرِّيٰ ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشْرَاءٌ اور شِرَارٌ ہے۔

شَرٌّ۔ جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو۔

Marfat.com

شَرِیْرٌ۔ جوشر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی۔

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ۔ بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تک تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کرسکتے)، اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین ہی میں رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور جو نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یَارَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں یَارَبَّ الْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ یعنے کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ۔ زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنے زانی اور زانیہ سے بھی بُرا ہے۔ کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک مقام سے ان سے ایک حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا تو بہ سے وہ معاف ہوجاتا ہے برخلاف زنا کے بچے یعنے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)۔

لَا یَاْتِیْ عَلَیْكُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ۔ جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بعد زمانۂ نبوت کے۔ کسی نے امام حسن بصریؒ سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لئے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا۔ امام حسن بصریؒ کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثر یہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لئے بعد کا زمانہ اگلے سے اچھا کردیتا ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ دنیا کے بادشاہوں اور امرا میں نہیں ہیں اور یہاں مراد دنیاوی شاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)۔

مُحدث جیم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے

Marfat.com

باد شاہوں اور امراء سے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت اگلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا۔ دور کیوں جاتے ہو اور دنگ نہ بنو عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی سے صرف زمانہ کی بُرائی اور بھلائی مراد ہے نہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموع افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا۔

اِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَحَسْبُكَ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا - مروان نے حضرت عائشہؓ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرتؐ نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکان کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو اُن کے اور اُن کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (جو) یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دیئے تھے تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے۔ حضرت عائشہ نے یہ حال سنکر کہا کہ اس نے بُرا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرتؐ نے اس کو نقل مکان کی اجازت دی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک ناآباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اسلئے آنحضرتؐ نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن اُم مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی)۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ تُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى - سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لئے مالدار لوگ تو بُلائے جاتے ہیں اور غریب مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی (ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت مؤکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور کھانا نہ کھائے اسی طرح اگر یہ دیکھے کہ فقیر اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاضر ہونا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيْكَ - میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنے زمین کے) شر سے اور اسکے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور جمادات اور جنات وغیرہ)۔

مِنْ شَرِّ مَا لَمْ آعْلَمْ - ان باتوں کی بُرائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنے جو آئندہ بُری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں ہے)۔

وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ - عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی ہے (مراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہؓ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرّہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اُٹھ گئی)۔

Marfat.com

فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ ۔ یہ لوگ تمام مخلوقات میں بدترین ہیں کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک شخص مرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں یا قبر کو سجدہ گاہ مقرر کرلیتے ہیں وہاں جاکر رکوع یا سجدہ کرتے ہیں اس میں موتیں رکھتے ہیں اگلے بزرگوں اور نیک لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہوگیا۔ اگلے لوگوں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت کے لئے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں پچھلے بے وقوفوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کردی)۔

اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ عَنْهُ فَتْرَةٌ ۔ اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو خوشی پیدا ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہوگی۔ (اس کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف کردیں گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر زمانہ کے مسلمانوں کا حال ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمد اظہر بڑی رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں۔ اور قرآن شریف کا ایک بار بھی من اوّلہ الیٰ آخرہ تفسیر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب نہیں ہوتا)۔

لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ ۔ ہر عبادت کرنے والے کو عبادت کی حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔

اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ فَلَا تَعُدُّوْهُ ۔ ہر چیز میں حرص ہوتی ہے اور افراط اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے (یا تو بایں شورا شوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک کام کرنے والا* میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت کرے اور اپنی تئیں آرام بھی دے اہل وعیال اور ماں باپ عزیز و اقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہوجائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے دوسرے وہ ایک کام میں غلو کرکے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں یہ طریقہ بالکل خلاف سنت اور آدمی کو آخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ رستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے، رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوت قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورو بچوں سے باتیں بھی کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہرحال ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوجاتی ہے جو رات اور دن عبادت اور واقعہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضات کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبر نے ہم کو یہ سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبر کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلاف سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَاوِرْ اَحَاكَ ۔ اپنے بھائی سے برائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

* اعتدال کے ساتھ نیک کام کرے (نہ افراط نہ تفریط)۔

Marfat.com

مَا فَعَلَ الَّذِیْ کَانَتِ امْرَاَتُہٗ تُشَاتُہٗ وَ تُمَاتُہٗ۔ اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَھَا لِطَہٗ تَشَتَّرُ۔ اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ بھگا لی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِشْتَرَّ الْبَعِیْرُ یا اِخْلَتَّ جب وہ بھگالی کرے یعنے پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لاکر اس کو چبائے۔

یُحِبُّ امْرِئٌ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْہِ بِاَنَّہٗ صَالِحٌ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ۔ آدمی کو یہ بُرائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالےٰ بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اسکی تعظیم تکریم کرنے لگے اسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑگیا اب ضرور اسکے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اسکے ہاتھ پاؤں چُومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا۔ جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعضے بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اُس کی کوئی چیز چُرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طبیبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گنتا ہوں سے اپنا دل پھیر لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤں دیتا ہے کہ تقوٰی اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمۃ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو پس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولا قوۃ الّا باللہ۔

مُحشر رحم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو الہدیٰ کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی عشق الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بدظل ہو گئے ہیں اور عامۃ الہدیٰ کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدیٰ جانے میرا ہاتھ چُومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو بیلک کے قلوب اپنی طرف مائل کراتا، اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھاتا، ان سے نفع کماتا، ان کی دعوتیں کھاتا، ان سے نذریں لینا، چندہ کرانا چاہتے ہوں، فقط۔

لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ

Marfat.com

مجھ سے بُرائی کا حال مت پوچھو (یعنے آئندہ زمانہ میں جو بُرائیاں واقع ہوں گی)، بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنے جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ۔ چنگاریاں۔

اَشْرَفَتْ الثَّنِیَّۃَ۔ میں نے اس چیز کو ظاہر کردیا۔

حَتّٰی اُشْرَفَتْ بِالْکَعْبِ الْمَصَاحِفُ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَۃٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

شَرْشَرٌ۔ سخت، ہلاکت، کاٹنا۔

تَشْرِیْرٌ۔ گالی دینا، عذاب کرنا۔

مُشَارَۃٌ۔ بدخلقی۔

اِشْرَارٌ۔ برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَرْزَۃٌ۔ ہلاکت۔

شِیْرَازٌ۔ بالائی۔

مُشَرْشَرٌ۔ دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِیْرَازَۃٌ۔ وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق جوڑے جاتے ہیں۔

شِیْرَازٌ۔ ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ وَالشِّیْرَازِ الْمُتَّخَذِ مِنْھَا۔ میں نے ان سے پوچھا گھی کو اور اس کے دودھ کے شیرازہ کو۔ ایک روایت میں ہے ھٰذَا شِیْرَازُ اُمِّ فُلَانٍ اِتَّخَذَتْہُ لِمَرِیْضٍ عِنْدَنَا۔ یہ گھی کے دودھ کا شیرازہ ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لئے تیار کیا۔

شَرْشَرٌ۔ لگام کو زور کھینچنا، ہاتھ سے بڑا صاف کرنا، سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرْشَرٌ۔ سخت حگہ۔

شِرْشِرٌ۔ ایک پہاڑی درخت ہے۔

شُرْشُرٌ۔ اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ۔ بدخُو، بدخلق۔

شَرِسٌ اَکَّلٌ۔ بڑا کھاؤ۔

شَرْسَرٌ۔ ایک درخت ہے۔

شَرِسَۃٌ۔ بدخُو، بدخلق۔

اِشْرَاسٌ۔ شرس چرانا۔

تَشَاوُسٌ۔ آپس میں دشمنی کرنا۔

شَرَاسٌ۔ سخت اور دُرشت۔

ھُوَ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا وَّاَشَدُّنَا شَرِیْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَۃٌ۔ بدخلقی۔

مَکَانٌ شَرِسٌ۔ سخت اور درشت جگہ۔

شَرْسَقَۃٌ۔ بدخلقی۔

شُرُسُوْفٌ۔ آفت، مصیبت کا شروع، اس کی جمع شَرَاسِیْفُ ہے۔

فَشَقَّا مَا بَیْنَ ثُغْرَۃِ نَحْرِیْ اِلٰی شُرُسُوْفِیْ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا۔ بعضوں نے کہا سَرَسُوْفِ۔ وہ کرتی جو پیٹ ہڈی جوہر پیٹ سے نکلی ہوتی ہے۔

شَاۃٌ مُشَرْشَفَۃٌ۔ وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں۔

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِیْفُ۔ لوگوں پر بختیاں شروع ہونے لگیں۔

شَرَاسِیْفُ۔ پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں

شَرْشَرَۃٌ۔ کاٹنا، چیرنا۔

Marfat.com

فَیُشَرْ شِرُشِدُ قَدَهُ اِلیٰ قَفَاهُ ۔ اس کا گلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے۔

شَرَصٌ۔ اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا، کھینچنا، آگے بولدینا، سختی، غلظت۔

شِرْصٌ۔ پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے۔

شَرَصٌ۔ کشتی کا ایک پیچ، اونٹنی کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں مہار ڈالنا۔

شَرِیْصَة۔ رُخسار۔

مَارَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَتِهِ عَلِیٍّ۔ حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔

جَلَحَة۔ سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا، یعنی سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔

شَرْطٌ۔ کوئی شرط لگانا، نشتر سے چیرنا، بڑے کام میں پڑجانا، پھاڑنا۔

مُشَارَطَةٌ۔ دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔

اِشْرَاطٌ۔ اونٹوں کو فروخت کے لئے تبلانا۔

تَشَرُّطٌ۔ عمدگی سے کام کرنا۔

اِشْتِرَاطٌ۔ شرط لگانا۔

شَرَطٌ۔ نشانی۔

شُرْطِیٌّ یا شُرَطِیٌّ۔ کوتوال، پولیس کا افسر، اس کو صاحب الشرطہ بھی کہتے ہیں۔

مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ۔ نشتر۔

لَا یَجُوْزُ شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ۔ بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شے بیچی اور اگر اُدھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں۔ اور اکثر فقہائے نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔

نَهٰی عَنْ بَیْعٍ وَّ شَرْطٍ۔ بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنے عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہو نہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد)۔

شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔ اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔

وَاشْتَرِطِیْ لَهُمُ الْوَلَاءَ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لئے کرلے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولاء تجھ ہی کو ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لہم الولاء کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے۔ **میں** کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلافِ شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سو بار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح ہو جائے گی)۔

شُرُوْطُهُمْ بَیْنَهُمْ۔ مکاتبوں میں اور

Marfat.com

ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ۔ اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتوں کے لئے شرط ہیں (یعنے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ میں اور مردوں کے لئے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرَطَ لِيَ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے حج یا عمرے سے رُک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں خلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

اَيْنَ الشُّرُوْطُ شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ التائبون العابدون السائحون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

اَشْرَاطُ السَّاعَةِ۔ قیامت کی نشانیاں، یہ شَرَطٌ کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنے پولیس کی وردیں یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرْطِ۔ جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور کوتوال کو بھی کہتے ہیں۔

وَكَانَ قَيْسُ بْنُ عُبَادَةَ۔ قیس بن سعد ابن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ۔ قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کی ہیں، کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ کسی نے کہا یہ فتنہ کی آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہُوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا۔ اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنے مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے۔ بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہو گئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلاً لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔

وَتَشْرَطُ شُرْطَةُ الْمَوْتِ لَا يَرْجِعُوْنَ اِلَّا غَالِبِيْنَ۔ لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنے اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں (یا شہید ہو جائیں) بعضوں نے شَرْطَةٌ پڑھا ہے یعنے ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَاِنِّيْ دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ۔ میں ان کے لئے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَأْخُذَ اللّٰهُ شُرَيْطَةً مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا۔ (وہ گذر جائیں گے) اور کمینے باقی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو بُرا (بلکہ بالکل جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض

Marfat.com

ناواقف اور بے خبر ہوں گے۔ قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الٰہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا ہے اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بیکار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی۔ تنبیہ یہ ہے کہ اَشْرَاط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث میں شَرْطَتَہٗ ہوگا یعنے اچھے گروہ کو اٹھالے گا مگر شمر نے شَرِیْطَتَہٗ روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَۃَ اور نہ خراب نکما مال (زکوٰۃ میں لیا جائے گا)۔ بعضوں نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا بُرے خراب تم کے۔

نَھٰی عَنْ شَرِیْطَۃِ الشَّیْطَانِ۔ آنحضرتؐ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لئے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافَظَۃٌ عَلَی الشَّرِیْطَۃِ۔ شرط پوری کرنے کے لئے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا۔

شَرْطَۃٌ مِحْجَمٌ۔ پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کو پچھنا۔

مَزْمُوْلٌ بِشَرِیْطٍ۔ کھجور کے پتوں سے بنا ہوا یعنے اُون کی رسّی سے۔

اَبْشِرْ یَا بْنَ یَحْیٰی فَاِنَّکَ وَاَبَاکَ مِنْ شُرْطَۃِ الْخَمِیْسِ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحییٰ حضرمی سے فرمایا) یحییٰ کے بیٹے تو بخوش ہو جا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)۔

کَیْفَ تُسَمِّیْتُمْ شُرْطَۃَ الْخَمِیْسِ یَا اَصْبَغُ قَالَ کُنَّا نُسَمِّیْ اَنْفُسَنَا الذَّبْحَ وَھُمَیْنَا لَنَا الْفَتْحَ اصبغ بن نباتہ نے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے انہوں نے کہا اس لئے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنے حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنے ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شَرْعٌ۔ طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آجانا، پوست نکالنا، اٹھانا، شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک آنا۔

تَشْرِیْعٌ۔ رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈھالنا، سامنے کرنا۔

شَارِعٌ۔ رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شَارِعِ آنحضرتؐ کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی۔

شَارِعَۃٌ۔ عام رستہ، سڑک، اس کی جمع شَوَارِعُ ہے۔

شَرَاعَۃٌ۔ بہادری اور دلیری۔

شِرْعٌ اور شِرْعَۃٌ۔ دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کیا ہو۔

شُرَاعِیٌّ۔ لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا۔

Marfat.com

شُرُوعٌ اور شَرَعٌ۔ برابر، جوڑ۔

شَرِیْعٌ۔ بہادر اور کتان کا عمدہ کپڑا۔

مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِیٌّ۔ جو امر شرع کے موافق ہو، ہندوستان میں مشروع ایک کپڑا ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں۔ اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پاجامہ کو بھی کہتے ہیں۔

شَرِیْعَۃٌ۔ جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ۔

شُرَّعٌ۔ جمع ہے شَارِعٌ کی بیٹے کھلے ہوئے نمایاں۔

فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ۔ اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

شَرِعَتِ الدَّوَابُّ فِی الْمَاءِ شَرْعًا وَّ شُرُوْعًا۔ جانور پانی میں گھس گئے۔

تَرَعْتُھَا یَا اَشْرَعْتُھَا فِی الْمَاءِ۔ میں نے ان کو پانی میں گھسیڑ دیا۔

شَرَعَ فِی الْاَمْرِ یَا فِی الْحَدِیْثِ۔ کسی کام میں یا بات میں غرق ہو گیا (گھس گیا)۔

اِنَّ اَھْوَنَ السَّقْیِ التَّشْرِیْعُ۔ سب سے زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب چھک کر پی لیتے ہیں)۔

حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ۔ (وضو میں ہاتھوں کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔

کَانَتْ اَلْفُ بَوَّابٍ شَارِعَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ۔ دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ آن میں ہو کر مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں:

شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَی الطَّرِیْقِ۔ میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا۔

اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰی فِیْ شِرْعِ نَعْلِیْ۔ میں تو حسن اور خوبصورتی کو ہر چیز میں، یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی۔ اصل میں شِرَاعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں، تسمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی شِرْعٌ کہنے لگے۔

شِرَاعُ الْاَنْفِ۔ لمبی ناک والے۔

بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ فِی الْبَحْرِ وَالرِّیْحُ طَیِّبَۃٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ۔ ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے، ہوا موافق تھی، پردہ چڑھا ہوا تھا۔

اَنْتُمْ فِیْہِ شَرْعٌ۔ تم سب اس میں برابر ہو کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)۔

شَرْعُکَ مَا بَلَّغَکَ الْمَحَلَّ۔ تجھ کو اتنا (توشہ، کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یہ ایک مثل ہے)۔

فَقُلْتُ شَرْعِیْ۔ میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے۔

فَنَشْرَعُ فِیْہِ جَمِیْعًا۔ ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے۔

کَاَنْ تُشْرِعَ یَا جَابِرُ۔ جابر اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار ایک روایت میں کَاَنْ تَشْرَعَ ہے یعنے پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا سمندر یا دریا کے کنارے)۔

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعَتْ۔ آنحضرت اُتر پڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ کَثُرَتْ عَلَیَّ۔ اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہو گئے۔ (میں سب کا یاد رکھنا اور بجا لانا مشکل سمجھتا ہوں) مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم

Marfat.com

سبھوں کا اسی کی مزاولت رکھوں گا۔

جُبَنَّاتٌ شَرَّعٌ۔ مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنے جو نظر آرہی ہیں)۔

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِیَۃُ شَرَّعٌ۔ لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔

مَشْرَعَۃٌ۔ پانی پینے کا رستہ۔

شَرُفٌ۔ شرافت میں کسی پر غالب آنا، برج بنانا۔

شُرُوْفٌ۔ اونٹ کا بوڑھا ہونا۔

شَرَفٌ۔ بلند ہونا، دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَۃٌ ہے۔

تَشْرِیْفٌ۔ بزرگی دینا، برج بنانا۔

شُرْفَۃٌ۔ برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو۔

مُشَارَفَۃٌ۔ مفاخرت، بلند ہونا، اوپر سے جھانکنا۔ جیسے اِشْرَافٌ اوپر سے دیکھنا، نزدیک ہونا، اشفاق کرنا، حریص ہونا۔

تَشَرُّفٌ۔ شریف ہونا، کسی چیز کو شرافت سمجھنا، بلند ہونا۔

اِسْتِشْرَافٌ۔ ظلم کرنا کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا۔

شَارِفٌ۔ عمر والا بوڑھا اونٹ۔

شَرَفٌ۔ وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو بعضوں نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)۔

لَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ وَّھُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنے قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹیگا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)۔

کَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ حَسَنَ الرَّمْیِ فَکَانَ اِذَا رَمٰی اِسْتَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَ اِلٰی مَوَاقِعِ نَبْلِہٖ۔ ابوطلحہؓ اچھے تیرانداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرتؐ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اِسْتِشْرَافٌ کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھنا ہے اور یہ شَرَفٌ سے نکلا ہے بمعنی بلندی، گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اُوپر والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنے یہ اعضا سلامت ہوں) بعضوں نے کہا یہ شُرْفَۃٌ سے نکلا ہے یعنے اچھا اور عمدہ مال۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لئے اچھا موٹا تازہ جانور لیں۔

مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ اَھْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوْنِیْ (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لئے نکلے تو ابوعبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابوعبیدہ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں مگر آپ کے چہرے پر عظمت الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

Marfat.com

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ۔ جو شخص فتنوں کو تصدر کے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہیئے۔ دُور بھاگنا چاہیئے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہو جائے۔ بعضوں نے اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ کو اِشْرَاف سے ماخوذ کہا یعنے فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مُراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفُهٗ۔ یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کر لیں گے (اس لئے جنگل میں اپنے گائے گور و اونٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دُور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے۔ کسی مسلمان کو مار کے اگر کوئی فتنے والا اس کو مارنے آجائے تو آپ کہ جنگ کے شہید ہو جائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے بڑا کام کرنے کے لئے لوگوں کو ابھارتا ہے)

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ۔ لوگ حکومت حاصل کرنے کے لئے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَشْرَفُوْا لِلْبَلَاءِ۔ بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اسکی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَّهٗ فَخُذْهُ۔ جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آجائے تو اس کو لے لے۔

(روہ اللہ تعالےٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے۔ البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدواری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعا نامے لکھ کر اُن پر زور ڈالکر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تحفا ہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعضے جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود و گل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معیّن تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لئے کہ اس پر بھروسا ہو جائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ۔ جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقائے گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور۔

مَا جَاءَكَ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَ تَمَوَّلْهُ۔ جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آجائے اس کو لے لے اور دولتمند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالےٰ تجھ کو مالدار کرنا چاہتا ہے۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے لینا اسکے نہ لینے سے افضل ہے۔ محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم رکھنا یہی بزرگوں کا طریق ہے اگر خود

Marfat.com

محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے، دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مالدار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اسکے حلال ہونے میں شبہہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر اُمرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلافِ شریعت جمع کئے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیسہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا۔ ایک روپیہ بھی اس میں سے قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آکر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا۔ آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یہ ہے سچی فقیری اور درویشی ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے۔ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لئے، ایک پیسہ تک نہ چھوڑا۔ فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے۔ میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لئے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لئے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ سمجھ کہ شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں بلکہ غریب اور محتاج ٹکڑ گدا سمجھیں۔ غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور اور ترفع پیدا ہو اس سے پرہیز کرنا اور غرور توڑنا لازمۂ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)۔

لَا تَشْرَفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ۔ آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے، ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔

كَانَ اِذَا مَشٰى تَشْرَفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اوطلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کا نہ لگ جائے)۔

حَتّٰى اِذَا شَارَفَتْ اِنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا۔ جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنے عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آپہنچا)۔

وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ مُخَاضٌ شَارِفٌ۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اسکے آگے ایک دُبلی بوڑھی اونٹنی ہے۔

اَلَا يَا حَمْلَ لِلشَّرْفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفَنَاءِ۔ حمزہ اٹھو یہ عمدہ والی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھونکر لاؤ ہم کو کھلاؤ)۔

ایک روایت میں ذَاتِ الشَّرْفِ النِّوَاءِ ہے یعنے اونچی موٹی اونٹنیاں۔

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ۔ تم میں بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک

Marfat.com

قتد دو کے قتدہ سے بڑے قتنوں کو ان کی درازی اور اتصال میں کالی بڑی اونٹنیوں سے تشبیہ دی نہایہ میں ہے کہ شُرُف بکسون را راس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزْلٌ۔ البتہ مثل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے، جیسے عَائِذٌ اور عُوْذٌ ہے۔ ایک روایت میں الشُّرُفُ الْجُوْنُ ہے قاف سے اسکے معنی آگے مذکور ہوں گے۔

كَانَ لِيْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا میرے پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

يَسْكُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ، شام کے شہروں کے پاس جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا۔ بعضوں نے کہا مَشَارِف وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں۔

يُوْشِكُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بَيْنَ نَسْرَافٍ وَّاَرْضِ كَذَا اِجْتِمَاعٌ وَّكَذَا دَانٍ قَرِيْبٌ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب شراف اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا۔ شَرَاف ایک مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا ایک پانی کا جو بنی اسد قبیلے کا ہے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔ حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر کیا تھا۔ ایک روایت میں سَرِف ہے سین مہملہ اور کسرۂ راسے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنِّيْ بِمَسَمَّ الشَّرَفِ۔ میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا راستہ مل جائے۔

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ۔ وہ ایک دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعضوں نے کہا شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

سَعٰى لَهَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا۔ ایک دوڑ تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا۔

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِيَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَالْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند بنائیں لیعنے مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)

وَسُقُوْطُ شُرَفَاتِهَا۔ اسکے برج گر جانا، یہ جمع ہے شُرْفَةٌ کی بعضوں نے شُرَفَاتِهَا بعضوں نے شُرُفَاتِهَا پڑھا ہے۔

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارِ يُصْبَغُ بِالشَّرْفِ فَلَمْ تَرَ بِهٖ بَاْسًا۔ حضرت عائشہ سے پوچھا گیا اڑھنی شرف میں رنگیں انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں (شَرَف ایک درخت ہے جس میں سے سُرخ رنگ نکلتا ہے)۔

قِيْلَ لِلْاَحْمَسِ لَمْ تَسْتَلْثِرْ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَقَالَ كَانَ يَخْتَفِرُنِيْ كُنْتُ اٰتِيْهِ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ فَيُرَحِّبُ بِهٖ وَيَقُوْلُ لِيْ اُقْعُدْ ثَمَّ اَيُّهَا الْعَبْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ نَرْعَمُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُتَّتِهٖ مَا دَامَ فِيْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ۔ اعمش (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنے ان کی بہت حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے) انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام و تعظیم سے بٹھلاتے) اور مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے۔ لَا تَرْفَعِ الْعَبْدَ اَخْزَرَكَ لیعنے ہم غلام کا مرتبہ جیسا ہم دوچار

Marfat.com

اس سے بڑھانے کے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفُ قَوْمِهٖ وَكَرَمُهُمْ۔ وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے۔

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ۔ پھولے گال والا (ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)۔

مَا اَشْرَفَ لَهُمْ اَحَدٌ۔ کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا۔

وَاَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ۔ ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)۔

يُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ۔ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کر دے (مجمع البحار میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو لوگ شان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کر دی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔

مُتَرْجِم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علیؓ کو اسی طرح حضرت علیؓ نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی۔ اب اس حدیث کی رُو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع رکھا ہے اور بعضوں نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا ضرور ہے، بعضوں نے کہا جائز ہے بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا، مرادیں مانگنا، عضباں لٹکانا، سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا، بوسہ لینا، اس پر چراغاں کرنا، روشنی کرنا، میلہ لگانا، اس سے باز رہیں)۔

ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهٗ لِلّٰهِ۔ پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)۔

وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْمَا كُرِهَ وُقُوْعُ السَّيْفِ۔ اس فتنے میں زبان چلانا ایسا ہے جیسے تلوار پڑنا

فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ۔ جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بُصریٰ میں رہتا تھا)۔

مُشْرَفِی۔ تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو۔

۵۸ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے مشرف ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور یہ اسی کی طرف منسوب ہے ۱۲

Marfat.com

مَشَارِفُ الْاَرْضِ۔ زمین کے بلند حصے۔

کَانَ یُکَلِّمُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ الْحَرَمَ۔ زمین کے ہر بلند ٹیکرے پر تکبیر کہتے۔

لِسَانُ ابْنِ اٰدَمَ یُشْرِفُ عَلٰی جَمِیْعِ جَوَارِحِہٖ کُلَّ صَبَاحٍ۔ آدمی کی زبان ہر صبح کو اسکے سب اعضا کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تُو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے۔ بری بات تو زبان سے نکالتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

اِذَا اَتَاکُمْ شَرِیْفُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ۔ تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار میں نے کہا حسیب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو۔ شَرِیْفٌ کی جمع شُرَفَاءُ ہے اور اَشْرَافٌ۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ، شیطان اسکو تاکتا رہا ہے۔

فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِکَ، آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھکو نہ دوں تجھکو عنایت نہ کروں یہ سنتے ہی لوگوں نے سر اٹھا لیا (کہ کیا آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)۔

شَرَقٌ۔ کان چیرنا، چننا، طلوع ہونا جیسے شُرُوْقٌ ہے۔

شَرَقٌ۔ کان چرا ہونا، تھرک گلے میں اٹک جانا، اچھا ہونا، سرخ ہونا، روشنی کم ہونا، ڈوبنے کے نزدیک ہونا۔

تَشْرِیْقٌ۔ ڈوب کی طرف جانا جیسے تَغْرِیْبٌ پچھم کی طرف جانا۔

اِشْرَاقٌ۔ طلوع ہونا، روشن ہونا، چمکنا۔

اِنْشِرَاقٌ۔ پھٹ جانا۔

شَارِقٌ۔ سورج پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غَارِبٌ پچھمی جانب۔

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا۔

کَانُوْا یَقِفُوْنَ اَشْرِفْ ثَبِیْرٍ کَیْمَا نُغِیْرُ (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جائے ہم لوٹ جائیں (لینے مناؤ کو قربانی کرنے کے لئے ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)۔

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِیْقِ فَلْیُعِدْ۔ جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کرلے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے۔

لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی مُشْرَقِکُمْ۔ ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو۔

اَیْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ۔ عیدگاہ کہاں ہے۔ مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مُشَرَّق کہتے ہیں۔

یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی۔ نماز میں (یعنے عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔

Marfat.com

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ۔ آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہوجائے یا طلوع نہ ہوجائے ایک روایت میں حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ہے ایک میں حَتّٰى تَرْتَفِعَ۔ اسی لئے ہم نے دونوں ترجمے کئے) تو دوسرے نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے۔

لَا يُقِيْضُوْنَ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ مَنْزِلَهُمْ۔ لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا۔

كَانَهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ۔ گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنے کھلی جگہ)۔

فِي السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِشْرِقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰى مَا بَقِيَ اِلَّا شَرْقُهُ۔ آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشرق کہتے ہیں وہ بند ہوگیا ہے صرف ایک ڈراڑ باقی ہے۔

شَرْقِ۔ وہ روشنی جو دروازے کی ڈراڑ میں سے اندر جاتی ہے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يُنْكِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ طَائِرٌ فَيُقَالُ لَهُ اَلْقَرُ قَفَّةً فَيَقَعُ عَلٰى مِشْرَفِيْ بَابِهٖ فَيَمْلَكُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ اَنْكَرَ طَارَ وَاِنْ لَّمْ يُنْكِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ قُنْدُعَادًا يُوْفَا۔ جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آکر اسکے دروازے کے سورخ یا ڈراڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس بُرے کام پر انکار کیا (آیندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑ جاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو بُرا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیّوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقاً حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے)، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے۔ اسی طرح اُن شہروالوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اُتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا حبّذہ والوں کا ان کو دکھن یا اُتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)۔

اَنَا اَحَثُّ بِكُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ۔ تم میں پوری کالی اونٹنیاں آگر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فسادات ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ ایک روایت میں الْغُرُّ ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہوچکا۔

اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا كَشَرَقِ الْمَوْتٰى۔ دنیا اب اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصّہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے پانی کی لہر کی طرح (یہ اخیروں میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے) جب لوگ کہتے ہیں: شَرِقَتِ الشَّمْسُ شَرَقًا

Marfat.com

ہوجاتا ہے۔

یُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کا دل روشن ہوجاتا ہے۔ یہ اِشْرَاقٌ سے نکلا ہے یعنے روشن ہونا

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِشَرْقَاءَ۔ آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنے جس کا کان بیچ میں سے چر کے دو ہوگئے ہوں)۔

شَرَقَۃٌ۔ کان کا پھٹا ہونا۔

وَکَانَ ھِیَ بِقِفْیِ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُھَا۔ اس کا پیشاب پاخانہ بند ہوکر اس کی رگیں خون سے بھرگئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔

کَانَ یُخْرِجُ یَدَیْہِ فِی السُّجُوْدِ وَھُمَا مُتَلَقِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَیْنَھُمَا الدَّمُ آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے اُن پر خون کی سُرخی ظاہر ہوجاتی۔

رَاَیْتُ ابْنَیْنِ لِسَالِمٍ عَلَیْھِمَا ثِیَابٌ مُّشْرَقَۃٌ۔ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقَ الشَّیْءُ سے نکلا ہے یعنے وہ چیز بہت سرخ ہوگئی۔

اَشْرَقْتُہٗ بِالصِّبْغِ۔ میں نے اس کو خوب ڈھڑھاتا سُرخ کردیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَیْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمْ یَدْھَبْ ضَوْئُھَا امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے

یعنے سورج کی روشنی کم ہوگئی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھکے) اچھوے سے مرنے تک ہوتا ہے (یہ بہت تھوڑا وقت ہے اس ٹھکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آکر اٹکتی ہے)۔

اِنَّہٗ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ عِیْسٰی وَ اُمِّہٖ اَخَذَتْہُ شَرْقَۃٌ فَرَکَعَ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا یا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کردیا۔

اَلْحَرْقُ وَالشَّرْقُ شَھَادَۃٌ۔ آگ میں جل جانا یا پانی میں ڈوب کر مرجانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَاْکُلِ الشَّرْقَۃَ فَاِنَّھَا دَبِیْحَۃُ الشَّیْطَانِ۔ جو جانور گلا گھونٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰی اَنْ یُّعْصَبُوْہُ فَشَرِقَ بِذٰلِکَ۔ مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھسکا ہوگیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہیں ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا اَبَی اللّٰہُ ذٰلِکَ شَرِقَ بِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو) نا پسند کیا (آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اسکے گلے میں جیسے نوالہ اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)۔

یَشْرَقُ صَدْرُ الْلَعِیْنِ۔ ملعون کا سینہ تنگ

Marfat.com

نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)

رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ پورب کا مالک۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ۔ دونوں پوربوں کا مالک۔ (ایک پورب تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ پورب جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور پچھم پر اطلاق مگر اس آیت میں "رب المشرقین ورب المغربین" یہ معنی مراد نہیں ہے۔

رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ تمام پوربوں کا مالک۔ (ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)۔

بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ۔ ان میں اتنا فاصلہ ہے جتنا پورب اور پچھم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین۔

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنی دکھن کی طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ جانب جنوب واقع ہے۔ بعضوں نے کہا یہ اس شخص کے لئے جس کو قبلہ بتحقیق معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دُہرانا ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔

وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ مشرق والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہیے)۔

حَمَلَتْ بِهٖ اُمُّهٗ فِیْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى۔ آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا جمرۂ وسطیٰ کے پاس (ایام تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں کیونکہ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذی حجہ کے ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت صرف تین ماہ رہتی ہے)۔

اَلسَّلَامُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ۔ اسلام مینار کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنے کوئی نیک عمل بغیر اسلام کے چمک دار اور قبول نہیں ہوتا)۔

مَشْرُقَةٌ۔ دھوپ میں بیٹھنے کا مقام۔

اَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُّرِيْدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا تَحْتَ حَنَكِهٖ ثَلٰثًا كَيْ يُصِيْبَهُ الشَّرْقُ وَالْغَرْقُ وَالْحَرْقُ۔ جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کرلے میں اس کا ضامن ہوں وہ نہ پانی میں ڈوبے گا نہ جلے گا

اَشْرَقَ وَجْهُهٗ۔ اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

شَرْكٌ۔ تسمہ ٹوٹ جانا۔

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شَرِكَةٌ۔ شریک ہونا

تَشْرِيْكٌ۔ تسمہ لگانا۔

مُشَارَكَةٌ۔ شرکت کرنا۔

اِشْرَاكٌ۔ شریک کرنا، تسمہ لگانا۔

اَلشِّرْكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَخْفٰی مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ شرک یعنی ریا، جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا مقصد کرنا منظور ہو میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا۔ اس آیت

Marfat.com

ہیں بھی شرک سے مراد ریا ہے یعنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص خدا ہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا بتلانے یا شہرت کی غرض سے جب لوگ کہتے ہیں،۔

اَشْرَكَتْهُ فِي اَمْرِهٖ۔ میں اس کام میں اس کا شریک تھا۔

اَشْرَكَهٗ شَرِكَةً۔ اس کا شریک ہو جانا ہوں اسم مصدر شرکت ہے

شَارَكْتُهٗ میں اس کا شریک ہو گیا۔

اَشْرَكَ بِاللّٰهِ۔ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

فَهُوَ مُشْرِكٌ۔ وہ مشرک ہے یعنے اللہ کا ساجھی دوسرے کو بناتا ہے اور شِرْكٌ کفر بھی کہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کفر عام ہے اور شرک خاص ہے مثلاً ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو نہیں مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے، یا حدیث شریف کو قابلِ اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ۔ بدفالی لینا، برا شگون لینا شرک ہے (یعنے چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا) لیکن اللہ تعالے اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (جس آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع و ضرر اسکی تقدیر سے جانتا ہے وہ بدفالی نہیں لیتا بلکہ اس کو لغو جانتا ہے۔ تنبیہ میں ہے کہ بدفالی گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ تجدید ایمان کی ضرورت پڑتی)۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ جس نے خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا یہاں بھی وہی چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ۔ جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی، اگر وہ محتاج ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا۔ محنت مزدوری کر کے اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)

اِنَّهٗ اَجَازَ بَيْنَ اَهْلِ الْيَمَنِ الْمُشَاعَ۔ ابن جبل نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنے بٹائی کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرالے)۔

اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ۔ زمین میں بٹائی کرنا درست ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور شرک سے (یعنے شرک کا وسوسہ میرے دل میں ڈالنے سے۔ ایک روایت میں وَشَرَكِهٖ ہے یعنے شیطان کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَكَةٌ کی بمعنی جال اور پھندہ)۔

كَالطَّيْرِ الْحَذِرِ يَرٰى اَنَّ لَهٗ فِيْ كُلِّ طَرِيْقٍ شَرَكًا۔ ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر رستہ میں یہ سمجھتا ہے کہ اسکے پھانسنے کے لئے جال لگا ہو گا (ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔

اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھانس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک

Marfat.com

نہیں ہے اور گھانس سے وہ گھانس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی مِلک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حقدار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھانس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کرلے۔ ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھانس اور لکڑی کو بھی محصور کرلیا ہے اور عام خلقت کو بلاقیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعضوں نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملک نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید وفروخت بلا نکیر جاری ہے) بعضوں نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا اپنا چراغ سُلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعضوں نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ إِلَّا شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اسکے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے، غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اسکے بعضے بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پائے)۔

صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استوا سے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آجاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خطِ استوا سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایۂ اصلی کہتے ہیں۔ جب اس سایہ سے تھوڑا سا یہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہیئے کہ سورج ڈھل گیا۔ یہ ایسا نازک امر ہے کہ ایک پلک میں اِدھر کا اُدھر ہوجاتا ہے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے کہا نہیں، ہاں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا۔ انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہنے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کرلی)۔

تَشَارَكْنَ هَزْلًا مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ۔ لاغری اور دُبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز تھوڑا ہے۔

اَكْفِنِيْ مُؤْنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِيْ۔ تم محنت اپنے اوپر لے لو (یعنے زمین کی درستی، آبپاشی وغیرہ) اور میرے شریک رہو پیداوار اور میوے میں)۔

مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔ ذمی کافروں اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان (یعنے اُجرت

Marfat.com

اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سُود اور شراب کی بھی تجارت کر سکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے۔ اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اسکے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنے سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)۔

ھستر جم کہتا ہے تبدل ملک سے بھی بعضوں کے نزدیک حرام مال حلال ہو جاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بائع کے لئے حلال ہوگا۔ اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اسکے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں جو مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ ملک بدل گئی اور بعضوں نے سود خوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن اباحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی۔

بَقَرَۃٌ اَوْ شَاۃٌ اَوْ شِرْکٌ (قربانی میں) ایک گائے ہو یا ایک بکری یا شرکت ہو گائے یا اونٹ میں سات آدمی مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں)۔

وَشَرِکْتُہٗ فِیْ مَالِہٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ۔ میں اسکے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی (ایک روایت میں اَشْرَکْتُہٗ ہے۔ میں نے اس کو شریک کر لیا)۔

لَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِکُوْا۔ مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک ہو جاؤ گے (جیسے پہلے تھے، یعنی ساری امت مشرک ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعضے قبیلے آنحضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔

وَالْعَیْنُ مِثْلُ الْقِرَاطِ۔ چشم جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنے بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)۔

وَاَحِبُّ مَنْ نَشَرَکَنِیْ فِیْ اُخْتِیْ۔ آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند۔

اِنَّکَ شَرِیْکُہٗ کُنْتَ فِی الْاَجْرِ۔ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے۔

وَاَشْرَکَہٗ فِیْ هَدْیِہٖ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کر لیا۔

یَوْمَ الْمَعِیْدِ لِلْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے عید کے دو دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں، ان کو مشرک اس لئے کہا کہ یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)۔

وَالْمُشْرِکُوْنَ عَبَدَۃُ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدُ۔ مشرک بت پرستوں اور یہودیوں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)۔

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ۔ جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یعنے میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ کرے، جب خیانت کی تو اللہ تعالےٰ ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان شریک ہو جاتا ہے)۔

Marfat.com

شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ۔ آگ کا ایک تسمہ۔
اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِكُمْ
بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔
اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ۔ اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنے وہ بھی اس میں داخل ہے)۔
اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔ رسمات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھر ان کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھکر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اس کی دو قسمیں ہیں ایک مشرک فی الربوبیۃ یعنے خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعضے عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور قدیم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے۔ دوسرے شرک فی الالوہیۃ یعنے عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز، دعا حاجت برآری، منت روستی، اولاد کا دینا، روزی دینا، گناہوں کا بخشنا، مصیبت دور کرنا، ہلاکت سے بچانا، جائز تعظیم کے لئے کاٹنا ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا۔ اس قسم کے مشرک دنیا میں بہت ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس شرک میں گرفتار ہیں)۔
اَنَا اَخَيُّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ (آنحضرت نے حضرت عمر سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لیجیو (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو۔ معلوم نہیں اللہ تعالے کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے! دوسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا میں شریک کر لیا کریں اس لئے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا دوست بھی شامل ہو جائیں)۔
هَلْ يَدْخُلُ فِيْ عَدَمِ التَّقَيُّطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ بِتَعْمِيْمِهٖ اَنَّهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَيِّنَ اِلَّا بِيَمَانٍ۔ کیا اس آیت "قل یا عبادی الذین اسرفوا علے انفسہم" میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالے اس کو ایمان نصیب کرے۔
وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (اللہ تعالے نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنے آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے، معاملہ میں خیانت اور دغابازی کرے، اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکی نام رکھے۔ جیسے عبداللات عبدالعزیٰ عبدالحارث، عبدالرسول عبدالحسین، عبدالنبی وغیرہ۔ یا اولاد کو بعوض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور جب دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو۔ فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنے جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفۂ شیطان ہے)۔

Marfat.com

اَدْخُلُ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ۔ اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے نیچے مت لے جا۔

تُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ۔ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ: چیرنا، پھاڑنا، کاٹنا، تھوڑا دینا۔

شَرَمٌ۔ ناک چرنا یا نکٹا ہونا۔

تَشْرِيْحٌ۔ چیرنا، زخمی ہوکر بھاگ جانا۔

تَشَرُّمٌ۔ پھٹنا، چرنا۔

اِشْرَامٌ۔ پھٹنا۔

شَرْمَاءُ۔ نکٹی عورت یا جس کا قبیلہ پھٹ کر دوسرے میں مل گیا ہو۔

اَشْرَمُ۔ نکٹا۔

شَرِيْمٌ۔ فرج۔

اِشْتَرَى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّمَاءِ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بیچ پر مہربان کی گئی ہے (یعنے جو اس کا بچہ نہیں ہے۔ اس کی ترکیب الشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی)

اُتِيَ عُمَرُ بِكِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِيْهِ فِيْهِ التَّوْرَاةُ۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اسکے کونے پھٹ گئے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَ بِحَجَرٍ فَشَرَمَ اَنْفَهٗ فَسُمِّيَ اَشْرَمَ۔ ابرہہ (بادشاہ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے۔

شَرَهٌ: سخت حرص، لالچ۔

شَرِهٌ۔ جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے۔ حریص لالچی۔

مَا بِيْ شَرَهٌ وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ تَرَانِيَ اللّٰهُ مُتَعَرِّضًا لِفَوَاضِلِهٖ۔ مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈھنے والا ہوں۔

شَرْيٌ: یا شِرَاءٌ۔ خریدنا، بیچنا، مسخرہ پن کرنا۔

شَرًى۔ چمکنا، غصہ ہونا۔

مُشَارَاةٌ۔ منت وزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کرکے پیچھے لگ کر)۔

اِشْتِرَاءٌ۔ خریدنا۔

اِسْتِشْرَاءٌ۔ لجاجت کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْكِيْ فَكَانَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا يُشَارِيْ وَلَا يُمَارِيْ وَلَا يُدَارِيْ۔ آنحضرتؐ میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (رکھ دل میں کچھ ظاہر میں کچھ۔ بعضوں نے کہا کہ یُشَارِیْ شر سے نکلا ہے۔ اصل میں لَا یُشَارِرُ تھا۔ ایک "را" باء ہو گئی، سشر نہیں کرتے تھے)۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ۔ اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنے اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارِرْ ہے بتشدید راء یعنی بُرائی مت کر۔

فَتَرَى الْاٰمِرَ يُبْتَلٰى وَبَيْنَ الْكُفَّارِ حِيْنَ سَبَّ اٰلِهَتَهُمْ۔ جب آنحضرتؐ نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے معاملہ سخت ہوگیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آگئی)۔

حَتّٰى شَرِيَ اَمْرُهُمَا۔ ان کا کام سخت ہوگیا (مصیبت ناک)۔

Marfat.com

(یعنے ہریالی سے سبز ہوکر ساری زمین ایک اندراتن کی طرح ہوگئی تھی۔ ایک روایت میں شَرِیَۃٌ کے بجائے موصوفہ ہے)۔

اِنْزِلْ اَشْرَبَۃَ الْخَرِمِ۔ حرم کے اطراف میں اُگنے والی گھاس کا مفرد شَرَبَۃٌ ہے)۔

شَرَاۃٌ۔ ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی (اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہوگئی) ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا)۔

فَلَا یَأْخُذُ اِلَّا تِلْکَ السِّنَّ مِنْ شَرْوٰی اِبِلِہَا اَوْ قِیْمَۃَ عَدْلٍ۔ زکوٰۃ میں اسی عمر کا جانور اسکے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے یا ایک عادل منصف آدمی سے اسکی قیمت اکوا کر لی جائے عرب لوگ کہتے ہیں:

ھٰذَا شَرْوٰی ھٰذَا۔ یہ اسکے مثل ہے۔

اِذْ فَعُوْا شَرْوَاھَا مِنَ الْغَنَمِ۔ اس کے مثل بکریاں دے دو۔

قَضٰی فِیْ رَجُلٍ نَزَعَ فِیْ قَوْسِ رَجُلٍ فَکَسَرَھَا فَقَالَ لَہٗ شَرْوَاھَا وَکَانَ یُقْضٰی الْقَضَاءَ شَرْوَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَھْلَکَہٗ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچ کر توڑ ڈالا تو شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی کمان اسکو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کردے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے۔

فِی الرَّجُلِ یَبِیْعُ الرَّجُلَ وَیَشْتَرِطُ الْغُلَامَ قَالَ لَہُ الشَّرْطُ۔ ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرلے (یعنے یہ کہ اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بائع اسکے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنے ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)۔

اِشْتَرٰی دَابَّۃً وَھُوَ عَلَیْہِ۔ ایک شخص نے ایک جانور خریدا اور بائع اس پر سوار تھا۔

اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ۔ عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خرید کر لو (یعنے اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑا لو ایمان لاکر)۔

اَلَّذِیْ شَرٰی اَحْرَضَ یَا اِشْتَرٰی جس نے زمین بیچی یا خریدی۔

اِنْ کُنْتَ اِشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ (حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ کو خالص خدا کی رضامندی کے لئے خریدا تھا تو مجھ کو چھوڑ دیں جہاں چاہوں رہوں جہاں چاہوں چلا جاؤں۔ یہ بلالؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرتؐ کے وقت میں اذان دیا کرتے تھے وہ ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہوسکتا کہ میں آنحضرتؐ کا ذکر کروں (یعنے اشہد ان محمد رسول اللہ کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں۔ آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)۔

مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہٗ کون شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنے اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے)

شَرَاۃُ الْمَالِ۔ بہترین مال۔

تَشْرَی الشَّیْءَ۔ یہ چیز مفترق ہوگئی۔

شَرِیَّۃٌ۔ طریقہ طبیعت، وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے۔

مُشْتَرِی۔ مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے۔

Marfat.com

اَشْرِیَۃٌ۔ شَرٰی کی جمع ہے۔
صَرْبُ اَشْرِیَۃِ الْعَقَارِ۔ زمین وغیرہ کی خریداریاں۔
شَرًی۔ ایک قسم کے رانے چھوٹے چھوٹے جوئیں کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا پتی اُچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں۔

باب الشین مع الزّای

شَزْبٌ یا شُزُوْبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا ہونا۔
تَشْزِیْبٌ۔ دُبلا کرنا۔
تَشَازُبٌ۔ اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا۔
شَازِبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا اس کی جمع شُزُبٌ اور شَوَازِبُ ہے۔
شُزْبَۃٌ۔ فربہ۔
شَزِیْبٌ۔ بن درست کی ہوئی چھڑی۔
لَوْشَحَ بِشَزِیَّۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ۔ ایک کمان لشکائی جوان کے پاس تھی (یعنے گلے میں اس کو حمائل کیا)۔
شَزْبَۃ۔ وہ کمان جو نہ بالکل نئی ہو نہ بہت پرانی۔
تَعْدُوْ شَوَازِبَ۔ دُبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔
شَزْرٌ: گوشۂ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا، داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا، ہٹنا۔
تَشَزُّرٌ۔ غصہ ہونا لڑائی کے لئے مستعد ہونا۔
اِسْتِشْزَارٌ۔ اُٹھا ہونا، ہٹنا، مُڑے ہونا۔
شَزْرٌ۔ سُرخی۔
شَزْرَاءُ۔ سرخ آنکھ۔

شَزْرٌ۔ شدت اور سختی۔
اَلْعَطُوا الشَّزْرَ وَاطْعَنُوا الْکَبْرَ۔ تیز نگاہ سے یا گوشۂ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو۔
بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ دَرْیٌ شَزَرٌ لِیْ بِہٖ۔ مجھ کو ایک اُڑتی ہوئی بات امیر المومنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے)۔
شَزَنٌ: سٹ گفتہ ہونا۔
تَشَزُّنٌ۔ سخت ہونا، جھگڑے لئے کھڑا ہونا۔
فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے، جلدی کرنے لگے۔
تَشْزِیْنٌ یا تَشَزُّنٌ۔ گرا دینا، پچھاڑ دینا، ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔
شَزَنٌ۔ ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں۔
شَزَنٌ۔ بہت تھک جانا اور بدخلق شخص، شدت اور سختی، ایک کونا، جانب، دُوری، غلیظ زمین۔
شُزْنٌ۔ جانب۔
شَزْنَۃٌ۔ بخیل عورت۔
شُزُوْنَۃٌ۔ غلاظت۔
شَکْلٌ وَشَزْنٌ۔ صورت شکل۔
فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَۃَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ۔ آنحضرت نے سورۂ حٰمٓ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے۔
فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ تَوْبَۃُ نَبِیٍّ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُکُمْ تَشَزَّنْتُمْ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا۔ آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لئے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اترے اور

Marfat.com

آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَہٗ

ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کرلیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز پینے تو کیسا چہرہ بناتا ہے) اور ان کے لئے تیار ہو گئے۔

مِیْعَادُکُمْ یَوْمُ کَذَا حَتّٰی اَتَشَزَّنَ

تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اِنَّہٗ اُتِیَ جَنَازَۃٌ فَلَمَّا رَاٰہُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِیَوَسِّعُوْا لَہٗ۔ وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لئے تیاری کی۔

یَعِزُّ الشَّیْءُ اَیْ مَارَۃٌ لَوْلَا قَعْقَعَۃُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ۔ حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنی بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام ضرورتوں کے لئے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی) معترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا مدار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت ہوگئی ہے اور بادشاہ سلامت بے فکر ہو گئے ہیں۔ اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لئے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے۔

فَتَزَامَتْ مِنْ حَجٍّ بِاِسْتِہَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِہَا۔ مذرج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں۔

کُنْتُ اِذَا ھَبَطْتُ شَزَنًا اَحِدُّ بَیْنَ شَزَنٍ وَّنِیٍّ۔ جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا۔

وَوَکَّاھُمْ شَزَنَۃً۔ ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعضوں نے کہا شَزَنٌ کے معنی جانب یعنے جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں وَلَیْتُہٗ ظَھْرِیْ میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس کو کرلیا (اس کو دشمن سے بچایا)۔

تَجُوْبُ فِی الْاَرْضِ عَلَنْدَاۃً شَزَنٌ: مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے بعضوں نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلنے چلتے تھک جائے)۔

باب الشین مع السین

شَمْسٌ: سخت زمین۔

شُمُوْسٌ۔ سوکھنا۔

شَاسٌ۔ دُبلا سوکھا ناتوان۔

شَسْعٌ۔ جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے۔

Marfat.com

شَاصِيَةٌ بِرِجْلِهَا - اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔
شَصُوْصٌ - شدت اور سختی۔

باب الشین مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَاءٌ - موکلہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے، موکلہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے کنارے پر چلنا۔
شَاطِئُ الْبَحْرِ - سمندر کا کنارہ۔
تَوْلُهُ تَعَالٰى فَاٰخْرَجَ شَطْأَهٗ اَیْ نَبَاتَهٗ وَ فُرُوْخَهٗ - یعنے کھیت سے اپنا موکلہ نکالا۔
اَشْطَأَ الزَّرْعُ - کھیت نے موکلہ نکالا۔
فَهُوَ مُشْطِئٌ - اس کا موکلہ نکلا ہے۔
شَاطِئُ النَّهْرِ - ندی کا کنارہ۔
شَطَا - ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں اسی سے ہے ابوالحسن کا قول اَنَا اَفْقَهُ اَهْلَ فِیْ ثَوْبَیْنِ شَطَوِیَّیْنِ - میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔
شَاطِئَةٌ عَلَیْهِ دُرٌّ - اسکے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔
شَطْبٌ: کاٹنا، دور ہونا، جھکنا، عدول کرنا، خط نسخ پھیرنا۔
اِشْطِبَابٌ - بہنا۔
شَاطِبَةٌ - چرّا کاٹنے والی عورت۔
شَطْبٌ - لمبا، خوش خلق، ہری شاخ۔
شَطْبَةٌ - ہری ڈالی، اسکی جمع شُطْبٌ ہے۔
شُطُبُ السَّیْفِ - تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں۔
مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ - اسکی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنے اس کا خاوند بالکل دبلا پتلا ہے۔ بعضوں نے کہا مَسَلٌّ شَطْبَةٌ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے)۔
اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَقْتَلِهٖ عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھے سے مارا لیکن برچھے اسکے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنے برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا)۔
شَطْحٌ: دور جانا، زمین پر چت گرنا۔
ثَوْبٌ شَاطِحٌ - بہت لمبا کپڑا۔
شَطْحِیَّاتٌ - بیہودہ دور از قیاس باتیں۔
شَطْرٌ: دو حصے کرنا، قصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانب، جہت۔
شَاطِرٌ: شوخ، بے باک اسکی جمع شُطَّارٌ اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں۔
مُشَاطَرَةٌ - آدھا آدھا بانٹ لینا۔
شِطْرَةٌ - دو نصف ہر ایک نصف جدا گانہ ختم کا۔
شُطُوْرٌ اور شَطَارَةٌ - شوخ اور بے باک ہونا بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا۔
تَشْطِیْرٌ - آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا۔
شَطِیْرٌ - دور غریب، اجنبی۔
اِنَّ سَعْدًا اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِیْرٌ - سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرت سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا

Marfat.com

عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کردوں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کرسکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لئے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے۔

مَنْ عَاقَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَةٍ۔ جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی اگرچہ خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً قتل کی جگہ مرف اُق کہا یا اشارہ کیا)۔

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے۔

اِنَّهٗ رَهَنَ دِرْعَهٗ بِشَطْرِ مِنْ شَعِيْرٍ۔ آنحضرتؐ نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی۔ (یعنی آدھے کے مکوک جَو پر یا آدھے وسق جَو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا اور اسکی قیمت کے بدل اعتبار کے لئے اپنی زرہ اسکے پاس گرو رکھ دی)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست)۔ بعضوں نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا۔ بعضوں نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے "وما کان اللہ لیضیع ایمانکم" میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی۔

كَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ ہمارے پاس جَو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے)۔

اِنَّا اَخَذْنَا شَطْرَ مَالِهٖ عُقُوْبَةً مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے (یعنی تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبراً لیں گے اور آدھا مال جریمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حریری نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح شَطْرَ مَالِهٖ ہے یعنی اس کے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے یہ گویا اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس سے بہرحال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوٰۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اسکے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوٰۃ کی تھیں اب اس نے زکوٰۃ نہ دی، اور سب بکریاں مر گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنے دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعضوں نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہوگئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہوا اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دُونا میوہ بطریق جریمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گئے ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جریمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اسکے رفیقوں نے اس کو تحریک اور کھا گئے۔ اور حدیث میں اسکے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ۔ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی

Marfat.com

حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عند الطلب زکوٰۃ نہ دے اس سے زکوٰۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوٰۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے)۔

مُتَیَمِّم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے الحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور الحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابوحنیفہؒ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام دیارِ ہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں۔

قَالَ لِعَلِیٍّ وَقْتَ التَّحْکِیْمِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ قَدْ تَجَمَّعْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ اَشْطُرَهٗ فَوَجَدْتُّهٗ قَرِیْبَ الْقَعْرِ کَلِیْلَ الْمُدِّ یَّتِهٖ وَاِنَّکَ قَدْ رُمِیْتَ بِحَجْرِ الْاَرْضِ۔ احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علی سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آزمایا اسکے تھن دو ہے (اسکے خیر و شر سب کا امتحان کیا) خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا عرب لوگ کہتے ہیں حَلَبَ فُلَانٌ الدَّهْرَ اَشْطُرَهٗ کہ فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ ہے)۔

لَوْ اَنَّ رَجُلَیْنِ شَهِدَا عَلٰی رَجُلٍ بِحَقٍّ اَحَدُهُمَا شَطْبُرٌ فَاِنَّهٗ یُحْمَلُ شَهَادَةُ الْاٰخَرِ۔ (قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعی علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا باپ یا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو تصحیح کر دے گی (اور مدعی علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا، مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علماء کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا۔

شَهَادَةُ الْاٰخِرِ اِذَا کَانَ مَعَهٗ شَطْبُرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ۔ بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

فَاِنَّهٗ یُؤَدِّیْ اِلَیْهِ شَطْرَهٗ۔ اگر بی بی نے سارا لفظ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہوگی (خاوند کو واپس دینا ہوگا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جو رُو جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے)۔

شَطْرُ اللَّیْلِ۔ آدھی رات۔

اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ۔ وہ حُسن کا آدھا حصہ دیئے

Marfat.com

گئے تھے۔ (یعنے حضرت یوسف علیہ السلام شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ادب والی مسجد کی طرف فَوَضَعَ عَنِّیْ شَطْرَهَا پہلے اللہ تعالےٰ نے آدھی (یعنے پچیس نمازیں) معاف کردیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شَطْر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لئے شطر سے ایک حصّہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابل اعتماد ہے)۔

فَاَ تَیْتُہٗ بِشَاۃٍ شَطُوْرٍ۔ میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنے دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔

تَمْلَئُ اِحْدَاکُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تُصَوْمُ وَلَا تُصَلِّیْ۔ تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنے حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہانے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلسِّوَاکُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔ مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جزء ہے۔

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا ذٰلِکَ شَطَارَۃٌ۔ یہ تو خباثت ہے اور دغابازی۔

شِطْرَنْج۔ ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علمانے اسکو ناجائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو نہ اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لئے وہ جائز ہو یہ شَطَارَۃٌ یا تَشَطُّرٌ سے نکلا ہے بحیط میں ہے کہ شطرنج بکسرۃ شین بعضوں نے کہا یہ شش رنگ کا معرّب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پانسے ہوتے ہیں۔ بادشاہ وزیر (رہا پادشاہ بیگم) پیل، اسپ، رُخ، پیادہ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے۔ بعضوں نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)

شَطُّسٌ۔ جانا بکر اور فریب۔

شُطُّسٌ۔ خلاف اور عناد۔

شُطَّیْسِی۔ مکار، شریر۔

شَطَّ یا شُطُوْطًا۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

شَطِیْطًا۔ ظلم کرنا، افراط کرنا۔

شَطَطًا۔ حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نرخ گراں کرنا۔

شُطُوْطًا۔ ظلم کرنا۔

تَشْطِیْطًا۔ حد سے بہت بڑھ جانا۔

اِشْطَاطًا۔ دور کرنا، غور کرنا، چل دینا، ظلم کرنا۔

اِنَّکَ لَشَاطِیْ حَتّٰی اَحْمِلَ مُوْ تَکَ عَلٰی صَنْعَیْ فَاَ اَشْطَبِیْعَ فَاَفْدَتْ۔ ایک شخص نے تیمار داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زوردار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا بوجھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے یعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعضوں نے کہا شَطَنِیْ فُلَانٌ یَشْطُنُنِیْ شَطًا سے یعنے مجھ کو مشقت میں

Marfat.com

ڈالا مجھ پر ظلم کیا۔
کَسَ وَکَاَ شَطَطَ۔ (اس کو مہر شل لے گا) نہ کم نہ زیادہ۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الشَّطَطِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنے عیال و اطفال کی کثرت سے)، اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو)، اور خرچ کی تنگی ہو (مال بچے بہت ساتھ ہوں)۔
شَطُّ الْبَحْرِ۔ دریا کا کنارہ یعنے ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے۔
شَطْعٌ: جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔
شَطْفٌ: چل دینا، دور ہونا، دھونا۔
تَشْطِيْفٌ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔
شَطْرٌ: جماع کرنا۔
شَاطُوْمَةٌ۔ لمبی لکڑی۔
شَطْنٌ: رسی سے باندھنا، مخالفت کرنا، گھس جانا، دور ہونا۔
اِشْطَانٌ۔ دور کرنا۔
شَاطِنٌ۔ خبیث۔
شَطُوْنٌ۔ گہرا کنواں۔
شَيْطَانٌ۔ (یا تو شَطَنَ سے نکلا ہے یعنے حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لئے صاحب مجمع نے شَيْطَانٌ کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَيْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں)۔
وَعِنْدَنَا قَرَسٌ قَرِيْطَةُ بِشَطْنَتَيْنِ ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی۔
شَطْنٌ۔ رسی۔
اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا كُلَّ شَاطِنٍ۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی۔
كُلُّ هَوًى شَاطِنٍ فِي النَّارِ۔ ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی۔ (یعنے خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا ــــ ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہوگئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی تخ کئے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کروگے اور اپنی خطا کا اقرار کروگے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے۔ تم سے بے اعتقاد ہوجائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو بتاکر کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقویٰ کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا اُدھر ہی رجوع کرجاتے تھے ــــ میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طاب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عفوانِ شباب میں گرفتار تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہٗ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے)۔
اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔ سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے

Marfat.com

اسکے نیچے بطن اسکے نیچے فخذ اسکے نیچے فصیلہ جیسے خندیف ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ۔ جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں، معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے ۔ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْاٰۃِ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ۔ جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان یا شرمگاہ کے چاروں کونے یا دونوں پاؤں دونوں رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا)۔

تَحَرَّجَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ ثُمَّ نَبِیًّا وَسَلَكَ شُعْبَۃَ الْاَنْصَارِ (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے نیل کے قریب اس کو شعب بن عجلان کہتے ہیں)۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَعْشَعَتْ بِالنَّاسِ۔ یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈالدی (ایک روایت میں تَشَعْشَعَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

یَتَأَلَّبُ شَعْبُهَا۔ امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنے لوگوں کی پھوٹ کو میٹ کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِیْرٌ مِّنْ شَعْبٍ کَبِیْرٍ تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شَعْبٌ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنے اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَکَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَۃً جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لئے) ایک زنجیر لگا دی (یعنے النصؓ نے)۔

شَعْبٌ۔ پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رِجْلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَکَانَ یُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْیَۃُ۔ ایک شخص اہل عجم سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعضوں نے کہا شُعُوْبٌ جمع ہے شُعُوْبِیٌّ کی جیسے یَهُوْد اور مَجُوْس جمع ہے یہودی مجوسی کی)۔

Marfat.com

فَمَازِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِيْ عَلٰى حَدِّهٖ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ شَعُوْظٌ۔ میں اپنا پاؤں اسکے رخسارے پر برابر رکھے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنے وہ مرگیا)۔

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي الشِّعْبِ۔ پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شِعْبٌ، دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ جب وہ شعب میں پہنچے (یعنے اس رستے میں جہاں

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنے صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جانور دوست آشنا آخرت اور تبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار وصد بیمار)۔

كَفَاهُ الشِّعْبَ كُلَّهَا۔ اللہ تعالےٰ اسکے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کرلے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ فحش گوئی لغاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (کثرایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَغَلَتْ شَعَافِيْ جَدْيَ۔ بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو وادیٔ دہش سے روک دیا ہے یعنے اتول خویش بعدۂ درویش۔

شَعْبَانُ مشہور مہینہ ہے اس کو شعبان اسلئے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمانی کے لئے متفرق ہوتے تھے۔

شَعْبِيٌّ۔ مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَبُ۔ ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبَ یعنے اشعب سے بھی بڑھ کر طماع

شُعَيْبِيَّةٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ۔ رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ۔ جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعَيْبٌ۔ مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَا تُحَمِّلِ النَّاسَ عَلٰى كَاهِلِكَ فَيَصْدَعُ شَعْبُ كَاهِلِكَ۔ لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لاد (ایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے)

مَا بَتَّ خَلِيْجٌ حِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْبِ۔ حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے۔

شِعْبُ اَبِيْ طَالِبٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ۔ ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرَمٌ سے اَكْرَمُ اور كَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَالِيْ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ۔ میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنے آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَةُ مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعَبُ الشِّرْكِ۔ شرک کی شاخیں۔

شَعَثٌ اور شَعْوَثَةٌ۔ پریشان حال ہونا،

Marfat.com

پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِیْثٌ۔ پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعَّثَ۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْشِعَاثٌ۔ پھٹ جانا۔

شَعِثٌ۔ پراگندہ حال، گرد آلود۔

شَعْثَانُ الرَّأْسِ۔ جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهٗ هِجَاءُ الْحُطَيْئَةِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيَّ نَهٰى اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّرْوُوْا هِجَاءَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ شَعَّثَ مِنِّيْ عِنْدَ قَيْصَرَ فَرَدَّ عَلَيْهِ عَلْقَمَةُ وَكَذَبَ اَبَا سُفْيَانَ۔ جب آپ کو اعشی علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اسکے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے اس کا رد کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

شَعَثٌ۔ ایک امر کا پھیل جانا۔

تَشْعِیْثٌ۔ بشر اٹھانا، پھیلانا۔

لَمَّ اللّٰهُ شَعْثَهٗ۔ اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔ (اس کو یکسو دلی اور اطمینان نصیب کرے)۔

حِيْنَ شَعَّثَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَيْهِ جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (انکی برائیاں پھیلانے لگے)۔

اَسْاَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ۔ مجھ پر ایسی مہربانی کہ میری پراگندگی دور ہو جائے۔ (پریشان حالی کو یکسو دلی اور اطمینان سے بدل دے)۔

كَانَ يَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ يُزِيْلُ الْاَشْعَثَ۔ حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو)۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ تھوڑے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو ایسا ضرور ہو گا تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے (فاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد)۔

اَشْعَثُ کا معنی پراگندہ سر اپنے بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو۔

مَدْ فُوْجٍ بِاَشَعَّ بَوَّابٍ۔ ایک روایت میں زیادہ ہے یعنے دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا، لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔

اَخَلَقْتُمُ الشَّعَثَ کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے

شَوْثٌ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا۔ جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو۔

كَانَ يُجَبِّرُ اَنْ يُّشَعِّثَ سِتْرَ الْحَرَمِ كَانَ يُقْلَعُ مِنْ اَصْلِهٖ۔ عطاءؒ یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کر دیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنے اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے)۔

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ۔ جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے تو سفیدی نمود ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی۔

يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا۔ صبح کو پریشان سر ہوں گے

Marfat.com

یہ جمع ہے شَعِیْثٌ کی۔
کَاَنَّ اُشْعُثَنَا غُبَّرٌ۔ آنحضرت کے صحابہ پریشان سر گرد آلود تھے (یعنے زینت اور آرایش کے ساتھ نہیں رہتے تھے)۔
اَشْعَثُ۔ ایک شخص کا نام ہے۔
شَعْرٌ یا شَعَرٌ بال اندر کرنا، شعار میں سونا شعر کہنا، شعرگوئی میں غالب آنا۔
شَعْرٌ اور شَعَرٌ اور شَعَرَۃٌ اور شَعْرٰی اور شَعْرٰی اور شُعُوْرٌ اور شُعُوْرَۃٌ اور مَشْعُوْرٌ اور مَشْعُوْرَۃٌ اور مَشْعُوْرًا جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا، شَعَرَ۔ شاعر ہوا یا اچھی شعر کہی۔
شَعَرٌ۔ بہت بال ہونا۔
تَشْعِیْرٌ۔ بال اُگنا بال اندر ڈالنا۔
مُشَاعَرَۃٌ۔ بیت بازی کرنا۔
شَاعَرَ الْمَرْأَۃَ۔ عورت کے ساتھ شعار میں سویا۔
اِشْعَارٌ۔ بال اُگنا، شعار مقرر کرنا، مطلع کرنا، خبردار کرنا، قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا۔
اِسْتِشْعَارٌ۔ بال اُگنا، شعار پہننا، دل ہی دل میں سہم جانا۔
تَشَاعُرٌ۔ شاعر بننا۔
شَاعِرٌ۔ شعر کہنے والا۔
شَعْرٌ۔ بال۔
شَعْرَۃٌ۔ ایک بال۔
شَعَرٌ۔ بڑھاپا۔
شِعْرٌ بنظوم کلام (اَشْعَارٌ اسکی جمع)۔
شَعِرٌ۔ لمبے بال والا۔
اَشْعَرُ۔ بہت بال والا۔
شَعِیْرٌ۔ جَو۔

شَعِیْرَۃٌ۔ ایک جَو۔
شَعِرٌ شَعَرٌ۔ اس کے بدن پر بہت بال ہوئے غلاموں کا مالک ہوا۔
شَعَائِرُ الْحَجِّ۔ حج کے ارکان، نشانیاں (یہ شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے۔ بعضوں نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ۔ ازہری نے کہا شَعَائِرُ اللّٰہِ۔ وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو بلایا، وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا۔ اسی سے ہے مَشْعَرُ الْحَرَامِ یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)۔
مُرْ اُمَّتَکَ حَتّٰی یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَۃِ فَاِنَّھَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ۔ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیوں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے کہا)۔
اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِی الْغَزْوِ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ۔ لڑائی میں آنحضرت کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے مقرر کرلیں تاکہ دوست دشمن کی تمیز ہوجائے اس لئے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہو اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)۔
شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔ مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہوگا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امت محمدی کا شعار ہوگا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)۔
وَالْبِرُّ شِعَارُہٗ۔ نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کُرتا، ازار وغیرہ اور دِثَار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے

Marfat.com

ہوتا ہے مطلب یہ کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوئی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے۔

اِشْعَارُ الْبُدْنِ۔ اونٹوں کا رجو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا رہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا۔ یہاں تک کہ خون بہہ جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی۔ کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لئے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اسکے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں۔ اگر وہ رستہ میں سقط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں۔ نووی نے کہا ابوحنیفہ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے، جیسے فتنہ کرنا، فصد لینا، کچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں۔ غرض ابوحنیفہ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کو ہدی کرنا چاہتے تھے اس کا اشعار کیا۔

اِنَّ رَجُلًا رَمَى الْجَمْرَةَ فَاَصَابَ صَلْعَةَ عُمَرَ فَمَا مَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَهْبٍ اُشْعِرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا۔ بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیر المؤمنین کا اشعار ہو گیا اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوئی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو سخت اللہ لولو مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور باتدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی شہادت کا صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش، ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)

اِنَّ التُّجِيْبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَاَشْعَرَهٗ مُشْقَصًا۔ تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی کیا۔ (خون نکالا)

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ۔ زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا۔

كَاَنْ سَلَبَ اِنْسَانًا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی کسی کا فر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے: قُتِلُوْا بلکہ یوں کہتے ہیں اُشْعِرُوْا یعنے شعار کئے گئے)۔

دِيَةُ الْمُشْعَرَةِ اَلْفُ بَعِيْرٍ۔ یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنے اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ

Marfat.com

يَا بَنِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَشِعَارُ الْخَزْرَجِ يَا بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَوْسِ يَا بَنِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَشِعَارُهُمْ يَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ آنحضرتؐ نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنے وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن کی فوج والے سے ہو سکے) یا بنی عبدالرحمان کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبداللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبیداللہ اور جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حٰمٓ لا ینصرون۔

لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بِالْبِنِ عَنْهُ قَالَتْ اُمُّهُ اِنَّكَ اَشْعَرْتَ اِبْنِيْ فِي النَّاسِ رجب معجد جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت نکالی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کو لوگوں میں اشعار کر دیا (یعنے جیسے اشعار کر کے قربانی کے جانور کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہکر تمام لوگوں میں نگو کر دیا (یعنے معلوم خلائق)۔

اَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِيْ غَسَّلْنَ اِبْنَتَهٗ حُقُوْهَا فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہبند دی اور فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (کپڑا کفن کے لئے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں شریک کر دیا)۔

شِعَار۔ وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دِثَار اسکے اوپر کا کپڑا۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنے اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا ہوا اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتماد اور رازدار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)۔

كَانَ يُنَامُ فِيْ شُعُرِنَا۔ آنحضرتؐ ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں بکثرت لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)۔

كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا وَلَا فِيْ حُفُوْنَا آنحضرتؐ ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضرور ہے سونے میں یہ بات نہیں)۔

اِنَّ اَخَا الْحَاجِّ اَشْعَثُ اَشْعَرُ حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کر سکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)۔

فَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْعَرُ۔ ایک شخص بہت بالوں والا (یا لمبے بالوں والا آیا)۔

حَتّٰى اَضَاءَ لِيْ اَشْعَرُ مُجَهْنَةَ۔ یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)۔

اَتٰى وَنٌ ثُغْرَةَ نَحْرِهٖ اِلٰى شُعْرَتِهٖ۔ سینہ کی گدگدی سے پیڑو تک چیونٹا (یعنے فرشتہ نے شعرۃ کو بسوہ سشین پیڑو یعنے عانہ بعضوں نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)۔

يَسْتَشْعِرُ وْنَ الْحَذَرَ۔ دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)۔

لَمْ اَشْعُرْ فَخَلَقْتُ۔ مجھ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے (رسی سے پہلے) سر منڈا لیا۔

اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ جیسے ایک سفید بال، (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرتؐ ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)۔

شَهِدْتُ بَدْرًا وَمَا لِيْ غَيْرُ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ اَكْرَمَ اللّٰهُ لِيْ مَنَ اللَّحْيِ بَعْدُ (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں

Marfat.com

شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالےٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالےٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)۔

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَایَرَ النَّاسُ عَنْہُ تَطَایُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ طَعَنَہٗ فِیْ حَلْقِہٖ۔ آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال مکھیاں یا نیلی مکھیاں اونٹ پر سے اڑجاتی ہیں پھر آپ نے اسکے حلق میں برچھ مارا (ہرچند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ سوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہوسکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)۔

اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ نَاوَلَہُ الْحَرْبَۃَ فَلَمَّا اَخَذَھَا اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِفَاضَۃً تَطَایَرْنَا عَنْھَا تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ۔ کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)۔

حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ۔ ایک مہمل کلام ہے، جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حِطَّۃٌ کہتے ہوئے جاؤ، یعنی دانہ بالی میں۔

اُھْدِیَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَعَارِیْرُ آنحضرتؐ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے چھوٹی ککڑی)۔

اِنَّمَا جَعَلَتْ شَعَارِیْرَ الذَّھَبِ فِیْ رَقَبَتِھَا بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے۔ شَعَارِیْر ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا۔

لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ قَالَ ھٰذَا۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کی طرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ (وہ اچھا شعر ہے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر بُرا نہیں ہے نہ مطلق شعرگوئی مذموم ہے)۔

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ۔ آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنے اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے۔ بعضوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزوں نہیں ہے بلکہ بطور رِجز کے تھا)۔

قَدِمَ الْاَشْعَرِیُّوْنَ۔ اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابو موسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے۔

یُنْبِتُ الشَّعَرَ۔ پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاھِیْمَ۔ اپنی اپنی جگہوں میں ٹہرے رہو یعنے حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھہرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹہرو

تم نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا۔ یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعضے لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے اپنے مقام کو حقیر سمجھا)۔

فَعَالَهُمُ الشَّعْرُ۔ ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہونگے۔

اِنْ كُنْتَ بَشَّاعِرٍ۔ میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالےٰ نے شعر کہنا یعنے موزوں کلام بالکل نہیں سکھلایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شاعروں کے شعر بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ آپ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو آپ فرماتے میں شاعر نہیں ہوں)۔

مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ۔ سب شاعروں میں بڑھکر کون شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرء القیس گمراہ بادشاہ)۔

يَتَشَعْشَعُ بِهِ الْمَشَاعِرَ عَرَفَ اَنَّهٗ لَمُشَعْشَعٌ لَهٗ۔ اللہ تعالےٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں اس کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهٗ۔ آدمی کے حواس۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِیْ شَوَاعِرَ اَدْرِكُ بِهَا مَا اَبْتَغِیْ بِهَا۔ شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے (آنکھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعے دریافت کر لیتا ہوں۔

وَاجْعَلِ الْعَافِیَةَ شِعَارِیْ۔ تندرستی کو میرا شعار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنے اندر کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے، کبھی جدا نہ ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالدَّثَارُ۔ تم (اے کوفہ والو) شعار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنے اوپر کا کپڑا یہ حضرت علیؓ نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام حسینؓ کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی: الکوفی لا یوفی

اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ الْمُتَّقُوْنَ وَالْفَقْرُ اَنْ شِعَارًا۔ اولیاء اللہ نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا۔ اور دعا کو دثار بنایا (یعنے اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

اَلْفُقَرُ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ۔ نیک لوگوں کی نشانی فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالےٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالےٰ کو بھول جائیں۔ بعضوں نے کہا فقیری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّلْبِیَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ۔ لبیک کہنا احرام والے کی نشانی ہے۔

شِعَارُنَا یَوْمَ بَدْرٍ یَا نَصْرَ اللّٰهِ اِقْتَرِبْ۔ بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا: یا نصر اللہ اقترب۔

یُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ كَیْدَاءُ الْجَیْشِ بِالشِّعَارِ۔ نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

اَشْعِرْ ذِرَاعَكَ بِكُمِّ خِفْتَ اللّٰهَ۔ اپنے دلوں میں اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔

هُوَ مُعَانٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰى شَفِیْرِ جَهَنَّمَ۔ وہ ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنے

Marfat.com

اِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا یَوْمَئِذٍ۔ اس کی صبح کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (شاید دشمنے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)۔

شَعْشَعٌ: جَلانا، ڈھانپ لینا۔

شَعَفٌ۔ ڈھانپ لینا، گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہونا۔

شُعَافٌ۔ جنون۔

قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا یا شَعَفَهَا حُبًّا رونوں طرح قرات ہے یعنی محبت نے اس کا دل ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہوگئی ہے

فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا اُجْلِسَ فِیْ قَبْرِهٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا شَعْشَعَةٍ۔ جب مردہ نیک ہوتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے۔

اَوْ رَجُلٌ فِیْ شَعَفَةٍ مِّنَ الشِّعَافِ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ یا وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت آجائے اسی حال میں یعنے لوگوں سے الگ رہتے میں۔

اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو صحبت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ پر یہ حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب کے نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے فاعتزل تلک الفرق کلها یعنے ان سب فرقوں سے الگ رہ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری طرف غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افترا سے باک نہیں کرتے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو اکثر صحابہ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح پر زور دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے کہتے ہیں چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب

Marfat.com

ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلف اڑا لیتے ہیں۔ کسی کی ازار ٹخنے سے نیچی دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے ہیں، قبروں پر میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی منکر اولیا قرار دیتے ہیں۔ یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آگیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ، آمین یارب العالمین)۔

شَعْفَةٌ - چندیا یعنے سر کا اوپر کا حصہ۔

يَتَتَبَّعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے مقاموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہے گا (یعنے لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہو کر صحرا نشینی اور عزلت گزینی اختیار کرے گا)۔

صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشَّعَافِ (یاجوج ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے مرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی ہے۔ یا جوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئینگی)۔

صَرَّ نَبِيُّ اللّٰهِ عُمَرُ فَاغَانِيَ اللّٰهُ بِشَعَفَتَيْنِ فِيْ رَأْسِيْ۔ عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)۔

شَعْلٌ: روشن کرنا، سلگانا، غور کرنا۔

شَعَلَ: گھوڑے کی دم پیشانی گدی سفید ہونا۔

تَشْعِيْلٌ: سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے۔

اِشْتِعَالٌ: سلگنا، شعلہ مارنا، پھیلنا۔

شَنَّ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مِشْعَالٌ کی یعنی وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے۔

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَكَادَ السِّرَاجُ يَنْعَمُّ فَقَامَ وَاَصْلَحَ الشَّعِيْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَاَنَا عُمَرُ وَقَعَدْتُ وَاَنَا عُمَرُ۔ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنے چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)۔

ثُمَّ اَحْمُلُ شُعْلَةً مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔ پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سنکر بھی) نماز کو (مسجد میں) نہیں آتے ان کے گھر جلا دوں۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيْلَ۔ لوگ متفرق ہو کر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعَنٌ: گھاس کے سوکھے تنکے۔

اِشْعَانٌ۔ پیشانی پکڑنا۔

اِشْعِيْنَانٌ۔ پریشان ہونا، پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ مُشْعَانٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

Marfat.com

باب الشین مع الغین

شَغْبٌ یا شَغَبٌ۔ شر اٹھانا، لڑائی پھیلانا، مائل ہونا، جیسے تَشْغِیْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَۃٌ۔ شر اٹھانا، جھگڑا کرنا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَغَبَتْ فِی النَّاسِ۔ یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا ایک روایت میں شَغَبَتْ ہے اور ایک میں تَشَغَّبَتْ اور ایک میں تَشَغَّبَتْ ہے یعنے پھیل گیا اور ظاہر ہوگیا یا طوں سے لگ گیا یعنے لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہوگیا، اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں ایک روایت میں شَغَبَتْ ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے۔

فَیُجْلَسُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرا ہوگا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَاغَرَۃِ۔ آنحضرتؐ نے جھگڑا اور ٹنٹا کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدًا۔ ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا، نکالنا، دور ہونا، متفرق ہوجانا۔

شَغْوٌ۔ عورت کے پاؤں اُٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ۔ اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَۃٌ اور شِغَارٌ۔ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نکاح وہ یہ ہو کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن میرے نکاح کر دے میں اسکے بدلے اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر کچھ نہ

پائے یعنے دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْکَلْبُ سے یعنے کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَھٰی عَنْ نِّکَاحِ الشِّغَارِ۔ شغار نکاح سے آپنے منع فرمادیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّیْطَانُ بِرِجْلِہٖ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِھَا فِتْنَۃٌ نَطَأُ فِیْ خِطَامِھَا۔ اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی تکمیل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَاِنَّہٗ زَعْنٌ لَکُمْ شَاغِرَۃٌ۔ تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

حَجَرَ نَاقَتَہٗ حَتّٰی اَشْغَرَتْ۔ انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن لیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَۃٌ شَاغِرَۃٌ بِرِجْلِھَا۔ غیر محفوظ شہر جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَغَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ۔ ادھر ادھر متفرق ہوگئے، جیسے شَذَرَ مَذَرَ ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ۔ جب سجدہ کرتا ہے تو پرندہ کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نمازمیں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا اُن کے دکھلانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رہتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَہٗ حَتّٰی شَغَرَ بِرِجْلِہٖ۔ اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شِغْرِیْرٌ۔ بدخلق۔

Marfat.com

شَغُوْرٌ۔ لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہو۔

شَغْرَبِیَّة: کشتی کا ایک پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پیچ دینا۔

شَغْرَبَہٗ: شغربیہ کر کے دشمن کو گرا دینا۔ (شغربیہ وہی کشتی کا پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا) زور سے پکڑنا۔ نہایہ میں ہے کہ شَغْرَبِیَّة کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغربی کہتے ہیں)۔

تَشْغُرُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْرُبًّا۔ اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح خُزُبًّا ہے۔ خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)۔

اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِہِ الشَّغْرَبِیَّة۔ ایک شخص کو شغربیہ کے پیچ سے گرا نا۔

شُغْ: جدا ہونا، متفرق ہو جانا، جدا کرنا۔

شَغَفٌ: دل کے پردے تک پہنچنا، اوپر آجانا، گھیر لینا۔

شَغَفٌ۔ دل سے لگنا۔

شَغَافٌ۔ دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا۔

مَشْغُوْفٌ۔ محبت میں دیوانہ، سرشار۔

اَفَشَاۃُ فِیْ طَلَبِ اَرْحَامِ وَشُغْفِ الْاَسْتَارِ اللہ تعالےٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا۔

مَا ھٰذِہِ الْفَنْیَا الَّتِیْ شَغَفَتِ النَّاسَ۔ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو دسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)۔

کُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شَغَفَنِیْ ہے یعنی مہلہ سے معنی وہی ہیں)۔

شَغْلٌ یا شُغْلٌ۔ مشغول کرنا، کسی کام میں لگانا، غافل کرنا۔

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ۔ وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اسکے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھول کر گھی چکھا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکھا۔ وہ اسکے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اسکے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری عجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے۔ اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ۔ مشغول کرنا۔

اِشْتِغَالٌ۔ مشغول ہونا، پریشان خاطر ہونا۔

شُغْلٌ اور شَغْلٌ اور شُغُلٌ اور شُغْلٌ کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فَرَاغٌ کی)۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا۔ نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہئے (یعنی قرات اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لئے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)۔

تَعْنِی الشُّغْلَ۔ یعنے شغل مجھ کو مانع ہوتا۔

یَتَشَاغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِاَوْقَاتِ۔ وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوچ سے فرصت نہ ملتی)۔

مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ (اللہ تعالےٰ

Marfat.com

نے فرمایا، جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور و فکر اسکے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور سوال سے مشغول کر دے (یعنی وہ ذکر واذکیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اسکو مہلت نہ ملے) تو میں اسکو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھکر دوں گا۔ شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اسکے احکام پر عمل کرے۔ اس کے معانی میں غور و فکر کرے۔ اس کے مناہی سے باز رہے)۔

اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ الْحَکَمَیْنِ عَلٰی شَغْلَۃٍ (جب دونوں پنچوں (ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہو چکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سنایا۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ (کم بختو) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنے عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی۔

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَ هُمْ مَا یَشْغَلُهُمْ۔ جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لئے کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا اُن پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی، حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِکَ۔ ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَهُنَّ اللّٰہُ فِی الْحَیْضِ۔ اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَغًا یا شَغْوٌ۔ دانتوں کا اختلاف یعنے نیچے اوپر جھولے لمبے ہونا۔

عہ بلغ الفین وسکونہا وہی سنۃ ۱۲ معجم البحرین

سِنٌّ شَاغِیَۃٌ۔ بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِیَۃٌ۔ ٹیکنا۔

اِشْغَاءٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِیْمٍ شَکَا اِلَیْہِ الْحَاجَۃَ فَمَارَہٗ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَہٗ لَمَنْ یَعْمُرُ وَکَانَ شَاغِیَ السِّنِّ فَقَالَ مَا اَرٰی عُمَرَ اِلَّا سَیَغْزُوْ فَاَعَالَجَہَا حَتّٰی قَلَعَهَا ثُمَّ اَتَاہُ۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ پاس پھر جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کر کے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ پاس آیا (مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو بعضوں نے کہا شَغًا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعضوں نے کہا شَاغِی وہ شخص جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں ایک روایت میں شَاغِیَ السِّنِّ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِیْئُ اِلَیْہِ بِعَامِرِ بْنِ قَیْسٍ فَرَاٰی شَیْخًا اَشْغٰی۔ عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ یَنْهَضُ فِیْهَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَشْغٰی۔ ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہوگا۔

اِنَّہٗ ضَرَبَ امْرَاَۃً حَتّٰی اَشْغَتْ بِہٖ وَلَدَهَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا بچہ شاب چلنے لگا۔ صحیح اَشْغَتْ ہے اِشْغَارٌ سے

Marfat.com

یعنے بیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا شَعْرَاء عقاب کیونکہ اسکے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَۃٌ: متفرق ہو جانا، ٹوٹ جانا کہ وہ ہونا لبوں کا موٹا ہو کر باہر آجانا۔

مُشْفَحٌ۔ محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَۃٌ۔ جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ: جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَۃٌ۔ جلدی انزال ہونا کہ ہو جانا۔

تَشْفِیْرٌ۔ کم ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِر۔ فرج کا کنارہ۔

شَفْرُ الْوَادِی۔ نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِی الدَّارِ شَفْرٌ وَّ شَفْرَۃٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَۃ۔ بڑی چھری۔

وَفِیْکُمْ شَفْرٌ یَّطْرِفُ۔ تم میں کوئی پلک باقی ہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفُوْر۔ پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اگتے ہیں۔

کَانُوْا کَیَوْمِ قِیْظُوْنَ فِی الشُّفُوْرِ شَیْئًا۔ پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ۔ یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جائے۔

نَحْمِلُ شَفْرَۃً وَّ نِیْرَانًا۔ اگر اسکے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی بتھری ہو۔

اِنَّ اَسْنَاکَانَ شَفْرَۃَ الْقَوْمِ فِیْ سَفَرِھِمْ۔ اسنان سفر میں لوگوں کے خدمتگار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گنگہ) سے بہت کام لے جاتے ہیں)۔

اَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرٌ تُعْطَفُ۔ جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہو گا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار رہے گا)۔

حَتّٰی وَقَفُوْا فِیْ عَلٰی شَفِیْرِ جَھَنَّمَ۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے۔

وَکَانَ یُرْعٰی بِشُفَیْرٍ۔ وہ شفیر میں چرائے جاتے تھے۔

شَفَرٌ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے۔

عَلٰی شَفِیْرِ الْوَادِی الشَّرْقِیَّۃِ۔ مشرقی نالہ کے کنارے پر۔

اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلٰی بَیْتِ الضِّیْفَانِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ۔ جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)۔

اِسْتَشْفَرِنِیْ بِذُنُوْبٍ۔ ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ۔

مِشْفَرٌ۔ اونٹ کی تھوتنی۔

مِشْفَرٌ۔ جانور میں جیسے ہونٹ آدمی میں۔

عَیْشٌ مُّشْفِرٌ۔ تنگ زندگانی۔

دَمُ الْعُذْرَۃِ کَدَمِ مُجَاوِرِ الشَّفْرَتَیْنِ۔ بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو سکڑ کر وہیں رہ جاتا ہے)۔

Marfat.com

فَصَمَلَ عَلَيْهِ بِالسَّفْرِ ۔ تلوار سے اس پر حملہ کیا۔

شَفَعٌ ۔ جفت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، تو ام بچے ہونا جیسے شَفَعَ وہ ہے۔ دوسرے بچہ کو شافع کہیں گے۔

شَفَاعَةٌ ۔ سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا۔

شَفْعَةٌ ۔ دوگنا نہ اور خریدار پر جبر کرکے اس سے جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا۔

شَافِعِيّ ۔ محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں ان کے پیرو کو بھی شافعی کہتے ہیں۔

اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ ۔ ہر جائداد میں جس کی تقسیم نہ ہوتی ہو حق شفعہ ہے۔ اصل میں شفع کا معنی بڑھانا ہے ایک کو دو کر لینا تو شفع بھی حق شفعہ قائم کرکے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے ایک جائداد لینے طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہوگئی۔

شَافِع ۔ جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا۔

اَلشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُسِ الرِّجَالِ ۔ شفعہ شریکوں کی ذات کے حساب سے ہوگا نہ ان کے حصوں کے لحاظ سے (مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدمے کا دو پاؤ بارہ کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی دو شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنی جائداد مبیعہ کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دو نا حصہ لے اور پاؤ والا ایک حصہ۔

شَفَاعَةٌ ۔ سفارش کرنا یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا۔

شَافِعٌ اور **شَفِيعٌ** ۔ سفارش کرنے والا۔

مُشَفَّعٌ ۔ سفارش قبول کرنے والا۔

مُشَفَّعٌ ۔ جس کی سفارش قبول اور منظور ہو۔

إِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ ۔ جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا امام) تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی۔

لِأَشْفَعَنَّ لِأَشْفَعَنَّ ۔ تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہٗ آنحضرتؐ سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہِ الٰہی میں جاکر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا وصفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی)

فَيُحَدُّ لِي حَدًّا ۔ میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالکر بہشت میں لے جاؤ ۔۔۔ مجمع البحار میں ہے یعنے مجھ کو اذن ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کرلیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہوگیا ورنہ آپ کا بارگاہِ الٰہی میں جانا اور سجدے میں گرنا، ثنا وصفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی اُمت کے علما اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیا بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی اُمت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان

Marfat.com

سب لوگوں کو دنیا ہی میں اِذن ہو چکا ہے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔

اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ۔ مجھ کو شفاعت دی گئی یعنے شفاعتِ عظمیٰ جو آنحضرتؐ سے خاص ہے وہ کیا ہے تمام میدانِ حشر کے لوگوں کو آرام دینے کے لئے سفارش کرنا جس سے دوسرے تمام پیغمبر عذر کریں گے اور آپ کمرِ ہمت باندھ کر مستعد ہو کر بارگاہِ الٰہی میں جائیں گے اور معروضہ کریں گے۔ بعضوں نے کہا شفاعتِ عظمیٰ یہ ہے جو رَد نہ ہو یعنے ضرور منظور کی جائے یا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کی سفارش یا کبیرہ گناہ والوں کی سفارش یا جس کے پاس توحید کے سوا اور کوئی نیک عمل نہ ہو)۔

اَوَّلُ شَافِعٍ مُّشَفَّعٍ۔ سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کئے جانے والے۔

اَوَّلُ شَافِعٍ فِی الْجَنَّۃِ۔ بہشت میں پہلے سفارش کرنے والے (یعنے رفع درجات کے لئے یا گنہگاروں کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے۔

فَیُؤْذَنُ لَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ۔ پھر آپ کو شفاعت کا اِذن ملے گا یہی مقامِ محمود ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔

ثُمَّ حَلَّتِ الشَّفَاعَۃُ فِیْ اُمَّتِہٖ وَحَلَّتْ شَفَاعَۃُ اَنْبِیَاءِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ۔ پھر آنحضرتؐ کی امت کے لوگ ان کو شفاعت کا اذن ملے گا (یعنی اولیاء اللہ اور شہداء اور علماء اور صالحین کو) اور دوسرے پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

یَبْقٰی شَفَاعَتِیْ۔ ابولہب کو بھی میری شفاعت سے فائدہ ہوگا (وہ دوزخ کے اچھلے مقام میں رہے گا اگر آپ کی شفاعت نہ ہوتی تو گہری انگار میں رہتے۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کو بھی آپ کی شفاعت فائدہ کرے گی لیکن وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں نہ جا سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کافر پر حرام کر دی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابولہب کو بھی عذاب کی تخفیف پیر کی شب کو ہوتی ہے کیونکہ اس نے ثویبہ کو آنحضرتؐ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں ابولہب کی تخفیفِ عذاب کا ثبوت کیا ہے صرف خواب وہ بھی اس شخص کا جس کے ایمان کا علم نہ ہو کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اور نصِ قرآنی سے ثابت ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت فائدہ نہ دے گی "فَمَا تَنْفَعُہُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ"

لَا یَثْبُتُ عَلٰی کَ وَ اِنْفَاقٍ اِلَّا کُنْتُ شَفِیْعًا لَّہٗ۔ جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف پر صبر کرکے وہیں رہے اور مرے تو قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں گا (یعنے خاص طور سے کیونکہ عام شفاعت تو آپ اپنی امت کے سب گنہگاروں کی کریں گے)۔

مُتَرجم کہتا ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی مدینہ کی گرمی اور سردی پر صبر کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنا بہت مشکل ہے وہاں کی گرمی بھی بیحد اور سردی بھی ایسی سخت کہ ہڈیوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اس سوا دنیا وی دلچسپیوں میں سے کوئی دلچسپی وہاں نہیں ہے وہاں رہنا اور وہاں کی تکلیف پر صبر رہنا بڑے جواں مردوں کا کام ہے۔ میں جب دوبار مدینہ منورہ میں گیا اور نیت اقامت کی کر لی گرمیوں کا موسم تھا ایسی سخت گرمی ہوئی کہ مجھ صبر نہ ہو سکا اور میں دمشق کو چلا گیا۔ گرمی کا موسم گذارا پھر جب لوٹ کر مدینہ منورہ آیا تو سردی

Marfat.com

موسم شروع ہوا سردی بھی ایسی سخت پڑی کہ آٹھویں روز کا نہانا بھی دشوار ہوگیا سب دروازے بند کر کے ایک کٹہرے میں بیٹھ کر توال گرم پانی میں بھگو بھگو کر بدن پونچھ لیا اس اسی کو غسل سمجھ لیجئے۔ رستے تنگ اور خس وخاشاک سے پُر، صفائی نام کو نہیں۔ تازہ ہوا کا گذر مشکل، شام کو ہوا خوری کے لئے بستی سے باہر جانا، خوفناک بدویوں کی لوٹ مار کا ڈر، با وجود ان سب باتوں کے حرم شریف کے اندر جب جاتا اور سبز گنبد شریف پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کافور ہوجاتیں اور آنحضرتؐ کی شرف قدم بوسی کی نعمت عظمیٰ سے وہ خوشی دل پر آتی جس کی کوئی حد نہیں۔ اب پھر اللہ تعالےٰ سے یہ دعا ہے کہ مجھ کو آخری وقت پر مدینہ منورہ پہنچا دے اور میری موت وہیں ہو، بقیع پاک کی خاک ہوجاؤں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز وھو علی کل شئ قدیر۔

اِشْفَعُوْا اُثِیْبُوْا جَرُوْا۔ تم سفارش کرو اس لئے کہ تم کو ثواب مل جائے (یعنے سفارش کا اب چاہے قبول ہو یا نہ ہو)۔

اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ لِّلْاَرْضِ۔ آسمان زمین کا جوڑ ہے۔

اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّشْفَعَ اَلْفَاظَ اَذَانَ وَیُوْتِرَ اَلْاِقَامَۃَ۔ آنحضرتؐ نے بلال کو یہ حکم دیا کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار (مگر اذان میں شروع میں اللہ اکبر چار بار ہے اور اخیر میں کلمۂ توحید ایک بار اور اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار)۔

شَفَعْتُ لَہٗ۔ یہ پانچ کلمتیں (جو اس نے سیوے پڑھیں) دو سجدوں کی وجہ سے جفت ہوجائیں گی (یعنے چھ رکعتوں کے حکم میں)۔

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ۔ روزے اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کریں گے۔

فَاَتَاہُ رَجُلٌ بِشَاۃٍ شَافِعٍ فَلَمْ یَاْخُذْھَا ایک شخص زکوٰۃ میں بچے والی بکری لے کر آیا آپؐ نے اس کو نہیں لیا (کیونکہ اس میں صاحب مال کا نقصان تھا گویا دو بکریاں اس سے لیں۔ بعضوں نے کہا شَافِعٍ وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور اسکے بعد دوسرا بچہ ہو، ایک روایت میں ھٰذِہٖ شَاۃُ الشَّافِعِ ہے اضافت کے ساتھ معنی وہی ہے۔

مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ۔ جو شخص چاشت کا دو گانہ ہمیشہ پڑھا کرے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (چاشت کی چار رکعتیں ہیں لیکن چونکہ وہ دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اسلئے اس کو دو گانہ کہا۔

قَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَہُ الْقَلِیْرَۃَ اُمُّ وَلَدٍ لِیَشْفَعَ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبِہٖ فَھَزَّہٗ وَقَالَ لَنْ یَّھْلِکَ اَھْلُ الْکِتَابِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ صُلُوْبِھِمْ فَصْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابَ اللّٰہُ بِکَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے ساتھ تکبیر تحریمہ پائی تھی (جب آپ نے سلام پھیرا) تو وہ ایک دوسری نماز ملا کر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہ حال دیکھ کر حضرت عمرؓ نے کے اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ دو نمازوں میں جدائی نہیں کرتے تھے (ایک نماز سے دوسری نماز ملا دیتے تھے)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے تجھ کو (اے عمر) ٹھیک بات کہنے کی توفیق دی، دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے فجر کی نماز فوت کے

Marfat.com

بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ آپ نے فرمایا ہائیں دو نمازیں ایک ساتھ، دو نمازیں ایک ساتھ مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے۔ اس کے بعد نوافل ادا کرے)۔

فَاَعْطَانِی الثَّلٰثَ اَحُدُّ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنے کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کردے۔۔۔ سیّد نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت میں کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجیہ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے)۔

وَ اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ۔ ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ ان کا شفیع بنوں۔

شَفَعَهَا بِهَا تَبِّيْنِ السَّجْدَ قَبْلِيْ۔ یہ دو سجدے سہو کے کر کے اپنی نماز کو جفت کرلے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما۔

لَا تَشْفَعْ فِيْ حَقِّ اَمْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اسکے اذن سے۔

تَسْتَجِيْبُ الْمَلٰٓئِكَةُ لِاِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ يَّسْعٰى فِي الْمَسْعٰى جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔

شَفٌّ : بڑھنا اور گھٹنا، حرکت کرنا، دائم اور قائم ہونا۔

شُفُوْفٌ۔ دبلا ہونا، صاف ہونا، جیسے **شَفِيْفٌ** اور **شَفَّةٌ** ہے یعنے اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔

تَشْفِيْفٌ۔ دبلا کرنا۔

اِشْفَافٌ۔ بھر دینا۔ فضیلت دینا۔

تَشَافٌّ۔ سب پی جانا۔

اِشْتِفَافٌ۔ بھر دینا، سب پی جانا، سب لے لینا۔

اِسْتِشْفَافٌ۔ پیچھے کی چیز دیکھنا، معلوم کرنا۔

شَفٌّ شِفٌّ۔ باریک، مہین۔

شِفٌّ۔ نفع، فائدہ، بڑھوتری۔

لَهُمْ عَنْ شِفِّ مَالِكَ يَضْمَنُ۔ جس چیز کا آدمی ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ مَالِيْ لَا شِفَّ لَهٗ۔ اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدُ هُمَا عَلَى الْاٰخَرِ۔ ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ۔

شِفٌّ۔ نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔

لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ۔ سونے کو ایک دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ۔ (یعنے جب سونے کو سونے کے بدل بیچو تو برابر برابر تول کر بیچو نہ کم نہ زیادہ اگرچہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف کھوٹا ہاکہ درجے کا۔

فَشَفَّ الْخَمْسَ اَحَدَ عَشَرَ دَانِقًا دونوں پلڑیں ایک دانق برابر زیادہ نکلیں۔ (اگر چاندی کاٹ ڈالی دانق ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

Marfat.com

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اَصْحَابَہٗ یَوْمًا وَقَدْ کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَلَمْ یَبْقَ مِنْہَا اِلَّا شَفٌّ۔ آنحضرت نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے قریب تھا، تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ۔ اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے، ایک قطرہ نہ چھوڑے، ایسا پیٹو ہے۔

شَفَافَۃ۔ وہ پانی یا دودھ جو برتن میں تہ رہے۔

شَفِعْتُ السَّمَآءَ۔ میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوا۔

فَنَشُفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِیْہَا۔ ہم اس کو تمام کرتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

اِنَّہٗ نَشَّفَہَا۔ اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَکُمُ الْقَبَاطِیَّ اَنْ لَّا یَشِفَّ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک مہین کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ۔ اسیا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ تاکہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے جالی ململ وغیرہ)۔

وَعَلَیْہَا ثَوْبٌ خَدْ کَادَ یَشِفُّ۔ اس پر ایک کپڑا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا۔

یُؤْمَرُ بِرِجْلَیْنِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَتُفَتَّحُ لَہُ اَبْوَابُہَا وَرُفِعَتِ الشُّفُوْفُ۔ دو آدمیوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم ہوگا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے یہ جمع ہے شِفٌّ کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے پرے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعضوں نے کہا سرخ باریک پردہ اُون کا۔

فِیْ لَیْلَۃٍ ذَاتِ ظُلْمَۃٍ وَّشَفَافٍ۔ ایک اندھیری ٹھنڈی رات میں۔ شَفَاف جمع ہے شَفِیْفٌ کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعضوں نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ۔ اس کو شَفَّان بھی کہتے ہیں۔

اَشْفَفْنَا لِقُرَیْشٍ۔ ہم قریش کے لئے نیچے اترے۔ یہ اَشَفَّ الطَّیْرُ سے ماخوذ ہے یعنے پرندہ نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے نزدیک ہوگیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنے ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔

شَفَّانٌ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔

وَلَقَدْ کَانَتْ حُضْرَۃُ الْبَقْلِ تُرٰی مِنْ شَفِیْفِ صِفَاقِ بَطْنِہٖ لِعِظَمِ الْبِطْنِ۔ حضرت موسیٰؑ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔

فَلَمَّا شَفَّ النَّاسَ اَخَذَ اَخَشَبَۃً فَدَقَّ فَنَّاہُ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اسکو گاڑ دیا۔

وَکَانَ شَفَّانَ ذِہَابُہَا۔ اسکے ہلکے ہلکے ہونے کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔

لَا تُصَلِّ فِیْ مَا شَفَّ۔ اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔

شَفَّ جِسْمُہٗ۔ اس کا بدن دبلا ہوگیا۔

Marfat.com

شَقَّہٗ الْھَمُّ۔ رنج اور فکر نے اس کو دُبلا کر دیا۔

شَفَقٌ: ڈرنا، پرہیز کرنا، حرص کرنا۔

شَفَقٌ۔ شفقت، مہربانی کرنا کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔

شَفِیْقٌ اور شَفُوْقٌ۔ مہربان۔

تَشْفِیْقٌ۔ مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بننا۔

اِشْفَاقٌ۔ کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی ع کرنا۔

مُشْفِقٌ۔ مہربان۔

شَفَقَۃٌ۔ خوف اور مہربانی۔

حَتّٰی یَغِیْبَ الشَّفَقُ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے۔ (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعضوں نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔

شَفَقًا مِّنْ اَنْ یُّدْرِکَہُ الْمَوْتُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔

شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اَشْفَقْتُ فصیح ہے۔

وَمَا عَلَی الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰکِنْ عَلَیْکُمْ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔

اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِھَا۔ میں اسکے بچہ پر ڈرتا ہوں۔

شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔

اِلَّا ھُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔

فَاَشْفَقَ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَّالَ۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہوگیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔

فَضَرَبَہٗ عِشْرِیْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔

اَلشَّفَقُ الْحُمْرَۃُ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اسکے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔

ثَوْبٌ شَفَقٌ۔ کمزور بودا کپڑا۔

شَفَقٌ۔ خراب نکمی چیز، دن، خوف۔

شَفَقَ یَشْفِقُ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔

شَفِقَ یَشْفَقُ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے

شَفْنٌ: گھورنا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور انتظار کرنا۔

شَفْنٌ اور شَفِنٌ۔ عقلمند، دانا، میراث کا رقیب۔

شَفُوْنٌ۔ غیرت مند، تیز نگاہ کرنے والا۔

اِنَّ مُجَالِدًا رَاٰی الْاَسْوَدَ یَقُصُّ فِی الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَیْہِ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے

ع۔ مگر جوہری نے کہا اشفاق کا معنی مہربانی کا نہیں ہے بلکہ ڈرنے کا مگر دوسرے لغت والوں نے کہا کہ اَشْفَقْتُ عَلَی الصَّغِیْرِ کا معنی یہ ہے کہ میں نے بچہ پر مہربانی کی اس صورت میں مشفق مہربان جو اکثر کتابوں میں مذکور ہے لکھنا صحیح ہوگا۔ ابن درید نے کہا اَشْفَقْتُ اور شَفَقْتُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی میں نے مہربانی کی۔ ع۔ یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے جب لوگوں نے ایک پرانی سیڑھی پر ہجوم کیا۔ انہوں نے کہا:۔ احسنوا ملأکم ایہا المرؤن وما علی البناء شفقا ولکن علیکم اچھے اخلاق درست کرو لوگو میں عمارت پر الخ ۱۲ منہ

Marfat.com

زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور تقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالدے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَتَمَنَّى النَّاسُ لَيْكَهُ۔ لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُكُ مَالَكَ لِلشَّافِيْ۔ تو مرجائیگا اور اپنا مال اسکے لئے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لئے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلِّ بِنَا لَيْلَةً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّ شَفَّانٍ۔ ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

كَاَنَّ قَزَعًا رَبَابُهَا وَكَاَنَّ شَفَّانٌ وَهَابُهَا

اسکے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اسکے مینہیں سرد ہوا ہو۔

شَفْهٌ: ہونٹ پر مارنا، پھیر دینا، الحاح کرنا ہر مال میں ختم کر دینا۔

مُشَافَهَةٌ۔ نزدیک ہونا، لب سے لب ملا کر دو بدو بات کرنا۔

فَاِنْ كَانَ مَشْفُوْهًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ كُلَيْبَةً۔ جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لئے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے ہی رکھ دو) نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے اور تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے بہ نسبت دنیا دار امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوئے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن سمجھ کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔

جب اسکو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دور اندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعضے بیوقوفوں کو خود عقل نہیں جو ایسے احکام کی مصلحت سمجھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)

رَجُلٌ مَّشْفُوْهٌ۔ وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِيْ ذٰلِكَ بِخَيْبَةٍ مِّنْ نَبَاتِ شِفَاهِهِمْ۔ کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَةِ: بات، کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَهٗ فِي النَّاسِ شَفَةٌ۔ لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شَفُوٌّ: ڈوبنے کے قریب ہونا، طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

شَفَا۔ کنارہ۔

شَفًا۔ تھوڑا۔

اَشْفٰى۔ جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

اِشْفَاءٌ: تندرست کرنا، چنگا کرنا، تندرستی چاہنا، ڈوبنا، پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ: تندرستی چاہنا، قریب ہونا، اوپر سے دیکھنا، تندرستی کے لئے کچھ دینا، تندرستی کا سبب ہونا، تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشَفِّي۔ تندرستی اور اطمینان حاصل کرنا، غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ۔ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، مراد

Marfat.com

کو پہنچنا۔

اِسْتِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰی۔ شفاخانہ، ہاسپٹل، دواخانہ۔

اَسْقٰی۔ سُقیٰ جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ۔ تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَاكُمْ قُرَيْشٌ شَفٰى وَاشْتَفٰى۔ جب حسان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی، اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَتَقُوْلُهٗ بِكُلِّ شَفٰى۔ ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَيَّة۔ ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَفٰى فُلَانٌ اَفْضَلُ مِمَّا شَفَيْتَ لَعَلَّمَ خَمْسَ اٰيَاتٍ (ایک شخص لُوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے پاس چلا جائے گا)۔ نہایہ میں ہے کہ شاید شَفٰى اور شَفَيْتَ اصل میں شَفَفَ اور شَفَفْتَ تھا۔ ایک فا کو یا سے بدل دیا۔ جیسے تَقَضّٰى البَازِیْ میں ایک ضاد کو یا سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کمائی سے افضل ہے۔

هُوَ عَلٰى شَفًا۔ وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے۔

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا نَهْيُهٗ عَنْهَا مَا احْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَقِيٌّ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہو جاتی۔ یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے:

غَابَتِ الشَّمْسُ اِلَّا شَقِيٌّ یعنے سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنے تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے۔ آخری نے کہا اِلَّا شَقِيٌّ کا معنی یہ ہے یعنے زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنے دواعی زنا میں سے جیسے بوسہ، مساس وغیرہ ہے کوئی مبتلا ہو جاتا۔ بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لئے اس کی حرمت میں بعضے صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسرِ منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ قطعاً حرام ہے صحیح نہیں ہو سکتا نہ یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنّت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی المؤطا)

مہ بعضی روایتوں میں اِلَّا شَقِيٌّ ہے یعنے زنا دیکھی کرتا جبھی بخت ہوتا ہے

Marfat.com

اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے والذین ہم لفروجہم حافظون الا علیٰ ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذالک فاولئک ہم العادون۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متعہ قطعاً ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل سنت حرمت متعہ کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس نے حلت متعہ کے فتوے سے رجوع کیا، واللہ اعلم)۔

شَفَا - ہر چیز کا کنارہ۔

نَازِلٌ یُشَفَّا جُرُفِ هَارٍ - ایک پھٹے کگار کے کنارے پر اترا۔

فَاَشْفَوْا عَلَی الْمَرْجِ - رمنے کے کنارے پر ہو گئے۔ (نہایہ میں ہے کہ اشفیٰ کا استعمال اکثر بری بات پر قریب ہونے میں کیا جاتا ہے)۔

اَشْفَیْتُ مِنْهُ عَلَی الْمَوْتِ - میں اس بیماری سے بالکل مرنے کے قریب ہو گیا۔

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰی صَلٰوةِ اَحَدٍ وَّلَا اِلٰی صِیَامِهٖ وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِهٖ اِذَا اَشْفٰی - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز اور عبادت پر نظر نہ ہو جاؤ اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال و اسباب اسکے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت وغابازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیسی کسوٹی بتلائی)۔

میں کیا کہوں اسکے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے نمازی تہجد گذار وظیفی لمبی ڈاڑھی عمامہ بر سر چنہ در بر تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ مل جائے اس کے اُڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر، قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے۔ تھوڑی سی مالیت کے لئے ایمان کھوتے ہیں۔ ذرا سی دنیاوی منفعت کے لئے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں، اپنا پیٹ بھرنا قومی خیر خواہی اور ملک و ملت کی بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئیگا بلکہ اور وبال جان ہوگا۔ اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی عبادت سے افضل ہوگا۔

اِذَا اثْتُمِنَ اَدّٰی وَاِذَا اَشْفٰی وَرِعَ - جب اسکے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیزگار رہے (حرام کاری اور غابازی اور خیانت سے باز رہے) بعضوں نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آگے تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)۔

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ - کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنے اگر موت ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی

Marfat.com

ہر ایک بیماری میں مفید ہوگی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم وخشک ہے۔

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطبا کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہوسکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا۔ شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطبا کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے۔

مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ۔ میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)۔

لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ قرآن میں جو آیت ہے وہ دشمن دینے والی اپاہج کرنے کے کافی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ۔ تم دو دواؤں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا)

شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کردے)۔

وَشِفَاءٌ لِلْعَلِيلِ مَنْ كَانَ عَلَى شَفًا۔ جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اسکے لئے تندرستی ہے۔

شَفَةُ الرَّكِيِّ۔ کنویں کی مینڈ، اس کا کنارہ۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر زہنک کا منتر ہے)۔

لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا دَعَا مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفَا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) منتقہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی بچا کرتے۔

اِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ۔ امام حسینؓ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی۔

شُفَيَّةُ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں۔

باب الشین مع القاف

شَقَا: طلوع ہونا، پھوٹنا، نکلنا، پھاڑنا۔

شِقَاقٌ۔ کنگھی۔

شَقَبٌ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار، شگاف پہاڑوں کے درّے میں۔

شُقْحٌ: پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لئے، توڑنا۔

شَقَاحَةٌ۔ قبح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے۔

تَشْقِيقٌ۔ تنگ پکڑنا، کمبخ کا پکڑنا۔

مُشَاقَحَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِشْقَاحٌ۔ دور کرنا۔

شُقْحَةٌ۔ کمبخ چوسرخ ہوگئی ہو۔

شُقْحِي۔ سرخ۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُشْقِحَ۔ آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنی سرخ یا زرد نہ ہوجائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَشْقَحَتِ النُّسْرَةُ اور شَقَحَتْ اِشْقَاحًا اور تَشْقِيحًا یعنے کھجور پک گئی اسم مصدر شُقْحَةٌ ہے۔

كَانَ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَخْطَبَ حُلَّةُ شُقْحِيَّةٌ۔ یحیی بن اخطب جو حضرت ام المؤمنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا۔

Marfat.com

إِنَّهٗ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ أَسْكُتْ مَقْبُوحًا مَشْقُوحًا مَاهُنُوحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنے جنگ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ رہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بدبخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوگا کہ ان کو برا کہے)۔

دَعْنِي هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ اس نگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنے زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

شَقْلٌ: دور چلے جانا۔

إِشْقَالٌ۔ مائک دینا، چلا دینا۔

شَقْلٌ۔ بدنظر ہونا۔

مُشَاقَلَةٌ۔ وشنی کرنا۔

شَقِلٌ۔ جس کو نیند نہ آئے۔

مَالَهٗ شَقَلٌ وَّلَا نَقَلٌ۔ اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے۔

مَابِهٖ شَقَلٌ وَّلَا نَقَلٌ۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

شِقْلٌ: دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکائے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چارپائی جو آدھی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شِیْرِزی کہتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں۔

شَقَرٌ: گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا۔

أَشْقَرُ۔ وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، اور کُمَیْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔ گھوڑا مبارک وہ ہے جو اشقر ہو۔

إِيَّاكَ وَالْأَشْقَرَ فَإِنَّهٗ تَحْتَ قَرْنِهٖ إِلٰى قَدَمِهٖ مَكْرٌ۔ اشقر آدمی سے بچا رہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَة یعنے سرخی کو جس پر ضد کی غالب ہو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کا قول ہے لَا خَيْرَ فِي الْأَشْقَرِ بَعْدَ الْإِمَامِ عُمَرَ اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنے حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنیٰ تھے کیونکہ آپ اشقر الاون تھے۔ امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچا رہ وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي وَادِي شُقْرَةَ یا شَقِرَةَ۔ ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

شُقْرَانُ۔ آنحضرتؐ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا۔

شَقْشَقَةٌ: اونٹ کا بڑبڑانا، آواز کرنا، اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابون کا اثر جاتا رہے۔

شِقْشِقَةٌ۔ وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے۔ کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خاص ہے۔

خُطْبَةٌ شِقْشِقِيَّةٌ۔ حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)۔

Marfat.com

إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُطَبِ مِنَ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ
بہت سے خطبے (کچرا یا کچرا) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لئے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لئے کئے جائیں)۔

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سُنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپ نے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)۔

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْأَرْحَبِيِّ أَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ الذَّكَرِ۔ یعنے زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَإِذَا أَنَا بِالْفَيْنِيِّ يُنَقْشِقُ النُّوقَ۔ میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعضوں نے کہا يُنَقْشِقُ یہاں يُنَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنے اونٹنیوں کو چیر رہا تھا۔

شِقْصٌ: حصہ تیر، ٹکڑا، شرکت۔

شَقِيصٌ۔ شریک، ساتھی، عمدہ گھوڑا۔

تَشْقِيصٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حصے لگانا، بانٹنا۔

مُشَقَّصٌ۔ نقاب۔

إِنَّهُ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَوْ أَسْعَدَ ابْنَ زُرَارَةَ فِي أَكْحَلِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهُ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان داغی پھر اس کا خون بند کیا۔

فَأَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهُ۔ اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑ ان سے کاٹ ڈالے۔

إِنَّهُ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ آنحضرتؐ نے مروہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے

قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصہ عمرہ حدیبہ کا ہے نہ کہ عمرۃ قضا کا کیونکہ عمرۃ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔ جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان نصاریٰ کے ساتھ مل کر بے غل و غش شراب پیتے ہیں مگر سور کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ یہ وہی مثل ہوئی گرُ کھائیں گلگلوں سے پرہیز، جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔ میں نے سنا ہے دروغ و راست برگردن راوی کہ بعضے مسلمان اب نصاریٰ کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔

أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ۔ ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنے آدھا یا پاؤ)۔

شِقْصٌ اور شَقِيصٌ۔ حصہ مشترک چیز میں

شَقِيطٌ۔ مٹی کا گڑھا یا ٹھیکرا۔

رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ

Marfat.com

مَآءُ الشَّعِيْطِ۔ میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)۔

شَقَفٌ: بمعنی خَزَفٌ یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا۔

شُقَيْفَةٌ۔ جمائخ پیتل یا تانبے کا جو بجلاتے ہیں۔

شَقِيْفٌ۔ بڑا پتھر۔

تَشْقِيْفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

شَقٌّ: پھاڑنا، چیرنا، پھوٹ ڈالنا، جماعت سے الگ ہوجانا، سخت ہونا۔ جیسے مَشَقَّةٌ ہے۔ تکلیف میں ڈالنا، ہل چلانا۔

تَشْقِيْقٌ۔ چیرنا۔

مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

تَشَقُّقٌ۔ چرجانا، پھٹ جانا۔

نِشَاقٌ۔ ایک رسّے کے مخالف اور رشتن ہونا۔

اِشْتِقَاقٌ۔ پھٹنا۔

اِشْتِقَاقٌ۔ نکلنا، پھوٹنا، ایک کونے میں ہوجانا۔

شَقِيْقٌ۔ سگا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا (ہر نماز کے لئے مسواک کرنا واجب ہوجاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نماز میں اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اسلئے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کوئی بُری بُو نہ آئے۔

تَشَقَّقَتْ عَلَيْهِ۔ میں اس پر بھاری ہوگیا۔

وَجَدَ فِىْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ۔ مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا۔

لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنے بڑی محنت اور مشقت سے)۔

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کرکے) گو کھجور کا آدھا حصّہ دے کر (یعنے تھوڑا یا بہت جو ہوسکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیرت سمجھو اور بیکار نہ جانو)۔

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنْ سَحَابِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِهَا فَقَالَ اَحَقٌّ اَمْ مِضْغٌ اَمْ يَشُقُّ شَقًّا۔ جواہر گذر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہوکر بیچ آسمان تک آتی تھی، چوڑی نہیں ہوتی تھی۔

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

اَلَمْ تَرَ وَاِلَى الْمَيِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُهٗ کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ ایک روایت میں شَقَّ بَصَرُهٗ ہے یعنے جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)۔

مَا كَانَ لِيَخْتِنِىْ بِاَنْبِهٖ فِىْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا۔

اِنَّهٗ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہوکر اُڑا۔

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِى السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ

Marfat.com

فِی الْاُفُقِ الْاَعْلٰی۔ ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں (یہ مبالغہ ہے غیظ و غضب کا جو لوگ کہتے ہیں اِنْشَقَّ فُلَانٌ مِّنَ الْغَضَبِ وَالْغَیْظِ فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنے غصہ اس کے جسم میں اتنا بھر اکہ آخر پھول کر پھٹ گیا)۔

تَکَاءَ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے۔

اَصَابَنَا شُقَافٌ وَّنَحْنُ مَحْمُوْمُوْنَ فَمَا اَنَاخَ بَاذِرٌ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّحْمِ۔ ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہئے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے۔

تَشْقِیْنَ الْکَلَامَ عَلَیْکُمْ شَدِّ یَدٌ۔ اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے۔

اِنَّا نَأْتِیْکَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ۔ ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کرکے آرہے ہیں یا دور دراز مسافت سے۔

عَلٰی فَرَسٍ شَقَاءَ مَقْاءَ۔ ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر۔

اِخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِیْقَةٍ کَانَتْ بِهٖ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں کاڈھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگائے۔

اَرْسَلَ اِلٰی اِمْرَأَةٍ شُقَیْقَةٍ شُبْلَةٍ بِنْتِهٖ۔ ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا۔

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ عورتیں مردوں کی جنس میں سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)۔

شَقَائِق جمع ہے شَقِیْقَةٌ کی۔

شَقِیْق۔ سگا بھائی۔

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُنَا۔ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو۔

وَفِی الْاُفُقِ الْخَامِسِ حَیَّاتٌ کَالْخُطَّافِ یَبِیْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے کمیریں ریتی میں (یعنے بڑے لمبے)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَحْمِلُ کِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدُّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گل لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا۔ نعمان نے اس کو پسند کرکے وہ جگہ محفوظ کر دی۔ اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہوگیا۔ بعضوں نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)۔

فَبَدَأَ بِشِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی جانب سے شروع کیا (یعنے بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)۔

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ پر جگیر کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کا فروں کا)۔

فِیْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَیْمَنِ۔ اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں۔

Marfat.com

اَنَا اَطْلَعُ مِنْ شِقِّ الْبَابِ۔ میں دروازے کی دراڑ میں سے جھانک رہا تھا۔

صَادِرُ الْبَابِ۔ دروازے کا شگاف یعنی دراڑ۔

ثُمَّ یَاْخُذُ یَدَهَا عَلٰی شِقِّهَا الْاَیْمَنِ پھر لب بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا۔

فَخُشِیَتْ شِقَّهُ الْاَیْمَنُ۔ آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست کھل گیا گرنے کی وجہ سے)۔

جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ۔ آدھا بچہ جنے یعنے ناقص الخلقۃ

یُشَقُّ شَقَّ قُهٗ۔ اس کا چیرا چیرا جارہا ہے۔

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ۔ چاند بٹ گیا (آنحضرتؐ کے اشارے سے پورہ ٹکڑے ہوکر چرگیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق و التیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق والتیام ہورہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اٹھتے ہیں اور پیوست ہوجاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام ہوتا رہتا ہے۔ بعضے کم عقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرتؐ کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً ہیئت دس لوگ اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ اس پر بھی بعضی تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔

فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّیْنِ۔ آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا۔)

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔ وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی چاند)۔

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ۔ تونے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)۔

یُرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ۔ وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے، خود امام بننا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اسکو قتل کرو کوئی بھی ہو)

شِقَّةُ الْعَصَا۔ لکڑی کا آدھا ٹکڑا (جو لمبا چیرا جائے)

شُقَّةُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کا ٹکڑا۔

شِقُّهٗ سَاقِطٌ۔ اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا۔ (لنجا بیکار)۔

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا، رتی رتی اس سے حساب لے گا)۔

ثُمَّ تَشَقَّقُ اَنْهَارُ بَعْدُ۔ پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں۔

اُسْتُشْهِجَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ۔ اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں کہ مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

Marfat.com

شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔ میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنے قیامت کے دن)۔

فَاِذَا هُوَ بِحَرِیْ وَلَمْ یَنْشَقَّ شَقًّا۔ وہ زمین میں چلنے لگا اور اس میں نالہ اور کھڈا نہیں کیا۔

اَللّٰهُمَّ لَنَا وَالشِّقُّ لِغَیْرِنَا۔ یعنی تیرہم لوگوں کے لئے ہے اور صندوقی دوسروں کے لئے۔

فَاَمَرَ الْقَمَرَانْ یَّنْقَطِعَ قِطْعَتَیْنِ اِلٰی آخِرِهٖ فَقَالُوْا یَا شَقَّ رَأْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَالْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِیُّ شُکْرًا وَّ سَجَدَ شِیْعَتُنَا۔ (امام ابوعبداللہ جعفر صادقؒ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا ہے بنکر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا وہ ٹکڑے ہو جا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آجائے آخر وہ اپنی حالت پر آگیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجئے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں اقتربت الساعۃ والشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمرو غیرہم۔

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں، باقی صحابہؓ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اخبار کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹ خبر مذکور ہوئی بعضے ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لئے یہ کہا کہ انشق بمعنی ینشق ہے یعنے چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ۔ میں

Marfat.com

تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے۔

اِحْفِرُوْا لِیْ وَشُقُّوْا لِیْ شَقًّا فَاِنْ قِیْلَ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَحَدٌ فَقُلْ صَدَقُوْا۔ میرے لئے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبریں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے۔

کَاَنَّ اَنْسَ اَنْ قَدْ مَسَحَ الرَّجُلُ الْخُلُوْقَ مِنْ شِقَاقِ یَدَیْہِ اَوْ یَدِہٖ۔ کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضاء پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعَتَمَۃَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر مشقت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاکی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا۔

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا۔ فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔

کُلَّمَا ھَمَّ عُثْ مِنْ شُقَّۃٍ عَلَّقَتْھَا عَلَی الْمَغْزَلِ۔ جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوتا تو اسکو کھینچ کر لٹکا دیتا۔

تُوْرٌ کَاَنَّہٗ شُقَّۃُ قَمَرٍ۔ آنحضرتؐ ورتے جیسے چاند کا ٹکڑا۔

فُلَانٌ شَقِّیْ نَفْسِیْ وَشَقِیْقُ نَفْسِیْ۔ فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے مشابہ ہے)۔

کَاَنَّ بُدَّ مِنْ فِتْنَۃٍ یَسْقُطُ فِیْھَا الْحَاذِقُ الَّذِیْ یَشُقُّ الشَّعْرَ شَعْرَ تَدْیٍ۔ ایک ایسا فتنہ ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص بھی گرفتار ہوجائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کرسکتا ہے۔

شَقَلٌ۔ جماع کرنا، تولنا، اٹھانا۔

تَشَاقُلٌ۔ ایک کے بعد ایک سوار ہونا۔

شَاقُوْلٌ۔ وہ لکڑی جس سے معمار (راج) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاھِیْمُ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَشُقَلٌ وَقَارًا۔ سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنی سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے۔

شَقْقٌ۔ کم کرنا۔

شُقُوْنَۃٌ۔ کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے۔

شَقِنٌ۔ کم۔

اِشْقَاءٌ۔ پک جانا سرخ یا زرد ہوکر۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَشْقَاءَ۔ کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہوجائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں بعضوں نے کہا اصل میں یَشْقَحَ تھا حاکر کے بارے سے بدلدیا ــــ یُشْقِیَہٗ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِیَۃٌ سے

شَقْوٌ۔ بدبخت کرنا۔

شَقَاءٌ اور **شَقَاوَۃٌ** اور **شِقَاوَۃٌ** بدبخت ہونا۔

مُشَاقَاۃٌ۔ ایک چیز کو اوپر اُٹھانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر روکنا، خبر گیری کرنا۔

اِشْقَاءٌ۔ بدبخت کرنا۔

مِشْقًی۔ کہنگی۔

اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ۔ بدبخت وہ ہے جو

Marfat.com

اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی)، اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت لکھا گیا تھا۔ بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں بے نصیب ہو اور نیک بختی سے یہ مراد ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے۔ دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے۔

وَشَقِيتَ إِنْ لَّمْ تَعْدِلْ۔ اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بدبخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے)۔

لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ۔ میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بدبخت اور بدنصیب نہ ہوں گا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے۔

دَرَكُ الشَّقَاءِ۔ بدبختی لگ جانے سے، بدنصیبی آنے سے۔

لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ۔ ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا۔

مِنْ شَقَاوَتِهِ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا، خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے ساز و سامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے)۔

وَإِنَّ أَشْقَاهَا الَّذِي يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ۔ اس امت کا سب سے زیادہ بدبخت (جیسے ثمود کی قوم کا بدبخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا (یعنی سر پر زخم لگا کر داڑھی کو خون سے رنگ دے گا)۔ یہ آنحضرت نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لئے جا رہے تھے، آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت اللہ حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھولا کر دوں گی)۔

مِنْ أَيْنَ تُجْمَعُ اَلشِّقَاءُ أَهْلُ اَلْمَعْصِيَةِ حَتّٰى حَكَمَ لَهُمْ فِي عِلْمِهٖ بِالْعَذَابِ عَلٰى عَمَلِهِمْ۔ گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لئے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَشَقِيٌّ الرَّجُلُ أَمْ سَعِيدٌ فَانْظُرْ سَيْبَهٗ وَمَعْرُوفَهٗ۔ جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اسکے داد دہش کو (یعنے خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں میں خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں لگاتا ہے تب تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا۔ جاہل بدنصیب ہے دونوں کے درمیان بعضوں نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شَقِيٌّ عَنْهُمَا ہے یعنے جاہل

Marfat.com

ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنے الگ ہے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْبُوْبِ الَّتِيْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنے دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشین مع الکاف

شُكْرٌ یا شُكُوْرٌ یا شُكْرَانٌ۔ تعریف کرنا، ثنا کرنا، عرب لوگ کہتے ہیں:۔
شَكَرَ لَهٗ یعنے اس کی تعریف کی اس کا شکریہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَكَرَ کا سے بعضوں نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْكُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْكُرُ لَكَ ہے۔
شَكَرٌ۔ تھن دودھ سے بھر جانا، موٹا ہونا، سخاوت کرنا، کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شِكِيْر کہتے ہیں۔
مُشَاكَرَةٌ۔ شروع کرنا، شکر گذار ظاہر کرنا۔
اِشْكَارٌ۔ بھر جانا جیسے اِشْتِكَارٌ ہے۔
شَكْرٌ اور **شَكْرٌ**۔ فرج یا ثنہ۔
شَكَرٌ۔ نکاح کو بھی کہتے ہیں۔
شُكْرٌ۔ اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا زبان سے ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے۔ بعضوں نے کہا اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالے کا ایک نام شَكُوْرٌ بھی ہے یعنے نیک اعمال کا قدردان ان کا بدل دوچند سہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔
شَكِرَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ چر کر موٹے ہو گئے۔
لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اسکے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرے گا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالے کا بھی ناشکرا ہے)۔
لَوْ كَانَ سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ۔ (اللہ تعالے سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا، حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) اوشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ یعنے کم درجہ کے آدمی کو دیکھ کر میرا شکر کرے اور ادنیٰ درجہ کا آدمی اپنے سے بھی ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال دولت علم و ہنر حسن و جمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔
اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ کھانا کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنے اجر اور ثواب میں جو صابر ہو۔
اَلْاِيْمَانُ نِصْفُ صَبْرٌ وَّ نِصْفُ شُكْرٌ ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے)
وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شُكْرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ۔ زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہو جائیں گے، خوب موٹے۔
هَلْ بَقِيَ مِنْ كُهُوْلِ بَنِيْ فُجَاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَكِيْرٌ كَثِيْرٌ۔ کیا بنی فجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد، اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو

Marfat.com

بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنے اس کا بچہ۔

نَهٰى عَنْ شَرْبِ الْبَغِيِّ۔ فاحشہ عورت کی خریج سے منع فرمایا۔ جیسے نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ یعنے نر کو مادہ پر کرانے کی اجرت سے منع فرمایا۔

اِنْ سَاَلْتَكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَ شَبْرِكَ اَنْشَاَتْ تَطْلُبُهَا۔ اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو اس میں حیلہ حوالہ کرے۔

فَشَكَرَتُ الشَّاةَ۔ میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی۔

لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ۔ تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ یا مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَ بَعْدَ الرِّضَاءِ۔

شُكْرٌ: انگلیوں سے ٹھونسا دینا، زبان سے ستانا، برچھے سے مارنا، جماع کرنا۔

شَكِرٌ۔ بدخلق۔

شَكَّارٌ۔ جو عورت سے باتیں کرنے میں منزل ہو جائے۔

شِكْسٌ: بے انصاف، بدخلق، بدخو، سخت گیر۔

شَكَاسَةٌ۔ سخت گیری۔

شَكْسٌ۔ چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق۔

شَكِسٌ یا شَكِیْسٌ۔ بخیل، بدخلق۔

عہ یعنی صبح کو یا صبح ہی کہتے اور شام کو یا امسیٰ ہی ۱۲ منہ

اَنْتُمْ شَرُّ كَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ۔ تم جھگڑالو حضرات ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)

شَكِيْصٌ: بدخو، بدخلق جیسے شَكِیْصٌ ہے۔

شَكَاصٌ۔ وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں۔

شَكَّعٌ: اٹھانا۔

شَكَّعَ۔ بہت ہائے ہائے کرنا، بہت دانے نکلنا، غصہ ہونا، دردناک ہونا۔

اِشْكَاعٌ۔ غصہ دلانا، تنگ کرنا، رنجیدہ کرنا۔

شَكِعٌ۔ بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے۔

لَبَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَ لَقِيَهُ النَّاسُ جَعَلُوْا يَتَرَاطَنُوْنَ فَاَشْكَعَهُ وَ قَالَ كَهٖ سُلِبَ اَنْهُمْ لَنْ يَرَوْا اِلَّا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آن کر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات پر غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب ہوا (یعنے عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے۔ ابوعبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباس فاخرہ پہن لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وہاں تو جلالِ خداوندی پیشانی سے عیاں تھا۔ عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت تھی (حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلارام را)۔

فَاِذَا هُوَ شَكِعُ الْبِزَّةِ۔ دیکھا تو وہ پھٹے پرانے

Marfat.com

حال میں تھے (یعنی عبدالرحمٰن بن سہیل جب ان کا دم نکل رہا تھا)۔

شَكٌّ: شک کرنا، شبہ کرنا، ہتھیار لگانا، پھاڑنا، بازو پہلو سے لگا لینا، لنگڑانا، گھس جانا مائل ہونا۔

تَشْكِيكٌ۔ شک میں ڈالنا۔

اَنَا اَوْلٰى بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ۔ میں تو ابراہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں (ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذقال ابراہیم رب ارنی کیف تحی الموتی۔ اخیر تک تو بعضے لوگ کہنے لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک ہوا (جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مُردوں کو کیسے جلائے گا)، اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوا (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہ بیشک مُردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی۔ اگر ابراہیمؑ کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا شک ہونا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار تھے مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک کہاں ہو سکتا تھا۔ اس کی مثل دوسری حدیث ہے کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو، جو تواضع اور انکسار پر محمول ہے بات یہ ہے کہ پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کاملین کو جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکر شک ہوگا۔ اس لئے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے)۔

اَوَ فِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہانِ روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے)۔

مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ۔ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو)۔

اَشَكٌّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ؟ وَرُبَّمَا سَكَتَ۔ مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زُہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں، کبھی خاموش رہتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا)۔

وَلَا يَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لئے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرتؐ بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا۔ قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا۔

فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْدِيَهُ اِلَّا بِشَكَّةٍ اَبِيْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس سے فدیہ لے کر اس کا چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب

Marfat.com

وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے۔ شِکَّۃ کمرہ سینیں ہتھیار عرب لوگ کہتے ہیں:

شَاكُّ السِّلَاحِ يَا شَاكُّ فِي السِّلَاحِ

یعنے پورا ہتھیار بند۔

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ۔ ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مسلح تھا)۔

اَنَّهٗ اَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رُجِمَتْ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اسکے جسم سے لگا دیئے گئے ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی) اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آکر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے اس کا دودھ پیتا بچہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے۔ وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اسکے ہاتھ میں دے کر لائی۔ اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی، رضی اللہ عنہا۔ ایک شخص نے اسکے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔ ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ہے یعنے اسکے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)۔

اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَيْتَهٗ فَوَجَدَ حَيَّةً فَشَكَّهَا بِالرُّمْحِ۔ ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھے اس میں گھیر دیا، برچھے سے چھید ڈالا)۔

خَطَبَهُمْ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَشْكُوْكٍ۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا، آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے۔

بِيْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ كَاَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ جُدْوَلُ۔ سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت شُكَّتْ ہے سین سے یعنے جس کے حلقے تنگ ہیں يُشَكِّكُنِي الشَّيْطَانُ۔ شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔

لَا يُلْتَفَتُ اِلَى الشَّاقِّ اِلَّا اَنْ يُشَنِّعَ۔ شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہیئے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔

اَلْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ۔ یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔

مُشَكَّكٌ۔ وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَكِيْكَةٌ۔ طریقہ، فرقہ۔

شُكَّةٌ۔ مسافت۔

شَكَّةٌ۔ ایک بار۔

مِشَكٌّ۔ زرہ۔

تَشَكُّلٌ: ملتبس ہونا، پیچیدگی شروع ہونا، اعراب دینا۔ پاؤں باندھ دینا۔

شَكْلٌ۔ ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔

تَشْكِيْلٌ۔ صورت بنانا، باندھنا، دو زلفیں کرنا

Marfat.com

مُشَاكَلَةٌ۔ مشابہت۔
اِشْكَالٌ۔ التباس، پیچیدگی، اعراب دینا۔
تَشَكُّلٌ۔ صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔
تَشَاكُلٌ۔ یکساں ہونا، مشابہ ہونا۔
اِشْتِبَاكٌ۔ التباس۔
كَانَ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَاءٌ اَشْكَلُ۔ جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔
فَخَرَجَ النَّسِيْمُ مُشْكَلًا۔ نسیم (حضرت عمرؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔
وَاَنْ لَّا يَبِيْعَ مِنْ اَوْلَادِ نَخْلِ هٰذِهِ الْفُرْيٰ وَدِيَّةً حَتّٰى يُشْكِلَ اَرْضًا غِرَاسًا۔ ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنے اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری)۔
فَسَاَلْتُ اَبِيْ عَنْ شَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا، مذہب کیا تھا، مقصد کیا تھا۔
شَكْلٌ۔ بکسرہ شین، ناز، ذکر شمہ اور بہ فتحہ شین مشابہ اور مذہب۔
اَلْعَرَبَّةُ الشَّكِلَةُ۔ عربہ وہ عورت جو ناز میں ہو ناز و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔

كَرِهَ التَّشَكُّلَ فِي الْخَيْلِ۔ آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو نا پسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعضوں نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے: دا رجل واشکل وستارہ پیشانی گربہ مفتت دہندستانی ۔ کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے، واللہ اعلم۔
اَنَّ نَاقَتَهُ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَذَكَّى مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ۔ ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا، آخر کو کھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھا یا تیر مار دیا ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔
تَفَقَّدُ وَا الشَّاكِلَ فِي الطَّهَارَةِ۔ کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ)۔
عَلٰى شَاكِلَتِهِ۔ اپنے طریقے مذہب روش پر، یا اپنی خصلت اور خلقت پر، اپنی طبیعت اور مزاج پر۔
لَكُمْ عَلٰى شَكْلِكُمْ وَشَاكِلَتِيْ۔ تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔
اَكْلُ دَرَاكِ بِالسِّمَاسَةِ وَمَعْرِفَةِ الْاَشْكَالِ۔ آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنے حواس کی ذریعہ سے پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا)۔
شَكْرٌ۔ بدلہ دینا، عطا کرنا، رشوت دینا، کاٹنا

Marfat.com

جیسے شَکِیْم" ہے۔

شَکَمٌ۔ بھوکا ہونا۔

اِشکَامٌ۔ بدلہ دینا۔

شُکْمٌ۔ مزدوری کا بدل اور بلامزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُکْمٌ کہتے ہیں۔

شَکِیْمَۃ۔ طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے۔

حَجَمَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ وَ قَالَ اَشْکُمُوْہُ۔ ابوطیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو۔

اَلَا اَشْکُمُکَ عَلٰی صَوْمِکَ شُکْمَۃً تُوْضَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَا ئَۃً وَاَوَّلُ مَنْ یَّاْکُلُ مِنْھَا الصَّائِمُوْنَ۔ کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے۔

فَمَا بَرِحَتْ شَکِیْمَتُہٗ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ۔ ان کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنے اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اسکے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پڑی کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جری تھے)۔

اَشْکَمَتْ وَدْہ۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعضوں نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنے آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

بُزُرگ اَشْکَمْ۔ بڑے پیٹ والے۔ یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی۔

شَدِیْدُ الشَّکِیْمَۃِ۔ جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو۔

شِکَنْبٌ۔ پیٹ، یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے اَشْکَنْبَ دَرْدَمْ۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی۔

شَکْوٌ یا شَکْوٰی یا شَکَاۃٌ۔ دردمند کرنا، رنج دینا، شکایت کرنا یعنے کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَکَاۃٌ اور شَکِیَّۃٌ اور شَکَایَۃٌ تو شکایت کرنے والے کو شَاکِی اور جس کی شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اور مَشْکِی اور اسکے بیان کو شَکْوٰی اور جس سے شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اِلَیْہِ کہیں گے۔

شَکَا اَمْرَہٗ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ جیسے شَکَا مَرَضَہٗ لِلطَّبِیْبِ یعنے حکیم سے اپنی بیماری بیان کی۔ اصل میں شَکْوَۃ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اس کا معنی اظہار اور اخبار ہوگیا۔

تَشْکِیَۃٌ۔ شکایت قبول کرنا۔

اِشْکَاءٌ۔ شکایت دور کرنا یا بڑھانا، راضی کرنا، تہمت لگانا

اِشْکَاءٌ۔ شکایت کرنا، بیمار ہونا، دردمند ہونا۔

شَاکِی السِّلَاحِ۔ ہتھیار بند۔

شَکَاءٌ۔ بیماری۔

شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا۔ ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریتی کی شکایت کی لیکن وہ پھر

Marfat.com

کے وقت جب ظہر کی نماز کے لئے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی۔ زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں۔ ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اوّل وقت ہی یعنے سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے۔ مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہو جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلےٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی بھی عمل کرتے تھے۔ بیان جواز کے لئے۔ اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے اَبْرِدُوا بِالظُّہْرِ تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول وقت ادا کی جائے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنے صحابہ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے ان کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنے وقت ابرد سے بھی زیادہ اتنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اَبْرِدُوا بِالظُّہْرِ کی حدیث سے منسوخ ہے۔

شَکَوْنَا۔ ہم نے کافروں کی ایذا دہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی۔

شَکَیْتُ اَبَا مُوْسٰی فِیْ بَعْضِ مَا یُشَاکِی الرَّجُلُ اَمِیْرَہٗ۔ ہم نے ابوموسیٰ اشعری کی بعضی باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتِلْکَ شَکَاۃٌ ظَاھِرٌ عَنْکَ عَارُھَا۔ عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنے دوکمربند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمربند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:۔۔۔۔ وتلک شکاۃ ظاہر عنک عارہا۔ یعنے یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی، بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس باجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اسکے ہمعقادپشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی)

دَخَلَ عَلَی الْحَسَنِ فِیْ شَکْوَتِہٖ، یا فِیْ شَکْوَاۃُ۔ امام حسنؓ کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِشْتَکٰی سَعْدٌ شَکْوٰی۔ سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ۔ تم شکایت بہت کرتی ہو۔

وَکَانَ لَہٗ شَکْوَۃٌ یَنْفَعُ فِیْھَا زَبِیْبًا۔ ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے۔ بعضوں نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اسکی کھال کو شَکْوَۃ کہتے ہیں پھر جب دودھ چھوٹ جائے تو اس کی کھال کو مِدْرَۃ کہتے ہیں، جب بڑا ہو جائے تو سِقَاءٌ کہتے ہیں۔

تَشَکَّی النِّسَاءُ۔ عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (رودھ کو دہی بنانے کے لئے)۔

Marfat.com

اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا۔ دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول ہل من مزید۔ بعضوں نے کہا مجازًا زبانِ حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اسکی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھا رہی ہوں۔

شَكَى اِلَيْهِ الرَّجُلُ يُخْتَلُ اِلَيْهِ۔ اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے۔

شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ۔ میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔

وَهُوَ شَاكٍ۔ وہ بیمار تھے۔

جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ۔ زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔

شَكَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شَكَوْا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے۔

مِنْ مِشْكٰوتِهٖ۔ وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لئے کرتے ہیں وہ آر پار نہیں ہوتا۔

اِنَّمَا الشَّكْوٰى اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِيْتُ بِمَا لَمْ يُبْتَلَ بِهٖ اَحَدٌ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آگیا شکوہ نہیں ہے)۔

اِشْتَكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَيْنَهَا۔ بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا (آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)۔

شَكٌّ: شکایت کرنا۔

شَكِيَّةٌ۔ بچا ہوا بقیہ۔

باب الشين مع اللام

شَلْبَةٌ۔ ایک قسم کی مچھلی۔

شَلْجَمٌ۔ ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں۔

شُلْشُلَانٌ: سلطان۔

شَلْشٌ۔ ایک قسم کا جو اسکو شَلْتٌ بھی کہتے ہیں۔

شَلْجَمٌ۔ مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لئے اس کا کھانا بہت مفید ہے شیخ مولانا عبدالحق بنارسی نیتو یؒ جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے۔

شَلْحٌ: کپڑے اتار لینا، پر بلنا، پھینک دینا۔

تَشْلِيْحٌ۔ کسی کو ننگا کرنا اسکے کپڑے چھین لینا۔

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لڑنے والا لوگوں کے کپڑے اتار لینے والا۔

خَرَجُوْا لُصُوْصًا مُشَلِّحِيْنَ۔ چور کپڑے اتارو بن کر نکلے۔

شَلْحَفَةٌ: کسی چیز کا ایک کونا کاٹ لینا۔

شِلْحَفٌ۔ مضارب الخلق، موٹا، بدخلق جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شَلْخٌ: گوشت کاٹ دینا، اصل، نطفہ، فرج۔

شَلِيْخٌ۔ ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اسکو شَاكِرِيَّة بھی کہتے ہیں۔

شَلْخَبٌ: بھنی سَلْخَبٌ۔ بدخلق، سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

Marfat.com

سَلْخَفٌ یعنی سِلَخَفٌ موٹا، بدخلق، سخت مزاج۔

شَلْشَلَةٌ: ٹپکنا، بہنا، پھیلانا۔ جیسے شِلْشَالٌ ہے۔

فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَشْلَشِلُ۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلْشَلَ الْمَاءَ فَتَشَلْشَلَ۔ پانی شرشر بہنے لگا۔

شَلْغٌ۔ کچلنا، جیسے تَلْغٌ۔

شَلْقٌ: کوڑے سے مارنا، جماع کرنا، لمبا پھاڑنا۔

شِلْقَاءُ۔ چمڑی۔

شَلٌّ: چھوڑ دینا، ہلکا سینا، کاٹنا، ہانکنا، سوکھ جانا، بیکار ہو جانا جیسے شَلَلٌ ہے۔

اَشَلَّ الرَّجُلُ۔ اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

عَیْنٌ شَلَّاءُ۔ وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو۔

وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا۔ جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو جنکے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلَّتْ یَدُهٗ تَشَلُّ شَلَلًا یعنے اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔

شَلَّتْ یَدُ کَاءَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہوگیا (کافروں کی تلوار کی مزہیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لئے بہشت واجب ہوگئی۔ ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہوگیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے۔ علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوتے جیسے روایت ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثوبن جزارہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کرلی اور حضرت علی نے یہ حال سنکر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہو کر بے لڑے پھرے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تا دم وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)۔

یَدٌ شَلَّاءُ وَبَیْعَةٌ شَلَّاءُ۔ (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنے پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔ بعضے وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہوگئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ کان امر اللہ قدرًا مقدورًا)۔

یُجْزِئُ فِی الْعِتَاقِ اِلَّا شَلَّ وَلَا یُجْزِئُ اَقْطَعُ۔ (جو غلام بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَم اور **شَلِم** اور **شَلَم** بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں:

اُوْرَشَلِیْم یعنے شلیم کا شہر۔

Marfat.com

شَلْوٌ: چلنا، اٹھانا۔
اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لئے تو پرہ دکھلانا، دوہنے کے لئے بلانا، شکار پر چھوڑنا، برانگیختہ کرنا۔
فَقَدَّهَا شِلْوَةً مِّنْ جَهَنَّمَ یا شِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اسکے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سنکر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔ شِلو کہتے ہیں عضو کو۔
اِشْنِیْ یَشْلُوْهَا اَیْ یَمْشِیْ۔ میرے پاس اس کا دہنا عضو (یعنے داہنا دست یا داہنی ران)۔
فَاشْتَرَتْنَا شِلْوَاَرْنَبٍ وَّ ظَبْیًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ کمالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔
مَرَّ یَقُوْمُ یَتَنَاوَلُوْنَ مِنَ التَّعْرِ وَالْخُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِّنْ لَّحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور تر کھجور اور گوشت کے پارچے اُٹھا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔
اَشَلٌّ جمع ہے شِلْوٌ کی۔
وَاَشْلَاءً جَامِعَةً لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءٌ بھی جمع ہے شِلْوٌ کی
کَاَنَّ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنے ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا) بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشْلَاءٌ عُلَیْبِیَّةٌ فُلَانٍ (یعنے ان کے بقیہ)۔
اَلْیَصُّ اِذَا قُطِعَتْ یَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنے دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔
وَجَبَتِ الْعَبْدَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَاهُ وَاِنْ خَلَاهُ وَالشَّیْطَانُ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا (یعنے توبہ توفیق دیدی) تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔
ظَاهِرُهٗ نَسَّاجٌ بَاطِنُهٗ شَلَّاءُ۔ سر بن باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔
اَشْلَیْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو بُلایا۔
جَعَلَ لَكُمْ اَشْلَاءَ۔ تمہارے اعضا بنائے

باب الشین مع المیم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا
تَشْمِیْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا، محروم کرنا۔
اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔
اِشْتِمَاتٌ۔ مٹاپا شروع ہونا۔
تَشَمُّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے۔
لَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سُن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔
فَشَمَّتَ اَحَدُهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔
تَشْمِیْتٌ اور تَسْمِیْتٌ شین اور سین دونوں

Marfat.com

سے آیا ہے یعنی خیر اور برکت کی دعا کرنا یہ شَوَامت سے نکلا ہے بمعنے پائے یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَاَنَا هُمَا فَنَاعَمَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو آنحضرتؐ ان دونوں (یعنے حضرت علی اور حضرت فاطمہ) پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لئے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کہا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِاَخِيْكَ عَدُوًّا فَيُعَافِيَهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔ دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر برا عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست۔ بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شَمَاتَت جمع ہے شَمَاتَةٌ کی یعنے دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔ آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمْسٌ: ملا دینا، غلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔

نَاقَةٌ شَمُوْسٌ۔ تیز اونٹنی۔

شَمْشَرَةٌ: ڈرکر بھاگنا۔

شَمْطٌ یا شَمَاطٌ یا شَمْطٌ۔ بہت لمبا

شَمَمٌ یا شُمُوْخٌ۔ بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر اور غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ۔ عالی خاندان۔

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)۔

جَبَلٌ شَامِخَاتٌ۔ اونچے بلند پہاڑ۔

اَلْاَضْلَاعُ الشَّامِخَةُ۔ اونچی نسلیں (یعنے شریف لطفے)۔

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ۔ بلند عزت، بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْاَرْكَانِ بلند پائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں نے اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبداللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں شَمْخِیَّہ ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہرحال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمْخَرَةٌ: تکبر اور غرور۔

اِشْمِخْرَارٌ۔ لمبا ہونا۔

مُشْمَخِرٌّ۔ بلند۔

شُمَّخٌ۔ مغرور، متکبر۔

Marfat.com

شَمْسٌ۔ اترانا ہوئے چلنا، اکھڑنا، کاٹنا۔
تَشْمِیْرٌ۔ کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔
تَشَمُّرٌ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔
اِنْشِمَارٌ۔ تیز چلنا۔
شَمِیْر۔ یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر گھود ڈالا اس لئے اس کو شمر کند کہنے لگے اب اس کو سمرقند کہتے ہیں۔
شِمْرٌ۔ یحیٰ جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار۔
شِمْرِ لَعِیْن۔ امام حسین علیہ السلام کے قاتل بدبخت ملعون کا نام تھا۔
لَا یُقْرِنُ اَحَدٌ اَنَّہٗ یَطَأُ جَارِیَتَہٗ اِلَّا الْحَفْتُ بِہٖ وَلَدًا هَا فَمَنْ شَاءَ فَلْیُشَمِّرْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْیُشَمِّرْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب اس کے مالک سے ملا دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے (اس سے صحبت نہ کرے)۔
شَمِّرْ ذَالِكَ مَا ضِیْ اَمْرُ شَمِّرْ۔ تو مستعد رہ تیرا حکم چلے والا تو کوشش کرنے والا ہے۔
فَلَمْ یُقَرِّبِ الْکَعْبَۃَ وَلٰکِنْ شَمَّرَ اِلٰی ذِی الْمَجَازِ۔ کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیجدیا)۔
اِنَّ الْهُدٰی هُدٰ جَاءَ بِالشَّمُوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَۃَ عَلٰی قَدْرِ اَشْبَارٍ۔ ہدہد شمور لے کر آیا یعنی الماس کا وہ ٹکڑا جس سے حضرت سلیمانؑ نے صخرہ کو کاٹا ہے پھر چند بالشت میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ۔ گذرنا، نفوذ کرنا۔
یَا عِیْسٰی شَمِّرْ فَکُلُّ مَا هُوَاتٍ قَرِیْبٌ۔ عیسیٰ تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنی موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہئے)۔
شَمَّرَ عَنْ اِزَارِہٖ۔ اپنا تہبند اٹھایا۔
شَمَّرَتْ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ۔ میں نے کوشش کی بانہہ پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔
خَرَجَ مُشَمِّرًا۔ کپڑا اٹھائے ہوئے نکلے۔
شَمَرَتْ یَدُہٗ۔ ٹہنیاں کاٹ لینا، سوئت لینا۔
خُذُوْا عِثْکَالًا فِیْہِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہوگی)۔
شَنَمٌ۔ کراہت سے نفرت کرنا۔
تَشَنُّمٌ۔ ترش رو، منقبض ہونا۔
اِشْمِئْزَازٌ۔ رونیں اٹھنا، ڈرنا، برا جاننا، نفرت کرنا، منقبض ہونا۔
مُشْمَئِزٌّ۔ نفرت کرنے والا، کراہت کرنے والا۔
سَیِّئَۃٌ کُلُّ ذٰلِكَ کَانَ مَکْرُوْهًا عِنْدَ رَبِّكَ مَمْقُوْتًا۔ یہ سب برائیاں تیرے رب کے نزدیک مکروہ اور مبغوض ہیں۔
وَتَشْمَئِزُّ مِنْہُمُ الْقُلُوْبُ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر روئیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم و ستم اور افعال شنیعہ دیکھ کر اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔
شَمْسٌ۔ سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو، دھوپ۔

Marfat.com

شَمُوسٌ اور شَمَاسٌ۔ باز رہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے، برائی کا قصد کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمَسَ یَوْمُنَا یَشْمُسُ۔ ہمارے دن میں سورج نکلا۔

تَشْمِیْسٌ۔ سورج کے سامنے ہونا۔

تَشْمِیْسٌ۔ سورج پرستی، دھوپ میں پھیلانا۔

اِشْمَاسٌ۔ سورج ظاہر ہونا۔

مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ۔ مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نمازمیں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔

شُمُسٌ یا شُمُسٌ۔ جمع ہے شَمُوس کی یعنے وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِیْ اَرْبَعِیْنَ فَرْسَخًا۔ (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکعب سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک ہزار چھ سو فرسخ کا (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بُعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا، واللہ اعلم)۔

اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَۃٍ وَّسِتِّیْنَ بُرْجًا کُلُّ بُرْجٍ مِّنْھَا مِثْلُ خَزِیْرَۃٍ مِنْ خَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ کُلَّ یَوْمٍ عَلٰی بُرْجٍ مِّنْھَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ربع دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو پچپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اسکے مقابل ایسی ہے جیسے ایک کوہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جَو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی

Marfat.com

ایک ہاتھی کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُوْرِ النَّارِ وَ صَفْرِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ ھٰذَا وَ طَبَقًا مِّنْ ھٰذَا حَتّٰی اِذَا کَانَتْ سَبْعَۃَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَھَا لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ اَشَدُّ حَرَارَۃً مِّنَ الْقَمَرِ وَ جَعَلَ الْقَمَرَ عَکْسَ مَا فَعَلَ فِی الشَّمْسِ بِاَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنے اسکے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دور بینوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَیٰوتِہٖ سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے ــــ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اسکے حکم سے چلتے ہیں اسکے مطیع ہیں ان کی روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سالوں میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

اَلَا اِنَّ الْخَطَّا یَا خَیْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَیْھَا اَھْلُھَا وَ خَلَتْ لُجُمُھَا فَتَحَمَّحَتْ بِھِمْ فِی نَارِ جَھَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خنڈ گھوڑے ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خنڈہ گھوڑا اور بھرے لگام وہ سوار کو جدھر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِیَّۃٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمْصٌ۔ ہانک دینا، مارنا۔

شَمَصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِیْصٌ۔ ہانکنا۔

شَمْطٌ۔ ملانا، خلط کرنا، بھر دینا، پھیل جانا۔

شَمَطٌ۔ سر یا داڑھی کی سفیدی۔

اِمْرَاَۃٌ شَمْطَاءُ۔ جس عورت کے سر میں سفیدی آگئی ہو۔

شَمْطٌ اور شِمْطٌ اور شَمْطٌ مصالح کو بھی کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران وغیرہ۔

Marfat.com

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں خوض کرو (یعنی کبھی علم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں)۔

لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ اگر میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال تھے ان کو گن لوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے کہ آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے)۔

لَیْسَ فِیْ اَصْحَابِہٖ اَشْمَطُ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو (یعنے جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے، باقی سب جوان ہیں)۔

صَرِیْحُ لُؤَیٍّ کَاشَمَاطِطُ جُرْھُمٖ۔ وہ لوئی کی اولاد میں سے ہیں یعنے خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں سے۔

شَمْطَاطٌ اور شَمَطِیْطٌ۔ متفرق، علیحدہ، جدا گانہ فرقہ اس کی جمع شَمَاطِیْطُ ہے۔

شُمْطُوْطٌ۔ لمبا جیسے شُمْطُوْطَۃٌ ہے۔

لَا بَأْسَ بِجَزِّ الشَّمْطِ وَنَتْفِہٖ وَجَزُّہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَتْفِہٖ۔ سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا اکھیڑ ڈالنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا اکھیڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

اَلشُّؤْمُ لِلْمَسَافِرِ فِیْ طَرْفِہٖ فِی الْمَرْاَۃِ الشَّمْطَاءِ تُلْقِیْ فَرْجَھَا۔ مسافر کے لئے بدفالی ہو کہ رستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے، وہ اپنی شرمگاہ سامنے کرے۔

شَمْطٌ: منع کرنا، روکنا، ہلا دینا، ہٹوڑا ٹھوڑا دینا، برانگیختہ کرنا، سختی اور نرمی دونوں کو ملا کر بات کرنا۔

شَمَعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ۔ کھیلنا یا مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

شُمُوْحٌ۔ متفرق ہونا۔

تَشْمِیْعٌ۔ کھلانا یعنی کھیل کرانا، موم میں بتی ڈبونا، موم لگانا۔

اِشْتِمَاعٌ۔ چمکنا۔

شَمْعٌ یا شَمْعٌ۔ بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو یا چربی کی۔

مَنْ یَتَتَبَّعِ الْمَشْمَعَۃَ یُشَمِّعِ اللّٰہُ بِہٖ جو شخص لوگوں سے ٹھٹھا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ٹھٹھا کرائے گا (اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹھا ماریں گے)۔

اِذَا اَتَیْتَ عِنْدَکَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا فَارَقْنَاکَ شَمَعْنَا اَوْ شَمِعْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ۔ (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہر آپ کے فیضانِ صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف متوجہ) دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے)۔

شَمْعُوْنٌ۔ حضرت عیسیٰ کے حواری تھے۔

شَمْعَلَۃٌ: متفرق ہونا۔

اِشْمَعْلَالٌ۔ جلدی سے نکل جانا، ہوش اور نشا لے اڑنا۔

شَمْعَلَۃٌ۔ یہود کی قرأت۔

مُشْمَعِلٌّ۔ تیز، انشاط، ہلکا پھلکا، ظریف یا لمبا۔

اَقْطَعُ تَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَعْرًا۔ پنیر اور کھجور یا تیز و باد۔

عَزِیْمَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ۔ تیز اور مضبوط ارادہ۔

قِرْبَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ۔ مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو۔

Marfat.com

شَمَقٌ: نشاط، دیوانے کی طرح اِترا کر چلنا۔
تَشَمَّقَ: نخوش ہونا، اِترانا۔
شَمْلٌ: بائیں طرف لے جانا، شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا، درخت سے سب پھل چُن لینا۔
شَمْلٌ اور **شَمُوْلٌ**: شملہ سے ڈھانپنا، عام ہونا، شامل ہونا جیسے **شَمَلٌ** ہے۔
اِشْمَالٌ: شامل کرنا۔
تَشْمِیْلٌ: لپیٹنا، جلد چلانا۔
شَمَالٌ اور **شِمَالٌ** اور **شُمَالٌ**: شمالی ہوا۔
شِمَالٌ: بایاں۔
وَکَاْ تَشْتَمِلُ اِشْتِمَالَ الْیَھُوْدِ: یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو اور دونوں طرف لٹکتا رہے اسکو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکا لیتے ہیں
نَھٰی عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ: اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا یعنے کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لینا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)۔
لَا یَضَعُ اَحَدُکُمْ اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ شَمَالًا: اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ ہو بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اسکے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کرلے)۔
مَا ھٰذَا الَّا اشْتِمَالٌ: یہ اشتمال کیسا ہوا (یہ ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے الٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لئے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لئے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اسکو صرف ازار کرلے۔ یا انہوں نے اشتمالِ صماء کیا ہوگا اس لئے ان پر انکار کیا)۔
نَھَی الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةً فِیْ حَوَاشِیْھَا: اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنے دونوں کناروں پر سرا ہو)۔
مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ: بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے۔
فَیُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ: پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنے دوزخ کی طرف۔ ایک روایت میں **یُؤْخَذُ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ** ہے یعنے داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کرسکے گا۔
شَمَالٌ: بہ فتحہ شین اُتر جس کے مقابل دکن ہے۔
اَشْیَطَانٌ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ: شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔
حَتّٰی لَا یَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا یُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ: اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو۔ ایک روایت میں **حَتّٰی لَا یَعْلَمَ یَمِیْنُہٗ مَا یُنْفِقُ شِمَالُہٗ** ہے۔ یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے۔
اَلشَّمْلَةُ الَّتِیْ اَخَذَھَا غَالٌّ: وہ شملہ جو اس نے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا آگ ہوجائے گا (قیامت کے دن اسکو جلائے گا)۔
اَسْاَلُکَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ: میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہوجائے (پریشانی دور ہو)۔
وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ: اسکے پریشان کام ایک جگہ کردیے گا۔
وَجَمِیْعُ شَمَائِلِہٖ: اس کی ساری عادتیں

Marfat.com

اخلاق شِمال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت۔

یُعْطِی صَاحِبَ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِیَمِیْنِہٖ وَالْمُلْکَ بِشِمَالِہٖ۔ جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی۔

اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ یَشِیْجُ الشِّمَالَ بِیَمِیْنِہٖ (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بُنا کرتا تھا (یعنے جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے۔

بِقَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا شَمَامِیْلُ۔ ایک گاؤں میں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ملک میں ہے)۔

اَضْحٰی وَھُوَ مَشْمُوْلٌ۔ صاف پانی پتھریلی زمین میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو۔

شَمْلِیْلٌ۔ ہلکی تیز رَو اونٹنی۔

بَارَکَ فِی شَمْلِھِمَا۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد نصیب کرے۔ یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو نکاح کے بعد دعا دی)۔ ایک روایت میں شَمْلَتَیْھِمَا ہے یعنے ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے۔ شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں۔ اس صورت میں یہ آپ کا معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں کے تولد کی خبر دے دی)۔

فَرَّقَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ۔ اللہ اس کی دلجمعی کو پریشان کردے (یہ بددعا ہے اور جمع اللہ شملتہٗ نیک دعا ہے۔ تو شمل اضداد میں سے ہے یعنے مجموعہ اور پریشان دونوں معنوں میں آتا ہے)۔

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِہٖ۔ بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہوا کہ اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)۔

ذُوالشِّمَالَیْنِ۔ عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا، وہ دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے۔

شَمْلَھُمُ الْبَلَاءُ۔ ان پر بلا عام ہوگی۔

مِنْ سَعَادَۃِ الرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ یُعْرَفُ بِشِبْہِ خَلْقِہٖ وَخُلُقِہٖ وَشَمَائِلِہٖ۔ آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)۔

ذَھَبَ الْقَوْمُ شَمَالِیْلَ۔ لوگ متفرق ہوکر چل دیئے۔ شَمَالِیْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں

شَمْشَمٌ۔ چھوٹی تلوار۔

شَمْشَمٌ یا شَمْشَمِیْلٌ۔ سونگھنا۔

شُمَّمٌ۔ تکبر، غرور، بلندی۔

تَشْمِیْمٌ۔ سنگھانا۔

اِشْمَامٌ۔ سرا ٹھا کر چلنا، تھوڑا سا تکبر کرنا، بو دینا۔

تَشَامٌّ۔ ایک دوسرے کو سنگھانا۔

اِشْتِمَامٌ۔ سونگھنا۔

اِسْتِشْمَامٌ۔ سونگھنے کی خواہش کرنا، جھینکنا۔

یُخَیِّلُ مِنْ کِبْرِہٖ اَنْ لَّا یَرَاہُ اَحَدٌ۔ جو شخص غرور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ شَمَمٌ کا معنی ناک کان بلند اور اوپر سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا۔

شُمُّ الْعَرَانِیْنِ۔ بلند بینی (یعنے شریف النفس

Marfat.com

عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)۔

شَمَخَ بِأَنْفِهٖ۔ اپنی ناک چڑھائی (یعنے غرور کیا، اپنے تئیں بڑا سمجھا)۔

اَخْرُجْ اِلَيْهِ فَاَشَامُّهٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ۔ میں عمرو ابن عبدوُد کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھیوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے ــــ یہ عمرو بن عبدوُد عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا کدا کر آگیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ آپ نے حضرت علیؓ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خداداد تھی۔ ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگ حیران رہ گئے۔ اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لاکر ڈال دیا)۔

شَمَمْنَاهُمْ ثُمَّ شَمَمْنَا هُمْ۔ ہم نے ان کو سونگھا (یعنے ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے، ان کو لے ڈالا۔

اَشِمْنِيْ وَكَفَّ تَنْهٰى (آنحضرتؐ نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنے وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (مُنہ) اس کو ذرا سا تراش دے، بالکل جڑ سے مت کاٹ)۔

وَكَمْ شَمَمْتُ مِسْكَةً۔ میں نے مشک سونگھی۔

فَاَشُمُّهٗ۔ میں اس کو سونگھوں۔

شُمَّ سَيْفَكَ لَا تُفْجِعْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ حضرت رسول خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں

عہ ایک روایت میں اُخْرُجْ اِلَيْهِ وَشَامَّهٗ ہے یعنے اسکے پاس جا اس کو آزما تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ہوگا۔ ۱۲ منہ

کر لیجئے ہم کو مت ستائیے۔

وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّشُمُّ رِيْحَهَا۔ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔

اِشْمَام۔ خفیف حرکت دینا۔ اخیر کے حرف کو اپنے صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں۔

باب الشین مع النون

شَنْءٌ۔ یا شَنْأٌ۔ یا شُنْأٌ۔ یا شَنْئٌ۔ یا مَشْنَأٌ۔ یا مَشْنَاءٌ۔ یا مَشْنُوْءَةٌ۔ یا شَنْآنٌ۔ یا شَنَانٌ کینہ رکھنا، دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ۔

شَنْءٌ بِحَقِّهٖ۔ اسکے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا۔

شَنِيْءٌ۔ ناپسند ہوا۔

شَنَاءَةٌ۔ نکالنا۔

تَشَانُؤٌ۔ بُغض رکھنا ایک دوسرے سے۔

عَلَيْكُمْ بِالْمُشَنِّئَةِ النَّافِعَةِ التَّلْمِيْنَةِ۔ تم اپنے اوپر ہر برہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے، قیاس کے موافق مَشْنُوْءَةٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَةٌ اور مَوْطُوْءَةٌ میں مَقْرِيْئَةٌ اور مَوْطِيْئَةٌ کہنا درست نہیں ہے۔

كَشَنُوْءٍ مِنْ طُوْلٍ۔ لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے۔

وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْغِيَنِيْ۔ وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے۔

يُوْشِكُ اَنْ يُّرْفَعَ عَنْكُمُ الطَّاعُوْنُ وَيَفِيْضَ عَلَيْكُمْ شَنَانُ الشِّتَاءِ قریب ہے کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جاڑے

Marfat.com

سردی تم پر بہر آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے (جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لئے اس کو شتآن کہا۔ بعضوں نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے)۔

اِنَّ شَانِئَكَ۔ تم سے بغض رکھنے والا۔

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ۔ شنوءہ کے مردوں کی طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ۔ تیرے دشمن کا باپ نہیں ہے (یعنے وہ حرام زادہ ہے)۔

وَاللّٰهُ شَانِئُ كُلِّ شَمَّالٍ۔ اللہ اسکے کاموں سے بغض رکھتا ہے (اسکے اعمال کو ناپسند کرتا ہے)

شَنَآنُ الْمَقَامِ بِعَلَّةٍ۔ مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا۔

شَنَبٌ: دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے ہونا۔ دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کہ سسی میں ہوتی ہے

صَلِيْحُ الْفَمِ اَشْنَبُ۔ آنحضرتؐ کا دہن کشادہ اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے۔

شَنُوْءَةٌ نام ہے۔

شَنَجٌ: کھچ جانا، منقبض ہونا، اکڑنا۔ (سردی سے جو یا آگ چھونے سے)

تَشْنِيْجٌ۔ کھینچنا، اکڑانا۔

اِنْشِنَاجٌ۔ اکڑنا، سکڑنا تَشَنُّجٌ کا بھی یہی معنی ہے یعنے پٹھوں کا کھچ جانا، ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَكُفُّ ضَارِعٌ۔ جب آنکھ بند ہو جائے اور انگلیاں کھچ جائیں (یعنے موت قریب آگئی)۔

مَثَلُ الرَّجِيْعِ كَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ عَلَيْهَا مَاءً كَبَتْ وَاِنْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَشَنَّجَتْ وَيَبِسَتْ۔ ناطے رشتے کی مثال پرانی مشک کی طرح ہے اگر تو اس پر پانی ڈالتا رہے تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں سے اگر ملتا جلتا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ سوکھ کر مرجاتا ہے)۔

اَمْنَعُ النَّاسِ مِنَ السَّرَاوِيْلِ الْمُشَنَّجَةِ ہیں لوگوں کو ایسے پائجاموں سے منع کرتا ہوں جو سکیڑے جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں جو جوتے اور موزے پر آگریں، آدھا پاؤں چھپالیں ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے (ہمارے زمانہ میں عموماً لوگوں نے ایسے ہی پائجامے اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت کرے)

شَنَاحٌ: لمبا، موٹا، اونٹ۔

تَشْنِيْحٌ۔ طعن کرنا، برائی کرنا، معنی تَشْنِيْعٌ

شَنْجَبٌ: پہاڑ کی چوٹی۔

ذَوَاتُ الشَّنَاخِيْبِ الصُّمِّ۔ بڑے اونچے چوٹیوں والے، ٹھوس۔ یہ جمع ہے شُنْخُوْبٌ کی۔

شَنْخَفٌ: لمبا۔

شَنْخِيْفٌ۔ موٹا۔

اِنَّكَ لَشَنْخَفٌ۔ تو بڑا لمبا آدمی ہے۔

شِنْخَفٌ۔ حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں شِنْخَبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

شَنَقٌ: حَمَلُوْهُ عَلٰى شَنَقٍ مِّنَ لِيْفٍ (سعد بن معاذؓ کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا۔ خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت ہے۔

Marfat.com

شَنَارٌ: سخت عیب بڑی بے شرمی۔
كَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِيْهِ نَارٌ۔ یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی۔ شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنے عیب اور بے عزتی، بے شرمی، بے آبروئی۔

شَنَّ عَلَيْهِ۔ اس پر عیب لگایا۔

شَنْشَنَةٌ: گوشت کا ٹکڑا، خلق بلیعت، عادت، خصلت۔
شَنْشَنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ۔ یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنے ان میں اخزم کی خصلت آگئی۔ ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مرگیا تو اسکے بیٹوں نے اپنے دادا یعنے ابو اخزم کو خوب مارا اس وقت ابو اخزم نے یہ شعر کہا:
اِنَّ بَنِیَّ زَمَلُونِی بِالدَّمِ ۔ شَنْشَنَةٌ اعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ
میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی۔ ایک روایت میں شَنْشَنَةٌ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ (یہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنے ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آگئی)۔

شَنْظَرَةٌ۔ گالی دینا، بدخلقی، بدالطواری۔
اَلشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ۔ دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بدخلق سخت گو یعنے کج خلق، فحش بکنے والا۔
ثُمَّ تَكُوْنُ جَرَاثِيْمُ ذَاتُ شَنَاظِيْرَ۔ پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہوجاتی ہے دُمبے دور تک جاتی ہیں۔ ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِيْرَ ہے یہ جمع ہے شَنْظُوْرَةٌ کی یعنے پہاڑ کی دُم جو خاک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے۔

شَنْعٌ۔ عداجدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا۔
شَنَاعَةٌ۔ قباحت، برائی۔
تَشْنِيْعٌ۔ برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا۔
وَعِنْدَكَ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشَنَّعَةٌ۔ ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی۔
مَشْنُوْعٌ شَنِيْعٌ یا اَشْنَعُ یا مُشَنَّعٌ۔ برا منظر۔
شَنَّعَ الرَّجُلُ۔ کپڑا اٹھایا مستعد ہوا۔
اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی تیز چلی۔
شُنُوْعٌ۔ برائی، قباحت۔
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ۔ ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے۔
مُشَنِّعٌ۔ وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے۔

شَنَفٌ: تعب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے۔
شَنَفٌ۔ برا جاننا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا۔
شَنَفٌ۔ کان کے اوپر کی بالی اور نیچے کی بالی کو قُرط کہتے ہیں۔
تَشْنِيْفٌ۔ بالی پہنانا۔
فَاتَّهَمُوْهُ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ۔ وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اسکے دشمن ہوگئے (یعنے ابوذر کے ان کے اسلام لانے کی وجہ سے)۔
مَالِيْ اَرٰى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا لَكَ۔ مجھ کو کیا ہوا۔ میں دیکھتا ہوں تیرے قوم والے تیرے دشمن بن گئے۔ تجھ کو برا سمجھنے لگے۔
كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الضَّحَّاكِ وَعَلَيَّ شَنْفٌ ذَهَبٌ فَلَا يَنْهَانِيْ۔ میں ضحاک پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے۔ مجمع البحرین

Marfat.com

میں ہے کہ شَنَفٌ وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہو اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے۔

شَنْقٌ: کھینچنا، اوپر اٹھانا، ڈاٹ لگانا، ہجوم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا۔

شَنَقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا۔

تَشْنِیْقٌ۔ کاٹنا۔

شِنَاقٌ۔ تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں۔

لَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ۔ نہ شناق ہے نہ شغار۔ شغار کا بیان تو اوپر گذر چکا۔ شناق اور شنق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دسویں اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لاشناق کا یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے۔

قَدْ اَشْنَقَ۔ اس پر ایک بکری واجب ہوئی۔ یعنے پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں:۔ هُوَ مُعْضِلٌ۔ پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں۔

شَالَ لِفَنِیْ۔ یعنے اپنا مال میرے مال میں ملا دے، تاکہ زکوٰۃ ہلکی ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملا دینا چاہیے نہ چھپا دینا نہ شناق۔

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ (آنحضرت رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا، وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسّی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اسکو شِنَاق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں: شَنَقَ الْقِرْبَةَ، اَشْنَقَ الْقِرْبَةَ یعنے مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)۔

اِنْ اَشْنَقَ لَهَا خَرَمَ۔ اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا۔

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ النَّبِیِّ عَامَ۔ قصواء آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اوپر سر اٹھانے کے لئے۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَنَزَبَتْ فَشَنَقَ لَهَا۔ آنحضرت سب سے پہلے نمودار ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی۔

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَأْسَهٗ حَتّٰى كُتِبَتْ لَهٗ۔ وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لئے لکھ لیا گیا۔

عَثَرَتْ بِیْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِحَبْوَبَةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی بھڑکر دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مارا دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)۔

وَفِی الذِّرَاعِ صَخْمٌ الْمَنْكِبَيْنِ شَنَاقٌ زرہ پہن کر بھاری مونڈھوں والا لمبا ہوتا ہے۔

اَخْضَرُ الطَّيْرِ اِلَّا الشَّنَقَاءَ۔ سب پرندوں

Marfat.com

کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں۔

شَنٌّ: تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا ہر طرف سے حملہ کرنا۔

اِشْنَانٌ۔ پرانا ہونا ہر طرف سے حملہ کرنا۔

تَشَنَّنٌ۔ سوکھ جانا، سمٹ جانا، پرانا ہونا۔

شَنَانٌ۔ بغض اور عداوت۔

شَنَانٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِّسَ فِي الشِّنَانِ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے **شَنٌّ** اور **شَنَّةٌ** کی یعنی پرانی مشک۔

فَقَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ۔ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی۔

فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ۔ ایک پرانی مشک پانی سے وضو کیا۔

لَا يَنْفَدُ وَكَا يَتَشَنَّنُ۔ قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اس کو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)۔

إِذَا اسْتَنَّتِ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللهِ فَابْلُلْهُ بِالْإِحْسَانِ إِلَى عِبَادِهٖ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنے قبض) کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اسکو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوقِ خدا پر رحم و شفقت اور ان کو راحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے)۔

ف صوفیہ کی اصطلاح میں اس حالت کو قبض کہتے ہیں اور جب عبادت میں خوب مزہ آتا ہے اللہ تعالیٰ سے خوب الفت اور محبت کی حالت ہوتی ہے، دل کشادہ ہوتا ہے اسکو بسط کہتے ہیں ۱۲ منہ

إِذَا حُمَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَسُنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے (صغرا دی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا، اطبار کے نزدیک بھی بیحد مفید ہے) نہایہ میں ہے کہ **سَنٌّ** متفرق طور سے پانی ڈالنا اور **صَبٌّ** اکیساں پانی بہانا۔

كَانَ يَسُنُّ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِهٖ وَلَا يَشُنُّهٗ عبداللہ بن عمرؓ اپنے منہ پر ایکبارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا۔ مشہور روایت **سَنَّهٗ عَلَيْهِ** ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السنن میں گذر چکا **فَلْيَسُنُّوا الْمَاءَ وَلْيَسُنُّوا الطِّيْبَ**۔ پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنے بہاؤ میں) اور خوشبو لگائیں۔

إِنَّهٗ أَمْرَهٗ أَنْ يَشُنَّ الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوِّحِ۔ آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا کہ بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

إِتَّخَنَ نُمُوْهٗ وَرَاءَ كُمْ ظِهْرِيًّا حَتّٰى شُنَّتْ عَلَيْكُمُ الْغَارَاتُ۔ تم نے اسکو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَكَا تَشَنَّنٌ۔ بعضے نسخوں میں ایسا ہی ہے۔ اور صحیح **كَا يَتَشَنَّنُ** ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

لَقَعْقَعُ بَيْنَ رِحْلَيْهِ بِشَنٍّ۔ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ، يَا شِيَابٌ۔ خلط کرنا، ملا دینا، جیسے

Marfat.com

تَشُوْبُ ہے۔ اِنْشِیَابٌ اور اِشْتِیَابٌ مل جانا۔
شَوَائِبُ۔ آفتیں، برائیاں، عیب جیسے نَوَائِبُ ہے۔
کَہ شَوْبٌ وَّکَدَرٌ وَّبٌ۔ خرید فروخت میں آمیزش اور ملاوٹ درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔
تَیْسَہَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ۔ تمہاری خرید فروخت (سودا گری) میں قسم کھانا اور بیکار باتیں بننا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سودا گران باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سودا گری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی)۔
ثُمَّ شُبْتُہٗ مِنْ مَاءٍ بِئْرِنَا۔ پھر میں نے اس میں اپنے کنوئیں کا پانی ملایا۔
لَغُبَیْثٌ۔ نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔
اَرَی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ۔ میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ۔ گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔
فَشُوْبُوْا بَیْعَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ۔ اپنی بیع کھوج میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تاکہ بیکار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہو جائے)۔
شُوْبُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ تَکْفُرْ عَنْکُمْ ذُنُوْبُکُمْ۔ (سود اگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالا کرو تاکہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔
غَیْرُ مَشُوْبٍ حَسَبُہٗ۔ آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔
مَالَہٗ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ۔ اس کے پاس نہ شور ہا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد۔
شَوْبَۃٌ۔ مکر و فریب۔
لَیْلَۃُ الشَّیْبَاءِ۔ مہینہ کی آخری رات۔
شَوْحَطٌ۔ ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔
ضَرَبَہٗ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ۔ شوحط کی ٹیڑھے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔
شُوْذٌ۔ تَشْوِیْذٌ۔ ڈوبنے کے قریب ہونا، گیر لینا، عمامہ باندھنا۔
مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ۔ عمامہ اسکی جمع مَشَاوِذ ہے
اَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْمَشَاوِذِ وَ النَّسَاخِیْنِ۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کر لیں۔
شَوَرٌ یا شِیَارٌ یا شِیَارَۃٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَۃٌ۔ چننا، نکالنا۔
شَارَ الدَّابَّۃَ شَوْرًا وَّ شِوَارًا۔ جانور کو سوار ہو کر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لئے۔
شَارَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ موٹے ہو گئے۔
تَشْوِیْرٌ۔ جانور کو چلانا امتحان کے لئے۔ کسی سے بیٹری کا کام کرنا، شرمندہ کرنا، اشارہ کرنا، بلند کرنا۔
مُشَاوَرَۃٌ۔ مشورہ لینا دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے اِسْتِشَارَۃٌ ہے۔
تَشْوِیْرٌ۔ شرمندہ ہونا۔
اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ شُوْرَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیئت اچھی تھی۔
شُوْرَۃٌ۔ جمال اور حسن یہ شَوْرٌ سے ہے بمعنی عرض کرنا، پیش کرنا، ظاہر کرنا۔
عَلَیْہِ شَارَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اس کی شکل اور صورت اچھی تھی لینے خوبصورت، خوش وضع تھا۔

Marfat.com

كَانُوْا يَتَحَلَّوْنَهٗ عِيْدًا وَ يَلْبَسُوْنَ نِسَاءَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَ شَارَتَهُمْ۔ عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے کپڑے۔

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں۔ بعضے تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں۔ شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں۔ مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اَنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا لِّيَشُوْرَهٗ۔ وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لئے۔

مِشْوَار۔ نخاس جہاں جانور بکتے ہیں۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے۔ (یعنے میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے اپنے تئیں آگے کرتے۔ بعضوں نے کہا دوڑ تے اور ہلکے ہوجاتے اپنی قوت دکھلانے کے لئے یہ شُرْتُ الدَّابَّةَ سے نکلا ہے یعنے میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لئے اس کو دوڑایا)۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى عُرُلِهٖ۔ طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کے لئے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنے بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)۔

عُرْلَة۔ قلفہ کو کہتے ہیں یعنے وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے۔

اَنَّهٗ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ۔ بہت اسباب خانہ داری کا لایا۔

تَذَاكَوْا بِجَبَلِ لِبْخَارَ عَسَلًا۔ ایک رتی میں لشکا شہد جمع کرنے کے لئے۔

شَارَ الْعَسَلَ يَا لِشْتَارَ۔ یعنے شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا، چُنا۔

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة۔ صلاح دینا، رائے دینا، اشارہ کرنا۔

خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ وَ اَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اس کی تمام عورتوں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں۔ وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنے آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)۔

وَاَشَارَ بِقَلْبِهَا۔ آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنے جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ۔ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو اس نے خیانت کی)۔

وَاَمْرُكُمْ شُوْرٰى۔ تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خودرائی اور خودسری شیطانی حرکت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ

Marfat.com

یا رئیس کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکر ہو سکتا ہے۔ جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی۔

اَلْخِلَافَةُ شُوْرٰی بَیْنَ هٰؤُلَآءِ۔ خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمرؓ نے مرتے وقت وصیت فرمائی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا۔ اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو۔ ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور پاک نفس سردار کو برا کہیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہو سکتے۔ مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا الصالحون لہٰذا الامر سعید بن زید وانا فخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمرؓ کی پاک نفسی اور خدا ترسی کی ہوگی)۔

شُوْرَة۔ شرمندگی۔

كَانَ يُشِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)۔

فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنْ ضَعْ يَدَكَ۔ نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)۔

اَبْدٰى اللّٰهُ شَوَارَكَ۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا ستر کھول دیا۔

يَحْسَبُ اِمْرَءٌ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّشْتَارَ اِلَيْهِ۔ آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص بعضے بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)۔

شَوْشَ: کنکھیوں سے دیکھنا، تکبر یا غصہ کی راہ سے۔

جیسے نَشَّا وُشٌ ہے شَوْشٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا۔

اَسْفَعُ شُوْشٌ کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں۔

وَبِمَا رَاَيْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَنْشَاوُشُ يَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا۔ کبھی میں نے ابوعثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کر کے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں۔

Marfat.com

شُوشٌ جمع ہے اَشوشٌ کی یعنے لڑائی کے پہلوان۔
تَشْوِیشٌ۔ ملا دینا۔
تَشَوُّشٌ۔ مل جانا۔
شَوَاشٌ۔ اختلاف۔
شَوْصٌ: ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، ملنا، چبانا۔
شَاصَ السِّوَاکَ۔ مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی۔
کَانَ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ۔ آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی طرف لاتے۔ اصل میں شَوص کے معنے دھونے کے ہیں۔
اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاکِ۔ لوگوں سے بے پرواہ رہو یعنے کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہو (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو)۔
مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعَلُوْصَ۔ جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بدھنی کے درد سے محفوظ رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی ملنا، رگڑنا اور مَوْصٌ۔ دھونا۔
شَوْطٌ: دوڑ یا حد تک ایک پھیرا کرنا۔
شَوْطًا شَوْطًا ایک ایک پھیرا جیسے طَلْقًا طَلْقًا ہے۔
رَمَلَ ثَلٰثَۃَ اَشْوَاطٍ۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا۔ (یعنے مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوتے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں)۔
اِنَّ الشَّوْطَ بَطِیْنٌ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا تَعْرِفُ بِہٖ صِدْیْقَکَ مِنْ عَدُوِّکَ۔ ابھی پھیرا لمبا ہے (یعنے زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست و دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا)۔
شَوْط۔ مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جو نہی کی حدیث میں ہے۔
طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ۔ خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے۔
شُوَاظٌ۔ آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔
اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَسَا قَھُمْ شُوَاظٌ اِلَی الْمَحْشَرِ۔ جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا۔
طَبْعُہٗ شَوَاظٌ۔ وہ بڑا چڑچڑا ہے آگ بھبوکا ہے۔
شَوْعٌ یا شُوعٌ۔ اُڑنا، گرد آلود ہونا۔
شُعْ شُعْ۔ بال لیے کر۔
شُوعُ الْفَرَسِ۔ گھوڑی کا ایک سمارہ سفید ہے
ھٰذَا شُوعٌ ھٰذَا۔ یہ اسکے بعد پیدا ہوا۔
شُوفٌ: جلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا۔
اَشَافَ عَلَیْہِ۔ اس پر برآمد ہوا۔
اَشَافَ مِنْہُ۔ اس سے ڈرا۔
تَشَوُّفٌ۔ آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا۔
شِیَافٌ۔ جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں۔
اَنَّھَا شَوَفَتْ جَارِیَۃً فَطَافَتْ بِھَا دَ فَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِیْدُ بِھَا بَعْضَ فِتْیَانِ قُرَیْشٍ

Marfat.com

ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھر ایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعضے جوانوں کا شکار کر لیں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں)۔

شَیَّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ۔ آراستہ ہوا۔

تَشْوِیْفٌ لِلْخُطَّابِ۔ پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی۔

وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِہٖ اِذَا اَشَافَ

آدمی کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اسکے سامنے آجائے (مال دولت یا خوبصورت عورت اور اس وقت پروردگار کا ڈر کے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بچہ دادی یوں تو ہیں معتقد نہیں کسی شیخ وشاب کا)۔

مُتَشَوِّفٌ لِشَیْءٍ۔ کسی چیز کا انتظار کرنے والے، اس کی امید رکھنے والے، زمانۂ حال کے محاورہ میں شَوْقٌ دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

شَافَ یَشُوْفُ شَوْفًا۔ دیکھا، دیکھتا ہے، دیکھے۔

اَلنِّسَاءُ یَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں۔

شَوْقٌ: رغبت کرنا، شوق کرنا، برانگیختہ کرنا، اُبھارنا۔

شَاقَ الْقِرْبَۃَ۔ مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

شَائِقٌ۔ عاشق اس کی جمع شُوْقٌ ہے۔

قَلْبٌ شَیِّقٌ۔ مشتاق دل۔

شَوْلٌ، کانٹا لگنا۔

شَاکَۃٌ اور شِیْکَۃٌ۔ کانٹوں میں گرنا، کانٹا لگنا۔

فَاکَ شَوْکًا۔ اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوئی۔

شِیْکَ الْجَسَدُ۔ بدن پر سرخی نمودار ہوئی۔

شَاکِیَ الذَّیْ۔ پستان اُبھر آئے۔

شَوْکَۃٌ۔ ہتھیار کا نوک تیزی لڑائی میں کنی اور بہادری

اَنَّہٗ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (شوکہ سرخ بادہ جو غلبۂ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا شِیْکَ فَلَا انْتَقَشَ۔ جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے۔

لَا یُشَاکُ الْمُؤْمِنُ۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنے کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالےٰ اسکے بدل اسکو اجر و ثواب دیتا ہے)۔

حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا۔ یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اسکے بدن میں لگے۔

غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ۔ بے ہتھیار والی۔

تَرَکْتُ بَعْدِیْ عَدُوًّا کَبِیْرًا ذَا شَوْکَۃٍ شَدِیْدَۃٍ۔ میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں۔ (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو)۔

ھَلُمَّ اِلٰی جِھَادٍ لَا شَوْکَۃَ فِیْہِ۔ اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنے حج جیسے دوسری روایت میں ہے الحج جہاد کل ضعیف یعنے حج ہر ناتواں ضعیف کا جہاد ہے)

اُرِیْدُ اَنْ اُدَاوِیَ بِکُمْ دَاءً وَاَنْتُمْ دَاءٌ فِیْ کَنَائِنِ الشَّوْکَۃِ بِالشَّوْکَۃِ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّ صَلَعَھَا مَعَھَا۔ (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی

Marfat.com

شخص کا نٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسکے ساتھ ہے۔

شَوْكَةُ الْعَقْرَبِ۔ بچھو کا ڈنک

شَمُولٌ یا شَوْكَانُ یا شَوَالٌ۔ اوپر اٹھانا یا اٹھنا۔

شَالَتْ نَعَامَتُهُ۔ مرگیا یا اس کا غصہ تھم گیا۔

نَعَامَة۔ قدم یا تلوہ۔

شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ۔ وہ متفرق ہوگئے یا اپنے مکانات خالی کر گئے۔

صُنَاوَلَةٌ۔ نیزہ بازی۔

اِسْالَةٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے۔

شَالٌ۔ روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے۔ اس زمانہ میں عرب لوگ شُلّ کی جگہ شِیْل کہتے ہیں، یعنے اُٹھا۔

شِیلُوا۔ اٹھاؤ۔

فَهَجَمَ عَلَيْهِ شَوَائِلُ لَهُ فَسَقَاهُ مِنْ اَلْبَانِهَا۔ اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اسکے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلا یا (نہایہ میں کہ شَوَائِل جمع ہے شَائِلَة کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اسکے حمل پر سات مہینے گذر چکے ہوں)۔

فَاُتِیَ بِشَائِلٍ۔ بکریوں کا ایک گلّہ ان کے پاس لائے۔

شَائِلٍ بِرِجْلِهَا۔ دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے۔

فَكَاتَكُمْ بِالسَّاعَةِ نَحْوٌ وُكَمْ حَدُّ وَالنَّارِ اٰجِرِ بِشَوْلِهِ۔ تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جارہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دُوم اٹھائے رہتی ہیں ہانکے لئے جاتا ہے۔

شَوْل جمع ہے شَائِلَة کی برخلافِ قیاس جیسے شُوَّال اور شُیَّل جمع ہیں شَائِل کی۔

شَوَال۔ ٹوکر اگوئی، بوری۔

اَتٰى هَرَقْلَ وَقَدْ شَالَتْ لَعَامُهُمْ۔ وہ ہرقل پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہوگئے تھے یا مرگئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے

نَعَامَة۔ جماعت۔

تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ شَوَّالٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ فرما کر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے۔ کیونکہ شَوَّال اِشَالَة اور شَوْلٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں۔ بعضوں نے کہا شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دُمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنے فرکی خواہش سے)۔

اِنَّمَا سُمِّيَتْ شَوَّالًا لِاَنَّ فِيْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھا لئے جاتے ہیں (یعنے معاف ہوجاتے ہیں۔ رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہوجاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)۔

شُؤْمٌ: نحوست، بدبختی، اصل میں شُوْمٌ ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان کردیا۔

اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ اگر نحوست کوئی چیز ہوتو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے

Marfat.com

میں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے۔ وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے۔ آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ و تاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے، جیسے ابوداؤد کی حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہو گئی۔ آپ نے فرمایا ایسے بُرے گھر کو چھوڑ دو۔ عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں سُست اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے۔ امام مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے۔ ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو، نافرمان اور شریر ہو)۔

شَامَة و طَفِیْل۔ کہ دو پہاڑوں کا نام ہے۔

حَتّٰی مَرَّتْ شَامَۃُ اُخْتُہٗ بِشَامَۃٍ۔ (ابوطلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر اور نہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)۔

کَانَتْ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ شَامِیَّۃٌ۔ آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک جبہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنے روم کا بنا ہوا شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا۔

شَوْشَبِیْر: کلوخی یا رائی یا لحم۔

اَلشُّوْشُبِیْرُ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔ کلوخی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا۔

شَوْہَۃٌ یا شَوْہَۃٌ۔ قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ناظر لگانا، ہولناک مائل ہونا۔

تَشْوِیْہٌ۔ بدشکل بنانا، قبیح کرنا۔

تَشَوُّہٌ۔ قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بنانا۔

اَرَاَیْتُکِ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ شَوْہَاءُ اِلٰی جَنْبِ قَصْرٍ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو ایک خوبصورت عورت ہے۔

شَوْہَاء۔ بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے۔

شَوْہَاء۔ چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں۔

شَوَّہَ اللّٰہُ خُلُوْقَکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے خلق کشادہ کر دے۔

شَاہَتِ الْوُجُوْہُ (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس حملہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہاء کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بتراء کہتے ہیں)۔

شَاۃُ الْوَجْہَۃِ۔ اس کا منہ قبیح ہوا یعنے بھدے منہ۔

اَتَشَوَّہْتَ عَلَیَّ قَوْمِیْ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لِلْاِسْلَامِ۔ کیا تو بھدے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی۔

Marfat.com

(آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

اَشْوَہ۔ جس کی نظر تیز لگتی ہو۔

شَاۃُ الْبَصَرِ اور شَاھِی الْبَصَرِ۔ تیز نگاہ والا۔

لَا تُشَوِّہْ عَلَیَّ۔ مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا۔

اَبُوْشَاہ۔ ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شَاۃٌ۔ بکری۔ اصل میں شَوْھَۃٌ تھا اس کی جمع شِیَاہٌ آتی ہے اور تصغیر شُوَیْھَۃٌ یعنے چھوٹی بکری۔ شاہ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ۔

اِنَّ اَخْنَعَ اَسْمَاءِ مَنْ تُسَمّٰی شَاھَانِ شَاہ یا شَاہِ شَاہ۔ بدترین نام اللہ کے نزدیک شاہنشاہ ہے یعنے بادشاہوں کا بادشاہ کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے وہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اسکے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شاہنشاہ یا امیر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)۔

لَا تُشَوِّہْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔ میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنما نہ کر۔

سُئِلَ عَنِ الْمُشَوِّھِیْنَ فِیْ خَلْقِھِمْ قَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ اِمَاءَ ھُمْ نِسَاءَ ھُمْ فِی الطَّمْثِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرامکاری کی وجہ سے اولاد بدشکل بدہیأت پیدا ہوتی ہے)۔

شَذَۃ شَذَۃ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔

شَذَۃَ تِلْکَ الْحُمَیْرَۃَ الْمُنْتِنَۃَ۔ یہ بدبودار سرخی (یعنے حیض کا خون) چھی چھی۔

شَاۃُ زَنَان۔ حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔

مَاتَ وَاللّٰہِ شَاھَہْ۔ اس کا شاہ مرگیا۔ (یعنے شطرنج کا شاہ)۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَاھَہٗ مَا مَاتَ وَکَاَنَّہٗ قُتِلَ حالانکہ شاہ اس کا اللہ تھا۔ وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا۔ (بعضے علماء نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے سے کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا پیل یا ہاتھی یا وزیر مرگیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)۔

شَاھَدَ حج۔ شاہدہ مشہور رواج مصفی خون۔

اَرْضٌ مَشَاھَۃٌ۔ اس زمین میں ہڈیاں بہت ہیں۔

شَوِیٌّ: اصل میں شَوْیٌ تھا، بھوننا۔

شِوَاءٌ۔ بھنا ہوا گوشت۔

شَاوٍ۔ بھوننے والا۔

مَشْوِی۔ بھنا ہوا۔

تَشْوِیَۃٌ۔ بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشْوَاءٌ۔

اِشْوَاءٌ۔ بھن جانا جیسے اِشْوَاءٌ۔

کَانَ بَرِیْ اَنَّ السَّھْمَ اِذَا اَخْطَأَ کَفَدَ اَشْوٰی۔ جب تیر نشان پر نہ لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوٰی یعنے تیر نے کام نہیں کیا۔

شَوْھَۃٌ۔ سر کی کھلڑی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر یا ہاتھ پاؤں وغیرہ اس کا مفرد شَوَاۃٌ ہے یعنے جسم کا کوئی ٹکڑا۔

لَا تَنْقُضُ الْحَائِضُ شَعَرَھَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوَی رَأْسِھَا۔ حائضہ عورت کو غسل میں

Marfat.com

چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔

كُلُّ مَا أَصَابَ الصَّائِمَ شَوًى إِلَّا الْحِجَامَةَ روزے میں ہر آفت جو آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھا پی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بعض علماء کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ شَوًى مَا سَلِمَ لَكَ دِينُكَ۔ ہر چیز آسان ہے (یعنے ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں اسی دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ تکلیف رہے گی نہ تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِي الشَّوِيِّ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ وَاحِدَةٌ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

فِي الشَّوِيِّ الرَّبِيعِيِّ مُسِنَّةٌ۔ موٹی تازی بکریوں میں دو برس کی بکری دینا ہوگی۔

مَالِي وَ لِلشَّوِيِّ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تھا کہ میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام تعلق ہے (ان کا مذہب یہ تھا کہ تمتع کے لئے ایک بدنہ یعنے اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَعْيُ فَأَشْوَى۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں کیا۔ اور ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِيٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تُشَوِّي خَلْقِيَ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

يُطْعِمُهُمْ وَ نَعِيمُهُمْ وَ شَائِهُهُمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشين مع الهاء

شَهَّبَ: جلاڈالنا، رنگ بدل دینا۔ جیسے اَشْهَبَ ہے

اِشْهَابٌ: جلاڈالنا، فنا کر دینا، خراب کر دینا۔

شَهَبٌ۔ سپیدی سیاہی پر، یا سپیدی اور سیاہی ملی ہوئی

يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَدْ شَهَّبَ شَيْطَانُكُمْ يَا شَهْبَ يَا ذِلِّ۔ حضرت عباسؓ نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں يَوْمٌ أَشْهَبُ اور سَنَةٌ شَهْبَاءُ اور جَيْشٌ أَشْهَبُ یعنے سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ۔ (حدیث حدیبیہ آنحضرتؐ کی اتنا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سختی کے سال میں گھر سے نکلی۔ اصل میں شَهْبَاءُ اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

قَدْ تَبَيَّنَ أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنے آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسروں کو سنائے۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ أَنْ يَتَلَقَّيَهَا ہے یعنے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے، اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ

Marfat.com

نے کہا اس لئے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے۔ بعضوں نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اسکے پاس حاضر رہتے ہیں بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لئے مارا گیا بعضوں نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو عزت اور کرامت اسکے لئے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسْئَلَهَا۔ بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لئے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

يَأْتِيْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر قسم کھائیں مثلاً کہیں فلاں بہشتی ہے فلاں دوزخی ہے۔

يَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ۔ ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی کبھی گواہی پہلے ہوگی قسم بعد کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں ۔۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہوگیا ہے یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعضے حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے)

مَالَكُمْ اِذَا اَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخْرِجُ الْخَرَاجَ النَّاسِ اَنْ لَّا تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ فَاِنْ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ٹوکتے اور روکتے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمرؓ نے کہا پھر تو قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہو سکتے (حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ ہو گے۔ مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور اللہ پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے برا کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)۔

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ۔ جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں۔ لعن طعن سب وشتم گالی گلوچ ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہو سکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا۔ یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)۔

فَلْيَشْهَدْ ذَا عَدْلٍ۔ ایک پرہیزگار نیک

Marfat.com

شخص کو گواہ بنالے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی) یا نہ ہو وہ مرجائے اور اس کے وارث اس چیز کو کبھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)۔

شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ۔ تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا تو دو گواہ لا یا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ ہے ایک میں شُهُودُكَ فَيَمِينُهُ ہے مطلب وہی ہے۔

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ هَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے اسی سے مغرب کی نماز کو صَلٰوةُ الشَّاهِدِ کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے۔

أَمُتَهَوِّدٌ أَمْ مُتَنَصِّرٌ فَقَالَتْ مُتَهَوِّدٌ كَمُتَغَيِّبٍ (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)۔

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ۔ آنحضرت ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اسلئے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)۔

قَالَ نَعَمْ وَاَنَا لَهٗ شَهِيْدٌ۔ فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنے اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)۔

اَنَا فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ۔ میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جاکر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ۔ میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ۔ ہم کو اشہد باللہ کہنے یا قسم کھانے پر مارتے تھے (یا سنہ قسم کھانے کی عادت پڑجائے۔ یہ بُری عادت ہے جیسے بعضے لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر واللہ باللہ ثم باللہ خدا کی قسم اشہد باللہ کہا کرتے ہیں)۔

اَتَشْهَدُ عَلَيْهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیزگار ہوں میّت کے دشمن نہ ہوں)۔

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولوہ پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا) مغازی یعنے جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے۔

صَوْمُ الْمَرْاَةِ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ۔ عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل

Marfat.com

روزہ نہ رکھے اس لئے کہ خاوند کو تکلیف ہوگی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)۔

لَمْ یَدْعُ کُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدَ مَنْ حَضَرَہٗ۔ یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کرسکتا ہے اور رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اسکے اقرار پر دو گواہ کرکے پھر فیصلہ کرنا چاہئے)۔

لَا یَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دینگے)

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ۔ بہشت کی کنجیاں شہادت ہے۔

شَاھِدُ الصَّلٰوۃِ۔ جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سُنکر جماعت میں شریک ہونے کے لئے)۔

شَاھِدُ الصَّلٰوۃِ۔ جو لوگ نماز میں حاضر ہوں۔

فَتَوَضَّأْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰہُ ثُمَّ تَشَھَّدْ ثُمَّ اَقِمْ۔ پہلے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لئے تکبیر کہہ۔

شَاھِدُ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہونگے کہ انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)۔

شَھِدْتُ الدَّارَ۔ میں حضرت عثمانؓ کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا۔

فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ۔ اخیر رات میں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے (تھوڑا ہو یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لئے) مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اسکو شہید کا ثواب حاصل ہوگا۔ بعضوں نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لئے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے۔ بعضوں نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شہادت عطا فرمائے گا اگر شہادت اس کو نہ ملے (بلکہ اپنے بچھونے پر مرے یعنے شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)۔

فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائیگا تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ شَاھِدٌ عَلَیْنَا وَنَحْنُ شُھَدَاءُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَحُجَّتُہٗ فِیْ اَرْضِہٖ قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد سے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی

Marfat.com

مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں۔ (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

مَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيْدًا قَ مُسْتَشْهَدًا وَّ مَشْهُوْدًا۔ (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے، وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ وعلیٰ ابیہ السلام کی صفت بیان کی)۔

وَشَهِيْدُ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ۔ قیامت کے دن ہر گواہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَلَّ شُكْرُهُ الشَّوَاهِدُ سب تعریف اس پروردگار کو ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہوسکتا)۔

وَكَلَّ تَحْوِيْهِ الْمَشَاهِدُ۔ مجلسیں اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہوسکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)۔

شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ۔ میں اس بات پر مطلع ہوا۔

اَلشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ۔ جو شخص حاضر ہو وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔

ذُوالشَّهَادَتَيْنِ۔ دو گواہوں کے برابر۔ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی۔

شَهَّرَ: مشہور کرنا، ظاہر کرنا۔

شَهَّرَ سَيْفَهٗ۔ اپنی تلوار کھینچی مارنے کو۔

تَشْهِيْرٌ۔ مشہور کرنا۔

مُشَاهَرَةٌ۔ ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے مُعَاوَدَةٌ سالانہ تنخواہ پر۔

اِشْهَارٌ۔ مشہور کرنا، ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا۔

اِشْتِهَارٌ۔ مشہور ہونا۔

شَهْرٌ۔ مہینہ۔ شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ اسکی جمع ہے صُوْمُوا الشَّهْرَ وَ سِتَّةً۔ مہینہ کے شروع اور اخیر یا درمیان میں روزے رکھا کرو۔

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس زمانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے ــــ مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)۔

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے۔ فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں۔

شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ۔ عید کے دونوں مہینے (یعنے رمضان اور ذیحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ کو روزہ افطار کرلے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہوجاتا ہے)۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی۔ جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے

Marfat.com

جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لئے یا فخر اور غرور کے لئے پہنے۔

نَهٰى عَنِ الشُّهْرَتَيْنِ۔ دونوں شہرتوں سے منع فرمایا یعنے ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعضے لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ مکمل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)۔

خَرَجَ أَبِيْ شَاهِرًا سَيْفَهٗ رَاكِبًا رَاحِلَتَهٗ (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر نکلے یعنے اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لئے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے اور صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)۔

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلائے (حملہ کرے) تو اس کا خون ہدر ہے یعنے ضائع ہے اگر اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لئے مار ڈالے تو نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)۔

مترجم: تمام مہذب اقوام کے قوانین میں بھی ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظت خود اختیاری کہتے ہیں۔ یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

وَمَا تَتْلُو الشَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل۔

شَهْبَرٌ۔ مشہور۔

شَهْبَرُ بَادِ۔ ایران کا بادشاہ تھا۔

شَهِقَ یا شَهِيْقٌ یا شَهَاقٌ یا تَشَهَّقَ سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا، بدنظر لگانا

شَهِيْقٌ۔ گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں۔ جیسے نَهِيْقٌ ہے۔

فِيْ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شَاهِقٌ کی لمبی بلند اور مرتفع۔

فَتَشَهَّقَ ثَلٰثَ شَهْقَاتٍ۔ تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین ٹھسکے لئے۔

فَمَاتَ۔ بھر مر گیا۔

ذُوْ شَاهِقٍ۔ سخت غصیلا۔

شَهْلٌ: آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا۔ مگر زَرَقٌ یعنے نیلگونی سے کم۔ محیط میں ہے کہ شَهْلٌ یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی ملائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اس کو شُكْلَةٌ کہتے ہیں۔ شَهْلَاءُ مؤنث ہے اَشْهَلُ کا

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَلَ الْعَيْنِ آنحضرتؐ کی آنکھوں میں سُرخی تھی۔

مُشَاهَلَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا، جواب دینا۔

تَشَهَّلٌ۔ منہ کا پانی سوکھ جانا، حاجت برآنا۔

لَعَنَ اللّٰهُ شَهِيْلًا وَّاَكَّ مُنَافِ۔ اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے، بڑے دانت والے پر۔

شَهْمٌ یا شُهُوْمٌ۔ ڈرانا، ڈاٹنا۔

شَهَامَةٌ۔ مستعد، چالاک، ہوشیار ہونا۔

كَانَ شَهْمًا۔ آنحضرتؐ مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے یہی انسان

Marfat.com

کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذار دے اور کوئی کام پورا نہ ہو۔ شَہْمَۃٌ کی جمع شَہَامٌ ہے۔

اَلشَّھَامَۃُ ضِدُّھَا الْبَلَادَۃُ۔ شہامت کی ضد بلادت ہے یعنے کودن کند ذہن، احمق اور بے وقوف ہونا۔

شَھْوَۃٌ۔ خواہش کرنا، محبت رکھنا، آرزو کرنا۔

تَشْھِیَۃٌ۔ خواہش دلانا، ترغیب۔

مُشَاھَاۃٌ۔ مشابہت۔

اِشْھَاءٌ۔ خواہش پوری کرنا، نظر لگانا۔

تَشَھِّی۔ خواہش کرنا جیسے اِشْتِھَاءٌ ہے۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرِّیَاءُ وَالشَّھْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ۔ مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر تم پر دوگنا ہوں کاہے ایک تو ریا (یعنے دکھلانے اور شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لئے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لاٹھمی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغاباز درویش ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا، اس پر اصرار کرنا۔ مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَالْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ۔ دوزخ شہوتوں اور خواہشوں سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنے شہتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا رستہ کھل گیا۔ انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دبانا اور سخر کرنا انسانیت کے لئے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت، پہلا ایک کتا ہے دوسرا سور اور عقل بادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور بادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو موٹا کیا اور بادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے۔ **میں** سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور زور کر کے عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ یا اللہ تو اپنے فضل وکرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب نہیں ہو سکتا)۔

یَا شَھْوَانِیُّ۔ اے شہوت پر چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شَھَاوِیٰ آتی ہے۔

اِذَا اشْتَھٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ۔ جب تم میں کا بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنے کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرۂ جان ہیں اللہ ایسے

Marfat.com

حکیموں سے بچائے رکھے۔

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَائِیَۃٌ چاہنا، ارادہ کرنا۔

شَاءَ اللّٰہُ الشَّیْءَ۔ اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی۔

مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے۔

تَشْیِیْعٌ۔ برانگیختہ کرنا، ایک کام کرنیکی رغبت دلانا۔

اِشَاءَۃٌ۔ لاچار کرنا، مجبور کرنا۔

تَشَیُّعٌ۔ غصہ تھم جانا۔

شَیْءٌ۔ چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو بھی۔

اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ۔ ایک یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اسکے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ۔ یعنے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں ہے کہ واو زبان عرب میں جمع کے لئے ہے برخلاف ثم کے وہ جمع اور ترتیب کے لئے ہے تو جب ثم کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اسکے بعد پس شرک کے شبہہ سے احتراز ہو گیا)۔

لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔

فَلَا یَقْدِرُ بِھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ اگر چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اسکے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ اِن شاء اللہ فرمانا محض تبرک کے لئے ہے نہ شک کے طور پر اسی لئے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ ان شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مؤمن ان شاء اللہ برخلاف اسکے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ۔ یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے۔ ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور عقد کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں۔ کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا پس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور

Marfat.com

اس میں یہ حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لئے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوزخ والوں کے لئے عذب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے۔ چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں اسی طرح دوزخ والے بہشت سے مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک زور ایسا آئے گا کہ ہزاروں برس بعد سہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابدالآباد اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا۔ گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علما اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے نہ کہوں۔

وَاِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمُ لَاحِقُوْنَ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنے مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لئے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا)

هَيَّاَتْ شَيْئًا۔ ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی۔ مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا۔ حالانکہ وہ مر گیا تھا۔ ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی۔ انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر ایک بچہ کے بدل تو بچے اللہ نے عنایت فرمائے ـــــ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا ایہا الناس ان امیرکم امرنی ان العن علی بن ابی طالب فالعنوہ لعنۃ اللہ تعالیٰ اور مراد یہ تھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)۔

مَا تَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ قَزَعَةً وَكَانَ شَيْئًا۔ ہم آسمان میں نہ برادیکھتے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنے آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خوب پانی برسا)۔

وَكَانَ اَذَانٌ وَكَانَ قَيْنٌ۔ نہ اذان ہوتی نہ اور کچھ (جیسے الصلوٰۃ جامعۃ یا الصلوٰۃ ایہا الموٴمنون وغیرہ)۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں

Marfat.com

(لینے) ہمیشہ ملے جلے رہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبدشمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبدشمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنوکنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی۔ قریش اور بنوکنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو ہمارے سپرد کردو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک کلفت اور صعوبت اٹھائی)۔

فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ۔ اگر تو کچھ پائے (یعنی محاورہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ اپنے گھر کو) لوٹ آئے۔

لَا يُحْجِنُكَ فِيهِمَا شَيْءٌ۔ ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنی ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)۔

فَاِنَّ فِي أَعْيُنِهِمْ صِغَارًا شَيْئًا۔ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے (اکثر مدینہ والوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں لیعنی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے)۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے، گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اسکے تمام جسم کو دیکھنا درست رکھا ہے۔ بعضوں نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)۔

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا۔ تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمان کے قریب تھا)۔

حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ۔ یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگ گیں کے (یعنے اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا ہے)۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنے اس کو طلاق نہیں سمجھا)۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی)۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ ایک اللہ کی کتاب یعنے قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام، قیدیوں کا چھڑانا، مدینہ کا حرم ہونا)۔

ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا۔

وَكُلُّ شَيْءٍ بَعْدَ كَ۔ اللہ کی مدد جب ساتھ ہو

Marfat.com

تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا۔ تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا۔

فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا۔ (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہ میں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار ہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

کُلَّمَا هَمَّ اَنْ تَفْتَحَ شَیْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ۔ جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنے ذرا سا۔

مَا کُنْتُ لِاَرٰی اَنَّ اللّٰهَ یَبْدُوْ عَنْهُ ثُمَّ یُحْدِثُ اِلَیْهِ فِیْهَا شَیْئًا۔ میں اس تعالےٰ سے ایک بدعت نکالا کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یارسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہو اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنا لیں تو ہماری قوت زیادہ ہوگی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)۔

فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔ میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کروں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ شَیْءٌ۔ یعنے کَالْاَشْیَاءِ۔ اللہ تعالےٰ ایک شے ہے (یعنے موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصل ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیا کی طرح نہیں ہے (اسکے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثلہ شیٔ اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)۔

لَا مِنْ شَیْءٍ کَانَ وَلَا مِنْ شَیْءٍ خَلَقَ۔ نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالےٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)۔

کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ شَیْءٌ۔ اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنے اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنے خارج میں گو اللہ تعالےٰ کے علم میں موجود تھیں۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا۔ نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں۔ بلکہ من وجہ وجود کہتی تھیں یعنے وجود علمی اب جب اللہ تعالےٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)۔

وَاَنْ یَجْعَلَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ۔ اللہ تعالےٰ نے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ دونوں وصی جیسا اللہ نے حکم دیا ویسا ہی کریں۔ ان شاء اللہ یعنی اِذْ کے بے یا قد کے یعنے اللہ نے ایسا ہی چاہا۔

Marfat.com

شَیْبٌ یا **شَیْبَۃٌ** یا **مَشْیَبٌ**۔ بڑھاپا، بالوں کی سفیدی، بوڑھے مرد کو شَائِبٌ کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں۔

تَشْیِیْبٌ۔ بوڑھا کرنا۔

شَیَّبَ الْحَجَرَ۔ پتھر کو توڑ کر برابر کیا۔

شِیْبٌ۔ بھیڑیے کا بچہ۔

شَیْبَان۔ عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔

شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔ فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنے اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے۔ صوفیہ فرماتے ہیں کرامت سے ہزار استقامت بڑھ کر ہے)۔

لَهٗ شَعْرٌ عَلَاهُ الشَّیْبُ۔ آپ کے بال تھے اُن پر سفیدی آگئی تھی (کہتے ہیں صرف چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے۔

اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔ سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور لسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ مہندی اور لسمہ کا خضاب تو بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف مازو وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھبور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف لسمہ کا۔ دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)۔ شِیْبٌ جمع ہے اَشْیَبَ کی جیسے شِیْبَانٌ ہے اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ۔ جب بوڑھوں کو دیکھے **شَیْبَۃُ الْحَمْدِ**۔ حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے۔

شَیْبِیّ۔ وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے۔

شَیْبَانِیَّۃ۔ ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے۔

شَیْخٌ: کوشش کرنا، پرہیز کرنا۔

تَشْیِیْخٌ۔ تنگ نگاہ سے دیکھنا، ڈرانا۔

مُشَایَخَۃٌ۔ جنگ، قتال کو شش۔

شَیْخٌ۔ ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے

اِشَاخَۃٌ۔ شیخ اگانا۔

ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے۔

عَلٰی جَمَلٍ مُشِیْحٍ۔ ایک تیز رَو اونٹ پر۔

مُشِیْحُ الصَّدْرِ یعنے سینہ ابھرا ہوا ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنے چوڑے سینہ والے

نَاقَۃٌ شَیْحَانَۃٌ۔ تیز رَو اونٹنی۔

اَشَاحَ بِوَجْهِهٖ۔ اپنا منہ پھیر لیا۔

شَیْخٌ: بوڑھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع **شُیُوْخٌ** اور **اَشْیَاخٌ** اور **شِیْخَانٌ** اور **شِیْخَۃٌ** اور **مَشْیُوْخَاءُ** اور **مَشْیُوْخَاءَ**

Marfat.com

ہیں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ: سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے تھے۔

مَثَلُ الَّذِيْ كَانَ يُشِيْرُ بِأُصْبَعِهٖ فِي الدُّعَاءِ آخِذٌ آخِذٌ۔ ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا، آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تاکہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)۔

كَانَ إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهٖ۔ آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے بتلانے کو یا اور کسی کام کے لئے مگر تشہد میں حرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے)۔

إِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اسکے ساتھ ملاتے (یعنی ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)۔

مَنْ أَشَارَ إِلٰى مُؤْمِنٍ بِحَدِيْدَةٍ يُرِيْدُ قَتْلَهٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُهٗ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اس کے مارڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہوگیا (دوسرے کی جان بچانے کے لئے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)۔

فَتَشَا يَرَهُ النَّاسُ۔ لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیأت کو پسند کیا۔

وَهُمُ الَّذِيْنَ خَطُّوْا مَسَاۗ ئَهُمْ۔ وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا۔

شِيْرُوَيْهِ۔ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔

شِيْرٌ: ایک کالی لکڑی ہے۔ بعضے کہتے ہیں آبنوس اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔

تَشْيِيْرٌ۔ لال لکیریں کرنا۔

بُرْدٌ مُشَيَّرٌ۔ چادر جس پر لال دھاریاں ہوں۔

شِيْزٰى بمعنی شِيْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں۔

وَمَا ذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ مِّنَ الشِّيْزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ۔ (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے: بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنے پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے (یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے۔ پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)۔

شِيْصٌ: وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو۔ یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی کھیل۔

شِيْصَةٌ۔ ایک قسم کی کھیلی یا مطلب اور مقصد۔

مُشَايَصَةٌ۔ منافرت۔

نَهٰى قَوْمًا عَنْ تَأْبِيْرِ نَخْلِهِمْ فَصَارَتْ شِيْصًا۔ آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (زمانہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہوگئی (یعنے خراب کھجور اُن درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنے پیوند لگا سکتے ہو۔ میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)

مُترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیاکم کا یہ مطلب ہے کہ دنیا وی کاموں کھانے پینے پہننے؛ زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ آیا ہو

Marfat.com

تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مُردار کی حرمت، ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے۔

شَیْطٌ یا شِیَاطَۃٌ یا شَیْطُوْطَۃٌ۔ جل جانا، ہلاک ہو جانا۔ بعضے کہتے ہیں شَیْطان اسی سے ماخوذ ہے یعنے ہلاک ہونے والا یا جلنے والا بعضے کہتے ہیں وہ شَطَنٌ سے نکلا ہے یعنی خدا کی رحمت سے دور اور تَشْیِیْطٌ جلانا جیسے اِشَاطَۃٌ ہے ہلاک کرنا، باطل کرنا۔

تَشَیُّطٌ۔ جلنا۔

اِشْتِشَاطَۃٌ۔ غصہ میں بھڑک جانا، ہلکا ہو کر اُڑ جانا۔

اِذَا اشْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّیْطَانُ

جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے۔

یہ شَاطَ یَشِیْطُ سے ہے یعنے جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا۔

فَاشْتَشَاطَ غَضَبًا۔ غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا۔

مَارَأَیْ ضَاحِکًا مُسْتَشِیْطًا۔ کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا یعنے خوب زور سے ٹھٹھے مارتے ہوئے) یہ اِسْتَشَاطَ الْحُمَامُ سے ماخوذ ہے یعنے کبوتر ہلکا ہو کر اُڑ گیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الرَّاْسِ اِذَا شَیِطَ۔ کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے۔

شَیَّطَ اللَّحْمَ۔ گوشت کو جلا دیا، اتنا پکایا۔

حَتّٰی شَاطَ فِیْ رِمَاحِ الْقَوْمِ۔ (جنگ موتہ میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا لڑے کہ لوگوں کے برچھیوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھیوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا۔ اسکے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اسکے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے، اسکے بعد خالد بن ولید نے، انہوں نے کافروں کو شکست دی)۔

لَمَّا شَهِدَ عَلَی الْمُغِیْرَۃِ ثَلَاثَۃٌ نَفَرٌ بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَتُهُمْ اَرْبَاعُ الْمُغِیْرَۃِ

مغیرہ بن شعبہ جو کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا، اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی ساس کھول رہی تھی۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یوں فرمایا مغیرہ کے تین ربع تباہ ہو گئے رہے ان کی دینداری اور پرہیزگاری کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا۔ اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری برباد ہو جاتی)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ یُّوْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیْءُ فَیُشَاطَ لَحْمُهٗ کَمَا تُشَاطُ الْجَزُوْرُ۔ سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے پھر اس کا گوشت اس طرح کاٹا جائے (جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشَاطَ الْجَزُوْرَ۔ اونٹ کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ دیا)۔

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ۔ اونٹ کا گوشت سب

Marfat.com

بٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا۔

اِنَّ سَفِینَۃَ اَشْاطَ دَمَ جُزُوْرٍ بِحَذْلٍ فَاَکَلَہٗ سفینہ نے ایک اونٹ کو دھار دار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر اس کو کھایا۔

اَلْقَسَامَۃُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِیْطُ الدَّمَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَ فُتُوْبِہٖ وَ شِیْطَانِہٖ وَ شُحُوْبِہٖ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور اس کے فتنوں اور اسکے ہلاک کرنے اور نچوں سے صحیح وَ اَشْطَانِہٖ سے یعنے شیطان کے پھندوں سے۔

فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا چاہیے)۔

وَلَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَ یَشْرَبُ بِھَا۔ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اس کا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا ہے۔ مضائقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطْبٌ۔ رسی۔ (اَشْطَانٌ اس کی جمع ہے)۔

شَیْطَنَۃٌ۔ شیطان کے سے کام کرنا شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَیْعٌ یا شُیُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَیْعُوْعَۃٌ یا شَیَعَانٌ۔ مشہور ہونا، شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔

شِیَاعٌ۔ پیچھے ہونا، پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّیْءِ۔ اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔

شَاعَ الْاِنَاءُ۔ برتن بھر گیا۔

شَاعَکُمُ السَّلَامُ۔ عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے جملہ

اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی)۔

خُذْ وَاالشَّیْطَانَ۔ شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لئے فرمایا جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا۔ ایسا شاعر درحقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے)۔

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالتَّمَاسُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ نماز میں چھینک اور جمائی اور انگڑائی شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضور قلب اور خشوع اور خضوع نہ ہونے دے۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ۔ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اس کا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا ہے۔ مضائقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطْبٌ۔ رسی۔ (اَشْطَانٌ اس کی جمع ہے)۔

شَیْطَنَۃٌ۔ شیطان کے سے کام کرنا شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَیْعٌ یا شُیُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَیْعُوْعَۃٌ یا شَیَعَانٌ۔ مشہور ہونا، شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔

شِیَاعٌ۔ پیچھے ہونا، پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّیْءِ۔ اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔

شَاعَ الْاِنَاءُ۔ برتن بھر گیا۔

شَاعَکُمُ السَّلَامُ۔ عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے جملہ

Marfat.com

ہیں ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔

تَشْیِیْعٌ۔ جلانا، پھونکنا۔

مُشَایَعَۃٌ۔ پیچھے جانا، متابعت کرنا۔ اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔

اِشَاعَۃٌ۔ مشہور کرنا جیسے اِذَاعَۃٌ ہے۔

تَشَیُّعٌ۔ شیعہ ہونا، سیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا، اہل بیت کی طرف میلان۔

تَشَایُعٌ۔ شریک ہونا۔

اَلْقَدَرِیَّۃُ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ۔ قدریہ لعنے جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں، دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جا سکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ۔ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں، اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرا امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثنا عشریہ دوسرا اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثنا عشری ہیں)

اِنِّیْ کَانَ یَوْضَعُ الشَّھَادَۃُ لَوْ تُنَاطُ بِیْ نَفْسِیْ میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔

لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَاتَانِ اَھْوَنُ وَاَیْسَرُ جب یہ آیت (سورۃ انعام کی) اتری: اویلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنے کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار کھانا) آسان ہیں، بنسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو ایک بارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔

نُھِیْنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ ھَاتَیْنِ الشِّیْعَتَیْنِ شَیْئًا۔ ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا۔ جو شخص کسی کی مدد کرے، اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا، جیسے امام حسینؓ نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔

نُھِیْنَا عَنِ الْمُشَیَّعَۃِ۔ آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے۔ (لاغری اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔

اِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔

فَاِذَا حَسَکَۃٌ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شَیَّعْتُ النَّارَ سے نکلا ہے۔ یعنے میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)

اَللّٰھُمَّ اَعِشْہُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَّتَابِعْ بَیْنَہٗ بِغَیْرِ شِیَاعٍ۔ یا اللہ لڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک

Marfat.com

جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی ۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی) ۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَةِ وَالْکِنَّارَةِ وَالشِّیَاعِ عود اور طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنے آلات لہو۔ اس میں سب قسم کے باجے آگئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے) ۔

اَلشِّیَاعُ حَرَامٌ کثرتِ جماع پر فخر کرنا حرام ہے ۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا) ۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ عَوْرَةً جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَّكَ مِنْ شَاعِرٍ۔ کیا تمہاری کوئی جوروہے۔ (جورو کو شاعر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے) ۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَیْعِهٖ۔ جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد عرب لوگ کہتے ہیں:

اَتَمَّتْ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَیْعَ شَهْرٍ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا۔

اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اسکے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو۔

اَنْتُمْ مُشَیَّعُوْنَ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن وانس اور ملائکہ)۔

مَا هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ کَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شُیَّعُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ شِیْعَةِ عَلِیٍّ فَاَنَا فِیْ جِبْرَئِیْلُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ (کثرت سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے) ۔

اَلشِّیَاعُ حَرَامٌ کثرتِ جماع پر فخر کرنا حرام ہے ۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا) ۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ عَوْرَةً جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَّكَ مِنْ شَاعِرٍ۔ کیا تمہاری کوئی جوروہے۔ (جورو کو شاعر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے) ۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَیْعِهٖ۔ جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد عرب لوگ کہتے ہیں:

اَتَمَّتْ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَیْعَ شَهْرٍ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا۔

اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اسکے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو۔

اَنْتُمْ مُشَیَّعُوْنَ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں

ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر، اسکے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے "وان من شیعتہ لابراہیم"۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے

Marfat.com

نہیں دیکھی۔

قَالَ مَا تَكِئُوْا عَلَى الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ اگروہ ہیں۔

مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُتَبِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر نہ کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کو ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُزْتَ مِنْ اَشْيَاعِ السُّلْطَانِ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَيَّعْتُ الضَّيْفَ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اسکے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔

شَيْقٌ: باندھنا، مضبوط کرنا۔

شِيْقٌ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔

شَيْلٌ: اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

شَالَ بِعِيْهِ اَشَلَّ۔ شِيْلٌ بھی کہتے ہیں۔

حَيَّ شِيْلُوْا۔ اچھا اٹھاؤ۔

شَيْمٌ: تلوار سونتنا، نیام میں کرلینا (دونوں معنوں میں آیا ہے) بجلی کو دیکھنا، کہاں جاتی ہے، کہاں برستی ہے آنکھ لگانا، انتظار کے طور پر چھپانا، داخل کرنا، جیسے شُيُوْمٌ ہے۔

تَشْيِيْمٌ۔ کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر رجانا، اس سے لڑنے کے لئے۔

شَامَ الشَّيْءَ۔ اندازہ کیا، تخمینہ کیا۔

اِشَامَةٌ۔ داخل ہونا جیسے اِشْيَامٌ اور اِشْتِيَامٌ ہے۔

شَائِمُ بَرْقٍ۔ اس سے خیر کی امید رکھنے والا۔

شَيْشَمَةٌ۔ وہ بھیلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)۔

لَا اَشْيَمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا وہ اللہ کی تلوار ہیں)۔

شِيْمَ سَيْفَكَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِكَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لئے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنے تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا۔ مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)۔

فَشَامَهُ۔ آخر آپ نے تلوار نیام میں کرلی (اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے: تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہوگیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا)۔

وَهَلْ يَبُوْلُ بْنُ شَامَةَ طَفِيْلٌ۔ (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنے کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے (جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنہ چشمہ کے سامنے مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی میں مجنہ کو جاؤں اور مجنہ کا پانی پینا نصیب ہو گا یا نہیں)

شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ۔ آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنے وعدے کا پورا کرنا جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا، اس سے نیک سلوک کرنا)۔

شِيْمَتُهُ الْحَيَاءُ۔ آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی

Marfat.com

اس کی جمع شِیَمٌ ہے)۔
شَیْمٌ۔ وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو۔
شِیَامٌ۔ مٹی۔
شَیَامٌ۔ ہموار زمین اور مٹی۔
شِیْمٌ۔ ایک قسم کی مشک۔
شَیْنٌ۔ عیب کرنا۔
تَشْیِیْنٌ۔ شین لکھنا۔
مَشَائِنُ۔ عیب بمعنی مَعَائِبُ اور مَثَالِب ہے۔
مَاشَاءَ اللّٰہُ بِہٖ بَیْضَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر الشیخ اس حدیث کے راوی نے شاید یہ حدیث نہیں سنی اور انحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہؓ ابوبکر صدیقؓ کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو دینے خضاب کرکے اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لئے فرمایا غَیِّرُوا الشَّیْبَ یعنے سفیدی کو بدلو (خضاب کرکے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو، واللہ اعلم بکذا فی النہایہ)۔
یُرِیْدُ شَیْنَہٗ۔ وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا۔
شَیْئَۃٌ۔ نظر لگانا۔
فَاَمَرَ لَھَا بِشِیَاہٍ غَنَمٍ۔ آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا۔ (شِیَاہٌ جمع ہے شَاۃٌ کی جو اصل میں شَاھَۃٌ تھا)۔
لَا یُنْقِضُ عَھْدَھُمْ عَنْ شِیَۃِ مَاحِلٍ۔ کسی چغلور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (شِیَۃٌ اصل میں وَشْیٌ تھا یعنے چغلی کھانا، اس کا اصلی باب الواو مع الشین تھا مگر یہاں مناسبت لفظی سے بر متابعت صاحب نہایہ ہمنے ذکر کیا)۔

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْھَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی ھٰذِہِ الشِّیَۃِ۔ اگر مشکی نہ ہو تو اسی رنگ کا میت ہو۔
لَیْسَ فِیْہِ شِیَۃٌ۔ اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شِیَۃٌ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیۃ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیۃ ہوگی)۔
یَکْرَہُ لِبَاسَ الْحَرِیْرِ وَلِبَاسَ الْوَشْیِ۔ (مَرد کے لئے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مَردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)۔
اِشْتَرِ حُجَّۃَ خَزٍّ وَاِلَّا فَوَشْیٌ۔ ایک ریشمی جبہ خرید لے یا نقشی۔
وَشْیٌ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ۔ بادشاہ تک اس کی چغلی کھائی۔

تم الجزء الثالث عشر ویتلوہ الرابع عشر ان شاء اللہ اولہ حرف الصاد

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے نہایت عمدہ تحفہ

قواعد اور زبان دانی کا ایک مکمل چشمہ اکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ:- مولوی عبدالستار خان

اس میں شک نہیں کہ مروجہ درسی کتابوں اور قدیم طرزِ تعلیم نے عربی سیکھنے والوں کی ہمت توڑ دی ہے مگر اس کتاب نے تمام مشکلات دور کر دی ہیں اب عربی سیکھنا بہت آسان ہو گیا ہے بہتر یہ ہے کہ آپ اس کتاب کو پڑھ کر پھر ہمارے مدرسہ آئیں۔

اور عربی کی آسان کتابیں سمجھ کے تحمل ہو گئے ہیں اس کتاب کے ذریعہ ایک سال میں عربی کی اتنی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جو اور درسی کتابوں کے ذریعہ سال میں بھی نہیں ہوتی، ہندوستان و پاکستان کے علماء اور مقتدر کی متفقہ رائے ہے کہ تسہیل عربی کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔

حصہ اوّل ۵/- حصہ دوم -/۵ حصہ سوم ۱۲/- حصہ چہارم -/۱۶

ان چاروں حصوں کی یکجا بھی موجود ہے۔

کلیدِ اوّل -/۲ کلیدِ دوم -/۲ کلیدِ سوم -/۴ کلیدِ چہارم -/۶

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب

آرام باغ کراچی

Marfat.com

بارھویں صدی ہجری کی لاجواب و نادر روزگار تالیف

مؤلفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ۔ مولانا محمد عبدالمجید خاںؒ

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابۂ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن۔ مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور مہفوات کا بیان۔ تولا اور تبرا کی حقیقت۔ یہ سب باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بیشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلل جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کیے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزارہا بندگان خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔

یہ کتاب متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

تازیانے بر جمۂ المنبہات

طول ۱۲، ارخ، عرض ۵، ارخ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی محاورہ ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عاملین کی نصیحت کی خاطر نہایت دل نشیں اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو ابواب ہیں اور ہر باب فصائح کی تعداد کے اعتبار سے موزوں پر معنی اگر امیں نصیحت کے دو بول ہیں تو باب الثانی، اور اگر تین ہیں تو باب الثلاثی، اس طرح آخری باب "باب العشاری" جس میں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ صحابہؓ ذکر شادات بزرگان دین اور حکما، عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو منور کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوق عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحت بیان اور خوبی مضامین دونوں اعتبار سے قابل ہر کلاسے فاضل نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ——— فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور ناپسندیدہ ہیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لغات الحدیث

کتاب "ص"

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الصّاد

صاد چودھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حسابِ جمل میں اس کا عدد ۹۰ ہے۔

ص۔ سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمد کا مختصر ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صاد سے عورت کی شرمگاہ کی طرف کنایہ ہوتا ہے۔

بابُ الصّاد مع الهمزة

صَأَبٌ۔ سیر ہونا، بھر جانا۔

مَنْ تَعَلَّتْ كِفَّةُ حَسَنَاتِهِ عَلٰى كِفَّةِ سَيِّئَاتِهِ وَلَوْ بِمِثْقَالِ صُؤَابَةٍ۔ جس کی نیکیوں کا پلہ برائیوں کے پلے پر بھاری ہوگا (خواہ وہ) جوں یا پسو کے انڈے کے برابر ہی سہی۔

مُصْئِبَةٌ۔ غلہ کا ڈھیر۔

صَأْصَأَةٌ۔ ڈرنا، ذلیل ہونا، بودا ہونا، آواز دینا۔

تَصَأْصُؤٌ۔ ڈرنا۔ ذلیل ہونا۔

إِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ كَانَ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ ثُمَّ ارْتَدَّ وَتَنَصَّرَ فَكَانَ يَمُرُّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْلُ فَقَّحْنَا وَصَأْصَأْتُمْ۔ عبیداللہ بن جحش پہلے اسلام لائے اور حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی، پھر اسلام سے پھر گئے اور نصرانی ہو گئے۔ وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتے تو کہتے "ہم نے تو اپنا کام دیکھ لیا" (یعنی غور و فکر کے بعد سمجھ گئے) اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا، اور دیکھ نہ سکے (اہلِ عرب کہتے ہیں:

صَأْصَأَ الْجَرْوُ۔ یعنی کتے کے پلے نے پلکیں ہلائیں۔ (دیکھنے کے لئے آنکھیں کھلنے سے پہلے)۔

صَأَكٌ۔ پسینہ نکلنا، اس میں سے بدبو پھیلنا، جم جانا اور چپک جانا۔

مُصَائَكَةٌ۔ سختی کرنا۔

صَئِكٌ۔ سخت آدمی۔

صَأْكَةٌ۔ لکڑی کی بو جب وہ بھیگ جائے۔

صَأَلَةٌ۔ لوگوں پر کودنا، حملہ کرنا، دوڑنا۔

صَئِيْلٌ بمعنی صَهِيْلٌ ہے۔ ہنہنانا۔

صَأْمٌ۔ بتلانا، دکھانا۔

صَأَمٌ۔ بہت پانی پی جانا۔

صَائِمٌ۔ پیاسا۔

Marfat.com

صَبِیٌّ۔ بچہ۔
اَتَاْ مِثْلُ الْعَرْبِ تَلْدَغُ وَتَصْبِیْ۔ تو بچو کی طرح ہے کھاتا ہے پھر جاتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔
یَلْدَغُ وَیُصْبِیْ۔ اس کے لئے کہی جاتی ہے جو دوسروں پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

بابُ الصّاد مع الباء

صَبَأَ یَصْبُؤُ۔ ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔
صَابِئِیْنَ۔ صَبَأٌ سے ماخوذ ہے (یعنی کا کہنا ہے کہ وہ نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے مسلمان کعبہ کی (بعض نے کہا وہ بُت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دہریئے کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام سفینہ کے طوفان پر ہیں)۔
کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لَنَا اَسْلَمْنَا صَبَأْنَا صَبَأْنَا۔ (چنانچہ کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولید رضہ ان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا، اپنا دین چھوڑا (یعنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالد رضہ نے ان کا کہنا نہ سنا، ان کو قتل کر ڈالا۔ یہ صَبَأَ نَابُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کا دانت چھوٹا باہر نکلا۔ اور صَبَأَتِ النَّجُوْمُ سے تارے نکلے۔
اہل عرب آں حضرت صلعم کو بھی صابی کہتے، کیونکہ آپ قریش کے دین اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آگئے تھے۔ اور مسلمانوں کو صُبَاۃٌ کہتے۔
صُبَاۃٌ۔ صابی کی جمع ہے (جیسے قُضَاۃٌ جمع ہے قاضی کی۔ اور غُزَاۃٌ جمع ہے غَازِی کی)۔
اِلٰی هٰذَا الصَّابِیْ۔ کیا اس صابی کے پاس چلوں (اس عورت نے آں حضرت صلعم کو صابی کہا (یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) اور حضرت علی رضہ اور ان کے ساتھی نے جو جواب میں تَعَم کہا، یہ کچھ غلط تھا)۔
قَدْ اَوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ۔ تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جگہ دی ہے (ان کو اپنے پاس اُتارا ہے)۔

صَبَوْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ۔ تم صابی ہو گئے۔ اُنھوں نے کہا، نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (مالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دین اسلام میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے صابی کا لفظ اپنے لئے بُرا جانا۔ اس لئے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)۔
فَقَالَ الْقَابِیْ۔ صابی (دینی حضرت محمد صلعم کے ساتھی) نے کہا۔
(مجمع البحرین میں ہے کہ صابی ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو صابی بن شیث بن آدم کا پیرو بتاتا ہے) (کشاف میں ہے کہ صابئین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر فرشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا میں چھ دین میں ایک خدائی ہے باقی شیطانی ہیں۔ اسلام تو خدائی دین ہے اور ایک شیطانی دین صابئین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں۔ دو مجوسی جو نہ کتاب رکھتے ہیں اور نہ زبور کی تلاوت کرتے ہیں۔ جیسے مشرکوں کا سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں، جیسے مشرکوں کا بت پرست ہیں۔ چوتھے بدھ کا اور پانچویں نصاریٰ کا)۔
حضرت امام جعفر صادق رضہ نے فرمایا کہ، ان کو صابئین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی تسلیم کی طرف جھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ توحید، رسالت قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ منکر ہیں۔ ان کی نہ تو کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے۔
مت رحم کہتا ہے کہ خلاصہ اور ہر تیروں کا یہی اعتقاد ہے۔ تو گویا صابئین بیچ میں ہیں۔ جیسے فلاسفہ اور دہریین وطبیعیین کو خدا، رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں اور نہ ہی ان جیسے اور پگڑے ہوئے لوگوں کی کوئی شریعت ہے)۔
صَبَّ۔ بہانا، ڈالنا، بہنا، نیچے اُترنا۔
صُبِبَ۔ مٹ گیا۔

Marfat.com

فَوَضَعْتُ صَيْبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ۔ میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی۔ اور اچھا نیچ ہوئی کے)۔

لَتَسْمَعَنَّ آيَةً خَيْرًا لَكَ مِنْ صَيْبٍ ذَهَبًا اگر تو ایک آیت قرآن کی سُنے تو یہ تیرے لئے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے۔

صَيْبٌ۔ بعض نے کہا "صیب" ایک پہاڑ کی کانا کا ہے (نواب صدیق کی رُو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لئے صیب کے برابر سونا ہو اس سے بھی بہتر ہے)۔

خَيْرٌ مِنْ صَيْبٍ ذَهَبًا۔ صیب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

كَانَ يَغْتَصِبُ بِالتَّصْيِيبِ۔ عقبہ بن عامر تی کے پتوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خضاب کرتے (اس کے پتوں کے پانی کا رنگ سُرخ کسی قدر سیاہی کے ساتھ ہوتا ہے)۔

صَيْبٌ۔ بعض نے کہا کہ صیب کے معنی کُسم یا مہندی کا خصارہ[1]۔

وَلَمْ يَمْنَعْهُ إِلَّا صُهَابَةٌ كَصُهَابَةِ الْإِنَاءِ۔ اب دُنیا کا آنا حصہ باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی بچے رہ جاتا ہے۔ (سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حصہ رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةٌ وَصُهَابَةٌ۔ شوق اور محبت کا جوش۔

لَتَعُودُنَّ فِي هَامًا أَسَاوِدَ صُهَبًا۔ تم دنیا میں اوپر اُٹھنے والے سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا ہے جب کاٹنا چاہتا ہے تو اوپر اُٹھ کر کاٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی طرح کاٹو گے، اس پر حملہ کرو گے)۔

(ایک روایت میں ہُوئے ہے۔ اس کو آگے بیان کیا جائے گا)

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَفَاضَتْ۔ پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَأَفَضْتَ ہے یعنی

[1] خصارہ کے معنی بچھڑا ہوا پانی۔ ۱۲ منہ

خاموش رہے)۔

يَمَّمَاهُمَا۔ اس کو پی جائے۔

فَاءَ فَأَطْفَأَ وَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ۔ تے کی روزہ افطار کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہا دیا (یعنی آپ کے ہاتھ دھلانے اس لئے کرتے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(امام ابوحنیفہؒ کا اس میں اختلاف ہے تو ان کے مذہب پر تاویل کی ضرورت نہیں)۔

أَدْخِلْ صَاحِبَ الصَّبَّةِ۔ بکریوں کے ریوڑ والا اندر لایا گیا

كَأَنَّمَا يَخْطُبُ فِي صَبِيبٍ۔ جیسے شیب میں اُتر رہے ہیں

صَبَبْتُ۔ پونہ لگانا، رفو کرنا۔

صَبِيحٌ۔ صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا، بیان کرنا۔

صَبْحٌ وَصَبَاحَةٌ۔ سُرخ سفید اور خوبصورت ہونا۔

تَصْبِيحٌ۔ صبح کو آنا یا صبح کو شراب پلانا، صبح کا سلام کرنا

إِصْبَاحٌ۔ صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔

تَصَبُّحٌ۔ صبح کو سونا۔

إِصْطِبَاحٌ۔ چراغ لگانا، صبح کا شراب پینا۔

إِسْتِصْبَاحٌ۔ چراغ لگانا، روشنی چاہنا۔

إِنَّهُ كَانَ سَبَّنِي فِي حَجِّ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ يُقَرَّبُ إِلَى الصَّبْيَانِ تَصْبِيحُهُمْ فَيَتَصَبَّحُونَ وَيَكْفِيهِ۔ آنحضرتؐ یتیم تھے (آپؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہؓ گزر گئے تھے) اور ابوطالب (اپنے چچا کی) پرورش میں تھے، تو صبح سویرے بچوں کو ناشتا دیا جاتا اور وہ لپک لیجاتے، آپ خاموش رہتے (دن کو کھانے دینے اور خود صبر کرتے۔ سبحان اللہ، جو ہار پوے کے چکنے چکنے پات۔ آپؐ میں بچپن ہی سے صبر اور ایثار اور قناعت اور سخاوت اور ہمت کی صفت تھی)۔

سُئِلَ سَهْلٌ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْبَحُوا تَغْتَبِقُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا بِهَا بَقْلًا۔ آں حضرتؐ سے پوچھا گیا ہمارے لئے مُردار کب حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب صبح کا ناشتہ نہ ملے اور شام کا کھانا بھی نہ ملے، کوئی بھاجی ترکاری

لے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ ملے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لئے۔ اس حدیث سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو آدمی مضطر نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو مُردار کھانا درست ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مضطر یعنی بھوک سے بے قرار نہ ہو، مُردار نہ کھائے)۔

مَالَنَا صَبِیٌّ یَصْطَبِحُ۔ ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دُودھ پیتا ہے، اُتنا بھی دُودھ نہ تھا (اس درجہ قحط کی شدت تھی، بڑے آدمی کے پینے کے موافق دُودھ کا کیا ذکر)۔

أَعَنْ صَبُوحٍ تُرَقِّقُ۔ کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف اشارہ کرتے ہو (اس کا بیان کتاب «ر» میں گزر چکا)۔

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ۔ جو شخص صبح سویرے سات عجوہ کھجور کے سات دانوں سے ناشتہ کرے۔

(یہ صَبَحْتُ الْقَوْمَ یا صَبَّحْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے صبح کی شراب لوگوں کو پلائی۔)

اَلصُّبْحَ أَرْبَعًا۔ کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ آپ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتیں شروع کر دی تھیں)۔

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ۔ جو شخص روز صبح کو ناشتہ کرے

مَنِ اسْتَصْبَحَ كُلَّ يَوْمٍ عَجْوَةً۔ جو شخص روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے (عجوہ مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے)۔

اِصْطِبَاحٌ اور تَصَبُّحٌ۔ صبح کو نہار مُنہ کچھ کھانا۔ جس کو انگریزی میں «بریک فاسٹ» کہتے ہیں۔

لَا يُحِيسُ صَابِحُهَا۔ صبح کو اس کا پلانے والا تھکتا نہیں (کیونکہ پانی برابر زمین پر موجود رہتا ہے، جانور جس قدر چاہیں پی سکتے ہیں)۔

أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ صبح کی نماز جب صبح صادق نمایاں ہو جائے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جائے کہ صبح ہو گئی) اُس وقت پڑھو! کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے۔ (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو، جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آں حضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو۔ ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو)۔

إِنَّهُ صَبَّحَ خَيْبَرَ۔ آں حضرت صلعم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ۔ ہر آدمی کو جب وہ صبح کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے (موت آنے والی ہے، موت اس کے جُوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے۔

بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا اس سے کہتے ہیں۔

صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ۔ یعنی گڈ مارننگ، حالانکہ اسی دن اس کی موت لکھی ہوتی ہے وہ ناگہاں آ جاتی ہے)۔

مُصَبِّحٌ۔ صبح کی شراب پلاتا ہے۔ یا ناشتہ کراتا ہے (مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے مُصَبَّحٌ کی بجائے مُصَبِّحٌ بکسرۂ با پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کراتا ہے۔)

اِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ۔ بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی (اور شام کو اس کی حُرمت کے احکام نازل ہو گئے)۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ عَلَى الصَّفَا وَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ۔ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرا تو آں حضرت صلعم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر فرمایا «یَا صَبَاحَاهُ» (یہ کلمہ اہلِ عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آپہنچتا تو اِس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے۔ گویا یہ بلند آواز طلبِ فریاد اور امداد کے لئے ہوتی تا حمایتی افراد فوراً آ جائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں، اس کو دفع کریں۔ بعض نے کہا لڑنیوالوں کا قاعدہ

ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے، اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے، تو یا صباحاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہوگئی اب جنگ کے لئے پھر تیار ہو جاؤ

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم نَادٰی یَا صَبَاحَاہ ۔ جب آں حضرت صلعم کی دودھیل اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے، تو حضرت سلمہ بن اکوع رض نے کھڑے ہوکر (مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لئے) اس طرح پکارا یا صباحاہ ۔

مِصْبَاحٌ ۔ چراغ یا فتیلہ جو روشن ہو۔

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ ۔ (دو انصاری عشاء کی نماز اندھیرے میں آں حضرت کے ساتھ پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے تو ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح ایک نور ہوا (جب تک یہ دونو ملے رہے تو دونوں چراغ سامنے رہے، پھر جب جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہوگیا۔ یہ آں حضرت کا ایک معجزہ تھا اور عشاء کی نماز کے لئے رات کی تاریکی میں حاضر ہونے کی برکت تھی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اندھیروں میں جو لوگ مسجدوں کو پیدل جاتے ہیں، ان کو پورے نور کی خوش خبری دے دیئی قیامت میں وہ نور اور روشنی میں چلیں گے)۔

فَاَصْبِحْ سِرَاجَكَ ۔ اپنا چراغ روشن کر، اس کو درست کر۔

وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ ۔ مردار کی چربیوں سے لوگ روشنی کرتے ہیں (اس کی شمع بناتے ہیں جو رات کو جلتی ہے)۔

كَانَ يَخْدِمُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ نَهَارًا وَيُصْبِحُ فِيْهِ لَيْلًا ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام دن کو بیت المقدس کی خدمت کرتے (صفائی وغیرہ اور دوسرے کام) اور رات کو وہاں چراغ لگاتے (روشنی کرتے)۔

نَهٰى عَنِ الصُّبْحَةِ ۔ صبح کو سونے سے آپ نے منع فرمایا (خواہ نماز پڑھ کر ہی سوتے، کیونکہ اس وقت کا سونا سستی کاہلی اور نزلہ پیدا کرتا ہے اور صحت کے لئے مضر ہے، جو لوگ صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو دنیا اور دین دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رزق کی فراخی اور تونگری عنایت فرماتا ہے۔ اور دن نکلے تک سونے والے، صبح کی نماز نہ پڑھنے والے ہمیشہ سست اور کاہل اور اکثر مفلس اور محتاج رہتے ہیں)۔

اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ ۔ میں صبح ہونے پر بھی سوتی رہتی ہوں، (کیونکہ میرے پاس نوکر چاکر لونڈی غلام ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں مجھ کو تکلیف برداشت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَصْبَحَ اَصْهَبَ ۔ اگر لال بالوں والا بچہ جنے یا لالی اور سپیدی ملے ہوئے بالوں والا۔

صَبَحٌ ۔ بالوں کا سرخ سفید ہونا۔

اِنِّىْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ ۔ میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے والا ہوں، لوگ یہ سنکر تیار ہوگئے (وہ بھی سوار ہو ہو کر ساتھ چلنے کے لئے آئے)۔

فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ یا حُرَقَاتِ ۔ ہم حرقات سے صبح صبح مڑے (حرقات ایک عرب کا قبیلہ ہے)۔

صَبَاحُ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ ۔ انتیسویں تاریخ کی صبح یعنی تیسویں تاریخ۔

رَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا ۔ صبح کی اور شام کی خیرات لے کر گئی (اصل میں صبوح صبح کی شراب خواری اور غبوق شام کی شراب نوشی کو کہتے ہیں۔

صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ ۔ صبح اور شام دونوں وقت دشمن تم کو لوٹے۔

صَبَّحَكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ ۔ (گوڈ مارننگ) یعنی تمہاری یہ صبح اللہ اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ ۔ (گوڈ ایوننگ) یعنی اللہ تم تمہاری شام اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

Marfat.com

إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُعِيشَ وَتَبْشَرَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ، اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ تیرا دل ہر انسان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو) رجس نے کہا کہ انسان اور کیا ہر ایک سے صاف ہو، کافر کے ساتھ صفائی ہے؟ کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے)۔

أَصْبَحْتُ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِكَ۔ تو اس کے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے (پر وہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے محتاج ہے)۔

بِكَ أَصْبَحْنَا۔ تیری نعمتوں کے ساتھ ہمنے صبح کی (تیری ہی مدد اور امانت اور حفاظت سے۔

بِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ۔ تیری یاد میں ہماری زندگی گزرے اور تیرے ہی پاس مریں۔

أَصْبَحْنَا أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ ہم نے صبح کی اور تمام دنیا نے جو اللہ کی ملک ہے۔

لَيْسَ عِنْدَنَا بِكَ صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ۔ تیرے پر دردگار کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے خوش ملکی پر ہے جو ساتوں آسمانوں کے پرے اور تمام مائے کے اوپر ہے)۔

(بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ضروری ہے ازل سے ابتک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں حاضر ہیں، وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ جیسے ایک لمبا دھاگا ہو جس پر مختلف رنگ ہوں، اور ایک چیونٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ کر گیا دوسرا آیا، مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے نزدیک کوئی رنگ نہیں گزرا نہ دوسرا رنگ آیا۔

قَدْ نَوَّرَ مِصْبَاحُ الْهُدٰى فِي قَلْبِهٖ۔ اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا۔

صَحِيحُ الْوَجْهِ صَبَاحَةً۔ اس کا چہرہ چمکتا ہوا ہے (سفید)

صاف۔ روشن)

اَلْإِسْلَامُ زَاكِيُ الْمَصْبَاحِ۔ اسلام کا چراغ روشن ہے

وَلِيْدُ بْنُ مُسَيْحٍ اور اَبُو الصَّبَّاحِ۔ حدیث کے راویوں کے نام ہیں۔

صَمِّدْ يَا صَبَّادُ۔ ضامن ہونا، ضمانت دینا۔

أَصْبِرْنِي۔ مجھ کو ضمانت دے۔

صَبْرٌ۔ صبر کرنا (یہ جَزَعٌ کی ضد ہے۔ یعنی بے صبری، بے قراری)۔

صَبَرَ عَنِ الشَّيْءِ۔ اُس چیز سے رُک گیا، باز رہا۔

صَابَلَهُ آيَةً۔ جادو کو بے آب و دانہ قید کر رکھا۔

قَتَلَهُ صَبْرًا۔ اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر)۔

تُصَبِّرُ۔ صبر کا حکم کرنا، قلہ کاڈھیر لگانا۔

مُصَابَرَةٌ۔ صبر میں غالب آنا۔

اِصْطِبَارٌ۔ صبر کرنا۔

تَصَبُّرٌ۔ ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتانا۔

صَبُوْرٌ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی وہ مومن و بےصبر اپنے بندوں سے بدلا لینے میں جلدی نہیں کرتا، نافرمانی میں مبتلا رہنے اور معصیت کا ارتکاب کرنے پر تہیں فوراً عذاب نہیں کرتا۔

لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى يَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (بندے اس کی شان میں کیا کیا کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی کا انکار کرتا ہے، کوئی اس کے لئے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے، کوئی اس کا شریک اور سہیم بناتا ہے، کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتا ہے، کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے، کوئی اُس حاجت روا سے نا اُمید کر دوسروں سے اپنی مُرادیں اور منتیں چاہتا ہے، کوئی اس کے صفاتِ کمالیہ کا انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اُترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ

Marfat.com

کسی صورت میں بھی کر سکتا ہے، کوئی بے ادبی سے یہ بکتا ہے کہ اس کی ذات مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہی کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا۔ کوئی اس پر بدعا تجویز کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی۔ کوئی کہتا ہے وہ صرف کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ معاذ اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں، اس کو ایذا دیتے ہیں، مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا۔)

صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ۔ صبر کے مہینے میں روزے رکھ (یعنی رمضان میں، اس کو صبر کا مہینہ فرمایا، کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔ کسی جاندار کو باندھ کر پھر اس کو تیروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا، اس سے منع فرمایا۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحُيَوَانِ صَبْرًا۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملہ کے ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْمُصْبُورَةِ وَنَهٰى عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

فِي الَّذِي أَمْسَكَ رَجُلًا وَقَتَلَهُ الْأَخُ هُوَ الْقَاتِلُ وَأَصْبُرُ الْقَاتِلَ۔ ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو تو قتل کرو اور جس نے پکڑا تھا اس کو قید کرو (دائم الحبس) یہی شرعی سزا ہے اور فسادی نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رُو سے دونوں واجب القتل ہیں۔ اس حدیث سے یہی اخذ ہوتا ہے کہ حبس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے، ان میں زمانہ کی مصلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے)۔

نہایہ میں ہے کہ جو شخص میدان جنگ میں نہ مارا جائے، نہ لڑائی میں، بلکہ بھوں چوک سے، وہ صبراً مقتول ہے۔ جیسے معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا، اور معاویہ بن خدیج اور حمزہ بن عامر نے حمزہ بن ابی ہالہ کو، اور حجاج بن یوسف نے ہزار ہا مسلمانوں کو یہ سب صبراً مقتول ہوئے۔

نَهٰى عَنْ صَبْرِ الرُّوحِ وَهُوَ الْجُثَّةُ وَالْجُثَّةُ صَبْرٌ شَدِيدٌ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرت نے صبراً جان لینے سے منع فرمایا، اور نفسی کزا بھی اسی میں شامل ہے یہ نوخہ صبر ہے۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا۔ جو شخص مجبور کیا جائے قسم کھانے پر، اس کے لئے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ صَبْرٍ۔ جو شخص مجبوری سے قسم کھائے، (اس سے زبردستی قسم لیں، مار پیٹ کر قید کر کے، دار گھر بھوکا قسم کھائے تو وہ یمین صبر ہو گی)۔

لَا تُصْبَرُ يَمِينِي حَتّٰى تُصْبَرَ الْأَيْمَانُ۔ میری قسم نہ لی جائے جبکہ اور قسمیں نہ لی جائیں۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ: صَبَرْتُ الْإِنْسَانَ اور صَبَرْتُهُ عَلَى الْيَمِينِ۔ یعنی میں نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا۔

لَنْ تَصْبِرَ عَلَيَّ كَمَا لَا الْقَاتِلُ الْقَتِيلَ۔ تمہارے خوف پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آں حضرتؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا)۔

مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ۔ جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے، اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا۔

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا۔ اب اس کے بعد قریش کا کوئی شخص لاچار کر کے قتل نہ کیا جائے (یعنی صبراً قتل نہ کیا جائے، تو یہ بھی ہو گی)۔

(بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "اس کے بعد کوئی قرشی شخص صبراً قتل نہ کیا جائے گا" اس ترجمہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ سیکڑوں قرشی شخص ظالم حاکموں کے ہاتھوں صبراً

Marfat.com

قتل ہوئے، تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فرشتی شخص مُرتد ہو کر صبراً قتل نہ کیا جائے گا)۔

اُنْظُرُوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا۔ (ذرا نظر کرو حجاج نے کتنے لوگوں کو صبراً قتل کیا۔

قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا ثَمَانِیَةَ اٰلَافٍ وَّ عِشْرِیْنَ اَلْفًا حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبراً قتل کیا (یا ذ یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے، ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے، اور کس جُرم میں قتل ہوئے؟ یا اس جرم میں کہ حضرت علی رضؓ اور آنحضرتؐ کے اہلِ بیت کرام رضؓ سے محبت رکھتے تھے۔ اس پر بھی جب حجاج مرنے لگا، تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا۔ کسی نے اس کا یہ قول (یا حسن بصری سے نقل کیا تو انھوں نے فرمایا عسیٰ یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے۔)

اِنَّ النَّجَاۃَ سَلَّمَتْ طَعْنَ اِنْسَانٍ یَقْضِیْبٍ مُدَاعِبَۃً فَقَالَ لَہٗ اَصْبِرْنِیْ فَقَالَ اصْطَبِرْ۔ اُن حضرت سلم نے دل لگی سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونسا دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا تھا) وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوایئے، آپؐ نے فرمایا لے بدلہ لے لے (اور اپنا پیٹ کھول دیا۔ اس نے آپؐ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپؐ نے وجہ دریافت کی، تو اُس شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ یہ میدان جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ آخری وقت میں میرا بدن آپؐ کے جسم مبارک سے مس ہو جائے اور اس کی وجہ سے میں عذابِ دوزخ سے نجات پا سکوں)۔

سُبحان اللہ یہ حدیث آپؐ کی نبوت میں صاف دلیل ہے۔ اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز پیغمبر کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے۔

ضَرَبَ عُثْمَانُ عَمَّارًا فَلَمَّا عُوْتِبَ قَالَ ھٰذَا بِاَبِیْ اُمِّیْ لَعَمَّارٍ یَا خَیْصَمَطِیْر۔ حضرت عثمان رضؓ نے عمار بن یاسرؓ کو مارا جب لوگوں نے اِس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمان کہنے لگے، یہ میرا ماں باپ دین سے میں نے عمار کو مارا)، حاضرہے، تم اس سے بدلہ لے لے (دو مجھ کو مارلے)۔

سُبحان اللہ! آخر حضرت عثمان رضؓ نے کس کے خلیفہ تھے حضرت رسول کریمؐ کے خلیفہ تھے جو آں حضرتؐ کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمان رضؓ نے بھی اخلاقی اوصاف پیدا کئے۔ کہتے ہیں کہ جنابی کوئے پر چڑھ کر آپؓ کو قتل کرنے کے لئے گھس آئے، تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لئے تلوار کھینچی تو آپؓ نے منع فرمایا اور کہنے لگے ان لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کرو۔ کسی صحابیؓ نے آپؓ کی مخصوصی کے دوران یہ رائے دی کہ، آپؓ شام میں معاویہ رضؓ کے پاس تشریف لے جائیے، مگر آپؓ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ آں حضرتؐ کی مفارقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور مدینہ کو نہ چھوڑا، مہاجرین اور انصار نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ان باغیوں پر تشدد کر کے ان کو راہِ راست پر لائیں مگر آپؓ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا۔

فَاسْتَوٰھُنَّ فَقَضٰھُنَّ فَاِذَا قَدْ قَالَ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ۔ (یعنی ابن عباس رضؓ نے اس آیت وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا، وہ ثم کر خلیفہ ابن گیا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ یعنی مُراد ہے، (تو اولین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)۔

صَیْبَرٌ۔ سفید ابر، غلیظ جا ہوا۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّیْبَرَ۔ ہم سفید بادل سے نچوڑتے (یعنی پانی لیتے تھے)۔

وَسَقْوُھُمْ بِصَیْبَرِ التَّحْلِیْلِ۔ اُن کو موت کے ابر سے پانی پلایا (یعنی ہلاک کر دیا)۔

مَنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا کَانَ لَہٗ خَیْرٌ مِّنْ صَیْبَرٍ ذَھَبًا۔ جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لئے صبیر کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

Marfat.com

صَہْبُوْدٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے جس میں (بعض نے صَہْبُوْدٌ روایت کیا ہے بہ استقبالِ مودہ، جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ لے گا)۔

(دنہایہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے، جن میں ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے اور دوسری حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صَہْبُوْدٌ ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صَہْبُوْدٌ ہے، واللہ اعلم)۔

مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا یَاْخُذَنَّ رِبْحًا وَّلَا صَہْبُوْدًا۔ جو شخص کسی کو قرض دے یا بیع سلم کا معاملہ کرے تو وہ بیع کے بدلے کچھ گروی نہ لے، نہ ضامن لے۔ اہل عرب کہتے ہیں: صَہْبُوْدٌ بِہٖ اَصْہَبُوْدٌ۔ یعنی میں نے اس سے ضمانت لی۔

اِنَّہٗ مَرَّ فِی السُّوْقِ عَلٰی صَہْبُوْدَۃِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْہَا۔ آں حضرت صلعم بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا، اس میں ہاتھ ڈالا۔

صُہْبُوْدَۃٌ۔ اناج کا ڈھیر۔

صُہْبُوْدَۃٌ کی جمع ہے

وَاِنَّ عِنْدَ رَحْلِہٖ قَرَظًا مَصْبُوْسًا۔ (دحضرت عزہ آں حضرت کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے) قرظ ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں)۔

(ایک روایت میں مَصْبُوْسًا کے ضاد مجمہ سے، یعنی دُہی ہیں)۔

صِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی صُہْبُرُ الْعَنَاقِ۔ سدرۃ المنتہیٰ بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے۔

صُہْبُرُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کا بالائی حصہ۔

صُہْبُرُ الدِّیْنِ۔ بالائی۔

ھٰذِہٖ صَہَابَۃُ الْقِرِّ۔ یہ سردی کی شدت اور سختی ہے (جیسا حَتَادَۃُ الْقَیْظِ گرمی کی شدت اور سختی)۔

صِہْبُوْ۔ ابلوا۔

اِصْبِرُوْا صَہَابِرُوْا۔ اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو، اور صبر کرو۔

اَلْقَابِضُ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرَۃِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینے والا (انگارہ کو ہاتھ میں لینا جیسا مشکل ہے گویا جو کوئی، درد اور مُس کو اپنے لئے دعوت دے وہ انگارہ کو ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے، اسی طرح پورے دین پر قائم رہنے والے کو بے دینوں اور طاغوتی طاقتوں سے تکلیفیں پہنچیں گی، یہ بہار زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی تعمیر کرے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت اور تلقین کرے تو پورا ماحول اس کا دشمن ہو جاتا ہے وقت کا تقاضا ایسے (اصلاحی) لوگوں کو پھر بھر پاتا ہے۔ خیر مقلد اور بدعتی تو تھے ہی، مگر اب ایسے فساد کا زمانہ ہے کہ ذرا سے اختلاف پر اپنے اہل حدیث بھائی بھی دشمن اور مخالف بن جاتے ہیں۔ حدیث اور قرآن قیامت تک اللہ تعالیٰ کے نور ہیں، جن سے ہر ایک مسلمان اپنی اپنی فہم کے موافق روشنی لے سکتا ہے اور مسائل کا استنباط کر سکتا ہے۔ مقلدوں نے امام ابوحنیفہ اور شافعی امام مالک کو دین کا ٹھیکیدار بنا دیا تھا۔ ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا، بس اس کے پیچھے پڑ گئے، برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو اور انصاف سے کام لو۔ جب تم نے امام ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے ہمارے پیشوا علمائے اہل حدیث ان کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں، جیسے امام ابن حزم ظاہری، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام داؤد ظاہری، اسحٰق بن راہویہ، امام بخاری، شیخ جلال الدین سیوطی، امام نووی، امام سخاوی، محدث اسمٰعیل یمانی

Marfat.com

شیخ محی الدین ابن عربی، شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہم۔ اگر ہم دلائل پر غور کرے کسی مسئلہ میں ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے ساتھ اتفاق کریں تو کونسا گناہ لازم آیا اور کیوں قابل ملامت ٹھہرے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔)

صَابِرَۃً۔ اپنے نفس کو روک رکھا۔

مَنْ اَذْهَبَ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ۔ جس کی دونوں محبوب چیزیں یعنی آنکھیں اللہ تعالیٰ لے جائے، پھر وہ صبر کرے (یعنی شکوہ شکایت کے بجائے اللہ کی رضا پر راضی ہو)۔

اُصْمُدُهَا بِالسَّهْمِ۔ اس پر ایلوے کا ضاد کرے۔

اِصْبُرُوْا لِلْعَذَابِ الْيَمِيْنِ وَصَابِرُوْا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوْا لِلْعَدُوِّ الْآخِرَةِ۔ فرمون پر صبر کرو (ان کو اُدا کرتے رہو) اور مصیبتوں پر بھی صبر کرو اور اماموں کی نگہبانی کرو (ان کی اطاعت پر جمے رہو)۔

اَلْقَبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلٰى مَا تَكْرَهُ وَصَبْرٌ عَلٰى مَا تُحِبُّ۔ صبر دو طرح کا ہے، ایک تو صبر اس بلا پر جس کو تو بُرا جانتا ہے، دوسرا صبر اس چیز پر جس کو تو پسند کرتا ہے (مثلاً مال و دولت نہ ہونے پر)۔

اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ صَابِرَةٌ۔ دنیا میں جو شیریں ہے وہ درحقیقت ایلوے کی طرح تلخ ہے۔

يَتَجَلَّى الْمَشْهُوْمُ اِنْ شَاءَ بِصُوْرَةِ اِحْرَامِ والا شخص اگر چاہے تو ایلوا آنکھوں میں لگا سکتا ہے۔

كَاْسٌ شَمُوْصَبَرَةٌ۔ تلخ کاس جس میں ایلوا ملا ہو۔

لَمْ يَقْتُلِ الرَّسُوْلُ رَجُلًا صَبْرًا قَطُّ۔ آں حضرتؐ نے کسی شخص کو باندھ کر صبر کرکے قتل نہیں کیا۔

لَا تُقِيْمُوا الشَّهَادَةَ عَلَى الْاَجِّ فِي الدَّيْنِ الصَّبِيِّ۔ ظلی مسئلہ نہیں (جس میں قرض خواہ زیادتی کرتا ہو) اپنے بھائی پر گواہی مت دو۔

صَنَوْبَر۔ ایک مشہور درخت ہے۔

صَبِيْح۔ اگلی سے اشارہ کرنا، برائی کے اظہار کے لئے (یعنی کسی کا عیب بیان کرتے ہوئے) اشارے سے بتلانا، اگلی کا لکھنا انگلی ڈالنا، معذور کرنا۔

لَيْسَ اَدْنٰى اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ۔ مومن کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے وہ جیسا چاہے اس طرح اس کو پلٹتا رہتا ہے۔

اَصَابِع جمع ہے اُصْبُعٌ یا اَصْبَعٌ یا اِصْبَعٌ یا اِصْبُعٌ یا اُصْبَعٌ کی، اس میں سات لغتیں ہیں جس کے معنی انگلی کے ہیں خواہ ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی۔ (دنیا میں ہے کہ انگلی ایک عضو ہے یعنی جسم کا حصہ اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے، تو اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مجاز اً ہے جیسے ید اور یمین اور عین اور سمع کا مقصود اس سے یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں وہ جلدی جلدی بدل جاتے ہیں اور انگلیوں سے اس کی قدرت اور پلٹنے کے اجزاء مُراد ہیں، جیسے ہاتھ سے آدمی پلٹتا کرتا ہے اور انگلیاں اس کی اجزاء ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور محققین اہل حدیث ایسی تاویلوں سے جو صاحب نہایہ نے کیں راضی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کو اپنے ظاہری معنی پر چلاؤ، اور جو مُراد ہے اس کو اللہ کے لئے تفویض کرو۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے مگر جیسی اس کی ذات مقدس ہے ہمارے خون اور چگونہ کی ویسی ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں اور وجہ اور عین بھی بے مثال ہیں ابوحنیفہؒ کا اور تمام ائمہ قدماء اہل سنت کا یہی مذہب تھا چنانچہ امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ ید کی تاویل قدرت سے نہیں کریں گے، جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے، اب صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ وہ تعالیٰ شانہٗ جسمیت سے

Marfat.com

پاک ہے یہ بھی ایک بے دلیل بات ہے قرآن اور حدیث میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ جسمیت سے پاک ہے نہ یہ مذکور ہے کہ وہ جسم ہے۔ البتہ اس قدر صحیح ہے کہ پروردگار مخلوقات کے جسام سے مشابہ نہیں ہے جیسے محمد بن کرام کا قول ہے کہ وہ تعالےٰ شانہٗ جسم رکھتا ہے ہمارے جسم کی طرح جو گوشت اور خون سے مرکب ہے، معاذ اللہ۔ علمائے اہل حدیث افراط و تفریط میں مبتلا ہونے کے بجائے مسلک اعتدال پر قائم رہے، نہ کرامیہ اور مشبہ کی طرح اس کو مخلوقات سے مشابہت دیتے، نہ معتزلہ اور قدریہ کی طرح صفات کی تاویل اور نفی کرتے ہیں اور یہی طریقہ انسب ہے، واللہ اعلم۔

اُصْبُوْعٌ بروزن عُصْفُوْرٌ۔ اُنگلی (یہ دسویں لغت ہے فوق پر بیان ہوئیں)۔

اَصَابِیْعُ۔ اُنگلیاں (یہ اُصْبُوْعٌ کی جمع ہے)۔

مَصْبَعَۃٌ۔ غرور، تکبر۔

مُصْبُوْعٌ۔ متکبر، مغرور۔

مُصْبَّعٌ۔ گوشت بھونے کا لوہے کا جال۔

صَبْغٌ یا صِبْغٌ۔ رنگین کرنا، ڈبونا، کشادہ ہونا، لمبا ہونا۔

صُبُوْغٌ۔ بھر جانا، خوش رنگ ہونا۔

تَصْبِیْغٌ۔ رنگنا، بچہ گرانا، جس پر بال اُگ آئے ہوں۔

اِصْطِبَاغٌ۔ رنگ دینا، روئی میں سالن لگانا اور نصاریٰ کا ایک مذہبی کام تھا وہ اپنی اولاد کو زرد پانی میں رکھتے تھے اُن کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اولاد پاک ہو جاتی ہے اور نصرانیت میں اس کا اعتقاد مستحکم رہتا ہے۔ نصاریٰ کے اس فرقہ کو معمودہ کہتے تھے۔)

فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ قَدْ رَاَیْتُمُوْھَا الْقِبْصَاءَ، پھر وہ جو دوزخ سے نکالے جائیں گے، اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے (یعنی جلدی بڑھتا ہے) کیا تم نے قبصاء دیکھی ہے۔

قِبْصَاءٌ۔ ایک بوٹی کا نام ہے۔

کَلَّا لَا تُعْطِیْہُ اُصَیْبِعٌ قُرَیْشِیٌّ۔ آپ ہرگز اس قریش کی لڑکی کو زیادہ کچھ نہیں دیں گے۔

اُصَیْبِعٌ۔ ایک نوع کی چڑیا ہے جو اناج اور کنکر وری ہوتی ہے (بعض نے کہا قبصاء مراد ہے۔ جس کا ذکر ابھی گزرا ایک روایت میں اُصَیْبِعٌ ہے ضاد معجمہ اور عین مہملہ کے ساتھ اُضَیْبِعٌ۔ چھوٹا بچو۔ یہ قُبَیْصٌ کے برخلاف قیاسی تصغیر ہے، یہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا ہے آپ نے قتادہ رضہ کو شیر سے تشبیہ دی اور اس شخص کو جو مقتول کا سامان مانگ رہا تھا جھپٹے بچو سے)۔

فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً۔ پھر دوزخ میں اس کو ایک غوطہ دیا جائے گا یعنی اس میں ڈبو دیا جائے گا جس طرح کپڑا رنگ میں ڈبویا جاتا ہے)۔

اُصْبُغُوْہُ فِی النَّارِ۔ اس کو آگ میں ڈباؤ۔

وَجَدَ فَاطِمَۃَ لَیْسَتْ ثَوْبًا صَبِیْغًا۔ حضرت فاطمہ رضہ کو دیکھا وہ رنگین کپڑے پہنے تھیں۔

اَکْذَبُ النَّاسِ اَلْصَبَّاغُوْنَ وَالصَّوَّاغُوْنَ۔ سب لوگوں میں زیادہ جھوٹے دنگریز اور سنار ہوتے ہیں (کوئی چیز دھوکہ پر نہیں دیتے، ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں)۔

اَکْذَبُ النَّاسِ اَلصَّوَّاغُ یَقُوْلُ الْیَوْمَ وَغَدًا۔ (ابورافع سنار کہتے ہیں حضرت عمر رضہ مجھ سے ٹھٹا کیا کرتے تھے، آپ کہتے، سنار سب سے بڑھ کر جھوٹا ہوتا ہے کہتا ہے آج دوں گا کل دوں گا درپوں ہی آج کل میں کئی دن گزار دیتا ہے)۔

(بعض نے کہا حدیث میں صَبَّاغُوْن سے کلام کو رنگنے والے آرائش کرنے والے اور صَوَّاغُوْن سے اس کو بدلنے والے نئے نئے قالب بنانے والے مراد ہیں)۔

رَاَیْتُ قَوْمًا یُعَاذَوْنَ فَقَالَ مَالَھُمْ فَقَالُوْا خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ کَذَبَھُمُ الصَّبَّاغُوْنَ

Marfat.com

(ایک روایت میں

كَذَبَهَا الصَّبَّاغُونَ ہے۔ ابوہریرہ رضی نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں، سبب پوچھا تو کہنے لگے، دجال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگنے والوں نے رنگا ہے، یا جھوٹ ہے جس کو سناروں نے ڈھالا ہے)۔

قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا، تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے کہا اس حضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپؐ اپنے کپڑوں اور عمامہ کو وَرس اور زعفران سے رنگتے۔ بعض نے کہا آنحضرت صلعم صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ نے آپؐ کے کچھ بال دکھائے جو سُرخ تھے، اُن پر جٹا اور سبز کا خضاب تھا۔ لیکن حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ آپؐ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا۔ تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح کی ہے کہ کبھی تو آپؐ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا حضرت انس رضی نے آپؐ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ بی بی اُمّ سلمہ رضی نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سُرخ ہو گیا ہوگا۔ اب ایک روایت میں یہ جو بیان ہوا ہے کہ آپؐ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی، تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی، ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپؐ کے سفیدی بہت قلیل تھی، تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپؐ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مُراد یہ ہے کہ سفیدی بہت نہ تھی۔)

مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے ہلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں

خصوصاً دُولہا دولہن کو۔ اور جس نے اس کی ممانعت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے۔

اِنَّ الْيَهُوْدَ لَا يَصْبُغُوْنَ۔ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمھارے لئے خضاب کرنا بہتر ہے)۔

(مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سُرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے)، میں کہتا ہوں سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے، غایۃ الی الغایۃ وہ مکروہ ہوگا نہ حرام۔

كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ۔ آں حضرتؐ اپنے کپڑے رنگتے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سُرخ رنگ سے ممانعت ہے، تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑے ایسے جلنے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا۔ میں کہتا ہوں یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)۔

مَنْ تَعَبَّ بِالتُّرْسِ فِيْ بَيْتِهٖ كَانَ مَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ۔ جس شخص نے چوسر کھیلا اُس نے گویا اپنا ہاتھ سُور کے گوشت اور خون میں ڈبویا (یعنی گویا ان کو کھایا)۔

چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شرطوں کے ساتھ جائز رکھا ہے)۔

صِبْغَةُ اللّٰهِ۔ اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے۔

صَبْرٌ۔ روکنا، منع کرنا، پھیر دینا۔

صَبَّاغٌ۔ صفائی کے لئے ایک مشہور مرکب ہے۔ صابن۔

صَبَّاغٌ۔ صابون بنانے والا۔

صَبُوٌّ یا صَبُوَّةٌ یا صِبًا یا صَبَاءٌ۔ طفولیت کا اظہار کرنا۔

صِبًا۔ اسم مصدر ہے۔

صَبَاءٌ۔ صبا، پُروا ہَوا۔

صَبُوَةٌ اور صُبُوَّةٌ۔ مائل ہونا، مُشتاق ہونا۔

Marfat.com

صَبِیَ صِبَاءً۔ بچوں کے سے کام کرنے لگا۔

مُصَابَاۃٌ۔ نیزہ مارنے کے لئے جھکانا۔

تَصَبِّیْ۔ بہکانا، فریب دینا، مفتون کرنا۔

تَصَابِیْ۔ کھیل کود کی طرف مائل ہونا (جیسے اِسْتِصْبَاءٌ کسی سے بچوں کی طرح معاملہ کرنا)۔

رَاٰی حُسَیْنًا یَلْعَبُ مَعَ صِبْوَۃٍ فِی السِّکَّۃِ۔ امام حسینؓ کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

صِبْوَۃٌ اور صِبْیَۃٌ جمع ہے صَبِیّ کی یعنی بچہ، اور صِبْیَانٌ بھی صَبِیّ کی جمع ہے۔

کَانَ لَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُہٗ۔ آنحضرتؐ رکوع میں نہ اپنا سر جھکاتے تھے نہ بلند رکھتے تھے (بلکہ سر اور پشت سب برابر رکھتے۔ اور رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہی ہے)۔

یُصَبِّیْ۔ دراصل صَبَا یَصْبُوْ سے ماخوذ ہے، یعنی مائل ہوا اور جھکا (ازہری نے کہا کہ صحیح لَا یُصَوِّبُ ہے۔ ایک روایت میں لَا یَصُبُّ ہے)۔

وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ ذَھَبًا وَلَا فِضَّۃً وَلَا شَیْئًا یُصْبٰی اِلَیْہِ۔ امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو (حالانکہ آپ کو ایک معتدبہ وظیفہ معاویہؓ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے سخی تھے جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کردیتے، دو بار ایسا بھی ہوا کہ اپنا تمام ساز و سامان تک فقیروں اور غریبوں میں تقسیم کردیا)۔

وَشَابٌ لَیْسَتْ لَہٗ صَبْوَۃٌ۔ ایک جوان جس کو خواہش نہ ہو (حرص و ہوس نہ رکھتا ہو)۔

کَانَ یُعْجِبُھُمْ اَنْ یَکُوْنَ لِلْغُلَامِ صَبْوَۃٌ۔ ان کو یہ پسند تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ کرے گا تو وہ عبادت اور اطاعتِ الٰہی خوب بجا لائے گا، اور اپنی گزشتہ حالت پر شرمندہ رہے گا، اس کے دل میں غرور اور پندار نہ ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو اس وقت نفس کو قابو میں رکھ کر اللہ تعالٰی کے ڈر سے گناہ کے ارتکاب سے باز رہے، جب ہی فضیلت ہوگی، ورنہ دل میں خواہش ہی نہ ہو تو باز رہنے میں کیا فضیلت ہوگی)۔

لَتَعُوْدُنَّ فِیْھَا اَسَاوِدَ صُبًّی۔ تم اس زمانہ میں کالے ناگ ہوگے فتنہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صُبَّاءٌ ہے)۔

صُبَّاءً۔ یہ جمع ہے صَابِیْ کی۔ یعنی اپنے دین کو بدلنے والے۔

ثُمَّ اَلْتَقِی الصُّبٰی عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ۔ پھر جو لوگ جنگ کے خواہشمند ہیں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھادے۔

اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ مُؤْتِمَۃٌ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں تو ایک بچہ والی یتیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں۔

اَصَبَوْتَ۔ کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح اَصَبَاْتَ ہے)۔

اَوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ۔ تم نے بددینوں کو (جنہوں نے اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا) اپنے ملک میں جگہ دی۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا۔ مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی (صَبَا مشرق ہوا اس کو قبول بھی کہتے ہیں۔ اور دَبُوْر پچھمی ہوا۔ اور جنوب دکھنی اور شمال اتری، مراد جنگِ احزاب کا دن ہے۔ جب کافروں نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا۔ ابوسفیان عرب کے اکثر قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ اللہ تعالٰی نے رات کو جو نہایت سرد تھی شرقی ہوا بھیجی، اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی ان کی آگ بجھادی، ان کے خیمے اکھیڑ دیئے، ان کے گھوڑے سراسیمہ ہوکر چھوٹ بھاگے۔ آخر کار کافر پریشان ہوکر چلدیئے)۔

اَلصَّبَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالدَّبُوْرُ مِنَ النَّارِ۔ شرقی ہوا بہشت کی ہوا ہے اور پچھمی دوزخ کی (یعنی دوزخ کے طبقہ زمہریر کی کیونکہ پچھمی ہوا سرد ہوتی ہے)۔

اُمُّ الصِّبْیَانِ۔ بچوں کی بیماری جس میں سانس چڑھتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔

اِذَا کَانَتِ الْمَرْأَۃُ مُصْبِیَۃً۔ جب عورت بچہ والی ہو۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ صَبِیٌّ فَلْیَتَصَابَ۔ جس کے پاس بچہ ہو تو اس کو خوش کرنے کے لئے بچپے (اس سے ویسی ہی باتیں کھیل کودکی کرے)۔

صَبِیَّۃٌ۔ بچی۔

صَبَایَا۔ بچیاں (یہ صَبِیَّۃٌ کی جمع ہے)۔

بابُ الصّاد مع التّاء

صَتٌّ۔ زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا۔

مُصَاتَّۃٌ اور صِتَاتٌ۔ تنازع، جھگڑا۔

تَصَاتٌّ۔ لڑائی، جنگ۔

صَتٌّ۔ جماعت، فرقہ (جیسے صَتِیْتٌ ہے بعض نے کہا کہ جیسے صف ہے)۔

لَمَّا اُمِرُوْا اَنْ یَّقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَامُوْا صَتَّیْنِ جب بنی اسرائیل کو (گوسالہ پرستی کی سزا میں) یہ حکم ہوا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں، تو وہ دو گروہ (یا دو صف) ہو گئے (ایک وہ جنھوں نے گوسالہ کی پوجا کی تھی، دوسرے وہ جو اس کام سے باز رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو قتل کرنے لگا)۔

صَتْعٌ۔ گرانا، پچھاڑنا۔

تَصَتُّعٌ۔ تردد، آنا، جانا۔

صَتَعٌ۔ جوان، مضبوط۔

صَتْمٌ یا صَتَمٌ۔ غلیظ، سخت۔

صُتَامٌ۔ موٹا، دل دار۔

تَصْتِیْمٌ۔ پورا کرنا۔

اَلْفٌ صَتْمٌ۔ پورے ہزار۔

اَمْوَالٌ صُتْمٌ۔ پورے مال۔

اِنَّہٗ وَزَنَ تِسْعِیْنَ فَقَالَ صَتْمًا فَاِذَا هِیَ مِائَۃٌ ابن صیاد نے نوّے روپے تولے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ دیکھا تو وہ سو روپے ہیں (یہ بھی اس کا ایک شعبدہ تھا بعض نے اس کو دجال بھی سمجھا ہے)۔

صَتْوٌ۔ کودتے ہوئے چلنا۔

بابُ الصّاد مع الجیم

صَجٌّ۔ لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا۔

بابُ الصّاد مع الحاء

صَحْحٌ۔ پوست نکالنا۔

صُحَابَۃٌ۔ رفاقت کرنا، ساتھ رہنا۔

صُحْبَۃٌ۔ معیت، ہم نشینی (صَحَابَۃٌ کا مترادف ہے)۔

مُصَاحَبَۃٌ۔ ساتھ رہنا (یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا مترادف ہے)۔

اِصْحَابٌ۔ مصاحب والا ہونا۔

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَۃٍ وَّاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ۔ یا اللہ سفر میں ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا۔

خَرَجْتُ اَبْتَغِی الصَّحَابَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت صلعم کی صحبت حاصل کروں گا۔

صَحَابَۃٌ۔ صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع فَعَالَۃٌ پر صرف یہی آئی ہے۔

فَاَصْحَبَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی رام ہو گئی (جدھر چلاؤ اُدھر چلنے لگی)۔

اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ۔ تم تو یوسفؑ کی ساتھ والی عورتیں ہو (آپ نے حضرت عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی، جیسے زلیخا نے بظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلایا تھا اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسفؑ کا حسن و جمال دیکھیں اور زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے آں حضرتؐ کی بیماری میں آپ سے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی آواز پست ہے مقتدیوں تک ان کی آواز نہ

پہنچے گی، آپ حضرت عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ یہ کہنا حضرت عائشہؓ کا ایک بہانہ تھا اور ان کا دلی مقصود یہ تھا کہ اگر خدا نخواستہ آں حضرتؐ اس بیماری میں گزر گئے تو لوگ ابوبکرؓ کو منحوس سمجھیں گے اس لئے وہ نماز نہ پڑھائیں تو اچھا ہے)۔

صَوَاحِبُ۔ جمع ہے صَاحِبَةٌ کی۔

اِدْفِنِّیْ مَعَ صَوَاحِبِیْ۔ مجھ کو میرے ساتھ والیوں (یعنی آں حضرتؐ کی دوسری بیویوں) کے ساتھ دفن کر دینا۔ (حجرے میں دفن نہ کرنا ایسا ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور بیویوں پر فضیلت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ دوسری ازواج سے زیادہ تھا جب ہی تو آں حضرتؐ کے ساتھ دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں۔ سبحان اللہ اس کسر نفسی اور تواضع کا کیا کہنا)۔

ثُمَّ سَلَّمَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ۔ جب میرا جنازہ تیار ہو تو حضرت عائشہؓ نے حجرے پر لیٹا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں (یعنی آں حضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ) کے پاس دفن ہو جاؤں (اگر وہ یعنی حضرت عائشہ اجازت دیدیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کر دینا۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)۔

اَمَا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِیْکُمْ۔ حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی مجھ) کو دیکھو (وہ آں حضرتؐ کے شبیہ تھے)۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ۔ حضرت سلیمانؑ کے ساتھی، فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انھوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی سو عورتوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا)۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ میرے اصحاب کو برا نہ کہو (یہ خطاب ہے حاضرین کی طرف، حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے یا اس وقت اس طرح فرمانے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں میں احترام صحابہؓ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوگا۔ حافظ نے کہا اَصْحَابِیْ فِی ہے یہاں بعضے خاص اصحاب مراد ہیں اور خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے)۔ (مجمع البحار میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جو آں حضرتؐ کی صحبت میں رہا یا یہ حالت بیداری آپ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ اور لغت میں ہر وہ شے کو صاحب مطلق ساتھی کہتے ہیں، خواہ مومن ہو یا کافر عاقل ہو یا فاسق)۔

ثُمَّ صَحِبَتْ صَحَبَتَهُمْ۔ پھر آپ ان کے ساتھیوں کی صحبت میں رہے۔

لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَحِبَنِیْ وَ رَاٰنِیْ فَیُحَلَّاُ دُوْنِیْ یَاْخُذَاتُ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ وَفِیْ لَفْظٍ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ کچھ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر آئیں گے ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں رہے مجھ کو دیکھا، فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دوزخیوں میں) لیجائیں گے۔ (یہ دیکھ کر) میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یا یہ تو میرے چند اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لئے ہے) پھر مجھ کو جواب کے گا تم نہیں جانتے جو کچھ انھوں نے تمہارے بعد کئے (اسلام سے پھر گئے مُرتد ہو گئے۔ مُراد وہ لوگ ہیں جو مستعد کذّاب اور اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے)۔

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ لَّا اَرَاهُ وَلَا یَرَانِیْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا۔ میرے اصحاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ مجھ کو دیکھیں گے (یہ حدیث منکر حضرت عمرؓ فی النور حضرت اُمّ سلمہؓ

Marfat.com

مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ۔
میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزہ دار نہیں ہوتا)۔

مَامِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ فِی الْاَرْضِ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا اَوْ وَزِیْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنایا جاکر اٹھایا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلَی الثَّقَلَیْنِ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کا مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں کے علاوہ زیادہ رکھا ہے (یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب مخلوقات میں افضل ہیں)۔

هَلْ فِیْکُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَعم فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے، تم میں کوئی آں حضرتؐ کا صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے، پس اللہ تعالیٰ ان کو (اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب کے بارے میں، ان کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا۔ (بلکہ ان کے لئے دعا کرنا، ان کی تنظیم کرنا، ان سے محبت رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے، اس نے میری وجہ سے محبت کی۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے، تو گویا اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے، ان سے بغض رکھا)۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔ صنعاء والا (یعنی اسودعنسی جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ آپؐ کی وفات کے قریب مارا گیا، فیروز دیلمی نے اس کا ماتھا اڑا لا۔ آپؐ نے اس کے قتل کی اطلاع پاکر ارشاد فرمایا کہ فَازَ فَیْرُوْزُ۔ یعنی فیروز

کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں؟ انھوں نے کہا نہیں، اور اب تمہارے بعد میں کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی برأت بیان نکرکوں گی کیونکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ (ان میں سے ہے یا نہیں)۔

اِیَّاکَ وَصَاحِبَ السَّوْءِ۔ تو برے ساتھی سے بچارہ۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا۔ اللہ نے مجھ کو منتخب فرمایا اور میرے لئے ساتھیوں کو بھی چنا۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یا اِنَّمَا اَصْحَابِیْ مِثْلُ النُّجُوْمِ فَاَیُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ اِهْتَدَیْتُمْ۔ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے تو ہدایت پاؤ گے (کمراہ نہ ہوگے یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ اس کے موضوع ہونے کی ایک دلیل یہی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام بھی کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں)۔

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے شر اور فساد پر لعنت کرے۔

اَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِیْ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ میں اپنے اصحاب کا امن ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ ہے وہ آئے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان ہیں، جب میرے اصحاب گزر جائیں گے تو میری امت پر جو وعدہ ہے (دنیا ہی اور آفت کا) وہ آئے گا۔

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ۔ میرے اصحاب کی عزت کرو، وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

Marfat.com

کامیاب ہوگیا۔

صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ۔ مُسَیلمہ کذاب جو وحشی کے ہاتھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں مارا گیا۔

نَزَلَتْ فِیْ حَمْزَۃَ وَصَاحِبَیْہِ (یہ آیت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم) آخر تک حضرت حمزہؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علی رضؓ اور عبیدہ بن حارثؓ) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے عُتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عُتبہ نکلے، مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ اور حضرت عبیدہ رضؓ نکلے، حضرت علی اور حضرت حمزہ نے اپنے اپنے مقابل کو فوراً مار لیا اور عبیدہ رضؓ جو ولید کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے یہ دونوں حضرات ان کو اُٹھا لائے اور ولید کو بھی مار ڈالا)۔

اَلصَّحَابَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ صلعم۔

اَنْتَ صَیْحَتُھَا مِنْ فِیْ صَاحِبِھَا۔ تم نے اپنے صاحب یعنی عبداللہ بن مسعود رضؓ کے مُنہ سے اسی طرح سُنا دہ اس طرح قرارت کرتے تھے: وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی۔ یعنی سورۃ واللیل میں ان کی یہ قرارت ہوتی۔ اور مشہور قرارت وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ہے۔

اِشْتَرٰی ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِیَۃً فَالْتَمَسَ صَاحِبَھَا عبداللہ بن مسعود رضؓ نے ایک لونڈی خریدی پھر اُس کے مالک کو ڈھونڈھنے لگے تاکہ اس کو قیمت ادا کریں لیکن وہ نہیں ملا، آخر انھوں نے قیمت کے روپے فقیروں کو دینے شروع کئے اور دیتے وقت اس طرح دعا کرتے جاتے، یا اللہ! یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول کر، یعنی لونڈی کے مالک کی طرف سے، اگر وہ منظور نہ کرے تو اس کا ثواب مجھ کو ملے اور اس کا روپیہ مجھ پر قرض رہا۔)

مَثَلُ لِصَاحِبِکُمْ۔ تمھارے صاحب (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت۔

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ۔ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے (یہاں ساتھی سے مراد محافظ اور نگہبان ہے۔ اور جس کی یاد سے وحشت رفع ہو، بلا دُور ہو)۔

رَبَّنَا صَاحِبْنَا۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر، ہم پر اپنا فضل و کرم رکھ، ہم سے ہر ایک بلا دفع کر۔

لِرَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِہٖ۔ دو مردوں کے لئے آپ کے اصحاب میں سے تھے۔

کَانَ مِنْ اَصْحَابِہٖ۔ جابر رضؓ آپ کے اصحاب میں سے تھے۔

فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا صَاحِبُہٗ۔ ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا اور دیکھوں گا اس کا دوزخی ہونا کس سبب سے ہے۔)

یُحْسِنُ صُحْبَۃَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَصَحَابَۃَ سَیِّدِہٖ۔ اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اور رفاقت اچھی طرح سے کرے۔

یُحْسِنُ صُحَابَتِیْ۔ میری صحبت کا حق اچھی طرح سے اَدا کرے (دہی درحقیقت اُن حضرتؐ کا صحابی ہے جو آپؐ سے اور آپؐ کے اہلِ بیت کرام سے سچی محبت اور اُلفت رکھتا ہو، ورنہ صرف نام کی صحبت کافی نہیں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کے چند غلام ہوں جو بادشاہ کی محبت کی وجہ سے آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں، پھر ان میں سے ایک غلام اپنے بادشاہ سے باغی ہو جائے، اس کی آل اولاد، عزیز و اقربا اور دوستوں کو قتل کرے ان کا دشمن ہو جائے تو کیا اس کے بعد بھی اس غلام سے محبت رکھیں گے، صرف اس وجہ سے کہ وہ اس بادشاہ کا غلام تھا)۔

مَنْ اَحَقُّ بِصَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ۔ مجھ کو سب سے زیادہ مقدم کس کی خدمت اور رفاقت کرنا ہے؟ فرمایا اپنی ماں کی (یہاں بھی "صحابت" سے وہی صحبت مراد ہے جو خیر خواہی اور محبت اور فرماں برداری کے ساتھ ہو اگر صرف

Marfat.com

ماں کے پاس رہے لیکن اُس کو ستاتا اور گالیاں دیتا اور اس کے رشتہ داروں کو مارتا وھاڑتا رہے، تو کیا اس نے اپنی ماں کی صحابیت کی، ہرگز نہیں بلکہ اپنی ماں کی رقابت اور عداوت کی)۔

خَیْرُ الْعَیْشِ اَبَدِیَّۃ۔ سب رفیقوں میں بہتر۔

یُھْوِیْدُوْن۔ پناہ دیتے ہیں یہ صَحِبَکَ اللّٰہُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اللہ تیرا نگہبان)۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جَرَسٌ۔ فرشتے سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو (یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے۔ بعض نے یہاں مطلق ساتھ رہنا۔ مگر اس صورت میں محافظ اعمال فرشتوں کا استثناء کرنا ضرور ہوگا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)۔

فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحٰبِیْ۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے چند اصحاب ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ آپ ان کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ آپ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپ کے بعد مسلمان ہوئے)۔

یُقَالُ لِصَاحِبِ الْفُرْنِ اِرْفَقْ۔ قرآن کے حافظ سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (مجمع البحار میں ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ماہر خواں ہو یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)۔

صَاحِبُ مُوْسٰی۔ موسیٰ ؑ کے ساتھی (یوشع بن نون مراد ہیں۔)

صَاحِبُ سُلَیْمَانَ۔ سلیمان ؑ کے ساتھی (آصف بن برخیا مراد ہیں، یا ان کے وزیر)۔

صَاحِبُ یٰسٓ۔ حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بُت تراش تھے لیکن اس حضرت ؑ پر آپ کی ولادت سے پہلے برس پہلے ایمان لائے تھے۔ جیسے نجیح ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ بعض نے کہا یہ حبیب ایک خانہ میں اللہ کی عبادت کرتے تھے، جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے، اُن پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندا یا پتھروں سے مار کر شہید کیا، وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما۔ ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے غضب ان کافروں پر اُتارا اور حضرت جبرئیل نے ایک چیخ سے ان کو ہلاک کر دیا)۔

صَاحِبُ الزَّمَانِ۔ امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبداللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامر اللہ یعنی لوگوں کی نظر سے غائب ہیں، قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔

صَاحِبُ الْعَسْکَرِ یا صَاحِبُ النَّاحِیَۃ۔ علی بن محمد ہادی صاحب۔ اسماعیل بن عباد کا لقب ہے۔ وہ شیخ عبدالقاہر جرجانی کے اُستاد ہیں۔

صَاحِبُ شَاھِیْن۔ شطرنج۔

صَاحِبَیْن۔ حنفیوں کی اصطلاح میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہؒ کے مشہور شاگرد تھے۔

صَحْصَحٌ۔ یہ بھی صَاحِبٌ کی مبہم ہے۔

صَحَّ یَا صِحَّۃً یَا صِحَاحًا۔ تندرست ہو جانا، بیماری کا دُور ہونا، عیب سے پاک ہونا، سچ ہونا۔

تَصْحِیْحٌ۔ بیماری سے چنگا کرنا، غلطیاں درست کرنا۔

اِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا، اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا۔

اِسْتِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا۔

اَلصَّوْمُ مَصِحَّۃٌ۔ روزہ تندرستی ہے (بہت سی بیماریوں کی دوا ہے۔ جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ بہت سے فاسد مادّوں اور رطوبات کے

Marfat.com

لئے بڑا کامیاب نسخہ ہے)۔

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ روزے رکھو تندرست رہو گے (استعمالی بیماریاں نہ ہوں گی، اخلاط رد یہ خشک ہو جائیں گے، معدے کو از سرِ نو طاقت اور قوت پیدا ہوگی)۔

لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ۔ جس کے جانور بیمار ہوں، وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لئے نہ لائے، (بیمار ہو کر اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ گئی۔ حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے، بیماری تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے، چھوت لگنا (عدویٰ) کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ۔ اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

یُقَالُ لِاَبِیْ اٰدَمَ اَهْلُ النَّارِ قِسْمَةً صَحِیْحًا۔ آدم کا بیٹا قابیل اہل دوزخ سے آدھوں آدھ عذاب ٹھیک بانٹ لیگا (سارے اہل دوزخ کو جتنا عذاب ہوگا، اس کا پورا آدھا قابیل کو ہوگا، معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا اور دنیا میں خونِ ناحق کی بنیاد ڈالی۔ اللہ جانے ان ظالموں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے سیکڑوں ہزاروں خون مسلمانوں کے ناحق کر لئے)۔

وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ۔ اصحّ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ فاتنا الصلوٰۃ کہنا جائز ہے اور ابن تیمیہ نے جو ایسا کہنا مکروہ بتایا ہے ان کا قول غلط ہے (کیونکہ حدیث کے خلاف ہو حالانکہ ابن تیمیہ کبار تابعین میں سے ہیں کہ تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آں حضرت کے ارشاد کے خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا کل قول عند قول محمد بھلا دسے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے)۔

كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اِخْرَاجُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ۔ آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابن عباس سے انھوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی سے روایت کرتے تھے۔

اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ یَا اَحْسَنُ شَیْءٍ کا مطلب یہ ہے کہ اس باب میں جتنی روایتیں آئی ہیں ان سب میں یہ اچھی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح یا حسن ہے)۔

جَاءَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثٍ اَلْاَشْعَثِ صَحَّ اَوْ صَحِیْحٌ اشعث کے اخیر حدیث میں صح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

اَلْمَسْحُ تُصِحُّ جِسْمَكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا۔

مُحَدِّثٌ صَحِیْحُ الْمَوَارِیْثِ۔ اپنی تندرستی کے زمانہ میں بیماری کے لئے سامان کر دینی صحت اور تندرستی کو غنیمت سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے، اگر بیماری آئی تو پھر بھی طرح عبادت نہ ہو سکے گی (روایات جو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا مسافر ہو تو اس کے لئے اسی قدر عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے گا جتنی وہ حالتِ صحت یا اقامت میں کرتا تھا، تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالتِ صحت اور اقامت میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالتِ صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں کرتا)۔

اَصَحّ۔ حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح، سچی اور معتبر حدیث، جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس کی اسناد آں حضرت تک متصل ہو، درمیان میں کوئی ایک راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو، اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں نے جو روایات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث بعض کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہے مگر جس حدیث کو محققین حدیث میں سے کسی نے صحیح کہا ہو، بلا تامل اس پر عمل کرنے میں بخاری اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے، اسی طرح صحیح ابن السکینی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ

Marfat.com

کی باقی سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند امام احمد اور سنن دارمی اور دار قطنی اور بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معاجم طبرانی اور طحاوی اور مستدرک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل ہے اور امام مالک کی مؤطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شیخ سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور مستدرک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو حاکم نے غلطی سے صحیح کہدیا ہے اسی لئے امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دھوکا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام ترمذی کے صحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے، امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں، ان کی تصحیح کا پورا اعتبار کرنا چاہئے۔ جزری نے جن خصیین کی سب حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کا کلام ہے کوئی حدیثوں میں بے بالاتفاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں وللناس فیما یعشقون مذاہب ہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو کوئی دقت یا الجھن نہیں کرنی پڑتی۔ گذشتہ زمانہ کے پیشوا نے بڑی محنت اور شقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا کر دیا ہے)۔

صَحَّاحٌ۔ جوہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صَحَاحٌ۔ اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِی اِیْمَانٍ۔ یا اللہ میں تجھ سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں (یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا) (ایک روایت میں ہے کہ:

صِحَّۃٌ فِی عِبَادَۃٍ۔ یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں یا صحیح مخلصانہ عبادت ہیں میں ریا اور بدعت کا دخل نہ ہو)۔

صَحِیْحَانِ۔ ہمارے اور برابر یکساں جگہ جیسے صَحِیْحَانِ ہے۔

غَلِیْظًا صَحْصَاحًا۔ برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب برسنے والا)

صَحْرَۃٌ۔ بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اُس پر گھی ڈال کر پینا)۔

اِصْحَارٌ۔ جنگل کی طرف نکلنا۔

اَصْحَرَ اِصْحَارًا یا اِصْحِیْرَارًا۔ پیک کا سُرخ یا سفید ہونا، زمین کی پیداوار۔

اَصْحَرَ الْمَکَانُ۔ مکان جنگل کی طرح کشادہ اور وسیع ہو گیا۔

صَحْرَاءُ۔ جنگل۔

کُنْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِیْ ثَوْبَیْنِ صُحَارِیَّیْنِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا۔

اِصْحَارٌ۔ ایک بستی کا نام ہے جو عین میں واقع ہے بعض نے کہا ہے صُحَارٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی ٹلی سُرخی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

ثَوْبٌ اَصْحَرُ اور ثَوْبٌ صُحَارِیٌّ یعنی کپڑے کے رنگ کا سُرخ کپڑا۔

فَاَصْحِرْ لِعَدُوِّکَ وَامْضِ عَلٰی بَصِیْرَتِکَ۔ اپنے دشمن سے صاف سیدھا رہ، اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈر مت بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے۔ یہ نہیں کہ اور لوگوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی جتائے۔ یہ جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا قول ہے۔ آپ کے مزاج میں بہت شجاعت اور بہادری اور دلیری بھی تھی جب آپ خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ بالفعل معاویہ کو چھیڑنا مصلحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت پر رہنے دیجئے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس وقت معاویہ کو معزول کر دینا سہل ہوگا۔ مگر آپ نے نہ مانا اور فرمایا کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اُس کو

Marfat.com

حکومت پر قائم رکھنا دین میں مداہنت اور کمزوری ہوگی۔

فَامْضِ حَرْفَ الْعَصَا صَاحِ یَدًا۔ شیطان نے مجھ کو گمراہی کے جنگل میں ڈال دیا اور تیرا غضب مجھ پر ہوا اس لائق کر دیا۔

سَکَّنَ اللّٰہُ عُقَابَیْہِ فَلَا تَصْحِیْ بِقَا۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے گھر میں ٹھہرا دیا (یہ بکم دیا وقرن فی بیوتکن) تو خود کو ہرمت نکالو جنگل میں نہ جاؤ۔ (یہ اُم المومنین اُم سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کو نصیحت کی جب وہ بصرہ کی طرف نکلنا چاہتی تھیں، یعنی جنگ جمل کے وقت)۔

رَاٰنِیْ سَہْلًا یَقْطَعُ سَمْرَۃً بِصُحَیْرَاتِ الْیَمَامِ۔ حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو صحیرات یمام میں ایک ببول کا درخت کاٹ رہا تھا۔

صُحَیْرَاتُ یَمَامَہ۔ ایک مقام کا نام ہے (بعض نے کہا ہے کہ ایک درخت ہے یا پرندہ اور صُحَیْرَات جمع ہے صُحَیْرَۃٌ کی، جو تصغیر ہے صُحْرَۃٌ کی، یعنی نرم زمین جو پتھریلے میدان کے وسط میں ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا کہ صحیح ثمامہ ہے ثائے مثلثہ سے ذکر یمامہ)۔

صُحَیْرَاتُ الثُّمَامَۃ۔ ایک منزل کا نام ہے مدینے سے بدر کو جاتے ہوئے۔

صُحْرٌ سَمَاحِیْجُ فِیْ اَحْشَائِہَا قُبَبٌ۔ لمبے لمبے گورخر جن کی آنتیں پیٹ کی اندر دفن چیزیں) کالی ہیں۔

صَحْصَحَانٌ۔ کھل جانا، ظاہر ہو جانا، جیسے صَحْصَحَۃٌ ہے، صَحْصَحَانٌ۔ برابر ہموار زمین (اس کی جمع صَحَاصِحُ ہے۔

اَلتَّرَّھَاتُ الْقَبَاصِحُ۔ پوچ اور خرافات باتیں۔

مُصَحْصِحٌ۔ دوستی کا سچا جھوٹا پلاٹیا۔

وَتَوْفِیَۃٌ تَصْحِیْحٌ۔ اور ہموار میدان پہنچ نکل۔

اِنَّ ثَعْلَبَ بْنَ نَعْلَبَ حَفَرَ بِالْعُصْعُصَۃِ فَاَطَاقَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ۔ لومڑی کے بچے نے لومڑی سے ایک ہموار زمین میں گڑھا کھودا لیکن اس کی پیٹھ گڑھے سے سرک گئی الگ ہوگئی (یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب ان کو یہ خبر ملی کہ ضحاک ابن قیس جو کہ سرداری اور امارت کا خواہاں تھا، یزید عرب کی ایک مثل ہے: اَطَاقَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ یہ جملہ ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مطلب میں کامیاب نہ ہو)۔

صَحْفَۃٌ۔ بڑا پیالہ۔

صِحَافٌ۔ جمع ہے صَحْفَۃٌ کی (کسائی نے کہا کہ سب سے بڑے پیالے کو جَفْنَۃٌ کہتے ہیں۔

وَقَصْعَۃٌ جو شوربا آدمیوں کا پیٹ بھر دے اور اس سے چھوٹا صَحْفَۃٌ جس سے پانچ آدمی سیر ہو سکیں اور اس سے بھی چھوٹا مِئْکَلَۃٌ جس کے ذریعہ دو یا تین آدمی شکم سیر ہو جائیں اس کے بعد صَحِیْفَۃٌ اس پیالہ کو کہتے ہیں جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے)۔

تَصْحِیْفٌ۔ پڑھنے میں یا روایت کرنے میں غلطی کرنا۔

صَحِیْفَۃٌ۔ لکھا ہوا کاغذ (اس کی جمع صَحَائِف اور صُحُف ہے۔

مُصْحَف وہ کتاب جو دو دفتیوں کے درمیان ہو، اور اس لفظ کا اطلاق اکثر قرآن شریف پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَصَاحِف ہے۔

Marfat.com

یَا مُحَمَّدُ! اَمَرَنِیْ اَنْ اُحَامِلَ اِلٰی قَوْمِیْ کِتَابًا کَالصَّحِیْفَۃِ الْمُتَلَمِّسِ۔ (اس حضرت نے حمید بن حمیر کو ایک خط لکھ کر دیا، جب انھوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے، اے محمد کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متلمس شاعر کی طرح خط لیجاؤں گا؟ (متلمس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمسیح بن جریر تھا، وہ اور طرفہ شاعر دونوں مل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے، عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط، جو ان کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیئے، ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ دونوں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا گمران سے یہ کہا کہ میں نے ایک معقول انعام تم کو دینے کے لئے لکھا ہے۔ خیر یہ دونوں شاعر خلوط کو لے کر چلے جب تھوڑے سے آگے بڑھے تو متلمس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا، اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "فوراً اس کو مار ڈالنا"، متلمس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کر تیرے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا، لیکن طرفہ کی موت آگئی تھی۔ اس نے متلمس کا کہنا نہیں سنا اور خط لے کر جرش کے حاکم کے پاس پہنچا۔ اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا۔ اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی)۔

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَۃَ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا۔ (کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دیدے اس غرض سے اس کا پیالہ بھی خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے)۔

صَحْفَۃٌ: بڑا پیالہ (اس کی جمع صِحَافٌ ہے)۔

طُوْبَا لِلشُّحُمِ: بہبوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی ان بہبوں کو جن میں جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتہ کرام کاتبین کے علاوہ ہیں)۔

اِلَّا کِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَۃُ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب (قرآن کے)، اور اس ورق کے (جس میں زکوٰۃ، دیت وغیرہ کے مسائل تھے)۔

جَعَلَتْ قُلُوْبُ اُمَّتِیْ لِکِتَابِ اللّٰهِ مَصَاحِفَهَا۔ (میں نے تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا ہے سابقہ آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ نے اس حضرتؐ کی امت کا امتیاز بتلایا تھا۔ ایسا ہی ہوا کہ بحمداللہ آپؐ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں۔ یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی۔ نہ یہود میں کوئی تورات شریف کا حافظ ہے نہ نصاریٰ میں کوئی انجیل کا حالانکہ انجیل ایک مختصر کتاب ہے مگر نصاریٰ میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل برزبان یاد ہو)۔

کَاتِبُهٗ وَسَرِقَتُهٗ مُصْحَفٌ۔ آپؐ کا حجرۂ مبارک ایسا نورانی اور صفا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے۔

اَنْزَلَ عَلَیَّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ صُحُفٍ۔ (اللہ تعالیٰ نے (ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں) اُن میں سے دس کتابیں حضرت آدمؑ پر، پچاس شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس صحف حضرت ابراہیمؑ پر اور تورات حضرت موسیٰؑ پر، زبور حضرت داؤدؑ پر، انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن حکیم حضرت محمد صلعم پر)۔

رَأَیْتُ الْمَلَائِکَۃَ تَغْسِلُ حَنْظَلَۃَ بِمَاءِ الْمُزْنِ فِیْ صِحَافٍ مِّنْ فِضَّۃٍ۔ میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حنظلہ کو (جو جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے چاندی کے طشتوں میں غسل دے رہے ہیں۔

صَحِیْفَۃُ فَاطِمَۃَ: حضرت فاطمہ کی کتاب دیکھنے میں اس کا طول ستر ہاتھ کا تھا، اس میں سب باتیں لکھی تھیں، یہاں تک کہ کمال چل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)۔

مُصْحَفُ فَاطِمَۃَ: حضرت فاطمہؓ کا مصحف رکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اس حضرتؐ کی وفات کے بعد صرف ۷۵ دن زندہ رہیں، ان دنوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے سخت ملول رہتی تھیں، اس حالت میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

Marfat.com

آں حضرتؐ کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور اُن کی اولاد کا حال جو اُن کے بعد ہونے والا تھا وہ بھی بیان کرتے حضرت علی رضؓ ان باتوں کو لکھتے جاتے۔ یہی صحیفہ فاطمہ ہے۔ امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ صحیفہ فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا بڑا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا اس میں حلال حرام کا بیان تھا، اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں)۔

صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى سے۔ (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى سے ارواح انسانی مراد ہیں)۔

صَحَلَ ۔ آواز بھاری ہونا، سینہ بند ہونا۔

وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں بلغم پڑا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی)۔

فَاِذَا اَنَا بِهَاتِفٍ يَصْرُخُ بِصَوْتٍ صَحِلٍ۔ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا۔

وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّلْبِيَةِ حَتّٰى يَصْحَلَ۔ وہ لبیک پکارکر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی۔

فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔ میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

صُحْمَة ۔ سیاہی، زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی۔

اَصْحَمُ۔ تیرہ سیاہ۔

اِضْطِجَاعُ اَصْحَمَ۔ سیدھا لکڑا ہونا۔

اِشْهَبَابٌ صَحْمَاءُ۔ گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی۔

حِمَارٌ اَصْحَمُ اور اَتَانٌ صَحْمَاءُ۔ کالا گدھا اور کالی گدھی۔

صَحْنٌ ۔ مارنا، اصلاح کرنا، آنگن، بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ۔

هَلْ يَاْكُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الصَّحْنَاةَ۔ امام حسن بصری سے کسی نے پوچھا صَحْنَاةَ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ) بھلا مسلمان کہیں صَحْنَاةَ کھاتے ہیں۔

صَحْنَاةٌ۔ ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی تک لگی ہوئی مچھلیوں سے بنایا جاتا ہے۔

صَحُوٌ یا صُحُوٌ۔ آبر ہٹ جانا، نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل لفظ سُكْرٌ ہے یعنی مست ہونا، سمجھ بوجھ کھو دینا)۔

صَحِيْحُ التَّسَاءُ۔ آسان صاف کھلا ہوا ہے، ابر نہیں ہے۔

اِصْحَاءٌ۔ صاف، کھلا ہونا۔

اَلسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ۔ آسمان کھلا ہے، ابر نہیں ہے۔

صَحْوٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں حالت بیداری اور ہوشیاری کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد سُکر و مستی ہے۔

بابُ الصّاد مع الخاء

صَخَبٌ۔ چلانا، شور کرنا۔

تَصَاخُبٌ۔ چلانا۔ مار دھاڑ کرنا۔

فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ ایک روایت میں وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ ہے (کعب احبار نے کہا، توراۃ شریف میں حضرت محمدؐ کی یہ صفت مذکور ہے، محمد میرا بندہ ہے، اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہے، نہ بازاروں میں چلانے والا اور شور کرنے والا ہے)۔

لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ وہاں نہ شور و غل ہے نہ تکلیف اور تکان ہے۔

صَخِبٌ۔ شور کرنے والا۔

صَخِبَتْ۔ میں نے شور مچایا۔

قِلَّةُ النَّصَبِ۔ شور نہ ہونا دشمہ کرنا خل جانا منع ہونا خاص کر مسجدوں میں یا بیمار کے پاس)۔

وَلَا يَنْصَبُ۔ شور نہ مچائے۔

وَهِيَ تَصْخَبُ وَقَدْ مُرَّ عَلَيْهِ۔ (اُمّ ایمن) چلاتی ہوئی فخر کرتی ہوئی آئیں۔

صُخْبٌ بِالنَّهَارِ۔ (منافق لوگ) دن کو چلاتے پھرتے ہیں (رات کو مُردوں کی طرح سو جاتے ہیں)۔

Marfat.com

اِمْرَأَۃٌ صَخَّابَۃٌ۔ چلانے والی شور کرنے والی عورت
صَخَّۃٌ۔ مارنا، زور کی آواز سے کان بہرے کرنا، آواز دینا۔
صَاخَّۃٌ۔ زور کی چیخ جس سے کان بہرے ہو جائیں۔ (اسی لئے قیامت کو صَاخَّۃ کہتے ہیں)
فَخَافَ النَّاسُ اَنْ یُّصِیْبَھُمْ صَاعِقَۃٌ مِّنَ السَّمَاءِ۔ لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو ان کے کان بہرے کر دے۔
صَخْصَخَۃٌ۔ جلا دینا، لگ جانا، چمٹنا۔
صُخُوْدٌ۔ کان لگا کر سننا۔
صَحَاحٌ۔ بہت زیادہ گرم ہونا۔
اِصْحَاحٌ۔ گرم موسم میں آنا۔
اِصْطِلْخَاحٌ۔ دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ کعب بن زہیر کا قول ہے:
یَوْمًا یَظَلُّ بِہِ الْحِرْبَاءُ مُصْطَلِخًا۔ ایسے (گرم) دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ (مُصْطَلِخٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔
وَاحِدٌ فَاخِذٌ صَاخِذٌ۔ اکیلا، منفرد، تنہا (یعنی جوائع میال نہ رکھتا ہو)۔
ذَوَاتُ الشَّنَاتِیْبِ الضَّرِمِ مِنْ صَیَاخِیْدِ ھَابِطٍ۔ بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع ہے صَیْخُوْدٌ کی بمعنی سخت چٹان)۔
صَخْرٌ، صَخْرَۃٌ۔ بڑا پتھر سخت (جیسے صَخْرَۃٌ ہے۔ اس کی جمع صُخُوْرٌ اور صَخَرَاتٌ ہے)۔
مَکَانٌ صَخِرٌ یا مُصْخِدٌ۔ جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں۔
صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ۔ ابوسفیان کا نام ہے۔
صَخْرُ بْنُ عَمْرٍو خَنَّاسٌ۔ کا بھائی تھا اس کو زہر آلود تیر لگا، اس کے صدمہ سے مرگیا، خنّاس اس کی قبر پر روتا رہتا تھا۔
اَنَا صَخْرَۃُ الْوَادِیْ اِذَا مَا زُحِمَتْ وَاِذَا انْطَعْتُ

قَافِیَۃُ الْحُمَیْدَاءِ (یہ متنبی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ سے نہیں سرکتا) اور جب میں گمراہوں تو جوزا کی طرح ہوں (جو ایک مشہور برج ہے)۔
اَلصَّخْرَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ صخرہ (بیت المقدس کا پتھر) جنت سے آیا ہے۔
صَخْفٌ۔ بھاڑ دے کھودنا۔
مِصْخَفَۃٌ۔ بھاڑہ۔
صَخْمٌ۔ جلا دینا۔
اِصْطِخَامٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔
صَخَاءٌ۔ بیلا ہونا۔
صَخَاۃٌ۔ بیل گھنگھرو۔

بابُ الصاد مع الدال

صَدْءٌ۔ جلا کرنا، صاف کرنا۔
صَدَاءٌ۔ زنگ آلود ہونا (جیسے صَدَاءَۃٌ ہے)۔
صَدِیٌّ۔ عار، شرم اور عیب۔
اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ۔ آدمیوں کے دل زنگ آلود ہوتے ہیں، زنگ آلود ہونا ان کی وجہ سے ہے جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے۔
اِنَّہٗ سَأَلَ الْاَسْقُفَ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَعَدَّ نَیِّفًا حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی نَعْتِ التَّرَاجِمَۃِ مِنْھُمْ فَقَالَ صَدَاءٌ مِّنْ حَدِیْدٍ۔ ایک دانا بینا نے اہل کتاب کے ایک عالم سے آں حضرت تک کے خلفاء کا حال پوچھا (جو اگلی آسمانی کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب پہنچے خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ ایسے کامیل ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ ہتھیار بند اور تلوار ہے گلے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت علی کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری، کہیں باغیوں سے اپنے کہیں خارجیوں سے)۔

Marfat.com

(ایک روایت میں):
صَدًّا اَوْ صَدِیْدًا (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) بھٹے مچھلے لوہے کی طرح، بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر)۔
یَصُدُّ الْقَلْبُ فَاِذَا ذُکِّرَتْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنْجَلٰی۔ دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے، جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے۔
صَدَحٌ۔ آواز سے گانا، آواز کرنا۔
صَدَحٌ۔ جھنڈا، نشان، خالی مکان، چھوٹا ٹیلا، پتھر کا کالا سایہ۔
اَصْدَحُ شریر۔
صَدِیْحٌ۔ بہت رنجانے والا گھوڑا۔
صَدَّ۔ روکنا، منہ پھیر لینا، پہاڑ یا وادی کا کنارہ (اس کی جمع صُدُوْدٌ ہے)۔
صُدُوْدٌ۔ اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، مائل ہونا، سائل کا سوال نامنظور کرنا۔
صَدِیْدٌ۔ وق ہونا
اِصْدَادٌ۔ پیپ آلود ہونا۔
صَدِیْدٌ۔ پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں۔
تَصَدُّدٌ۔ معترض ہونا۔
صَدَادٌ۔ قصد، عزم، سامنے، مقابل، نزدیک ہونا۔
یُسْقٰی مِنْ صَدِیْدِ اَھْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کی پیپ اس کو پلائی جائے گی۔
اِنَّمَا ھُوَ لِلْمُھْلِ وَالصَّدِیْدِ۔ کفن تو پیپ اور خون کے لئے ہے (اس لئے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لئے دو)، مجھ کو پرانے ہی کپڑوں میں کفن دیدو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا)، (اصل میں مُھْلٌ تیل کی تچھٹ کو کہتے ہیں پانچلے ہوئے سیسہ کو یا پانچلے ہوئے تانبے کو۔ یہاں مُراد وہ پیپ اور خون ہے جو مُردے کے جسم سے بہتا ہے)۔
فَلَا یَصُدُّکَ عَنْکَ ذِرَاعٌ۔ یہ تم کو روک نہ دے بازو کے بگڑنے کو ذکر کرے (اہل عرب کہتے ہیں):
صَدَّ کَاَ اَصَدَّہٗ صَدَّ عَنْہُ۔ اس کو رد کا یا زد کھا)۔
صَدٌّ کے معنی ہجر اں اور مفارقت کے بھی آتے ہیں۔
یَصُدُّ ھٰذَا وَیَصُدُّ ھٰذَا۔ یہ ادھر منہ پھیرے وہ اُدھر منہ پھیرے (ایک دوسرے سے رُخ نہ ملائیں)۔
صُدَّکَ۔ اپنی جانب۔
فَاَلْقُوْہُ بِئْسَ صَدِّ یْنِ یَا صَدِّ یْنِ۔ اس کو نالے کے دونوں کناروں میں ڈالدو۔
اِذَا قَوْمُکَ مِنْہُ یَصُدُّوْنَ۔ اگر تیری قوم کے لوگ منہ پھیر لیتے ہیں (اعراض کرتے ہیں)، (ایک قرأت میں: یَصِدُّوْنَ ہے بکسرہ صاد) یعنی چیختے ہیں، چلاتے ہیں اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ہار کے الزام لگے۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے کہ اُس حضرتؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں آپؐ نے فرمایا، اب تمہارے پاس وہ شخص آنے والا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا شبیہ ہے یہ سنکر بعض حضرات جو بیٹھے تھے اُٹھ کر چلے گئے، اس خیال سے کہ جب آئیں تو حضرت عیسیٰؑ کے ہم شبیہ ہیں۔ کہ اسی دوران میں حضرت علیؓ تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد صلعم یہاں تک راضی نہ ہوئے کہ علیؓ کو ہم پر فضیلت دی اور ان کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شبیہ بنایا۔ اس وقت یہ آیت اُتری کہ "ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون" لیکن لوگوں نے یعضون کو بدل کر یصدون کر دیا۔ کذا فی مجمع البحرین۔
اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ یعنی مجمع البحرین میں ہے کہ یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں اُتری جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل بیت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علیؓ کو خلیفہ بننے سے روکا، اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال سب جبط کر دیئے۔ یعنی جو اعمال اُنھوں نے آں حضرتؐ کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی امداد وغیرہ۔ امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ جب آں حضرتؐ کی

Marfat.com

وفات ہوگئی تو لوگ مسجدِ نبوی میں جمع تھے، حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی، اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ابنِ عباس نے کہا، ابو الحسن تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علی نے فرمایا میں نے قرآن میں سے کچھ پڑھا۔ ابنِ عباسؓ نے کہا نہیں آپ نے کسی مطلب سے اِس آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت علی رضؓ نے کہا بے شک اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ کیا تم آں حضرتؐ پر اس بات کی گواہی دوگے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انھوں نے کہا نہیں میں نے تو آں حضرتؐ سے یہی سُنا ہے کہ آپؐ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمھارے لئے وصیت کی)، حضرت علیؓ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی۔ ابنِ عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر اتفاق کر لیا اِس لئے میں نے بھی اُنہی سے بیعت کر لی۔ یہ جواب سُن کر حضرت علیؓ نے فرمایا، ہاں گوسالہ پرستوں نے بھی گوسالہ پر اجماع کر لیا تھا۔ تم بھی تم گمراہ ہوگئے، انتہی ما فی مجمع البحرین)۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے۔ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ الآیۃ، ان کافروں کے حق میں اُتری ہے جنھوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آں حضرتؐ سے لڑے اور دوسرے لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے رہے، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ، ہم نے ان کے اعمالِ خیر مثلاً صدقات اور خیرات وغیرہ اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ، ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ اور معاذ اللہ کہ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو گوسالہ پرستوں سے تشبیہہ دی ہو یہ کسی شیعی کا افترا اور بہتان ہے۔ حضرت علیؓ نے تو بخوشی اور برغبت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت کی اور ہر صلاح و مشورہ میں شریک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے۔ حضراتِ شیعہ کو ایسی بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بھلا اگر یہ آیت ان صحابہٴ کرام کے باب میں اُترتی تو اس میں صیغہ استقبال کا ہوتا نہ کہ ماضی کا کیونکہ آں حضرتؐ کے زمانہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہ رضؓ ایمان پر قائم برابر دین کی مدد کرتے رہے، خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلّم مانی گئی ہے، پھر اُن ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اُتر سکتی ہے۔ خود حضرت علی رضؓ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنھوں نے ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہو جائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے، کذا فی نہج البلاغۃ)۔

اَلْمَصْدُوْدُ تَحِلُّ لَہُ النِّسَاءُ وَالْمَحْصُوْرُ لَا تَحِلُّ لَہُ النِّسَاءُ۔ جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے (کافر روک دیں تو اس کے لئے) عورتیں مباح ہیں اور جو شخص بیماری وغیرہ کے سبب رُک جائے، اس کے لئے عورتیں درست نہیں ہیں (جب تک مکہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے)۔

لَا اٰمَنُ اَنْ سَتُصَدَّ۔ مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)۔

صَدْرٌ۔ لوٹنا، رُجوع کرنا، لوٹانا۔

صُدُوْرٌ۔ حادث ہونا، نکلنا، ظاہر ہونا، سینہ پر مارنا۔

تَصْدِیْرٌ اور اِصْدَارٌ۔ لوٹانا۔

تَصْدِیْرٌ۔ دیباچہ بنانا، آگے کرنا، اعلیٰ مقام پر بٹھانا۔

مُصَادَرَۃٌ۔ مطالبہ کرنا، جرمانہ کرنا۔

تَصَدُّرٌ۔ صدر مقام میں بیٹھنا۔

صَدَرٌ۔ اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے طَوَافُ الصَّدَرِ یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹتے وقت کیا جاتا ہے جس کو طَوَافُ الْوَدَاع بھی کہتے ہیں)۔

یَھْلِکُوْنَ مَھْلِکًا وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں دھنس کر ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح بہ طرح لوٹیں گے (کوئی

دوزخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)۔

لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ۔ جو شخص مکہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ طواف صدر کے بعد تین روز تک مکہ میں رہ سکتا ہے (اس سے زیادہ نہ رہے)، (یہ حکم اُن صحابہ رضہ کے لئے تھا جنھوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)۔

كَانَ لَهُ رَكْوَةٌ تُسَمَّى الصَّادِرَ۔ آپ کا ایک لوٹا جو مکہ کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ پیاسا شخص اس سے سیراب ہو کر لوٹتا تھا)۔

فَاصْدُرْ بِنَا نَرْوِكَ أَبَانَا۔ ہمارے اونٹوں نے ہم کو سیراب کر کے کوٹا یا پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی اضیاع نہیں ہوئی)۔

أَصْدَرْتَنَا مَا شِئْتَنَا۔ ہم کو ہمارے جانوروں نے سیراب کر کے کوٹا یا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں کے پانی میں برکت ہوتی۔ دوسری حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ڈول کے پانی میں برکت ہوتی۔ دونوں میں منافاۃ نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ دونوں میں برکت ہوتی ہو)۔

لَا بُدَّ لِلْمُصْدُورِ مِنْ أَنْ يَسْتَحْلِبَ۔ جس کے سینہ میں بیماری ہو اُس کے لئے بغیر کھانسے چارہ نہیں ہے۔ (یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا جب ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم کب تک شعر کہتے رہو گے۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے سینہ کی بیماری میں کھانسی آنا ضرور ہے آدمی اس کو روک نہیں سکتا، اسی طرح شاعر بھی شعر کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اس کی طبیعت نہیں رکتی)۔

وَيَسْتَطِيعُ الْمُصْدُودُ أَنْ لَا يَنْفُثَ۔ جس کے سینہ میں بیماری ہو اُس کو تھوکنا ضرور ہے (یہ زہری کا کلام ہے جب کسی نے ان سے کہا کہ عبید اللہ اشعار کہا کرتے ہیں، شعر کو تھوک سے تشبیہ دی، کیونکہ دونوں آدمی کے منہ سے نکلتے ہیں)۔

قِيلَ لَهُ رَجُلٌ مَصْدُودٌ وَيُهْلِمُ صَيِّحًا أَحْدَثُ

هُوَ قَالَ لَا۔ مطارے کسی نے پوچھا، اگر کسی شخص کو سینہ کی بیماری ہو اور منہ سے پیپ اور خون نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انھوں نے کہا نہیں (بلکہ وضو اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل یا دُبر سے نکلے)۔

وَعَلَيْهَا خِمَارٌ مُصَدَّقٌ وَصِدَارٌ شَعِيرٌ۔ حضرت عائشہ رضہ (کے جسم) پر ایک پٹھا ہوا سرخ مدن اور ایک چھپا ہوا کرتا تھا۔

صِدَارُ الْحُوتِ قَيْسٍ (اسی سے صِدَارِيَّةٌ جو صرف سینہ پر رکھتی ہے) (بعض نے کہا صِدَارٌ ایک ایسا کپڑا ہوتا ہے جس کا سر امقنعہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کا نیچے کا حصہ سینہ اور مونڈھوں کو چھپاتا ہے)۔

میں کہتا ہوں کہ صِدَارُ الشَّرْكِ کو کہتے ہیں جو عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ جنوبی ہند کے لوگ اس کو کرتی کہتے ہیں۔

أُتِيَ بِأَصِيدَ مُصَمَّدٍ۔ ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ بڑا تھا۔

يَضْرِبُ أَصْدَرَيْهِ۔ اپنے مونڈھوں پر اترانا (ایک روایت میں أَسْدَرَيْهِ ہے۔ ایک میں أَزْدَرَيْهِ ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ۔ لوگ اُن حضرت صلعم کا ارشاد سُنکر لوٹ جاتے تھے (آپ کے ارشاد پر عمل کرتے اور ان کو اطمینان قلب حاصل ہو جاتا)۔

وَصَدَرَ مِنْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ۔ اور حضرت عثمان کی شروع خلافت میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

فَإِنْ فَاتَهُ ذَلِكَ وَكَانَ لَهُ مُقَامٌ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ وَجَشَمَ مُتَّعَ ہوا اور اس کو پوری کا مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب رکھے کہ لوٹ کر اپنے گھر والوں میں آئے) اگر کسی شخص کو اس کا موقع نہ ملا اور طواف صدر کے بعد مکہ میں رہنا ہو گیا تو تین روزے وہیں رکھ لے۔

أَلْمُكَاتَبُ يَتَصَدَّقُ مِنْهُ مَا أَدَّى صَدَقَةً فَإِذَا أَدَّى

Marfat.com

صَدَدْتَ فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَرُدُّوْكَ الرِّقَّ۔ مکاتب اگر بدل کتابت میں سے ایک حصہ ادا کرے تو اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جائے گا اور اس کے مالک پر اس کو غلام نہیں بنا سکتے۔

صَدَدَ النَّاسَ عَنْ تَجَمُّعِهِمْ۔ لوگ جمع کرکے لوٹے۔

اَلنَّاسُ يَصْدُرُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ۔ لوگ حج کرکے تین قسم ہو کر لوٹتے ہیں۔

صَدَدَ النَّاسُ وَمِنَ الْمَوْقِفِ۔ لوگ وقوف کے مقام (یعنی عرفات یا مزدلفہ) سے لوٹے۔

لَا تَصْدُرُ الْحَوَائِجُ اِلَّا مِنْهُ۔ ہر حاجت پر وہ لگا ہی پوری کرتا ہے (اس کے سوا کوئی حاجت برلانے والا نہیں ہے)۔

صَدْرُ الصَّدْرِ۔ بڑا عالی جہدے والا۔

صَدَارَةٌ۔ وزارت۔

صَدْرُ اَعْظَمْ۔ وزیر اعظم (پرائم منسٹر)

مُصَادَرَةٌ عَلَى الْمَطْلُوْبِ۔ یہ ہے کہ دعویٰ یا اس کا ایک جزیا موقوف علیہ دلیل کا ایک جز ہو، یہ ایک طرح کا مغالطہ ہے۔

صَدْعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا، جدا کرنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا، صاف صاف کہہ دینا۔

صُدُوْعٌ۔ مائل ہونا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

صُدَاعٌ۔ دردِ سر۔

تَصْدِيْعٌ۔ تکلیف دینا، سر میں درد کر دینا۔

تَصَدُّعٌ۔ متفرق ہونا۔

اِنْصِدَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

فَتَصَدَّعَ السَّحَابُ صِدَعًا۔ ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔

صَدَعْتُ الرِّدَاءَ صَدْعًا۔ میں نے چادر کو پھاڑ ڈالا۔

صَدْعُ الزُّجَاجَةِ۔ شیشہ کی ٹوٹن۔

فَاَعْطَانِيْ هُطْيَةً وَّقَالَ اِصْدَعْهَا صِدْعَيْنِ مجھ کو قبطہ[1] کا ایک کپڑا دیا، فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھ دو کر لے۔

فَصَدَعَتْ مِنْهُ صِدْعَةً۔ انھوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا پھاڑ لیا (اس کا سرہند بنایا)۔

قَدِ انْصَدَعَ فَسْلَسَلَهُ۔ وہ ٹوٹ گیا تھا، اس کو زنجیر سے باندھ دیا۔

اِنَّ الْمُصَدِّقَ يَجْعَلُ الْغَنَمَ صِدْعَيْنِ ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ۔ زکوٰۃ لینے والا بکریوں کے آدھوں آدھ دو حصے کر دے، پھر ہر ایک حصہ کی زکوٰۃ لے۔

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَكَذَا۔ جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چلدیئے۔

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدَعٌ تُفَرِّقُ وَكَرٌ تُجَمِّعُ۔ عورتیں چار طرح کی ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جو بچہ نہیں دیتی یا بچوں کو جو کچھ آئے وہ اڑا دیتی ہے)۔

صَدَعٌ مِنْ حَدِيْدٍ۔ لوہے کا ایک ٹکڑا ہیں (یعنی بڑے لڑنے والے، جنگی دلیر (حضرت علی رضؓ ہیں)، (بعض نے کہا صَدَعٌ بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی تیز رَو کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا پھلکا، سخت اور زور دار ہوتا ہے۔

فَاِذَا صَدَعٌ وَّمِنَ الرِّجَالِ۔ ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، تَردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)۔

ایک روایت میں صَدَعٌ بہ سکونِ دال ہے۔ یعنی ایک جوان مستدل القامت کو دیکھا۔

حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا۔ (ہم دونوں اتنے دنوں تک ملے جلے رہے کہ) لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

فَاِذَا اَفَضْتُ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ۔ جب میں آں حضرت کے بالوں میں مانگ نکالتی تو پیشانی پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک داہنی

[1] مصر والے دیہ کپڑا معروں نے بنایا ہوگا اس وجہ سے قبطی کہا۔ ۱۲

طرف ایک بائیں طرف۔

یَصْدَعُ بِالْحَقِّ۔ حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں۔

صَدْغٌ۔ منوسط القامت آدمی یا بکرا کھلا کم گوشت۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَلْحَفَتِھَا عِنْدَ صَدْعٍ فِیْ نَحْرِھَا۔ گویا میں اس کے اوجاق کو مونڈھے کی ہڈی پر جہاں نگاہ تھا دیکھ راہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)۔

اَوَتَرٰی اَحَدًا اَصْدَعَ بِالْحَقِّ مِنْ رُمَارَۃَ۔ رُمَارَہ سے بھی زیادہ تو نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا۔

صَدِیْغٌ۔ صبح صادق۔

صَدْغٌ۔ مونڈھے سے مونڈھا برابر کرکے چلنا، ماڑ ڈالنا، پھیر دینا۔

صَدَاقَۃٌ۔ ضعف اور ناتوانی۔

مُصَادَقَۃٌ۔ مزاحمت کرنا، معارضہ کرنا۔

صُدْغٌ۔ وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی کنپٹی۔

مَاشَانَ ھٰذَا الصَّدِیْغَ الَّذِیْ لَا یَحْتَرِثُ وَلَا یَنْفَعُ نَحْلٌ نَصِیْبًا فِی الْمِدْرَاتِ۔ قَتَادَہ کہتے ہیں کہ اہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے، بھلا یہ کمزور اور ناتوان کس کام کا نہ کچھ کماتا ہے نہ فائدہ پہنچاتا ہے، اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں۔ اسی ایام جاہلیت میں لوگ لڑکیوں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے، حالانکہ اگر غور کرو تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتواں بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جوان لڑکے تو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں، ان کی حق تو صورت سے ادا کر دیا۔ اور بچے اور دختر کمانے کے لائق نہیں ہیں لہٰذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے لہٰذا عرب لوگ کہتے ہیں:

مَایَصْدَعُ نَمْلَۃٌ مِّنْ ضَعْفِہٖ۔ (ہم کم طاقت ہے کہ چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا)۔

(بعض نے کہا):

صَدِیْغٌ۔ اس کو کہتے ہیں جو کچھ صرف سات دن کا ہو، کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صُدْغ مضبوط ہوتی ہے

اِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْہِ۔ کچھ تھوڑی سی ہیجدگی آپ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی) ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھی۔ میں آپ کے کچھ سپیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی آپ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نصرانی نے ہمارے پیغمبرؐ کی تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نصرانی نے وفات کے قریب کی آپ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور آپ کے حلیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انھوں نے آپ کی ریش مبارک بہت لمبی اور کھڑی دکھائی ہے۔ در حالیکہ ریش مبارک نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان تصویروں میں بتائی گئی ہے۔ اور چہرۂ مبارک بھی ایسا نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصاویر بے وقوف اور جاہل نصرانیوں نے اپنے دل سے بنالی ہیں۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ کسی کی مجال تھی کہ آپؐ کی تصویر بناتا۔ اسی وجہ سے ان تصویروں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی ہیں جو ناصاری اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے ہادی نے تصاویر کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے، خواہ وہ موسیٰ کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ ہے جس کو مٹانے کے لئے ہمارے ہادی معلم اور دوسرے تمام انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر کی تعظیم جائز نہ ہوئی تو پھر امام حسینؓ کے روضہ کی نقل جو بناتے ہیں، یعنی تعزیہ اس کی تعظیم کیوں کر جائز ہوگی۔ اول تو قبر پر عمارت بنانے سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ

Marfat.com

اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے آں حضرتؐ کے روضۂ مبارک یا امام حسینؓ کے مزار مبارک کی شبیہ اُتارنا دُرست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی تعظیم اور تکریم اس پر کوئی شرعًا دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص جب عوام اس کی وجہ شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں، تب تو اس کا میٹ ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعثِ اجر اور ثواب ہوگا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے شجرۂ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا، جب یہ سُنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا شجرۂ رضوان بالتحقیق معلوم نہ تھا اور لوگ محض گمان سے اس کو تجویز کرتے تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹوا ڈالا خیر جو کچھ ہو، جو کام عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف لے جاتی ہو، اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالےٰ کے پاس ماجور ہوگا نہ کہ معذب، البتہ اس قدر صحیح ہے کہ یہ روکنا ادب اور حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اگلے بزرگوں اور صالحینِ کرام کی توہین ہو۔ آں حضرت صلعم نے مطلق مومنین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی، تو اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور بطریقِ اولیٰ واجب الحرمت اور واجب التعظیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور کو اصنام کے حکم میں رکھا ہے انہوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ صنم یعنی بُت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔ بُت خواہ وہ کسی کی صورت ہو اس کو توڑ ڈالنا چاہیے، بلکہ جلا کر پھینک دینا چاہیے، مومنین کی قبور کے لئے یہ حکم نہیں، بلکہ آن حضرتؐ نے قبور پر بیٹھنے یا جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اور زیارتِ قبور کا حکم دیا۔ لہٰذا بُت اور قبر کے اِس فرق کو یاد رکھنا چاہیے اور اسی لئے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد انبیاءؑ یا اولیاء کی قبور پر تعمیر کر لئے گئے ہیں، اُن کو علیٰ حالہٖ چھوڑ دینا مناسب ہے، لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے جو ممنوع ہوں تو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح کوئی نئی عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنانے دینا چاہیے اور ہمارے اکثر اصحابِ حدیث نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میٹ دینا ضروری ہے، مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم آں حضرت صلعم کے روضۂ مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر جرأت نہیں کرتے۔ محمد بن عبدالوہابؒ نے بھی اپنے زمانہ میں تمام قبور کی عمارات کو منہدم کر دیا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ کے روضۂ مبارک کو اسی طرح رہنے دیا تھا۔ اور متوکل علی اللہ نے امام حسینؓ کے روضۂ مبارک کو منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیا تھا۔ مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو پسند نہیں کیا اور اس کو خروج اور نصب اور عداوتِ اہلِ بیت پر محمول کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

صَدْفٌ یا صُدُوْفٌ ۔ کترانا، مائل ہونا، اعراض کرنا پھیر دینا۔

مُصَادَفَةٌ ۔ اچانک ملاقات ہو جانا۔

اِصْدَافٌ ۔ پھیر دینا، مائل کرنا (جیسے تَصْدِیْفٌ ہی)

تَصَدُّفٌ ۔ اعراض کرنا۔

صَدَفٌ ۔ سیپی۔

صَادِفَةٌ وہ اونٹ جو پینے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب سیراب ہو کر جگہ خالی کرے تو وہ پیئے۔

صَوَادِفُ ۔ یہ جمع ہے صَادِفَۃٌ کی۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِصَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ ۔ آں حضرتؐ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے جو جھکی ہوئی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا) تو جلدی سے نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دُور اندیشی ہے کہ آدمی دیدہ دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن لوگوں نے اِس طرزِ عمل کو شجاعت یا اللہ پر بھروسہ کے خلاف سمجھا ہے وہ نادان ہیں)۔

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ يَنْوِي التَّوَكُّلَ

فَلْيُرَمِّ مِنْ مَنْفَسِهِ مِنْ حُطَامِهَا۔ جو شخص کسی گھمی ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور تو کل کا بہانہ کرے (یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے) تو اس کو چاہئے کہ خود کو بلندی پر سے نیچے گرا لے یا پہاڑ پر سے، اگر وہ گرائے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹ موٹ توکل کا نام لیتا ہے اور درحقیقت جہالت فاذانی میں مبتلا ہے)۔

ان حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اسباب کی فراہمی اور موانع ہلاکت خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے منافی نہیں ہے۔

إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ فَقَعَتْ أَهْلَ صُدَاءٍ أَوْ صُدَاءَ۔ جب آسمان سے پانی برستا ہے (یعنی بارش کا پانی) تو سیماں اپنے منہ کھول دیتی ہیں (اور پانی کا قطرہ ان کے منہ میں جا کر اللہ کی قدرت سے موتی بن جاتا ہے)۔

صَدَدٌ۔ پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور ٹیلے یعنی هَدَدٌ کو بھی۔

صَدُوْدٌ۔ وہ عورت جو اپنا منہ دکھائے اور ہم چہلیاں

صَدَقٌ یا صِدْقٌ یا مَصْدُوْقَةٌ۔ سچ بولنا، پورا حق ادا کرنا۔

تَصْدِيْقٌ۔ سچ کرنا، سچا جاننا، یقین کرنا۔

مُصَادَقَةٌ۔ دوستی کرنا، نباہ کرنا۔

إِصْدَاقٌ۔ مہر مقرر کرنا۔

تَصْدُوْقٌ۔ دوستی کرنا۔

صِدَاقٌ۔ مہر۔

صَدِيْقٌ۔ دوست۔

لَا يُؤْتَى فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے گا، نہ بکرا (یعنی نر) مگر جب زکوٰۃ کا تحصیلدار ایسا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو۔ ایک روایت میں مُصَدِّقٌ بہ فتحہ دال ہے یعنی جب جانوروں کا مالک نر جانور دینا پسند کرے۔ (ایک روایت میں مُصَدِّقٌ ہے یعنی صاحب مال۔ اصل میں مُتَصَدِّقٌ تھا پھر حال استقبال سے نوجوانوں سے متعلق ہے کیونکہ بوڑھا جانور کسی صورت میں زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)۔

يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ مِنْ حَمَّا۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار اصل صاحب مال کو بیس درم دیدے گا۔

يُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ۔ اس سے بنت لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحب مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کو (باقی کی نقد قیمت) ادا کرے گا۔

إِنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کو زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کر کے بھیجا۔

صَدَقَهُمْ۔ اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا، لوگوں کو سچ بتا دیا۔

صَدَّقَهُمْ۔ حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق کی۔

إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ رَاضٍ۔ جب زکوٰۃ کا تحصیلدار تمہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الادا زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)۔

مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ نَظْلِمُوْنَنَا۔ زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضرور نہیں اور جس شخص سے وہ زیادہ چاہیں (یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ چاہیں تو ہرگز نہ دے)۔

لَا تُغَالُوْا فِي الصَّدُقَاتِ۔ عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو (یہ دراصل جمع ہے صَدُقَةٍ کی یعنی مہر۔ شوہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو جیسے

Marfat.com

ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے، مقدور نہ کوڑی کا نہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں)۔

لَيْسَ عِنْدَنَا إِلَّا مَا أَصْدَقَانِي عَنَّا، ہمارے والدؓ کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کردیں۔

إِصْدَاقٌ۔ مہر مقرر کرنا۔

صِدِّيقٌ۔ بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بعض نے کہا صِدِّيقٌ وہ ہے کہ نبی کا قول و فعل مطابق ہو۔ اور یہ لقب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے[1] اور حضرت علیؓ نے بھی اپنے آپ کو "صدیق" فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں)۔

صَدَقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ وَمِنْ دِرْهَمِهِ وَمِنْ ثَوْبِهِ (وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرفیاں، روپوں پیسوں میں سے خیرات کرے (اللہ کے لئے مستحقین کو دے، یہی معنی آخرت کے لئے سامان بھیجنا ہے)۔

صَدَقَةُ بَعِيرِهِ۔ اس نے اپنے اونٹ کی عمر صحیح بتلائی (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے)۔

اَلصَّدَقَةُ مَا تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ۔ صدقہ وہ ہے جو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ ہے کہ اگر مال دار کو بھی علامی میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب مل جائے گا۔ جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے)۔

وَمَا تَصَدَّقَ الْمُتَسَائِلُ۔ ان باتوں کا بیان جن میں عورتوں کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے، جیسے سیف، حمل رضاع وغیرہ)۔

تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ۔ چور کو خیرات دی گئی۔

اَلْخَادِمُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔ کارکبھی دو خیرات دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر و منزا بچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے، جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے، بشرطیکہ اس میں کمی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ کئے ادا کرے)۔

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ۔ ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضرور ہے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ زکوٰۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے)۔

هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا۔ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے۔ ان کا طرز عمل یہ تھا کہ زکوٰۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے، تو آں حضرتؐ کو ان کا یہ اِنفاق پسند آیا۔ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں، بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اس لئے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہیے۔ آصف الدولہ مرحوم شاہ اودھ اگر یہ شعبہ رکھتے تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ ایک رات شاہِ موصوف اپنے محل کے بالاخانے پر محو خواب تھے موسم نہایت سرد تھا۔ دیکھا تو نیچے چند محتاج سردی کی شدت سے محل سُوں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصف الدولہ کو لوگ سخی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا۔ بس کر بادشاہ نے اپنے توشہ خانہ کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دو شالے لیکر آؤ، داروغہ نے پرانے اور سمجھ دار نوکر نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لئے مانگتے ہیں اس لئے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دو شالے لے آئے۔ بادشاہ ان کو دیکھ کر غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ دادا کے وقت کے پرانے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو برطرف کر دیتا تم اتنا نہ سمجھے کہ میں اس وقت دو شالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو میں نے بھوکا سب کچھ دیا ہے۔ جاؤ اور بھاری سے بھاری جو دو شالے ہوں، وہ لے کر آؤ۔ کہتے ہیں کہ اس

[1] جو کہ آپ نے سب سے پہلے واقعۂ معراج کی تصدیق کی تھی۔ ۱۲

Marfat.com

وقت شاہی توشہ خانہ میں سات سو دوشالے ایک ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے نکلے، بادشاہ نے وہ سب فقیروں کو بانٹ دیئے۔ چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سخاوت یہ ادنےٰ سی ایک اس کی ہے
کہ ایک دن دو شالے دیئے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے، اور کہنے لگے تم نے میری ہجو کی ہے، بھلا سات سو دوشالے دینا کونسی بڑی سخاوت ہے)۔

اَلْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ۔ حضرت عیسیٰ ؑ صدیق ہیں (جو حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔

صَدَقَ وَعُکِّدَ وَذُبَّ۔ شیطان کی یہ بات تجھ سے سچ کہی (آیۃ الکرسی کی تعریف و تاثیر) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر:

اِنَّ الْکَذُوْبَ قَدْ یَصْدُقُ۔ جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔

صَدَقَۃٌ رَبِّیَۃٌ۔ اس کے مالک نے اس کی تصدیق کی (فرمایا ہے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے)۔

لَا تَعُوْلُوْا فِیْ صَدُقَاتِ النِّسَاءِ۔ عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو۔

صَدُقَۃٌ اور صُدْقَۃٌ اور صَدُقَۃٌ۔ مہر کو کہتے ہیں (سب سے گراں مہر بیوی اُمِّ حبیبہ کا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی، مگر یہ نجاشی بادشاہ حبش نے تبرعاً آپ کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُصَدِّقُھَا۔ اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ کی تصدیق اپنی کتاب میں اُتاری۔

لَا تُصَدِّقُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ۔ اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں ان کو سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہے بلکہ

اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اُس پر جو اللہ نے ہم پر نازل فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اُتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

کُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ۔ ہر بار اللہ اکبر کہنا، ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

اَلَا رَجُلٌ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ھٰذَا۔ کیا کوئی ایسا نہیں جو اس شخص پر تصدق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ثواب مل جائے جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے)۔

جَعَلَ لَہٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ۔ (جس بادشاہ پر اللہ تم کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ، امانت دار معتبر رکھتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالےٰ غصہ ہوتا ہے اس کا وزیر جھوٹا، بے ایمان اور نمک حرام مقرر کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے جیسے ابن علقمی معتصم کا وزیر، اور میر صادق ٹیپو سلطان کا وزیر تھا)۔

اَنْ یَّرُدُّوا الصَّدَقَاتِ۔ ان کا ہر مشرکوں کو دینا (یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آجائیں اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ حکم آغاز اسلام میں تھا)۔

مَامِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً۔ جس شخص کو دوسرا شخص کچھ ضرر پہنچائے (وہ دیت نہ لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدل قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا)۔

لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَھُمْ۔ دشمن سے ڈٹ کر ہوئی پھر سچا رہا (بھاگا نہیں، بلکہ لڑا اور صبر کیا) یہاں تک کہ

Marfat.com

مسلمان پیغمبرؐ کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل، ابن عباس کے قول کو چھوڑ۔

صَدَقْتَ اَوْ كَذَبْتَ۔ انھوں نے کچھ سچ کہا یا کچھ جھوٹ (اس میں سچے ہیں کہ آں حضرتؐ نے طواف میں رَمَل کیا۔ لیکن رَمَل کرنا ہمیشہ کے لئے سنت ہے یہ غلط ہے۔ اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آں حضرتؐ نے سوار ہوکر طواف کیا، لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہوکر طواف کرنا افضل ہے۔ بلکہ آں حضرتؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا میں کہتا ہوں کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رَمَل ہمیشہ کے لئے سنت ہے، یعنی پہلے تین پھیروں میں۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو ظہور اور فتح عطا فرمادیا)۔

فَالْحَجُّ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ۔ شرم گاہ کی زنا کی نیت کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے (یعنی جب غیر محرم عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس عورت پر قدرت ہو اگر اس سے زنا کرے اور جو قادر ہو کر زنا سے بچا رہا تو یہ دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بد نظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہوگا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھتے وقت ذکر کا انتشار ہوا اور شہوت پیدا ہوتو ایسی حالت نظر بد کی دلیل ہے۔ اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہوتو ایسی صورت نظر بد کی نفی کرتی ہے)۔

اَلصَّدَقَةُ مَاذَا قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ خَيْرَاتٌ کیا ہے، فرمایا دو گنے تین گنے لیناد ایک دے کر دس لیناد)۔

تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِالدِّرْهَمِ۔ ایک شخص (دو پیسوں کی) خیرات کرے۔

اَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ۔ اس کو زکوٰۃ کے جانوروں میں سے دیا (صاف کہ زکوٰۃ بنی ہاشم پر حرام ہے اور امتمال ہے کہ یہ سلم کے عوض دیا ہو)۔

نار اگیا۔

صَدِّقْنِيْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آں حضرتؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر! (اور آپ لیٹ گئے) انھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا (گویا آپ کسی کی طرح ٹھہرے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں اگر کوئی نیک کام کرتا ہوا دیکھے، تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرتے دیکھے)۔

اَلصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ۔ سچے اور سچے کئے گئے (نبی لوگ آپ کو سچا کہتے ہیں تو صادق وہ ہوئے اپنی باتوں میں سچا ہو اور مصدوق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کرلیں)۔

وَثَوَابُ الصِّدِّيْقِ۔ اور اچھا نیک بدلہ۔

اَلْمُتَشَابِهَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں ذکر لغوی معنی۔ متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے)۔

اَتُصَدِّقُوْنَ مُصَدِّقِيَّ۔ کیا تم مجھ کو سچا سمجھنے والے تھے۔

هَلْ اَنْتُمْ مُصَادِقُوْنِيْ۔ اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ صَادِقِيْ آیا ہے)۔

فَصُدِّقَهَا ثُمَّ نَكَحَهَا۔ اس کا مہر مقرر کرکے اس سے نکاح کرلے۔

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کرسکتے ہو۔

وَمَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا صَدَقَ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان سے غلطی نہیں ہوئی، انھوں نے ٹھیک کہا (بھولے بھٹکے نہیں)۔

مِصْدَاقُهٗ۔ اس کی دلیل یا ہیں یہ وہ صادق آئے۔

اَوْ يَقُوْلُ اِنْ عَاصِيًا اِنْ كُنْتُ صَادِقًا۔ اگر تو سچا

Marfat.com

یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ۔ میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں (یعنی کوئی بات میری ہی کہتی ہے کوئی جھوٹی۔ یہ ابن صیاد نے آنحضرت سے کہا)۔

اَشَدُّ مِنَ السِّرْخِ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ یُخْفِیْهَا۔ بَوا سے بھی زیادہ سخت وہ آدمی ہے جو خیرات کرکے اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو غیر مشہور نہ کرے۔ انسان ہوا اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے۔ اور خاک کی طبیعت قبض ہے گرجب خیرات دی تو فیض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا خاک کو مغلوب کیا۔ اور ہوا کی خاصیت پھیلنا ہے گرجب خیرات کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا)۔

هُوَ مِنْ عَلَیْكَ صَدَقَةٌ۔ یہ ہدیہ اس شخص کی طرف سے ہے جس کو ہدیہ دیا گیا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے اور وہ کسی امیر کو ہدیے کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر کے لئے اس کا لینا درست ہے)۔

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّ لَنَا هَدِیَّةٌ۔ یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ میں ملا تھا اور ہم کو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)۔

اِشْفَعْ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ اپنے بندے کو بخشا کر دے اور اپنے پیغمبر کو سچا کر جس نے تندرستی کا وعدہ کیا (اس کے لئے دعا کی)۔

لَا یَتَصَدَّقُ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ۔ اگر آدمی اپنی زندگی میں (بحالت تندرستی) ایک روپیہ خیرات کرے تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے (یعنی تندرستی میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ بتلا مرتے وقت سو روپے خیرات کرے کا۔ کیونکہ مرتے وقت تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال و متاع میرے کام نہیں آسکتا اور سب کچھ چھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ برخلاف تندرستی کے کہ اس وقت مال بہت عزیز ہوتا ہے)۔

یَحْرُمُ الصَّدَقَةُ مُطْلَقًا عَلَی النَّبِیِّ صلعم آنحضرت پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوٰۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا (اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوٰۃ حرام ہے لیکن نفل صدقہ قبیلہ درست ہے)۔

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں بنی ہاشم کو فرض زکوٰۃ کا لینا درست رکھا ہے، کیونکہ اب بیت المال میں جس سے ان کی خبرگیری کی جائے، پہلے تو ان کے لئے نفس مال قیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوٰۃ کے مخارج سے تھا لیکن کثرت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوٰۃ ان پر حرام ہے۔

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ۔ جس شخص نے دوسرے سے کہا آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ توبہ کرلے اور کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے بعضوں نے کہا کہ اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا وہ جوا کھیلنے والا تھا)۔

اَلصِّدْقُ فِیْ مَهْیَعَةٍ وَّالْكِذْبُ مُهْلِكٌ۔ سچ آدمی کو نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے۔

اَلصِّدْقُ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔

هَیْئَةُ السِّرِّ عَلٰی اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔ آدمی اپنے گھر والوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ بڑا ثواب اُس خیرات میں ہے جو نادار شخص محنت مزدوری کرکے خیرات کرے۔ (محتاج کی ایک دمڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے)۔

تَحْفُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ بِالْبِرِّ۔ قُوْا مَعَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ الْبِرِّ اِضَاءَ اٰتِهٖ قَالَ الصَّادِقُوْنَ الْاَئِمَّةُ۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا اس آیت کو نواصح الصادقین کی تفسیر میں کہ حضرت محمد صلعم کی آل کے ساتھ ہو (ان کی راہ

Marfat.com

کرو اُن سے محبت رکھو۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ۔ صادقین ۔ سے مُراد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں)۔

صَادِقُ الْوَعْدِ۔ وعدے کے سچے حضرت اسماعیلؑ تھے (امام رضاؑ نے فرمایا اُنھوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے رہے۔)

هُوَ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِيْقِهٖ فَيَقُوْلُ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ۔ امام جعفر صادقؑ نے اَوْ صَدِيْقِكُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ، کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے بہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے۔

فَاطِمَةُ صِدِّيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَعْتَرِيْهَا اِلَّا صِدِّيْقٌ ۔ حضرت فاطمہؑ صدیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح اُن کو بھی اللہ تعالےٰ نے صدیقہ فرمایا) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں (یعنی حضرت علیؑ وغیرہ) اُنھوں نے ہی حضرت فاطمہؑ کو غسل دیکر راتوں رات ہی دفن کر دیا)۔

صَادِقٌ۔ لقب ہے امام جعفر بن محمدؑ کا، بوجہ اُن کے کمال صدق اور سچائی کے۔ امام مالکؒ اور بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر تعجب ہے کہ انھوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے۔ امام بخاریؒ نے ان کے باب میں یحییٰ بن سعید قطان کے قول پر اعتماد کیا ہو سکتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادقؑ کی طرف سے کچھ شبہہ ہے اور مجالد بن سعید ان سے زیادہ مجھ کو پسند ہیں حالانکہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور بے ہودہ خرافات شیطانی ہے، کجا امام جعفر صادقؑ اور کجا مجالد بن سعید، یہ نسبت خاک را بہ عالم پاک، ہزاروں مجالد امام جعفر صادقؑ پر سے تصدق ہیں۔ جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے کہا اگر کوئی مرد تم ایسی بات مُنہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے پڑتے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاری کو امام جعفر

Marfat.com

معنی لغتِ عربی میں کئی آتے ہیں اس لئے یہ لفظ آپ کی خلافت بلافصل کے لئے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت کی صحت نکلتی ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آپ حضرت عثمان رضؓ کے بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے)۔

صُنْدُوْقٌ۔ مشہور ہے بضمّہ صاد۔

صَدْمٌ۔ مارنا، ڈھکیلنا، سخت تکلیف پہنچانا۔

مُصَادَمَةٌ۔ مارنا، دھکا دینا، لڑ جانا۔

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔ صبر وہ ہے کہ صدمہ ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (ورنہ رو پیٹ کر تڑپ تڑپا کر تو سب ہی کو صبر آ جاتا ہے اور اس کی کوئی فضیلت نہیں) (نہایہ میں ہے:

صَدْمٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے مارنا۔)

صَدْمَةٌ۔ ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لئے استعمال ہونے لگا جو دفعۃً پہنچے)۔

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ مِنَ الصَّدْمَتَیْنِ۔ آپ نکلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہو گئے (دونوں کناروں کو صدمتین کہا کیونکہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں)

اِنِّیْ قَدْ وَلَّیْتُکَ الْعِرَاقَیْنِ صَدْمَةً فَسِرْ اِلَیْهِمَا (عبد الملک بن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایکبارگی دی، تو ان ملکوں کو روانہ ہو)۔

مَنْ ذَکَرَ الْمُصِیْبَةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ عَلٰی مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ عَلَیَّ اَفْضَلَ مِنْهَا کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَا کَانَ لَهٗ اَوَّلَ صَدْمَتِهٖ۔ جو شخص مصیبت کی بات کو یاد کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! مجھ کو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما، تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع صدمہ میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

صَدُوْ۔ تالی بجانا۔

صَدًی۔ پیاسا ہونا، لمبا ہونا۔

تَصْدِیَةٌ۔ تالی بجانا۔

مُصَادَاةٌ۔ ظاہر داری کرنا، خاطر داری، چھپانا، معارضہ کرنا، عقل دوڑانا۔

اِصْدَاءٌ۔ مرجانا، لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پہاڑ یا گنبد سے صدائے بازگشت آتی ہے)۔

تَصَدِّیْ۔ متعرض ہونا، منتظر ہونا، انتظار میں سر اٹھانا، کسی کام کا قصد کرنا۔

صَدٰی۔ وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد میں سے لوٹ کر آتی ہے۔

فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَتَصَدّٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم لِیَاْمُرَهٗ بِقَتْلِهٖ۔ وہ شخص آں حضرت صلعم کی طرف دیکھنے لگا، اس انتظار میں کہ آپ اس کے مار ڈالنے کا حکم دیں۔

کَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِیًّا لَا یُصَادٰی غَرْبُهٗ۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ایک اور پرہیزگار شخص تھے مگر ان کا غصہ تھم نہیں سکتا تھا (آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی، کیونکہ آپ دُبلے پتلے صفراوی مزاج کے آدمی تھے، مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لئے ہوتی۔ آپ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا)۔

ایک روایت میں کَانَ یُصَادٰی مِنْهُ غَرْبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جاتی رہتی (جیسے آپ سریع الغضب تھے ویسے ہی سریع الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہو جاتے اور ان کے دل میں ذرا بھی افسردگی اور ملال باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کی یہی خصلت ہے اور دل میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ جب حضرت

ابو بکرہ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور خدمت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تعزیر خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا جو تم ہم لوگ اس حضرت کے مشترط ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور جواب میں ارشاد فرمانے لگے، خدا کی قسم اس حضرت کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور گرم کہو تو میں اپنے آپ کو معزول کئے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرتا ہوں اس خطاب پر میرے عرض کیا کہ ہرگز نہیں، اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے طول گا۔ چنانچہ ظہر کے بعد تمام بنی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جناب امیر برابر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے۔ جو لوگ ان پاکباز، نیک دل اور خدا ترس بزرگوں کو نفاق اور کینہ سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت فرمائے۔ ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاونین اسلام کو مخالفین اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں)۔

لَتَرِدُنَّ الْقِيٰمَةَ صَوَادِيَ۔ تم قیامت کے دن پیاسے آگے ایک تو میدان محشر کی گرمی دوسرے پیاس تیرے اس دن کی درازی، اللہ ہی مددگار ہے وہی نہر جاری کرنے والا ہے)۔

اَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاكَ۔ (جناح مرود نے حضرت انس سے کہا، اللہ تیری آواز بہری کر دے تو جواب نہ دے سکے، یعنی تو ہلاک ہو جائے، پھر نہ سنے۔ (دگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا داغ بہرہ کر دے، باتیرا کان)۔

تھدای)۔ نرا اُلو کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی تو اُلو کی طرح ہے)۔

کہتے ہیں کہ قوبہ بن نُمیر لیلیٰ اخیلیہ پر عاشق تھا اُس نے غلبہ محبت میں یہ شعر کہا،

وَلَوْ اَنَّ لَيْلَى الْاَخْيَلِيَّةَ سَلَّمَتْ

عَلَيَّ وَدُوْنِيْ جَنْدَلٌ وَّصَفَائِحُ!

لَسَلَّمْتُ تَسْلِيْمَ الْبَشَاشَةِ اَوْ زَقَا

اِلَيْهَا صَدَى مِّنْ جَانِبِ الْقَبْرِ صَائِحُ

یعنی اگر لیلیٰ مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پڑی ہوں، تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں، یا میری قبر سے ایک آواز اُٹھ کر اس کے سلام کا جواب دے۔ (نفاق ایسا ہوا کہ ایک مرد کے بعد لیلیٰ کا خاوند اس کو لے کر قوبہ کی قبر پر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹے قوبہ کی قبر ہے، تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کرے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؛ لیلیٰ نے کہا، اب جانے بھی دو، وہ مر گیا، گیب گزرا ہو گیا.... لیکن اُس کے شوہر نے لیلیٰ کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہئے۔ ناچار لیلیٰ مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی، سلام کیا۔ قبر کی ایک جانب سوکھی گھاس کا ایک ڈھیر تھا، اس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اُس نے ایک آواز نکالی۔ اس آواز کو سُن کر لیلیٰ کا اونٹ بگڑا اور لیلیٰ گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر قوبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کر دیا گیا۔ اس قصہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔

باب الصاد مع الراء

صَرْبٌ۔ کوٹنا۔ کھانا۔ دہی بنانا، قبض کرنا، روک رکھنا اور دودھ کو (یعنی دودھ دوہنے کی وجہ سے جو ٹھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)۔

صَرَبٌ۔ جمع ہونا۔

صَرِيْبٌ۔ گوند کھانا۔ دہی پینا۔

اِصْرَابٌ۔ دینا۔

اِصْطِرَابٌ۔ دہی بنانے کے لئے دودھ کو جمع کرنا۔

اِضْرِيْبَابٌ۔ چکنا ہونا۔

صَرْبٌ اور صَرَبٌ۔ کھٹا دودھ اور دال گوندے جیسے صَرِيْبٌ ہے)۔

صِرْبٌ۔ غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر۔

Marfat.com

هَلْ تُنْتَجُ إِبِلُكَ وَافِيَةً أَعْيُنُهَا وَآذَانُهَا فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ صُرْبٰی۔ جب تیرے (یہاں) اونٹ پیدا ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں، پھر تو ان کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ "صُرْبٰی" ہے۔ (یعنی اس کا دودھ دُوہا نہیں جاتا۔ عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اونٹنی کے کان چیرتے یا کترتے تو اس کا دودھ نہیں دوہتے مگر صرف مہمانوں کے لئے)۔

فَيَأْتِيْ بِالصَّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ۔ پھر وہ کھٹا دودھ لیکر آئے۔

جَاءَ بِصَرْبَةٍ تَزْوِيْ الْوَجْهَ مِنْ حُمُوْضَتِهَا۔ ایسا کھٹا دودھ لے کر آیا جس کی کھٹاس سے تو مُنہ پھراتا ہے۔

صَارُوْجٌ۔ چُونا، گچ۔

صَرَّجَ الْحَوْضَ۔ حوض پر چونا لگایا، گچی سے بنایا۔

صَرْحٌ۔ بیان کرنا ظاہر کرنا۔

صَرَاحَةٌ اور صُرُوْحَةٌ۔ بیان کرنا، صاف صاف کہنا، صاف ہونا، خالص ہونا۔

تَصْرِيْحٌ۔ صراحت سے کہدینا، کھول کر بیان کرنا (یہ تَعْرِيْضٌ کی ضد ہے۔ جس کے معنی اشارے، کنایے اور استعارے میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں)۔

مُصَارَحَةٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ۔ پکار کر کہنا رُو در رُو کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالمواجہ بات کرنا)۔

اِصْرَاحٌ۔ صاف کہنا۔

اِنْصِرَاحٌ۔ کھُل جانا۔

صَرَحٌ اور صَرَاحٌ اور صُرَاحٌ۔ خالص اور بے آمیزش۔

صُرَاحِيَّةٌ۔ شراب کا ایک برتن ہے۔

صَرْحٌ۔ محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں۔

صَرْحَةُ الدَّارِ۔ مکان کا صحن۔

ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ۔ دل میں یہ وسوسہ آنا تو خالص ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا کرنے کے لئے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے)۔

دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهٗ بِصَرِيْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدٍ۔ ایک بانجھ بکری کو بُلایا وہ دودھ دینے لگی، اس کے تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر پھین تھا۔

مَتٰی يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِيْنَ يُصَرِّحُ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ) کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟ انھوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھُل جائے (یعنی وہ پکنے پر آجائے۔ خطابی نے کہا صحیح يُصَوِّحُ ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

صَرْخَةٌ۔ چیخ، زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں۔

صُرَاخٌ اور صَرِيْخٌ۔ چلّانا، فریاد کرنا، پکارنا۔

اِصْرَاخٌ۔ فریاد رسی کرنا، مدد کرنا۔

اِسْتِصْرَاخٌ۔ فریاد کرنا مدد چاہنا۔

اِصْطِرَاخٌ۔ فریاد کرنا۔

صَارِخٌ۔ فریاد کرنے والا، فریاد رس اور مُرغ۔

كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الصَّارِخِ آں حضرتؐ تہجّد کی نماز کے لئے اس وقت اُٹھتے جب مُرغ کی بانگ سُنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے بانگ دینا شروع کرتا ہے)

أَنَّهُ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهٖ۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو) اُن کی بیوی (صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی، یا اُن کی سخت بیماری کی۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ صَوْتُ الْمُسْتَصْرِخِ خَرَجُوْا إِلَيْهِ۔ انھوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سُنی تو اس کی طرف چلے (یعنی کفّارِ قریش اپنے قافلہ کی امداد کے لئے)۔

لَا صْرُخَنَّ میں تو چلّاکر یہ کہوں گا کہ،

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ۔ اے فریاد کرنے والوں

کی فریاد سننے والے ان کی مدد کرنے والے۔

اَلْبُومَةُ الصَّارِخَةُ مِنَ الشُّومِ لِلْمُسَافِرِ۔ چلانے والا اُلو مسافر کے لئے منحوس ہے۔

صَهْدٌ۔ ناقہ کا زکا، ہاری کرنا، چلانا۔

صَدَّ۔ جلد سردی لگنا، گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا، تیر خطا ہونا۔

صَدَّ قَلْبِیْ۔ میرا دل مایوس ہوگیا۔

تَصْرِیْدٌ۔ تھوڑا تھوڑا کر کے دینا۔

صَهْدٌ۔ پہاڑ کا بلند ٹھنڈا مقام (جیسے بَرْدٌ ہے)۔

صُرَدٌ۔ ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور عرب اس کو منحوس خیال کرتے ہیں۔

تَحَاشَّ وَرَقُهٗ مِنَ التَّصْرِیْدِ۔ آخرت سے غافل لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک سبز ہرا بھرا درخت، اُن درختوں کے درمیان جن کے پتے پالے سے جھڑ جاتے ہیں (ایک روایت میں مِنَ الْجَلِیْدِ ہے معنی وہی ہیں)۔

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ حَیَّةٍ مَوْتٍ فِی الْبَحْرِ صَرَّ فَأَفْلَتَ لَا بَأْسَ بِهٖ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، جو مچھلی دریا میں سردی پڑنے سے مرجائے، اس کا کھانا کیسا ہے؟ انھوں نے فرمایا مجھے قباحت نہیں۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ بَرْدًا۔ میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لئے قوت برداشت نہیں)۔

صِرْصَارٌ۔ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ذرا قوت ہو سردی کی برداشت کرسکے۔ (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)۔

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا تَصْرِیْدًا۔ بہشت میں تھوڑا تھوڑا کر کے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کچھ کچھ ہوں)۔

تَصْرِیْدٌ۔ اصل میں تھوڑا تھوڑا پلانے کو کہتے ہیں جس سے سیری نہ ہو، یا تھوڑا تھوڑا دینے کو۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

صَرَّدَ لَهُ الْعَطَاءَ۔ اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی)۔

سُقُوْنَ فِیْهَا صَرَّابًا غَیْرَ تَصْرِیْدٍ۔ بہشت میں شراب پلائی جائے گی (خوب سیر کر کے) نہ کہ تھوڑی تھوڑی۔

اِنَّهٗ نَهَی الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ۔ آں حضرتؐ نے احرام باندھے ہوئے شخص کو صُرد کے قتل سے منع کیا۔

صُرَدٌ۔ (خطیبی میں ہے کہ) صُرد ایک پرندہ ہے کہ جس کا رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے اور پیٹ سبز ہوتی ہے اور سر اور چونچ نمامت دار، یہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے نہایت سے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ۔ ہندی میں اس کو لٹورا کہتے ہیں۔

نَهٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ چار جانوروں کے قتل سے منع کیا، چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہُدہُد اور صُرد۔ (خطابی نے کہا کہ چیونٹی سے وہ چیونٹا مراد ہے جو بڑا لمبے پاؤں والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور ہُدہُد اور صرد کا گوشت حرام ہے اس لئے ان کے قتل سے منع فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ ہُدہُد کا گوشت بدبُو دار ہوتا ہے تو جلّالہ کی طرح ہوا اور صرد کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں اس لئے اس کو مکروہ سمجھا۔ بعض کہا یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے، کیونکہ تصرید کم دینے کو کہتے ہیں)۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ صرد حضرت آدمؑ کو سراندیپ سے جدّہ تک راستہ بتلاتا گیا۔ اور ہدہد حضرت سلیمانؑ کا قاصد تھا اس لئے ان کے قتل سے منع کیا۔)

(کتب احبارنے کہا صُرد مسبحان ربی الاعلیٰ ملا سماءہ وارضہ پکارتا ہے)۔

کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ سَیِّدُ الْعَابِدِیْنَ یُصَرِّدُ اَیَّامَ الْجِعَانِ۔ امام زین العابدینؒ سردی کا تحمل نہیں کرسکتے تھے، آپ محاذی پوستینوں سے گرم نہیں ہوتے تھے۔

صَرْدَحٌ۔ ہموار مقام۔

رَاَیْتُ النَّاسَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَکْرٍ جَمِیْعًا فِیْ

Marfat.com

صَرْحٌ یَنْقُدُهُمُ الْبَصَرُ وَیُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں میں نے دیکھا، لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کئے گئے۔ ان سب پر نگاہ جاتی تھی اور آواز ان کو سنائی جا سکتی تھی۔

صَرْحٌ کی جمع صَرَاحٌ ہے۔

صَرَّحَ۔ ادہ کے معنی پر تسلی یا مذمناکر وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے۔ اور یا مذمنا، گھڑا کرنا، آواز نکالنا۔

صَرِیْرٌ۔ کان میں جن جن کی آواز آنا۔

صُرَاثُ النَّبَاتُ۔ سبزی پر پالا پڑا۔

صِرٌّ۔ سخت سرد ہوا۔

اِصْطَارَّ۔ ضد کرنا، قائم رہنا، ہیٹھ کرنا، اعتماد کرنا۔

صَارَّ ثَدْیُہٗ۔ جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے بچہ نہ جنا ہو۔

صِرَارٌ۔ وہ تھیلی یا مذمن جو عمن پر باندھ جاتی ہے تاکہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔ (صِرَارٌ اس بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں ٹھہر سکتا)۔

صَرَّۃٌ۔ نالہ۔ فریاد و چیخ، تکلیف کی شدت، ترش روئی۔

صِرَّۃٌ۔ سخت سردی۔

صَرَّۃٌ۔ تھیلی، بھبانی (اس کی جمع صَرَرٌ ہے)۔

حَتّٰی سَمِعْتُ صَرِیْرَ الْاَقْلَامِ۔ یہاں تک کہ میں نے قلم چلنے کی آواز سنی (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے کلم لکھ رہے تھے اور ان کی روانی قلم کی آواز آرہی تھی)۔

مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔ جس نے گناہ سے توبہ کی نادم ہوا اور اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو مُصِر نہیں کہہ سکتے) گو ایک دن میں وہ ہی گناہ ستر بار کرے۔

وَیْلٌ لِّلْمُصِرِّیْنَ۔ گناہ پر اصرار (دانستہ کار) کرنے والوں کے لئے عذابی ہے (اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ گناہ کرتا رہے اور ان پر نادم اور شرمندہ نہ ہو، تو یہ نہ کرے، دوسرے یہ کہ گناہ کو، اگرچہ وہ کبیرہ در بہ کا ہو حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر پھولا رہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کثرت کی ہوں تو سب مل کر کبیرہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا مُصِر ہے)۔

لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں اکیلا رہنا، (مجرد رہنا) اور نکاح نہ کرنا، نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں نکاح نہیں کرتا۔ کیونکہ نکاح کرنا سنتوں کا طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا رہبانیت اور دور ریشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)۔

صَرُوْرَۃٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی حج نہ کیا ہو (یہ صَرَرٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی جس اور منع، بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے، اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول قبول نہ ہو کہ اس نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی مجرم کر کے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھیڑتے، اگر معقول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ صرورہ ہے اس کو مت چھیڑ۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

فَاَنْتَنِیْ وَاَنْتَ صَارُّ بْنُ عُیَیْنَۃَ (آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ) تم میرے پاس کثیرہ ہو کر آتے ہو، دونوں آنکھوں کو ملائے ہوئے، جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)۔

لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّحُلَّ صَارًّا نَاقَۃً بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِھَا فَاِنَّہٗ خَاتِمُ اَھْلِھَا۔ جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اس کے لئے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بند من مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نکالے) کیونکہ وہ

Marfat.com

سربندھن گویا مالک کی مُہر ہے (اور کسی کی مُہر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَاقَةٌ مُصَرَّرَةٌ۔ وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سر بندھن ہو)۔

وَقُلْتُ خُذُوهَا هٰذِهِ صَدَقَاتُكُمْ مُصَرَّرَةً أَخْلَافُهَا لَمْ تُحَرَّدِ۔ (مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انھوں نے زکوٰۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا) یہ تمہارے ہی صدقے ہیں ان کو لے لو، ان کے تھن بندھے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے۔

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً۔ جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک رکھا ہو کئی دن تک نہ دوہا ہو (تاکہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خرید لے)۔

مُصَرَّاةٌ۔ اگر صَرٌّ سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر صَرْیٌ سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔

تَكَادُ تَنْصَرُّ مِنَ الْمَلْأِ۔ بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی۔

أَخْرِجَا مَا تُصِرَّانِهِ۔ تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو (یعنی جو دل میں ہے وہ کہو) (ایک روایت میں تُسِرَّانِ ہے جو تم چپکے چپکے کہہ رہے تھے)۔

أَمَّا وَهُوَ مَصْرُورٌ فَلَا۔ (عبداللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا تاکہ اس کو قتل کریں، اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا۔

إِنَّكُمْ مُصَرَّرُوْنَ مُحَشْكِرُوْنَ۔ تم تو بندھے ہوئے ہو کانٹا لگے ہوئے۔ (یعنی بخیل ہو)۔

حَتّٰى أَتَيْنَا صِرَارًا۔ یہاں تک کہ ہم "صرار" پر آئے (صرار ایک پرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے راستے پر)۔

نَهٰى عَمَّا قَتَلَهُ الصِّرُّ مِنَ الْجَرَادِ۔ جس ٹڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

إِطَّلَعَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَأَنَا أَنْتِفُ صِرًّا۔ امام زین العابدین نے مجھ کو جھانکا میں "صِر" کے پَر اکھیڑ رہا تھا۔

صِرٌّ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

فَاصْطَرَّتِ السَّارِيَةُ۔ (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تیار کرالیا گیا اور آپؐ نے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ رونے کی آواز نکالنے لگی۔ (سبحان اللہ! یہ آپؐ کا ایک بڑا معجزہ تھا، جب لکڑی آپؐ کے فراق پر رونے لگی تو مومنین کو آپ کی مفارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبرؐ سے ملا دے)۔

أَثْرَمُ الثَّنَايَا مُصْطَرُّ الْأُذُنِ۔ اگلے دانت گرا ہوا، کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لئے)۔

إِنَّمَا أَمْرُ اللّٰهِ صِرًّى يَا صِرِّيٌّ يَا صُرِّيٌّ يَا صُرًّى۔ یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

صَرْصَرٌ۔ بہت ٹھنڈی تیز ہوا۔

لَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ۔ جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہوگا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے (اگرچہ وہ صغیرہ ہو) تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہو جائے گا۔

سَمِعَ نُوْحٌ صَرِيْرَ السَّفِيْنَةِ عَلَى الْجُوْدِيِّ۔ نوحؑ نے کشتی کی آواز سنی جب وہ جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری۔

سَمِعَ صَرِيْرَ الْكَوْثَرِ۔ جب کوئی کانوں میں انگلیاں دے لے تو حوضِ کوثر کے پانی کی آواز سنے گا (یعنی ایسی آواز جھر جھر بھر بھر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی حوضِ کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)۔

صُرْصُوْرٌ۔ بڑا اونٹ۔

صِرَاطٌ۔ راستہ، راہ اور وہ پُل جو دوزخ کی پشت پر بنا ہوا ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔

صَرَاطٌ۔ نبی تلوار کاٹنے والی۔ (سِرَاطٌ سین سے بھی بمعنی صَرَاطٌ ہے)۔

امام جعفر صادقؒ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اُس راہ پر چلا جس سے تیری محبت پیدا ہو تو تیرے بھید دین تک پہنچائے اور راہ اخواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے کسی کی محرّر دائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے)۔

وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوَرَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ

ایک راستہ ہے اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے، جو کہہ رہا ہے "سیدھے چلے جاؤ" (اِدھر یا اُدھر نہ مڑو)۔

فَأَخْبَرَ أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ۔ پھر آپ نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام کا راستہ دین ہو (اور کھلے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ یعنی جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے، اور پردے اللہ کی حدیں ہیں اور پکارنے والا راستہ کے سرے پر قرآن ہے تو جو کوئی قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہوگیا)۔

صَرْعٌ یا صِرَاعٌ یا مَصْرَعٌ۔ زمین پر گرا دینا، اور دو آدمی کے دو پٹ کرنا۔

صُرَاعٌ۔ اس کو مرگی کا مارنہ ہوگیا۔

تَصْرِيعٌ۔ گرانا۔

مُصَارَعَةٌ۔ کشتی کرنا۔

صُرَاعَةٌ اور صِرِّيعٌ۔ بڑا پہلوان گرانے والا۔

صَرْعٌ۔ مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں دماغ میں سُدّہ پڑ جاتا ہے۔

مَا تَعُدُّونَ الصُّرْعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ هُوَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ تم پہلوان کشتی میں کس کو گنتے والا اُس کو کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اس کو جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں، آپؐ نے فرمایا، نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر اختیار رکھے (اس کی مثل غالب ہے جو نفس کو پچھاڑ دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے، وہی سب بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پچھاڑا اور شریعت اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو درحقیقت وہی بڑا پہلوان ہے۔ سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایک شہوت یعنی خواہش و حرکت خفتہ۔ اور یہ دونوں نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور شرع کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ مَعَهُ الرِّمْحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى۔ مومن کی مثال ایک نرم پودے کی سی ہے (جو تر و تازہ ہو) کبھی اُس کو ہوا ٹیڑھا کر دیتی ہے پھر سیدھا کر دیتی ہے (کیونکہ وہ نرمی کی وجہ سے مڑ جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے اور کانٹے کو سخت درخت کی طرح مڑنا ہی نہیں۔ جب مڑا ٹوٹ گیا گرا اور جڑ سے ہی اُکھڑ گیا۔)

إِنَّهُ صُرِعَ عَنْ دَابَّةٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ۔ آں حضرتؐ سواری پر سے گرے، آپؐ کی (داہنی کروٹ چھل گئی) وہاں کی کھال اُدھڑ گئی (اس کے علاوہ کچھ ضرب نہیں آئی، اللہ نے محفوظ رکھا)۔

أَرَدْتُ صَهْبَاءَ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا۔ (آں حضرتؐ جب خیبر سے لوٹے تو آپؐ

Marfat.com

نے اُم المومنین حضرت صفیہ رضؓ کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھالیا اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور دونوں اس پر سے گر پڑے۔

فَاَلْقَاهُمْ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ۔ میں نے ان شیلا کافروں کو (جنھوں نے عین نماز میں آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھدی تھی اور خوب قہقہے لگائے تھے) بدر کے اندھے کنویں میں پٹے دیکھا (یہ سات کافر تھے، ان میں سے پانچ جنگِ بدر میں واصلِ جہنم ہوئے، ان کی نعشیں کنوئیں کی طرح ایک اندھے کنویں میں ڈال دی گئیں اور دو دینی جہاد اور عقبہ بھی بُری طرح مرے۔ مارہ حبش کو بھاگا، وہاں کے بادشاہ کی حورت پر نظر ڈالی اس نے ایک جادُو گر سے عمل کرا کر اس کو دیوانہ بنا دیا۔ جانوروں کی طرح وحشی بن کر جیا۔ آخر حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہیں مر گیا اور عقبہ کو آپؐ نے بدر سے لوٹ کر قتل کرایا جو قید کر لیا گیا تھا)۔

مَصْرَعُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔ (یعنی مر کر گرے گی)۔

سَاَلْتُهُ عَمَّا صَرَعَ الْمِعَاصَ مِنَ الصَّيْدِ۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ بے پر کے تیر سے اگر شکار مارا جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

فَعَمَصَتِ الْمَرْكُوْبَةُ فَصَرَعَتِ الرَّاكِبَةَ۔ (سواری میں پرسیر سوار عورتی) اس نے دونوں پاؤں اٹھائے اور جو اس پر سوار تھی اس کو گرا دیا (مُردہ ہوا تھا کہ تین لڑکیاں ایک پر ایک سوار ہوئیں، نیچے والی نے بیچ والی کے چٹکی لی، وہ الف ہوگئی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی، حضرت علیؓ نے ایک ایک تہائی دیت کی اُن دونوں لڑکیوں سے دلائی اور ایک تہائی ساقط کر دی اس لئے کہ مرنے والی نے خود اپنی خوشی سے یہ کھیل کھیلا تھا)۔

وَصَرِيْعٌ يَتَلَوّٰى۔ ایک شخص زمین پر گرا ہوا (یعنی زخمی ہو کر) دُھرا ہو رہا تھا، اس کو تشنج ہو رہا تھا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقْحِمٍ مُّصْرِعٍ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیماری سے جو زمین پر گرا دے (یا جو مرگی میں مُبتلا کر دے)۔

مِصْرَاعُ الْبَابِ۔ دروازے کا ایک پٹ۔

اَوَّلُ مَنْ عَلَّقَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ مِصْرَاعَيْنِ مُعَاوِيَةُ۔ جس نے پہلے کعبہ کے دروازے کے دو پٹ لگائے وہ معاویہ تھے (ان سے پہلے یہ دروازہ ایک ہی پٹ کا تھا)

مِصْرَعٌ اور مِصْرَاعٌ شعر کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں (اور بیت دونوں مصرعوں کو ملا کر)۔

مَصَارِعُ الشُّهَدَاءِ۔ جہاں پر شہداء گریں (مر کر) صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ احسان کرنا ذلت میں گرنے سے بچاتا ہے۔

صَرْفٌ۔ پھیر دینا، اَندھا دینا، بٹا دینا، خالص رکھنا، آمیزش نہ کرنا، رخصت کرنا۔

تَصْرِيْفٌ۔ پھیر دینا، گردان کرنا۔

صَرِيْفٌ۔ اُس آواز کو کہتے ہیں جو دروازے کو بند کرتے یا کھولتے وقت نکلتی ہے۔

اِصْرَافٌ۔ پھیر دینا۔

اِصْطِرَافٌ۔ خرید نا۔

اِسْتِصْرَافٌ۔ پھیر دینے کا سوال۔

صَرَّافٌ۔ پرکھنے والا (مشہور مستعمل لفظ ہے، مراد سونے چاندی اور زیورات کا بیوپاری)۔

اِنْصِرَافٌ۔ لوٹ جانا۔

صَرْفٌ۔ اُس بیع کو کہتے ہیں جس میں دونوں طرف نقد ہوں۔ جیسے روپیوں کے بدلے اشرفیاں لی جائیں۔

صِرْفٌ۔ خالص۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اللہ اس کی طرف سے نہ تو بہ قبول کرے گا نہ فدیہ یا نہ نفل اس کا قبول ہوگا نہ فرض۔

اِذَا صَرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب راہ

Marfat.com

کی تقسیم ہو جائے اور ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیئے جائیں تو اب شفعہ کا حق نہ رہے گا (اس لئے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہو گئی اور راستے معین ہو گئے تو اب شرکت نہ رہی اس لئے شفعہ کا بھی حق نہ ہو گا۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے، ان کی دلیل دوسری حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے)۔

مَنْ طَلَبَ صَرْفَ الْحَدِيْثِ يَبْتَغِيْ بِهٖ إِقْبَالَ وُجُوْهِ النَّاسِ إِلَيْهِ۔ جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنانا چاہے (خوشامد، چاپلوسی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کے لئے) اس لئے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ لَا يُحْسِنُ صَرْفَ الْكَلَامِ۔ فلاں شخص کلام کا پرکھنا نہیں جانتا (اچھے اور برے میں تمیز نہیں)۔

فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَارًّا وَجْهُهٗ كَأَنَّهُ الصِّرْفُ۔ (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپؐ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے، آپؐ کا چہرۂ مبارک "صرف" کی طرح سرخ تھا۔

صِرْفٌ۔ ایک درخت ہے سرخ رنگ کا جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں۔

تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَأَنَّهُ الصِّرْفُ۔ ان کا چہرہ متغیر ہو گیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہے (صرف کے معنی سطورِ بالا میں بیان ہو چکے)۔

صِرْف۔ اُس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب یا خون کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملا ہو۔

لَتُعَرِّكَنَّكُمْ عَرْكَ الْأَدِيْمِ الصِّرْفِ۔ وہ تم کو ایسا مَل دے گی رگڑے گی جیسے سرخ نری ملی جاتی ہے رگڑی جاتی ہے۔

إِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطًا مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَيُوْعِدَانِ فَوَضَعَا جُرُنَهُمَا آں حضرتؐ مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، دیکھا تو وہاں دو اونٹ دانتوں سے آواز نکال رہے ہیں (نر اونٹ ایسا مستی کے وقت کرتا ہے اور مادہ بیتان کے وقت) اور حملہ کرنے کے لئے بڑبڑ کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین پر گردن رکھ دی (بس آپؐ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی اور شرارت بھول گئے۔ عاجز ہو کر گردن جھکا دی)۔

لَا يَرُوْعُهٗ مِنْهَا إِلَّا صَرِيْفُ أَنْيَابِ الْحِدْثَانِ۔ اس کو کوئی چیز نہیں ڈراتی، مگر زمانہ کے حادثوں کے دانتوں کی آواز۔

أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ۔ میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا (جو فرشتے لوحِ محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے تھے) (بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

إِنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ التَّوْرَاةَ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے لئے توراۃ شریف اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے دست مبارک سے تیار فرمائیں۔ ایک تو آدمؑ کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے توراۃ اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے۔ اللہ تعالیٰ جہمیوں کو تباہ کرے جو ہمارے پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)۔

وَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَصَرِيْفِهِمَا۔ وہ دونوں ان کے دودھ اور تازہ دودھے ہوئے دودھ میں رات گزارتے تھے۔

صَرِيْفٌ۔ اُس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھن سے دوہا گیا ہو۔

لٰکِنَّ ہٰذَا ھُوَ اللَّبَنُ الْحَرِیْفُ الْمَخْضُ وَالْفَارِصُ وَالْقَبِیْقَبُ۔ اس کی غذا فصل حریف کا دودھ ہے (اس فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھا کر خوب موٹے تازے ہوتے ہیں) وہ دودھ جس پر سے مکھن نکال لیا جاتا ہے۔ اور دہی اور تازہ دُوہا ہوا دُودھ۔

اَشْرَبُ اللَّبَنَ مِنَ اللَّبَنِ رَشْبَۃً اَوْ صَرِیْفًا۔ میں بیل آمیوں کو سیر کرنے والا پالہ دُودھ کا نکالا پی جاتا ہوں خواہ میٹھا ہوا یا تازہ دُوہا ہوا ہو (یہ عمرو بن معدی کرب نے کہا جو بڑے پیٹ والے اور بہت کھانے والے تھے)۔

اَتَسْمُوْنَ ھٰذَا التَّمْرَ فَانَ۔ کیا تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہو؟

صَرْفَانٌ۔ ایک قسم کی عمدہ اور وزنی کھجور ہے۔

یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَمِیْنِہٖ۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کوئی نمازی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے) یوں سمجھے کہ نماز سے فارغ ہو کر داہنی ہی طرف جانا ضروری ہے۔ حالانکہ داہنی طرف جانا صرف مستحب اور مندوب ہو گا واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب کام کو واجب اور لازمی قرار دے گا یا وہ شیطان کا پیرو ہوا۔ اسی حضرت نماز پڑھ کر اکثر داہنی طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف بھی جاتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون کام کا ہمیشہ کرنا منع ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ مستحب کام کو مستحب ہی سمجھ کر کرے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی نہ کرے اس پر لعنہ اور ملامت کرے، یہ شیطانی حرکت ہے، ہمارے زمانہ میں مستحب تو مستحب ہے ہی جو کرتیں کا مرکی طرح میں کوئی اصل نہیں اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب اور ضروری سمجھنے لگے ہیں اور اس کے نہ کرنے والے کو ملامت کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے وقت انگلیاں چومنا، تعویذ، دسواں، چہلم کرنا، مجلس میلاد کرنا، ناچنا، عرس، مندل، چراغاں وغیرہ۔ نماز کے بعد دعا کا اٹھا کر دعا مانگنا اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان شیطانی حرکات سے اُن کو نجات مل سکے گی، ورنہ یہ ملاحظہ ایمان ہو جیسے نیم طبیب خطرہ جان۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب سنت پر اصرار کرنا شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا اس قدر شیطانی کام ہو گا)۔

دَاصَرَ فُلَانٌ عَنْہُ۔ میرا دل اس کی طرف سے پھر گیا (یہ داصر فی عنی کے بعد فرمایا اس لئے کہ آدمی کبھی کبھی سے باز رہتا ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے، تو فرمایا کہ میرا دل بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی بُرے کاموں سے نفرت ہو جائے)۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ صَرْفٌ۔ جس کے پاس نقد روپے ہوں (وہ ان کو اشرفیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مُنْصَرَفِ السَّوْحَاءِ۔ رَوحاء کے آخری مقام پر (رَوحاء ایک مقام کا نام ہے)۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الصَّرْفِ مُتَعَاضِلًا فَقَالَ اِنَّمَا السِّلْبُ فِی النَّسِیْئَۃِ۔ میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی کو چاندی کے بدلہ یا سونے کو سونے کے بدلہ کم وبیش فروخت کیا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دونوں طرف سے نقد لفقد ہو۔ سُود تو جب ہو گا جب اُدھار کا معاملہ ہو (یہ قول صرف بعض علماء کا ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے بدلہ یا سونا سونے کے بدلہ کم وبیش جبھی درست نہیں اگرچہ نقد نقد ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تب کمی بیشی درست ہے، لیکن اُدھار درست نہیں)۔

فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَہٗ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا۔ اپنی نگاہ داہنی اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

لہ جیسے چاندی سونے کے بدلہ یا سونا چاندی کے بدلہ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

غلط کہا جو قرآنی کے پیشہ کو ناجائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر لے۔
اراد جب نماز کا وقت آجائے تو جو ترے ہاتھ میں ہو اس کو چھوڑ کر نماز کے لئے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی ہے)۔
صَرْفُ الدَّهْرِ۔ زمانہ کی گردش (صَرْفُ کی جمع صُرُوْفٌ ہے)۔
صَرْفُ الْحَدِيْثِ۔ مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔
صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ الْاَذٰى۔ اللہ نے تیری تکلیف ٹال دی (یعنی کو تندرست کر دیا، یا پاک کر دیا، تیری نجاست دُور کر دی)۔
لَوْ يَزِلِ الْاِمَامُ مَعْصُوْمًا فَاعِنَهُ فَوَاصِرَفُ السُّوْءِ۔ امام سے ہمیشہ بُرائی کی تہمتیں دُور کی جاتی ہیں (اللہ تعالیٰ اس کو بُری باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔
اَللّٰهُ يَسْمَعُ صَرِيْتَ الْاَقْلَامِ۔ اللہ تعالیٰ (عرش پر رہ کر) دنیا میں قلم چلنے کی سی آواز سنتا ہے۔
اَلرَّجُلُ يُنَاجِرُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ يَتَصَرَّفُ وَ يَتَوَضَّأُ۔ اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ کروٹ اور وضو کرے (اکثر علماء کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔
صَرَفْتُ الْمَالَ۔ میں نے روپیہ خرچ کیا۔
صَرَفْتُ الرَّجُلَ فِيْ اَمْرِيْ۔ میں نے اپنے مقصد کے لئے زور دھوپ کی۔
صُرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِلَى الْكَعْبَةِ۔ آنحضرت کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے)۔
وَاَصْرِفْ قَلْبِيْ اِلٰى طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ۔ میرا دل اپنی اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے ڈرتا رہوں اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا رہوں)۔
يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل (ایمان پر) جمائے رکھ۔
صَرَفْتُ الْاَجِيْرَ۔ میں نے مزدور کو رخصت کر دیا (اس کو چھوڑ دیا)۔
كَلْبٌ صَارِفٌ۔ گنہ نگہ کی خواہش رکھنے والی۔
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ سَيِّدُنَا وَنَحْنُ صُرَّافُكَ۔ صرّاف تمہاری سب کھجوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کھجور وں سے عمدہ اور زیادہ مزے دار ہے)۔
صَرِيْفٌ۔ پتلی باریک، رقیق۔
صَرِيْفَةٌ۔ چھاتی۔
كَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْفَةِ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ سُنَّةٌ۔ عبداللہ ابن عباس رضی عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے جانی کا ایک ٹکڑا کھالیتے اور کہتے یہ رسمی عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کھوریں کھالیتے)۔
صَرِيْفَةٌ کی جمع صُرُفٌ اور صَرَائِفُ آتی ہے۔
دخلانی نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:
لَا اَعُدُّ وَحَتّٰى اَكُلَ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْفَةِ فائے موحدہ سے، حالانکہ صحیح صَرِيْفَةٌ قاف سے ہے)۔
صَرْمٌ۔ کاٹنا، چھوڑ دینا، ترک کلام و سلام کرنا۔
صُرَامٌ۔ (اسم مصدر ہے)۔
صَرَمَ الْحَبْلَ۔ رسّی توڑ دی۔
صَرَمَ شَهْرًا عِنْدَنَا۔ ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔
سَيْفٌ صَارِمٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔
مُصَارَمَةٌ۔ کاٹنا۔
اَصْرَمَ النَّخْلُ۔ کھجور کاٹنے کا وقت آن پہنچا (یعنی اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا)۔
نَصِيْرٌ بَكْرٌ۔ خوب کاٹنا۔
نَصْرِمُ۔ مضبوط رہنا، لڑائی تھم جانا۔

Marfat.com

وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا. صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب ہم میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا (اس قدر روشنی ہوتے ہی آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ تو معلوم ہوا کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے کیونکہ آپ نماز فجر میں بہت لمبی قرأت کیا کرتے۔ اس حدیث سے حنفیہ کا یہ قول بالکل ہوتا ہے کہ صبح کی نماز روشنی میں شروع کرنا افضل ہے۔ اور یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے اور عورتیں اپنے گھروں کو لوٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے ان کی شناخت نہ ہوتی، تو یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ وہ عورتیں دور ہونے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتیں، جب تھوڑی سی روشنی ہو تو پاس والا آدمی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دُور والے کی شناخت نہیں ہوتی)۔

ثُمَّ انْصَرَفَ. پھر وہ لوٹ گئے (یعنی منبر کی طرف سے یہ نہیں کہ ترک سنت کی وجہ سے انھوں نے نماز اس کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دی)۔

فَكَذَا سَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ. جب یہ حال دیکھا، تو جلدی سے ہی نماز سے فارغ ہو گئے (معلوم ہوا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو نماز کو مختصر کر دینا درست ہے)۔

فَرَاَوْا صُحَاحَتِي انْصَرَفَ مِنِّيْ. ہم نے آپ میں مول تول کیا (یعنی بکایا یا اپنے مال کی تعریف کی یہاں تک کہ اس نے روپے مجھ سے خریدے (بیع صرف ہو گئی)۔

صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ. ان کے منہ پھر گئے (یعنی شکست ہو گئی پیٹھ موڑ کر بھاگے)۔

لَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ. نماز میں مجھ سے آگے (یعنی مجھ سے پہلے) نہ رکوع کیا کرو نہ سجدہ نہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو (یعنی سلام پھیرو یا مسجد سے نکلو کیونکہ مقتدی کو نماز کے ہر رکن میں امام کی مشابہت کرنی چاہئے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہئے)۔

تَمَامُهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا اِقْبَالًا وَّانْصِرَافِيَّةً. آں حضرت نے صحابہؓ کو اس سے منع کیا کہ نماز پڑھ کر (آپ کے لوٹنے سے پہلے) لوٹ جائیں (کیونکہ آپ کے ساتھ عورت اور مرد سب نماز میں شریک رہتے تھے، آپ سلام کے بعد تھوڑی دیر توقف فرماتے، تاکہ عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں، اس کے بعد مرد نکلیں)۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ بِوُجُوْهِهِمْ قَالَ لَا تَعُوْدُوْا لِمِثْلِ هٰذَا اَبَدًا اَنْتُمْ عَلَى اللّٰهِ. جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا، فرمایا یوں مت کہو، اللہ کو سلام (صحابہ) شروع میں اسی طرح کہتے تھے آپ نے اس سے منع فرمایا، کیونکہ سلام خود اللہ تعالیٰ کا نام ہے)

لَوْ تَفَرَّقْتُمْ كَيْدًا عَطْشًا لَاَسْتَسْقِيْ مِنْ دَارِ صَهْبَرِ فِيْ. اگر اس کا کلیجہ پیاس سے پھٹ رہا ہو جب بھی صہرؓ کے گھر کا پانی نہ پیئے (کیونکہ صہرؓ اکثر شوہر خوار ہوتے ہیں، اور ان کا مال حرام کا مال ہوتا ہے)۔

صَيَارِفَةٌ. صیرفی کی جمع ہے بمعنی صراف جو پیسوں کا بیوپار کرتا ہو۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ كَانُوْا صَيَارِفَةً. کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اصحاب کہف کلام کے پرکھنے والے تھے (انھوں نے بھی بات یعنی توحید کو مان لیا اور جھوٹی بات یعنی شرک سے انکار کیا۔ یہاں صَيَارِفَةً سے یہی مراد ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ وہ روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے)۔

میں کہتا ہوں کہ ظاہر مطلب یہی ہے کہ وہ صراف تھے اور روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے۔ اور صراف کے پیشہ میں کوئی قباحت نہیں اگر برابر دے اور برابر لے، سُود نہ کھائے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو کردہ پیشوں کے باب میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ عبارت کہ:

كَذَبَ الْحَسَنُ عَنْ سَوَاءٍ ؕ اَعْطِ سَوَاءً حَسَنٍ

Marfat.com

تَصَارُمٌ۔ ایک دوسرے سے ملاقات ترک کر دینا۔
صَادِرٌ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
صَرَام۔ جنگ۔
صَعِّدْ عَهَا وَتَقُوْلُ هٰذِهٖ صُرُمٌ۔ تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کٹے ہیں۔
لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّصْرِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (بلکہ اگر کچھ رنجش یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرز عمل جب اختیار کرنا چاہئے کہ جب دنیوی وجوہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترک ملاقات جائز ہے)۔
اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔ دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)۔
اِنَّ اللّٰهَ نَاقَةً اَذِنَتْ بِصُرْمٍ۔ دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آگیا ہے)۔
لَا يَجُوْزُ الْمُصَرَّمَةُ الْاَطْبَاءِ۔ زکوٰۃ میں وہ بکری درست نہیں، جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں۔ (داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دیدیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)۔
لَمَّا كَانَ عِيْنُ يُصْرَمُ النَّعْلَ بَعَثَ صلعم اِبْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ۔ جب کھجور کے کٹنے کا وقت آگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجتے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے جیسا کہ انھوں نے عہد کیا تھا مسلم کی روایت یہی ہے)۔
يُصْرَمُ۔ بروزن یَضْرِبُ اور ایک روایت میں یُصْرِمُ ہے بکسرۂ راء یہ اَصْرَمَ النَّخْلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آپہنچا۔

صِرَامٌ۔ خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹا جاتا ہے۔
لَنَا مِنْ دُخُوْلِهِمْ وَصِرَامِهِمْ۔ ہمارا حصہ ان کے باغوں اور اُن کے پھلوں میں ہے۔
اِنَّهٗ لَقَبِيْحٌ اِسْمُ اَصْرَمَ فَجَعَلَهٗ سُرَيْحًا۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا، آپ نے یہ نام بدل کر زرعہ رکھ دیا۔ (اس لئے کہ اصرم کے معنی کاٹنے والا، شاید آپ نے کروہ سمجھا ہو۔ اور زرعہ زراعت سے ماخوذ ہے جو برکت کی چیز ہے)۔
اِنْ تُوُفِّيْتُ وَفِيْ بَدَنِيْ صُرْمَةُ اَبْيَنُ لَكُمْ فَسَقْتُهَا سُنَّةً فَمَنْ۔ اگر میں اس زخم سے مر گیا تو ان اونٹوں کا کھورکا باغ (یا باغ والے اونٹوں کا گلہ) جو میرے بدن میں ہے (اس کا حال وہی ہوگا جو قتع کا ہے (قتع کو حضرت عمرؓ نے وقف کروا دیا تھا تو فرمایا کہ یہ ان اونٹوں کا بھی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد وقف ہے)۔
وَكَانَ يُغِيْرُ عَلَى الْقِرْفِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ۔ ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے آرہے ہیں صبح کی تاریکی میں لوٹتا۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَكَانُوْا يُغِيْرُوْنَ عَلَى الصَّرْمِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ۔ جس عورت نے آں حضرت کو پانی دیا تھا (حضرت علی اس کو بکر لا کر لے گئے صحابہ کہا کرتے اس عورت کے گرد اگرد گاؤں کو لوٹتے اور جس ٹکڑے میں وہ عورت تھی، اس کو چھوڑ دیتے)۔
فَقَرَنَ بَيْنَ صِرْمَةٍ وَمِائَةٍ۔ ہم نے اپنے جانوروں کا گلہ نزدیک کیا۔
فِي الْبَقَرَةِ وَالْغَنَمِ سَائِمَةٍ شَاتَانِ اِنِ اجْتَمَعَتْ وَاِنْ تَفَرَّقَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ۔ بکریوں کے گلے اور مویشی میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو بیس سے زیادہ تو دو بکریاں زکوٰۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو ہر ایک گلے والے سے ایک ایک بکری لی جائے گی (متفرق ہونے کی وجہ سے)۔

Marfat.com

بکریوں کے دو گلے ہوں تو ہر گلہ میں سے ایک بکری لی جائے گی ایک سو بکریوں تک۔ اگر ایک سو میں بکریاں ایک ہی جگہ ہوں یعنی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی)۔

اَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ۔ جس کے تھوڑے اونٹ ہوں یا تھوڑی بکریاں (بے چارہ غریب ہو تو اس کو سرکاری رمنہ (چراگاہ میں) آنے دے (اپنے جانور وہاں چرانے دے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا)۔

فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ قَدْ مَضَتْ اَرْبَعٌ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الصَّيْرَمُ۔ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو بالکل تباہ کرنے والا ہے۔

اَلدُّنْيَا تَصَرَّمَتْ وَاٰذَنَتْ بِالْاِنْقِطَاعِ۔ دنیا ختم ہوگئی اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دیدی۔

تَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔

صَرَمَةٌ۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ جو تیس درخت تک ہوں۔

صَرْیٌ۔ کاٹنا، دفع کرنا، روکنا، خفاظت کرنا، آگے ہوجانا، پیچھے ہوجانا، موڑ دینا، ہلاکت سے بچانا، قضیہ چکانا، اوپر ہونا، نیچے ہونا، مزہ بدل جانا۔

تَصْرِيَةٌ۔ جانور کا دودھ نہ نچوڑنا بلکہ تھن میں رہنے دینا۔

اِصْرَاءٌ۔ دودھ روکا ہوا جانور بیچنا۔

مَا يَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اَیْ عَبْدِیْ۔ کس چیز نے مجھ کو تجھ سے کاٹ دیا (یعنی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:

مَا يَصْرِيْكَ مِنِّیْ آیا ہے، معنی وہی ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ جو شخص ایسا جانور خریدے (بکری، گائے، بھینس یا اونٹنی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو (تاکہ خریدار دھوکہ میں آجائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے) تو اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا (خواہ وہ ادا شدہ قیمت کے عوض جانور کو اپنے پاس رہنے دے خواہ بایع کو واپس کردے اور جو دودھ وہ جانور سے حاصل کرچکا ہے اس کے بدل کھجور کا ایک صاع دیدے۔ خواہ دودھ اس سے زیادہ قیمت کا ہو یا کم کا۔ ایسے معاملہ میں آں حضرتؐ کا حکم یہی ہے جو ہمیں خوشدلی کے ساتھ ماننا چاہیے)۔

لَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ۔ اونٹ اور بکری کا دودھ نہ روکو (ان کے تھنوں میں جمع نہ کیا کرو۔ یعنی خریدار کو دھوکا دینے کے لئے)۔

اِمْرَاَتِیْ صَرَّتْ لَبَنَهَا فِیْ ثَدْيِهَا فَدَعَتْ جَارِيَةً لَهَا فَمَصَّتْهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ۔ ایک شخص نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے دریافت کیا کہ میری بیوی کا دودھ اس کی چھاتی میں رک گیا تھا، اس نے ایک لڑکی کو بلایا جس نے اس کی چھاتی چوس لی (دودھ پی لیا) ابو موسیٰ رضؓ نے جواب دیا کہ اب وہ چھوکری تجھ پر حرام ہوگئی (اس لئے کہ وہ رضاعت کے رشتہ سے تیری بیٹی ہوگئی۔ یہ ان لوگوں کے مسلک سے بھی متعلق ہے جن کا کہنا ہے کہ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے سے حرمت ہو جاتی ہے۔ اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ دو برس کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی، لیکن رفع حجاب کے لئے یہ درست ہے کہ عورت کسی بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلادے تاکہ اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورت کا دودھ حرام نہیں ہے اور بڑے آدمی کو بھی اس کا پینا جائز ہے۔ خصوصاً بطور دوا اور علاج کے اور بھی انسب ہے)۔

اِنَّهٗ مَسَحَ بِيَدِهِ النَّصْلَ الَّذِیْ بَقِیَ فِیْ لَبَّةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَتَفَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَصْرِ۔ آنحضرتؐ نے تیر کی اس انی پر جو رافع بن خدیج کے گلے میں اٹک کر رہ گئی تھی ہاتھ پھیرا اور تھوک دیا تو اس میں پیپ نہیں پڑی

(وہ زخم پکا نہیں مُندمل ہو گیا یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا)۔

عَلِمْتُ أَنَّهَا أَمْرُ اللّٰهِ حَتْمًا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا قطعی حکم ہے (جس میں اب کوئی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا)

(بعضوں نے حَتْمًا روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ):

فُلَانٌ حَتْمٌ عَلَيَّ الْعَزْمِ۔ اُس کا ارادہ قطعی ہے (جس کام کا قصد کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے)۔

عَلِمَ رَبِّي أَنَّهَا حَتْمٌ۔ (ایک شخص کی اونٹنی کھو گئی، اس نے پروردگار سے عرض کیا کہ تیری قسم اگر تو نے میری اونٹنی مجھ کو نہ دلوائی، تو میں کبھی تیری بندگی نہ کروں گا اس کے بعد اونٹنی مل گئی، اس کی ہتھیلی ایک درخت کی شاخ سے اٹک گئی تھی، یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میرے مالک اور میری پرورش کرنے والے آقا نے سمجھ لیا کہ میری یہ قسم قطعی ہے (یعنی میں ضرور قسم کے مطابق کر دوں گا)۔

وَإِنَّمَا نَزَلْنَا الْمَرَاسِيَ۔ ہم وہ پانی پر اترے ہیں اور سمار پر یہ تثنیہ ہے صَرًی کا معنی مجتمع پانی)۔

(ایک روایت میں صَرِيٌّ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)

فَأَمَرَ بِصَوَارٍ فَحُبِسَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ انھوں نے (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ نے) مسلوں کے لئے حکم دیا وہ کعبہ کے گرد کھڑی کی گئیں (مسلوں وہ لکڑی جو کشتی کے بیچ میں سیدھی کھڑی کی جاتی ہے)۔

صَوَارًا۔ جمع ہے صَارِيَةٍ کی۔

وَأَيْدِيهِمْ كَالصَّوَارِي۔ اس کے ہاتھ جہاز کے مسلوں کے برابر تھے۔

صَارِيَةٌ۔ اندرایں (اس کے اندر)۔

صَوَارٍ۔ یہ جمع ہے صَارِيَةٍ کی۔

بابُ الصّاد مع الطّاء

مُصْطَبَةٌ۔ ایک جگہ ہوتی ہے مثل دوکان کے اُس پر بیٹھتے ہیں)۔

حَتَّى أَخَذَ بِلِحْيَتِي فَأَصَّتْ فِي مُصْطَبَةِ الْبَصْرِيَّةِ۔ اُس نے میری ڈاڑھی پکڑی، میں بصرہ کی ایک دوکان میں ٹھہر گیا ایک چھوترے پر جو دوکان یا مکان کے برابر ہوتا ہے)۔

مِصْطَحٌ۔ جنگل جس میں سبزہ وغیرہ نہ ہو اور غلہ کو کھلیان کرنے کے لئے جو جگہ برابر کرتے ہیں۔

صَطْرٌ، یا صَطْرٌ بمعنی سَطْرٌ ہے۔

مُصْطَارٌ۔ تازہ شراب جو جلد نشہ کرے۔

مُصْبَطِرٌ۔ غالب، مُسلّط۔

مُصْطَعٌ۔ فصیح اور بلیغ۔

اِصْطَفْلِينَةٌ۔ کاجر۔

لَا كَرِيءَ عَنَاكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ أُصَيْطِفْلِينَةٍ (معاویہؓ نے رُوم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے اس طرح اکھیڑ ڈالوں گا جیسے کاجر کو زمین سے اکھیڑ لیتے ہیں۔

إِنَّ الْوَالِيَ لَتَخِيتُ أَقَارِبُهُ أَمَانَتَهُ كَمَا تَخِيتُ الْقِدْحُ الْأُصَيْطِفْلِينَةُ۔ حاکم کے عزیز و اقربا اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں جیسے بسولا لگا کر تراش ڈالتا ہے (یعنی وہ اپنے عزیز و اقربا کی رعایت کر کے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے، اس سے اس کی امانت داری میں خلل واقع ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اپنے قرابت داروں اور تعلق والوں کی قطعاً رعایت نہیں کی، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس معاملہ میں اُن کے عادلانہ طرزِ عمل کی وجہ سے کسی خویش و درویش کو یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے عدل فاروقی ضرب المثل ہے)۔

أُصَيْطَةٌ۔ بیچا بیچ، عین وسط، ہر چیز کا بڑا مقام۔

مَرَّ فِي أُصَيْطَةِ قَوْمِهِ يَا أُسَيْطَةَ قَوْمِهِ۔ وہ

Marfat.com

اپنی قوم کے عین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں)۔

بابُ الصادِ مع العین

صَعُبَ۔ سخت۔
صُعُوْبَۃً۔ سختی۔
تَصْعِیْبٌ۔ سخت کرنا۔
مُصَاعَبَۃٌ۔ سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاھَلَۃٌ ہے، اور مُسَامَحَۃٌ یعنی نرمی کرنا)۔
اِسْتِصْعَابٌ۔ دشوار ہونا، کسی کام کو سخت پانا۔
تَصَعَّبَ۔ سخت ہونا (جیسے اِسْتَصْعَبَ ہے)۔
مَنْ کَانَ مُصْعِبًا کَلَّمَ جَمْعٌ۔ جس کا اونٹ خندہ ہو (شریر ہو) وہ لوٹ جائے۔
کُنْتُ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ۔ میں ایک جوان نر اونٹ پر جو شریر اور سرکش تھا سوار تھا۔
فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَۃَ وَالذَّلُوْلَ۔ جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھنا شروع کیا (یعنی ایسے بڑے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے)۔
صَعَائِبُ وَھُمْ اَھْلُ الْاَنَائِبِ۔ سخت لوگ (یہ جمع ہے مَعْبُوْبٌ کی، بمعنی سخت اور دشوار)۔
وَاُنْذِرُکُمْ صِعَابَ الْاُمُوْرِ۔ میں نے تم کو سخت اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو)۔
اُنْذِرُکُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ۔ میں نے تم کو دشوار اور مشکل گفتگو سے ڈرایا (جو صاف سمجھ میں نہ آئے، اور لوگ اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں۔ علمائے متقدمین کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار کرے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے۔ لیکن متاخرین نے اس کو ہنر سمجھ لیا اور عبارات میں اختصار کرنے لگے۔ جیسے مختصر وقایہ، کنز، کافیہ، شافیہ، سلم، تہذیب، مختصر الاصول، ہدایۃ الحکمت اور سلم میں بھی طریقہ برتا گیا ہے۔ یہ کتابیں ہر کڑھ پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ ان کے بدلہ جامع صغیر اور مقدمۃ فی منفی اللبیب، شرح مطالع، شرح حکمۃ العین، اصول شاشی، اور فخر الاسلام پزدوی (اصول البزدوی) پڑھانا چاہیے۔ علم اصول فقہ میں امام شوکانی کی کتاب ارشاد الفحول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو تو ضیح تلویح اور تسلم کی جگہ اس کو پڑھنا چاہیے)۔
حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا یَحْتَمِلُہٗ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَّلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ۔ ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کر لی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو)۔
حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ذَکْوَانُ اَمْرُدٌ مُقْنِعٌ۔ ہماری بات سخت ہے، دشوار ہے، ناگوار ہے بدلنے والی نہیں (بطور شبہ ہے)۔
اَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) ہمارا کام بہت سخت اور دشوار ہے (اس لئے کہ لوگ ہم سے ناراض ہیں۔ وہ میری اور میری اولاد کی مخالفت شکل ہی سے منظور کریں گے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام ٹوٹ پڑے ہوئے اور امام حسنؓ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا)۔
مَصَاعِب۔ مشقتیں اور تکلیفیں۔
صَعْبٌ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
مُصْعَبٌ۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے بھائی تھے، جنہوں نے مختار کو مارا۔

Marfat.com

صَعْبَرٌ یا صَنْعَبَرٌ۔ ایک قسم کا درخت ہے۔
صَعْتٌ۔ میانہ قامت۔
صَعْتَرٌ۔ ایک بوٹی ہے۔
صَعْتَرَہٗ۔ اس کو آراستہ کیا۔
صَعْتَرِیٌّ۔ شاطر، شجاع، بہادر۔
صَعَدٌ یا صُعُوْدٌ۔ چڑھنا۔
تَصْعِیْدٌ۔ چڑھنا۔
اِصْعَادٌ۔ چلنا، سیر کرنا، توجہ کرنا، اُترنا۔
تَصَعَّدَ اور اِصَّعَدَ۔ چڑھا۔
صُعَادِیٌّ۔ طویل، لمبا۔
صَعَدٌ۔ سخت۔
صَعْدَاءُ۔ مشقت اور تکلیف۔
اِیَّاکُمْ وَالْقُعُوْدَ فِی الصُّعُدَاتِ یا بِالصُّعُدَاتِ (وفی) تم مکانات کے سامنے جو راستے ہیں، اُن میں بیٹھنے سے پرہیز کرو (دراصل یہ جمع ہے صُعُدٌ کی، اور وہ جمع ہے صَعِیْدٌ کی۔ جیسے طُرُقَات جمع ہے طُرُقٌ کی، اور وہ جمع ہے طَرِیْقٌ کی۔ بعضوں نے کہا صُعْدَۃٌ کی جمع ہے، جیسے ظُلُمَاتٌ جمع ہے ظُلْمَۃٌ کی)۔
اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ۔ اس کے معنی بھی وہی ہیں۔
تَخْرُجُوْنَ اِلَی الصُّعُدَاتِ۔ تم رستوں اور جنگلوں میں نکل جاتے۔
اِنَّہٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَۃٍ یَتْبَعُہَا حُذَاقِیٌّ عَلَیْہَا قَوْصَفٌ لَمْ یَبْقَ مِنْہَا اِلَّا قَرْقَرُہَا۔ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، جس کی پیٹھ لمبی تھی، اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس گدھی پر ایک کملی پڑی تھی، جس نے اس کے سارے جسم کو پشت کے سوا ڈھانپ لیا تھا۔
یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّۃَ مُصْعِدَاتٍ۔ باگوں سے زور کر رہی تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں، تمہاری طرف آ رہی تھیں۔

(ایک روایت میں اَلْاَسِنَّۃَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی آ رہی تھیں) عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ:
صَعِدَ اِلٰی فَوْقَ صُعُوْدًا۔ اوپر چڑھ گیا۔
اور:
اَصْعَدَ فِی الْاَرْضِ۔ چلا گیا، روانہ ہوا۔
لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًا
جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت) نہ پڑھے، اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔
فَھُوَ یَنْمِیْ صُعُدًا۔ وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے۔
فَصَعَّدَ فِیَّ النَّظَرَ وَصَوَّبَہٗ۔ مجھ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔
اَلسَّاطِعُ الْمُصْعِدُ۔ وہ صبح جو طویل اور چڑھنے والی ہو (یعنی صبح کاذب)۔
کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صُعُدٍ۔ جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں اور اُترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت فِیْ صَبَبٍ ہے، یعنی جیسے نشیبی مقام میں اُترتے ہیں)۔
صُعُدٌ جمع ہے صَعُوْدٌ کی (جیسے ہُبُطٌ جمع ہے ہَبُوْطٌ کی)۔
صَعُوْدٌ۔ چڑھائی کو کہتے ہیں (جیسے صَبُوْبٌ اُتار کو)۔
مَا تَصَعَّدَنِیْ شَیْءٌ مَا تَصَعَّدَتْنِیْ خُطْبَۃُ النِّکَاحِ۔ مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح کے جلسہ میں شریک ہونا (کیونکہ نکاح کا جلسہ پرائیوٹ ہوتا ہے اس میں حاکم اور محکوم برابر ہیں)۔
اِنَّ عَلٰی کُلِّ رَئِیْسٍ حَقًّا اَنْ یَّخْضِبَ الصَّعْدَۃَ اَوْ تَنْدَقَّ۔ ہر رئیس پر لازم ہے کہ برچھے کو رنگین کرے (دشمنوں کے خون سے یا برچھا ہی ٹوٹ جائے)۔
اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ یَکْفِیْہِ۔ پاک مٹی اس کو بس کرتی ہے (یعنی جب پانی نہ ملے تو تیمم کافی ہے)۔
یُجْمَعُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ فِیْ صَعِیْدٍ

Marfat.com

قَاعِدُوْا۔ اگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہموار میدان میں جمع کئے جائیں گے۔

فَلَقِيَتْهُ مُصْعِدًا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ۔ میں آنحضرتؐ سے ملی، آپ چڑھ رہے تھے میں اُتر رہی تھی۔

حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ۔ یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ اوپر چڑھ گیا۔

فَصَعِدْتُ اِبْنِيْ۔ وہ دونوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔

سَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا۔ میری نگاہ اوپر چڑھتی چلی گئی۔

اَفْلَتَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنَ الصَّعِيْدِ۔ ایک عورت مدینہ کے بالائی جانب سے آئی۔

صَعِيْدٌ۔ سخت۔

صَعُوْدٌ۔ یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔

صَعِيْدًا زَلَقًا۔ ہموار چکنا مقام۔

يَتَصَعَّدُهُ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ کافر اُس پر ستر برس تک چڑھتا رہے گا۔

سَاُعِيْدُ اِلَيْكَ اَسْوَاَهُمْ۔ ان کی رُوسیں تیرے پاس چڑھا دوں گا (کذا فی مجمع البحرین) (حالانکہ سَاُعِيْدُ اِلَيْكَ بِاَرْذَالِهِمْ ہونا تو پھر یہ معنی درست ہوتے)۔

صَعْصَعٌ۔ ایک قسم کا گوند (یعنی مسہور کھانا) ایک طرف جھک جانا، چھوٹا ہونا۔

تَصْعِيْرٌ۔ غرور سے مُنہ پھیر لینا، ناک بھوں چڑھانا۔

تَصَعُّرٌ۔ مائل ہونا۔

يَاْتِيْ زَمَانٌ لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا اَصْعَرُ اَوْ اَبْتَرُ۔ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں یا تو مُنہ پھیرانے والے (منہور) لوگ ہوں گے، یا ناقص کہ ذات سطفہ۔

لَا يَلِيْ اَحَدٌ مِّرَّ بَعْدَ فُلَانٍ اِلَّا كَلٌّ اَصْعَرَ اَبْتَرَ۔ اب فلاں شخص (یعنی حضرت علیؓ) کے بعد لوگوں کے حاکم نہ ہوں گے مگر جو حق سے مُنہ پھیرنے والے میں اور ناقص و عیب دار ہیں، تُم بریدہ (یہ حضرت عمارؓ نے کہا معاویہ اور بنی اُمیّہ کی حکومت کی طرف اشارہ ہے)۔

كُلُّ مُصَعَّلٍ مَّلْعُوْنٌ۔ ہر گھمنڈ کرنے والا منہور ملعون ہے (اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔

فَاَنَا اِلَيْهِ اَصْعَرُ۔ میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔

اِنَّهٗ كَانَ اَصْعَرَ كَهَا كَيْهَا۔ عجاج مردود منہور اور سننے والا تھا (یعنی کوئی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

قَهْبَرٌ اَلْهَا كَيْهَا یعنی پست قد ہنس مکھ)۔

صَعْرٌ۔ ایک بیماری ہے اونٹ کی، جس میں اُس کی گردن ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ مغرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف سے پھیر لیتا ہے اور رُوگردانی کرتا ہے)۔

فِي الصَّعْرِ الدِّيَةُ۔ اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

صَعْرَانَةٌ۔ گھمنا۔

تَصَعْرُمٌ۔ گھومنا۔

صُعْرُوْرٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے۔

صَعَارِيْرُ۔ یہ صُعْرُوْرٌ کی جمع ہے۔

صَعْصَعَةٌ۔ جُدا کرنا، دُور کرنا، ہٹانا۔

تَصَعْصُعٌ۔ ہٹنا، متفرق ہونا، نادم ہونا، عاجزی کرنا۔

تَصَعْصَعَ جَمِيْعُ الدَّهْرِ فَاَصْبَحُوْا اَكْلًا شَتّٰى۔ زمانے ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا، بکھیر دیا) نسبت دنابود ہو گئے، (ایک روایت میں تَقَعْقَعَ ہے ضاد جھوٹے۔ یعنی ذلیل و خوار کر دیا)۔

فَتَصَعْصَعَتِ الرَّايَاتُ۔ جھنڈے ہلنے لگے۔

صَعْصَعَةُ۔ ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علیؓ کے رفیقوں

لہ بعضوں نے صَعْصَعَةٌ کے معنی چنل خور کے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

میں سے تھے اور ان کے والد کا نام صوحان تھا)۔

مَا كَانَ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَعْرِفُ صَعْقَةً إِلَّا صَعْصَعَةَ وَأَصْحَابُهُ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا، حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں آپ کے حق کا پہچاننے والا صعصعہ اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

صَعَقٌ۔ لرزہ چڑھنا سردی سے ہو یا ڈر سے۔

صَعَقَ کَا۔ جما کرنا۔

تَصَعْقَفَ اور اِصْعَنْقَفَ۔ جما ہوجانا، جلدی سے بھاگنا۔

صَعْفَقٌ۔ خالی ہاتھ بازار میں جانے والا۔

صَعَافِقَةٌ (یہ صَعْفَقٌ کی جمع ہے) یعنی وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور بازار میں جاتے ہیں جب دوسرے لوگ کوئی مال خریدتے ہیں تو یہ ان کے ساجھی بن جاتے ہیں۔

مَاجَاءَكَ عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخُذْهُ وَدَعْ مَا يَقُولُ هُؤُلَاءِ الصَّعَافِقَةُ۔ (امام شعبی نے کہا) جو بات حضرت محمد صلعم کے اصحاب سے تجھ کو پہنچے اس کو لے لے۔ (یعنی اس پر عمل کر اور اعتماد رکھ) اور ان مٹ پونجیوں (یعنی جاہلوں کی بات مت سن، ان کو بکنے دے اور ان) کی باتوں کو چھوڑ دے۔

مِثْلُ الشَّعْبِيِّ عَمَّنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ مَا يَقُولُ فِيهِ الصَّعَافِقَةُ۔ امام شعبی سے پوچھا گیا کہ اگر کسی نے رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھا (تو کیا حکم ہے) انھوں نے کہا اس مسئلہ میں یہ مٹ پونجیے بے علم لوگ کیا کہتے ہیں۔

صَعَافِيقُ۔ بے ہتھیار، نامرد اور ناتوان کمزور لوگ (راغب از محیط)۔

صَعْقٌ۔ سخت آواز ہونا۔

صَاعِقَةٌ۔ بجلی گرنا۔

صَعْقٌ اور صَعِقٌ اور صَعْقَةٌ اور تَصْعَاقٌ مَنْ آواز سُن کر بے ہوش ہوجانا۔

صَاعِقَةٌ۔ بجلی اور موت اور ہر ایک ہلاک کرنے والا عذاب اور چیخ اور وہ کوڑا جو ابر کو چلانے والے فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

فَإِذَا أَمُوسَى يَا طِسْسَ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَجُوزِيَ بِالصَّعْقَةِ أَمْ كَانَ (قیامت کے دن میں تجھ سے سب سے پہلے اٹھوں گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ مجھ سے بھی پہلے عرش کو تھامے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ اس کا بدلہ وہ بیہوشی تھی جو طور پہاڑ پر ان کو ہو چکی ہے یا اور کچھ (وجہ ہے)۔

صَعْقٌ۔ سخت آواز سُن کر بے ہوش ہوجانا۔ اور اکثر موت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فَإِذَا زَجَرَ سَاقَتْ ذَا إِذَا زَعَقَتْ صَعِقَتْ۔ جب فرشتہ ابر کو ڈانٹتا ہے تو وہ گرجتا ہے اور جب گرجتا ہے تو اس پر بجلی پڑتی ہے (اگر کا کوڑا)۔

يُسْتَظَرُ بِالْمَصْعُوقِ سَلَامًا مَالَمْ يُخَافُ عَلَيْهِ تَغَشُّأٌ۔ جو شخص بے ہوش ہوجائے (اس کو سکتہ کی طرح بیماری ہو) تو تین دن انتظار کریں (شاید ہوش میں آجائے۔ جلدی سے عام مُردوں کی طرح دفن نہ کریں) جب تک اس کے بدبودار ہوجانے کا ڈر نہ ہو (اگر بدبو پیدا ہونے لگے تو دفن کردیں۔ کیونکہ بدبو زندہ جسم میں پیدا نہیں ہوتی)

لَوْ سَمِعَهُ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔ اگر آدمی اس کو سنے (یعنی مُردے کی آواز کو جب اُس پر عذاب ہوتا ہے تو ڈر کی وجہ سے) بیہوش ہوجائے۔

صَعْقَةٌ۔ صور کی آواز (جس سے قیامت کا آغاز ہوگا)۔

صَوَاعِقُ۔ یہ صَعْقَةٌ کی جمع ہے۔

صَعِقَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ۔ اُن پر بجلی گری۔

لَا يَصْعَقُ لِشَيْءٍ بَلْ يُوقِنُ فِيهِ تَصْعَقُ الْأَشْيَاءُ

Marfat.com

پروردگار کسی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے ڈر سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعْلٌ۔ چوٹا باریک سر ہونا۔

أَصْعَلُ۔ باریک پتلے سر والا یا دبلا نحیف۔

لَمْ تُرَدِّ بِهِ صَعْلَةٌ۔ اس کا چوٹا سر ہونے سے اس میں عیب نہیں ہوا۔

كَأَنِّي بِهِ صَعْلٌ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ (ایک روایت میں أَصْعَلُ ہے) یعنی جیسے میں اس کو دیکھ رہا ہوں چوٹے سر والا کعبہ کو گرا رہا ہے (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

كَأَنِّي بِرَجُلٍ مِنَ الْحَبَشَةِ أَصْعَلَ أَصْمَعَ قَاعِدًا عَلَيْهَا وَهِيَ تَهْدِمُ۔ جیسے میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں، (جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی) اور سر چھوٹا، باریک کان چھوٹے چھوٹے، وہ کعبہ پر بیٹھا ہے اور کعبہ گرایا جا رہا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ قیامت کے قریب بے دینی اور دہریت کا زور ہوگا۔ حبش کے نصاریٰ بھی سب دہری اور بچہ ہی ہو جائیں گے خدا کے قائل نہ رہیں گے اور ان میں سے حبشی بادشاہ کعبہ بھی تسلط کرے گا اور کہے گا کہ یہ گھر کیوں بنایا گیا اور لوگ کی تعظیم کیوں کرتے ہیں۔ عجب بیوقوف ہیں۔ اور اس کو گرا کر مسمار کر دے گا۔ قرامطہ نے بھی تیسری صدی میں ایسا ہی کیا تھا۔ کعبہ کو خراب کیا اور حاجیوں کو قتل کر ڈالا کہ حرم کے اندر قتل کیا حجر اسود کو اکھیڑ کر لے گئے۔

كَانَ صَعْلَ الرَّأْسِ يَا أَصْعَلَ الرَّأْسِ۔ ہنف کا سر چوٹا تھا۔

إِصْعَانٌ۔ چوٹا سر، کم عقل ہونا۔

اِصْعَنَّانٌ۔ باریک اور لطیف ہونا۔

صَعْلُوكٌ۔ مفلس، محتاج۔

يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ۔ آنحضرتؐ مہاجرین کے غریب نادار شخصوں کی برکت اور وسیلہ سے اللہ سے فتح اور نصرت مانگتے تھے (دوسری حدیث میں ہے کہ مفلس لوگ مال داروں سے پانچسو برس پیشتر بہشت میں جائیں گے)

أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ۔ معاویہ تو مفلس نادار ہے۔

صُعْتُبٌ۔ چھوٹے سر والا۔

صَعْتَبَةٌ۔ (کسی چیز کو) اکٹھا کر کے بیچ کا حصہ اونچا کر دینا، القباض۔

إِنَّهُ سَوَّى ثَرِيدَةً فَلَبَّقَهَا ثُمَّ صَعْتَبَهَا۔ آپ نے ثرید بنایا اس کو لت کیا پھر سب طرف سے برابر کر کے بیچ میں اونچا کیا۔

صَعْوٌ۔ باریک ہونا چوٹا ہونا، مولا (ایک زرپڑیا کا نام)۔

صَعْوٌ۔ مولی (یہ ایک چڑیا ہے)۔

نَاقَةٌ صَعْوَةٌ۔ چھوٹے سر کی اونٹنی۔

مَالِي أَرَى أَبَاكَ خَاثِرَ النَّفْسِ قَالَتْ مَاتَتْ صَعْوَتُهُ۔ آپ نے اُم سلیم سے پوچھا کیا سبب ہے میں تیرے بیٹے کو دیکھتا ہوں کہ سست اور بھاری ہو رہا ہے (یعنی رنجیدہ اور مغموم) انھوں نے کہا کہ اس کی مولی (چڑیا) مر گئی

باب الصاد مع الغين

صَعْرٌ۔ چوٹا ہونا۔ جیسے **صَغَارَةٌ** اور **صِغَرٌ** اور **صَعَرٌ** اور **صُعْرَانٌ** ہے۔ ذلت پر راضی ہونا، سوج ڈھنے کے قریب ہونا۔

تُصَعِّرُ۔ چھوٹا کرنا (جیسے **إِصْغَارًا صَغَارًا**۔ ذلیل، ذلت پر راضی)۔

صَغَارٌ۔ ذلت، رُسوائی۔

تَصَاغَرُ۔ چھوٹا بن جانا۔

إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔ جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے یا مکھی کی طرح ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

Marfat.com

یَرْغَمُ اَلْمُنَافِقِیْنَ وَصَغْرِ الْحَاسِدِیْنَ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو ظاہر فضیلت عطا فرمائی، منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور حسد کرنے والوں کو ذلیل کرکے۔

اَلْمُحْرِمُ یَقْتُلُ الْحَیَّۃَ بِصَغَرِ اَلْمِھَا۔ احرام والا شخص سانپ کو ذلیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَۃُ فَصَغَّرَہٗ۔ عروہ نے کہا، انھوں نے ان کو کمسن سمجھا (کمسنی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت میں فَغَفَرَہٗ ہے یعنی اللہ ان کو بخش دے)

یُرَبِّیْ صِغَارَ الْعِلْمِ قَبْلَ کِبَارِہٖ۔ پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں (یعنی جزئیات) یاد کرائے پھر بڑی بڑی باتیں، قواعد اور اصول کلیہ سکھائے (تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع ہی کطالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں وہ بے وقوف ہیں)۔

فِیْ بَنَاتِیْ الصَّغِیْرَۃِ وَالْکَبِیْرَۃِ۔ وضح اور شریف سب کے بیٹیوں میں۔

اَلْحَجُّ الْاَصْغَرُ۔ چھوٹا حج (یعنی عمرہ۔ اس کے مقابلہ میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور رمی جمار وغیرہ ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے عمرہ کے روز جمعہ کا دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے، انھوں نے سلفی فکر سے کام لیا ہے)۔

لَا یَقُوْمُ مَعَہٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ۔ ان کے ساتھ ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو کیونکہ یہ حدیث ایسی مشورے کے لیے ہی جس سے بچے کو معلوم ہے)۔

لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا عَکْسُہٗ جو عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً سگی یا بھائی) وہ اس عورت پر نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً چچوپی اور خالہ اور ساس کا اُٹھا لیا جائے یعنی سگی یا بھائی نکاح میں ہو پھر چچوپی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی حورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَاعٌ عُدُوْلٌ وَصَاعٌ۔ دلیل خود۔

اَلْمَرْءُ یَاصُغَیْرُ اِنْ قَاتَلَ قَاتِلْ جَبَانٌ وَاِنْ تَکَلَّمَ تَکَلَّمْ بِبَیَانٍ۔ آدمی ابی، وچھوٹی چیزوں کی دیکھ کر آدمی ہے، ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان دونوں کی درستی پر آدمیت کا انحصار ہے)۔

ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیٍّ لَہٗ فَیُعْطِیْہِ۔ (آں حضرت صلعم کے پاس جب کسی فصل کا میوہ اول بار آتا) تو آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو دیتے (مثلاً جب آم یا انگور یا کھجور کسی پہل کا پہلا موسم ہوا اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں، ان کی دعا سے اللہ برکت دے گا اور وہ میوہ صحت اور عافیت کے ساتھ کھانا نصیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں جن جاہل عورتوں میں آم یا خربوزہ یا اور کوئی فصلی میوہ اس وقت تک نہیں کھاتیں جب تک اس پر فاتحہ نہ پڑھ لیتیں، مگر یہ عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا اَسْتَصْغَرْتُکُمْ عَنِ الصَّغِیْرَۃِ وَمَا اَرْتَکَبْتُکُمْ لِلْکَبِیْرَۃِ۔ تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہوں کو تو بڑے چھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے ہو (خدا سے نہیں ڈرتے۔ یہ حضرت ابن عباسؓ نے عراق والوں سے کہا جب انھوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے تو کیا ہے؟ انھوں نے جواب میں فرمایا، سبحان اللہ، مکھی کا مارنا کیا، خوب میں یہ دریافت کرنے والے۔ اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؓ کو بلا تامل شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا مجمع صنعی میں تو بہ کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہٖ اسی طرح کا ایک واقعہ مجھ پر بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہو کر

Marfat.com

تفریحِ طبع کے لئے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ہارمونیم بھی سُن لیتا۔ ایک حنفی صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں، مجھ پر اعتراض کیا۔ حالانکہ وہ غیبت اور جھوٹ اور ترکِ جمعہ اور جماعت اور مسلمانوں خصوصاً اہلِ حدیث کی ایذادہی کو اپنے لئے ایک مشغلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی۔ ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہلِ حدیث کہتے اور بڑے تقوے اور پرہیزگاری کا دم بھرتے، وہ بھی حنفی صاحب کی طرح، شطرنج اور سماع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے۔ مگر حضرت کا خود اپنا حال یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے۔ لوگوں سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے۔ کسی وعدہ کا اعتبار نہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ احناف تو آج تک بدنام تھے کہ ان کو صدق، ایفائے عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہلِ حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغابازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ مکروہ اور بدعت گناہِ صغیرہ ہوگی چھوڑ کر کبیرہ گناہوں میں، یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغابازی میں مبتلا ہو گئے، لاحول ولاقوۃ الاّ باللہ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ یا اللہ ہم میں سے زندہ اور مُردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مُراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے ہوں)۔

صَغِیْرَۃٌ۔ وہ گناہ جس پر اللہ تعالےٰ نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں کی یا صاف طور پر اس سے منع نہیں فرمایا۔ (اور کبیرہ وہ گناہ جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے کچھ اور صراحت بھی کی ہے جو حدیث کی کتابوں سے معلوم ہوگی۔)

صَغْصَغَۃٌ۔ کنگھی کرنا۔

سُئِلَ عَنِ الطِّیْبِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَغْصِغُہٗ فِیْ رَأْسِیْ ھٰکَذَا۔ (حربی نے کہا کہ صحیح اُسَغْسِغُہٗ ہے، سین سے) یعنی، میں بالوں کو احرام باندھتے وقت خوشبو سے تربتر کر لیتا ہوں (عرب اہلِ زبان کہتے ہیں کہ:

صَغْصَغَ شَعْرَہٗ۔ اپنے بالوں میں کنگھی کی۔

صَغٌّ۔ بہت کھا لینا۔

صَغْوٌ یا صَغًی یا صُغِیٌّ۔ جُھک جانا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔

اِصْغَاءٌ۔ کان لگا کر سُننا، جُھکانا۔

صَاغِیَۃٌ۔ دوست، آشنا، عزیز و اقربا جو اپنی حاجتیں لے کر تیرے پاس آئیں۔

اِنَّہٗ کَانَ یُصْغِیْ لَھَا الْاِنَاءَ۔ آں حضرتؐ بلّی کے لئے برتن جُھکا دیتے۔ (تاکہ آرام سے پانی پی لے) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے)۔

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سُنے گا وہ اپنی گردن اس کی طرف جُھکائے گا (غور کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے)۔

کَاتَبْتُ اُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَنْ یَّحْفَظَنِیْ فِیْ صَاغِیَتِیْ بِمَکَّۃَ وَاَحْفَظَہٗ فِیْ صَاغِیَتِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ (عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ) میں نے امیّہ بن خلف کو (جو کہ مشرکین میں سے تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکّہ میں نگہبانی کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا۔

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَذَوِیْ فَرْقَتِہٖ اِنْبَسَطَ حضرت علیؓ جب اپنے خاص لوگوں اور خیرخواہوں میں ہوتے تو کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)۔

لِمَ کَانَ صَغْوُ النَّاسِ اِلٰی عَلِیٍّ۔ لوگ حضرت علیؓ کی طرف کیوں مائل تھے۔

بابُ الصّاد مع الفاء

صَفْتٌ۔ اجراس کرنا، معاف کرنا۔

نَصْفَتٌ۔ قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

صَفْتَةٌ۔ ظلہ۔

صِفْتٌ اور **صِفْتَانٌ** اور **صِفْتَانٌ** اور **صِفْتَانٌ** ٹھوس، بدن پر گوشت۔

وَرَأَيْتُ صِفْتَانًا۔ (مفضل بن رالان نے کہا کہ میں نے امام حسن بصری سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور پاجامہ پر تری دیکھے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں غسل کر) انھوں نے دیکھا میں موٹا تازہ پر گوشت آدمی ہوں (ایسے آدمی میں منی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ تری تیری منی ہی ہوگی)۔

صَفْحٌ۔ روگردانی کرنا، معاف کرنا، چھوڑ دینا، اغماض کرنا، جانے دینا، تلوار کے عرض سے مارنا، سائل کو جواب دینا، چوڑا کرنا، ایک ایک کر کے دیکھنا۔

تَصْفِيحٌ چوڑا یا المبا کرنا، تالی بجانا، صاف پتھروں کا فرش بچھانا۔

مُصَافَحَةٌ۔ ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔

تَصَافُحٌ۔ بندگی۔

اِسْتِصْفَاحٌ۔ سائل کو جواب دینا۔

تَصَفُّحٌ۔ غور کرنا، تلاش کرنا، کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا۔

اَلتَّصْفِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔ (اگر نماز میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

(بعض نے کہا کہ **تَصْفِيْحٌ** اور **تَصْفِيْقٌ** کے ایک ہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا **تَصْفِيْقٌ** ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا، اور **تَصْفِيْقٌ** ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنا)۔

صَفَّ الْقَوْمُ۔ لوگوں نے تالی بجائی۔

اَلْمُصَافَحَةُ عِنْدَ اللِّقَاءِ۔ مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا چاہئے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے، بس یہی سنت ہے۔ لیکن نماز کے بعد مصافحہ کرنا، یا جمعہ، وعظ اور عیدین کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)۔

كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟ (طیبی نے کہا مسافر ہر ملاقات کے وقت مسنون اور مستحب ہے لیکن صبح اور عصری نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت کر لی ہے اس کی اصل شرح شریف سے کچھ نہیں ہے، مگر اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شرعیہ سے علیحدہ ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لئے کیا جائے تو ایک مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہئے)۔

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلم نہیں ہے اور جماعت علماء نے حصر اور ظہور کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے، رہا یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے، اس سے عصر اور ظہر اور عید اور جمعہ اور مجلس وعظ کے بعد مصافحہ کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجالانا چاہئے جس کو شارع نے بیان کر دیا ہے۔ اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو تمام بدعتیں جائز ہو جائیں گی۔ مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح کی اذان دیکر یا دیا کے دفع کرنے کے لئے اذان دے یا قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر ناشتہ دے وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے۔ اسی طرح قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے، اسی طرح سورۂ فاتحہ بھی پڑھنا شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا۔ صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرت نے بتلا دیا ہے اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل

Marfat.com

اس کا کام وعظ رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ نے اُس شخص کا انکار کیا جس نے عیدگاہ میں نمازِ عید سے پہلے نفل پڑھے۔ اسی طرح جس نے چھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا، آں حضرت نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مُصْحَفٌ عَلَى الْحَقِّ۔ مومن کا دل حق بات کی طرف جھکایا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو خود وفکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رُو سے حق سمجھے فوراً اس کی طرف پھر جائے۔ اپنے ملک کے رسم و رواج، یا اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیرباد کہہ دے اور یہ ترک واختیار بغیر کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہئے۔ اگر یہ بات اس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا مرشد وں کے طریق کو وہ مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی جگہ کہتا ہے تو ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ وَبِهَا قَلْبٌ مُصْحَفٌ جَمَعَ فِيْهِ النِّفَاقَ وَالْاِيْمَانَ۔ دل چار طرح کے ہیں۔ ایک دو رُخہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہیں (یعنی زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں، جب مومنوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کے پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرزِ عمل میں شریک ہوتے رہتے ہیں)۔

غَائِرٌ مُنْفَتِحٌ رَأْسُهٗ وَهُوَ صَادِعٌ مُحَدِّثُهٗ۔ تو اپنا سر جھکائے ہوئے ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے۔

تَنْزِلُ عَنْ صَحْنَيِ الْمُعَايِلِ۔ میرے منہ کی (طرف) ایک جانب سے تیر یا برچھے پھسل رہے تھے۔

حَجَرَيْنِ لِلْمُضَغْتَيْنِ وَحَجَرُ الْمِعْسَرِ بَقِيَ۔ دو پتھر مقعد کے دونوں کتا روں کے لئے اور ایک خود مقعد کے لئے (یعنی استنجا کے لئے کم سے کم تین پتھر لے)۔

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهٗ رَجُلًا لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ يَا غَيْرَ مُصْفِحٍ (سعد بن عبادہؓ نے کہا، یا رسول اللہ صلعم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) نہ کہ اُلٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں۔

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ لَنَصُرَنَّ بِتَكُمْ وَالسُّيُوْفُ غَيْرُ مُصْحَفَاتٍ۔ ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے تھاما کی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

اَصْفَحَهٗ يَا السَّيْفِ۔ یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مارا نہ کہ دھار سے)۔

اِنَّهٗ ذُكِرَ رَجُلٌ مُصْفَحُ الرَّأْسِ۔ انھوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا۔

صَفُوْحٌ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ) وہ جاہلوں سے مُنہ پھیر لینے والے تھے (جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)

صَفُوْحٌ۔ اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے، اس لئے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔

مَلَائِكَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى۔ بلند ترین آسمان کے فرشتے۔

صَفِيْحٌ۔ آسمان کا ایک نام ہے۔

عِمَارَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى مِنْ مَلَكُوْتِهٖ۔ سب سے بلند آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کی ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)۔

لَعَلَّهٗ قَامَ عَلٰى بَابِكُمْ سَائِلٌ فَاصْفَحُوْهُ۔ (حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تحفہ میں بھیجا، میں نے خدمت گار سے کہا کہ اس پارچہ کو آں حضرت کے لئے اُٹھا رکھ، پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر

Marfat.com

کا مکڑا ہو گیا ہے۔ میں نے اس واقعہ کو آں حضرت سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمہارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھیر دیا (اس دھبے سے یہ گوشت پتھر ہو گیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَفَحْتُهُ یعنی میں نے اس کو دیا۔ اور اَصْفَحْتُهُ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)۔

صِفَاحٌ۔ یہ ایک مقام کا نام ہے تنعیم اور حرم کی حدود کے درمیان۔

وَضَعَ الرِّجْلَ عَلَى صُفْحِ الَّذِي يَحْلُبُهَا۔ آں حضرت نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صِفَاحِهَا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ صَفْحٌ کی جمع ہے)۔

فَمَا بَقِيَ إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ۔ (دو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) ہمن کا ایک چوڑا کٹا رہ گیا۔

صَفِيحَةٌ۔ چوڑی تلوار۔

صُفِعَتْ لَهُ صَفَائِحُ۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے (چوڑے چوڑے ٹکڑے) بنائے جائیں گے (پھر ان سے اس کا بدن داغا جائے گا۔ والعیاذ باللہ بچائیو اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوٰۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصور وار ہیں)۔

مَنْ يُبَايِعُ لَنَا صَفْحَةَ نَعْمٍ عَلَيْهِ۔ جو شخص اپنا مال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)۔

وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ۔ نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھیرنے والا ہوگا۔

لَعَلَّهَا فَعَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ (رہنے تم سے صاف کرے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہے ہیں حال پر میرے سامنے رہتے ہو)۔

وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهَا۔ اپنا پاؤں ذبح کے وقت اس کے پہلو پر رکھا (کہ وہ لٹھ نہ پائے)۔

وَأَنَا أَعْصَمُهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ (حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے محلہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تشفی کرتا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آگیا تاکہ اس کی روح قبض کروں)۔

مَفَاتِيحُ الرَّوْحَاءِ۔ روحا کے اطراف و جوانب (وہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)۔

مَرَّ فِي سَبْعِينَ نَبِيًّا عَلَى مَفَاتِيحِ الرَّوْحَاءِ عَلَيْهِمُ الْعَبَاءُ الْقَطَوَانِيَّةُ يَقُولُ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ۔ حضرت موسیٰ ستر پیغمبروں کے ساتھ قطوان کے کمبل اوڑھے ہوئے روحا کے کناروں پر سے گزرے، لبیک کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ، بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)۔

صَعْدٌ۔ باندھنا، مضبوط جکڑنا۔

تَصْعِيدٌ اور اِصْعَادٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِصْعَادٌ۔ دینا، نظام بہبود کرنا۔

صِعَادٌ۔ وہ رسی یا حمسہ یا بیڑی جس سے قیدی کو باندھیں۔

صَفَدٌ۔ حلیہ۔

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے، آدمی روزہ کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتا ہے، شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا) مترجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب ہے مگر ظاہراً مراد عمل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی کہتا ہوں سے باز نہیں آتے، تو شاید مراد وہ شیطان ہوں جو چھٹے پھرتے ہیں اور کسی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں، یا وہ شیطان جو فرشتوں کی

Marfat.com

باتیں چوری سے سُننے کے لئے اوپر جاتے ہیں۔)

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِنِ۔ دونوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی حالتِ قیام میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جکڑے ہوئے ہیں)۔

لَقَدْ اَسَرْتُ اَنْ اُلْقِيَ بِهٖ مَقْصُوْدًا۔ میں نے چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں۔

صَفَدٌ۔ بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔

اَصْفَادٌ اُس کی جمع ہے۔

طِبِّيْ طَبٌّ لَكَ اَحْذُ عَلَيْهِ صَفَدًا۔ میرا علاج ایسا اَلّا ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں اٹھاتا (اُجرت یا فیس کا طالب نہیں)۔

صَفْرٌ۔ پیٹ میں زرد پانی (صفرا) جمع ہو جانا۔

صَفِيْرٌ۔ پھونک کی آواز نکالنا۔

صَفَرٌ اور صَفُوْرٌ۔ خالی ہونا۔

تَصْفِيْرٌ۔ زرد رنگنا۔

صُفْرٌ۔ زردی۔

اِصْفَارٌ۔ عنابی، مطلی، خالی کرنا۔

اِصْفَرَّ اسْ۔ زرد ہونا۔

صَفَرٌ اور صِفْرٌ اور صُفْرٌ۔ خالی۔

صَفَرٌ۔ مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہے۔ اور ایک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ یعنی یرقان اور بھوک اور مَغل۔

لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔ بیماری کا چھوت لگنا، اُلو کا منحوس ہونا، اور صَفَر کوئی چیز نہیں ہے (عرب لوگ سمجھتے تھے کہ صَفَر، ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے، اور یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ آں حضرتؐ نے اِس خیال کو باطل کیا۔ بعضوں نے کہا کہ یہاں صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کر دینا جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں اِن مہینوں

کے اندر تقدیم و تاخر کر لیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اس ماہ صفر کو جنگی و تیرہ تیری کا چاند ہی سمجھتی ہیں، نامبارک خیال کرتی ہیں۔ اسلام نے اِس خیال کو باطل قرار دیا)۔

مترجم کہتا ہے منحوس ہے کہ ایک ہندوستان کے مسلمان ایسے واہی خیالات میں مُبتلا ہیں، کسی تاریخ کو منحوس کہتے ہیں، کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں، تیرہ تیزی کے مصدقے نحوست کو دفع کرنے کے لئے نکالتے ہیں۔ اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس کے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں، مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند ان نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آجاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ کھینچتے ہیں۔ اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالےٰ پر بھروسا رکھتے۔ سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کر سکتے ہیں نہ طالع کو کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہے۔ میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں، نصاریٰ کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں، ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کر کے چلاتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریباً تمام دُنیا ان کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنتِ رُوم یعنی ترکی، اور سلطنتِ ایران باقی ہے۔ گو ان میں ایران کی سیاسی صورتِ حال پریشان ہے۔ اس لئے کہ ایک طرف سے رُوس اور ایک جانب سے مغربی اقوام اُس میں قدم جمانے کی فکر کر رہے ہیں۔ سلطانِ رُوم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں، خوف زدہ اور مرعوب ہیں، وہ ان کے ایما اور مشوروں کو ملحوظ رکھ کر وزن دیتے ہیں اور

Marfat.com

بھُوک بھُوک کو قدم رکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ اگر مسلمان اب بھی خوابِ غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی فعیذل اللہ ماشاء و یحکم ما یرید۔

صَفَرَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ خُمْرِ النَّعَمِ۔ اللہ کی راہ میں ایک بار بھُوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَفِيرُ الْوَطْبِ۔ مشکیزہ خالی ہوا (یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)۔

إِنْ رَجُلًا أَصَابَهُ الصَّفَرُ خُيِّطَ لَهُ السَّكَرُ۔ ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استسقاء کی بیماری ہوئی۔ لوگوں نے کہا، شراب پیئے تو فائدہ ہوگا۔ (آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی)۔

صُفْرُ دِلَاثِهَا وَمِلَاكِسِنَامِهَا۔ اس کی چادر خالی ہے اور ازار بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو ہلکا ہو اور نیچے کا بھاری ہے)۔ کِسَاءِ هَا سے اِزَارِ هَا مُراد ہے، جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رانیں۔ اہلِ عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو، اسی طرح رانیں اور پنڈلیاں)۔

اَصْفَرُ الْبُيُوتِ مِنَ الْخَيْرِ اَلْبَيْتُ الْصِّفْرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو قرآن کی کتاب سے خالی ہو (نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو)۔

نَهَى فِي الْأَضَاحِيِّ عَنِ الْمُصْفَرَةِ یا عَنِ الْمُصْفَرَّةِ۔ آں حضرتؐ نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا۔ (ایک روایت میں عَنِ الْمُصْفَرَّةِ ہے، معنی وہی ہیں۔

بعضوں نے کہا دُبلا جانور) (ایک روایت میں:

عَنِ الْمُصْفَرَّةِ ہے، عین مہملہ سے، جس کے معنی ہیں اور خراب جانور)۔

كَانَتْ إِذَا سُئِلَتْ عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَرَأَتْ قُلْ لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ۔ حضرت عائشہؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ درانت والے درندوں کا (جیسے بَبر، شیر، ریچھ، چیتا اور بجو، تیندوا، لومڑی اور بجو وغیرہ کو) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں۔ اے محمدؐ! کہدو کہ جو کچھ میرے پاس وحی نازل ہوئی ہے اس میں، میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مُردار ہو، یا بہتا خون یا سور کا گوشت۔ یہانتک حضرت عائشہؓ نے کہتی تھیں کہ ہڈی کے اوپر (دانوں کی) زردی آجاتی ہے (یعنی گوشت کے پکنے وقت۔ ام المومنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجود دیکھ اللہ تعالےٰ نے بہتے خون کو حرام فرمایا مگر اس کے باوجود ہڈی میں گوشت پکنے کے دوران خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے، وہ حرام نہیں ہے، اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حُرمت تو اللہ کی کتاب میں بالکل نہیں ہے، پھر وہ کیسے حرام ہوں گے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں۔ مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک حضرت عائشہؓ کو حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ اسی طرح حشرات الارض (یعنی چوہا، گھونس نولا وغیرہ) ائمہ ثلثہ کے نزدیک حرام ہیں، لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہیں اور کو اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے۔ صرف امام ابو حنیفہؒ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور مرغوش بالاتفاق حلال ہے مگر امامیہ اس کو حرام کہتے ہیں۔ اسی طرح امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے، مگر وہ سب کے امام حرام کہتے ہیں۔ زرافہ (جو امریکہ وافریقہ میں ہوتا ہے) حلال ہے۔ بعضوں نے حرام بتایا ہے۔ "آ" حنفیہ کے

Marfat.com

نزدیک حلال ہے مگر اہلِ حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ پنجے سے شکار کرتا ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دانت والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے سے آپ نے منع فرمایا)۔

یَا مُصَرِّدُ اَمْسِیْہِ۔ اپنی گانڈ کو زعفران سے (زرد رنگ والے ریشہ نے ابوجہل کو کہا) (بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لفظ اُس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو نازونعم میں پلا ہوا، اس کو زنانی عفتیوں اور عیبتوں کا تجربہ نہ ہو۔ بعضوں نے کہا مُصَرِّف اِمْسِیْہِ سے گوز لگانے والا مراد ہے۔ یعنی تمہیں آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بزدل ہے۔ بعضوں نے کہا ابوجہل کے سرین پر برص تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا)۔

اِنَّہٗ لَصَبِیْحُ صُفَیْرَۃٍ۔ اس نے اس کی بیخ کنی کی۔

صَالَحَ اَھْلَ جَیْبَرَ عَلَی الصَّفْرَاءِ وَالْبَیْضَاءِ وَالْحَلْقَۃِ۔ آں حضرتؐ نے خیبر والوں سے اشرفی، روپیہ اور زرہوں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں ان سے لیا ٹھہرائیں)۔

یَا صَفْرَاءُ اِغْضَبِیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْکِیْ۔ اے سونے تو زرد ہو کر پچکنا، ارے چاندی تو سفید ہو کر چمکی، وہ (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یعنی مجھ کو نہ کچلنے کی خواہش ہے نہ چاندی کی)۔

اُغْزُوْا تَغْنَمُوْا بَنَاتِ الْاَصْفَرِ۔ جہاد کرو رومیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) بیٹیاں لوٹ میں لو۔

بَنُوا الْاَصْفَرِ۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی رومیوں کو، کیونکہ ان کا دادا رُوم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم زرد رنگ کا تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہلِ چین و جاپان کو کہتے ہیں)۔

حُمْرَان۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا نصاریٰ کے دادا روم بن عیصو نے ایک مصری عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی۔ بعضوں نے کہا کہ ان کا دادا اصفرین روم بن عیصو تھا۔

مَرْجُ الصُّفَّرِ۔ دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے (اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی)۔

تُشَجِّعُ الصُّفَیْرَاءَ۔ وہاں پر صفیرا، کی وادی تم ہوتی ہے وادیِ صفراء یا صفیرا، ایک مقام ہے جو قدرے نزدیک۔ اَب بھی مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوَضَّؤُوْا مِنْ صُفُرٍ۔ پیتل کے لوٹے میں (معلوم ہوا کہ پیتل کے برتن میں سے وضو کرنا یا اس میں پانی پینا درست ہے۔ بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بُت پیتل ہی کے بنانے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشرکین پیتل ہی کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَعَا بِصُفَیْرَۃٍ۔ خوشبو منگوائی (یعنی زرد خوشبو)۔

اَتَرُدُّ صُفَیْرَتِیْ۔ ان پر زردی کا نشان تھا (یعنی خوشبو کا جو انھوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صُفَّ اَعْرَانُ شِدْتُ سَوْدَاءَ۔ زرد دیکھ یا کالی سمجھ (یعنی صُفَّ اَعْرَانُ یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد، یا سَوْدَاءَ یعنی سیاہ کے معنی میں، کیونکہ صُفَّ، لون کے معنیٰ میں بھی آیا ہے، جیسے:

کَاَنَّہٗ جُمَّالُ صُفَّرٌ۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

لَا اَدَعُ صُفَیْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ۔ میں کعبہ میں نہ سونا چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کر دوں)۔

صُفَّ اَوَانٌ۔ نالے یا پہاڑ۔

اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے۔

فَاِذَا رَاَتْ مَفَارَۃً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ۔ جب پانی پر زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی ستاسفانی پر زردی دیکھے تو اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کرلے)۔

لہ ابن منذر نے کہا کہ میں نہ تو کسی کو نہیں دیکھا سنا جس نے پیتل یا تانبے یا شیشے کے برتن سے وضو کرنا مکروہ جانا ہو۔ ایسا ہی ثمین اور ہیت وغیرہ ۱۲

اَنْ یَّرُدَّ هُمَا صِفْرًا (اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس سے کچھ مانگے) اور وہ ان کو خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دُعا قبول نہ کرے)۔

صِفْرُ الْیَدَیْنِ۔ خالی ہاتھ جس کے پلے کچھ نہ ہو۔

لَا یَسْجُدُ عَلٰی صُفُوْدٍ وَّلَا شَبِیْهٍ۔ پتل اور شبیہ پر سجدہ نہ کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پتل ہے جو سونے کے شاہ ہوتا ہے اعلیٰ قسم کا)۔

صَفْصَفَةٌ۔ ہموار میدان میں اکیلے چلنا، صفصاف چرانا۔

صَفْصَافٌ۔ ایک درخت ہے۔

قَاعٌ صَفْصَفٌ۔ ہموار میدان۔

صَفَقَ۔ گردن دبنا، چپت لگانا۔

صَفْعَانٌ۔ چپت خورہ، کمینہ۔

صَفَّ۔ صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلانا۔

مُصَافَّةٌ۔ طرفین سے صف بندی۔

اِصْطَفَّ۔ صف باندھنا۔

نَهٰی عَنْ صُفَّةِ الثُّوْبِ۔ تہبند وں یا چادروں کی کھلی کے زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ تہبند وں کی کھالوں پر سواری سے آپ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ۔ زین پوش۔

صُفَفٌ۔ جمع ہے صُفَّةٌ کی اونٹ کی کاٹھی پر چوڑا جائے اُس کو وبیٹرۃ کہتے ہیں اس کی جمع مبتائر۔

اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ صُفَّةً وَّلَا لُقَّةً۔ میں نے اس حال میں صبح کی کہ کٹی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا۔

كَانَ یَتَزَوَّدُ صَفِیْفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ وہ وحشی جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ کا سُکھایا ہوا گوشت توشہ کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے (معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے مگر جنگلی جانوروں کا گوشت کھانا، جن کو خود ہم نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو یا کسی دوسرے نے شکار کر کے اس کو دیا ہو)۔

اَهْلُ الصُّفَّةِ۔ مفلس و نادار اور متوکل و مجرد مہاجر مسلمان، جن کے رہنے کے لئے کوئی گھر بھی نہ تھا مسجد نبوی کے سائبان میں رہتے، ان حضرات کی تعداد مستقل گر اس تعداد میں بھی کمی بیشی بھی ہوتی رہتی تھی۔

صُوْفِیٌّ۔ اصل میں یہ صُوْفِیٌّ تھا ایک فا کو واؤ سے بدل دیا گویا یہ لفظ اہل صُفَّہ کی طرف منسوب ہے)۔

صَلّٰی ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ صُفَّةِ زَمْزَمَ۔ ابن عباسؓ نے زمزم کے کنارے میں نماز پڑھی۔

كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفَّانِ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ۔ آنحضرت عسفان میں دشمن کے سامنے تھے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْجَیْشُ فَهُوَ مُصَافٌّ۔ یعنی دشمن کے لشکر کے سامنے صفیں باندھیں۔

وَنَحْنُ فِیْ مَصَافِّنَا یَوْمَ اُحُدٍ۔ ہم اُحد کے دن جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفیں باندھے ہوئے تھے)۔

مَصَافٌّ۔ جمع ہے مَصَفٌّ کی۔ یعنی جنگ اور صف بندی کا مقام۔

عَلٰی مَصَافِّكُمْ۔ اپنی اپنی جگہوں میں رہو (جہاں جنگ کے لئے صف بندی ہوتی ہے)۔

كَاَنَّهُمَا خَرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ۔ سورنر لقوہ اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے، جو بیچ بیچ میں اُڑ رہے ہیں۔

صَوَافَّ۔ جمع ہے صَافَّةٌ کی (بعض نے مذبرہ بالا جملہ کی توجیہ اس طرح کی ہے "جو قطار باندھے ہوئے اُڑ رہے ہیں"۔ جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا۔ قسم ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں)۔ اور

Marfat.com

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ۔ اُن اونٹوں پر اللہ کا نام لو، جو نحر کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ اگر یہ لوگ صف میں (جو اما م کے پیچھے سب سے پہلی صف ہوتی ہے) جو فضیلت ہے اس کو لوگ جانتے ہوتے (تو اس پر قرعہ ڈالنے، اس کے لئے مسابقت کرنے، ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اوّل صف میں رہوں، الّا مر قرعہ ڈالنا پڑتا)۔

صَفَّ الرِّجَالُ۔ پیلے مَردوں کی صف باندھی۔

كُنَّا بِصِفِّيْنَ۔ ہم صفّین میں تھے۔

صِفِّيْنَ۔ یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سنکر باغ باغ ہو گئے کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی۔

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَ صِفُّوْنَ۔ میں صفّین میں موجود تھا اور وہ بُرا مقام ہے (کیونکہ وہاں مُسلمان آپس میں لڑ کر مرے)۔

مِثْلُ الْعَلَائِقِ يَصُفُّوْنَهَا۔ کملیوں کی طرح اُن کے زین پوش بناتے ہیں۔

يُؤْكَلُ مَادَفَّ وَلَا يُؤْكَلُ مَاصَفَّ۔ وہ پرندہ جو دورانِ پرواز پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر) کھایا جائے (وہ پرند جو پنکھ پھیلا کر نہ اڑاتا ہے (جیسے چیل) نہ کھایا جائے)۔

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو، صفوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جُزء ہے۔

جَعَلَ صُفُوْفَنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کیں (یکساں برابر سیدھی متصل اور باقاعدہ)۔

صَفَفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفُّوْا۔ میں نے لوگوں کو صف باندھنے کے لئے کہا، انھوں نے صف باندھ لی۔

اَلصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ۔ وہ صف جو آپ سے نزدیک تھی۔

صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ۔ نماز کی صف کو جہاد کی صف کی طرح قرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)۔

كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ۔ آں حضرتؐ نماز میں ہماری صفوں کو تیر کی طرح برابر کرتے تھے۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں الڑنے لگو گے کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے۔ جب مسلمان صفوں میں مل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے، تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔

(اس زمانہ میں مسلمانوں نے اِس خیال کو چھوڑ دیا ہے اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں اُن کو بُھلا دیا ہے، اِسی کا یہ اثر ہے کہ اُن میں آپس میں پھوٹ اور ایسی نااتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہ اسلام کے دشمن تحسین گاہ میں رہ کر مسلمانوں کی نااتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے، بلکہ جو لوگ اُن کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے، اس کے فوائد بتائے، یہ سمجھا اُسی کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دشمنانِ اسلام کی صفوں میں مل کر اُن کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ ارشاد کہ:

يَا اُمَّةً صَحِيْحَةً مِنْ جَهْلِهَا الْاُمَمُ۔ مسلمانوں ہی کی شان میں ہے۔

اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا۔ اپنی صفوں کو قائم کرو اور سیدھے بل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا

Marfat.com

داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بایاں پاؤں، دوسرے کے داہنے پاؤں سے ملا رہے درمیان میں ذرا سی جگہ بھی خالی نہ رہے)۔

اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا کیا تم اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں۔

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف پہلی صف ہے (جو مردوں کے نزدیک ہوتی ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آں حضرتؐ کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے)۔

رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔ اپنی صفوں کو ٹھوس بناؤ (یعنی میں خالی جگہ نہ رکھو کہ کھڑے ہو)۔

اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ۔ پہلے آگے کی صف کو پورا کرلو (پھر دوسرے کے نزدیک ہے اگر کچھ کمی رہے تو اخیر کی صف میں رہے (الیسادنو کرد آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے)۔

رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ آں حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا (کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو تو اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے، تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہوگی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا)۔

اِلَّا مَا بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔ مگر جو دو ستونوں کے بیچ میں ملا جائے۔

صَفْقٌ۔ مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو، ہاتھ پر ہاتھ مارنا، بیع ختم ہونے کے لئے تالی بجانا، بند کرنا، کھولنا۔

صَفَاقَةٌ۔ سنگین ہونا۔

تَصْفِيْقٌ۔ پنکھا مارنا یا تالی بجانا، دستک دینا۔

اِصْفَاقٌ۔ پیٹ بھر کھانا لانا۔

تَصَفُّقٌ۔ تردد۔

اِنْصِفَاقٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِصْطِفَاقٌ۔ حرکت اور توج۔

صَافِقَةٌ۔ وہ جماعت جو آکر اترے۔

اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفَّتِكَ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اُس سے عہد و اقرار کرے، پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ غداری اور فریب ہے) سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا (کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)۔

اَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدٍ وَّ ثَمَرَةَ قَلْبٍ۔ اس کو اپنے ہاتھ کی ماردی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دیدیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کرلی تو دل سے اس کو پورا کرا چاہئے)

اَلْهَاهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ ان کو بازاروں میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرتؐ کی ان کو سننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)۔

صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ۔ نقصان کا سودا۔

صَفْقَتَانِ فِيْ صَفْقَةٍ۔ ایک عقد میں دو معاملہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب البیوع میں عینہ کی بیعت کے ضمن میں گزر چکی ہے)۔

نَهٰى عَنِ التَّصْفِيْقِ وَالصَّفْيْرِ۔ تالی بجانے اور سیٹی بجانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے، سیٹیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بٹے۔ مجمع الجار میں ہے، بعضوں نے کہا کہ اسی تالی کے حکم میں ہے جو ہیجڑے کو رد کے طور پر ہو)۔

Marfat.com

مترجم کہتا ہے، لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً نماز میں کوئی حادثہ ہوا اور کسی ناگزیر ضرورت سے، تو وہ منع نہیں ہے۔

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ۔ بڑا معاملہ کرنے والا، جہان میں پھرنے والا (یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں دیدہ)۔

اِذَا اصْطَفَقَ الْاٰفَاقُ بِالْبَيَاضِ۔ جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے۔

فَاصْطَفَقَتْ لَهٗ نِسْوَانُ مَكَّةَ۔ مکہ کی عورتیں اُن کے پاس جمع ہوئیں۔ (ایک روایت میں فَانْصَفَقَتْ لَهٗ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ حَتّٰى اَصْفَقْنَاهُ۔ ہم نے پانی کھینچ کھینچ کر حوض میں ڈالا، اس میں جمع کیا (صحیح اَفْهَقْنَاهُ ہے یعنی اس کو بھر دیا)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ اَخَذَتْ بِاُنْثَيَيْ زَوْجِهَا فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ فَقَضٰى بِنِصْفِ ثُلُثِ الدِّيَةِ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے فوطے پکڑ لئے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی باریک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی۔ آپ نے حکم دیا تہائی دیت کے نصف حصہ کا۔

صِفَاقٌ۔ وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چمٹی ہوتی ہے

لَاَنْزِعَنَّكَ عَنِ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاَصْفَقَانِيَّةِ تجھ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت گاروں (یعنی غلام اور لونڈیوں کو نکال دیتے ہیں (یعنی ذلت اور رسوائی کے ساتھ، یہ معاویہؓ نے بادشاہ رُوم کو لکھا تھا)۔

اَلتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔ عورتوں کو (اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو) دستک دینا چاہیے (اور مرد سبحان اللہ کہیں)۔

اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَلْيَصْفِقْ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ جب آدمی وضو کرے تو اپنے مُنہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے، یعنی زور سے چھپاکہ مارے۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ صَفْقَةٌ ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے، معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا۔ اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صَفْقَةٌ کہنے لگے، جس طرح مستعمل ہے)۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ صَفْقَةِ يَدِكَ۔ یعنی اللہ تم تمہارے معاملہ میں برکت دے۔

مَنْ نَكَثَ صَفْقَةَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَى اللّٰهِ اَجْذَمَ۔ جو شخص امام برحق سے بیعت کرکے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دست و پاشکستہ یا جذام کی بیماری میں مُبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گل جاتے ہیں۔ اور یہاں پر امام سے مُراد ایسا امام یا امیر ہے کہ جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو۔ لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مامور و متبعین کو خلافِ شرع احکام دینے لگے، تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قلادہ اپنی گردن سے اُتار پھینکے بلکہ اُس کو اِس منصب سے معزول کر دینا ہی درست ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ جب بیع کا معاملہ قطعی ہو جائے تو پھر اس میں کمی کرانا (یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کر دے) اس سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے)۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِ نُزَّالُهَا فِيْ اَفْنِيَةِ قُصُوْرِهَا بِالْاَعَاسِيْلِ الْمُصَفَّقَةِ۔ بہشت میں اُترنے اور ٹھہرنے کے مقاموں میں، اس کے محلات کے صحنوں میں صاف کئے ہوئے شہد کا دَور ہوگا۔

Marfat.com

اَلْعَسَلُ الْمُصَفَّقُ۔ صاف کیا ہوا شہد۔

فَصَارَبَةٌ فِی الْعَاصَةِ فَخَرَجَتِ الصِّفَاقُ یا فَخَرَجَتِ الْتِیفَاقُ۔ اُس کے پڑو پر مارا تو اندر کی جھلی جو گوشت پر ہوتی ہے نکل آئی۔

صَرْعَیُّ الْوَجْهِ۔ بے شرم۔

صَفْنٌ یا صُفُوْنٌ۔ تین پاؤں پر کھڑا ہونا، چوتھا پاؤں اُٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا، مارا، متفکر ہونا، حیران ہونا۔

تَصْفِیْنٌ صَفَنَ بنانا، یعنی وہ گھوڑا جو اپنے لئے بناتی ہے۔

تَصَافُنٌ۔ حصّوں کے موافق بانٹ لینا۔

صَفْنٌ اور صَفَنٌ۔ حصہ کی تعلیلی کو بھی کہتے ہیں اور بالی کے خلاف کو اور دستر خوان کو۔

صُفُوْنٌ۔ ڈولچی جس سے دودھ کو نچوڑتے ہیں اور توشہ دان۔

اِذَا سَرَّ فَرَسُهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَمُنَاخَلَفَهٗ صُفُوْنٌ فَاكُلُ صَافِنٌ قَدْ صَفَنَ قَائِمًا فَهُوَ صَافِنٌ جب آں حضرتؐ رکوع سے سر اُٹھاتے، ہم سب صفیں باندھے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو "صَافِن" کہتے ہیں)۔

صُفُوْنٌ یہ جمع ہے صَافِنٌ کی (جس طرح قُعُوْدٌ جمع ہے قَاعِدٌ کی)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّقُوْمَ لَهُ النَّاسُ صُفُوْنًا۔ جو شخص اِس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کرکے اس کے لئے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے)۔

فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ صَافَفْنَاهُمْ۔ جب وہ نزدیک آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے۔

نَهٰی عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِنِ۔ آں حضرتؐ نے دونوں پاؤں جوڑ کر (درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

صَافِن۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف ہے۔ دراصل صَافِن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف موڑلے، جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے۔ مگر بعض کا کہنا ہے کہ "صَافِن" وہ ہے جو ایک ہی پیر پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیر اختیار ہٹا دے۔

رَأَیْتُ عَلْقَمَةَ یُصَلِّیْ وَهُوَ صَفَنَ بْنَ قَائِمَةٍ میں نے علقمہ کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے۔

اِنَّهٗ عَوَّدَ عَلِیًّا حِیْنَ رَكِبَ وَصَفَنَ ثِیَابَهٗ فِیْ سَرْجِهٖ۔ جب حضرت علیؓ جنگ کے لئے سوار ہوتے، تو آنحضرتؐ نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی (یعنی اللہ کی حفاظت ان کے لئے چاہی) اور ان کے کپڑے اُن کی زین میں جوڑ دیئے۔

لَئِنْ بَقِیْتُ لَاُسَوِّیَنَّ بَیْنَ النَّاسِ حَتّٰی یَاْتِیَ السَّرِیَّةَ حَقُّهٗ فِیْ صُفُوْنِهَا۔ اگر میں اور زندہ رہا تو سب لوگوں کو برابر کردوں گا (کوئی کسی پر ظلم نہ کرسکے گا) حتیٰ کہ گذرے (چھوٹے) دستہ والے کا حق اس کے توشہ دان میں آجائے گا (اس کو اپنے حق کے لئے لڑا جھگڑنا نہ پڑے گا)۔

صُفُوْنٌ۔ وہ ٹیلہ جس میں چڑھ کر دیکھا جاتا ہے، پہاڑی اور دوسری ضروریات رہتی ہیں۔

اَلصَّفْرِیُّ بِالصَّفْرِیِّ۔ پانی کی ڈولچی کو ڈولچی سے مل شَهِدْتُ صِفِّیْنَ وَیَبْشَ الصِّفُّوْنَ۔ میں (جنگ) صفین میں موجود تھا اور صفین بڑی جگہ تھی (ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لاکر مسلمانوں کی اجتماعیت پاش پاش ہوگئی)۔

صَفْوٌ یا اِصْفَاءٌ یا صُفُوٌّ صاف ہونا، آسمان پر ابر نہ ہونا، اوپر اور بالائی حصہ کا عمدہ کھانا نکال لینا۔

صَفْوٌ اور صَفَاوَةٌ۔ دودھ رہت ہونا۔

تَصْفِیَةٌ۔ صاف کرنا۔

مُصَافَاةٌ اور اِصْفَاءٌ۔ صاف رکھنا۔

Marfat.com

اَصْفَى السَّيْلُ۔ کثرتِ سیلاب کے سبب خالی ہوگیا، اب اس میں پانی نہ رہی۔ شاعر کی شعر کوئی ختم ہوگئی۔

تَصَافَى۔ باہم صاف ہونا، موافقت کرلینا۔

اِصْطِفَاءٌ۔ چن لینا، برگزیدہ کرنا۔

اِسْتِصْفَاءٌ۔ برگزیدہ سمجھنا۔

صَافِي۔ سود اگروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد وضع اخراجات۔

اِنَّ اَعْطَيْنٰهُ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ۔ اگر تم لوٹ کے مال میں سے بالفعل خمس اور آں حضرتؐ کا حصہ اور صفی ادا کردو، تو پھر تم کو امن سے کچھ ڈر نہیں۔

صَفِيٌّ۔ وہ چیز جو لوٹ کا سردار لوٹ کے مال میں سے خاص اپنے لئے چن لے تقسیم غنیمت سے پہلے۔ اس کو صَفِيَّةٌ بھی کہتے ہیں۔

صَفَايَا۔ جمع ہے صَفِيَّة کی۔

كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ۔ ام المومنین صفیہؓ صفی تھیں (یعنی آں حضرتؐ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان کو خاص اپنے لئے منتخب فرمالیا تھا)۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ تَفُوْحِ صَفِيٍّ فِيْ عَامٍ لَزِيْزَةٍ۔ کسی کام میں ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا، ایک دو بیل اونٹنی سے بہتر ہے جو جنگلہ کے قریب ہو اور قبلہ اور سخت کے سال میں ملے۔

اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيَّتِهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ۔ (اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے خالص پیچھے (مثلاً فرزند یا بیوی یا دوست یا جانی) کو اٹھالے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تم سے اس کا ثواب چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے سوا دوسرا کوئی بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت میں جائے گا)۔

كَسَانِيْ صَفِيَّتِيْ عُمَرُ۔ میرے منتخب دوست عمرؓ نے مجھ کو پہنایا۔

لِهٰؤُلَاءِ صَنِيْعَةٌ اَمْرِهِمْ۔ اُن کو اپنے کام پر، جو بہتر ہو اس کا اختیار ہے۔

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوَافِي الَّتِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ (حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ دونوں اُن مالوں کے لئے) جھگڑتے ہوئے آئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص کرکے دیئے تھے بنی نضیر ہی دیلوں کی جائداد میں سے۔

صَوَافِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ املاک اور اراضی جن کے مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مرگئے اور وہ لاوارث رہ گئیں۔

صَافِيَة۔ یہ صَوَافِي کا مفرد ہے (زمخشری نے کہا کہ صَوَافِي وہ املاک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف کے لئے مخصوص کرلے) (اور بعضوں نے قرآن میں اس طرح پڑھا ہے:

فَاَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافِيَ۔ یعنی اُن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لو جو خاص اس کے لئے رکھے گئے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ ان کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ جس کو بادشاہ اپنے لئے مخصوص کرلیتا ہے "صرف خاص" کہتے ہیں اور اب تک ریاست حیدرآباد میں ایک قلعہ ملک اِس نام سے مخصوص ہے جو نظام کے مصارفِ خاص میں صرف کیا جاتا ہے۔

صَفَاةٌ مَرْوَةٌ۔ یہ ڈوہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَاةٌ جمع ہے، صَفَاةٌ کی بمعنی پختا اور صاف پتھر)۔

بَعْضُ ثُبُوْتِ صَفَاتِهَا بِمَعْوَلِهٖ۔ اس کے سخت اور پکے پتھروں کو اپنے بسُل سے مارتا ہے (بسُل زمین کھودنے کا آلہ۔ یعنی اُس کو خوب پرکھتا ہے)

Marfat.com

لَا تُقْرِعُ لَهُمْ صَفَاةٌ۔ ان کا کوئی پتھر نہیں ٹھوکا جاتا (یعنی ان کو کوئی نہیں ستاتا)۔

كَأَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ۔ وحی کی آواز ایسی ہے جیسے ایک زنجیر کو صاف سپاٹ پتھر پر چلائیں۔

صَفْوَان کی جمع صُفِيٌّ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ وہ خود جمع ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ۔

أَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا۔ سفید، چکنے اور صاف پتھر کی طرح (یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت و صفائی کی)۔

وَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ۔ اچھا اچھا تو تمہارے لئے ہے اور خراب خراب سب اُن پر ہے (یعنی رعیت کے لوگ مزے میں رہتے ہیں، بادشاہوں کے حملیات لے کر مزے اور آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا پڑتی ہیں۔ مال کا وصول اور جمع کرنا، پھر مناسب مواقعوں پر صرف کرنا۔ رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں رہنا)۔

إِصْغَاءٌ۔ جُھکنا۔

إِنَّمَا سُمِّيَ الصَّفَا صَفَا لِأَنَّ الْمُصْطَفَى آدَمَ هَبَطَ عَلَيْهِ۔ صفا پتھاڑ کا نام صفا اس لئے ہوا کہ مصطفےٰ (یعنی حضرت آدمؑ) اسی پر اُترے تھے۔

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَنَا لَا لِنَعَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ۔ ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اطاعت فرض کی ہے، ہم ہی کو ٹوٹ کے مال ملنے چاہئیں اور منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہئے۔

لِلْإِمَامِ صَوَافِي الْمُلُوكِ۔ امام کو بادشاہوں کی خاص چُنی ہوئی چیزیں ملنی چاہئیں (یعنی کہ فرمانِ بادشاہوں کی)۔

فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ذُوالْفَقَارِ اخْتَارَهُ لِنَفْسِهِ۔ آنحضرتؐ نے غزوۂ بدر میں (لوٹ کے مال سے) منبہ بن حجاج کی تلوار خاص اپنے لئے رکھ لی، اسی کا نام ذوالفقار تھا۔ پھر وہ تلوار حضرت علیؓ کو دیدی گئی)۔

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ۔ حضرت محمدؐ اللہ کے منتخب (بندے) ہیں، اس کی مخلوقات میں۔

صَافِيَةٌ۔ یہ حضرت فاطمہؓ کا ایک باغ تھا۔

صَفْوَان۔ یہ کئی راویانِ حدیث کا نام ہے۔ اس کے علاوہ صَفْوَانُ بْنُ مُعَطِّل وہ صحابی تھے جن سے اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی۔

صَفِيَّةُ۔ یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپھی تھیں حضرت زُبیرؓ ان کے بیٹے تھے۔ اور صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بیوی تھیں جو خیبر میں ہاتھ آئی تھیں۔

بابُ الصّاد مع القاف

صَقْبٌ۔ گھونگا نایا سخت ٹھوس چیز پر مارنا، بلند کرنا، اکٹھا کرنا، آواز کرنا، قریب ہونا، دور ہونا۔

مُصَاقَبَةٌ۔ مواجہہ اور موافقت۔

إِصْقَابٌ۔ نزدیک کرنا، نزدیک ہونا۔

أَلْجَأَسُ أَحَقُّ بِصَقَبِهٖ۔ ہمسایہ اپنے نزدیک والی زمین بامکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ایک روایت میں بِسَقَبِهٖ ہے سین سے، معنی وہی ہیں۔ یہ حدیث امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء صرف شریک کے لئے حق شفعہ ثابت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہئے، اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے، اس کا حق دُور والوں پر مقدم ہے اور اگر اس سے شفعہ کا حق مُراد ہوتو لازم آتا ہے کہ ہمسایہ شریک پر مقدم ہو۔ حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے قائل نہیں ہیں۔ کذا قال الکرمانی)۔

كَانَ إِذَا أُوتِيَ بِالْقَتِيلِ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ حَمَلَهُ عَلَى أَصْقَبِ الْقَرْيَتَيْنِ إِلَيْهِ

Marfat.com

حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ایسا معقول آدمی آتا جس کی نشو و نما بستیوں کے درمیان ملتی، تو آپ اس کو نزدیک والی بستی میں اُٹھا لاتے (وہاں دریافت کرنے قسامت کا حکم دیتے)۔

صَقْعٌ۔ سر کے سامنے کے حصّے پر بال نہ ہونا۔ یعنی صَلَعٌ ہے اَصْقَعُ یعنی اَصْلَعُ۔

صَقْلٌ۔ مارنا۔

صَاقُوس۔ پھاوڑے یا بیلچے سے توڑنا، سُلگانا، جلانا، سخت گرمی پہنچانا۔

تَصْقِیْدٌ۔ سُلگانا، روشن ہونا۔

اِصْقَادٌ۔ بہت تُرش ہونا۔

صَقْرٌ۔ ہر شکاری پرند کو کہتے ہیں۔ جیسے باز، شاہین بحری وغیرہ۔

صَقَّارٌ۔ جو پرند شکار نہیں کرتے اُن کو کہتے ہیں۔

صَقْرٌ۔ کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

کُلُّ صَقَّارٍ مَلْعُوْنٌ۔ ہر شکار ملعون ہے (لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ شکار کون؟ ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے، جب وہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَّارِیَّا ہے سین ہے، اس کو کتاب "س" میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض نے کہا کہ صَقَّارٌ سے چغل خور مُراد ہے اور بعض نے مغرور اور مست کبر معنی کئے ہیں)۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنَ الصَّقُوْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن چغل خور زیادتی کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

اَوْ مُتَسَمِّعٌ صَقْعًا۔ یا جلدی سے چل دینے والا پرندہ۔

نَاقَۃٌ مُتَصَقِّعَۃٌ۔ تیز رو اونٹنی (اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

لَیْسَ الصَّقْرُ فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ۔ کھجور کا شیرہ درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اُتار کر اُس سے بنایا جاتا ہے)۔

صَقْعٌ۔ مارنا یا سر پر مارنا، داغ دینا، گوز لگانا، گرانا، سیدھے راستہ سے پھر جانا یا خبر اور احسان کو بُرے طریقہ سے پہنچانا، چیخنا پکارنا (جیسے صُقَاعٌ اور صَقِیْعٌ ہے)۔

صَقَعٌ۔ بیہوش ہونا۔

صَقِیْعٌ۔ شبنم، اوس۔

مِصْقَعٌ۔ فصیح و بلیغ بلند آواز والا۔

مَنْ سَمَّا مِصْکَعًا فَاصْقَعُوْہُ۔ جو شخص کنوار ہی سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِصْکَعٌ۔ اصل میں مِنْ بِکْرٍ تھا، مگر نون کے بعد جب بے آتی ہے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ مِصْکَعٌ ہی ہے بکسرۂ زائد تنوین۔ اصل میں مِنْ بِکْرٍ تھا اور یہ اہلِ یمن کی لغت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں جیسے لیس من امبر امصیام فی امسفر۔

اِنَّ مُنْقِذًا اَصْقَعَ اُمَّۃً فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ منقذ سر پر زائد جاہلیت میں ایک زخم لگا جو اس کے دماغ پر پہنچا تھا۔

صُقْعَۃٌ۔ سخت سردی۔

شَرُّ النَّاسِ فِی الْفِتْنَۃِ الْخَطِیْبُ الْمِصْقَعُ۔ فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطیب سُنانے والا ہے جو فصیح اور بلیغ آواز والا ہو (لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ گمراہ ہوں، اور فتنہ اور فساد پر تُل جائیں)۔

صَقْعَبٌ۔ لمبی آواز دینے والا۔

صَقْعَبَۃٌ۔ چیخنا۔

مُصْقَعٌ۔ ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظ دہ بُو دار پانی۔

صَقَلٌ یَصْقِلُ۔ جلا دینا، سان کرنا، صیقل کرنا، صَیْقَل کمال ذہانت، مارنا۔

مُصَاقَلَۃٌ۔ مدارات کرنا، مداہنت کرنا۔

Marfat.com

صِقَالَةُ الْبِنَاءِ۔ پاڑ جس کو بنا کر عمارت کے بالائی حصہ کو تعمیر کرتے ہیں۔
صُقَالَةٌ۔ کوکھ۔
صَيْقَل۔ وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے، اُن کو جِلا دیتا ہے۔
صَيَاقِل اور صَيَاقِلَة۔ یہ صَيْقَل کی جمع ہیں۔
وَلَمْ تُرَ بِهِ صُقَلَةٌ۔ لاغری اور دُبلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقَلْتُ النَّاقَةَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے اونٹنی کو دُبلا کیا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کو کہیں پھولا تھا اور نہ بالکل دُبلا تھا)۔
وَيُصْبِحُ صَرِيفِيًّا دَهِينًا۔ آنحضرتؐ صبح کرتے اور آپ چمک دار بنے ہوتے (یعنی حضورؐ کا جسم صاف، چکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔
مِصْقَلَة۔ حضرت علیؓ رنہ کا حامل تھا۔ اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَة کہتے ہیں۔
صَقِيل۔ چکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو کلہ اوپر ہی سے بہہ جائے۔
صِقْلَابٌ۔ بہت کھانے والا، اور سُفید رنگ۔
صَقَالِبَة۔ چھٹی اقلیم کے لوگ جو سفید رنگ ہوتے ہیں، (جیسے بخاری اور رُوسی)۔

بابُ الصّادِ مع الکاف

صَاقٌ۔ زور سے مارنا، دھکیلنا، طمانچہ لگانا، تسک دینا، قبالہ بند کرنا، طلاق دینا۔
اِصْطِكَاكٌ۔ رگڑ کھانا۔
صَكَاكٌ۔ قبالہ نویس۔
صُكَاكٌ۔ ضعیف، ناتوان۔
مَرَّ بِجَدْيٍ أَصَكَّ مَيِّتٍ۔ آنحضرتؐ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے، جس کے گھٹنے رگڑے گئے تھے

صَكَّتْ۔ دوڑنے کے وقت ایک پیر کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو صکاک کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ مُراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔
فَاَذَلَّكَ اللّٰهُ أُخَيْفِشَ الْعَيْنَيْنِ أَصَكَّ الرِّجْلَيْنِ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (یعنی) آنکھوں کا بیمار، پاؤں کا ٹیڑھا، ہڈیوں کے رینی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑ کھاتا ہے)۔
حَمَلَ عَلَى الْجَمَلِ يَتَصَاكُّ۔ ایک مضبوط زور دار اونٹ پر سوار کیا (بعضوں نے کہا "یَتَصَاكُّ" سے وہی مطلب مُراد ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کونچیں رگڑ کھاتی ہیں)۔
فَاَصَابَ سَهْمًا فِي سَرْجِهِ۔ میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیتا۔
فَاصْطَكُّوا بِالسُّيُوفِ۔ آمنے سامنے تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر وار کرنے لگے)۔
اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصَّكَاكِ۔ (ابو ہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے وستاویزوں کی بیع درست کر دی (اُس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالیانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم اَدا کر دی جائے گی۔ لوگ اِن سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی، اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے)۔
مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے روپیہ لے کر اتنے ہی روپے کی ایک وستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس وستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بغاوت کرنا ہے۔ بہر حال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر چیے یعنی سونے روپے کا سونے روپے کے عوض، ورنہ سود ہوگا اگر خیبر بڑھ کے گرینو تو ایسا کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدل آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لیلے تو اس صورت میں اختلاف جنس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقد النقد کرے ذکر اُدھار، کیونکہ یہ بیع صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف اُدھار ہونا درست نہیں۔

جمع الجوامع میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو لفظ وغیرہ دینے کا، تو اُس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے لیکن جس نے اس کو خریدا، وہ پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا لفظ وصول نہ کرلے۔

كَانَ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّ جَفْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ فِي صَكَّةِ عُجَيٍّ۔ اس حدیث "عبداللہ بن جدعان کے کٹرے میں دوپہر کے وقت سایہ لیتے دیکھا بہت بڑا تھا۔ عبداللہ بن جدعان زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے، سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ "عُجَیٌّ" ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دوپہر کی گرمی میں خدمت کرتا، اُن کو پانی پلاتا۔ بعضوں نے کہا ایک لٹیرا تھا جس نے دوپہر کے وقت اپنی قوم کو لوٹا۔ پھر صَكَّةُ عُجَيٍّ کا لفظ دوپہر کے لئے عام طور پر استعمال ہونے لگا)۔

صَكَّةُ عُجَيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نصف النہار کے وقت شدتِ حرارت میں جو کوئی باہر نکلتا ہے تو سورج کی عمودی شعاعیں آنکھ نہیں کھولنے دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

لَقِيْتُهُ صَكَّةَ عُجَيٍّ۔ میں اُس سے ٹھیک دوپہر کو ملا۔

حَتّٰى أَخَطَّ صَكَّةً۔ یہاں تک کہ اُس نے دستاویز دیدیں۔

فَلَمَّا جَاءَ بِهَا صَكَّةَ۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے اُنکی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی رکیونکہ وہ اس وقت آدمی کی صورت میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا)۔

مَاتَ رَجُلٌ لَمْ تَشْهَدْ شَهَادَةُ زُوْرٍ عَلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا صَكَّاً مِنَ النَّارِ۔ جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان پہنچانے کے لئے) تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبالہ اس کے لئے لکھ دے گا وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا)۔

هَلْ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَنْ قَبَضَتْ قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ صِكَاكٌ تَذْهَلُ مِنَ النِّسَاءِ إِقْبَضَ نَفْسَ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ۔ کسی نے حضرت عزرائیل سے پوچھا کیا تم کو یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی رُوح میں قبض کروں گا یعنی قبض کرنے سے پیشتر تم کو اُس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت فلاں وقت آنے کی) اُنھوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ ہر روز آسمان سے پرے والے اُترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی جو فلانے کا بیٹا ہے رُوح قبض کر دیں خدا کی پرواہ کون پرواہ کرتا ہے باقی موت کا وقت وہ جو کوئی بھی معلوم نہیں ہے، بجز پروردگار کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ساری دُنیا حضرت عزرائیل کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے پڑے ہوں۔ پھر جس دانے کے اُٹھالینے کا حکم ہوتا ہے اس کو وہ اُٹھا لیتے ہیں)۔

فَجَاءَتِ الرِّيْحُ بِبَوْلِهِ فَصَكَّتْ وَجْهَنَا رَشْيًا۔ ہوا اس کا پیشاب اُڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں پر مار دیا۔

صَكُّوْهُ۔ مارو اس کو، دھکیلو۔

Marfat.com

صَاکِمٌ۔ موزہ۔

صُکُمٌ۔ جمع ہے صَاکِمٌ کی۔

صَکْمَۃٌ۔ سخت صدمہ۔

صَوَاکِمُ۔ مصائب، سختیاں۔

صَکَمَتْہُ الصَّوَاکِمُ۔ اُس پر مصائب ٹوٹ پڑے۔

بابُ الصّاد مع اللام

صَلْبٌ۔ جلانا، سُودی دینا، چربی نکالنا، بھونا، ہمیشہ رہنا، سخت ہونا۔

صَلَابَۃٌ۔ سختی۔

تَصْلِیْبٌ۔ سُولی دینا، ترسول بنانا۔

تَصَلُّبٌ۔ سخت بن جانا، سخت ہونا۔

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْمُصَلَّبِ۔ آنحضرتؐ نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (ترسولی) کی شکلیں بنی ہوں (نصاریٰ یہ شکل برکت کے لئے بناتے ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت عیسیٰؑ سُولی پر چڑھائے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کرکے اُٹھالیا)۔

کَانَ اِذَا رَاٰی التَّصْلِیْبَ فِیْ مَوْضِعٍ قَضَبَہٗ۔ آپ کسی کپڑے میں کہیں ترسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے۔

فَنَاوَلْتُھَا عِطَافًا فَرَاَتْ فِیْہِ تَصْلِیْبًا فَقَالَتْ نَحِّیْہِ عَنِّیْ۔ میں نے ان کو ایک چادر کاکونہ دیا، انھوں نے دیکھا کہ اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دُور رکھو)۔

تَکْرَہُ الثِّیَابَ الْمُصَلَّبَۃَ۔ حضرت بی بی اُمّ سلمہؓ ان کپڑوں کو مکروہ سمجھتی تھیں، جن میں صلیب کی شکل بنی ہوتی۔

رَاَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ ثَوْبًا مُّصَلَّبًا۔ میں نے امام حسنؓ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی۔

تَصْلِیْبٌ۔ عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناوا۔

صَلَّبَتِ الْمَرْاَۃُ خِمَارَھَا۔ یعنی عورت نے اپنی اوڑھنی میں تصلیب کی۔

خَرَجَ اِبْنُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَضَرَبَ جُفَیْنَۃَ الْاَعْجَمِیَّ فَصَلَّبَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبید اللہ نکلے اور جفینہ عجمی کو (جو آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا) اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا، ترسول کی شکل بنادی (یعنی ایسی شکل +)۔

صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی خَاصِرَتِیْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ ھٰذَا الصَّلْبُ فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنْہُ۔ میں نے حضرت عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا انھوں نے کہا نماز میں سُولی کی شکل بنانا یہی ہے، آنحضرتؐ اس سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ جس شخص کو سُولی دیجاتی ہے اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)۔

خَلَقَھَا لَھُمْ وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَآئِھِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو بہشت کے لئے بنایا اور بہشت کو ان کے لئے اُس وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں تھے (ابھی دنیا میں آئے بھی نہ تھے)۔

اَصْلَابٌ۔ یہ صُلْبٌ کی جمع ہے، بمعنی پُشت۔

قَرَابَۃٌ صُلْبِیَّۃٌ۔ خون کا رشتہ۔

قَرَابَۃٌ سَبَبِیَّۃٌ۔ شادی کی رشتہ داری، یعنی ازاربندی رشتہ۔

فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ۔ اگر کمر توڑ ڈالی جائے (آدمی کُبڑا ہو جائے) تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعضوں نے اس طرح پر ترجمہ کیا ہے کہ "پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے اگر منی کا نکلنا موقوف ہو جائے تو دیت لازم ہوگی")۔

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ + اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ (یہ اُس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ

Marfat.com

نے آں حضرتؐ کی تعریف میں کہا، یعنی تم پشت پدر سے ماں کے پیٹ میں منتقل ہوتے رہے، جب ایک عالم گزرا تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا۔

لَبَّیْکَ قَدِمْ مَکَّۃَ آبَاءُ اَصْحَابُ الصُّلْبِ۔ جب آپ مکہ میں آئے تو بتوں کے پجانے والے آپ کے پاس لئے ہوئے وہ لوگ تھے جو بتوں کو جمع کرکے اُن کو پانی میں پگھلاتے اور جو پھر روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے)۔

اِنَّہٗ اسْتَشْفٰی فِی اسْتِعْمَالِ صَلِیْبِ الْمَوْتٰی فِی الدِّلَاءِ وَالسُّفُنِ فَاَبٰی عَلَیْہِمْ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ مُردار کی چربی ہم ڈولوں اور کشتیوں میں لگائیں آپ نے فرمایا نہیں۔

صَلِیْبٌ چربی کو بھی کہتے ہیں صُلْبٌ اُس کی جمع ہے۔

تَمْرٌ صَلِیْبَۃٌ مَصْلِبَۃٌ۔ ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔

تَمْرُ الْمَدِیْنَۃِ صُلْبٌ۔ مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صُلْبٌ مُصَلِّبٌ۔ یعنی کھجور سخت اور خشک۔

اَطْیَبُ مَعْمُوْلَۃٍ صَیْحَانِیَّۃٌ مَصْلِبَۃٌ۔ جو صیحانی کھجور سخت ہو گئی ہو، وہ جانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے (صیحانی مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے)۔

اِنَّ الْمُغَالِبَ صُلْبُ اللّٰہِ مَغْلُوْبٌ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہے (کیونکہ اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں، جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے۔)

فِیْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِیْرَ۔ اس کپڑے میں جس میں ترسول کی شکل بنی ہوئی یا تصویریں ہوں۔

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ (جب حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب آسمان سے اُتریں گے تو) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ (غیر مسیحیت کو جو نصاریٰ نے اختیار کر لیا ہے اس کی

تردید کریں گے اور باطل قرار دیں گے اور توحید اور اسلام کو پھیلائیں گے)۔

لَمْ یَکُنْ فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ۔ جہاں جہاں اس میں مورتیں تھیں ان کو توڑ ڈالا (تصالیب سے تصاویر مراد ہیں)۔

اَمَرَ بِمَحْوِ الصُّلْبِ۔ آپ نے ترسول کو میٹ ڈالنے کا حکم دیا۔

صَہَالِیب۔ سخت بخار لرزے کے ساتھ۔

صَلِیْبِیَّۃٌ۔ نصاریٰ کی وہ فوجیں جو اپنے جھنڈوں اور کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں لاکھوں نصاریٰ اور مسلمان مارے گئے۔ بالآخر بیت المقدس پر تعینہ مسلمانوں ہی کا رہا۔ سلطان صلاح الدین نصاریٰ پر غالب ہوئے اور ان کو نکال باہر کیا۔ محارب صلیب اسی جنگ کا نام ہے۔

اِقْصَعْ صُلَیْبَکَ۔ اپنی پیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ۔

صَلَبْتُ۔ اِڑ لگانا، پکنائی کم ہونا، کشادہ پیشانی، عمدہ صیقل کی ہوئی تلوار، بڑی چھری، جو شخص اپنی حاجتوں کو پورا کرے۔

صَلْتٌ اور صُلْتٌ۔ ننگی تلوار سے مارنا۔

اِصْلِیْتٌ اور صِلِّیْتٌ اور صِلِّیْتَاتٌ اور صِلِّیْتَاتٌ اور مُصْلِیْتٌ۔ بہادر، جری، اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا۔

کَانَ صَلْتَ الْجَبِیْنِ۔ آں حضرت صلعم کشادہ پیشانی تھے۔

تَسْہَلُ الْخَدَّیْنِ صَلْتَہُمَا۔ رخسار ڈھلے ہوئے برابر نرم کہ گال پچکے ہوئے۔

فَاشْتَرَطَ السَّیْفَ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا۔ (حضرت نے آں حضرتؐ کی تلوار لے کر سونت لی (آپ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے) ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں

لہ بعض وہ ٹڈیاں جن پر کافر گوشت لے کر لوگ پھینک دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اَصْلَتَ التَّسْيِيْفَ۔ تلوار سونت لی یا نیام سے نکال لی۔ مجمع البحار میں صَلَتَ السَّيْفَ جو اس معنی میں لکھا ہے اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

جَاءَ بِمَرَقٍ فَيْصَلِيْتٍ۔ ایک شوربا ایسا لیکر آیا جس میں چکنائی کم تھی، پانی اوپر نظر آرہا تھا۔

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَعَالَ فَصَلِيْتٌ۔ ایک ابر گزرا تو فوراً یہ پانی برسانے کا قصد کرتا ہے۔

اِنْصَلَتَ يَنْصَلِتُ۔ بہنہ ہونا، جلدی بھاگنا۔ (ایک روایت میں تَصَلَّتَ ہے، یعنی آیا۔

صَلَخَ۔ گلانا، ملنا، مارنا۔

صَلَخَ۔ بہرا ہونا۔

صُلُخٌ۔ کھرے روپے۔

صُلُخٌ۔ آشتی کرنا، صلح کرنا، مل جانا۔

صَلَاحٌ اور صُلُوحٌ اور صَلَاحَةٌ۔ درست ہونا۔ (اس کی ضد فَسَادٌ ہے، یعنی بگڑ جانا۔)

مُصَالَحَةٌ اور صِلَاحٌ۔ موافقت کرنا (اس کی ضد مُخَالَفَةٌ ہے)۔

اِصْلَاحٌ۔ درست کرنا، بنانا۔

تَصَالُحٌ۔ مل جانا، صلح کرلینا (جیسے اِصْطِلَاحٌ ہے)۔

صَالِحٌ۔ نیک اور پرہیزگار۔

صَالِحٌ۔ گھر کا ایک نام ہے۔

لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ۔ صفیہ آپ کے لائق ہیں نہ کہ دحیہ کلبی کے، کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں معزز اور محترم تھیں)۔

اِذَا اَصْلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ۔ (بدن میں گوشت کا ایک مُضغہ ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار رہو کہ وہ مُضغہ آدمی کا دل ہے)۔

فَاذْبَحُوْهَا صَالِحَةً۔ تو اس کو درست رکھ کر اس پر سواری کرو (یعنی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پوری طرح خیال رکھو، وہ بے زبان جانور ہے)۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔ اچھا خواب یعنی سچا خواب۔ (جبکہ کہنے والا صالح، متقی اور باعلم آدمی ہو تا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَهُ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهُ فَلَاحًا۔ یا اللہ! اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے لئے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں مصروف رہیں) اور اس کے درمیانی حصہ کو ہمارے لئے تجارت (روانی کا ذریعہ بنا) دُنیا کے مقاصد اس میں پورے ہوں، روٹی رزق ملے) اُس کے آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ بالخیر ہو، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بجائے اس کی رضامندی حاصل کرسکوں)۔

اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ وَ اَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ۔ میری دنیا درست کر (کسی کا محتاج نہ بنوں) اور میری آخرت بھی درست کر (یعنی دنیا میں اعمال صالحہ کی وجہ سے آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور مقام عزت حاصل کرسکوں)۔

فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ۔ اگر نماز اس کی اچھی نکلی (سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا۔

اَلصَّالِحُ الْاَعْمَالِ۔ نیک کاموں کی۔

صَالِحٌ۔ صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔

اِجْعَلْ دُعَائِيْ اٰخِرَهُ صَلَاحًا۔ آخری دُعا میری اچھی کر۔

مَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔ جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست کردے گا۔

اَصْلَحَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو درست کیا۔

Marfat.com

اَلصَّبُوْحُ الصَّالِحُ بکسر ر یا ضمہ۔ یا امام موسیٰ کا کلمہ۔

اِذَا اَضْلَلْتَ الطَّرِیْقَ فَنَادِ یَا صَالِحُ اَرْشِدْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ۔ جب تو جنگل میں راستہ بھول جائے تو اس طرح پکار، اے صالح ہم کو راستہ بتلا۔ اللہ تم پر رحم کرے (اس لئے کہ صالح فنشی پامنور ہیں اور حمزہ دریا پر کذا فی مجمع البحرین) یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے، جب تم میں کسی کا جانور بھڑک کر جنگل کی طرف تو بُدکنے لگے، اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔

یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ صَالِحٌ۔ جمعہ کا دن اچھا دن ہے

اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔ مسلمان آپس میں جس طرح صلح کرلیں، ہر صلح جائز ہے، مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر ہو۔

قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ رَجُلٌ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ کَانَ لَهٗ عَلَیَّ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ دِرْهَمٍ اِلٰی اَنْ اُصَالِحَ وَرَثَتَهٗ وَلَا اَعْلَمُهُمْ کَمْ کَانَ قَالَ لَا یَجُوْزُ حَتّٰی یُخْبِرَهُمْ۔ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا، ایک یہودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درہم امانت تھے وہ مرگیا، اب میں اس کے وارثوں سے صلح کرسکتا ہوں ان کو کچھ دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ متوفی کے کتنے درہم میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں، جب تک تو ان کو بیان ذکر دے کہ اتنے درہم میرے پاس امانت تھے اگر وہ اس بیان کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہوجائیں تو پھر صلح جائز ہے۔

اِصْطِلَاحٌ۔ کسی قوم، کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی معنیٰ مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا۔ مثلاً «صلوٰۃ» کے لغوی معنیٰ دعا کے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ لفظ نماز کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

صَالِحٌ۔ خارشت بہرا بن۔

دَاهِیَۃٌ مُنْوِحٌ۔ ہلاک کرنے والی آفت۔

تَصَالُحٌ۔ بہرا بننا۔

اِصْطِلَاخٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

صَلْخَدٌ یا صِلِخْدَادٌ یا صِلِخْدَادٌ۔ قوی زور آور۔

نَاقَۃٌ صَلْخَدَادَۃٌ۔ زور دار اونٹنی۔

صَلْخَمٌ۔ سخت شدید۔

عُرِضَتِ الْاَمَانَۃُ عَلَی الْجِبَالِ الصُّمِّ الصَّلَاخِمِ اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی (مگر وہ بھی ڈر گئے، مگر آدمی نے قبول کرلی)

صَلْدٌ۔ چکنا، صاف، سخت، جس پر کچھ نہ اُگے۔

صَلُوْدٌ۔ آواز دینا، بہ آگ نہ دینا۔

صَلْدٌ۔ دوڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا، چرھنا، آواز دینا، سخت ہونا، بہکنا۔

صَلَادَۃٌ۔ بخیلی۔

تَصْلِیْدٌ۔ بخیلی کرنا۔

اِصْلَادٌ۔ سخت ہونا۔

اَصْلَدُ۔ بخیل۔

صَلْدَاءُ یہ تانیث ہے اَصْلَدُ کا۔

لَتَاطَعِنَّ سَعَاۃَ الطِّیْبِ لَبَنًا فَفَرَحَ مِنَ الطَّعْنَۃِ اَبْیَضَ یَصْلِیْدًا۔ جب امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا، وہ اسی طرح سفید چکنا جو زخم سے باہر نکل آیا زخم آر پار ہوگیا تھا اور سخت کاری تھا۔ دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سینا مرفارق نے سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں۔

اَفْسَدْتَ عَلَیْکَ لَبَنًا نَقِیًّا فَفَاءَتْ لَبَنًا یَصْلِیْدًا۔ انہوں نے تو کیسا سفید چکنا ہوا دودھ نکلا۔

ثُمَّ لَمَّا قَضَیْتُهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْیَضُ یَصْلِیْدٌ

Marfat.com

پھر اپنی چھڑی کا پوست نکالا، وہ سفید چمک رہی تھی۔

زَنْدٌ صَلَاۃٌ۔ وہ چقماق جس سے آگ نکلے (آواز دے کر رہ جائے)۔

اِنْ صَلَتْ زِنَادُکُمْ۔ اگر تمہاری چقماق آگ نہ دے (یعنی تم کچھ کرنا چاہو)۔

صَلَدَحٌ۔ چوڑا پتھر۔

جَارِیَۃٌ صَلْدَحَۃٌ۔ چوڑی چھوکری۔

صَلَنْدَحَۃٌ۔ سخت۔

صَلَادِمٌ۔ شیر سخت۔

صَلَادِمٌ۔ یہ صَلَادِمٌ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے۔

صِلَاوِیٌّ۔ ماہی (یعنی بام مچھلی)۔

صَلْصَلَۃٌ۔ آواز دینا، ڈرانا۔

صَلْصَالٌ۔ کھارا۔

کَاَنَّہٗ صَلْصَلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ۔ گویا وہ لوہے کی آواز ہے جو سفید صاف چکنے پتھر پر حرکت کرے (نہایت میں ہے صَلْصَلَۃ لوہے کی آواز جب اس کو ہلائیں۔ اور "صلصلۃ" کی آواز "صلیل" سے زیادہ ہے)۔

مِثْلُ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ۔ گھنٹے کی سی آواز (یہ آواز فرشتہ کی ہوگی یا اس کے پنکھوں کی جو وحی کے وقت آنحضرتؐ کو سنائی دیتی۔ ایسی وحی میں آپ پر بہت سختی ہوتی سخت جاڑوں میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)۔

مترجم کہتا ہے۔ یہ تاویل فاسد ہے۔ اس لئے کہ دوسری روایت میں اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر پر چلائیں۔ تو یہ آواز خاص جناب احدیت کے کلام سے پیدا ہوتی ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن لوگوں نے کلام الٰہی میں آواز اور حروف کا انکار کیا ہے وہ بے وقوف ہیں۔ متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ:

صَلْصَال۔ وہ گارا جو پکایا نہ گیا ہو، گرمشک ہوئے کے متغیر کہن کہن کر رہا ہو جب پکا لیا جائے تو اس کو فخار کہتے ہیں۔

صَلْصَل۔ بدبودار کو بھی کہتے ہیں۔ (یہ صَلَّ اللَّحْمُ سے اخوذ ہے، یعنی گوشت بدبودار ہو گیا)۔

اِغْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَۃً بِیَمِیْنِہٖ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفُرَاتِ فَصَلْصَلَھَا ثَمَّ ثَ فَقَالَ لَھَا یَا اَعْلَقُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ وَالْاَئِمَّۃَ الْمُھْتَدِیْنَ، الحدیث۔ اللہ تعالیٰ نے ایک چلو داہنے ہاتھ سے میٹھے شیریں پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں اور نیک بندوں اور راہ پانے والے اماموں کو پیدا کروں گا دیکھ ایک چلو کھارے پانی کا لیا، اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے ظالم بادشاہوں اور شریر متکبر لوگوں اور شیطان کے بھائیوں کو بناؤں گا)۔

نَھٰی عَنِ الصَّلْوٰۃِ فِیْ ذِی الصَّلَاصِلِ۔ ذی الصلاصل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ذی الصلاصل ایک مقام کا نام ہے جو کہ کے راستے میں، محمد بن کعب نے کہا کہ اس مقام پر خسف کا عذاب اترا تھا)۔

صِلٌّ۔ وہ سانپ جس کا منقار نہ ہو۔

صُلْصُلَۃٌ۔ فاختہ۔

صَلَایَعٌ۔ سر پر سانپ کی طرف بال نہ ہونا۔

تَصْلِیْعٌ۔ پھیلا کر ہاتھ رکھنا، کسی امر کو خوب ظاہر کرنا۔

تَصَلَّعَ۔ ٹاپوں ہونا ابرے سے نکل جانا۔

اِصْطَلَعَ۔ گنجا۔

اُصَیْلِع۔ ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا، اس کا سر گولی کی طرح ہوتا ہے۔ اور ذکر کو بھی کہتے ہیں۔

وَاَنَّ لَا اَسْمَاءَ مُطْمَئِنًّا فَوْقَ اَصْلَعَ۔ میں

Marfat.com

کسی سے کچھ طمع نہ رکھوں، ایک پٹ پر میدان میں جہاں کچھ روئیدگی نہ ہو، جا پڑوں۔

(اصل میں یہ صَلَعٌ سے ماخوذ ہے، یعنی سر پر بال نہ ہونا، قیاسی مشابہت سے جس زمین پر روئیدگی نہ ہو وہ بھی گویا گنجی ہے)۔

مَا جَوَی الْیَعْفُوْرُ یُصْلِعُ۔ پٹ پر میدان میں ہرن کا بچہ نہیں جانا یا بگلی بیل۔

وَخُرُوْجُ بِهَا الضِّبَابُ مِنَ الْاَرْضِ الصَّلْعَاءِ۔ اور وہاں گوہ کا نکلنا کیا جاتا ہے، سپاٹ زمین میں (جہاں گھاس اور پیداوار وغیرہ نہ ہو)۔

تَکُوْنُ جَدُوْدَةٌ صَلْعَاءُ۔ صاف ظالم بادشاہت ہوگی۔

اِنَّ آخَرَ اِبَائَ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَعَاءِ وَالْعُرَیْقَاءِ۔ ایک کنوار نے آں حضرت سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اُگے یا جس کے کنارہ میں اُگے درمیان میں کچھ نہ اُگے۔

رَکِبْتُ الصَّلَعَاءَ۔ تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے یا بہت ہی بُرا کام جس کی بُرائی ظاہر ہے، تم نے کیا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب معاویہ نے زیاد کو جو ولد الزنا تھا یعنی ابوسفیان نے اُس کی ماں سمیّہ سے زنا کیا تھا، اپنا بھائی بنالیا)۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ۔ سورج صاف ہوگیا، ابر سے نکل گیا۔

کَاَنِّیْ بِهٖ اُفَیْدِعَ اَصْیَلِعَ۔ گویا میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا) کہ سخت ٹیڑھے پاؤں کا سر کا گنجا ہے۔

مَا هَلَلْنَا عَجَائِزَ صُلَّعًا۔ (دم نے جنگ جمل میں) بوڑھوں کو نہ مارا جن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صُلْعٌ اور صُلْعَانٌ جمع ہے اَصْلَعَ کی۔

اَنَّمَا اَشَفَّ الصُّلْعَانَ اَوِ الْمُرْعَانَ (کسی نے عمر سے پوچھا کہ کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال ہوں یا وہ جن کے سر پر بال نہ ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انھوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا، آپ کے فرق سر پر بال نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا، اس حضرت کے تو سارے سر پر بال تھے)۔

صَلْعَمَ۔ ختم ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جیسے تم ختم ہے تعالیٰ کا، اور رضؓ ختم ہے رضی اللہ عنہ کا، اور تمختم ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہی مکروہ جانا ہے لہٰذا پورا لکھنا بہتر ہے۔

صُلُوْغٌ۔ دانت نکل آنا یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِغٌ۔ جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِغُ۔ یہ بھی ہے صَالِغٌ کی۔

صَلْقَةٌ بڑی شتر۔

صَلْقَةٌ۔ چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَیْهِمُ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ۔ ان کو پانچ پانچ چھ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوٰۃ میں)۔

صَدَقَتٌ۔ اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو، حد سے زیادہ بڑھ جانا، غرور اور تکبر سے نمود اور برکت کم ہونا، بہت گر جانا اور کم برسنا، حظ نہ اُٹھانا۔

اِصْلَاتٌ۔ گراں جان ہونا ہے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلُّتٌ۔ تملق اور تکلف۔

اَلْفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَتُ۔ ظرافت کی آفت مبالغہ ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبر کے ساتھ)۔

مَنْ تَبَحَّرَ فِی الدِّیْنِ یَصْلَتُ۔ جو شخص دین میں حد سے بڑھ جائے گا اُس کا حافظہ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا

Marfat.com

ذراسی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین میں سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اُس سے اَوروں کو فائدہ اور ان سے اس کو حظ ہو)۔

کَمْ مِنْ صَلَفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ۔ جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جو ان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف زبانی ڈینگیں مارتے ہیں)۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَۃً لَا تَتَصَنَّعُ لِزَوْجِھَا صَلِفَتْ عِنْدَہٗ۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگار نہ کرے (ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ اِحْدٰکُنَّ فَتُصَانِعُ بِمَالِھَا عَنِ ابْنَتِھَا الْحَظِیَّۃِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِھَا الصَّلِفَۃِ کَانَتْ اَحَقَّ۔ تم میں کوئی عورت جاکر اپنی بیٹی سے، جو خاوند سے فیض اٹھارہی ہے (اس کے باوجود ماں جاکر) اپنے مال سے سلوک کرتی ہے، اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ پیسہ دیتی ہے) حالانکہ اس کو اپنی اُس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری تھا جو خاوند سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں رہتی ہے خاوند اس کی خبر نہیں لیتا، اس کی ضروریات پوری نہیں کرتا)۔

اِمْرَاَۃٌ صَلِفَۃٌ۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کو عزیز نہ ہو (خاوند اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

اِنِّیْ اُحَالِفُ مَا دَامَ الصَّالِفُ مَکَانَہٗ قَالَ بَلْ مَا دَامَ اُحُدٌ مَکَانَہٗ (ضمیرہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے قسمیہ عہد کرتا ہوں جب تک صالف اپنی جگہ رہے آپ نے فرمایا نہیں، جب تک اُحد پہاڑ اپنی جگہ رہے۔

صَالِف۔ ایک پہاڑی ہے زمانۂ جاہلیت کے مشرک لوگ اس کے پاس جاکر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے، آپؐ نے اس کا ذکر مکروہ جانا اور فرمایا کہ اس کی بجائے اُحد پہاڑ کا نام لے (جو مدینہ کے پاس ہے)۔

صَلْفَاءُ۔ سخت زمین۔

صَلِیْفٌ۔ گردن کی ایک جانب۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا عَنِفٌ وَّلَا صَلِفٌ۔ مومن نہ بدمزاج بدخو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رساں، کثیر الخیر، مہربان حلیم اور بُردبار ہوتا ہے)۔

صَلْفَحَۃٌ۔ اولٹنا پلٹنا۔

صَلَافِحُ۔ دراہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلْفَعَۃٌ۔ گردن مارنا، مونڈنا۔

صَلْفَعَ۔ مفلس ہوگیا۔

صَلْقٌ۔ زور سے چلّانا، مارنا، جماع کرنا، آفت ڈالنا۔

اِصْلَاقٌ یہ صَلْقٌ کا مترادف ہے۔

تَصَلُّقٌ۔ دردِ زہ سے عورت کا چلّانا۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ وَحَلَقَ۔ ہم مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہے جو مُصیبت کے وقت چلّائے (نوحہ کرے) اور بال منڈائے، سر اور ڈاڑھی مُونچھ کا صفایا کرے جیسے ہندو مشرک کیا کرتے ہیں (بعضوں نے کہا صَلَقَ کے معنی یہ ہیں کہ مُنہ پر طمانچے مارے، کپڑے پھاڑے، سینہ کوٹے)۔

اَنَا بَرِیْءٌ مِّنَ الصَّالِقَۃِ وَالْحَالِقَۃِ۔ میں اُس عورت سے بیزار ہوں (بے تعلق ہوں) جو چلّاکر روئے بال مُنڈائے۔

اَمَا وَاللّٰہِ مَا اَجْھَلُ عَنْ کَرَاکِرَ وَاَسْنِمَۃٍ وَّلَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصَلَاءٍ وَّصِنَابٍ وَّصَلَائِقَ (حضرت عمرؓ نے کہا) یہ بات نہیں کہ میں اونٹ کے سینے کی کرّی نڈیوں اور کوہانوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے کوہان اور سینے میں جو گٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کِرکِرَہ کہتے ہیں، اس کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے) اگر میں چاہوں تو بھنا

گوشت اور رائی اور انگور کا سالن اور باریک چپاتیاں منگواؤں اور کھاؤں (دگر دنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعضوں نے صَلَائِق کا ترجمہ بھنے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں سَلَائِق سین سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَ صَنَابِكَ۔ اگر میں چاہوں تو سارے آنگن حلواؤں کے بھنے ہوئے گوشت اور باریک چپاتیوں (میدے کے مانڈوں) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدور دیا ہے)۔

اِنَّهٗ تَصَلَّقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔ ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سمٹ گئے اُلٹ گئے مُڑ گئے۔

ثُمَّ صَبَّ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيْهَا۔ پھر اس میں پانی اُنڈیلا، وہ اس میں اُلٹ رہا تھا۔

غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔ یہ ایک مشہور جہاد ہے۔

بَنُو الْمُصْطَلِق۔ قبیلۂ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

صَلٌّ۔ صاف کرنا، پہنچنا۔

صَلِيْلٌ۔ آواز کرنا، انڈا پھوٹنے کی باریک آواز یا پانی پینے کی آواز۔

صِلٌّ۔ آفت، شمشیرِ برّاں۔

كُلْ مَا رَدَّ عَلَيْكَ قَوْسُكَ مَالَمْ يَصِلَّ۔ جو جانور تیرے تیر سے مارا جائے اس کو کھا جب تک بدبُو دار نہ ہو گیا ہو (یہ صَلَّ اللَّحْمُ اور اَصَلَّ سے ہے۔ یعنی گوشت بدبُو دار ہو گیا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، اس لئے کہ بدبُو دار سڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)۔

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا كَالْحَمِيْرِ الصَّالَّةِ۔ کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعضوں نے الضَّالَّةِ ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَالٌّ اور صَلْصَالٌ۔ گورخر بڑی آواز والا۔

صَلْصَالٌ۔ سوکھو گارے کو بھی کہتے ہیں جو کھن کھن آواز دینے لگے یا بدبُو دار ہو جائے (عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ صَلْصَالٌ وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے، پھر زمین پھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)۔

صَلٌّ۔ ایک قسم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے، آدمی جب اُس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابنِ سینا نے کہا اِس سانپ کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں ہے، بجز اُس عضو کے کاٹ ڈالنے کے، کاٹنے کا عمل فوراً ہونا چاہئے ورنہ تین ساعت میں مُہلک ہے)۔

مَاءٌ صَلَالٌ۔ بدبُو دار پانی۔

طِيْنٌ صَلَالٌ۔ آواز دینے والی مٹی۔

صُلَّةٌ۔ بچا ہوا پانی، بدبو۔

صِلِّيَانٌ۔ ایک قسم کی بھاجی ہے۔

مُصَلِّلٌ۔ سردار، کریم النسب، شریف۔

صَلْمٌ۔ کاٹنا یا کان یا ناک جڑ سے کاٹنا۔

اِصْطِلَامٌ۔ جڑ سے نکالنا۔

صَلَمٌ۔ سخت آدمی (یہ جمع ہے صَالِمٌ کی)۔

صَيْلَمٌ۔ آفت، مصیبت، تلوار۔

اَصْلَمُ۔ پتّو۔

يَكُوْنُ النَّاسُ صُلَامَاتٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔

لَمَّا قُتِلَ اَخُوْهُ مُصْعَبٌ اَسْلَمَهٗ النَّعَامُ الْمُصَلَّمُ الْاٰذَانِ اَهْلُ الْعِرَاقِ۔ جب عبد اللہ بن زبیر کے بھائی مصعب بن زبیر مارے گئے تو کٹے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا، ان کا بچاؤ نہ کیا۔ (شتر مُرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کٹے ہیں۔ بعض نے کہا اِس سے ذلیل و خوار مُراد ہے)۔

فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْا وَاتَّدَيْتُمْ فَامْشُوْا بِاٰذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ۔ اگر تم اپنی مقتولہ کا بدلہ نہ لو اور

دیت پر راضی ہو جاؤ، تو شتر مرغ کے کٹے کانوں کے ساتھ چلدو (یعنی ذلیل اور خوار ہو کر جاؤ)۔

وَتُصْطَلَمُوْنَ فِي الثَّالِثَةِ۔ اور تیسرے فتنہ میں بالکل جڑ پیڑ سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے۔

وَلَا الْمُصْطَلَمَةُ اُطْبَاؤُهَا۔ اور قربانی میں وہ جانور بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کٹے ہوں۔

لَئِنْ عُدْتُمْ لَيَصْطَلِمَنَّكُمْ۔ اگر پھر ایسا کرو گے تو جڑ پیڑ سے تم کو اکھاڑ دے گا۔

فَتَكُوْنُ الصَّيْلَمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔ پھر مجھ میں اور اُس میں ایک آفت ہوگی (یعنی دنگا فساد)۔

اُخْرُجُوْا يَا اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الصَّيْلَمِ كَاَنِّيْ بِهٖ اُفَيْحِجَ اُفَيْدِعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ اے باشندگانِ مکہ بڑی آفت آنے سے پہلے مکہ سے نکل جاؤ، گویا میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کم بخت) اُس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے، پاؤں ٹیڑھے ہیں اور کعبہ کو گرا رہا ہے۔

عَدُوٌّ يَصْطَلِمُ۔ وہ دشمن جو جڑ پیڑ سے اکھیڑ دے (سارا مال لوٹ لے)

صِلَّوْرٌ۔ بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَاْكُلُوا الصِّلَّوْرَ وَالْاِنْقِلِيْسَ۔ صِلّور اور اِنقلیس مچھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)۔ امامیہ نے اِسی قول کی رُو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت عمار رضؓ کا ہے) اِن دونوں مچھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے۔ اور بعض نے مکروہ کہا ہے)۔

صَلْوٌ۔ سُرین کی ہڈی پر مارنا، سُرین کی ہڈیاں ہلانا۔

صَلًا۔ سرین لٹک جانا زچگی کے قریب سے۔

تَصْلِيَةٌ۔ پیچھے جانا، دُعا کرنا، نماز پڑھنا۔

صَلٰوةٌ اور صَلَوَاتٌ بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں مذکور ہے۔ لغت میں صلوٰۃ دُعا کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ۔

اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ۔ یعنی سب دُعائیں جن سے تعظیم مقصود ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ! حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اُتار، اُن کا نام دنیا اور آخرت میں روشن کر، اُن کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ، اُن کی شفاعت آخرت میں قبول کر۔ اِس بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے بھی اِس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ؟ صحیح جواب اس کا یہ ہے کہ جائز نہیں۔

(خطابی نے کہا کہ لفظ صلوٰۃ کو تعظیم و تکریم کے معنی میں آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہیں استعمال کر سکتے البتہ اِس لفظ کو برکت و رحم کے لئے دوسروں کے واسطے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے آں حضرتؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ یا اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت اور برکت فرما۔)

طیبی نے کہا، انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا بالاجماع درست ہے۔ لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتداءً اَوروں پر منع ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ تنزیہاً مکروہ ہے کیونکہ سلف سے صلوٰۃ کا لفظ انبیاءؑ ہی کے لئے ماثور ہے۔ جس طرح عزّ و جلّ خاص پروردگار کے لئے۔ اگرچہ آں حضرتؐ بھی عزیز اور جلیل ہیں۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا يَا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَشْرًا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اپنی رحمت اُتارے گا یا فرشتے دس بار اس کے لئے دُعا کریں گے (کہ اے اللہ تو! اُس کو بخش دے)۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ یا اللہ اگلے لوگوں کے ساتھ بھی حضرت محمد صلعم پر اپنی رحمت اُتار اور دنیا والوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)۔

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ۔ روحوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ

Marfat.com

پر اپنی رحمت اُتار اور بدنوں کے ساتھ بھی اُن پر اپنی رحمت اُتار۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دُعا کرے یا وہاں نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے (تاکہ اُس مکان میں برکت ہو۔ اگر روزہ نفل ہو اور میزبان اُس کے کھانا نہ کھانے سے ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھالے)۔

اَلصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ۔ روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ روزہ کی وجہ سے نہ کھا سکے تو فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

إِذَا مِتْنَا صَلَّى لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ۔ جب ہم مر جائیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دُعا کریں گے۔

سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شرط میں) آگے بڑھ گئے، حضرت ابوبکر رضؓ کسی قدر پیچھے آپؐ کے ساتھ ہی رہے (کیونکہ اُن کے گھوڑے کا سر آں حضرتؐ کے گھوڑے کے پٹھے کے برابر رہا) حضرت عمرؓ ان کے بعد رہے (یعنی تیسرے نمبر پر)۔

إِنَّهُ أُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ۔ آں حضرتؐ کے پاس بھُنی ہوئی بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَلَيْتُ اللَّحْمَ۔ جب آگ پر گوشت بھونیں، اگر آگ میں ڈال دیں اور جلا دیں تو صَلَّيْتُ تشدید کے ساتھ کہتے ہیں یا أَصْلَيْتُ۔ چنانچہ:

صَلَّيْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ۔ یعنی میں نے آگ پر رکھ کے لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا۔

أَطْيَبُ مُضْغَةٍ صَيْحَانِيَّةٌ مَصْلِيَّةٌ۔ نہایت مزدار لقمہ صیحانی کھجور ہے جو دھوپ میں سُکھائی گئی ہو۔

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ وَصِنَابٍ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھُنا ہوا گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں۔

فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ۔ میں نے ابوسفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھ آگ سے تاپ رہا تھا۔

أَنَا الَّذِيْ لَا يُصْطَلَى بِنَارِهِ۔ میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيَ وَفُخُوْخًا۔ شیطان کے پاس پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ بَارَكَ لِدَوَابِّ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ صِلِّيَانِ أَرْضِ الرُّوْمِ كَمَا بَارَكَ لَهَا فِيْ شَعِيْرِ سُوْرِيَةَ۔ اللہ تعالےٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو رُوم کی صِلّیان میں وہ برکت دی جیسے شام کے جَو میں۔

صِلِّيَانٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

صَلٰوۃ کی دُوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ سے

صَلّٰى عَلٰى أُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ۔ آپؐ نے اُحد کے شہیدوں کے لئے ایسی دُعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں حالانکہ اُن کو دفن ہو کر کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہٰذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)۔

كَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ۔ میں اپنے لئے جو دُعا کرتا ہوں اُس میں آپؐ کس قدر دُرود بھیجوں (یعنی کتنی درود پڑھوں، اور دوسری دُعائیں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کردوں؟)

أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا۔ میں اپنی ساری دعا یہی رکھتا ہوں کہ آپؐ پر دُرود بھیجوں (یہ سُن کر آں حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری فکر بس اُسی وقت دُور ہو گی، تیرا مقصد پورا ہو گا

معلوم ہو اور دُود بھیجنا اپنے لئے دُعا کرنے سے افضل ہے اور دُرود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جائیں گے اپنے لئے دُعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے سوال نہ کرے گا میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔

ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔ بہتر دس بار اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس سے ابن عبدان کی تعریف کی، اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا کیا ابن عبدان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نہیں سمجھ سکتا)۔

عُلِّمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو بتا دیا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)۔

اِذَا صَلَّيْتَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَكَ۔ جب ایک بار مجلس میں آپ پر دُرود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)۔

صَلٰوتُہٗ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ کَذٰلِکَ۔ آدھی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اُس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہارِ ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)۔

لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا) آں حضرتؐ نے فرمایا، اب تمہاری امامت نہ کرے، کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے۔ فکر کی ضرورت ہو کہ جب اتنی سی خلاف شرع بات کرنے پر آں حضرتؐ نے اُس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہوگا۔ البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ منصب امامت پر اس شخص کو مقرر اور مامور کرنا چاہئے جو قاری اور فقیہ اور متقی اور پرہیزگار، سب متقدیوں سے افضل ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامت تو اس حکم کے پابند ہیں اور جاہل اور فاسق بھی اس بارے میں احتیاط برت رہے ہیں مگر بعض متقی حضرات اس مسئلہ میں لاپرواہی کر جاتے ہیں اور اکثر اہل علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئے بھی جاہل کو منصب دیدیتے ہیں۔ خدا سے دُعا ہے کہ وہ جلد ایسے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقہ سنت پر کاربند ہوں)۔

صَلَّی الْمَغْرِبَ بِسُوْرَۃِ الْاَعْرَافِ۔ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نمازِ مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلاف سنت مکلم مردانیوں کا طریق ہے)۔

فَقُلْتُ الصَّلٰوۃَ یَا الصَّلٰوۃَ۔ میں نے عرض کیا نماز کا وقت آگیا یا نماز پڑھئے (فرمایا)۔

اَلصَّلٰوۃُ اَمَامَکَ۔ نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کا جمع)۔

وَالْمُصَلِّیْ اَمَامَکَ۔ نماز کا مقام تیرے آگے ہے۔

فَاَرَیْتُھُمُ الصَّلٰوۃَ وَلَیْسَ مَعَھُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا نماز کا وقت آپہنچا اور ان کے پاس پانی نہ تھا (تیمم کا حکم ابھی نہیں اُترا تھا۔ آخر انہوں نے بے وضو) نماز پڑھ لی (اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو یونہی نماز پڑھ لے)۔

اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ۔ نماز کے لئے، جو اکٹھا کرنے والی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃٌ۔ نماز جماعت کے ساتھ ہے۔

اِخْتَرْتُ لِمَا فِیْ نَفْسِکَ (جب امام کے پیچھے ہو تو سورۂ فاتحہ پڑھے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھے)

فَذَکَرَ مِنْ صَلٰوتِہٖ۔ اُن کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی طرح نہیں پڑھتے)۔

صَلٰوۃُ الْقَاعِدِ عَلٰی نِصْفِ صَلٰوۃِ الْقَائِمِ بیٹھ کر

۱؎ یعنی احمد عن ابی الصلت۔

Marfat.com

نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔ (مراد وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود بیٹھ کر ہی پڑھے۔ لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پورا ثواب ملنے کی اُمید ہے)۔

بَیْنَ مُصَلِّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّعَمْ وَبَیْنَ الْجِدَارِ اَلْمَمَرُّ صلعم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان۔

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ نَزَلَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ جبرئیل علیہ السلام آئے انھوں نے نماز پڑھی، آں حضرت صلعم نے بھی ان کے بعد ہی پڑھی (جبرئیل امام تھے اور آں حضرت مقتدی تھے تو آپ نے نماز کا ہر رکن جبرئیل کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی بالکل نہیں جیسے مقتدی کو کرنا چاہیے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت نے جبرئیل کے نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز پڑھی)۔

صَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ۔ دوسرے دن ظہر کی نماز نے اُس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا یعنی (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی) اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آجاتا ہے پھر اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی)۔

وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ اور عصر کی نماز اُس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (یعنی ایک مثل سایہ ہو جانے پر عصر کی نماز شروع کی، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہوگی کیونکہ اس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہوگا)۔

صَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ وَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ فِی الثَّانِیْ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَیْہِ عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سوا سایۂ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سایۂ زوال سمیت، اب کوئی اشکال نہ رہے گا)۔

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں معلوم، اس لئے مقرب فرشتے اس کے بعد پھر ان کے بعد دوسرے لوگ۔ ایک روایت میں ہے کہ آں حضرت نے جبرئیل سے پوچھا، کیا سورج ڈھل گیا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں ہاں اور نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سورج گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے، جیسے بطلیموس کا خیال ہے۔ لیکن زمانۂ حال کے تمام سائنس داں اس خیال پر متفق ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے)۔

فَلْیُصَلِّھَا عِنْدَ وَقْتِھَا۔ دوسرے دن مسیح کی نماز اپنے وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائتہ نماز کو دوبارہ ادا کرے)۔

اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا یَا اَصَلِّیْ الصُّبْحَ اَرْبَعًا۔ کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپ نے اس شخص پر کیا جس نے فرضوں کے لئے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو، اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ اُمید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کے باوجود فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے)۔

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے فرض نماز کے۔

ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔ وتر کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمدؒ اور اوزاعیؒ نے اس دو رکعت کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے، کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز کرو۔ اور آں حضرت نے

Marfat.com

شاذ و نادر ہی یہ دوگانہ پڑھا بیان جواز کے لئے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو آں حضرتؐ سے۔ امام احمدؒ نے فرمایا میں یہ دوگانہ پڑھتا ہوں نہ اُس سے منع کرتا ہوں۔)

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دوگانہ پڑھنا لازم کرلیا ہے، ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو مطعون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے۔

فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ۔ آں حضرتؐ نے نمازِ خوف اس طرح ادا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے، اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دوگانہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض (معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے)

نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَهٗ صلعم اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ۔ ہم آں حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلہ لے کر آ پہنچا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔ تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جاکر پڑھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ٹھہرو نہیں فوراً جاؤ۔ اس ارشادِ نبویؐ کے بعد بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پرواہ نہ کی، بنی قریظہ پہنچکر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کردو لہٰذا انھوں نے راستہ میں نماز پڑھ لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی، اس لئے آپ نے کسی پر ملامت نہیں کی)۔

صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی پنجگانہ نمازیں نہ کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔ آں حضرتؐ نے عیدگاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد (امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کی رُو سے عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعیؒ نے اس کو جائز کہا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ عَلٰى مُخَالَفَةِ السُّنَّةِ۔ (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اُس نے کہا کیا اللہ تعالےٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انھوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنّت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ (دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو نکالنا بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس درجہ ثواب عظیم کا کام ہے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعثِ عذاب ہے۔ مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ، اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی، یا ایک اذان کی جگہ دو اذانیں کہے یا اذان کے اوّل اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبیر سے پہلے دُرود شریف پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے، یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں۔ عباداتِ بدنیہ میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے)

مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهٗ۔ جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا۔

ع۵ بعض صلحائے امّت اور بزرگانِ سلف کے بارے میں جو روایات مذکور ہیں کہ وہ شب میں سَو سَو، دو دو سو نفل رکعتیں پڑھا کرتے تھے تو یہ بدعت اِس وجہ سے نہیں کہ نفل نماز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بِلا قید و بلا تعیّن ثابت ہے یعنی نوافل کے لئے آپؐ نے کوئی تعداد مقرر نہیں فرمائی ہے۔ بایں ہمہ میرے نزدیک نفل نمازوں میں بھی اتباعِ سنت افضل ہے اور جتنی رکعتیں آنحضرتؐ نے جن موقعوں پر پڑھی ہیں اتنی ہی پڑھی جائیں تو افضل ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ ۱۲ منہ

(بعضوں نے اسی حدیث کی رُو سے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے، لیکن اکثر علما، کا یہ قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس حدیث میں فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ صحیح ہے۔ یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ فَلَا شَيْءَ لَهُ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علی کے معنی میں ہے۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔ جس نے اپنے تئیں مار ڈالا تھا (خودکشی کی تھی) آں حضرتؐ نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن صحابہ نے پڑھ لی۔ اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرا تھا تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو، پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا، تب آپؐ نے اس پر نماز ادا کی)۔

صَلُّوْا قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ آپؐ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (اب یہ جو استدلال کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہوگی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی اور اثبات جب ہو کہ استدلال ہے آپؐ کی نماز پر خیال نہ کیا ہو گا صرف دُعا کرنے دیکھا ہو گا۔ اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)۔

لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْإِمَامُ جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے۔

لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔ ایک دن میں ایک ہی نماز دو بار مت پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے کہ امام ملائے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے۔ ورنہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو جو آپؐ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا جو تکرہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد آیا تھا۔ اور حضرت معاذؓ آنحضرتؐ کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)۔

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب کے فرض سے پہلے ایک دو گانہ (سنت کا پڑھو)۔ اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مؤذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے۔ اس حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ مغرب کے فرضوں سے پہلے بھی ایک دو گانہ سنت کا ادا کر سکتا ہے گو آں حضرتؐ اور صحابہ رضؓ سے منقول نہیں ہے)۔

مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَكَعَاتٍ۔ جو تین مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوٰۃ الاوابین کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے)۔

اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ فِي صَلٰوةٍ التَّسْلِيْمُ۔ ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں جتنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)۔

اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ وہ چار رکعتیں پڑھے۔

صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِي مَسْجِدِيْ (سنت اور نفل) گھر میں اَدا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) اَدا کرنے سے افضل ہے۔ اس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جب کو دیکھو مسجدیں ہیشہ مسجدیں ہی اَدا کرتا ہے، حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ یعنی ان میں نماز نہ پڑھو کر اور جمعہ کے بعد کو بھی آں حضرتؐ نے مسجدیں جمعہ میں نہیں پڑھیں، اگر پڑھی بھی تو گھر میں آ کر۔ مگر ہمارے زمانہ کے نادانوں کو کیا کہا جائے، وہ جمعہ کے بعد مسجدیں مسجدیں ہی اَدا کرتے ہیں)۔

يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔ امام لوگ جو امامت کرتے ہیں

Marfat.com

اگر ٹھیک طور سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور اُن کو دونوں کو ثواب ملے گا۔ اگر غلطی کریں گے (مثلاً بے وضو نماز پڑھا دیں اور تم کو خبر نہ ہو) تو تم کو ثواب مل جائے گا (تمھاری نماز درست ہوگی) اور وبال اُن پر پڑے گا۔

ثُمَّ مُوْا فَاِذَا صَلّٰى لَكُمْ۔ کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں۔

صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ۔ (امام حسن بصریؒ نے کہا) تو نماز پڑھ لے، اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وبال اسی پر پڑے گا (تیری نماز صحیح ہو جائے گی)۔

مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا۔ جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے۔ اب دل کا حال اللہ تعالیٰ جانے)۔

صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ (بنی اُمیہ کی عادات کے موافق) نماز ظہر میں دیر کی (جب حدیث سُنی تو اوّل وقت پڑھنے لگے)۔

صَلّٰى فَصَلَّتْ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلَّتْ۔ جبرئیلؑ نے نماز پڑھی آنحضرتؐ نے بھی اُن ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبرئیلؑ نے دوسری نماز پڑھی، آنحضرتؐ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ بندے اور کفر کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں جا پڑا)۔

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا) کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔

وَلَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ۔ (ان دنوں (طلاعیہ) نماز کہیں نہیں ہوتی سوائے مدینہ کے (کیونکہ کوئیں بھی

اس وقت کافروں کا علاقہ تھا، جو تاتاں مسلمان وہاں رہ گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے)۔

اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ۔ آنحضرتؐ۔ مرض الموت میں آں حضرتؐ برآمد ہوئے (حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے)، لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ آں حضرتؐ کی (حضرت ابوبکرؓ نے کی اقتدا کا مطلب یہ کہ لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے، نہ یہ کہ وہ امام تھے امام تو آں حضرتؐ ہی تھے)۔

اُمُرُ بِحَطَبٍ فَاُحْرَقَ بِالصَّلٰوةِ۔ میں جلانے کی لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں حاضر نہ ہو اس کا گھر جلا دوں)۔

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ آپؐ نے مرض الموت میں فرمایا۔ اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف)۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ (رات کی نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ۔ (یعنی ہو سکتیں مگر گیارہ سے زیادہ آں حضرتؐ نے نہیں پڑھیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں)۔

متجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح پر کہ پہلا وتر کو گانہ بیٹھ کر مختصر ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ کر پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا ہوں، رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں آں حضرتؐ کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے، بہر حال سنت نبوی کی پیروی کرنا بہتر ہے دو سرے فقراء اور مشائخین کی پیروی سے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ظہر اور مغرب اور عشاء کی بھی گیارہ رکعتیں مؤکد ہیں، گویا دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)۔

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں تشہد کے ساتھ (یعنی ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے، نہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے)۔

یُصَلِّیْ عَلَی الْعَبْدِ اَلْاَوَّلِ۔ صفِ اول کے لئے دُعا کرتے رہیں گے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمْ (یہ بار بار)۔

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (یہاں تک کہ راتب سنتوں سے بھی۔ مگر بعضوں نے کہا کہ راتبہ سنتیں افضل ہیں)۔

فَاَحْسَنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ۔ جس شخص کو میں نے بُرا کہا ہو یا اُس پر لعنت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ اپنی اُمت سے کس قدر اُلفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو بُرا کہا، زائد آمرض ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہی)۔

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مُرادآباد میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے۔ اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے، خدا تجھ کو تباہ کرے، ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرمایا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ میں کو میں کو سول تو اس پر رحمت اور برکت اُتار۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ صَلٰوۃُ الْمَلَائِکَۃِ۔ سبحان اللہ ساری مخلوقات کی تسبیح ہے (سب اس کی پاکی بیان قال یا حال بیان کر رہی ہیں)۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ۔ تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمہارے لئے دُعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر مہربان اور عادل اور منصف ہیں رعایا کے وہ خیر خواہ ہیں اور رعایا ان کی خیر خواہ ہے، ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اور یوں تو خوف یا طمع کی وجہ سے ابن الوقت قسم کے لوگ بُرے سے بُرے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دُعا کرنا، یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو۔ (بعضوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

"جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نمازِ جنازہ اَدا کرتے ہیں، اور تم اُن پر جب ان کا انتقال ہو نمازِ جنازہ پڑھتے ہو"

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے (ذرا آرام لے پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو۔ یہ سنون ہے، امام ابن حزم نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)۔

اَنَا الصَّلٰوۃُ (قیامت کے دن سب اعمال آئیں گے نماز آکر کہے گی) میں نماز ہوں۔

اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَانِ۔ پہلے ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)۔

فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ۔ اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں)۔

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَّتْھُمْ۔ نماز کا وقت آگیا میں نے اُن کی امامت کی۔

فَلَمَّا صَلّٰی الصُّبْحَ وَصَلَّیْنَا۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی (یہ حدیث اتم بانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح کر کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نمازِ معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں، ایک فجر کی دوسری عصر کی)۔

فَاِنَّمَا صَلٰوتُہٗ وَقُرْبَانُہٗ۔ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں دُعا ہیں اور اللہ کی قربت (کا) ذریعہ۔ یعنی اُن کو پڑھنے

Marfat.com

سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے)۔

مَاتَصَدَّقَ مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلَ مَنْ صَلَّیْتَ۔ اے اللہ! میں نے جو رحمت کی دُعا کی ہے وہ اس کے لئے کر جس پر تو رحم کرنا چاہتا ہے (اور جو میں نے لعنت بھیجی ہے وہ اُس پر کر جس پر تو لعنت کرنا چاہتا ہے)۔

فَاِنَّ صَلٰوتَہٗ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ۔ دو بھائی ایک منٹ کے فاصلے سے مرے تھے۔ لوگوں نے یوں دُعا کی۔ یا اللہ! اس کو اپنے بھائی سے ملا دے، آپ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے)۔ اس نے جو اپنے بھائی کے بعد نماز پڑھی، وہ کہاں جائے گی اور جو عمل نیک اس نے اس کے بعد کمایا وہ کہاں جائے گا۔ دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے)۔

اَلَیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَہٗ وَصَلّٰی بَعْدَہٗ سِتَّۃَ اٰلَافِ رَکْعَۃٍ وَکَذَا وَکَذَا (دو شخص ایک برس کے فاصلے سے مرے تھے، صحابیؓ نے ان میں سے ایک کا مرتبہ خواب میں زیادہ دیکھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا پچھلے شخص نے چھ ہزار اور اتنی (یعنی ۳۵ رکعتیں) سال بھر میں نہیں پڑھیں (ہر روز سترہ رکعت کے حساب سے سال بھر میں اتنی رکعتیں ہو جاتی ہیں)۔

اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی ھٰذَا فَیُصَلِّیْ مَعَہٗ۔ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو اس پر خیرات کرے، اس کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھ لے (تاکہ اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے۔ یہ اس شخص کے لئے فرمایا جو نماز جماعت کے بعد مسجد میں آیا تھا)۔

اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ۔ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔

اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذّٰکِرِیْنَ وَالذّٰکِرٰتِ اللّٰہَ (جس شخص نے رات کو اپنی بیوی کو جگایا پھر دونوں نے نفل کی نماز پڑھی یا مرد نے الگ پڑھی (عورت نے الگ) تو دو رکعتیں ہی، تو اس کا نام اللہ کے ذاکروں میں لکھا جائے گا۔

اَفَاصَّ صَلٰعم مِنْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ۔ آپ دن کے آخری حصہ میں تُوٹے، جب ظہر پڑھ چکے تھے (راوی عصر بھی)۔

صَلُّوْا اَخْلَفَ کُلِّ بَرِّۃٍ فَاجِرٍ۔ ہر نیک اور بد کے پیچھے (جب تک وہ صریح کفر نہ کرتا ہو نماز پڑھ لو (مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم اور بادشاہ اگر بدکار بھی ہو تو اس کے پیچھے جمعہ اور عید ادا کر لو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی مساجد میں امامت کے لئے بدکار شخص کو بھی منتخب کر لیجئے۔ ہو۔ ایسے وجود دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں نیک ہوں اس کے خلاف دو حکم کیونکہ مسجد میں امامت کے لئے اسی کو منتخب کرنا چاہئے جو نیک اور پرہیزگار اور دیندار ہو۔ کذا فی مجمع البحار)۔

اِدْرِجْ قَصَصَ قِرَاءَتِکَ ثُمَّ تُصَلِّیْ۔ جا پھر سے نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ ٹھگیں لگائیں)۔ یہ اس شخص سے فرمایا جس نے جلدی جلدی نماز پڑھ لی تھی)۔

صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب سے پہلے دو دو رکعتیں سنت کی پڑھو (یہ مستحب ہے کہ یہ دو گانہ مستحب ہے، سلف کا یہی قول ہے لیکن خلفائے راشدین اور امام مالک اور اکثر علمائے اس کو مستحب نہیں سمجھا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہم کو آں حضرتؐ کی حدیث مل جانے کے بعد خلفائے راشدین سے کچھ کام ہے نہ امام مالکؒ سے اور نہ کسی عالم یا مجتہد سے، بس حدیث شریف کی پیروی ہی سب پر مقدم ہے خواہ اس پر کسی نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اہل حدیث کا یہی اصول ہے البتہ جس مسئلہ میں آں حضرتؐ کی حدیث ٹھلے نہ قرآن کی آیت، اس میں تم خلفائے راشدین، اور صحابہ اور مجتہدین کی رائے پر عمل کر سکتے ہو اور ان کی پیروی تمہاری اپنی رائے پر مقدم ہے۔

وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَنَامُ (ایک شخص (ایک) نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز کا) انتظار کرتا ہے

Marfat.com

کر اس کو امام کے ساتھ (جماعت سے) پڑھے، اس کو اس پر دگنا کر ثواب ہے جو نماز پورے کو سو رہے (اور دوسری نماز کا انتظار کرے)۔

اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے یعنی صلوٰۃ التسبیح۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جرزی نے حصن میں اس کو ذکر کیا ہے اور قلعی نے کہا قرآن کے فضائل میں جتنی حدیثیں آئی ہیں ان سب میں عُمْدَہ اللہ کی فضیلت میں حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح نمازوں کی فضیلت میں جو حدیثیں منقول ہیں ان میں صلوٰۃ التسبیح کی حدیث زیادہ صحیح ہے)۔

فَاِنَّ صَلٰوتَهَا اُمَّتِيْ قَبْلَكُمْ۔ عشاء کی نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی (گو یہ پیغمبروں نے پڑھی ہو) اس صورت میں اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ بیان ہے کہ یہی اوقات نماز کے اگلے پیغمبروں کے تھے)۔

اِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔ جب نکلے تو آں حضرت پر درود و سلام بھیجے۔

اِذَا صَلّٰى عَدْوَةً طَلَعَ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَتْ فَصَلِّ۔ (ایک شخص حضرت مزدوری کر کے تھک جاتا اور رات کو جب سونا تو صبح کی نماز کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلتی، اس نے اپنا ماجرا آں حضرت سے بیان کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ!) میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تو جاگے اس وقت پڑھ لے (کیونکہ سونے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے، جب سو کر اٹھے اس وقت نماز میں دیر نہ کر یہی اس کا وقت ہے)۔

حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ یہاں تک کہ تو اپنے پیغمبر پر درود بھیجے (یہ حضرت عمرؓ کا کلام ہے یا اُس حضرت کا)۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کو چھوڑ دینا ہے (جب تک نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام جاری کریں گے، جب نماز چھوڑیں گے تو ان کو کافر سمجھیں گے)۔

لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلّٰاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ فرشتے برابر اس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے، یوں کہتے ہیں، یا اللہ اس پر مہربانی کر اس پر رحم کر۔

اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ۔ نماز قیامت کے دن نور ہوگی اور صدقہ دلیل ہو گا (محشر کے) میدان میں (جو کہ نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امامیہ اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک واجب ہے (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے) اور امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اسی طرح غیر نماز میں جب آپ کا ذکر آئے تو درود بھیجنا واجب ہے۔ ابن بابویہ نے جو ہمارے فقہاء میں سے ہیں کہا ہے اور زمخشری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور نووی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنَ الدُّعَاءِ بِلَفْظِهٖ۔ آں حضرت پر درود بھیجنا اپنی ذات کے لئے دعا کرنے سے افضل ہے (اللہ تعالیٰ اُس کی برکت سے سب مقاصد پورے کرے گا اور تمام حاجات بر لائے گا)۔

مَامِنْ صَلٰوةٍ تَحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے پکارتا ہے۔

صَلَا۔ گھوڑے کی دُم کا تمام۔

صَلَوَان۔ وہ دو ڈھلیاں جو دُم کے دائیں اور بائیں اٹھی ہوتی ہیں۔

مُصَلِّيَاتٌ۔ اُس گھوڑے کو بھی بولتے ہیں جو شرط میں دوسرے نمبر پر آتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھے کے پاس ہوتا ہے۔

بابُ الصّاد مع الميم

صَمَتَ۔ خاموش ہونا، طلوع ہونا، برابر انگیختہ کرنا، اُبھارنا، لانا۔

صَمْتٌ یا صُمَاتٌ یا صُمُوْتٌ۔ خاموش رہنا۔

Marfat.com

تَصْمِیْتٌ اور اِصْمَاتٌ۔ خاموش کرنا

صَامِتٌ۔ وہ مال جو خاموش ہے جیسے چاندی سونا جواہرات وغیرہ۔ اور "ناطق" وہ مال جو جاندار ہو جیسے اونٹ گھوڑے اگائے، بیل، بکری وغیرہ۔

لَمَّا نَقَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَعَلَتْ عَلَیْہِ یُوْمَ اُصِمَّتْ فَلَمْ یُکَلِّمْہُ۔ جب آں حضرت پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں آپ کے پاس گیا، جس دن آپ کی زبان بند ہوگئی حتی آپ نے بات نہیں کی (رعب والے لوگ کہتے ہیں کہ:

صَمَتَ الْعَلِیْلُ یا اُصِمَّتَ الْعَلِیْلُ۔ جب وہ خاموش ہو جائے بات نہ کرسکے۔

اِنَّ اَمْرَ اَمَّۃَ مَنْ اَحْسَسَ حَجَّتْ مُصْمِتَۃً۔ قبیلۂ احمس کی ایک عورت نے خاموش رہ کر حج کیا (تمام حاجیوں سے کسی سے بات نہ کی)۔

اَصْمَتَتْ اُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ۔ امامہ بنت ابی العاص (جو آں حضرت صلعم کی نواسی تھیں ان کی زبان بند ہوگئی تھی۔

اِنَّمَا صُمْتَۃُ الْقِصْعَۃِ۔ کھجور بچہ کو چپ کرنے والی ہے (جہاں روایا تو ایک کھجور منہ میں دیدی وہ پھر چپ ہو جاتا ہے)۔

اِنَّمَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم عَنِ الثَّوْبِ الصَّمْتِ۔ آں حضرت نے اُس کپڑے سے منع فرمایا جس میں بزار یشم ہو (سوت نہ ہو)۔

عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ۔ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوگا۔

وَقَدْ اُصْمِتَتْ یا اَصْمَتَتْ۔ وہ خاموش ہوگئی تھیں۔

لَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ۔ خاموشی کا روزہ ہمارے دین میں نہیں ہے کہ آدمی صبح سے شام تک چپ رہے (لوگ دنیوں میں یہ روزہ مشروع سمجھتا تھا)۔

مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ جو کوئی خاموش رہے گا وہ نجات پائے گا (بہت سی آفتوں سے محفوظ رہے گا جو زبان ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں اور بے فائدہ باتیں کرنے سے)۔

اِلْزَمِ الصَّمْتَ تَسْلَمْ۔ خاموشی کو لازم کرلے تو سلامت رہے گا۔

مَالُہٗ صَامِتٌ وَّلَا نَاطِقٌ۔ وہ بالکل نادار ہے نہ خاموش مال اس کے پاس ہے نہ بولتا مال (یعنی نہ سونا چاندی ہے نہ گائے بیل اور اونٹ وغیرہ)۔

صَمْتُ الْقَوْمِ حَرَامٌ۔ چپ روزہ رکھنا حرام ہے۔

مُصْمِتٌ۔ ٹھوس (اس کی ضد اَجْوَفُ کھوکھلا)۔

صِمْتِیْتٌ۔ بہت خاموش رہنے والا (جیسے سکیتیہ ہوتے ہیں)۔

مُصْمِتٌ۔ فریاد سننے والا۔

صَمْصَمٌ۔ مارڈالو دینا، سختی کرنا۔

اَصْمَخُ۔ بہادر۔

صِمْخٌ۔ کان کے سوراخ پر مارنا۔

فَاَخَذَ مَاءً فَاَدْخَلَ اَصَابِعَہٗ فِیْ صِمَاخِ اُذُنَیْہِ۔ پھر پانی لیا اور انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

(بعض نے سماخ سین سے روایت کیا ہے یعنی وہی ہیں)۔

فَضَرَبَ اللّٰہُ عَلٰی اٰصِمَخَتِہِمْ۔ اللہ نے اُن کے کانوں کو ٹھیک دیا (یعنی سُلا دیا)۔

اَصْمَتُ لِاِسْتِرَاقِہٖ صِمَاخُ اَلْاِسْمَاعِ اس کو چوری سے سننے کے لئے کانوں نے اپنے سوراخ کھجائے

کُلُّ اُذُنٍ وَلُوْدٌ وَکُلُّ صِمَاخٍ بَیُوْضٌ۔ جس جانور کے کان بڑے بڑے ہیں وہ بچہ جنتا ہے اور جس کے کان چھوٹے ہیں وہ انڈا دیتا ہے۔

صَمْصَمٌ۔ قصد کرنا، برابر مقابل میں ہونا، ارنا، کمر کا کرنا، مونث لگانا، بند نہ لگانا۔

صَمْصَمٌ۔ سردار، ٹھوس۔

Marfat.com

صَمَدٌ۔ اللہ کا بھی ایک نام ہے، بمعنی سردار اور دائم اور باقی۔ یا جس میں جوف نہ ہو، یا جس کی طرف لوگ اپنی حاجات لے کر جائیں۔

صَمَدَ الْبَیْتَ۔ گھر کو آراستہ کیا۔

صَمَدَتِ الْعَرُوْسَ۔ دُولہن کو اونچی جگہ پر دلبند مقام پر بٹھایا۔

تَصْمِیْدٌ۔ جمع کرنا۔

مُصَامَدَةٌ۔ جھگڑا کرنا۔ مارپیٹ کرنا۔

صِمَادٌ۔ ڈانٹ، بندھن۔

لَوْ قُلْتُ لَا یَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا صَمَدٌ مَا خَرَجَ اِلَّا اَقَلُّکُمْ۔ حضرت عمرؓ نے کہا، نسب اور خاندانوں کا علم مت سیکھو اور لوگوں کے نسب پر طعن مت مارو، قسم خدا کی اگر میں کہوں اِس دروازے سے وہی نکلے جو شریف ہو (جس کے خاندان میں کوئی عیب نہ ہو) تو تم میں سے بہت کم لوگ نکلیں گے۔

فَصَمَدْتُ لَهٗ حَتّٰی اَمْکَنَتْنِیْ مِنْهُ غِرَّةٌ۔ میں نے ابوجہل کے مارنے کا قصد کیا یہاں تک کہ اس کی ایک غفلت نے مجھ کو موقع دیا (میں نے مار کر اس کو گرا دیا۔ یہ معاذ بن عمرو بن جموح رضؓ نے کہا)۔

فَصَمْدًا صَمْدًا حَتّٰی یَنْجَلِیَ لَکُمْ عَمُوْدُ الْحَقِّ توجہ کرتے رہو توجہ یہاں تک کہ حق کا ستون تم پر کھل جائے۔

لَا یَصْمُدُ اِلَیْهِ صَمْدًا (آں حضرتؐ جب کسی ستون یا لکڑی کی طرف نماز پڑھتے تو اس کو اپنی داہنی یا بائیں ابرو کے برابر رکھتے اور سیدھا اس کے مقابل نہیں کھڑے ہوتے۔ بلکہ ایک طرف ذرا مُڑے رہتے، اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس لکڑی یا ستون کی عبادت نہیں کرتے)۔

اَلصَّمَدُ الْمَصْمُوْدُ اِلَیْهِ فِی الْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ۔ صمد وہ ہے جس کی طرف لوگ توجہ کریں تھوڑا کام ہو یا بڑا کام۔

وَقَدْ صَمَدُوْا لَهَا۔ لوگوں نے جمرۂ وسطی کا قصد کیا اس کے سر پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے لگے۔

مَا کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ بَیْتًا ظَاهِرَ اللّٰهِ فِی اَکْنَافِ ۱۱۰

مَکَّةَ یُصْمَدُ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک کھلا گھر مکہ کے اطراف میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا جس کی طرف لوگ قصد کریں گے۔

وَلَا رَهِیْبَةَ اِلَّا سَیِّدٌ صَمَدٌ۔ رہبیہ سردار ہے لوگ اپنی حاجات کے لئے اس کی طرف رُجوع کرتے ہیں (رجع خلائق ہے)۔

خُذْهَا حُذَیْفَ فَاَنْتَ السَّیِّدُ الصَّمَدُ۔ یہ تلوار کی ضرب لے، اے حذیفہ تو سردار اور سب لوگوں کا مرجع تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ مِنْ بَلَدِیْ۔ اے اللہ! میں اپنے شہر سے تیرا قصد کر کے نکلا۔

فَصَمَدَ اِلٰی جَدِّیْ۔ اُس نے میرے دادا کا قصد کیا۔

بِئْرُ عَبْدِ الصَّمَدِ۔ ایک کنواں ہے مکہ معظمہ کے راستے میں۔

صَمْدَحَةٌ۔ بہت زیادہ گرم ہونا۔ سخت۔

صُمَادِحٌ۔ سخت، خالص، خیر، کھلا راستہ۔

صَمَیْدَحٌ۔ گرم دن سخت۔

صَمْرٌ۔ بخیلی کرنا، روکنا، تھم جانا۔

صَمَرٌ۔ دہی بن جانا۔

صَامُوْرَةٌ۔ دہی۔

صُمَادِیٌ۔ گاندہ سرین۔

صَمْصَمٌ۔ ایک درخت ہے۔

اِدْفَعْ هٰذَا اِلٰی اَسْمَاءَ لِتَدْهَنَ بِهٖ بَنِیْ اَخِیْهِ مِنْ صَمَرِ الْبَحْرِ۔ یہ گھی کا کپّہ اسماء کو دیدے وہ اپنے بھتیجوں کا بدن اس سے چکنا کر کے سمندر کی بدبُو کو رفع کرے۔

صِمْرِدٌ۔ دودھیل اونٹنی یا کم دُودھ دینے والی۔

صَمَارِدٌ۔ سخت زمینیں یا موٹی یا دُبلی بکریاں۔

صَمْصَمَةٌ۔ رواں ہونا۔

صُمَاصِمٌ۔ شیر۔

صَمْصَمٌ۔ بخیل۔

صِمْصِمَةٌ۔ جماعت کا بیچا بیچ۔

Marfat.com

لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى رَقَبَتِيْ. اگر تم کاٹنے والی تلوار میری گردن پر رکھو۔
صَمْصَامٌ کی جمع ہے صَمَاصِم۔
تَرَدَّوْا بِاَيِّ الصَّمَاصِمِ. انہوں نے تلواروں کو اپنی چادر بنایا (یعنی تلواریں لے کر چلے، ان کے حامل کو موٹے حوصلوں پر رکھا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ صَمْصَام اُس تلوار کو کہیں گے جو خوب روانی کے ساتھ کاٹے اور مُڑے نہیں۔
صَمْعٌ۔ ہاتھ میں روک لینا مارنا۔
صَمْعٌ۔ کلام میں غلطی کرنا۔
تَصْمِيْعٌ۔ مضبوط ارادہ کرنا جیسے تَصْمِيْمٌ ہے۔
اَصْمَعُ۔ چھوٹے کان والا۔ کاٹنے والی تلوار۔
اَصْمَعِيّ۔ ابو سعید عبد الملک جو عرب کا بڑا ادیب اور فصیح شخص گزرا ہے۔
كَاَنِّيْ بِرَجُلٍ اَصْمَعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ گویا میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو چھوٹے سر چھوٹے کان والا کعبہ کو گرا رہا ہے۔
كَانَ لَا يَرِيْ بَاْسًا اَنْ يُّصَفِّيَ بِالصَّمْعَاءِ۔ عبداللہ ابن عباسؓ چھوٹے کان والی بکری قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (یعنی جس بکری کے کان پیدائشی طور پر چھوٹے ہوں، نہ یہ کہ کان کٹے ہوں)۔
كَاَبِيْلِ اَصْعَدَتْ صَمْعَاءَ۔ اُن اونٹوں کی طرح جنہوں نے صمعاء کھایا ہو۔
صَمْعَاءُ۔ ایک بھاجی ہے اس کو بُقْلَہ بھی کہتے ہیں۔
صَوْ مَعَةٌ۔ نصاریٰ کا معبد یعنی گرجا۔ اور مینار کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع صَوَامِع ہے)۔
اِصْمَعَدَّادٌ۔ جلدی چلنا۔
مُصْمَعِدٌّ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
اَصْبَحَ وَقَدِ اصْمَعَدَّتْ قَدَمَاهُ۔ صبح کو اس کے پاؤں سوج گئے تھے۔

صَمْعَرٌ۔ سخت اور سخت زمین۔
صَمْعَرِيٌّ۔ سخت جس پر جادو منتر اثر نہ کرے۔
صَمْعَرِيَّةٌ۔ خبیث سانپ۔
صُمْعُوْرٌ۔ پست قد بہادر۔
صَمْغٌ یا صَمَغٌ۔ گوند۔
صَمْغَةٌ۔ زخم یا گوند کا ٹکڑا۔
نَظَرُ الصَّمْغَانِ فَاَمَّا مَعْقِدُ الْمَلَكَيْنِ ہونٹوں کے دونوں کناروں کو یہاں شوک سمجھ ہوتا ہے صاف پاک رکھو، وہاں دو فرشتوں کی بیٹھک ہے۔
صِمَاغَانِ اور صَمَاغَانِ اور صَمَاغَيَانِ اور صِوَاسَانِ۔ ہونٹوں کے دونوں کنارے، دونوں جبڑوں کے جوڑ۔
حَتّٰى عَرِقَتْ وَذَبَّ صِمَاغَاهُ۔ یہاں تک کہ تو پسینے پسینے ہوگئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر جھاگ آگیا۔
اِذَا كَانَ مَعْدُ وَسَاكَنَهُ صَمْغَةُ۔ تم دب چپک کر آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے۔
لَاَقْدَعَنَّكَ قَلْعَ الصَّمْغَةِ۔ میں تجھ کو اس طرح اکھاڑ ڈالوں گا جیسے گوند اکھاڑتے ہیں (رکھ اس کا کوئی اثر شاخ پر نہیں رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی ہے۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیاد ی طور پر تجھ کو تباہ اور بے نشان کر دوں گا)۔
شَاةٌ مُصْمَغَةٌ یَلَنْبَنِيْ۔ بکری تازہ دودھ دینے والی۔
مُخْلِفٌ مُصْمَغٌ۔ گوند کی روٹی۔
صَمْغَدٌ۔ سخت۔
مُصْمَغِدٌ۔ چربی یا بیماری سے پھولا ہوا۔
صَمْغَةٌ۔ بدمزہ دودھ۔
اِصْمَاقٌ۔ بند کرنا۔
صَامِقٌ۔ بھوکا پیاسا۔

Marfat.com

مُصَیْقٌ۔ حیران، پریشان ہو کھائے ہے۔
صَمْقَاءُ۔ کھلا ہوا، روشن ہونا۔
یَدٌ مُصْمَتَۃٌ۔ گرہ بند۔
صَمَکَۃٌ۔ قوی، زور آور۔
اِصْمِکَاکٌ۔ غصہ ہونا، پھٹ جانا۔
صَمَنْکَلٌ۔ جاہل، برائی کے لئے جلدی کرنے والا۔
صَمَنْکَلٌ۔ یہ صَمَنْکَلٌ کا مترادف ہے یعنی احمق، جلد باز۔
مُصَمْکَدَۃٌ۔ تر، مرطوب۔
صَمَلَمٌ۔ بردبار، عمر، قوی زور آور۔
صَمَلٌ۔ سخت ہونا، شدید ہونا، ہار رہنا، ہارنا۔
اِصْمِئْلَالٌ۔ سخت ہونا، گنجان ہونا۔
صَامِلٌ۔ خشک۔
صُمُلٌّ۔ بد خلق۔
اَصْمَلُ وَصُمُلٌّ۔ تو بد خلق آدمی ہے۔
ھُوَ صُمُلٌّ صُمُلٌّ۔ وہ سخت گیر بد خلق ہے۔
صَمَلَ الشَّجَرُ۔ درخت پیاسا ہو کر سخت ہو گیا۔
اَلْقَاہُ صَمْلَاءَ۔ اس کی ہڈیاں سخت اور خشک ہیں۔
صَمَّمَ۔ بند کرنا، قطعی حزم کرنا، مارنا۔
صَمَمٌ۔ بہرا پن، اونچا سننا۔
صَمَّتَ الْاُذُنُ۔ کان بہرا ہو گیا۔
صُمَّ صَدَائِیْ خُلَانِیْ۔ فلاں شخص مر گیا۔
صَمَتَ حَمَاۃُ بَدَمٍ۔ اتنا زیادہ خون ہے کہ اس میں لکڑی ڈالو تو آواز نہیں دیتی۔
صَمَّمَ السَّیْفُ۔ ہڈی تک تلوار نے کاٹ دیا۔
وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ رُءُوْسَ النَّاسِ (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) تو برہنہ پیر بھرے والوں، برہنہ جسم والوں، بہروں، گونگوں کو لوگوں کا سردار دیکھے گا (یعنی جو تو میں بکسر جاہل اور گنوار ہیں حکمت، دانائی، تدبر اور عدل و تقویٰ سے عاری ہیں ان کو قوموں کا بیڑہ دلبست اور اقتدار مل جائے گا۔ بہروں سے یہ مُراد ہے کہ قوم کے مُتفقہ فیصلوں اور مطالبوں اور مظلوموں کی داد رسی کے لئے وہ بے حس اور بہرے بنجائیں گے)۔
اَلْفِتْنَۃُ الصَّمَّاءُ الْعَمْیَاءُ۔ ایسا فتنہ جو بہرا اور اندھا ہو گا یعنی سخت فتنہ ہو مٹائے نہ مٹے گا۔ جس طرح بہرا شخص نہ کسی مُصلح کی بات سُن سکتا ہے نہ اندھے کو روشنی دکھانے سے راہ کے خطرات نظر آتے ہیں)۔
بعض نے کہا کہ صَمَّاءُ سے مُراد وہ سانپ ہے جس کے کاٹے کا منتر نہیں۔
ضِغْمَۃٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ۔ ایک فتنہ بہرا گونگا اندھا ہو گا اور لوگ اس میں بہرے ہو جائیں گے، حق بات نہیں سُنیں گے، گونگے ہوں گے، حق بات نہیں کہیں گے، اندھے ہوں گے ہدایت کا سیدھا راستہ نہیں دیکھیں گے۔)
وَحَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ کَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْلِمُہُ اَصَمَّتْنِیْ النَّاسُ۔ یہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی، جس کے سُننے سے لوگوں نے مجھ کو بہرا کر دیا (یعنی لوگوں کے شور غل کی وجہ سے میں سُن نہ سکا)۔
ایک روایت میں صَمَّتْنِیْ بَدَلَ اَصَمَّتْنِیْ النَّاسُ۔ یعنی لوگوں نے مجھ کو وہ بات آں حضرت سے پوچھنے نہ دی اور خاموش کر دیا۔
شَھْرُ اللّٰہِ الْاَصَمُّ رَجَبٌ۔ اللہ کا بہرا مہینہ رجب کا مہینہ ہے (چونکہ رجب کو عرب کے لوگ حرام مہینہ سمجھتے تھے اس لئے جنگ و جدال اور لوٹ مار نہیں کرتے تھے، اس لئے اس کو بہرا فرمایا یعنی لوگ اس مہینہ میں بہرے رہتے ہیں اُن کے کانوں میں ہتھیاروں کی آواز نہیں آتی)۔
نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔ آپ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے اور تمام جسم اندر بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے۔ گویا اس کو اس پتھر سے مشابہت دی جس کو صَخْرَۃٌ صَمَّاءُ کہتے ہیں یعنی وہ

Marfat.com

پتھر میں کوئی سُوراخ یا شگاف نہ ہو، سب طرف سے سخت اور یکساں ہو)۔

بعضوں نے کہا اِشْتِمَال صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی ایک ہی کپڑے سے اپنا تمام جسم ڈھانپ کر کسی ایک جانب سے کپڑے کو اُٹھائے تو اس کا ستر کھل جائے۔ غرض دونوں باتیں مکروہ ہیں۔

اَلْفَاجِرَۃ کَالْحَمْرَۃِ صَمَّاءَ۔ فاسق شمشاد کے درخت کی طرح ہے جو مرتا ہی نہیں، نہ اس میں سُوراخ ہوتا ہے (کیونکہ یہ درخت گھُوس اور سخت ہوتا ہے جہاں سُرا اس کیا اور سیدھا نہیں ہوتا)۔

فِی صِمَامِہٖ دَاصِلِہٖ۔ دخول ایک ہی سوراخ میں ہونا چاہئے (یعنی فرج میں، دبُر میں)۔

وَلَوْ شِئْتُ لَاَصَمَّتْنِیْ۔ اگر تو چاہتا تو مجھ کو بہرا کر دیتا۔

مُمْ اِذَا سَمِعْتُمْ اَخْیَرًا اَذْکُرْتُ بِہٖ۔ جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو بہرے بن جاتے ہیں اور جب کوئی بُرائی کرتا ہے تو کان لگا کر سنتے ہیں۔

امام جعفر صادق نے فرمایا اِشْتِمَال صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی چادر کو دونوں بغلوں کے نیچے سے لیجا کر اس کے دونوں کنارے ایک مونڈھے پر کرلے۔ (جب امام نے یہ تفسیر کی ہے تو یہی معنی لینا اَولیٰ ہے)۔

صَمْصَامٌ اَصَمّ۔ وہ بازیب جس میں آواز نہ نکلے۔

لَا تَاْذَنُ اَلْجَارَاتُ صَمَّ۔ سخت اور ٹھوس کنکریاں لے بلکہ نرم کئی رنگ کی کنکریاں لے۔

صَمِیْمُ الْقَلْبِ۔ خلوص دل سے اور دل کا دوست۔

صِمَّۃٌ۔ شجاع، بہادر، شیر نر، سانپ۔

صَامِیٌ۔ شکار کے جانور کا سامنے مرجانا، کسی کام کا واقع ہونا۔

اِصْمَاءٌ۔ جلدی کرنا، شکار کے جانور کو دیکھتے ہی اڑا لینا۔

صَمَیَانٌ۔ اُلْتِہَاءٌ کرنا، جلدی کرنا۔

اِلْصِمَاءٌ۔ اوڑھنا۔

بابُ الصّاد مع النّون

صِنَاجٌ۔ وہ سالن جو رانی اور تیل سے بنایا جاتا ہے۔

اَنَاۃٌ اَعْرَابِیٌّ یَا رَبِّ قَدْ سَوَّاھَا وَجَاءَ مَعَھَا بِصِنَاجِھَا۔ ایک گنوار اُس حضرت کے پاس خرگوش لے آیا جس کو بھون لیا تھا، اس کے ساتھ اس کا جوڑ یعنی "مناب" بھی لیکر آیا۔

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ وَقِصَابٍ۔ اگر میں چاہوں تو بریاں گوشت اور مناب منگوا دُوں۔

صِنَابٌ۔ اچار۔

صَنَوْبَرٌ۔ درخت کنور اور تیلے تخ اور بے ثمر کا۔

یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا اَصْنُوْبُرٌ۔ کفار اِن قریش کہتے تھے محمد نامٹے رہے اولاد) ہیں (لہٰذا ان کے انتقال کے بعد کوئی یاد گار بھی نہ رہے گی)۔

مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو جھوٹا کیا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دین اسلام کی وجہ اس دم تک قائم ہے انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ آپ کی آل میں بھی اللہ تعالےٰ نے ایسی برکت دی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لاکھوں سید موجود ہیں۔ پھر ابوجہل اور ابولہب کی اولاد کا پتہ نہیں، اگر کوئی ہو بھی تو وہ شرم کی وجہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کی اولاد ہیں سے ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے "بے اولاد" کی جیسی چست کرنے والوں کو بھی صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔

Marfat.com

إِنَّ رَجُلاً وَقَفَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ بِعَيْنِ صُلْبَةٍ، فَقَالَ مَا شِئْتَ تَجْمَعُ بَيْنَ فَضْلِ اللَّيْلَةِ الصَّبُرَةِ قَائِمًا۔ (حجاج نے) عبداللہ بن زبیرؓ کو سولی پر چڑھایا (ایک شخص ان کی نحوست کے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا، تم سرد رات کے دونوں کناروں کو کھڑے ہو کر ملا رہے تھے۔

صَابِرُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی سخت سردیاں۔

صِنَّبِّرٌ۔ سرد ہوا کو بھی کہتے ہیں۔

صَنَوْبَرٌ۔ ایک مشہور درخت ہے جس کے پھل چھوٹے چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں، ان کے اندر سفید چکنا مغز ہوتا ہے۔

صَنْجٌ۔ جھانجھ کی ایک تھالی جو دوسری تھالی پر ماری جاتی ہے اس کو بجانے میں۔ اور جنگ (یعنی ستار) کو بھی کہتے ہیں)۔

أَيُّ صَنْجٍ هُوَ۔ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

صَنْجَةُ الْمِيزَانِ۔ ترازو کا باٹ۔

صَنَاجَةٌ۔ روغن۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا بڑا جانور جو جنت میں ہوتا ہے۔

إِيَّاكَ وَالضَّرْبَ بِالصَّوَانِجِ۔ تمہاریاں (لاکر مت بجاؤ شیطان تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ فرشتے تم سے نفرت کریں گے۔

صَنَحْنَحَةٌ۔ بیل کچیل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُذْهِبُ الصَّنَحَةَ وَيُذَكِّرُ النَّارَ۔ حمام بھی کیا اچھا گھر ہے، بیل کچیل دور کر دیتا ہے اور دوزخ کی یاد دلاتا ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَنِحَ يَدُهُ۔ اس کے جسم پر میل ہے) (جیسے سَنِخَ اور دَنِسَ سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔

صِنْدِيدٌ۔ سردار، شجاع، علیم، سخی، شریف، بہادر۔

صَنَادِيدُ۔ یہ صِنْدِيدٌ کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ آنات کو بھی کہتے ہیں اور لشکر کی ایک جماعت کو بھی۔

صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ۔ قریش کے سردار اور شریف لوگ۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ صَنَادِيدِ الْقَدَرِ۔ تقدیر کی آفتوں سے پناہ مانگتے تھے۔

صَنَعَ بِهِ صُنْعًا۔ کوئی کام کیا۔

صَنَعَ فَرَسَهُ۔ اپنے گھوڑے کی اچھی طرح خبرگیری کی۔

صُنِعَتِ الْجَارِيَةُ۔ چھوکری کی اچھی طرح خدمت کی وہ موٹی ہو گئی۔

صَنَّعَ۔ اس کا بھی یہی معنی ہے۔

إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے وہ کر (پھر بے حیا بن کر جو چاہے کر)۔

أُنْظُرْ مَنْ مَنَّانِي فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ الصَّنَعُ، قَالَ نَعَمْ۔ (حضرت عمرؓ فرماتے ہیں) جب زخمی ہوئے تو ابن عباس سے فرمایا، "دیکھو تو مجھ کو کس نے قتل کیا؟" انھوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے۔ فرمایا اُس غلام نے جو کاری گر ہے؟ (بہت سے ہنر جانتا ہے اس کا نام ابولؤلؤ۔ فیروز تھا جو قوم کا پارسی تھا اللہ اس پر لعنت کرے)

ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ

جی ہاں۔

رَجُلٌ صَنَعٌ۔ کاری گر مرد۔

اِمْرَأَةٌ صَنَاعٌ۔ کاری گر عورت۔

اَلْأَمَةُ غَارُ الصَّنَاعِ۔ بے کار لونڈی۔ (جس سے کوئی کام نہ آتا ہو، یعنی بے ہنر)۔

اِصْطَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی (جیسے اِكْتَتَبَ لکھوایا)۔

لَا تُوَقِّدُوا بِاللَّيْلِ نَارًا ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا وَاصْطَبِحُوا۔ رات کو آگ نہ سلگاؤ! پھر فرمایا سلگاؤ اور کھانا پکاؤ (اللہ کے واسطے غریبوں کو کھلانے کے لئے)۔

ف۱ یعنی رات بھر سارا زمین کھڑے رہتے تھے۔ عبداللہ بن زبیرؓ جس طرح شجاعت اور بہادری میں طاق تھے، اسی طرح عبادت اور ریاضت میں بھی نہر ہ آفاق تھے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

أَنْتَ كَهُمُ اللّٰهِ الَّذِيْ اصْطَنَعَكَ لِنَفْسِهٖ۔ تم وہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کام کیا اور تم کو اپنی عنایت سے نوازا کیا (اپنے کام کے لئے تم کو تیار کیا)۔

كَانَ يُصْطَنَعُ قَائِدًا۔ وہ اپنے لئے چلنے والے کی خاطر داری کرتے۔

مُصْطَنَعَةٌ۔ دراصل یہ ہے کہ آپ ایک چیز دوسرے کے لئے تیار کریں اس لئے کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں تمہارے لئے تیار کرے۔

مَنْ بَلَغَ الضَّجْعَ لَهُمْ۔ جس کا تیر ضجع تک پہنچ جائے۔

ضَجْعٌ۔ وہ مقام جہاں پانی اکٹھا اور جمع کیا جاتا ہے، ضُجَعٌ کی جمع اَضْجَاعٌ ہے اور مَضْجَعٌ بھی اس کا ہم معنی و مترادف ہے مگر اس کی جمع مَضَاجِعُ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ ضَجْعٌ سے مُراد قلعہ ہے۔ اور مَصَانِع محلوں اور عالی شان عمارات کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ لِاَحَدِكُمْ وَادِيَ مَالٍ لَكُمْ مِّنْ عَلٰى سَبْعَةِ اَبْنَاءٍ مُصْنَعٌ لَكَفَتْهُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّنْزِلَ فَيَاْخُذَ مَا۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک میدان بھر کر مال و اسباب ہو پھر وہ راستہ میں سات (عدد) تیر نکالنے ہوئے تیار کئے ہوئے دیکھے تو اس کا نفس ہی کہے گا کہ اتر کر ان کو لے لے۔ (کیونکہ آدمی طبعاً حریص ہے کتنا ہی مال اس کے پاس ہو مگر پھر بھی اس میں مزید اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے، کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی)۔

(حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ صنیعۃ ہے یعنی یکساں ایک شخص کے بنائے ہوئے)۔

وَيُكَفُّ عَلَيْهِ صَنِيْعَتَهٗ۔ اس کا بیٹا اس کو پھر دیدے، پھیر دے۔

اِذَا اَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اگر میں گھر میں جانے سے روکا گیا، تو جیسا کہ آنحضرت

نے حدیبیہ میں) کیا تھا میں بھی ویسا ہی کروں گا (احرام کھول ڈالوں گا)۔

وَامْتَنَعَ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ۔ جیسا حج کے احرام میں کرتا ہے (ان چیزوں سے بچتا ہے) ویسا ہی عمرے کے احرام میں بھی کر (عمرے میں صرف دو چیزیں نہیں ہیں ایک خوشبو عرفہ اور دوسری رمی جمار)۔

فَتَصَانِعُ بِمَالِهَا عَنِ ابْنَتِهَا الْحُظِيَّةِ وَهُوَ مَا نَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّدِيْقَةِ كَانَتْ اَحَقَّ۔ تم میں سے کوئی ہار اپنا پیسہ خرچ کر کے اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی ہے جس کو اس خاوند چاہتا ہے اگر وہ اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی جو خاوند پر بوجھ ہے تو وہ زیادہ اس کی حقدار تھی۔

مَا صَنَعْتَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ۔ تم نے ایسا کیوں کیا۔ (رکن میں ہار اذان لگنے اور جواب نہ ملنے کے بعد چلدیئے)۔

اَبَرُّ الْاَيَادِيْ مَا تَصْنَعُ۔ یا اللہ! میں اس سے بڑا ہوں جو خالد نے کیا (وہ لوگ صَبَأْنَا صَبَأْنَا کہہ رہے تھے لیکن حضرت خالدؓ نے ان کو قتل کر دیا)۔

نُصَيْنٌ صَانِعًا۔ تو کسی کاری گر کی مدد کر (ایک روایت میں ضَائِعًا ہے گروہ صحیح نہیں ہے)۔

كَالْوَصِيِّ الْمَخْشُوْشِ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ۔ جیسے نکیل پڑا ہوا اونٹ وہ اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے (جس طرف چاہے اس کو لے جاسکتا ہے)۔

(بندے کو بھی اپنے مالک کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہیے) اور اس کی مرضی پر شاکر اور خوش رہنا چاہیے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مَصَانِعُ۔ یمن کا پایۂ تخت اور مشہور شہر ہے۔

صَنِيْعَةٌ وَصَنِيْعَتُهٗ۔ وہ اس کا کام ہے اسی کی تربیت ہے۔

اَرْبَعَةٌ يَتَّقِيْ مِنْهُنَّ ضِيَاعًا مِنْهَا الصَّنِيْعَةُ اِلٰى غَيْرِ

Marfat.com

أَهْلَهَا۔ چار چیزیں بیکار جاتی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ نالائق کے ساتھ احسان کرنا جو اُلٹا احسان کے بدلے بُرائی کرے۔

مترجم کہتا ہے جتنا میں اس جلاہے مبتلا ہوا ہوں شاید اس قدر دوسرا کم ہوگا اور یہ خود میری غلطی تھی کہ میں بہت جلد ہر ایک کا دوست بن جاتا اور اس کے ساتھ حقیقی بھائی کی طرح سلوک کرتا۔ پھر وہ میرا ہی دشمن بن جاتا حتیٰ کہ میری ہلاکت کے درپے ہوتا۔ ایک شخص کو میں نے پڑھایا لکھایا۔ اتفاق سے وہ جسٹس یعنی جج بگیا بعد ازاں اس نے مجھ پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ ایک دوسرے شخص کو میں نے اپنا معاون بنا کر سارا کام اس کو سونپ دیا، اس کی قوتیں بڑھائی، مگر اس نے میرے ہی نکالنے کی فکر کی۔ اس کے علاوہ کئی شخصوں کو میں نے ان کی مفت وزارتوں پر روپیہ قرض دلایا، بالآخر کھا کر بیٹھ گئے اور مجھ کو جھنڈا دیا۔ ایک شخص کو میں نے اپنا لیفٹ مفت بلا معاوضہ چھاپنے کے لئے دیں، اس نے ہزاروں روپے لیفٹ کے ذریعہ سے کمائے پھیپھے ہی ساتھ دھوکہ خلافی اور دغا بازی کی۔ بہرحال موجودہ زمانہ ایک ایسا خراب زمانہ ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کرنا ہی مشکل ہوگیا ہے، عقل و دانش کا تقاضہ یہ کہ آدمی کے مزاج اور اس کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اور سمجھ کر معاملہ کرنا چاہئے۔

صِنَاعَةٌ۔ حرفہ، پیشہ۔

تَصْنِيعٌ۔ تکلف، بناوٹ۔

اَلْحَدِيْثُ مُتَصَنِّعٌ بِالْاِسْلَامِ۔ زبانی بات ظاہری اسلام ہے۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ لوگوں سے نیکی کرنا بُری موت سے بچاتا ہے۔

اِصْطَنَعْتُ عِنْدَهٗ صَنِيْعَةً۔ میں نے اس کے ساتھ احسان کیا۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صَنْعَاء پہلا شہر ہے جو طوفانِ نوح کے بعد بنایا گیا۔

صَنْعَانِيٌّ کی نسبت صَنْعَانِيٌّ ہے۔

صِنْفٌ۔ صنف، قسم۔

أَصْنَافٌ اور صُنُوْفٌ۔ صِنْفٌ کی جمع ہیں۔

تَصْنِيْفٌ۔ قسم قسم کرنا، جمع کرنا، تالیف کرنا۔

صَنَّفَتِ الشَّجَرُ۔ درخت کے پتے نکل آئے۔

تَصَنُّفٌ۔ پھل کرنا۔

فَلْيَسْتَعِدَّ بِصَنِيْفَةِ إِزَارِهٖ وَفَأْسِهٖ لَا يَبْدَرِيْ مَا خَلْفَهٗ عَلَيْهِ۔ اس کو اپنے تہبند کے کپڑے سے جھاڑ لے (یعنی بستر کو جب اس پر سونے لگے) کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آگئی ہے (یعنی کوئی کیڑا وغیرہ شاید آگیا ہو)۔

صَنِيْفُ تَمْرَكَ۔ اپنی کھجور کی الگ الگ قسمیں کر دے ہر ایک قسم کا الگ ڈھیر لگا)۔

صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ دو گروہوں کو میری امت کے اسلام میں سے کچھ حصہ نہیں ایک تو مرجئہ (جو کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد بندہ کوئی گناہ مضر نہیں کرتا) اور (دوسرے) قدریہ (جو تقدیر الٰہی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے کاموں میں پورا اختیار ہے) ان کے مقابل ہیں:

جَبْرِيَّةٌ۔ جو لوگ بندہ کو بالکل مجبور جانتے ہیں جماد ات کی طرح ان کو جبریہ کہتے ہیں (جبریہ اور قدریہ یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔ حقیقت میں انسان بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر اور اپنے افعال کا خالق، بلکہ اس کی حالت ان دونوں کے بین بین ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ بَيْنَ بَيْنَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے)۔

صَنَمٌ۔ پلید ہونا، قوی ہونا اور وہ بُت یا مُوتی جس کی کافر پرستش کرتے ہیں۔

صَنَمُ الرَّجُلِ۔ آدمی نے آوازدی (صوفیہ کے نزدیک دنیا کی جس چیز میں آدمی مشغول ہو اور اس طرح مشغول ہو کہ اللہ کو بھلا دے وہی اس کا صنم ہے)۔

Marfat.com

اَصْنَامٌ۔ یہ صَنَمٌ کی جمع ہے۔

بعضوں نے صَنَمٌ اور وَثَنٌ میں فرق کیا ہے اُن کا کہنا ہے کہ صَنَمٌ اُس کو کہیں گے جو مجسم اور صورت دار ہو، اور وَثَنٌ وہ جو اینٹ کے سوا بُو جاتا ہے۔ اَوْثَانٌ اس کی جمع ہے۔

صُنَانٌ۔ بغل یا جوڑوں کی بدبُو۔

اَصَنَّ اللَّحْمُ۔ گوشت بدبودار ہو گیا۔

اَصَنَّ الرَّجُلُ۔ آدمی بدبودار ہو گیا۔

صِنٌّ۔ دبر کا پیشاب یا اونٹ کے پیشاب کی بدبُو۔

صَنَّانٌ۔ بدبودار۔

اَصَنُّ۔ فاعل۔

نِعْمَ السَّبَتُ الْحَمَّامُ يُذْهِبُ الصِّنَّةَ۔ حمام بھی کیا اچھا گھر ہے بدن کی بدبو (میل کچیل) دور کر دیتا ہے۔

صَنٌّ۔ بڑی زنبیل جس میں روٹی رکھی جاتی ہے (محیط میں اس کو بکسرۂ صاد لکھا ہے)۔

صِنْوٌ۔ برابر والا، بھائی، بیٹا، چچا (اس کی جمع اَصْنَاءٌ ہے)۔

صِنْوٌ۔ چھوٹا درخت، دو پہاڑوں میں تھوڑا پانی۔

صِنْوَانٌ جمع ہے صِنْوٌ کی، یعنی دو درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہوں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کا صِنْو ہے۔

اَلْعَبَّاسُ صِنْوُ اَبِیْ۔ عباس میرے والد کے جوڑ ہیں۔ (یعنی میرے باپ کی طرح ہیں، دونوں میرے دادا کے نطفے ہیں)۔

فَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کا جوڑ ہے۔

اِذَا طَالَ مَاءُ الْمَيِّتِ نَفِّ بِالْاَشْنَانِ۔ جب میت پر سیل کچیل بہت ہو تو اشنان سے صاف کیا جائے (وہ میل کو صاف کرتی ہے اسی طرح صابون بھی)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْوَاوِ

صَوْبٌ یا مَصَابٌ۔ گرنا، اُترنا، قصد کرنا، بہانا۔

تَصْوِيْبٌ۔ کسی بات کو یا کسی رائے کو ٹھیک بتلانا، سمجھنا۔

يُصَعِّدُ وَيُصَوِّبُ بَصَرَهٗ۔ اپنی نگاہ اُوپر نیچا کرتا تھا۔

اِصَابَةٌ۔ ٹھیک کہنا، پہنچانا، نشانہ پر لگنا، ارادہ کرنا۔

تَصَوُّبٌ۔ اُترنا۔

اِنْصِبَابٌ۔ نیچے اُترنا۔

سَحَابٌ صَبُوْبٌ۔ ٹھیک نچوڑ۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے (جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے) اللہ اُس کو سر کے بل دوزخ میں اوندھا کرے گا۔ (راوی راوی نے کہا کہ اس سے مراد وہ بیری کا درخت ہے جو بے ظل سیدان میں ہو اور مسافر اس کے سایے میں آرام پاتے ہوں)۔

وَصَوَّبَ يَدَهٗ۔ اپنا ہاتھ جھکایا۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (یہ بندہ کی آزمائش کے لئے ہوتا ہے اور جس قدر بندہ اللہ کا مقرب ہوتا ہے اسی قدر اُس پر دنیا کی تکالیف زیادہ آتی ہیں۔ اے غفور الرحیم، ہم ضعیف و ناتواں اور کمزور دل کے لوگ ہیں ہم کو اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ، رحم فرما اور ہر آفت سے بچائے رکھ، اس لئے کہ ہم کو ایسا دل نصیب نہیں ہوا ہے جو تیرے مقرب اور صالح بندوں کو ملا ہے)۔

ایک روایت میں يُصِبْ مِنْهُ بہ صیغۂ مجہول ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے۔

مُصِيْبَةٌ اور مَصُوْبَةٌ اور مُصَابَةٌ، تکلیف، درد، دُکھ۔

مُصَابٌ اور مَصَابٌ۔ یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں۔ يُصِيْبُوْنَ مَا اَصَابَ النَّاسَ۔ جو لوگوں نے حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں گے۔

كَانَ يُصِيْبُ مِنْ كُلِّ اُمِّ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ۔ ان حضرت صلعم کی حالت روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومنے

Marfat.com

(راہ سے لیے)۔

سَاَلَ یَسْاَلُ مِنَ التَّفْسِیْرِ مَعْقُوْلٌ اَصَابَ اللّٰہُ الَّذِیْ اَرَادَ۔ اُن سے قرآن کی تفسیر پوچھے تو کہتے جو اللہ کی مُراد ہے وہ ٹھیک ہے (اگرچہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَصَابَ فِیْ قَوْلِہٖ وَفَعْلِہٖ۔ اپنے قول وفعل میں اُس نے صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

اَصَابَ اللّٰہُمَّ الْعُشْبَ خَاصَّۃً۔ تیرا برابر کا خدا پر لگا (رشنا صحیح ہوا)۔

اَنْتَ اَصَبْتَنِیْ۔ تو نے ہی مجھ کو مارا (اور پھر پوچھتا ہے کہ کس نے مارا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جو بادشاہ وقت تھا حجاج کو لکھا کہ سب کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے ازراہ تحوت وخودسری ایک شخص کو اشارہ کر دیا اللہ اُس نے حجاج کے منشا کی تکمیل کے لئے نیزہ آؤ بر مجھ آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف سے حضرت عبداللہ رضؓ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایام علالت میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارا ہے؟ اول تو عبداللہ بن عمرؓ نے کنایہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اُس شخص نے مارا جس نے زائد حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔ پھر جب دوبارہ حجاج نے دریافت کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے ہی تو مجھ کو مارا اور پھر عیادت بھی کرتا ہے، خیر اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس بات پر ناراض ہو جاتا تھا۔ انہوں نے کبیدہ خاطر ہونے لگا نے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشۂ حکومت اور اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے آپ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ دونوں کام کر ڈالے۔

اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا۔ (جو شخص دنیا کمانے کے لئے ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی، بلکہ انہی کاموں کے لئے ہوگی۔

فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ۔ مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْعُوْا عَلَیْھِمْ لَا یُصِیْبُکُمْ مَا اَصَابَھُمْ۔ تم ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو بھی وہی عذاب ہو جو اُن کو ہوا تھا۔

اِذَا اَصَابَ الْمَطَرُ قَالَ صَیِّبًا نَافِعًا۔ جب آپ بارش کے آثار کو دیکھتے تو دُعا فرماتے کہ اے اللہ! اس کو برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار میں ترقی ہو)۔

اِذَا اَصْبَحْنَا سَبَّحْنَا۔ جب ہم آرام سے اُترتے تو سُبحان اللہ کہتے۔

لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ۔ آپ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا کرتے نہ جھکاتے (یعنی پیٹھ اور سر سب برابر رکھتے)۔

ثُمَّ اَمَّا اَصَابَ الرَّاحِلَۃَ کَمَا ھِیَ۔ کبھی وہ سودا کرتے میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔

اُصِیْبَتْ دَعْوَتُہٗ۔ اس کی دُعا قبول ہوگی (یعنی کھاتا کھلانے والے کے حق میں)۔

اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰہُ اُمْتَکَ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ تم نے ٹھیک کیا (جو دُودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا) اللہ تعالیٰ تمہاری اُمت کو پیدائشی ٹھیک طریقہ پر رکھے۔

(شراب انسان کی تیار کردہ اور خود ساختہ چیز ہے اور اس میں ہزاروں طرح کے ضرر اور نقصانات ہیں لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور شراب نوشی سے خود کو تباہ و برباد کرتے ہیں برخلاف دودھ کے جو انسان کی فطری غذا ہے اور اس میں سراسر فائدے ہیں، نقصان کا نام نہیں۔)

Marfat.com

فَاَصَابَهُمْ دِيْنَةٌ بِمَعْرُوْفٍ. ان کو بھی اس میں سے کچھ دے
اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ ثِمَارٍ. ایک شخص کے میوے پر آفت
آئی (میوہ خراب ہوگیا)۔
مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ اِلَّا مَنَعَتْهُ دَرَجَةً. جس
شخص کو کچھ ضرر پہنچے (زخم یا مال) پھر وہ پہنچانے والے کو معاف کردے
(دیت نہ لے قصاص) تو اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اسکا ایک
درجہ بلند کرے گا۔
اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِيْبُوْنَ. تمہاری فتح ہوگی اور
تم لوٹ کا مال حاصل کروگے اور ملک بھی۔
حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ. ابھی جاہلیت
اور مصیبت کا تازہ زمانہ گزرا ہے (مصیبت یہ تھی کہ ان کے عزیز
اقربا مارے گئے مال اور ملک چھن گیا)۔
اَصَابَ مِنْهَا اَبُوْطَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ سے جماع کیا (بچہ کی
ماں نے کہا کہ بچہ کو آپ سکون سے ہے، وہ سمجھے کہ بچہ اچھا ہے حالانکہ
مال کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرگیا اور اس کی بے قراری جاتی رہی) پھول
نے کہا پایا، اپنی بیوی سے صحبت کی، ان کے حمل رہ گیا۔ اللہ نے بہت
سے بچے دیئے۔ جب جماع سے فارغ ہوئے تو مال نے بچہ کی موت
کی خبر دی اگر پہلے ہی سے کہہ دیتیں تو ابوطلحہ نہ کچھ کھاتے پیتے نہ
اپنی بیوی سے صحبت کرتے ایسی شاکر اور جمل مزاج عورتیں کہاں
پیدا ہوتی ہیں)۔
اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ. اللہ تعالیٰ تجھ کو ٹھیک راستہ نصیب
کرے (ہدایت اور بہتری کا)۔
مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ
بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً. جس شخص کو کوئی جسمانی صدمہ
پہنچایا جائے پھر وہ معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس
کا ایک درجہ بلند کرے گا۔
اَنْ اُصِيْبَ حِيْنَ هٰذَا اللَّقْحِ بِشَاةٍ. میں اس دودھ
میں سے ایک گھونٹ ہی پی لیتا۔
فَاَيُّ اٰيَةٍ يَاْتِيْ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ اُصِيْبَكَ وَاُمَّكَ. اللہ کے بغیر آپ کونسی نشانی پسند کرتے ہیں جو آپ کو اور آپ کی امت
کو ملے۔
فَاِنْ اَصَابُوْا فَاقْتُلْهُمْ. اگر (نماز میں) تمہارے امام غلطی
نہ کریں ٹھیک طور سے ادا کریں تو تم کو بھی فائدہ ہوا اگر کہیں
غلطی کریں تو تمہاری نماز ہوجائے گی، غلطی کا وبال انہی پر رہے گا۔
اُصِيْبَ فِيْهَا اَوْ صِيَاءُ الْاَنْبِيَاءِ. رمضان کی ایک
شب میں پیغمبروں کے وصی مارے گئے (جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ
میں شہید ہوئے یہ پیشینوں کی روایت ہے)۔
صَاب. ایک کڑوے درخت کا شیرہ ہے۔
صَابَةٌ. آفت، جنون۔
صُوْبَةٌ. ملک کا ایک حصہ۔
صَوْتٌ. پکار، آواز ویسا جیسے تَصْوِيْتٌ ہے۔
فَاضْطَاتَ. قبول کیا۔
فَصْلٌ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَاللَّذَّةُ
حلال اور حرام میں فرق آواز اور باجہ کا ہے (یعنی حلال نکاح کی دعوت
ہے جس کا اعلان کیا جائے، لوگ جمع ہوں فل بجائے جائیں، گانا بجانا
ہو رسمیں اسی نکاح میں ہوتی ہیں جو شرعاً جائز ہے باقی حرام اور زنا
کو خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کو آشکارا طور پر ہونے کہتے ہیں اس حدیث
سے یہ نکلا کہ شادی بیاہ میں دف بجانا درست ہے اسی طرح دوسرے
باجوں کو بھی ایک جماعت علماء نے دف پر قیاس کیا ہے اور شادی
بیاہ میں اس کو جائز رکھا ہے۔ اور خود آں حضرت نے معوذین عفراء
کی بیٹی کے نکاح میں گانا سنا ہے۔ ایک روسری حدیث میں ہے کہ
آپ نے فرمایا، فَهَلَّا لَهْوٌ یعنی کوئی کھیل تماشا کیوں نہیں کیا۔
جیسے شادیوں میں قاعدہ ہوتا ہے لوگ خوشی کے کھیل کیا کرتے ہیں،
اور جس شخص نے اس باب میں تفتیش کیا ہے اور شادی بیاہ میں بھی
گانا بجانا جائز نہیں رکھا اس کا قول صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ
اس کا رد کرتی ہیں)۔
كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. جنگ کے وقت
آواز کرنے کو ناپسند کرتے تھے (یعنی بے فائدہ یا غفلت کی راہ سے

Marfat.com

چلانے کو جیسے کافروں کا دستور تھا۔ صحابہ اس کو برا جانتے تھے البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرلے)۔

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ۔ فرشتوں کی آواز سنے ان کا نور دیکھے۔

نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ۔ مجھ کو دو آوازیں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک تو بے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلانے کی)۔

فَلْيَصُوتْ ذَلِكَ۔ تین بار آواز دے (اے جانوروں کے مالک)۔

فَيُنَادِي بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَنْ قَرُبَ۔ پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حروف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناقص عقل پر چلتا ہے)۔

إِذَا سَمِعَ صَوْتَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ۔ جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہیں۔

مُؤَذِّنٌ صَيِّتٌ۔ بڑی آواز والا مؤذن۔

صُوحٌ۔ چیر دینا۔

تَصْوِيحٌ۔ سُکھا دینا، خشک کر دینا، سوکھ جانا۔

تَصَوُّحٌ۔ پھٹ جانا، اوپر کا حصہ سوکھ جانا۔

صُوَاحٌ۔ کچی، نرم زمین، کھجور کا خوشہ۔

صُوحٌ اور صُوحٌ۔ وادی کا پاشتہ، پہاڑ کا دامن۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَصْوَحَ۔ اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور برائی معلوم ہو۔

مَعْنَى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِينَ تَصُوحُ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا مول (جو ہنوز درخت سے توڑی نہ گئی ہو) کب درست ہے۔ انھوں نے کہا جب اس کا حال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ نکلے گا)۔

اَللّٰهُمَّ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا۔ اے اللہ! ہمارے پہاڑ سوکھ کر بیٹھ گئے (بارش نہ ہونے کی وجہ سے)۔

فَبَادِرُوا الْعُلُومَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِيحِ نَبْتِهِ۔ علم اس سے پہلے حاصل کرلو کہ اس کی گھاس سوکھ جائے، پژمردہ ہو جائے یعنی علماء تعلیم و تدریس کے لئے باقی نہ رہیں)۔

فَهُوَ يَنْصَاحُ لَكُمْ كَوَابِلِ الْيَكَا بِا۔ وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے یَنْضَاحُ روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَيَاصِيهِمْ۔ پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو مدینہ کے قریب ہیں۔

فَلَمَّا دَنَا هُوَ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَالْقَوْهُ بِبَيْنِ صُوحَانِ۔ جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو دامنوں میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)۔

زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ۔ امیر المومنین حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھا۔

بَنِي صُوحَانَ۔ ایک شاخ ہے عبد القیس قبیلہ کی۔

صَوْحٌ۔ دھنس جانا (یعنی سوکھ جانا)۔

إِصَاخَةٌ۔ سننا، کان لگانا۔

صَوْشٌ۔ آواز دینا، بُلانا، مُنہ سامنے کرنا۔

صَيْدٌ بھی صَوْشٌ کا مترادف ہے (قرآن شریف میں فَصُرْهُنَّ اور فَصِرْهُنَّ دونوں قراتیں ہیں۔ یعنی ان کو اپنے طرف کرو ان کو کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرو۔ بعض نے کہا ہے کہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ طاؤس مانوس کرلو۔ اور بکسرہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالو)۔

صَاصَ الشَّيْءُ۔ اس کو کاٹا، جدا کر دیا۔

صَاصَ الْحَاكِمُ أَيْ حَتَمَ۔ حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا۔

صَوْشٌ۔ جھکانا۔

تَصْوِيشٌ۔ صورت بنانا۔

صُوِّرَ لِي۔ اس کی صورت میرے خیال میں آئی۔

تَصْوِيشٌ۔ کسی صورت کا خیال کرنا، مگر بُرا۔

Marfat.com

إِصَارَةٌ۔ جھکانا۔

اِنْصِيَارٌ۔ جھک جانا۔

مُصَوِّرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ بمعنی صورت گری کرنے والا، شکل بنانے والا۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود دو آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو۔ کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔ یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمانِ علم جیالوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مزید کتنے کروڑ رہتی ہے، اِن کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے، مگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے۔ یہ جو بعض جانور مثلاً چیونٹیاں، مکھیاں، مچھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و امتیاز ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اور چونٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر مکھی یا چیونٹی کو اپنے چھتے یا بل میں نہیں آنے دیتیں۔ ذرا غور کیجیے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانہ وہم میں بھی نہیں سما سکتیں جل شانہٗ وعز برہانہٗ۔

اَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ۔ رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا (یہ قصہ خواب کا ہے آں حضرتؐ نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوبرو و بے ریش و بے بروت کی صورت میں دیکھا۔ اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حُسن و جمال میں بے نظیر بے مثال اور ناقابلِ بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو۔)

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں۔

اور جہمیہ اور معتزلہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی یوں تاویل کی ہے کہ صورت سے صفت مُراد ہے۔ بعض نے ایسی تاویل کی ہے جس پر ہنسی آتی ہے اور یہ تاویل کیا ہے بلکہ تحریف ہے انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آں حضرتؐ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا۔ غضب خدا کا اِن تاویل کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوبرو و بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا۔ اس کے سر پر کانوں تک بال تھے؟ کیا یہاں بھی آں حضرتؐ خود ہی کو مُراد لیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ اِن حدیثوں کا انکار کرنے والا زمخشری صاحبِ کشاف ہے۔ وہ تو اپنی تفسیر میں فحش باتیں ذکر کرکے اہلِ حدیث پر طعنہ کرتا ہے۔ اِن بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا۔ معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور اُلٹا جو لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں، ان کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔

اَتَانِي رَبِّي فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلٰى ظَهْرِي فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا، میں نے اس کی ٹھنڈک پائی، پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا (اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لئے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیمؑ کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی۔

طیبی نے کہا عَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کا مطلب یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کے سب چیزیں رتی رتی مجھ کو معلوم ہوگئیں، کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذرّوں کا علم نہ تھا۔ ایسا علم

حیلہ تو یہ ہے: خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بیوقوف ہے وہ شخص جو آں حضرتؐ کو بھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے۔ اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم غیب خاصۂ الٰہی ہے اور آں حضرتؐ کو غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرامؑ کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر آں حضرتؐ کو بھی غیب پر مطلع کیا تھا۔

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر بنایا گویا آدم کو اپنا مظہر بنایا، جب ہی تو اُن کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی۔ بعضوں نے اِس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُوْرَتِہٖ کی ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے، یعنی آدم کو انہی کی صورت پر بنایا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائے آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے، یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مضغہ ہوتے اور انسانوں کی طرح۔ اِس سے دہریوں اور نیچریوں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں۔ یہ قول بالکل غلط بے بنیاد اور بے دلیل ہے۔ خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے) اہلِ حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنیٰ ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا مظہر ہے۔ اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف عَلٰی صُوْرَۃِ الرَّحْمٰنِ موجود ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صُوْرَتِہٖ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بَیْتُ اللّٰہِ و رُوْحُ اللّٰہِ کی۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر۔ اور امام رضاؑ سے منقول ہے۔ ان سے کسی نے اِس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اِس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ آنحضرتؐ دو شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اُٹھا کہ اللہ تیرا مُنہ قبیح کرے۔ آپؐ نے یہ سُن کر فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا۔

صَوَّرَ اٰدَمَ فِی الْجَنَّۃِ۔ آدمؑ کی صورت بہشت میں بنائی (یعنی ان کی خاص شکل، ورنہ اُن کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا۔ پہلے کیچڑ تھا پھر کھنکھناتی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد مکہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا۔ مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اُس میں جان ڈالی۔

فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا (بہشت میں صورتوں کا ایک بازار ہوگا) جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)۔

فَیَاْتِیْھِمُ اللّٰہُ فِیْ صُوْرَۃٍ غَیْرِ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ رَاَوْھَا مِنْ قَبْلُ۔ پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہوگی، اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے (یہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوگا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلے صورت ایک مخلوق ہوگی اللہ کی مخلوقات میں سے، اس نے صریح غلطی کی ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہوگا)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُصَوِّرَ۔ اللہ تعالیٰ صورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی صورت بنائے، نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے مطلقاً ہر جاندار کی صورت بنانے سے منع فرما دیا اس خیال سے

Marfat.com

کر ایسا ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ بت پرستی کرنے لگیں۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ: رحمت اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو، باقی محکوم فرشتے تو ہر گھر جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے۔ مجمع آبحار میں ہے اگر صورت ایسی جگہ پر ہو جس کی اہانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہوگی۔ مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جائیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے المغفرت مومنین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں)۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر طرح کی تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو، خواہ مکمی جو جسم نوٹ وغیرہ۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف مجسمہ منع ہے مکمی اور نقشی منع نہیں۔ اور مجسمہ میں بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ اور اُنکل میں گڑیوں سے کھیلتیں اس حضرت نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ: فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا صورتیں ہوں (مراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلا ضرورت پالا جائے۔ لیکن جو کتا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے۔ اسی طرح وہ صورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقاً جانداروں کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پر، اور گڑیوں کی صورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لئے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا ہے گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے، اور روپیہ، اشرفی اور پیسوں گویا ہر ایک سکہ پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر چھپی ہے۔ مگر یہ صورت سایہ دار نہیں ثلثاً سارے مجسمہ کی نہیں ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے، اس کے مذکر کی کوئی صورت نہیں، اس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک مساہلی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لئے کوئی قباحت نہیں، اور اگر بحالت نماز تصویری سگنجیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز ہو جائے گر کراہت میں شک نہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ لیکن جو صورتیں ہوا فوں کی بصورت مجسمہ ہوں بت کی طرح تو وہ بالاتفاق حرام اور منع ہے البتہ مکمی و نقشی منع نہیں۔ انہوں ہے کہ بعض جاہل مسلمان جسم حیوانی صورتوں کو زینت کے لئے اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی صورتیں رکھی ہوں وہاں جانا، نماز پڑھنا منع ہے اگر بغیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہوگی، البتہ مکمی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے، لیکن مجسمہ جاندار کی صورت کا تو ڈالنا اور میسنہ رکھنا لازم اسلام میں سے ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے)۔

كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ: انسان کے سُتر پر نشان کرنے کو آپ نے بُرا جانا (جیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے مُنہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں، گودنا گود کر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے۔

نَهَى عَنْ ضَرْبِ الصُّورَةِ وَالْوَشْمِ: داغ دینے سے اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا (انسان کو مطلقاً داغ دینا حرام ہے خواہ مُنہ میں ہو یا اور کہیں، اور جانوروں کو داغ دینا شناخت کے لئے درست ہے بشرطیکہ مُنہ پر نہ ہو (کیونکہ آنحضرت نے زکوٰۃ کے جانوروں پر داغ دیا)۔

يَطْلُعُ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّوَرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُوبَكْرٍ: ان کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے۔ پھر ابوبکر صدیقؓ نکلے (تو معلوم

Marfat.com

ہو آپ سے سنی ہیں) نہایت ہے کہ،

صَوْرٌ: کھجور کے درختوں کا جھنڈ اور اس کا مغز اس کے لغۃ کا نہیں ہے۔ اس کی جمع صِیْرَانٌ آتی ہے۔

اِنَّهٗ خَرَجَ اِلٰی صَوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ۔ آں حضرتؐ مدینہ میں چند کھجور کے درختوں کی طرف نکلے۔

اِنَّهٗ اَتٰی اِمْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَرَّبَتْ لَهٗ صَوْرًا وَّ ذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً۔ آنحضرتؐ انصار کی ایک عورت کے پاس آئے اس نے کھجور کے درختوں میں آپ کے لئے بستر بچھایا اور ایک بکری آپ کے لئے کاٹی۔

اِنَّ اَبَاسُفْیَانَ بَعَثَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاَصْبَحَا صَوْرًا مِّنْ صِیْرَانِ الْعَرَبِیَّةِ۔ ابوسفیان نے اپنے لوگوں میں سے دو آدمی بھیجے، انھوں نے عربیوں کے باغوں میں سے ایک باغ کھجور کے درختوں کا، جلادیا۔

وَتُرْبَتُهَا الصُّوَّارُ: بہشت کی مٹی مشک ہے۔

صُوَارًا یا صِوَارًا: مشک یا نافۂ مشک (اس کی جمع اَصْوِرَةٌ آتی ہے)۔

تَعْقِدُ الصُّوَّارَ بْنَ فَاتِمَا مَعْقِدُ الْمَلَاحِ مونث کے دونوں کناروں کو جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، صاف پاک رکھو ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی جھک ہے (یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال لکھتے ہیں)۔

كَانَ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ صَوَرٍ۔ آپ کی چال میں ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا (یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک طرف ذرا جھکے ہوتے، یہ نہیں کہ یہ لائق آپ میں سمجھا جاتا تھا)۔

تُقْطَعُ عَلَیْهِمْ اِلَّا لِصٌّ ثَابٌ لَا تَصُوْرُهَا الْاَرْحَامُ (حضرت عمرؓ بن حسن بصری کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے عالموں پر دل اسے مائل ہو جاتے ہیں کہ پرشش داری اور قرابت بھی ان کو ایسا مائل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے زمانہ کا حال ہوگا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے اُن سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اِس زمانہ میں تو جہل کی ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور اُلفت کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے ہیں، وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی مخالفت سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں، اس کے علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے، سب سے زیادہ آفت دکن میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

"اَلْجَاهِلُوْنَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءٌ"

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم لوگ جاہل امیروں، نوابوں اور حاکموں پر مخلصانہ تنقید کرتے ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور ان کی خلیلیں میں ساتھ نہیں دیتے یہ اور اس قسم کی دوسری وجوہ ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَرْفَضُ الْحَائِضَ مِنِّیْ وَمَا اِلَیَّ اِلَیْهَا صَوَرٌ۔ میں حائضہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں، لیکن مجھ کو شہوت نہیں ہوتی (یہ خواہش نہیں ہوتی کہ میں کی حالت میں اس سے جماع کروں)۔

کَیْ لَا اَنْ تَصُوْرَ شَجَرَكَ مُقِیْمًا۔ میوہ دار درخت کو جھکانا (اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے)، بر لانا۔ (صفتؐ نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ، میوہ دار درخت کا کاٹنا پسند کیا)

حَمَلَةُ الْعَرْشِ لَهُمْ صُوْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا تخت اُٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (وزن کی وجہ سے)۔

صُوْرٌ۔ یہ جمع ہے اَصْوَرَ کی۔ یعنی جس کی گردن ایک طرف مڑی ہوئی ہو)۔

صُوْرٌ۔ نرسنگا، قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیلؑ پھونکیں گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لئے)۔

بعض نے کہا صُوْرٌ، جمع ہے صُوْرَةٌ کی یعنی مردوں

Marfat.com

کی صورتوں میں پھونک ماریں گے وہ زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔
یَتَصَوَّرُ الْمَلَكُ عَلَى التَّرْجِيمِ۔ فرشتہ ماں کی پیٹ والی پر گرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:
صَارَتْهُ ضَارِبَةٌ تَصَوَّرُ وَتُهَا میں نے اس کو ایسی مار لگائی کہ وہ گر گیا) اور ایک روایت میں یَتَصَوَّدُ ہے یعنی بچہ دان پر اُترتا ہے۔
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ مُنہ پر مارنا حرام ہے (مُنہ کی حرمت کرنا چاہئے اگر کسی چھوٹے کو بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر مارنے سے بچے گردن پیٹھ اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے ملّا جو بچوں کے مُنہ پر طمانچے مارتے ہیں، وہ جاہل اور بیوقوف ہیں انھیں تربیت کرنے کی ضرورت ہے ؎

گر ہمیں کتب است و ایں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے ہی ملّاؤں کی شان میں ہے۔
تَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صُوْرَهَا نَفْسًا۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا اور وہ اپنے بنانے والے کو عذاب کرتی رہے گی۔ (جمیع الجاندار میں سے اگر کوئی صورت پوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو وہ ابدی عذاب ہوگا اور کفر پر دوسرے صورت بنانے پر۔)

بعض نے کہا جب صورت بنانے والا اللہ کی پیدائش کی شباہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی نیت ہو، اللہ کی پیدائش کی شباہت کی نیت، تو وہ فاسق ہے
فَاصْنَعْ صُوَرَ الشَّجَرِ۔ پیڑ و نہ کی شکلیں ابھی بنائیں۔
فَاصْطَبَعْتُ فِي صُوَرِ مِنَ النَّخْلِ۔ ہم کھجور کے درختوں کے ایک قلعہ میں لیٹ رہے۔
اِنَّ مِمَّا مِنَ الْبَرَاءِ يَعْمَلُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَالتَّخْطِيْطِ يَعْنِي الْجِسْمَ وَهٰؤُلَاءِ الْمُجَسِّمَةُ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ۔ حواق کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خطّ حال (یعنی مخلوقات کی طرح اس کو جسم رگوشت پوست خون سے مرکب) قرار دیتے ہیں، یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے۔

مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی طرح گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے ہیں، جیسے محمدیہ کرام کا خیال تھا۔ لیکن اہل حدیث نہ مجسمہ ہیں نہ مطلقہ بلکہ بین بین ہیں جو اہل حق کا طریق ہے، یعنی جو صفات اور الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں وارد ہیں اُن کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی شباہت سے پاک جانتے ہیں۔ اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث سے یہ لفظ اللہ کے لئے وارد نہیں ہے، اس لئے جسم اللہ تعالیٰ کو جسم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی کہنا بھی باطل ہے کہ وہ جسم نہیں ہے۔ ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے گڑھے میں گر پڑے، یعنی تشبیہ سے بھاگے تو تعطیل میں پڑ گئے، اور اللہ تعالیٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا۔ یعنی یوں کہنے لگے کہ، وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں، نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم اور حیز رکھتا ہے، نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ دائیں ہے نہ بائیں، نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ معدوم کی بھی یہی صفت ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔

شرح مواقف میں ہے کہ جو لوگی اس طرح کہے، اللہ ایک معنی پر نہ وہ دوسرے اجسام کی طرح، اس کے ساتھ نزاع لفظی ہو جائے گا۔ یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہوگا، کیونکہ جسم سے مراد اس کی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا بالاتفاق مسلّم ہے میں کہتا ہوں اہل حدیث کے نزدیک اللہ کی تنزیہ اتنی ہی ضروری ہے، جو قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ مثلاً نہ وہ جسم بنایا گیا ہے، نہ اس سے کسی کو بنایا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں، وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے، لیکن اس کا مکان عرش معلّٰے ہے اور اُس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے وہ جہت فوق میں ہے، جہاں چاہے وہاں جا سکتا ہے اوپر چڑھنا

Marfat.com

ہے اور نیچ مُڑتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے، یہ سب صفات اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان صفات سے بھی اس کی تنزیہ کی ہے وہ اہل اثر اور کلام میں۔

مَابَيْنَ الْقَوْدَسِيْنِ اِلَى الثَّنِيَّةِ۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان گھائی تک (مُراد مدینہ کے دو پہاڑ ہیں مانزواور وتیر)۔

صُوْصٌ۔ بیل، جو تنہائی کی جگہ پر اُترے اور چھپ کر اکیلا ہی کھائے۔ تاکہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے۔

اَصْوُص۔ موٹی اور توانا اونٹنی۔

صُوْص۔ مرغی کے بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

صُوْصِيَة۔ خراب تیل۔

صَوْعٌ۔ ایک پیچھے ایک جانا۔

صَاعَ الشَّيْءُ۔ صاع سے ناپا، بُرا کیا، ڈرایا، گھبرایا۔

تَصْوِيْعٌ۔ داہنے بائیں پھرانا، پرکار کا گھمانا۔

صَاع۔ مشہور پیمانہ ہے (جیسے ہندوستان میں پالی۔ آں حضرتؐ کا صاع چار مُدّ کا تھا یعنی پونے اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ مُدّ کا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔ آنحضرتؐ ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے) اور ایک مُدّ پانی سے وضو کر لیتے۔ مُدّ ایک رطل عراقی اور تہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)۔

اَصْوُعٌ اور اَصْوُعٌ۔ صاع کی جمع ہے۔

اَعْطٰى عَلِيَّةَ بْنَ مَالِكٍ صَاعًا مِّنْ صَرَّةِ الْوَادِيْ۔ میدان کی زمین میں سے آں حضرتؐ نے علیہ بن مالک کو ایک صاع غلہ بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ کاشت ہو سکتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ صاع سے ہموار اور نرم زمین مُراد ہے)۔

كَانَ اِذَا اَصَابَ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فِيْ دَارِ الْحَيِّ

عَمَدَ اِلٰى جِلْدِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جِرَابًا وَاِلٰى شَعْرِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ حَبْلًا فَيَنْظُرُ مَنْ حَلَّ صَوْعَهٗ فِيْ رَأْسِهٖ فَيُعْطِيَهٗ۔ حضرت سلمان فارسیؓ جب دارالحرب (کافروں کے ملک) میں کوئی بکری لُوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا مشکیزہ وغیرہ بنا لیتے، مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا) اور اس کے بالوں کی رسّی بٹتے، پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا ادھر اُدھر بھاگتا (شوخی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ رسّی) دیدیتے۔

فَانْصَاعَ مُدْبِرًا۔ جلدی سے پیٹھ موڑ کر بھاگا۔

كَانَ صَاعُ النَّبِيِّ خَمْسَةَ اَمْدَادٍ۔ آں حضرتؐ کا صاع پانچ مُدّ کا تھا (یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے مشہور یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا صاع چار مُدّ کا تھا۔ جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُمْعَتُهٗ فَانْصَاعَ۔ میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔

تَصَوُّعٌ۔ علیحدہ علیحدہ ہونا۔

فَانْصَاعَ بِهٖ سَعَابَةٌ۔ اس کا ابر جا جا کر چل گیا۔

صُوَاعٌ اور صِوَاعٌ۔ ماپنے کا پیمانہ۔

صَوْغٌ۔ زمین میں مذہب ہو جانا، ڈھالنا، تیار کرنا، ہضم ہونا۔

اِنْصَاغٌ۔ ڈھلنا، تیار ہونا۔

صَائِغٌ۔ ڈھالنے والا، بنانے والا۔ سُنار وغیرہ۔

صَاغَةٌ اور صُيَّاغٌ۔ یہ صَائِغٌ کی جمع ہے۔

مُسَاصَوْغَانِ۔ وہ دونوں ایک سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَّاغٌ۔ جُوتا، ماپیں بنانے والا۔

صِيْغَةٌ اور مَصَاغٌ۔ زیور۔

وَاَعْدَتْ صَوَاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ۔ میں نے بنی قینقاع کے ایک سُنار سے وعدہ کیا (یعنی اس کو سونا سمان کرنے کی گھاس لا کر دوں گا، سُنار درہم دے گا جن سے میں حضرت فاطمہؓ کا زیور بنا کر دوں گا)۔

Marfat.com

اَکْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُوْنَ۔ سُنار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔ بعض نے کہا ہے صَوَّاغُوْنَ سے اَہیں بنانے والے، پھر بُرا زبان مراد ہیں۔ ایک روایت میں صَیَّاغُوْنَ ہے معنی وہی ہیں)۔

قِیْلَ لَہٗ خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ کَذَبُوْہُ کُذِبَتْھَا الصَّوَّاغُوْنَ۔ لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا، دجال نکل آیا، انھوں نے کہا جھوٹ ہے جھٹے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا سُبُّوْہُ سَحَّامًا وَّلَا حَمَّادًا وَّلَا قَصَّابًا۔ نہ کہو حجام اور سُنار اور قصاب کے بُرے مت کر (یہ پیشے مت لکھا کیونکہ سُنار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجام اور قصاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے، دوسرے حجام پچھنے لگانے والا، اسی طرح قصاب دونوں کے دوسرے حجام ہو جاتے ہیں)۔

یَدْخُلُ صُوْفًا وَّیَخْرُجُ مُسُوْحًا۔ کھانے طرح طرح کی صنعت سے (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور پھر جلد ہی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرے تو کراہت ذدا آواز کے سبب ناک بند کرنے لگے۔ پاخانے نے بزبان حال کہا ابھی چند ساعت پیشتر تم نے مجھ کو کیسے کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا، اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے حلق میں ڈالا۔ تھوڑی دیر جو میں تمھارے ساتھ رہا، تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے، یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے۔ خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَانَہُ اللّٰہُ صِیَانَۃً حَسَنَۃً۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شکل میں ڈھالا۔

صُوْفٌ۔ بال نکلنا، نشاندہ ہٹ جانا، مائل ہونا۔

صُوْفٌ۔ بہت بالوں کا ہونا۔

تَصْوِیْفٌ۔ صوفی بنانا۔

اِصَافَۃٌ۔ ہٹا دینا۔

تَصَوُّفٌ۔ صوفی ہو جانا۔

صُوْفِیٌّ۔ وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و مافیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صُوْف سے نکلا ہے کیونکہ صوفیا لوگ صُوف یعنی بکری وغیرہ کے اون کا لباس پہنتے تھے۔ بعض نے کہا ہے صُوْفِیُّوں سے جو ایک یونانی لفظ ہے بمعنی حکمت۔ بعض نے کہا صُوْفِیُّ اصل میں صُفِّیُّ تھا یعنی اصحاب صُفّہ میں سے جو مسجد نبوی میں سائبان کے اندر متو کلانہ زندگی گزار رہے تھے، اس لفظ میں ایک فا کو واؤ سے بدل دیا)۔

تَصَوُّف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ تصوف کے معنی خلوقات سے قطع تعلق کر لانا اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔ یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا تصوف آں حضرتؐ اور صحابۂ کرامؓ سے ثابت نہ تھا، وہ دنیا اور دین دونوں کے لئے مسلمانوں کو تیار کرتے تھے۔ البتہ اگر تصوف کے معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پر اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرتؐ اور تمام صحابۂ کرام صوفی تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔ اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت کے خلاف کرتا ہے، وہ ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کی طرح یا نصاریٰ کے مانک (MONK) اور نن (NUN) کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں کہیں گے، ولایت بفیر از اتباع شریعت ممکن نہیں)۔

مُتَصَوِّفٌ۔ جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صحیح صوفی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقراء اور شائقین ہیں دعوے تو بڑے بڑے مگر اندر بالکل خالی۔ ان کو درویشی کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے کے لئے دنیا داروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں، خوشامد اور ضمیر فروشی ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ معاذ اللہ ایسے درویشوں اور شائقوں سے عام دنیا دار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوْا فَاَنَا الصُّوْفُ۔ انھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا کہنا ہے

Marfat.com

فرمایا ہر ہلال کے برلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلَى الثَّوْبِ۔ بالوں پر سجدہ مت کر (یہ امیہ کی روایت ہے)۔

صَوْفٌ۔ اُنی۔

صَوْقٌ۔ ہنکانا۔

صَوْقٌ۔ ہنکوانا۔

صَاقٌ۔ پنڈلی۔

صَوْقَعَةٌ۔ ناچنا، یا سر پر ناچنا، چنیا۔

صَوْلٌ۔ چمک جانا۔

تَصَوُّلٌ۔ اتراجانا۔

مَا بِهِ صَوْلٌ وَلَا بَوْلٌ۔ وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوْلٌ۔ لقمہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوْلٌ۔ حملہ کرنا، غلبہ کرنا (جیسے صَيَالٌ اور صُؤُولٌ اور صِيَالٌ اور صَالٌ اور مَصَالَةٌ بھی)۔

تَصْوِيلٌ۔ پانی سے نکالنا، جھاڑنا۔

صُؤُولٌ۔ زور ماہ پر حملہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ۔ یا اللہ تیری ہی مدد اور توفیق سے میں پلٹتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ كَانَا يَتَصَاوَلَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔ یہ دونوں انصار کے قبیلے اوس اور خزرج آں حضرتؐ کے ساتھ ایسے حملے کیا کرتے تھے جیسے دو نر اونٹ حملہ کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا، تو دوسرا بھی ویسا ہی ایک کام بجالاتا)۔

فَصَامَتْ ثَمَانِيَةَ اَلْفٍ مِنْ صَوْلٍ غَيْرِهٖ۔ ایک شخص کی خاموشی دوسرے کے حملہ سے زیادہ جھ پر اثر کرتی ہے۔

صَوْمٌ۔ کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا، خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔ اور شرع میں روزہ رکھنا ہو مشہور ہے۔

تَصْوِيمٌ۔ روزہ رکھانا۔

صَوْمَرٌ۔ مشک زمین۔

صَوْمُ الْوِصَالِ۔ لگے کے روزے رکھنا (یعنی دو دو، تین تین دن برابر نہ کچھ کھانا نہ پینا۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ۔ تمہارا روزہ اُس دن صحیح ہوگا (تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ رکھو (گو تم سے خطا ہو جائے۔ مثلاً تیسواں روزہ رکھا، پھر معلوم ہوا کہ اس دن عید تھی، یا تیسویں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم ہوا کہ وہ رمضان کا غرہ تھا، تو نہ ان پر قضا لازم آئے گی، نہ گناہ ہوگا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم افطار کرو اور بقر عید اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو اور عرفہ اسی دن ہے جس دن تم عرفات میں وقوف کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان تاریخوں میں غلطی سے تقدیم یا تاخیر ہو جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا)۔

لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔ (جس کا مسلسل روزے رکھنے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ (یعنی اس کو روزے کا ثواب نہ ملے گا کیونکہ اُس نے طریقہ سنت کے خلاف کیا۔ سنت طریقہ تو یہ تھا کبھی روزہ رکھتا کبھی افطار کرتا، جس طرح آں حضرتؐ کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یہ بد دعا ہے اس کے لئے کیونکہ ایسا کرنے والا اکثر حالتوں میں بھی روزہ رکھے گا۔ حالانکہ بعض معینہ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ بعضوں نے کہا، اگر الہام حالت کو چھوڑ کر اگر باقی پورے سال روزے رکھے تو منع نہیں ہے کیونکہ آں حضرتؐ نے حمزہ بن عمرو کو اس کی اجازت دی۔ اور کئی صحابہؓ اور تابعین سے ایسا منقول ہے۔ بہر حال افضل یہی ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، تاکہ نفس کو روزے کی عادت نہ ہو جائے ورنہ اس کو روزے میں کوئی مشقت اور تکلیف نہ رہے گی اور ثواب تو مشقت اور تکلیف اُٹھانے سے ملتا ہے)۔

Marfat.com

فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو کہدے (جہاراً) میں روزہ دار ہوں (یہ کہہ کر اس سے جھگڑا ختم نہیں کردے کی حالت میں لڑنے گالی یا سب وشتم پر اتر آئے ایسے روزہ دار کو جو روزے کے تقاضوں کو پورا نہ کرے روزہ کا ثواب کیسے مل سکتا ہے)۔

بعضوں نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں، اور ظلم وزیادتی کرنے والے کو کچھ نہ کہے۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔ جب کوئی تم میں سے کھانے کے لئے بلایا جائے (اور کھانا سامنے آئے) تو کہدے میں روزہ دار ہوں (تاکہ میزبان کو اس کے نہ کھانے کی وجہ سے رنج نہ ہو۔ اگر تعمل روزہ ہو اور میزبان اصرار کرے، تو روزہ توڑ دینا بھی درست ہے)۔

كَانَ يُحِبُّ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرت روزہ دار ہوتے تب بھی دعوت میں جاتے (یہ آپ کا حسن خلق تھا۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

مَنْ مَاتَ وَهُوَ صَائِمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔ جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ فرض روزے ہوں، تو اس کا وارث یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھلے۔

(اہل حدیث کا بھی قول ہے، اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کرسکتا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کا رد ہوجاتے ہیں کہ جسمانی عبادات کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ اہل حدیث کا مذہب صحیح ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ تلاوت قرآن یا دعا یا صدقہ سب کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔ البتہ قرآن خوانی کے لئے سوم یا چہلم یا دہم میں لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی اصلیت احادیث سے

غائب نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسم عہد رسالت یا عہد صحابہ میں تھی۔

كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔ آں حضرت پورے شعبان میں روزے رکھتے (یعنی شعبان کے اکثر دنوں میں۔ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے پورے مہینے کے روزے بجز رمضان کے نہیں رکھے)۔

وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ۔ دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ جائز نہیں ہے۔

اَلصَّوْمُ لِي۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو خاص میرے لئے کی جاتی ہے (کیونکہ اس میں ریا کو دخل نہیں ہے۔ آدمی تنہائی میں جو کھانے پینے اور جماع سے باز رہتا ہے، وہ خالص خدا وند کریم کی رضامندی کے لئے کرتا ہے اور دوسرے عبادتوں کے خفیہ طور سے کھانے لے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ میں روزہ دار ہوں۔ دوسری عبادات میں یہ صورت نہیں اُن میں ریا اور دکھاوٹ ہوسکتی ہے)۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ۔ ہر نیک کام میں نفس کو بھی دخل ہوسکتا ہے (نیک کام کی وجہ سے لوگوں میں اس کی تعریف ہوسکتی ہے) مگر روزے میں ایسا کم وہ خالص خدا کے لئے ہوتا ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ، جس قدر اعمال صالحہ ہیں وہ بندوں کے اوصاف اور ان کی صفات ہیں۔ مگر روزہ رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کیونکہ نمود باللہ اللہ تعالیٰ کھانا چھ نہ پیتا اور جماع کرتا ہے۔

سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ رجب میں روزے رکھنا کیسا ہے (انھوں نے کہا سنت نہیں رکھا رجب اور دوسرے مہینوں کی طرح ہے۔ البتہ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب دوسری حدیث میں وارد ہے اور رجب بھی ان میں شامل ہے)۔

أَمَرَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا (اس لئے کہ اگر خدا قبول کرے تو عام حالات میں

Marfat.com

ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو گویا ہر مہینے میں تیس روزوں کا ثواب ہوا۔ ان روزوں کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے، بعض نے کہا ہے روزے ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے، جیسے کہ دوسری روایت میں ہے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخوں میں۔ بعض نے کہا مہینے کے شروع میں رکھنا مستحب ہے اور صحیح تو یہ ہے کہ جس حشرہ اور تاریخوں میں رکھے گا اس کو ثواب مل جائے گا)۔

مَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَيْئًا فِي الْعَشْرِ۔ میں نے آں حضرتؐ کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا دحی الحاکم عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ راوی نے دیکھنا نہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ذی الحجہ کے نو دن میں (یعنی عرفہ سے نویں تک) اور عاشورہ کے دن اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزے رکھتے)۔

لَا يَصُمْ مَنْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ۔ کوئی تم میں سے اکیلا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اس طرح کہ جمعہ سے ایک دن پہلے (یعنی پنجشنبہ) کو بھی روزہ رکھے (تو جمعرات اور جمعہ کو دو روزے ملا کر رکھ سکتا ہے) اکیلا جمعہ کا روزہ اس لئے منع ہوا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا، کپڑے بدلنا، نماز کے لئے جانا یہ سب کام انجام دینے میں شاید نقاہت کی وجہ سے ان میں خلل پڑ جائے۔ اور جب جمعرات کو بھی روزہ رکھا تو ذرا عادت ہو جائے گی اور جمعہ کا روزہ شاق نہ گزرے گا میں نے یہی کہا ہے کہ جمعرات کا روزہ اس خلل کا کفارہ ہو جائے گا جو روزہ کی وجہ سے جمعہ کی عبادات میں واقع ہو جائے اور بات یہ بھی ہے کہ آں حضرتؐ کے عہد میں لوگ دو دو تین تین کوس دور مدینہ کے اطراف سے اور دیہات سے نماز جمعہ کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے، ان حالات میں آپ جمعہ کے اکیلے روزہ کو منع فرما دیا، تاکہ ایسے لوگوں کو دور تک چلنے کی اور نماز اور خطبہ میں شریک ہونے کی بخوبی طاقت رہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو جمعہ کی عبادات اور وظائف میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو، تو وہ جمعہ کو روزہ رکھ سکتا ہے)۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَالْعَرَفَةِ وَعَاشُورَاءَ وَالثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صِيَامُ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔ حفصہؓ نے کہا چار چیزیں ایسی تھیں جن کو رسول اللہ ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے، عاشورہ کا روزہ اور ذی الحجہ کے دس دن اور ہر مہینے کے تین دن اور فجر سے پہلے دو رکعت (سنت)۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آں حضرتؐ سے پوچھا، اگر کسی شخص نے یوم النحر کو روزہ رکھنے کی نذر کی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے (فرمایا) ولیوفوا نذورھم) اور آں حضرتؐ نے یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (اس کا جواب دیا) اور صاف حکم نہیں دیا کہ نذر پوری کرنے کے لائق نہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی احتیاط تھی۔ فتویٰ دینے میں صحابہ رضؓ کا یہی طریقہ تھا کیونکہ فتویٰ دینے میں وہ نہایت ڈرتے تھے خیال کرتے تھے کہیں ایسا نہ ہو غلطی ہو جائے۔ اور ہوا خدہ دار ہوں۔ ہمارے زمانہ میں التزہیر ملاؤں نے فتویٰ دینا پرے فخر کی بات سمجھ رکھا ہے اور وہ ہوا تاتل اور بے غور و فکر ہر مسئلہ میں فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ اور موجب مواخذہ اُخروی ہے۔ ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں۔ ان حضرات نے بہت سے مسائل میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ بعض کل کے چھوکرے نادان ملوثی اشتمم کا دعویٰ کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اس حدیث پر نظر کرنا چاہیے — اجرأکم علی الفتیا جرأکم علی النار)۔

صَامَهُ: آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا (یہ روزہ آپ پہلے سے یعنی مدینہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں بھی رکھا کرتے تھے۔ پھر مدینہ میں بھی شروع شروع میں رکھا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا کہ اب عاشورہ کا روزہ فرض نہیں، ہاں جس کا جی چاہے رکھے)۔

كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ صَوْمَ دَاوُدَ۔ حضرت داؤدؑ کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں (ایک روز آپ روزہ رکھتے اور ایک روز نہ رکھتے۔ یہ نفس پر بہت شاق ہے۔ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ افطار)۔

Marfat.com

كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ۔ آنحضرتؐ ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے (اور کبھی دوسرے ایام، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو بھی)۔

مَنْ صَامَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے یا خالص اللہ کی رضامندی کے لئے روزہ رکھے۔

اَصُوْمُ ثَلٰثَةً مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ قَالَ اَيَّامَ الْبِيْضِ وَالْخَمِيْسُ۔ مجھ کو حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں اور شروع پیر یا جمعرات سے کروں۔

اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ جب ۱۵ شعبان آدھا گزر جائے تو پھر رمضان تک روزے نہ رکھو (یہ اس شخص کے لئے حکم ہے جو پے در پے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسا شخص اگر پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھے گا تو احتمال ہے کہ رمضان کے روزے خاص لغاہت یا علیل ہو جانے کی وجہ سے نہ رکھ سکے جو فرض ہیں)۔ (اسی نوعیت کی ایک دوسری حدیث ہے:

نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ یعنی عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے آپؐ نے منع فرمایا)

(اس بعد والی حدیث کا حکم صرف حجاج کے لئے ہے تاکہ اُن کے اندر ارکانِ حج بجالانے کی طاقت بحال رہے)۔

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ۔ (اور) رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ میں (محرم کے مہینہ میں عاشورہ کا روزہ ہے۔ تحریر ہے کہ حضرات شیعہ اس افضل روزہ کو نا پسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ امام حسینؓ اسی دن شہید ہوئے اس لئے اس روز فاقہ کرتے ہیں، جس فاقہ کا کچھ ثواب نہیں)۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ اِلَّا الصَّوْمَ۔ ہر نیک کام میں دو گنا، تین گنا (حتیٰ کہ سات سو گنا) یا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے، مگر روزے کا کوئی حساب نہیں اُس کا جس قدر اجر اور ثواب اللہ کے گاہ اُس اللہ تعالیٰ کا ہی کو معلوم ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

لَهٗ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الصَّائِمُوْنَ۔ بہشت کا ایک دروازہ ریّان ہے اس میں صرف روزہ دار ہی جائیں گے۔

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ۔ روزہ اور قرآن دونوں (قیامت کے دن) بندے کی سفارش کریں گے (روزہ کہے گا خداوندا! میں نے اس کو کھانے اور خواہشوں سے روکا رکھا، میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا، میری سفارش قبول کر۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا)۔

مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا۔ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اگرچہ دودھ پانی کے ایک گھونٹ پر، اس کے گناہ اعمال نامے سے ساقط کر دیئے جائیں گے اور وہ دوزخ سے آزاد کیا جائے گا۔ اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اس کو اللہ تعالیٰ (رسول اللہؐ نے فرمایا) میرے حوض سے ایسا پلائے گا کہ پھر پیاسا ہی نہ ہوگا اور پھر جنت میں اللہ کی طرف سے اس کی مہمانی ہوگی)۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔ جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے (اس کو راہ خرچ، اسلحہ اور سواری وغیرہ دے کر) تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار یا غازی کو ملے گا)۔

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ۔ جس نے شک کے دن روزہ رکھا (خلاف تیس شعبان کو) اُس نے حضرت ابوالقاسم صلعم کی نافرمانی کی (یعنی جب اس دن رمضان کا چاند ثابت نہ ہو صرف گمان پر احتیاطاً روزہ رکھ لے)۔

اِنَّ فِي النَّاسِ اَنْ تَقُوْمُوْا غَدًا۔ (ایک گنوار اس حضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہؐ میں نے چاند دیکھا (یعنی رمضان کا چاند) آپؐ نے فرمایا تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور

Marfat.com

عبد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے، اس نے کہا جی ہاں، تب آپ نے بلال کو حکم دیا کہ لوگوں کو خبر کردیں، کل روزہ رکھیں (معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے بشرطیکہ اس کا صدق ظاہر ہو۔ مگر کافر کی گواہی یا فاسق مسلمان کی ہرگز قابل قبول نہیں)۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ۔ یا اللہ میں نے خاص تیرے لئے روزہ رکھا

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ۔ روزہ گناہوں کی سپر ہے (گناہوں سے روکتا ہے)۔

کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ۔ آں حضرتؐ روزے میں اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے۔

صُوَاعٌ۔ ایک خاص رنگ کا پرندہ جو اکثر کھجور کے درخت پر بسیرا کرتا ہے۔

صَوْمُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ کَفِطْرِہٖ فِی الْحَضَرِ۔ سفر میں رمضان کے روزے رکھنا، ایسا ہے جیسے گھر میں رہ کر رمضان کے روزے نہ رکھنا، یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، یا جہاد یا حج کا سفر ہو اور روزہ کی وجہ سے ناطاقتی کا ڈر ہو)۔

اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ سفر میں تیرا جی چاہے تو روزے رکھ چاہے نہ رکھ۔

مَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ صَوْمًا مِّنْہُ۔ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی مہینے اکثر روزے رکھے ہوں۔ نہ یہ دیکھا کہ کسی مہینے میں تمام ماہ افطار کیا ہو۔ (یعنی یہ دیکھا کہ آپ ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھتے)۔

صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ۔ چاند دیکھکر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ۔ آپؐ سے پوچھا گیا، پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے۔ فرمایا میں تو اسی دن پیدا ہوا، اسی دن قرآن اترا اور آپؐ کی پیدائش کی خوشی میں اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اس حدیث سے ایک جماعت علماء نے آپؐ کی ولادت کی خوشی یعنی مجلس میلاد کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر اس مجلس میں آپ کی ولادت کے مقاصد اور دنیا کی رہنمائی کے لئے آپ کی ضرورت اور امور رسالت کی حقیقت کو بالکل صحیح طریقہ پر اس لئے بیان کیا جائے کہ لوگوں میں اس حقیقت کا چرچا ہو، اور سننے والے یہ ارادہ کرکے سنیں کہ ہم کو اپنی زندگیاں اسوۂ رسول کے مطابق گزارنا ہیں اور ایسی مجالس میں کوئی بدعت نہ ہو تو مبارک ہیں ایسی مجلسیں، اور حق کے طالب ہیں ان میں حصہ لینے والے۔ بہرحال یہ ضرور ہے کہ یہ مجلسیں عہد صحابہ میں نہ تھیں)۔

صَوْمُ یَوْمٍ فِیْھَا یَعْدِلُ صِیَامَ سَنَۃٍ وَقِیَامُ لَیْلَۃٍ فِیْھَا یَعْدِلُ قِیَامَ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں میں کسی دن روزہ رکھنا، ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان راتوں میں ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

فَلَمَّا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ آپ جمعہ کے دن اکثر روزہ رکھتے (یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ نہ رکھتے بلکہ ایک روزہ اور ملا کر رکھتے)۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص رسالت مآب کے لئے تھا کہ وہ جمعہ کا اکیلا روزہ بھی رکھ سکتے تھے۔

اَنَا صَائِمٌ (معاویہؓ نے خطبہ سنایا، عاشورہ کا دن تھا، تو کہا اے ساکنان مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ ——— آں حضرتؐ نے عاشورہ کے روزہ کو فرض نہیں کہا۔ لیکن) میں روزہ دار ہوں۔

شاید معاویہؓ نے یہ سنا ہوگا کہ بعض لوگ عاشورہ کے روزے کو فرض سمجھتے ہیں، یا پھر یہ سنا ہوگا کہ اس کو مکروہ کہتے ہیں، غالباً اسی غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے خطبہ دیا ہوگا۔

لَا تَصُوْمُوْا اِیَّامَ التَّشْرِیْقِ۔ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو (اگر فرض روزہ رکھو، تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو، مراد

Marfat.com

ہے کہ اکیلا ہفتہ کا روزہ نہ رکھا جائے، لیکن اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے، تو کوئی قباحت نہیں)۔

كَانَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ۔ آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے (کسی تاریخ میں بھی یہ روزے رکھے قباحت نہیں، لیکن اگر ابتدا پیر یا جمعرات سے ہو تو بہتر ہے یعنی ایک ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو رکھے، پھر دوسرے ہفتہ میں پیر کو یا جمعرات کو۔ یا ایک ہفتہ میں جمعرات کو، دوسرے ہفتہ میں پیر کو، تیسرے ہفتہ میں پیر جمعرات کو۔ اور بعض نے کہا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں رکھے تو افضل ہے۔ بعضوں نے کہا غرّہ اور دسویں اور بیسویں کو)۔

صَوْمَعَةٌ۔ جمع کرنا۔ فارسی کا عبادت خانہ، گرجا معبد۔

صَوْمَلَةٌ۔ کھال خشک ہو جانا بسبب بھوک اور بیماری۔

صَوْنٌ۔ بچانا، محفوظ رکھنا۔

صَانَ الْعَرَسَ۔ گھوڑا اپنے سُم کے کنارے پر کھڑا ہوا۔

اِصْطِبَانٌ۔ بچانا۔

صِوَانُ الثَّوْبِ یا صِوَانُ الْكِتَابِ۔ جس میں کپڑے یا کتاب محفوظ ہو، یعنی غلاف۔

اَصْوِنَةٌ۔ یہ صِوَانٌ کی جمع ہے۔

قَلْبٌ صَوَانٌ۔ سخت دل۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ۔ علم حاصل کرو اگرچہ چین کے ملک میں ہو (یعنی اگر چین تک جانا پڑے۔ جو بہت دور مشرق میں واقع ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ چین کو نہ میں ایک موضع یا مکان کا نام ہے، یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَلْحَدِيْدُ الصِّيْنِيُّ مَا اُحِبُّ التَّخَتُّمَ بِهٖ۔ چین کے لوہے کی انگوٹھی پہننا مجھ کو پسند نہیں ہے۔

اِسْتَوْصُوْا بِالصِّيْنِيَّاتِ خَيْرًا۔ چینی چھوٹی چڑیوں سے جو گھر میں پالی جاتی ہیں بھلائی کرو۔ (ان کے دانہ اور پانی کی خبر رکھو۔)

فَاُدْخِلَتْ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْنِيَّةَ۔ میں نے اپنے غلاف کے کپڑے گٹھری میں ڈالے۔

صُوْصِيٌّ۔ سوکھ جانا، پست آواز نکلنا۔

صَوِيَ۔ قوی ہونا، آواز دینا، سُوکھ جانا۔

اِصْوَاءٌ۔ آواز دینا۔

تَصْوِيَةٌ۔ بکری کا دودھ سُکھا دینا، اس کو موٹا کرنے کے لئے۔

صَادِي۔ خشک، سُوکھا۔

اَبُوْ صُوَيٰ۔ ایک پرندہ ہے، اس کی آواز سے سانپ ڈرتے ہیں۔ اور اسی نہر پر غبار کو بھی کہتے ہیں جو ساحل سمندر پر ہوا کے ساتھ اُٹھتا ہے۔

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوَيً وَّ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ۔ اسلام میں نشان کے پتھر اور مینار ہیں راستوں کے مینار کی طرح (یعنی دینِ اسلام میں حق کی شناخت کے لئے نشان مقرر ہیں، وہ نشانات کیا ہیں، قرآن و حدیث، اقوالِ صحابہ اور تابعین)۔

فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَصْوَاءِ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ۔ قبروں سے نکل کر اس کو دیکھیں گے۔

اَلتَّصْوِيَةُ خِلَابَةٌ۔ جانور کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھنا (یعنی تصریہ) ایک فریب ہے (چونکہ اس سے خریدار دھوکا ہوتا ہے اور وہ جانور کو زیادہ دودھ والا سمجھ کر گراں قدر قیمت کو خرید لیتا ہے)۔

باب الصاد مع الہاء

صَهْ۔ ایک زجر کا کلمہ ہے جس کے معنی خاموش رہ، چپ رہ۔ مفرد اور تثنیہ اور جمع سب کے لئے یکساں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی صَهٍ یہ تنوین (را) کے ساتھ بھی آتا ہے۔

صَهْصَهٌ یا صُهْصُوْبٌ۔ سرخی اور سیاہی ملی ہوئی ہونا

Marfat.com

صَہْبَبٌ۔ سخت گرمی، لمبا آدمی سخت پتھر۔

اَصْہَبُ یا اُصَیْہَبُ۔ سرخ اور سیاہ بال والا، اور اونٹ میں وہ اونٹ جو سفید سرخی مائل ہو۔ خلاف پشت سرخ ہو اور پیٹ سفید ہو۔

اِنْ جَادَتْ بِہٖ اَصْہَبَ یا اُصَیْہَبَ۔ اگر اس عورت کا بچہ اصہب پیدا ہوا۔

کَانَ یَسْرِیْ الْحِمَارَ عَلٰی نَاقَۃٍ صُہْبَاءَ۔ آنحضرتؐ ایک سُرخ سفید اونٹنی پر سوار لکڑیاں مارتے تھے۔

صُہَیْبَاء۔ یہ ایک مقام کا نام ہے خیبر کے پاس۔

نِعْمَ الْعَبْدُ صُہَیْبٌ لَوْلَمْ یَخَفِ اللّٰہَ لَمْ یَعْصِہٖ (حضرت صہیبؓ رومی ہو شہور صحابہ میں سے تھے۔ آں حضرتؐ نے ان کی تعریف میں فرمایا، صہیب کیسا اچھا بندہ ہے اگر اللہ کا اس کو ڈر بھی نہ ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا، پاک نفس اور نیک فطرت بندے ایسے ہی ہوتے ہیں اُن کو بالطبع گناہ سے نفرت ہوتی ہے اور نیکی اور بھلائی سے رغبت۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ صہیب میں اگر خوفِ خدا نہ ہوتا تب بھی وہ برُے اور گناہ کے کام نہ کرتا۔ مگر اب جب کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے اندر خوفِ خدا اور آخرت کی بازپرس کا احساس پیدا کر چکا ہے، اس سے گناہ کیوں کر سرزد ہو سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ایک حکیم سے پوچھا کہ تم کو حکمت سے کیا فائدہ ہوا۔ انھوں نے جواب دیا۔ فائدہ یہ ہوا کہ تم میں کام کو عذاب کے ڈر سے نہیں کرتے، میں اس کو خوشی کے ساتھ نہیں کرتا یعنی میری طبیعت گناہ کی کدورت کے باعث اس سے نفرت کرنے لگی ہے اور گناہ کی کدورت کو میں نے اسی حکمت کی وجہ سے جانا ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ صُہَیْبٌ کَانَ یَتْرُکُ عَلَا عُمَرَ۔ صہیبؓ اچھے آدمی نہیں تھے، حضرت عمرؓ کی وفات پر رونے تھے۔ (یہ حدیث آمالیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ واہ واہ کر کے رونے لگے۔ اہل سنت کی کتابوں میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ حضرت صہیبؓ رُومی ایک جلیل القدر صحابی اور تحریک اسلامی کے ایک جانباز رکن تھے۔ ان کی ذہنی خوبیوں کی وجہ سے پیغمبر دو عالمؐ نے تعریف فرمائی ہے پھر کس کی مجال ہو سکتی ہے کہ ان کے خلاف زبان کھولے۔ دراصل یہ بھی ایک افترا ہے ائمہ اہل بیت پر۔)

رَحِمَ اللّٰہُ صُہَیْبًا لَوْلَا کَانَ یُحِبُّ اَھْلَ الْبَیْتِ وَلَعَنَ اللّٰہُ صُہَیْبًا کَانَ یُعَادِیْنَا۔ اللہ ظالم پر رحم کرے وہ اہل بیت سے محبت رکھتے تھے اور صہیب پر..... کرے وہ ہم سے دشمنی رکھتے تھے (معاذ اللہ) یہ بھی قطعاً جھوٹ اور افترا ہے امام جعفر صادقؑ پر۔ حضرت صہیبؓ کے بارے میں تو اس طرح پر سوچا بھی نہیں جا سکتا)۔

اصل میں حضرات شیعہ حضرت صہیبؓ سے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے محبت کرتے تھے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت صہیبؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے موذن مقرر ہوگئے اور حضرت بلالؓ نے آں حضرتؐ کی وفات کے بعد اذان دینا چھوڑ دیا۔

صَہْصَدٌ۔ جلا دینا، صَہْصَدَانٌ گرمی کی شدت۔

صَہْوَۃٌ۔ مونڈھا، جسم۔

صَہْصَمٌ۔ جلا دینا، لگ جانا، لگا دینا۔

مُصَاھَرَۃٌ۔ شادی کا رشتہ کرنا، دامادی۔

کَانَ یُؤَسِّسُ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَیُصَھْصِمُ الْحَجَرَ الْعَظِیْمَ اِلٰی بَطْنِہٖ۔ آپ مسجد قبا کا پایہ بھرتے تھے تو بڑے پتھر کو اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے۔

لَیْتَ صِھْرًا رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم قَدْ نَحْمِدُکَ عَلَیْہِ (ربیعین حارث نے حضرت علیؓ سے کہا) تم آں حضرتؐ کے داماد بن گئے، ہم نے تمہارے کوئی حسد نہیں کیا۔

ثُمَّ ذَکَرَ صِھْرًا مِنْ عَبْدِ شَمْسٍ۔ پھر عبد شمس کی اولاد میں سے آپ نے ایک داماد (یعنی ابوالعاص کا ذکر کیا جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے، ان کے سلوک کی تعریف کی۔

Marfat.com

اصل میں صِھر، بیوی اور شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں، اس میں خسر، خوش دامن وغیرہ زوجین کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ صرف دیور اور داماد کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے)۔

اِنَّ الْاَسْوَدَ کَانَ یَصْھَرُ رِجْلَیْهِ بِالشَّحْمِ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔ اسود (جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگرد تھے) احرام کی حالت میں اپنے پاؤں کو چربی سے چکنا کرتے۔

صَھُوْرٌ۔ چربی گلانے والا، گوشت بھوننے والا۔

کَانَ صِھْرَ النَّبِیِّ صلعم وَبِنْتَهٗ بِبَیْتِهٖ۔ حضرت علیؓ کا حال کیا پوچھتے ہو وہ تو آں حضرتؐ کے داماد ہی تھے اور ان کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا (جو کوئی ان کی فضیلت میں شک کرے یا ان کو برا سمجھے، وہ مردود اور احمق ہے)۔

صِھْرِیْجٌ یا صُھَارِجٌ۔ وہ حوض جس میں پانی جمع ہوتا ہے یا بڑا کنڈ۔ (تالاب)

صَھْصَلَقَۃٌ۔ زور سے ہنسنا۔

صَھْصَھَۃٌ۔ خاموش کرنا۔

صَهٖ صَهٖ۔ کسی کو خاموش کرتے وقت کہتے ہیں۔

صَھْطَلَۃٌ۔ نرمی، ملائمت۔

صَھِیْلٌ۔ گھوڑے کی آواز۔

تَصَاھُلٌ۔ گھوڑوں کا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنہنانا۔

صَاھِلٌ۔ گھوڑا۔ اس کی جمع صَوَاھِلُ ہے۔

فِیْ صَوْتِهٖ صَھَلٌ۔ اس کی آواز میں سختی اور قوت ہے۔

(ایک روایت میں صَحَلٌ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَھْلِ صَھِیْلٍ وَاَطِیْطٍ۔ مجھ کو گھوڑے اور اونٹ والا کر دیا (مطلب یہ ہے کہ پہلے میں مفلس اور نادار تھی، جب اس سے شادی ہوئی تو مال دار ہو گئی)۔

فَصَھَلَتْ بِهِمْ وَصَھَلُوْا بِھَا۔ دوزخ ان کو آواز دے گی وہ دوزخ کو آواز دیں گے۔

باب الصاد مع الیاء

صَیَاءَۃٌ۔ وہ کچرا جو زچگی کے بعد نکلتا ہے۔

تَصْیِیْءٌ۔ تھوڑا اتر کرنا، یا کم دھونا۔

صَاءَۃٌ۔ وہ پانی جو بچہ دانی میں ہوتا ہے یا بچہ کے سر پر۔

اَنْتِ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَتَصِیْءُ۔ تو بچھو کی طرح ہے جو ڈنک مارتی اور چلّاتی ہے۔

صَیِّبٌ۔ ٹھیک کرنا۔

سَھْمٌ صَیُوْبٌ۔ جو تیر ٹھیک نشانہ پر لگے۔

صُیَّابٌ۔ خالص، بہتر اور عمدہ۔

اَسْقِنَا غَیْثًا صَیِّبًا۔ ہم پر خوب برستا ہوا مینہ اتار (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا۔ چونکہ اصل میں صَیُوْبٌ تھا)۔

وُلِدَ فِیْ صُیَّابَۃِ قَوْمِهٖ۔ آں حضرتؐ اپنی قوم کے عمدہ لوگوں میں پیدا ہوئے (یعنی شریف اور معزز خاندان میں)۔

صِیْتٌ۔ شہرت، چرچا، ذکر۔ (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَلَهٗ صِیْتٌ فِی السَّمَآءِ۔ ہر بندہ کا تذکرہ آسمان میں رہتا ہے (اگر اچھا ہے تو تعریف کے ساتھ برا ہے تو برائی کے ساتھ)۔

کَانَ الْعَبَّاسُ صَیِّتًا۔ حضرت عباسؓ بڑی آواز کے آدمی تھے۔

صَیْحٌ یا صَیْحَۃٌ یا صِیَاحٌ یا صُیَاحٌ یا صَیَحَانٌ۔ چیخنا، چلّانا آواز دینا۔

تَصْیِیْحٌ۔ خوب چیخنا۔

تَصَایُحٌ۔ ایک دوسرے پر چلّانا۔

فَسَمِعْتُ صَائِحًا۔ ایک پکارنے والے کی پکار سنی۔

کَانَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَتَصَیَّحُ بِهٖ۔ حضرت ابوہریرہؓ لوگوں میں پکار پکار کر اس کو سناتے تھے۔

Marfat.com

لَا يُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ الَّذِي لَمْ يَصِحْ۔ جو بچہ آواز نہ دے (پیدا ہوتے وقت) اس پر نماز نہ پڑھیں۔

إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ۔ جب تم مرغ کی بانگ سنو۔

صَيْحَانِي۔ ایک قسم کی کھجور ہے

صَيْخٌ۔ خاموش رہ کر سننا۔

مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ۔ (جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے) اس میں ہر جاندار خاموش ہو کر کان لگا تا ہے۔ (ایک روایت میں مُسِيخَةٌ ہے۔ سین سے۔ جس کو اوپر بیان کیا گیا ہے)

فَانْصَاخَتِ الصَّخْرَةُ۔ پتھر پھٹ گیا۔

صَيْخُودٌ۔ آفتاب کا گرد و۔ چشمہ آفتاب۔

يَوْمٌ صَيْخُودٌ۔ شدید گرمی کا دن۔

صَخْرٌ۔ صَيْخُودٌ یا صَيْخَادٌ۔ سخت پتھر۔

صَيَاخِدُ۔ سختی۔

صَيْدٌ۔ شکار کرنا، پھانس لینا۔

أَصَيْدٌ۔ جس کی گردن مائل ہو۔

إِصَادَةٌ۔ شکار کرانا، شکار پر مدد کرنا، اس کی نسبت دلانا۔

إِصْطِيَادٌ۔ شکار کرنا۔

صَيْدٌ۔ شکار کے جانور کو بھی کہتے ہیں۔

صَيَّادٌ۔ شکاری، شیر جال۔

صُيُودٌ۔ شکاری۔

مِصْيَدٌ یا مِصْيَدَةٌ۔ جس سے شکار کریں یعنی جال۔

هَلْ أَنْتُمْ وَأَصْحَابُكُمْ۔ تم نے شکار بنایا، پھنسا کر لایا۔

إِنَّا قَدْ نَاصَادَ وَحْشٍ۔ ہم نے ایک گورخر شکار کیا۔

إِنَّاهُ لَكَنُودٌ لَقُوتٌ صَيُودٌ۔ تو تو بیلی کھیل خاوند کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کرنے والی شکار کرنے والی ہے (شوہر کا مال اڑانے والی۔ یہ بات محتاج نے ایک عورت سے کہی)۔

أَنْتِ الَّذِي إِيَّاكِ عَنْ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الْبَعِيرُ الصَّادِرُ۔ (آں حضرت نے حضرت علی سے فرمایا) قیامت کے دن تو میرے حوض پر سے لوگوں کو اس طرح دھکیلے گا دبٹائے گا) جیسے بیمار اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث میں لفظ صَادَ۔ صَيْدٌ سے نکلا ہے۔ جو اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جو اس کے سر میں پہنچتی ہے اور جس کے سبب اونٹ کی ناک بہتی رہتی ہے اور وہ گردن نہیں موڑ سکتا۔ بعض نے کہا ہے صَادَ مخفف ہے صَادِیٰ کا، یعنی جسے پیاسا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے)۔

هَلْ تُحِبُّونَ أَوْ تَصِيدُونَ۔ تم دوڑنا چاہتے ہو یا شکار کرنا؟

إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَأَزْرُرْهُ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ (سلمہ بن الاکوع نے آں حضرت سے عرض کیا میری گردن نہیں مڑتی (میں ہوں یا شکاری آدمی ہوں) کیا میں ایک کرتے میں نماز پڑھ سکتا ہوں (دینی پنجیر از ارکے) آپ نے فرمایا ہاں، مگر سامنے سے اسکی ایک لے اگرچہ ایک کانٹے سے ہی (ذکورہ حدیث میں مشہور روایت أَصِيدُ ہے یعنی میں شکار کرتا ہوں اور شکار میں پاجامہ باندھ کر تیز نہیں دوڑا جاتا)۔

كَانَ يَخْلِفُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ۔ حضرت جابرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد (جو مدینہ میں ایک یہودی کا لڑکا تھا) وہی دجال ہے، اس کا نام صاف تھا اس حضرت کو بھی اس پر دجال ہونے کا شبہ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ حرّہ میں غائب ہو گیا اور پتہ ہی نہ لگا کہ کدھر گیا۔ وہ کاہن بھی تھا، اور کوئی کوئی بات صحیح بھی ہو جاتی۔ اس نے آنحضرت کو جب آپ نے اپنے دل میں اس آیت کریمہ کا تصور کیا یوم یاتی السماء بدخان مبین پر بتایا ہوا لدخ۔ بعضوں نے کہا حضرت جابرؓ کا مطلب یہ تھا کہ دجن دجالوں

Marfat.com

کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی ہے، ان میں سے ایک ابن صیاد بھی تھا اور یہ غرض نہیں کہ وہ بڑا دجال تھا جس کو حضرت عیسیٰؑ جبل دخان پر قتل کریں گے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ بھی ان ہی دجالوں میں سے ایک دجال تھا، جن کے ظہور کی خبر آں حضرت صلعم نے دی ہے)۔

مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔ جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار کیا جائے۔ اگر تم خود شکار کرو، احرام کی حالت میں یا احرام والوں کے لئے کوئی اور شکار کرے، تو اس کا کھانا درست نہیں

اِنِّیْ اَصَدْتُ وَمَعِیَ مِنْهُ۔ میں نے شکار کیا میرے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے۔

اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔ مگر شکار کا کتا (اس کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔)

فَاغْتَسِلْ مِنْ صَادٍ۔ (میرے نزدیک آ اور صاد کے پانی سے غسل کر (صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنے بازو سے بہتا ہے)۔

فِی الَّذِیْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ۔ جو شخص شکار کا جانور تین دن بعد مرا ہوا پائے اور (یہ یقین ہو کہ وہ دوسرے کسی صدمہ سے نہیں مرا ہے) تو اس کو کھا سکتا ہے اگر سڑ نہ گیا ہو۔

مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكٰوتَهٗ فَكُلْ
اگر سکھایا ہوا کتا تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے (اور وہ جانور کو مار ڈالے) تب بھی اس کو کھا۔ اگر سکھایا ہوا کتا نہ ہو اور وہ شکار کرے تو اس کو مت کھا۔ مگر ہاں جب تو جانور کو زندہ پائے اور اس کو ذبح کرلے تو کھا سکتا ہے (قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے کہ سکھائے ہوئے کتے کا شکار درست ہے اگر اللہ کا نام لے کر اس کو جانور پر چھوڑے خواہ شکار کردہ جانور شکاری کے پہنچنے سے پہلے مر جائے اور یہ حکم نہیں دیا کہ اس گوشت کو دھو کر کھاؤ۔ یہ بات ان لوگوں کے حق میں دلیل بن سکتی ہے جن کا کہنا ہے کہ کتے کا جھوٹا اور اس کا لعاب نجس نہیں، بہر حال جمہور علمائے کرام کے نزدیک ناپاک اور نجس ہے)۔

صَيْدَنٌ۔ بجو، موٹا کمل، بادشاہ، لومڑی۔

صَيْرٌ یا مَصِيْرٌ یا صَيْرُوْرَةٌ۔ لوٹنا، بدل جانا، مگر بدلنا، ختم ہونا، حالت بدل جانا (یعنی مفلس سے مالدار اور جاہل سے عالم ہو جانا)۔

مَصِيْرٌ۔ مرجع اور معاد۔

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ صِيْرِ بَابٍ فَقَدْ دَمَرَ۔ جس شخص نے دروازہ کی درز سے جھانکا وہ گویا اندر آگیا۔

اُنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ۔ میں دروازہ کی دراڑیں سے دیکھ رہا تھا۔

اِنَّا نَزَلْنَا بَيْنَ صِيْرَيْنِ۔ ہم دونوں پانیوں کے درمیان اترے (یمامہ اور سماوہ کے درمیان)۔

اَرَاَيْتَ لَوْ دَخَلْتَ صِيْرَةً فِيْهَا خَيْلٌ دُهْمٌ وَفِيْهَا فَرَسٌ اَغَرُّ مُحَجَّلٌ اَمَا كُنْتَ تَعْرِفُهٗ مِنْهَا۔ (آنحضرتؐ نے فرمایا، میں اپنی امت کے ہر شخص کو قیامت کے دن پہچان لوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے کیونکہ وہاں بے شمار مخلوق ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا بھلا اگر تو ایسی باڑ میں جائے جس میں سب سیاہ مشکی گھوڑے ہوں اور ان میں ایک گھوڑا سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کا ہو، تو کیا تو اس کو نہیں پہچان لے گا (اسی طرح میں بھی اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے نور سے چمکتے ہوں گے)۔

وَعَلَيْكَ مِثْلُ صِيْرٍ غُفِرَ لَكَ۔ (آں حضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، میں تجھ کو چند کلمے ایسے بتاؤں کہ اگر صیر برابر بھی تجھ پر گناہ ہوں جب بھی وہ معاف ہو جائیں۔

صِيْرٌ۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ایک روایت میں بجائے صِيْرٍ کے صَبِيْرٍ ہے جس کے

Marfat.com

معنی اور بیان کے جائیگے۔

كَانَ عَلَيْكَ رِسْلٌ صَيْرٌ دَيْنًا لَا آتَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ۔ حضرت علیؓ نے ابو وائل سے کہا اگر تجھ پر میرا قرض ہو برابر قرض ہو تو بھی اللہ اس کو ادا کرادے (اس دعا کی برکت کی وجہ سے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ مَعَهُ صَيْرٌ وَذَاقَ مِنْهُ۔ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر گزرا اس کے پاس سیر تھا انہوں نے اس کو چکھا۔

صَيْر کہتے ہیں "مُحَنَّاة" کو، یعنی اُس سالن کو جو چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ الصَّيْرَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ هٰذَا۔ شاید سیر تجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے (سیر بھی مچھلیوں کا سالن۔ بعض نے کہا کہ یہ لفظ سُریانی ہے)۔

عَلَيْكَ نَوْ كُلْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے۔

فَصَيْرٌ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ آخر میں اہلِ بہشت کے اعمال کرے گا (یعنی جس کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی ہے تو اگر یہ تمام عمر معصیت میں گزری ہو مگر بالآخر خدا سے ڈر کر بھی توبہ کرلے گا اور پھر اس کا انجام بخیر ہوگا)۔

مَرَّ بِصَيْرٍ فِيهَا نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ شَاةً۔ ایک گلہ پر سے گزرے اُس میں تیس بکریوں کے قریب تھیں۔

صَارَ الْعَصِيْرُ خَمْرًا۔ شیرہ شراب ہوگیا۔

صَيْصٌ۔ کمھار کا خراب ہونا۔ (شیئں ہو جانا یعنی کُھلی سخت نہ ہونا۔ یہ بہت مراب قسم کی کمھار ہے)۔

صِيْصِيَة۔ قلعہ (اس کی جمع صَیاصی ہے، اور گائے کے سینگ کو بھی کہتے ہیں)۔

كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ (ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا) وہ گائے کے سینگوں کی طرح ہوگا (یعنی سخت اور مضبوط، الصوبی نے کہا اس فتنہ میں برے جمے چلیں گے، ان کو گائے کے سینگوں سے مشابہت دی)۔

سَوَاعِرُهُمْ كَالصَّيَاصِي۔ دجال کے ساتھیوں کی مونچھیں گائے کے سینگوں کی طرح ہونگی (یعنی خم دار، سخت اور لمبی)۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں پر کیا آفت آئی ہے کہ اکثر نوجوانوں نے انصاری اور سنبو کی وضع اختیار کرلی ہے داڑھی منڈالتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور بڑوں نے تو عموماً یہی طریقہ اختیار کرلیا ہے جو دجال کے ساتھیوں کا ہوگا۔ اسلام کی وضع تو یہ ہے کہ داڑھی چھوڑی جائے اور مونچھیں کتروائی جائیں۔

وَصَيْحَتُهَا الَّتِي كَانَتْ تَصِيْحُ بِهَا۔ (ایک عورت مجاہدین کے ساتھ) لشکر میں نکلی اور اپنی بارہ بکریاں اور جھاڑ و حبش سے پکڑا بنتی تھی چھوڑ گئی۔

أَصِيْحَى۔ بکری کو بلانا (یعنی بُلانے کا کوچ)۔

وہ سینگوں کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جھاڑو کی طرح اس کا باندھے ہیں، اس سے کپڑا بُنتے وقت سوت کو تر کرتے جاتے ہیں۔

صَيْغٌ۔ بُدا بُجھا کرنا۔

تَصْيِيْغٌ۔ راستہ بھول جانا۔

تَصَيُّغٌ۔ اضطراب بے قراری، کام نکلنے کی کوئی شکل نہ پانا۔

إِصْيَاغٌ۔ جلدی سے مُڑ کر لوٹ آنا۔

صِيْغَةٌ۔ ایک ہیئت، ایک شکل، ایک سانچہ۔

مَرَرْتُ بِكَذَا وَكَذَا أَصِيْغَةً مِنْ كَتِيْبَتِي عَدَدًا۔ میں نے ایک کاریگر کے بنے ہوئے اتنے اتنے تیر نزدیک سے تیرے دشمن کو مارے۔

سِهَامٌ مَصِيْغَةٌ۔ ایک ہی کاریگر کے بحساب اور برابر بنائے ہوئے تیر۔

هٰذَا صَوْغُ هٰذَا۔ یہ اُس کے برابر ہے۔

هُمَا صَوْغَانِ۔ وہ دونوں برابر کے جوڑیں۔

رمزنوں کی اصطلاح میں صِیغَة اُس مشتق کو کہتے

Marfat.com

ہیں جو مصدر سے نکالا جاتا ہے۔ مثلاً یَنْصُرُ یَنْصُرُ سے نکلا ہے۔
صَیْفٌ۔ گرمی، گرمی کے موسم میں اقامت کرنا، تیر کا نشانہ سے الگ لگنا۔

تَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَصَاتَ عَنْهُ (آنحضرت نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ لیا، انھوں نے کچھ عرض کیا، پھر آپؐ نے ان کو چھوڑ کر دوسرے سے رائے لی۔
صَاتَ اَبُوْبَکْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ۔ حضرت ابوبکرہؓ ابوبردہؓ سے الگ ہوگئے۔

صَلّٰی فِیْ بُحْبُحَةِ صَیْقَةٍ۔ ایک بالوں کے چھپڑیں نماز پڑھی۔
تَکْفِیْفُ اٰیَةِ الصَّیْفِ۔ تجھ کو (کلالہ کے باب میں) وہ آیت کافی ہے جو گرمی کے موسم میں اتری (یعنی سورۂ نساء کی آخری آیت، اس سے پہلے کی آیات جاڑے میں اتری تھیں)۔
اِنَّ بَنِیْ بِیْبَةَ صَیْقِیُّوْنَ اَفْلَحَ مَنْ تَاَنّٰی لَهٗ وَتَعِیْشُوْنَ۔ (سلیمان بن عبدالملک نے اپنے انتقال کے وقت کہا) میرے بچے تو بڑھاپے کی پیداوش ہیں (یعنی جب میں بوڑھا ہو گیا اُس وقت پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ کم سنی کی وجہ سے نظام حکومت کو چلانے کے لائق نہیں ہیں۔ بڑا کامیاب ہے وہ شخص کہ جس کے عہد جوانی میں اولاد پیدا ہو۔ اس لئے کہ وہ اپنے والد کے مُحرِّطیسی کے پہنچنے تک کاروبار کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے۔)
خَرَجَ فِیْ صَائِفَةٍ۔ دن کے گرم وقت میں نکلا (یعنی دھوپ اور سورج کی تمازت میں۔ ایک روایت میں طَائِفَةٍ ہے یعنی دن کے کچھ حصہ میں)
فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ۔ گرم دن میں۔
فِی الصَّیْفِ فَتَیَّتِ اللَّبَنَ۔ تو نے گرمی کے زمانہ میں دودھ کو ضائع کر ڈالا (یہ شاذ ہے) یا اس وقت کہی جاتی ہے کہ جب کوئی بے موقع دے محل اپنے اوقات یا سرمایہ یا صلاحیتوں کو صرف کر دے)۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

ابن ماجہ (عربی) مع رسالہ ماتمس الیہ الماجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ مع شروط الائمۃ الستۃ۔ وشروط الائمۃ الستۃ۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ

ابوداؤد (عربی) مع شروط الائمۃ الستۃ وشروط الائمۃ الستۃ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ گلیز کاغذ

اصول البزدوی (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی

اصول الشاشی مع حاشیہ احسن الحواشی (عربی) عمدہ کاغذ ریگین ٹائیٹل

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ مع حواشی تفیسہ ومفیدہ۔ عمدہ کاغذ

البلاغۃ الواضحۃ (البیان والمعانی والبدیع) (عربی) عمدہ آرٹ پیپر پر طبع ہے۔

الیساغوجی میکوزی (مع) حواشی متفرقہ ومفیدہ عمدہ گلیز کاغذ اعلیٰ طباعت۔

بوستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

تاریخ الخلفاء (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی گلیز کاغذ

تحریر سنٹ شرح کافیہ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

تحفہ خطاطین (فن خطوط عربی کے جملہ تمام نادر نمونہ جات و اصلاحیں) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی عمدہ کاغذ

تدریب الراوی (عربی) مجلد ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

ترمذی شریف (عربی) (مع) (الثواب العلمی تتمہ المسلک الذکی (مع) شروط الائمۃ الستۃ وشروط الائمۃ الستۃ۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ

تفسیر للبیضاوی مع الحواشی المفیدۃ اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

تعلیم المتعلم طریق التعلم (مع حواشی جدیدہ وتحقیقات مفیدہ) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

التوضیح والتلویح (مع) حاشیۃ التوشیح معہ نادر دو رسالہ (۱) شیخ الاسلام (۲) ملا خسرو۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ جلد اول۔ مکمل۔

جواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ۔ عمدہ کاغذ مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی

الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری (دیحاشیۃ اللباب فی شرح) الکتاب للمیدانی مجلد ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (عربی) مجلد ریگزین پشتہ سنہری ڈائی سفید گلیز کاغذ
" " " " " زرد کاغذ

خدابخش الطنبوری۔ کامل کیلانی (عربی) عمدہ کاغذ

الحسامی بالنامی (عربی) اعلیٰ کاغذ

الحسامی (مع شرح) الفطای (عربی) گلیز کاغذ

ثمرات الجنینہ اعلیٰ زرد کاغذ

مفتاح التجوید اعلیٰ کاغذ

محی بن یقظان: کامل کیلانی (عربی) عمدہ کاغذ

درایۃ النحو (شرح) ہدایۃ النحو۔ اعلیٰ کاغذ

دروس التاریخ الاسلامی۔ خیاط (الجزء الاول) عمدہ کاغذ

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو) کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ۔

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

التوضیح الضروری (لحل مسائل) المختصر القدوری (از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

تنسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری (ترجمہ وشرح علامہ وحید الزمانؒ جلد اول۔ جلد دوم

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ ومکمل شرح اردو) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

حیات وحید الزماں (اردو)

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔ عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ " " مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی (مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

درود اکسیر اعظم

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ وشرح اردو شرح البلاغۃ) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ (کلاں)

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) نحواشی جدیدہ مع حل لغات گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

رباعیات اقبال (اعلےٰ آرٹ پیپر)

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ

روایت النحو (شرح اردو بدایۃ النحو) گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل۔

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ورسالہ "نبوی لیل ونہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

صحیح بخاری شریف جلد اوّل
جلد سوم

ظفر المحصّلین باحوال المصنّفین (مع اضافات جدیدہ و فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

عربی کا معلّم
اوّل
" دوم
" سوم
" چہارم
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ کامل

عربی کی کلید
اوّل ۲/-
" دوم ۲/-
" سوم ۴/-
" چہارم ۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو) گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۴ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

کتاب "ض"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ تعالیٰ

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الضَّادِ

"ض" حروفِ تہجی میں اکیسویں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے معجمہ سے مشابہ ہے گو مخرج اُس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ظاء میں تمیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اُس کا عدد حساب جمل میں ۸۰۰ ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوْءٌ - روشنی۔

(صاحبِ مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضَوْءٌ کو ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اُس کا باب نہیں ہے) كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرَى شَيْئًا۔ آنحضرت ﷺ نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھلائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈر نہ جائیں)۔

ضِبٌّ - دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ۔

ضُبَيَّانٌ - موٹا۔ قوی مرد یا اونٹ۔

ضَأْدٌ - جھگونا عورت کی شرمگاہ۔

ضُؤُوْدٌ - زکام۔

ضَأْزٌ - ظلم کرنا۔ گھٹانا۔ کم کرنا۔

ضِئْزٰى - ناقص۔ گھٹیا۔ بھونڈی۔

ضَأْضَأَةٌ - لڑائی میں آواز بلند کرنا۔

ضِئْضِئٌ - اصل کان۔ معدن نسل۔

يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ اُن کے ہنسلیوں کے نیچے نہ اُترے گا (دل پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگا نہیں رہتا یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی دوسری حدیث سے نکلتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نازی اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گذار مگر ایمان کا نور اُن کے

Marfat.com

دلوں میں نہ ہوگا)۔

أَعْطَيْتُ نَاقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ نَسْلِهَا أَوْ قَالَ مِنْ ضِغْثِهَا فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهَا حَتَّى يَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْلَادُهَا يُزَايِلُكَ

(حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اُس کی نسل میں سے ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (یا سامی ایک گھوڑ کے خرید نے سے بھی آپ نے منع فرمایا جبکہ حضرت عمرؓ خیبر کر چکے تھے)۔

ضُؤَاكٌ ۔ زکام۔

ضُئِكَ الرَّجُلُ ۔ اُس کو زکام ہو گیا۔

ضَأْلٌ ۔ چھوٹا سمجھنا۔ چھوٹا کرنا۔

ضَأَلَهُ ۔ چھوٹا ہونا۔

تَضَاءُلٌ ۔ چھوٹا بننا۔

ضُؤَلَةٌ ۔ ضعیف نحیف جیسے ضِئْلٌ ہے

وَإِنَّهُ لَيَتَضَاءَلُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ۔ وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے۔

تَضَاءُلُ الشَّيْءِ ۔ وہ سمٹ کر چھوٹی ہو گئی۔

إِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيلًا نَحِيفًا ۔ میں تجھ کو دبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)۔

إِنَّكَ لَضَئِيلٌ ۔ تو تو دبلا حقیر ناتواں ہے۔ لاغر ونحیف ہے۔

ضَأْنٌ ۔ بھیڑ۔

أَضْأَنَ الرَّجُلُ ۔ اُس کی بھیڑیں بہت ہو گئیں۔

ضَابِئٌ ۔ ضعیف پیٹ لٹکا ہوا۔

ضَأْنٌ کی جمع أُضُؤنٌ ہے۔

مَثَلُ قُرَّاءِ هٰذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ غَنَمٍ ضَوَائِنَ ذَاتِ صُوفٍ عِجَافٍ ۔ اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دُبلی (گوشت ندارد)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْبَاءِ

ضَبَأٌ ۔ زمین سے لگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا۔

إِضْبَاءٌ ۔ چھپانا۔ خاموش ہو جانا۔

ضَبِيٌّ ۔ زمین سے لگا ہوا۔

فَضَبَأَ إِلَى نَاقَتِهِ ۔ اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ کر چھپ گیا)۔

فَإِذَا هُوَ مُضْبِئٌ ۔ ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا۔

ضَبَأَ الْيَرْبُوعُ أَضْبَأَ ۔ اُس کی پناہ لی اُس کی آڑ میں چھپ گیا۔

وَأَضْبَأَ إِلَى إِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيدَتِهِ ۔ میرے پیچھے لگ گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

ضَبْتٌ ۔ ہنیا یا خون اور تھوک بہنا خاموش ہونا۔

ضَبْتٌ ۔ گوہ۔ سوسمار، گوہ پھوڑ، اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں ورم سے ہو جاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور اونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْبِتُ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مُضْبِتٍ ۔ ایک گنوار آنحضرتؐ کے پاس گھوڑ پھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہوریوں ہے

Marfat.com

مَضَبَّةٌ یعنی وہ زمین جہاں گوہ پھوڑ (گوہ) ہوں۔
اَضَبَّتْ اَرْضُ فُلَانٍ۔ اُس کی زمین میں گوہ بہت ہوگئے (مَضَبَّةٌ کی جمع مَضَابُّ ہے)۔
لَمْ اَزَلْ مُضِبًّا بَعْدُ۔ میرے دل میں اُس کے بعد سے برابر کینہ رہا۔
کُلٌّ مِنْهُمَا حَامِلٌ ضَبَّ لِصَاحِبِهٖ۔ اُن میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو۔
فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا۔ قاسم بن محمدؐ غصہ ہوئے اور اُن کے دشمن بن گئے۔
فَلَمَّا اَضَبُّوْا عَلَيَّ۔ جب انھوں نے پے در پے لوٹنا شروع کیا اور سب مستعد ہو گئے۔
ثُمَّ يُفْضِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ وَهُمَا يَنْضَبَانِ دَمًا۔ وہ اپنے ہاتھ زمین پر بچھا کے سجدہ سے میں اور ہاتھوں سے خون ٹپکتا رہتا معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔
ضَبَبْتُ لِثَاتَهٗ دَمًا۔ اُس کے مسوڑے سے خون بہنے لگا۔
مَازَالَ مُضِبًّا مُذِ الْيَوْمِ۔ آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑے سے خون ٹپکتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)۔
اِنَّ الضَّبَّ لَيَمُوْتُ هُزَالًا وَيُذْنِبُ ابْنُ اٰدَمَ سوسمار (گوہ پھوڑ) دبلا ہو کر تو سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتا ہے اُن کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑ پھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہوجاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑ پھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اُس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے ایک روایت میں ضَبٌّ کے بدلے حُبَارٰی ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ کی تلاش میں بہت دور تک اُڑ جاتا ہے۔
لَوْ سَلَكْتُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ۔ تم بھی کل قوموں کے چال پر چلو گے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی گھسو گے۔
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ۔ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤ گے (اُن کی پیروی کرو گے)۔
مترجم کہتا ہے اگلی اُمتوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔
لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُ عَلَيْهِ۔ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اُس کے کھانے سے منع کرتا ہوں کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت ﷺ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اُس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)۔
اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گھوڑ پھوڑ (گوہ) آنحضرت ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا (خالد بن ولیدؓ نے کہا)۔
نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ۔ گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں ہوسکتی جن سے گوہ کی حلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی ہو)۔
اَرْطَاةٌ اَضَبُّ۔ پیر اور گھوڑ پھوڑ (گوہ) اَضَبٌّ جمع ہے ضَبٌّ کی)۔
ثُمَّ وَضَعَ ضَرِيْبَ السَّيْفِ۔ پھر تلوار کی دھار اُس پر رکھی (مجمع البحار میں ہے کہ صحیح طُبَةُ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی دھار کا کنارہ کیونکہ ضَرِيْب کہتے ہیں خون بہنے کو اور وہ معنی یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں ضَرِيْبُ السَّيْفِ ہے صاد مہملہ سے یعنی تلوار کا کنارہ)۔
فَاَذَاقَ اَصْحَابَهٗ وَسَحَابَتَهٗ۔ یکایک کہر اور ابر کا

ع۵ مجمع میں ہے کہ ضَرِيْبُ السَّيْفِ تلوار کی دھار جسے ضباب السیف بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

لَيْسَ فِيْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا تَعْوِلٌ ۔ اُن میں کوئی لکڑی ایسی نہ ہو جس کے تنے کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تنمن زائد ہو (جو عیب ہے) ۔

فَاَصَابَنَا ضَبَابَةٌ فَرَّقَتْ بَيْنَ النَّاسِ ۔ میں مکہ کے راستہ میں آنحضرت ؐ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک گہرا ہم پر چھا گیا جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا ۔ (اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے) ۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَلَ اِلَيَّ مِنْ طَرِيْقِ ضَبٍّ ۔ آنحضرت ؐ صبح کو منیٰ سے روانہ ہوئے ضَبْ کے راستہ سے (ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجد خیف کے پاس ایک روایت میں مِنْ طَرِيْقِ ضَبِيْبٍ ہے یعنی نشیبی راستہ سے ۔

ضَبَّةٌ ۔ دروازہ کا پائہ ۔ دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا موسلا ۔ ضِبَابٌ ۔ جمع ہے ۔

ضَبَّةُ بْنُ اُدٍّ ۔ عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے یمامہ اور وادی العقیل (نجد) میں ان کی جاگیریں تھیں، جنگ جمل میں حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے اُن کے ستر آدمی مارے گئے تھے ۔

ضَبْطٌ ۔ زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا ۔ دلیر اور موثر ہونا ۔ دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا ۔ مارنا ۔

ضُبَاثٌ ۔ شیر کے پنجے ۔

لَاَيْنَ عُوْدِيْ وَالْخَطَأُ يَابَيْنَ اَضْبَاثِ الْحَدِّ (اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہدو مجھ کو اُس حال میں) نہ پکاریں جب گناہ اُن کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں میں مبتلا ہو کر توبہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں ہوتی) ۔

ضَبْثٌ عَلَى الشَّيْءِ ۔ میں نے اُس کو مشی سے تھاما یا خوب مضبوط تھاما ۔

فُضُلٌ ضُبُثٌ ۔ میلے کچیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو تھام لینے والیاں، مکار فریبی) ۔ جو مل جائے اُس کو مار لینے والیاں ایک روایت میں مُشْفَاتٌ ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبْحٌ ۔ زمین پر پڑ جانا تھکن سے یا مار سے ۔

ضَبْحٌ ۔ گھوڑے کا آواز بلند کرنا، دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی آواز ۔

ضُبَاحٌ ۔ لومڑی کی آواز ۔

لَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ اِلٰى ضَبُحٍ بِلَيْلٍ ۔ رات کے وقت کوئی آواز سنائی دے تو اُس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کوئی نقصان پہنچے) ۔

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَ الثَّعْلَبِ ۔ اللہ اُس کو تباہ کرے لومڑی کی طرح اُس نے آواز نکالی ۔

اِنْ اُعْطِيَ مَدَحَ وَضَبَحَ ۔ اگر اُس کو دیا جائے تب تو تعریف کرے اور چلّائے دینے والے سے جھگڑا کرے ۔

فَاِذَا هُوَ الصُّوَابُ يَضْبَحُ كُلَّ يَوْمٍ ۔ میں قسم کھا کر کہتے والوں کی ہر زبان ۔

ضَبْرٌ ۔ گٹھا بنا ہاتھوں جوڑ کر کودنا ۔

تَضْبِيْرٌ ۔ جمع کرنا، ٹھوس ہونا ۔

يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ ۔ دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر) ۔

ضَبَارَةٌ ۔ گٹھا کتابوں کا بنڈل ۔

اَنَّهُ الْمَلَائِكَةُ حَيْرَةٌ فِيْهَا مِسْكٌ مِثْلُ ضَبَائِرِ الرَّيْحَانِ ۔ فرشتے اُس کے پاس ایک ریشمی تھیلا لاتے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے اور ریحان

Marfat.com

کے گئے۔

اَلصَّبْرُ صَبْرُ الْبُلَقَاءِ وَالطَّعْنُ طَعْنُ اَبِیْ مِحْجَنٍ

کو دنا تو بلقا کا کو دنا ہے (جو سعد بن ابی وقاص ؓ کا گھوڑا تھا) اور برچھا مارنا ابو محجن کا برچھا مارنا ہے۔ (ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص ؓ نے جنگ ایران میں ابو محجن کو شراب خواری کے جرم میں قید کیا تھا جب قادسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور انھوں نے دیکھا کہ مواران ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو محجن نے کہا آپ ذرا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہوں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالدوں گا سعد کی بیوی نے اُن کی رسیاں کھولدیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جدھر جھکر کرتے اُدھر سے دشمن کو بھگا دیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈالدیئے اور جو اقرار سعد کی بیوی سے کیا تھا اُس کو پورا کیا۔ اُنھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے اُن کو چھوڑ دیا)۔

جَعَلَ اللّٰہُ جَوَّہُ هُوَ الصَّبْرُ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کا اخروٹ جو اُلبکر دیا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا صبر جنگلی اخروٹ کو کہتے ہیں)۔

اِنَّا لَاَنْهَمُ اَنْ نَّاْتُوَ اِیْصُبُوْرِ۔ ہم کو ڈر ہے کہیں وہ صبور لیکر آئیں (صُبُور جمع ہے صَبُوْرَۃٌ کی یعنی دبابہ وہ ہے کہ اندر لکڑیاں اُس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح بناتے ہیں۔ اُس میں بیٹھ کر کچھ لوگ غنیم کے قلعہ کیطرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی مار اُن پر اثر نہیں کرتی)۔

صَبُسٌ۔ الحاح کرنا۔ اصرار کرنا۔

صَبَسٌ۔ خبیث ہونا۔

صِبْسٌ۔ بدکار شریر۔

صَبِسٌ۔ احمق، سخت گیر، اکھل کھرا، بد خلق۔ مکار (جیسے صَبِیْسٌ ہے بمعنی ثقیل گراں جان نامرد احمق)۔

هُوَ صَبِیْسُ شَرٍّ۔ وہ بُرا آدمی ہے۔

اَلْفَلْوُ الصَّبِیْسُ۔ گھوڑے کا بچہ اسرکش اور سخت ضدی۔

صَبِسٌ صَبِسٌ زبیر بن عوام ؓ سخت گیر اور بد خلق ہیں (اُن کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے)۔

صَبْطٌ یا صَبَاطَۃٌ۔ مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا۔ مضبوط کرنا، درست کرنا، زور سے تھامنا

هُوَ اَصْبَطُ مِنْ ذَدَّۃٍ۔ (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دوگنے چوگنے چہار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر لیجاتی ہے اور ایسے زور سے اُس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اُس کے مُنہ سے نہیں چھوٹتی چیونٹے سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اُس کا دھڑ کاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا)۔

ضَبْطُ الْبِلَادِ۔ شہروں کا عمدہ انتظام کیا۔

رَجُلٌ ضَابِطٌ۔ ہوشیار منتظم آدمی ہے۔

ضَابِطَۃٌ۔ قاعدہ۔ دستور العمل

ضَابِطِیَّہ اور ضَبْطِیَّہ پولس کے لوگ۔

اِنَّکَ سُئِلْتَ عَنِ الْاَضْبَطِ۔ کسی نے پوچھا اَضْبَط کس کو کہتے ہیں (فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com

یکساں کام کرے یعنی بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ وَاِنَّ الْبَعِیْرَ الضَّامِطَ وَالْمَرْاَۃَ الدَّنِیَّۃَ اَحَبُّ اِلَی الرَّجُلِ مِنْ اَعْمَالِکُمْ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اُس وقت ایک زبردست اونٹ اور ذلیل عورت (پانی لانے کے لئے) اُس کو اپنے سارے مال سے زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ و فساد کی وجہ سے آدمی بمشکل میں رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دوشیزگی ضروری ہیں)۔

فَتَضَبَّطُوْھُمْ وَاَصَابُوْا مِنْھُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر میں گئے اُن کا توشہ ختم ہو گیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے ایک قبیلہ پر اُن کا گذر ہوا اُن سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو کھانا کھلاؤ لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب اُن سے یہ کہا ہم کو قیمتاً کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انھوں نے یہ بھی نہیں کیا (جیسے پر بھی رضامند نہ ہوئے تو انصاری لوگوں نے زبردستی اُن سے کھانا لیا (آخر کہ تے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اُس سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ دے تو اُس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اُس سے لے لینا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر کسی قوم کے پاس جا کر اُترے اور وہ اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو اپنی مہمانی کے موافق اُن کے مال میں سے لے لینا درست ہے)۔

ضَبُطٌ اور ضَبَطٌ۔ شیر اور موٹا ٹھوس۔

ضَبْعٌ۔ بازو بڑھانا (مارنے کے لئے) بازو قصد کرنا قلم کرنا بددعا کے لئے بازو پھیلانا جلدی چلنا (سونڈ سے ہلاتے ہوئے) مائل ہونا۔

ضَبْعٌ۔ (مادہ کا) نر کی خواہش کرنا۔

اِضْطِبَاعٌ۔ ایک بازو کھول دینا۔

اِسْتِضْبَاعٌ۔ لقطہ لینا۔

ضَوْشٌ ضَایِعٌ۔ بڑا دودھ والا گھوڑا۔

اَکَلَتْنَا الضَّبُعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ ہم کو کھا گیا (تجربہ شہور جانور ہے جو مُردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور گرانی ہے)۔

خَشِیْتُ اَنْ تَاْکُلَھُمُ الضَّبُعُ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں کال اُن کو نہ کھا جائے۔

فَاَخَذَتْ بِضَبْعَیْہِ وَقَالَتْ اَلْمِدْیَحُ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ (آنحضرت نے اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر سے گدھے اُس کا ایک جھوٹا سا بچہ تھا) اُس نے بچہ کے دونوں بازو تھامے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہو کر اُس کو حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

یُدْنِیْ ضَبْعَیْہِ۔ اپنے دونوں بازو (سجدہ میں) جدا رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ)۔ (بخاری کی روایت میں ہے کہ دونوں بازو اتنے الگ رکھتے کہ اُن کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل جائے۔

طَعَنَ بِالسَّوْقِ فِیْ ضَبُوْحِھَا۔ تیر سے اُس کی پچھلی ران کو نجاڑ دیا۔

اَنَّہٗ طَافَ مُضْطَبِعًا عَلَیْہِ بُرْدٌ اَخْضَرُ۔ آنحضرت نے اضطباع کر کے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ داہنی بغل کے نیچے کر کے اور

Marfat.com

اُس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں مونڈھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھل رکھے بغل کو بھی ضبع کہدیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے ہوئے ہیں)۔

فَيَمْسَحُهُ اللّٰهُ ضَبْعَانًا أَمْدَرَ۔ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم ؑ کے باپ کو نرمجو کی صورت میں مسخ کردے گا جو کیچڑ میں اور نجاست میں لتھڑا ہوا دکھائی دے گا۔ فرشتے اُس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیم کی ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ اُن کا باپ دوزخ میں جارہا ہے حضرت ابراہیم ؑ اللہ تعالےٰ کے خلیل ہیں اور آنحضرت ؐ کے بعد تمام پیغمبروں سے اُن کا مرتبہ زیادہ ہے انھوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے نجات نہیں ملے گی اس لئے اُن کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور اُن کے باپ شرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف اُن کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کے باپ کو انسانی صورت سے نکال کر نرمجو کی صورت میں کردے گا)۔

لَأُغَطِّيَنَّ أُضَيْبِعَ۔ آپ اس چھوٹے مجو کو یہ سامان نہ دیجئے (بلکہ ابوقتادہ کو دیجئے جو شیر کی طرح بہادر اور شجاع ہے ایک روایت میں اُضَيْبِعَ ہے اس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے)۔

ضَبَغْطَرَى۔ سخت، لمبا، احمق آدمی کہیت ہیں یہ ہندوں کو ڈرانے کے لئے جو لیک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور دیہوں کو ڈرانے کا ایک کلمہ ہے۔

ضَبْنٌ۔ روک رکھنا، منع کرنا، تنگ ہونا۔

إِضْبَانٌ۔ تنگ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ یا اللہ میں سفر میں عیال واطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت عیال واطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)۔

ضُبْنَةٌ يا ضِبْنَةٌ۔ جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی متعلقین جن کا کھانا پینا اُس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضِبْنٌ سے وہ مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو عیال واطفال کی طرح سرکا بوجھ ہوجائیں نہ کام کریں نہ کاج کھانے کو حاضر)۔

فَدَعَا بِمِضْبَاةٍ فَجَعَلَهَا فِي ضِبْنِهِ۔ ایک ضو کا لوٹا منگوایا اُس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

اِضْطِبَانٌ۔ گود میں لے لینا۔

إِنَّ الْكَعْبَةَ تَقِيءُ عَلٰى دَارِ فُلَانٍ بِالْغَدَاةِ وَتَقِيءُ عَلَى الْكَعْبَةِ بِالْعَشِيِّ وَكَانَ يُقَالُ لَهَا ضَبِيعَةُ الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّا دَارَكُمْ قَدْ ضَبَنَتِ الْكَعْبَةُ وَلَا بُدَّ لِي مِنْ هٰذَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں شخص کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اُس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اُس کا سایہ کعبہ پر جاتا ہے اس لئے اُس کو کعبہ کا شیر خوار کہتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا اس گھر نے تو کعبہ کو گود میں اُٹھایا ہے میرے لئے اُس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اُٹھانا یعنی اُس پر سایہ ڈالا)۔

يَا بْنَ آدَمَ قَدْ صُدْتَ ضِبْعًا وَنَتَفْتَ ضِبْعًا (جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی

Marfat.com

ہے) اے آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو اور میرے پہلو میں آنے سے ذرا یا گیا تھا پر تو نے کچھ خیال نہ کیا اور بیفکری سے گناہوں میں مشغول رہا۔

(ضِدْنٌ بمعنی جنب پہلو اور ناحیہ کو نہ اس کی جمع اَضْدَانٌ ہے)۔

لَا یَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَایَا بَیْنَ اَضْبَارِیْ لَحْمٌ۔ مجھ سے اُس حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ اُن کے پہلوؤں پر ہوں (ورنہ دعا قبول نہ ہوگی دعا اُسی وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے توبہ کریں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِیْمِ

ضَجٌّ ۔ شور مچانا۔

ضَجَّةٌ ۔ چیخ پکار۔

ضَجِیْجٌ ۔ چیخنا۔ پکارنا، رونا پیٹنا۔

تَضْجِیْجٌ ۔ چل دینا، مائل ہونا۔

مُضَاجَعَةٌ اور **ضِجَاعٌ** شور و شغب کرنا۔

اِضْجَاجٌ ۔ چلّانا، شور مچانا۔

لَا یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَضِجُّوْنَ مِنْهُ اِلَّا اَرْدَفَهُمُ اللّٰهُ اَمْرًا یَشْغَلُهُمْ عَنْهُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اُس سے چیخیں چلّائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اُس کے ساتھ ہے اُن کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اُس کو بھول جائیں گے (اُس کام میں ایسے شغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غُبَّرًا اَضِجِّیْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَجَّ النَّاسُ۔ یکبارگی لوگ چیخ پکار کرنے لگے۔

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَجَّتِ الْاَصْوَاتُ۔ اُس کے میدانوں میں آوازیں بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَی اللّٰهِ۔ چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (رو و کر عرض کیا)۔

مَا اَکْثَرَ الضَّجِیْجَ وَاَقَلَّ الْحَجِیْجَ۔ چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجِرٌ۔ تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بد خلق ہونا (جیسے **تَضَجُّرٌ** ہے)۔

اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّهٗ مَنْ کَسِلَ لَمْ یُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجِرَ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی حَقٍّ۔ سُستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا اور نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدل میں حق پر صبر نہیں ہو سکتا۔

ضَجُوْعٌ یا مُضْجِعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِیْعٌ۔ قصور کرنا۔ سُستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا جماع کرنا۔

اِضْجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور **اِنْضِجَاعٌ**۔ کروٹ پر لیٹنا۔

کَانَتْ ضَجِیْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا شُوْهَا لِیْفٌ۔ آنحضرت ﷺ جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اُس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ وُمَّةً مِنْ رَمْلٍ وَاضْطَجَعَ عَلَیْهَا۔ حضرت عمر نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اُس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اُس پر لیٹ گئے)۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)۔

Marfat.com

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ کر) آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (الحدیث) کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں بصیغۂ امر وارد ہے)۔

فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ یعنی فجر کی دو سنت پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ رہے (امام مالک اور بعض علما نے اس کو بدعت سمجھا ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور نخعیؒ نے کہا شیطانی لیٹنا ہے)۔

بَابُ الْعَجْمَةِ۔ کس طرح لیٹے اس باب میں بیان ہے۔ فَاتَّهٗ یُئِسُّ الْعَجْمَةَ۔ بھوک بُری ساتھ لیٹنے والی ہے (کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں جی لگتا ہے نہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)۔

یُئِسُّ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کی خوابگاہ بُری ہو

ضَجْعٌ۔ سورج یا اُس کی روشنی، کھلی ہوئی زمین جس پر دھوپ پڑے۔

جَاءَ بِالضَّحِّ وَالرِّیْحِ (یہ عربوں کی ایک مثل ہے) وہ چیز لے کر آیا جس پر سورج نکلتا ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی بہت مال و اسباب لیکر آیا)۔

یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الضَّحِّ وَالرِّیْحِ وَاَنَا فِی الظِّلِّ۔ آنحضرتؐ تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ میں رہتا (بعضوں نے کہا ضحّ اور ریح سے مراد یہ ہے کہ آپ گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)۔

لَا یَقْعُدَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ الضَّحِّ وَالظِّلِّ فَاِنَّهٗ مَقْعَدُ الشَّیْطَانِ۔ تم میں سے کوئی اس طرح نہ بیٹھے کہ اُس کے بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان

نعمال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے شریف خاندانی عورت سے نکاح کرنا چاہئے)۔

لَیْسَ فِی الْضَّاجَعَةِ وُضُوْءٌ۔ عورت کے ساتھ لیٹنے سے وضو نہیں جاتا۔

ضَجْمٌ۔ ٹیڑھا ہونا کج ہونا۔

تَضَاجُمٌ۔ اختلاف۔

اَضْجَمُ۔ جس کا منہ کج ہو (بڑے منہ والا)۔

ضَجْنَانِ۔ ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِضَجْنَانَ۔ جب ضجنان میں پہنچے

لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ۔ سرد رات میں ضجنان کے مقام پر۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْحَاءِ

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْحَاءِ

Marfat.com

کی بیٹھک ہے (طبّا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا تو سب دھوپ میں رہے یا سب سایہ میں)

لَقَدْ مَاجَرَّ اَقْسَمَتْ اُمُّكَ بِاللّٰهِ لَاِ يُظِلُّهَا ظِلٌّ وَلَا تَزَالُ فِي الضِّحِّ وَالرِّيحِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهَا

جب عیاش بن ابی ربیعہؓ نے ہجرت کی تو اُن کی ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ میں نہیں بیٹھے گی بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہاں تک کہ عیاش اُس کے پاس لوٹ کر آئیں (مگر انہوں نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور آنحضرت ؐ کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)

لَوْ مَاتَ كَعْبُ عَنِ الضِّحِّ وَالرِّيحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ۔ اگر کعب بن مالکؓ مال اسباب چھوڑ کر مرتے تو زبیرؓ اُن کے وارث ہوتے (کیونکہ آنحضرت ؐ نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی بنا دیا تھا)۔

ضَحْضَحَةٌ۔ پتلا ہونا۔ اتھلا ہونا، پایاب ہونا۔

ضَحْضَاحٌ۔ وہ پانی جو اتھلا ہو ٹخنوں تک ہو یا پنڈلیوں تک یا جس میں ڈبا ڈوبہ ہو۔

غَنَمٌ ضَحْضَاحٌ۔ بہت بکریاں۔

وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ۔

ابو طالب کو میں نے دوزخ کے ڈبا ڈبہ (گہری تہوں میں) پایا پھر میں نے اُن کو وہاں سے نکال کر اتھلی آگ میں رکھا (جو صرف اُن کے ٹخنوں تک پہنچتی تھی مگر وہ بھی اتنی سخت تھی کہ اُن کا بھیجا اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل رہا تھا۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ ابو طالب ایمان بہ سر لے تھے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ ابو طالب کو مرتے وقت آنحضرت ؐ نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں تیسری حدیث میں ہے کہ جب ابو طالب مر گئے تو حضرت علیؓ نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا آپ نے فرمایا جاؤ ایک گڈھا کھود کر اُس کو اُس میں ڈالدے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہو گی اُس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلنا اور بہشت میں جانا اُن کو نصیب نہ ہو گا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شفاعت کی وجہ سے اُن کے عذاب میں تخفیف ہو جیسے ابو طالب کے لئے ہوا ایک شخص نے ابو لہب کو بھی خواب میں دیکھا اُس نے بیان کیا کہ پیر کے دن کچھ پانی پینے کے لئے مجھ کو مل جاتا ہے یہ اُس کا اجر ہے جو میں نے ثویبہ کو آنحضرت ؐ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعضے اموات مرتے کے ساتھ ہی دوزخ یا بہشت میں بھیجے جاتے ہیں۔

جَانِبُ غَمْرِ تَهَامَةَ مِنْهَا ضَحْضَاحٌ وَمَا اَبْتُلَّ قَدْ مَاهُ۔ حضرت عمر دنیا کے ڈباؤں سے الگ رہے اور اُس کے اتھلے مقام میں چلے کہ اُن کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہے)۔

ضَحْلٌ۔ پتلا ہونا۔ رقیق ہونا۔

ضَحْلُ الْغَدِيرِ۔ تالاب کا پانی کم ہو گیا۔

بَلَدُكُمْ ضَحْلٌ وَمَاؤُكُمْ ضَحْلٌ۔ تمہارا شہر خط

۵۶۔ اس کو ضحک کے بعد بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع اور صاحب نے ضحک سے پہلے اُس کو بیان کیا ہے ہم نے بھی اُن کی متابعت کی ۱۲ منہ

Marfat.com

زدہ ہے اور تمہارا پانی اُتھلا ہے۔
وَلَنَا الطَّاهِيَةُ مِنَ الضَّحْلِ۔ یُحلّلاً تمہارا پانی ہمارا ہے ایک روایت میں مِنَ الْبَعْلِ ہے اُس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔
ضَحِكَ يَضْحَكُ يَضْحَكُ ضَحِكًا۔ ہنسنا۔
ضَحِكَ يَضْحَكُ۔ گھبرانا، چمکنا۔ کھل جانا۔ کلی پھوٹنا، آواز بلند کرنا، حیض آنا، گوند بہنا، نمود ہونا۔
مُضَاحَكَةٌ۔ ایک دوسرے سے ہنسی کرنا ہنسی میں غالب آنا۔
اِضْحَاكٌ۔ ہنسانا۔
تَضَاحُكٌ اور اِسْتِضْحَاكٌ۔ ہنسنا۔
اِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ۔ حیض والی عورت۔
يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ۔ اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے۔ وہ اچھی طرح ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنستے میں آدمی کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے تو گویا وہ ہنستا ہے)۔
فَيَضْحَكُ الْكَرْضُ۔ یعنی زمین ہنسی لہلہائی یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ۔
مَا أَوْ ضَحْوَ إِيضَاحِكَةٍ۔ انھوں نے ہنسنے کے لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا بھی نہیں ہنسے)۔
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِيقًا لَهُ۔ آنحضرتؐ اُس یہودی کی بات (کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک اُنگلی پر اور زمین کو ایک اُنگلی پر اُٹھا لے گا) سُن کر ہنس دیئے اُس کی بات کو سچ مان کر۔
مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث کی جو احادیث صفات میں سے ہے تاویل کی ہے اور اُنگلی سے قدرت مراد لی ہے بعضوں نے کہا آنحضرتؐ اس لئے ہنسے کہ اُس یہودی کے خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اُنگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں ویسے ہی اُس کی اُنگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہو تی تو تثنیہ کے کیا معنے ہوں گے،
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ۔ اسی طرح اگر اُنگلی سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے، "اَلْقُلُوْب بین اصبعین من اصابع الرحمان" یعنی دل اللہ تعالیٰ کے اُنگلیوں میں سے اُس کے دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ جنے یا نہ جنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرتے ہیں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ اُن کو لازم تھا کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اُس کو رد کرتے اور باطل قرار دیتے۔ اب جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرتؐ اُس یہودی کے کلام کو رد کرنے کے لئے ہنسے اُن کا قول محض غلط ہے حدیث کی ایک روایت میں صاف تَصْدِيقًا لَهُ موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی اُنگلیاں ہیں تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے

Marfat.com

اُنگلیاں کیسے ثابت کرتے بات یہ ہے کہ ہاتھ اور اُنگلیاں اور مُنھ اور قدم اور کمر یہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جیسے اُس نے اور اُس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور اُنگلیاں اور مُنھ اور قدم اور کمر اُسی طرح بلا کیف ہیں جیسے اُس کی ذات مقدس بلا کیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے، تَعَالیٰ شَانُہ وَتَقَدَّس۔

اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ اَضْحَکَ۔ اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے)۔

یُضْحِکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان اُنکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے)۔

مِنْ ضَحِکِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پروردگار کے ہنسنے سے یَضْحَکُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنسنا بھی اُس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے فرشتے ہنستے ہیں بعضوں نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادہ مراد ہے بعضوں نے کہا متوجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوْکٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اُس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِکَتْ۔ حضرت فاطمہ ہنس دیں۔ (ہُوا یہ کہ مرضِ موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بُلایا اور چپکے سے اُن کے کان میں فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر اُن کے کان میں فرمایا، تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ۔ (آپ نے مرضِ موت میں حجرے کا پردہ اُٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھکر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادت الٰہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ مصروف ہیں)۔

وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ۔ خرابی ہے اُس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں)، امام غزالی نے کہا آنحضرتؐ بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی "دل لگی" مگر زبان سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اُس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور "دل لگی" کو اپنا پیشہ کر لے یا حد سے زیادہ اُس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتا ہوں اُس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی حبشیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر اُن کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرتؐ نے بھی حضرت عائشہ کو اُن کا ناچ دکھلایا تھا (انتہیٰ)۔

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو حبشیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اُس پر

ف ظرافت اور خوش طبعی ۱۲ منہ

Marfat.com

قباحت نہیں پر رات دن اُس میں مشغول رہنا یا ہمیشہ
پیشہ قرار دینا شریعت کے خلاف ہے۔

میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلّم نہیں ہے۔
جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ
کبھی کبھی ہو اُس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ غایۃ
مافی الباب یہ ہے کہ اگر اُس کی وجہ سے عبادات
ضروری اور فرایض میں خلل واقع ہو تب وہ اس
حیثیت سے منع ہوگا نہ کہ فی ذاتہ وہ ممنوع
ہوگا اور بھانڈ اور سخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری
حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گذری۔

إِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔ بہت
ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے (سخت کر دیتا ہے
اُس میں خوفِ الٰہی اور تضرع اور زاری کا مادہ
نہیں رہتا)۔

ضَحَّاكٌ۔ ملک شام کے ایک ظالم بادشاہ کا
نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا
تھا۔ اس نے جمشید شاہ ایران پر حملہ کر کے اُسے
سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور
پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور
قتل کر دیا۔

ضَحْلٌ۔ (اس کا بیان ضحک سے پہلے دیکھو)۔

ضَحْوٌ یا ضُحْوٌ یا ضُحًى۔ دھوپ میں آنا دھوپ لگنا
ظاہر ہونا۔

ضَحَاظِلَهٗ۔ وہ مر گیا۔

ضُحًى۔ دھوپ لگنا۔

ضَحِيَ ضَحًا۔ عرق آلود ہونا کھل گیا۔

تَضْحِيَةٌ۔ دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا
دھوپ میں آنا۔

ضَاحِيَةٌ۔ بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور
بستیاں۔

ضَوَاحِيْ۔ آسمان۔

إِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ اَضْحَاةً كُلَّ عَامٍ۔ ہر گھر
والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک
بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک
گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔
سنت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف
سے ایک بکری قربانی کی جائے)۔

اَضْحَاةٌ اور اُضْحِيَةٌ اور اِضْحِيَةٌ اور
ضَحِيَّةٌ قربانی کا جانور (ضَحَايَا جمع ہے ضَحِيَّةٌ
کی اور اَضَاحِيُّ اُضْحِيَةٌ کی جمع ہے)۔

ضَحِّ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ۔ آنحضرت
دو سینگ دار مینڈھے خصی قربانی کئے۔

بَيْنَمَا حَيٌّ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک بار ہم آنحضرت ؐ کے
ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت
کھانا کھا رہے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)۔

ضَحًى۔ وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک
اونچا ہو جاتا ہے۔

اَلَا ضَحُّوْا رُوَيْدًا (یہ عرب کا محاورہ ہے)۔
اونٹوں پر آسانی کرو یعنی اُن کو یہاں چرنے دو۔

فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ يَتَضَحَّوْنَ فِي الضَّحَاءِ میں نے
اُن کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا

Marfat.com

پنکھے کی ہوا لیتے تھے۔

ضَحْوَۃٌ۔ دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر۔

ضُحٰی۔ وہ وقت جب سورج ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اُسی سے ہے صَلٰوۃُ الضُّحٰی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)۔

اِضْحَوْا بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اُس میں دیر نہ کرو)۔

اَلَا ضَحِّ رُوَیْدًا فَقَدْ بَلَغْتَ الْمَدٰی۔ ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہونچ گئے ہو۔

فَاِذَا انْضَبَ عُمُرُہٗ وَضَحَا ظِلُّہٗ۔ جب اُس کی عمر تمام ہو گئی اُس کا سایہ دھوپ ہو گیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مر گیا۔

اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا یا اللہ ہمارا ملک دھوپ پڑنے والا ہو گیا (ابر کا نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہو گئی (بارش نہ ہونے سے رات دن گرد اُڑتی رہتی ہے)۔

رَاٰی مُحْرِمًا قَدِ اسْتَظَلَّ فَقَالَ اَضْحِ لِمَنْ اَحْرَمْتَ لَہٗ (عبداللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں سایہ لے رہا تھا اُنہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اُسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ تکلیف بھی گوارا کر محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے۔ اَضْحِ اور صحیح اِضْحَ ہے)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَحًا۔ میں اُس وقت ڈر گئی جب آنحضرتؐ سامنے آ گئے (میرے پاس چلے آئے۔ کیونکہ آپ کا عقد حضرت عائشہ کے ساتھ ہو گیا تھا)۔

اِنَّ لَنَا الضَّاحِیَۃَ مِنَ الْبَعْلِ وَلَکُمُ الضَّامِنَۃُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درخت بستی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں وہ ہمارے ہیں اور جو بستی میں اور بستی کے اطراف میں ہیں وہ تمہارے ہیں۔

ضَاحِیَۃُ الظِّلِّ جس کا سایہ نہ ہو۔ فَعَلَہٗ ضَاحِیَۃً۔ .... دن دھاڑے، روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکَ مِنْ ھٰذِہِ الضَّاحِیَۃِ میں تجھ پر اس کونے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں ہے)۔

اَمَا اِنَّھَا ضَاحِیَۃُ قَوْمِکَ۔ وہ تو تیری قوم کا ملک ہے (یعنی شام کا ملک)۔

وَضَاحِیَۃُ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مُضَر کے ملک والے تو آنحضرتؐ کے مخالف ہیں۔

اَلْبَصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِکَاتِ فَانْزِلْ فِیْ ضَوَاحِیْھَا۔ بصرہ تو اُن بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو اُلٹ دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اُتر اُس کے اطراف میں اُتر۔

عَلَیْکَ بِضَوَاحِیْھَا۔ تو اُس کے اطراف میں رہ۔

قُرَیْشُ الضَّوَاحِیْ۔ قریش کے لوگ مکہ کے اطراف میں آباد ہیں۔

فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ۔ چاندنی رات میں۔

اِضْحِیَانَۃٌ اور ضَحْیَاءُ۔ روشن۔

مَا اُخْبِرَ اَنَّہٗ صَلَّی الضُّحٰی۔ اُن کو اس کی خبر نہیں دی گئی کہ آنحضرتؐ نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں سے اُس کا پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت ہے۔ البتہ یہ نماز آپ نے کبھی کبھی شاذ و نادر پڑھی ہے ہمیشہ نہیں

پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھی ہے)۔

لَا یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اَنْ یَّجِیْئَ مِنْ مَّغِیْبِہٖ

آنحضرتؐ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر تو چار رکعتیں چاشت کی پڑھتے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا کرمانی نے کہا اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعت حسنہ ہے)۔

اُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی۔ مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے)۔

وَذٰلِکَ ضُحًی۔ یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت تھا۔

ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ۔ پھر اُس کا نشانہ کرایا (یہ ضَحّٰی قَوْمَہٗ سے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا)

فَاَضْحَیْتُ۔ چاشت کا وقت ہو گیا۔

شَہِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ۔ میں دسویں تاریخ یوم النحر کو موجود تھا۔

وَمَا یُضْحِی وَیُمْسِیْ اِلَّا وَحْدَہٗ۔ رات اور دن میں جو چیزیں دکھلائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اُس اکیلے اللہ ہی کی ملک ہیں۔

ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَکْعَاتٍ وَذٰلِکَ ضُحًی۔ پھر آٹھ رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوتی ہیں دوسری حدیث میں چار رکعتیں مذکور ہیں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْخَاءِ

ضَخْمٌ۔ یا ضَخَامَۃٌ۔ دلدار ہونا موٹا ہونا۔

تَضْخِیْمٌ۔ دلدار کرنا موٹا کرنا۔

ضُخَامٌ۔ موٹا، فربہ، دلدار (جیسے ضَخْمٌ اور ضَخْمٌ ہے)۔

مِضْخَمٌ۔ سخت مار لگانے والا سردار۔ عالی حرمت شریف۔

بِعْ بَہٗ اِنَّکَ لَضَخْمٌ۔ واہ واہ تو تو موٹا ہے۔

ضَاخِیَۃٌ۔ آفت مصیبت جیسے دَاھِیَۃٌ ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الدَّالِ

ضَدٌّ۔ غالب آنا، پھیر دینا، نرمی سے روکنا پھیر دینا۔

مُضَادَّۃٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِضْدَادٌ۔ غصہ ہونا۔

تَضَادٌّ۔ اختلاف۔

ضِدٌّ۔ مثل مخالف دشمن (اُس کی جمع اَضْدَادٌ ہے)۔

لَا ضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ۔ کوئی اُس کا جوڑ اور برابر والا نہیں۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الرَّاءِ

ضَرْءٌ۔ پوشیدہ ہونا۔

مَشْوَاۃُ الضَّرْاءِ۔ درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی اُن کی آڑ میں چھپ کر)۔

فُلَانٌ یَّمْشِی الْقَرْاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے۔

ھُوَ یَدِبُّ لَہُ الضَّرَاءَ۔ وہ رینگتا ہوا چپکے چپکے اُس کے پاس جاتا ہے (یعنی اُس سے

Marfat.com

مکروہ فریب کرتا ہے)۔

وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَاءِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ اور میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے۔ بدون کسی ضرر اور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک (چلنے) میں خلل ڈالے۔

یَسْتُوْنَ الْخَفَاءَ وَیَدِبُّوْنَ الضَّرَّاءَ پوشیدہ چال چلتے ہیں اور مکر و فریب کرتے ہیں۔

ضَرْبٌ - مارنا، چلا دینا، روک دینا۔ اقامت کرنا۔ جماع کرنا، ملا دینا۔ فساد ڈالنا، بیان کرنا، حیرانا، ڈنک مارنا، جوش مارنا، حرکت کرنا، ملایا ہونا، اعراض کرنا، قائم کرنا، نصب کرنا، کھڑا کرنا، مقرر کرنا، ٹھہرانا۔

ضَرْبٌ - سردی لگنا۔

تَضْرِیْبٌ - مارنا۔ ملا دینا۔

مُضَارَبَةٌ - آپس میں مار پیٹ کرنا کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا۔

اِضْرَابٌ - اقامت کرنا، اعراض کرنا۔

تَضَرُّبٌ - حرکت کرنا، جوش مارنا۔

اِضْطِرَابٌ - بیقرار ہونا۔ گھبرانا ایک دوسرے کو مارنا۔

تَضَارُبٌ - ایک دوسرے کو مارنا۔

ضَرْبُ الْاَمْثَالِ - مثالیں بیان کرنا۔

ضَرْبٌ - مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّكَ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ - حضرت موسیٰ دُبلے پتلے کم گوشت جھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دُبلے نہ بہت موٹے۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَجُلُ الشَّعَرِ - ناگاہ ایک شخص نوجوان بڑھا جو چھریرہ بدن لیا تھا اُس کے سر کے بال بالکل سیدھے تھے نہ گھونگر والے۔

ضَرْبُ اللَّحْمِ - آنحضرت ﷺ گوشت جھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پُر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)۔

لَاتَضْرِبُوا الْاَكْبَادَ یَا اَكْبَادَ الْاِبِلِ الْاَلَی تَبْلُغَةَ مَسْجِدِیْ - اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی اُن پر سوار ہو کر سفر نہ کیا جائے بقصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)

طُوَالٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ - دجال لمبا قد ہوگا چھریرے بدن کا آدمی ہوگا۔

اِذَا كَانَ كَذَا ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِهٖ جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دُم ہلائے گا (یعنی فتنوں کو بھاگ کر جنگل بیابان میں چلے گا)۔

لَاتَضْرِبُهُمْ مُضَارَبَةً مَنْ طُعْمَتُهٗ حَرَامٌ جو شخص حرام خوار ہو اُس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اُس میں تجارت کرنا)۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ - آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے۔

لَایَذْهَبُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ حَتّٰی - دو مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں پاخانہ کے وقت باتیں کرنا لاانتفاق مکروہ ہے)۔

نَهٰی عَنْ ضَرْبِ الْجَمَلِ - اونٹ کو داغنی پر کُدانے (جفتی کرانے) سے بعض اُس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری

---

۵ صاحب مجمع نے اس کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اُس کا محل نہیں ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

روایت میں ہے نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ)۔
ضِرَابُ الْفَحْلِ مِنَ السُّحْتِ۔ سَرکُدانے کی اجرت حرام ہے۔
كَمْ ضَرِيْبَتُكَ۔ تیرا روزکا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کرکے اُس کی روزانہ اوسط کیا ہے۔ اُس کی جمع ضَرَائِبُ ہے)۔
كَانَ عَلَيْهِنَّ ضَرَائِبُ لِمَوَالِيْهِنَّ۔ لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کرکے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کریں)۔
وَتَعَاهُدُ ضَوَائِبِ الْإِمَاءِ۔ لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بیکاری اور فسق و فجور کرکے روپیہ کمائیں)۔
فِيْ عَنْ ضَرِيْبَةِ الْقَانِصِ۔ غوطہ خور کا غوطہ لگانا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک غوطہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہوں اُس میں جو نکلے وہ تیری قسمت اِس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے یا اسباب حقیقت مال نکلے جو مقرر قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو)۔
ذَرَأَهُ اللّٰهُ فِي الْفَافِلِيْنَ كَالشَّجَرِ ذِي الْخَضْوَاءِ وَسْطَ شَجَرَاتٍ مِنَ الضَّرِيْبِ۔ غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت اُن درختوں میں ہو جس کے پتے پالے کی وجہ سے مُرجھا کر گر گئے ہوں۔
إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدَّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الضَّرِيْبِ۔ جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے۔ (ضَرِيْبَةٌ طبیعت اور خصلت بمعنی سَجِيَّةٌ ہے)۔
إِنَّهُ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)۔
يَضْطَرِبُ بِنَا عَرْفِي الْمَسَاجِدِ۔ مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے۔
حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے اُن کی نشستگاہ میں لے گئے۔
طُوْبٰى لِمَنْ أَصْبَحَتْ هِيَ ضَمَائِرُهُمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ۔ وہ سوگئے بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا۔
يَضْرِبُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ تم میں سے ایک کے سر کی آخری حصہ پر یعنی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتا رہ بہت رات پڑی ہے)۔
فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى يَدِهٖ۔ میں نے قصد کیا اُس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کروں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفْقَة بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہنے لگے)۔
اَلصَّدَاعُ ضَرَبَانٌ فِي الصُّدْغَيْنِ۔ دردِ سر میں کنپٹی کی رگیں زور زور سے ہلنے لگتی ہیں۔
فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرَبَانِهٖ۔ زمانہ اپنی گذر میں سے کچھ گذر گیا (یعنی کچھ زمانہ گذرا)۔

Marfat.com

عَدَلُوْا عَلٰی عُثْمَانَ عَرَبِیَّۃَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ انہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (اُن سے پہلے دُرّے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)۔

اِذَا ذَھَبَ ھٰذَا وَضُرِبَ اَوْفُوْہُ۔ جب یہ اور اُس کے برابر والے گذر جائیں گے۔

لَاَجْزُرَنَّکَ جَزْرَ الضَّرَبِ (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے غصہ بھرے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کردوں گا) تجھ کو ہلاک کرڈالوں گا ایک روایت میں ضَرَبَ ہے صاد مہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)۔

یَضْرِبُوْنَنَا عَلَی الشَّھَادَۃِ وَالْعَھْدِ۔ ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو اُن سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کر قسم کھانے کی بُری عادت پڑجائے)۔

فَضَرَبُوْہُ ضَرْبَتَیْنِ عَلٰی عَاتِقِہٖ۔ اُنہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں اُن کی مونڈھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)۔

وَقَدْ اَعْلَمُوْا الْقِدَاحَ لِیَضْرِبُوْا۔ انہوں نے پانسوں اور تیروں پر فال کھولنا گنی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا کبھی تقسیم بھی انہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)۔

اَوْ یَضْرِبُہٗ فَیَقْتُلُہٗ۔ یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے۔

دَعْنِیْ فَلْاَضْرِبْ عُنُقَکَ۔ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اُس کی گردن ماروں۔

یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)۔

وَھُوَ یَضْرِبُ فَخِذَہٗ۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعجب اور افسوس سے حضرت علیؓ نے ایسی ناسمجھی کی بات کہی)۔

یَضْرِبُ الْمَلَائِکَۃُ بِاَیْدِیْھِمْ۔ فرشتے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں (معجزی اور فوقی ظاہر کرنے کے لئے) ثُمَّ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ۔ پھر دوزخ پر پُل باندھا جائے گا (جس کو پُل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینود پل کہتے ہیں) قَدْ آنَ لَکُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی ھٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِہٖ۔ اب اس شیر کے پاس جو اپنی دُم مار رہا ہے (یا ہلا رہا ہے) بھیجنے کا وقت آن پہونچا دُم سے مراد زبان ہے)۔

یَضْرِبُ بِذَنَبِہٖ جَنْبَیْہِ۔ اپنی دُم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسّان اپنی زبان کو دونوں طرف پھراتے تھے)۔

ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِہٖ الْاَرْضَ۔ پھر پانی سے ستنجا کرکے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی یا ہاں ہاتھ اس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)۔

فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ۔ زمین کے مشرقی حصّوں کی سیر کرو۔

فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَ الْاَیْدِیَ۔ اُنھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی یہ

Marfat.com

اُس وقت کا قصہ ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نو مسلم ہو اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کرلے تو اُس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرت ؐ نے اُس وحشی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)۔

فَضَرَبَ فَخِذِیْ۔ میری ران پر مارا۔

لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَّ قَلَّمَا وَتَرْكُوْهُ اِذَا اَذَلَّكُمْ

تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔

فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ (جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا یہ صلاح و مشورہ اور باتفاق اکثر ارباب حل وعقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اُس کی گردن مار دو کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نااتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا ہے)۔

يَضْرِبُ الْاُوْلٰى عَلَى صَلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اُس سے منع کرتے تھے) كَمَا تَضْرِبُ جِلْدَةٌ بِشَوْكِ طَلْحٍ۔ جیسے طلح (ببول) کے کانٹے سے کھال پر مار لادیعنی روئیں کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔

فَلَا تَضْرِبُ وَلَا تَطْرُدُ وَلَا اِلَيْكَ۔ نہ تو آنحضرت ؐ کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹایا جاتا تھا نہ پکار کر نہ ہٹو بچو کہہ کر کیونکہ یہ سب باتیں دنیادار متکبر بادشاہوں کی سواری میں کہی جاتی ہیں)۔

فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ۔ حضرت عمرؓ نے اُس یہودی کو دُرّہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اُس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔

فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَمِيْنِهٖ وَشِمَالًا۔ لگا اپنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا داہنی بائیں طرف دیکھنے لگا (کہ کون اُس کی حاجت پوری کرتا ہے)

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ۔ اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔

فَضَرَبَ كَعْبًا۔ کعب کو مارا (حالانکہ اُن کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کنز (دفینہ) میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے اُن کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال چھوڑنا ہی ضروری نہیں گو اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اُس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہشت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔

نَهٰى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔ بڑا نٹ کو مادہ پر کرانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔

يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلد ہی جلد ی اُن کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (آنحضرت ؐ نے کہا مراد اس سے امام مالکؒ ہیں سب سے پہلے اُنہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صدہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آکر مؤطا کی سند اُن سے لی درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جڑ اور اصل ہے)۔

Marfat.com

لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا
اگر ایلچیوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسیلمہ کذاب کے ایلچیوں سے فرمایا انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے مسیلمہ کو اللہ کا رسول کہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَالشَّقِيَّيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ۔ دو مرد پائخانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِبُ النَّاسَ۔ لوگوں کو بھڑکانا۔ اُبھارنا۔

ضَرَبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور منسوخ اور ناسخ کو نہ سمجھکر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ۔ جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موسیٰ نہیں ہے مگر آنحضرت ﷺ نے اُس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے اقتل تو وہ غلیظ ہے دوسرے اُس میں سے سمی ہوا نکلتی ہے تیرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعضوں نے کہا وہ موذی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوْا عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ۔ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو اُن کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز پڑھنے پر اُن کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہونے پر ایک بار گی اُن سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعضے بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْرِبَانِ وَيُدَفِّفَانِ۔ ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهٰى اَنْ يُضْرَبَ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَلْفَ شَجَرَةٍ۔ درخت کے تلے پائخانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آکر بیٹھتے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ عَلَيْهِ خَرَاجًا۔ میں نے اُس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

اَلدُّعَاءُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَبْلَغُ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْاَرْضِ۔ سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشائش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کرنے جتنی روزی آدمی کماتا ہے اُس سے زیادہ روزی اُس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے)۔

فَيُصِيْبُ جَسَدَهٗ وَرَاْسَهُ الضَّرْبُ۔ اُس کے بدن اور سر پر سفید شہ لگ جائے۔

مَا اَقَلَّ ضَرْبَكَ فِيْ دُهْمَانَا۔ تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ضَرْبَكَ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے

Marfat.com

ضَرَبَا النَّاسُ۔ لوگوں میں مل گئے۔
ضَرْبٌ۔ حساب کا ایک مشہور عمل ہے۔
مُضْطَرِبٌ۔ وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا اختلاف ہو۔
ضَرَائِبُ۔ شکلیں۔
ضُرُوبٌ۔ امثال اور نظائر۔ یہ جمع ہے ضَرْبٌ کی یعنی مثل اور نظیر۔
اِضْرَابٌ۔ عدول کرنا منحرف ہونا۔ ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگنا۔
مَضْرَبٌ۔ نانا تلوار کی دھار۔
دَارُ الضَّرْبِ۔ سکہ بنانے کا مکان ٹکسال۔ یعنی روپیہ اشرفی پیسے طیار کرنے کا گھر۔
مَضْرِبُ عَسَلَةٍ۔ اصل قوم شرافت۔
مَضْرُوبُ السَّيْفِ۔ تلوار کی دھار۔
مُضْرِبٌ۔ وہ سانپ جو حرکت نہ کرے۔
اِضْرِبْ رَأْسًا طَالَ مَا عَصَى اللّٰهَ۔ اس سر کو خوب مارجس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہو۔ (یہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے اُس سوار سے کہا جس نے غضب میں آکر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے)۔
ضَرْجٌ۔ چیرنا۔ تھپڑ نا گرا دینا۔
تَضْرِيجٌ۔ لٹکانا۔ زینت دینا۔ راستہ کرنا۔ سرخ رنگنا۔ خون آلود کرنا۔
تَضَرُّجٌ۔ لتھڑ جانا۔ سرخ ہونا۔
اِنْضِرَاجٌ۔ پھٹ جانا۔ چر جانا۔
مَرَّ بِي جَعْفَرٌ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُضَرَّجِينَ بِالدِّمَاءِ۔ جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) موتہ میں شہید ہوئے تھے) اُن کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا اُن کے دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اُسی طرح فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں)۔
وَعَلَيْهِ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ۔ میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اُس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا)۔
وَضَرَجُوهُ بِالْأَضَامِيجِ۔ اُس کو گٹھوں سے مار کر خون آلود کیا۔
تَكَادُ تَتَضَرَّجُ مِنَ الْمَلَاءِ۔ اُس کی کہکشاں سے اتنی بھری تھی کہ پھٹنے کے قریب تھی۔
اِنْ يَبْقَ ضَرْجِي بِالدِّمَاءِ شِنْشِنَةٌ أَعْرِفُهَا مِنْ أَخْزَمِ۔ میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی مورو ثی ہے)۔
كَرِهَ الصَّلْوَةَ فِي الْمُشَبَّعِ بِالْعُصْفُرِ الْمُضَرَّجِ بِالزَّعْفَرَانِ۔ بھڑ کیلے اور تیز رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو زعفران کو لتھڑا ہوا نا مکروہ رکھی ہے۔
عَدُوٌّ مُضَرِّجٌ۔ سخت دشمن۔
اِضْرِيجٌ۔ زرد کمل۔ سرخ ریشمی کپڑا۔
مَضَارِجُ۔ سخیاں۔ پرانے کپڑے۔
مُضَرَّجٌ۔ شیر۔
ضَرْغَمٌ۔ دھکیلنا، ہٹانا، قہر کھودنا، لات مارنا (جیسے جواب ہے)۔
ضُرُوغٌ۔ مندا ہونا، یعنی کساد بازاری۔
مُضَارَحَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔
اِضْرَاغٌ۔ بگاڑنا خراب کرنا۔ دور کرنا۔
ضُرَاحٌ۔ بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ

Marfat.com

کے مقابل (ایک روایت میں ضَرِیحٌ ہے معنی وہی ہیں اور مس نے صاحبِ مہذب سے روایت کی اُس نے غلط کی)۔

ضَرِیحٌ۔ صندوقی قبر جیسے لحد بغلی قبر۔
مَضْرِحِیٌّ۔ سردار کریم النفس سفید۔
مُضْطَرِحٌ۔ ایک کونے میں پڑا ہوا۔
تُرْسِلُ اِلَی اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ تَرَکْنَاہُ۔ (حب آنحضرتؐ کے لئے قبر طیار کرنا چاہی تو صحابہ نے کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بغلی قبر بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کو بُلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اُسی کو کام پر لگادیں گے۔

اَوْفٰی عَلَی الضَّرِیْحِ۔ قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچا۔

ضَرَّ۔ یا ضُرٌّ یا ضَرٌّ۔ نقصان (یہ ضد نفع کی)۔
تَضِیْرُ۔ نقصان پہونچانا، مخالفت کرنا۔ ایک دوسرے سے ملجانا۔ ٹھہر جانا۔
اِضْرَارٌ۔ سوکن کرنا۔ نقصان پہونچانا۔ جلدی کرنا۔ زبردستی کرنا۔ بہت نزدیک ہونا۔
اِضْطُرَّ اِلَیْہِ۔ محتاج ہونا، لاچار کرنا، بے قرار ہونا۔
ضَارُوْرَاۃٌ۔ قحط، سختی، حاجت۔
ضَرَارَۃٌ۔ بینائی جاتی رہنا۔
ضَرِیْرٌ۔ اندھا۔
ضَرَّۃٌ۔ سوکن۔ (ضَرَائِر جمع ہے)۔
ضَرُوْرَۃٌ۔ حاجت۔
اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ۔ حاجت اور ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کردیتی ہے۔ (مثلاً کوئی بھوک سے مرر ہا ہے تو اُس کے لئے مُردار بھی حلال ہے۔ محلے میں نوالا ٹپک گیا اُس کو اُتار نے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب سے بھی اُتار سکتا ہے)۔

ضَمَّارٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہونچانا بھی اُسی کا کام ہے جیسے نفع پہونچانا۔
لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں اپنے بھائی کو نقصان پہونچانا نہیں ہے نقصان کے بدلے نقصان دینا، یعنی ابتداءً کسی کو نقصان پہونچائے نہ نقصان کے بدلے اُس کو ضرر پہونچائے بلکہ معاف کردے اور درگذر کرے بعضوں نے کہا ضرر سے وہ کام مراد ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اُس کو فائدہ ہو اور ضرار یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے تئیں بھی کوئی فائدہ نہ ہو بعضے نسخوں میں لَا اِضْرَارَ ہے)۔
فَیُضَارِسُ اِبْنَ فِی الْوَصِیَّۃِ فَیُحِبُّ لَعْنَھُمَا النَّارُ۔ ایک مرد یا عورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک وارث کو ضرر پہونچاتے ہیں (کسی کو اُس کے حصۂ شرعی سے زیادہ دلاتے ہیں کسی کو کم یا ثلث سے زائد... وصیت کرتے ہیں وارثوں کو نقصان پہونچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں اُس کو وصی بناتے ہیں) پھر اُن کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہو جاتا ہے۔
لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو تم کو اُس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلنے اور ہٹانے اور تکلیف پہونچانے کی تم اُس کے

Marfat.com

دیدار میں ایک دوسرے سے ملے اور جُڑے نہ ہو گئے جیسے ہجوم میں ہوتا ہے۔ بلکہ الگ الگ رہ کر اپنی اپنی جگہ میں یہ فراغت اُس کا دیدار حاصل کرو گے۔

مَا عَلٰى مَنْ دَرَجَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ۔ سب دروازوں میں سے کسی کو بھلانے کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں سے بُلایا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں ہوگا مجھ کو امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو گے یہ آپ نے ابو بکر صدیق رضؓ سے فرمایا)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ۔ نہ بردستی کی بیع کو آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے یا مجبوراً اپنا مال بیچے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زیربار ہی کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے اُس کو قرض دلائے یا جب تک اُس کی تنگی دور نہ ہو اُس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اُس کو مہلت دے تاکہ وہ فراغت سے مناسب قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو اُس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اُس کو نقصان نہ پہونچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خرید لی تو بیع صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا اخلاقِ اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)۔

لَا تَبِعْ مَنْ مُّضْطَرٍّ شَيْئًا۔ جس شخص پر جبر ہو رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو) اُس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقاً ہے البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اُس سے تو خریدنا جائز ہی نہیں (ایسی خرید ہی صحیح ہوگی)

فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ۔ اگر اُن دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اُس بچہ کو شیطان نقصان نہ پہونچا سکے گا (یعنی اُس کو مرگی کا عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اُس کو نہ پچھاڑ مار سکے گا۔ یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے کہ ہر ایک بچہ کو پیدا ہوتے وقت شیطان کو پچھاڑ مارتا ہے مگر مریم اور عیسیٰ اُس سے محفوظ رہے تو ممکن دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو)۔

لَا يَضُرُّكَ اَنْ يَّمَسَّ مِنْ طِيْبِ اِنْ كَانَ لَهٗ۔ اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو اُس کے لگانے میں کچھ نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گویا اُس کی ترغیب ہے)۔

كَانَ يُصَلِّيْ فَاَخَذَ بِغُصْنٍ فَكَسَحَهٗ۔ معاذؓ نماز پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے اُن کو تکلیف پہونچائی، اُنہوں نے اُس کو توڑ ڈالا۔

فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَشْكُوْ صَرَارَتَهٗ۔ عبداللہ ابن اُم مکتوم آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر۔

اُبْتُلِيْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَابْتُلِيْتَ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَرَكَ تَصْبِرُ۔ جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقر وفاقہ) تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیائی فراغت ہوئی تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش و عشرت میں پڑ کر

Marfat.com

مست ہوگئے اللہ کے حکموں کو بھلا دیا)۔

یَخْرِیْ مِنَ الضَّاْنِ وُرَّۃٌ صَبُوْحٌ اَوْ غَبُوْقٌ۔ جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کرلے یا شام کو کچھ کھالے (یعنی ایک وقت کھالینا کافی ہے اگر وہ مُردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)۔

مِنْ غَیْرِ تَقْرَاءٍ مُبْحَرَۃٍ۔ اس کا ترجمہ پہلے گذر چکا بابُ الرا مع الہمزہ میں حالانکہ اُس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)۔

عِنْدَ اعْتِکَارِ الظَّرَائِرِ۔ اختلافی باتوں کے مچلانے پر (اصل میں ظَرَائِرُ جمع ہے ظَرَّۃٌ کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے بھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ظَرَائِرُ کہنے لگے)۔

لَہٗ بِصَرِیْحِ ضَرَّۃِ الشَّاۃِ مُزْبِدٌ۔ تنہا دودھ بھیں اُٹھانے والا اُس کے تھن سے نکل رہا تھا۔ (تو یہ آنحضرتؐ کا معجزہ تھا کہ بے دودھ والی بکری یوں دودھ دینے لگی)۔

وَمَا یَضُرُّکَ اَیَّۃَ قَرَأْتَ۔ اگر تو کوئی بھی آیت کسی سورت کی پڑھ لے تو کچھ نقصان نہیں (کیونکہ آیتیں اس طرح نہیں اُتریں کہ ایک سورت کی سب آیتیں ختم ہونے کے بعد دوسری سورت اُتری بلکہ جب کوئی آیت اُترتی تو آنحضرتؐ فرمادیتے کہ اُس کو فلاں سورت میں شریک کردو اور ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک سورت مکّی ہے اور اُس کی بعض آیتیں مدینہ میں اُتریں بعضی سورتیں مدنی ہیں لیکن اُسکی کچھ آیتیں مکہ ہی میں اُتر چکی تھیں اسی لئے بعض علماء نے آیات کی بھی تقدیم و تاخیر جائز رکھی ہے بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے اور لکھنے

علماء کا یہ قول ہے کہ آیات کی ترتیب خود آنحضرتؐ کے عہد میں آپ کے فرمانے سے ہوگئی تھی اس لئے اُس میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں ہے البتہ سورتوں میں تقدیم و تاخیر جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ پہلی رکعت میں آلِ عمران پڑھے پھر بقرہ اسی طرح بچوں کو جو پارۂ عمّ اخیر سے پڑھاتے ہیں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے اور قرآن کے سورتوں کی ترتیب کچھ تو رائے واجتہاد صحابہ سے ہوئی ہے کچھ آنحضرتؐ کی قرأت کو سن کر آپ نے جس سورت کو پہلے پڑھا اُس کا ذکر پہلے کیا اُس کو پہلے رکھا اور جس کو بعد میں پڑھا اُس کا ذکر بعد میں کیا اُس کو بعد میں رکھا۔ جیسے ایک حدیث میں ہے، اَلْبَقَرَۃُ وَاٰلُ عِمْرٰنَ تو آپ نے پہلے سورۂ بقرہ کا ذکر کیا پھر آلِ عمران کا تو مصحف میں بھی پہلے سورۂ بقرہ رکھی گئی پھر آلِ عمرؑان افسوس کہ آنحضرتؐ کو یہ ترتیب نزول قرآن مرتب کرنے کی مہلت نہیں ملی اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس طور سے قرآن مرتب کیا تھا مگر اُس کی اشاعت نہ ہو سکی اور اللہ تعالےٰ کی کچھ مصلحت اسی میں تھی کہ قرآن تمام جہان میں ایک ہی طرح کا اور ایک ہی ترتیب کا رہے یہ سب قرآن حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی خلافت میں جمع کرلیا گیا تھا اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا پھر اُن کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس آیا حضرت عثمان رضؓ نے اُن سے مانگ کر اُس کی سات نقلیں کرائیں اور ایک ایک نقل ایک ایک صوبہ میں بھیجدی کہ سب لوگ اُسی سے نقل کریں اور اُسی کے موافق قرأت کریں اور باقی تمام

Marfat.com

متفرق پرچوں کو جن پر لوگوں نے اپنی اپنی سماع کے موافق قرآن لکھا تھا اور کہیں کہیں تفسیر بھی شریک کر لی تھی جمع کر کے جلا دیا اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو آج قرآن کا بھی وہی حال ہوتا جو انجیل کا حال ہے کہ اُس کے مختلف نسخے شائع ہیں اور ہر ایک اپنے نسخہ کو صحیح اور دوسرے کو غیر معتبر جانتا ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں اُن کو حضرت عثمانؓ کا یہ بڑا کام بُرا معلوم ہوتا ہے ع

گل سرت سعدی و در چشم دشمان خار است

لَا يَطُمُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَهَا - اگر تو فاطمہ بنت قیس کی حدیث بیان نہ کرے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس کا قصہ کتاب الشین میں گذر چکا ہے)۔

مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ بِهٖ - جو شخص مسلمان کو نقصان پہونچائے یا اُس کو تکلیف میں ڈالے (امام مالک نے کہا اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بیع وغیرہ معاملات میں مسلمان کو دھوکا دیں اُس کو نقصان پہنچائیں اسی طرح وہ طالب العلم بھی جو ایک دوسرے کو ذلیل کرنا خواہ مخواہ بحث اور جنگ وجدل کرنا چاہتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں اور وہ نام کے مولوی بھی جو اپنی علمیت اور لیاقت کے اظہار کے لئے بے ضرورت سوالات کرتے ہیں اور دوسرے مسلمان کو لاعلم اور نالائق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

لَا يَطُمُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ - اُس پروردگار کے نام کو شروع کرتا ہوں جس کا نام لینے سے کوئی چیز خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہونچا سکتی (چونکہ اُس کے نام کی حرمت اور عزت زمین اور آسمان والے سب کرتے ہیں اور ہر جگہ اُس کی حکومت ہے سب اُس کے تابعدار اور فرماں بردار ہیں)

هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ - کیا تم کو چاند دیکھنے میں کوئی اَڑچن (تکلیف) ہوتی ہے (نہیں ہر شخص بہ فراغت چاند کو دیکھتا ہے اِسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا)۔

لَا تُضَآرَّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَآرَّ بِأُمِّهٖ - سَرَضَاعِهٖ - نہ تو اس کو نقصان پہونچایا جائیگا (اُس کا بچہ اُس سے چھین کر) اور نہ باپ کو نقصان پہونچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کرے)۔

اَىُّ مُضَارَّةٍ لِلْمُؤْمِنِيْنَ - جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی۔ (یہ لوگ منافق تھے) انہوں نے مسجد قبا کو جس میں سب مسلمان ملکر نماز پڑھتے تھے ویران کرنے کے لئے اُسی کے قریب ایک دوسری مسجد بنائی اور آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ آپ مسجد قبا کی طرح اس میں بھی آن کر نماز پڑھ دیجئے اور ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ اُس وقت تبوک کو جا رہے تھے فرمایا جب سفر سے میں لوٹ کر آؤں گا تو پڑھلوں گا پھر جب تبوک سے لوٹ کر آئے تو آپ نے عمار بن یاسرؓ اور وحشی دونوں کو بھیجکر اُس مسجد کو گروا دیا اور جلا کر خاک کرا دی اور اُس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا کہ وہاں نجاست اور کوڑا کچرا ڈالا کریں)۔

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَآءِ فِي الْاَرْضِيْنَ وَالْمَسَاكِنِ وَقَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ - آنحضرت ﷺ نے شریکوں کے

Marfat.com

درمیان اور گھروں میں شفعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دینا) اور نہ ضرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو) بعضے نسخوں میں وَلَا اِضْرَارَ ہے یہ غلط ہے۔

فَاِذَا اَقَامَتْ عَلَی ضَرَائِرِکِ فَاَقِرَّ اَهُنَّ عَنَّا السَّلَامَ۔ جب تو اپنی سوکنوں کے پاس پہنچے تو اُن کو ہماری طرف سے سلام کہنا۔ ضُرُوْرِی بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنے جس کے سمجھنے میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارِیُّ مَالِكِ الْاَخْدَرِ اَلْاَسَدِیُّ۔ صحابی ہیں مرتدین بنی اسد سے جنگ کی۔ فتوحاتِ شام میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ رہے۔

ضَرْسٌ۔ زور سے کاٹنا۔ سخت ہونا۔ رات تک چُپ رہنا۔

ضَرْسٌ۔ کھٹاس سے دانتوں کا کُند ہونا۔

تَضْرِیْسٌ۔ آزمودہ کرنا مضبوط کرنا سخت ہونا۔

مُضَارَسَةٌ۔ آپس میں لڑنا ایک دوسرے کو کاٹنا۔

اِضْرَاسٌ۔ بدزبان کرنا، رنج دینا، چپ کرنا، دانتوں کا کُند کرنا۔

تَضَارُسٌ۔ برابر نہ ہونا۔

ضِرْسٌ۔ ڈاڑھ یا دانت بعضوں نے کہا اضراس وہ دانت جو شایا (سامنے کے دو دانت) اور رباعیات اور انیاب (کچلیوں) کے بعد طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں۔ ضِرْسٌ"۔ سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرِسٌ شَرِسٌ۔ بدخُلق بدخو سخت مزاج اَخْطَل۔

اِشْتَرَی مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا كَانَ اسْمُهُ الضَّرِیْسَ فَسَمَّاهُ السَّلْسَبَ۔ آنحضرتؐ سے ایک شخص سے ایک گھوڑا خریدا جس کا نام ضریس تھا آپ نے اس نام کو بُرا جانا) اور اُس کا نام سلسب رکھ دیا (یعنی خوب چلنے والا رواں گھوڑا اسی گھوڑے پر پہلے پہل آپ نے جنگِ اُحد کی)۔

هُوَ ضَرِیْسٌ ضَرِیْسٌ۔ زہر بڑے سخت درشت مزاج آدمی ہیں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

كَانَ ثَعْلَبَةُ فَاِذَا ثَرَّعَ شَرَّعَ اِلَی ضَرِیْسٍ حَدِیْدٍ یا اِلَی ضَرِیْسٍ حَدِیْدٍ۔ حضرت علی رضؓ بڑے ظریف اور زندہ دل آدمی تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملائمت اور ظرافت اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر جب کوئی اُن کی پناہ لیتا (دشمن سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو گویا اُس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی پناہ)۔

كَانَ مَا نَشَاءُ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ جیسے ہم چاہتے تھے حضرت علی رضؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی صاحب عزم اور ہمت قوتِ فیصلہ رکھنے والے)۔

لَا یَعَضُّ فِی الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ علم میں کاٹنے والا دانت سے نہیں کاٹتا مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کرے صحیح رائے قائم نہیں کرتا)۔

مَشْطُ اللِّحْیَةِ یَشُدُّ الْاَضْرَاسَ۔ ڈاڑھی

Marfat.com

میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
اِنْتِظَارَ الْقَرْوِسِ - انہوں نے دن بھر چپ رہنا (صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) کر دو جانا۔
كَالْكَابِ الْقَرْوِسِ نَزَيْنِ بِرِجْلِهَا - کاٹنے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)۔
يَا أَكُلَ أَبْوَاءِ الْحِصَصِ وَاَضْرَسُ اَنَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا حرامی بچہ) اُس نے قربانی کی وہ قبول نہیں ہوئی تب اُس نے دعا کی پروردگار! میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کُند ہوں (تیرے کرم اور رحم سے یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مؤاخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالےٰ نے اُس کی قربانی قبول فرمالی)۔
حَصَّ - ایک ترش بُوٹی ہے اونٹ جب اُس کو چرتا ہے تو اُس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)۔
ذَاتُ ظُلْفٍ وَّلَا ضِرْسٍ - کُھر والے جانور اور دانت والے درندے۔
عُلَامٌ اَضْرَسُ لَا يَنَامُ قَلْبُهٗ - بڑے دانت والا لڑکا اُس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بڑا لڑاکا ہوتا ہے)۔
فَعَطَفَ عَلَيْهَا عَطْفَ الضَّرُوْسِ - اُس پر اس طرح مُڑا جیسے شریر، سرکش اونٹنی مُڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور کاٹتی ہے)۔
ضَرْطٌ - آواز کے ساتھ پاد نا، گوز کرنا۔
اِضْرَاطٌ - پادگوز۔
اِضْرَاطٌ - پدانا یا مُنہ سے پاد کی طرح آواز نکالنا۔

ضَرُوْطٌ - ایک جانور ہے جو ڈکر پادتا رہتا ہے۔
بوڑھا - بیکار۔
اَضْرَطُ اَنْتَ الْاَعْلٰى - تو اوپر ہے پھر بھی پادتا ہے (یہ ایک مثل ہے یعنی قوی اور زور آور ہو کر شکوہ و شکایت کرتا ہے)۔
ضَرُوْطٌ اور ضَرَاطٌ - پدو۔ بہت پادنے والا۔
اَضْرَطُ - بدوڑا (مؤنث ضَرْطَاءُ ہے) اِذَا نَادَى الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ - جب مؤذن نماز کی آذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اُس کا گوز نکل جاتا ہے)۔
دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ فَاَضْرَطَ - حضرت علی رضؓ خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حقارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال واسباب کو بے حقیقت سمجھا)۔
اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَاَضْرَطَ بِالسَّائِلِ - حضرت علی رضؓ سے ایک بات پوچھی گئی۔ انہوں نے مُنہ سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر اُن میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا اس کو اِضْرَاط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)۔
يَضْرِطُ - گوز لگاتا ہے۔
ضِرْطِمٌّ - بڑے پیٹ والا - توندل۔
ضَرْعٌ - تابعدار کرنا۔ سدھانا۔
ضُرُوْعٌ - نزدیک ہونا۔ ڈوبنے لگنا۔
ضَرَاعَةٌ - عاجزی تواضع، انکسار، فروتنی۔
مُضَارَعَةٌ - مشابہت۔
اِضْرَاعٌ - زچگی سے پہلے دودھ اُترنا نا خروج کرنا۔ ذلیل کرنا۔
تَضَرُّعٌ - عاجزی کرنا گڑگڑانا۔

Marfat.com

ضَرْعٌ - تھن۔

ضِرْعٌ - مثل ارتی کی لات۔

ضَارِعٌ - کمزور لاغر، چھوٹا۔

ضَعْفٌ - کمزور۔ بزدل۔

ضُؤُوْمٌ - بڑے تھن والی۔ عاجز ذلیل۔

اَضْرَعُ - لاغر، کمزور، چھوٹا۔

ضَرُوْعَاءُ ضَرِيْعَةٌ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری)۔

تَضَارُعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

ضَرِيْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھاس جو جہنم میں ہوگی "خار دار جھاڑ"۔

مَالِيْ اَرَاهُمَا صَارِعَيْنِ فَقَالُوْا اِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ اِلَيْهِمَا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دُبلا ناتواں پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا اُن کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔

اِنِّيْ لَاَدْفَعُ الْبَكْرَ الضَّرِعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ میں دُبلے ناتواں اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کو مانگے پر دیا کرتا ہوں۔

وَاِذَا فِيْهَا خَمْسُ آدَمٍ وَمُهْرٌ ضَرِعٌ۔ ناگہاں ایک نر اُس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک چھیرا ناتواں۔

لَسْتُ بِالضَّرِعِ۔ (عمرو بن عاصؓ نے کہا) میں ناتواں نہیں ہوں۔

مَالِيْ اَرَاكَ ضَارِعَ الْجِسْمِ۔ کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو ناتواں کمزور دیکھتا ہوں۔

لَا يَخْلُجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ (یہ آنحضرت ﷺ نے عدی ابن حاتم رضؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ نصارٰی کا (طیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے) تیرے دل میں کوئی خدشہ اِس بات کا نہ گزرے کہ جس چیز میں نصارٰی کا مشابہ ہو گیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصارٰی کا طیار کیا ہوا ہو یا اُن کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعضوں نے یوں معنی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشہ پیدا کر کے نصارٰی کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصارٰی کے پادریوں نے دین میں پیدا کر دی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اُس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے)۔

اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام مسود کے مشابہ نہ ہو جائے۔

اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تو گھوڑوں کے مشابہ نہ ہو (تو اُس میں بھی ربا (سود) ہوگا یعنی جو بھی گھوڑوں کے بدلے زیادہ دام لینا ناجائز ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ جو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے اُن کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے)۔

لَسْتُ بِنَاكِحَةِ طُلَقَةٍ وَلَا يُسْبَحُ عَوْعَةٍ میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ بکنے والا اور دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معاویہؓ کا قول ہے)۔

خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا۔ آنحضرت ﷺ استسقا کے لئے یوں ہی پریشان حال (بن بناؤ) عاجزی کرتے ہوئے نکلے گڑگڑاتے ہوئے۔ (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

Marfat.com

فَقَدْ ضَرَعَ الْكَبِيْرُ وَرَقَّ الضَّعِيْفُ۔ بڑا بوڑھا گڑگڑانے لگا اور بچہ رونے لگا۔

اَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے۔

قَدْ ضَرَعَ بِهٖ۔ اُس پر غالب ہوگیا۔

يُعَانُوْنَ بَطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ وفریاد مچائیں گے تو اُن کی دادرسی ضریع سے کی جائے گی (وہ کھانے کو ملے گی ضریع ایک بوٹی ہے ملکِ حجاز کی اُس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں بعضوں نے کہا شبرق جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے طلیس نے کہا ضریع آخرت کی ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)۔

مَالَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ۔ نہ تو اُن کے پاس کھیتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔

اَهْلُ ضَرْعَةٍ۔ یعنی گاؤں کھیڑے کے رہنے والے (کیونکہ اُن کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)۔

لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا۔ نہ تو کھیتی کر کام آئے نہ دودھ کے۔

اَلضَّرِيْعُ شَيْءٌ يَكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشَّوْكَ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ وَاَنْتَنُ مِنَ الْجِيْفَةِ وَاَشَدُّ حَرًّا مِّنَ النَّارِ۔ ضریع ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کیطرح ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم

اَلتَّقَرُّعُ تَحْرِيْكُ الْاَصَابِعِ بِهٰذَا وَقَالَا تفسیر کیا ہے اُنگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ (کلمہ کی اُنگلی) کا داہنی بائیں طرف ہلانا یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعضے اہلحدیث کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی اُنگلی کا ہلانا مسنون اور آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اِس کا انکار کیا ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلضَّرِيْعِ۔ جو گھوڑا نا تواں سواری کے لائق نہ ہو اُس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

مُضَارِع۔ وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَیَنُوْ میں سے کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے۔

ضَرْغَامٌ۔ زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر، شجاع آدمی قوی۔

ضَرْفَطَةٌ۔ رسّی سے باندھنا، مضبوط کرنا، گردن پر سوار ہونا۔

ضَرَاكَةٌ۔ محتاج ہونا، فقیر ہونا۔

ضَرِيْكٌ۔ محتاج حال۔ فقیر۔

ضُرَاكٌ۔ شریر سخت، بدخلق آدمی، موٹا، توانا۔

عَالَجَ ضَرَائِكَ۔ محتاج بال بچے یا دُبلے لاغر بدحال۔

ضَرَاكٌ۔ پھل۔

ضَرَمٌ۔ سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنا یا گرم ہونا۔

تَضْرِيْمٌ اور اِضْرَامٌ۔ روشن کرنا۔ سُلگانا۔

تَضَرُّمٌ۔ غصہ سے مشتعل ہونا۔

اِسْتِضْرَامٌ۔ روشن کرنا۔

ضِرَامٌ۔ پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے

ضَرَمَةٌ۔ انگارہ۔ شعلہ۔

Marfat.com

مَا بَالُ الدَّارِ تَنَافِخُ ضَرَمَةٍ۔ گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا نہیں۔ (سب مر گئے یا چلے گئے)۔

كَأَنَّ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ۔ (ایسی لمبی) کی ڈاڑھی گویا سلگتی ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفجا ایک درخت ہے جو جلدی سلگ جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو ڈاڑھی سرخ انگارے کی طرح معلوم ہوتی تھی)۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ۔ خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے۔

(دوسری روایت میں یوں ہے لَا عَامَ وَرْدَةٍ لَا نَافِخُ نَارٍ۔ یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علی رضہ نے قسم کھا کر فرمایا)۔

فَأَمَرَ بِالْأَخَادِيدِ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ۔ اُس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور اُن میں آگ سلگائی گئی۔

وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ۔ گھڑی اتنی چھوٹی ہوگی جیسے گھاس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا ہے۔

وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالضَّرَمَةِ۔ دن ایسا چھوٹا ہوگا جیسے آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (جھٹ جلکر بجھ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی دنوں اور ساعتوں میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گذرتا معلوم ہوگا)۔

وَالْبَرْدُ مَا كَانَ ضِرَامٌ۔ دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھاس کے تنکے کا سلگ جانا۔

فَارَ الْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ۔ (سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے، گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے (تیل کی بتی کو گھسیٹ کر لے جاتا ہے گھر میں آگ لگ جاتی ہے)۔

ضَرِيَ يَضْرَى ضَرًى وَضَرَاءً۔ لازم کرلینا۔ عادت ہو جانا، حرص کرنا۔ جرأت کرنا۔

ضَرَاوَةٌ وَضَرِيٌّ وَضَرَاءَةٌ۔ چسکا لگ جانا۔ لت پڑ جانا۔ عادت ہو جانا۔

ضُرُوٌّ۔ خون بہنا نہ تھمنا۔

ضَارِيٌ ضَوَارٍ۔ شکاری کتا جس کو شکار کی عادت ہو۔

إِنَّ ضَوَارِيَ اللّٰهِ۔ قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگی لوگ ہیں)۔

إِنَّ لِلْإِسْلَامِ ضَرَاوَةً۔ اسلام کا چسکا لگ جاتا ہے (جہاں آدمی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا صاف دین ہے جس میں عقل سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے)۔

إِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ۔ گوشت کا چسکا بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خوار سے گوشت نہیں چھوٹ سکتا لہٰذا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب میں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں)۔

إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَإِنَّ لَهُ عَادَةً۔ گوشت خوری سے بچے رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اُس کی عادت ہو جاتی ہے شراب کی طرح)۔

Marfat.com

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيٍ۔ جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے) اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا۔

لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارِيَةٍ۔ ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتا نہ ہو۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْاِنَاءِ الضَّارِيْ۔ اُس برتن میں جس میں شراب بنائی جاتی ہو شربت یا پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اُس میں جلد نشہ آجائے گا۔ بعضوں نے کہا ضاری کے پینے والا برتن مراد ہے)۔

اَكَلَ مَعَ رَجُلٍ بِهٖ ضِرْوٌ مِّنْ جُذَامٍ۔ اس لیے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بڑھا ہوا تھا۔ (اُس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہوگیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوتا تھا)۔

يَدِ الْغُوْرِ الضَّوَارِ۔ گھنے درختوں میں چھپ کر ریگنے والے (مکر و فریب کرتے ہیں)۔

كَانَ الْحَيُّ حَيَّ ضَرِيَّةَ عَلٰى عَهْدِ بِسِتَّةِ اَمْيَالٍ۔ محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ تھی اُن کے زمانہ میں چھ میل تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا، پھر ایک مقام کا نام ہوگیا تھا مجد)۔

عِرْقٌ ضَرِيٌّ۔ وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو۔

كَانُوْا يَنْتَبِذُوْنَ فِيْهَا حَتّٰى ضَرِيَتْ۔ اُس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ اُس میں تیزی آگئی (شراب کی سی بو اُس میں پیدا ہوگئی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الزَّايِ

ضَرْنٌ۔ کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔

تَضَارُزٌ۔ ایک دوسرے کو دینا۔

ضَيْزَنٌ۔ نگہبان معتبر لڑکا وعیال اطفال شریک ساجھی قائم مقام۔

كَانَ مَعِيَ ضَيْزَنَانِ يَحْفَظَانِ وَيُعَلِّمَانِ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تعلیم لڑکا دینا کر بھیجا پھر اُس کو موقوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اُس کی بیوی کہنے لگی ذکری کی کمائیاں کہاں ہیں اُس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (اُن کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے مجمع البحار میں ہے کہ ضیزن اُس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اُس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کرلے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الطَّاءِ

ضَوْطَرٌ۔ موٹا، فربہ، بڑے سُرین والا، بخیل۔

مَنْ تَعْذِرُنِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيْطَارِ۔ ان موٹے فربہ لوگوں کی طرف سے کون عذر پیش کرے گا (یہ مجمع ہے ضَيْطَارٌ کی)۔

اِضْطَرَادٌ۔ یعنی اِطِّرَادٌ (اور اصل میں بھی اطراد تھا یعنی دوڑنا، بے دریغ آنا۔

اِذَا كَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَيْلِ وَعِنْدَ سَيَلَانِ السُّيُوْفِ اَجْزَاَ الرَّجُلَ اَنْ يَكُوْنَ صَلٰوتُهٗ تَكْبِيْرًا۔ جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سونتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ

Marfat.com

لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر ارکان ادا کرے اگر اتنی ہی فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرے، فرصت ملتے ہی ادا کرلے جیسے جنگ خندق میں آنحضرت ﷺ نے کیا تھا)۔

اِضْطِمَامٌ ۔ ہجوم کرنا۔ ازدحام کرنا۔
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اضْطَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ اَعْنَقَ ۔ جب حج میں لوگ آپ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ ہو کسی کو صدمہ پہونچے)۔
فَدَنَا النَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۔ لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے ملکر چلے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْعَيْنِ

ضَعْزٌ ۔ خوب روندنا۔
ضَعْضَعَةٌ ۔ گرا دینا، منہدم کرنا۔
تَضَعْضُعٌ ۔ عاجزی کرنا، محتاج ہونا، چھپ جانا، عقل جاتی رہنا، ناتواں ہوجانا۔
ضَعْضَاعٌ ۔ بیوقوف، عقل، ناتواں۔
مَا تَضَعْضَعَ اِمْرُؤٌ اِلَّا خَيَّرَ بَيْنَ عِزِّ الدُّنْيَا اَوْ ذُهَّابِ ثُلْثَيْ دِيْنِهٖ ۔ جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیا داروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اس کے دین کے دو حصے تباہ ہوجائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔
قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ ۔ زمانہ نے اُن کو ذلیل و خوار بنا دیا آخر قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے (مر گئے)۔
ضَعُفَ یا ضُعُفَ ۔ ناتواں ہونا، کمزور ہونا۔
ضِعْفٌ ۔ دُگنا۔
ضَعَافَةٌ ۔ ناتوانی۔
مُضَاعَفَةٌ ۔ دُگنا کرنا۔ جیسے تَضْعِيْفٌ ہے۔
اِضْعَافٌ ۔ دُگنا کرنا۔ کمزور کرنا۔
مَنْ كَانَ مُضْعِفًا فَلْيُرَجِّعْ ۔ جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ نوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔
اَلْمُضْعِفُ اَمِيْرٌ عَلٰى اَصْحَابِهٖ ۔ جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانور کو اُس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔
اَلضَّعِيْفُ اَمِيْرُ الرَّكْبِ ۔ ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اُس کے ساتھ چلتے ہیں)۔
اَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ ۔ بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اُس کو ذلیل اور کمزور سمجھیں (اُس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اُس پر ظلم اور جبر کریں)۔
مَالِيْ لَا اَرٰى حُنَيْنًا اِلَّا الضَّعْفَاءَ (بہشت کہتی ہے) میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زوردار نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)۔
كُلُّ مُتَضَعَّفٍ ۔ بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔
كَانَ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ ۔ آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔
بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ ۔ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا

ع: اس کو باب العین مع الیم میں ذکر کرنا غالباً سہو ہے مصنف سے صاحب نہایہ نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

اُس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ۔ یکس و بے بس معنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا اُن کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِى الضَّعِيْفَيْنِ۔ اشرے ان دو ناتوانوں کے باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ..... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو اُن پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔

فَضَعُفَ رَجُلًا۔ ایک شخص کو میں نے کمزور سمجھا (ناتواں، اُس سے پوچھا) ایک روایت میں فَضَعُفْتُ ہے یہ غلط ہے۔

عَلَيْنِيْ اَهْلَ الْكُوْفَةِ اِسْتَعْمِلْ عَلَيْهِمِ الْمُؤْمِنَ فَيَضْعُفَ وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيَجُرَّ (حضرت عمرؓ نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا۔ اگر میں اُن پر کسی ایماندار عدالتر س کو مامور کرتا ہوں تو اُس کو ضعیف اور ناتواں بتاتے ہیں اور اگر کسی زبردست شخص کو مقرر کرتا ہوں تو اُس کو فاسق فاجر کہہ کر شہرا تے ہیں۔

اِلَّا مَنْ جَاءَ الضَّعْفِ فِى الْمَعَادِ۔ مگر آخرت میں ڈگنا ثواب ملنے کی امید پر (بعضوں نے کہا ضعف کہتے ہیں مثل اور برابر کو اور ضِعْفَان دو چند بعضوں نے کہا ضعف برابر سے لیکر دو چند سے چند بطن تہا تک سب کو کہتے ہیں)۔

ضِعْفَىْ مَا بِمَكَّةَ (یا اللہ مدینہ میں اتنی برکت دے جتنی تو نے مکہ میں دی ہے بلکہ) اُس سے دو چند یا سہ چند۔

مِنْهُ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ اُس سے لیکر سات سو گنے تک۔

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے (اسی طرح گھر میں یا بازار میں اکیلے) پڑھنے سے)۔

فِىْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ۔ ابوبکر صدیق رضؓ کے پانی نکالنے میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی (یہ آنحضرتؐ نے خواب میں دیکھا تھا چونکہ اُن کی خلافت تھوڑی مدت تک رہی اور اُن کے زمانہ میں بڑے بڑے شہر فتح نہیں ہوئے جیسے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس نے اُس کو ناتوانی سے تعبیر کیا)۔

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنے ناتواں بال بچوں کو رات ہی سے مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دیتے (اور خود نماز فجر کے بعد نکلتے اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ آسانی سے کنکریاں وغیرہ ماریں ہجوم میں اُن کو تکلیف نہ ہو)۔

هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ تم کو مدد کس لوگوں کے طفیل سے ملتی ہے انہی کے طفیل سے جو ناتواں، نادار غریب کم استطاعت ہیں (کیونکہ اُن کی عبادت خلوص کے ساتھ ہوتی ہے دنیا کی فکریں اُن کو زیادہ نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ایسے لوگوں پر ہوتی ہے اسی لئے اگلے دینہ دار بادشاہ جنگ میں دونوں قسم کے لشکر ساتھ رکھتے تھے دعا کا لشکر اور دغا کا لشکر)۔

وَفِيْنَا ضَعَفَةٌ وَّسِرَاقَةٌ۔ ہم میں ناتوانی تھی اور ناطاقتی (سواریاں نہ ملنے سے)۔

اَمَا مِمَّنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ۔ (ابن عباسؓ نے کہا) اس اُن ناتواں بال بچوں میں سے تھا جن کو آنحضرتؐ

Marfat.com

نے مزلفہ سے آگے سجدیا تھا۔

اَلضَّعِیْفُ مَنْ لَّمْ تُدْفَعْ اِلَیْہِ حُجَّۃٌ وَلَمْ یَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ (امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا گیا اس آیت کی تفسیر میں " سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا " کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں فرمایا) ضعیف وہ ہوتا ہے جس کو حجت اور بحث کرنا نہ آئے اور نہ وہ اختلاف رائے کو سمجھے (یعنی نادان اور بھولا ہو)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِیْفَ۔ اللہ تعالیٰ ناواں مسلمان کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس کے ایمان میں ضعف ہو ڈھل مل یقین ہو)۔

رَاَیْتُ فِیْ اَضْعَافِ الثِّیَابِ طِیْنًا۔ میں نے کپڑوں کی تہوں میں کچھ گیلی دیکھی۔

فِیْ اَضْعَافِ کِتَابِہٖ۔ اُس کی کتاب کے سطور اور حواشی میں "ضَعِیْفٌ مُضْعِفٌ" وہ بھی ناواں اُس کی سواری کا جانور بھی ناواں۔

سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَقَالَ اَلْبَلْھَاءُ فِیْ حِذَارِھَا۔ آپ سے پوچھا گیا مستضعفین سے کیا مراد ہے فرمایا بھولی بھالی عورتیں جو اپنے پردوں میں رہتی ہیں۔

ضَعَلٌ۔ بچہ کا ڈبلا ہونا اس وجہ سے کہ اس کی ماں اُس کے باپ کی رشتہ دار ہے (جیسے خالہ یا چچا یا ماموں یا پھوپی کی بیٹی سے کوئی نکاح کرے تو اولاد اکثر ضعیف ہوتی ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے دوسرے مور وثی بیماریاں بچوں میں قائم رہتی ہیں اسی لئے حکیموں نے اجنبی اور غیر عورتوں سے جو جسمانی طاقت بخوبی رکھتی ہوں شادی کرنا بہتر رکھا ہے)۔

ضَاغِلٌ۔ زبردست اونٹ۔

ضَعْوٌ۔ چھپ جانا۔

ضَعَۃٌ۔ ایک درخت کا نام ہے۔

ضَعَۃٌ۔ اصل میں وَضْعٌ تھا ذلت کینگی خواری۔

وَضِیْعٌ۔ کمینہ بدذات۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْغَیْنِ

ضَغْبٌ۔ خرگوش کی طرح آواز نکالنا، ڈرانا، جماع کرنا۔

ضَاغِبٌ۔ چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکالکر ڈرانا۔

ضُغَابٌ۔ خرگوش یا بھیڑئے کی آواز۔

رَجُلٌ ضَغْبٌ۔ ککڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا۔

اَرْضٌ مُضْغَبَۃٌ۔ جس زمین میں ککڑیاں بہت ہوں

ضَغَابِیْسُ۔ ککڑیاں (یہ جمع ہے ضُغْبُوْسٌ کی) بعضوں نے کہا تمام کی جڑ ہے جو گھاس اُگتی ہے ہلیون کے مشابہ (اُس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ لاکر کھاتے ہیں)۔

لَاَبْأَسَ بِاجْتِنَاءِ الضَّغَابِیْسِ فِی الْحَرَمِ حرم کی زمین میں ککڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے۔

ضَغْثٌ۔ دانتوں اور ڈالیوں سے چبانا۔

ضَغْثٌ۔ ملانا، غلط ملط کرنا۔

اِضْغَاثٌ۔ پریشان مخلوط گڈ بڑ خواب دیکھنا۔

فَمِنْھُمُ الْاَکِیْلُ الضَّغْبُ اُن میں کوئی ایک مٹھا لینے والا ہے۔

ضِغْثٌ۔ گھاس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی بوٹیاں ہوں (بعضوں نے کہا گٹھا یعنے حُزْمَۃ۔ مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)۔

فَاَخَذْتُ بِسِلَاحِھِمْ فَجَعَلْتُہٗ ضِغْثًا (سلمہ ابن اکوع رضؓ نے کہا) میں نے اُن ڈاکوؤں کی ہتھیار

Marfat.com

لیکن اُن کا ایک گٹھا کیا۔

فِيهِ ثَلَاثُ أَعْيُنٍ انْبَتَتْ بِالضِّغْثِ۔ کوفہ کی مسجد میں تین چشمے ہیں جنھوں نے ضغث اُگایا (یعنی وہ ضغث (گٹھا، بھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنی بیوی کے مارنے کا حکم دیا تھا)۔

لَأَنْ يَمْشِيَ ضِغْثَانِ مِنْ نَارٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْشِيَ غُلَامِي خَلْفِي۔ اگر میرے ساتھ دو گٹھے گھاس کے جلتے ہوئے چلیں یا دو گٹھے لکڑیوں کے جلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیادار متکبروں کی عادت ہے کہ اُن کے غلام لوگر چاکر خدمتگاران کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَتَبْتَ عَلَيَّ إِثْمًا أَوْ ضِغْثًا فَامْحُهُ عَنِّي (حضرت عمرؓ نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ یا الزام جو خالص تیری رضامندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اُس میں کوئی نفسانی غرض یا ریا خلوط ہو) لکھا ہو تو اُس کو مٹا دے (معاف کر دے نامۂ اعمال سے نکال دے)۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)۔

كَانَتْ تَضْغَثُ رَأْسَهَا۔ حضرت عائشہؓ غسل میں اپنا سر باندھتے سے گرہوں میں (تاکہ پانی اندر پہونچ جائے)۔

فَجَعَلَهُ ضِغْثًا۔ اُس کا ایک گٹھا بنا دیا۔

ضَغْدٌ۔ گلا گھونٹا، حلق دبانا۔

ضَغْضَغَةٌ۔ بوڑھے شخص کا چبانا جس کے دانت نہ ہوں۔ اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا۔

ضَغْطٌ۔ نچوڑنا، دبانا، بھینچنا (جیسے مُضَاغَطَةٌ اور اِضْغَاطٌ ہے)۔

تَضَاغُطٌ۔ ہجوم کرنا۔

ضِغَاطٌ۔ ہجوم اور اژدھام۔

ضَغْطَةٌ۔ دباؤ، نچوڑ۔

ضُغْطَةٌ۔ زحمت، تنگی۔

لَتُضْغَطُنَّ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا۔

لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى مَنَاكِبُهُمْ تَهْوِلُ۔ بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر بلائے جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ مونڈھے اُتر جانے کے قریب ہوں گے۔

لَا تُضَاغِطُوا۔ ایک دوسرے کو مت دباؤ۔

لَا تَحَاثُّ الْعَرَبُ اَتَاً اَجْدَبَ مِنْهُ ضُغْطَةً۔ عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دبا کر یہود کیا (یعنی زور زبردستی سے تم ہم میں آگئے ہم مغلوب ہوگئے) لَا يَشْتَرِيَنَّ اَحَدٌ كُمْ مَالَ امْرِئٍ فِي ضُغْطَةٍ مِنْ سُلْطَانٍ۔ کوئی تم میں سے دوسرے کا مال حکومت کے دباؤ سے نہ خریدے (بلکہ مال والے کی خوشی اور رضامندی کے ساتھ بغیر کسی دباؤ یا زور کے۔ اکثر حکام اور سرکاری عہدہ دار ایسا کیا کرتے ہیں کہ حکومت کا رُعب ڈال کر رعایا سے سستا مال خرید کر لیتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو اُتنے داموں ہرگز نہیں ملتا) حضرت عمرؓ نے اس سے منع فرمایا)

لَا تَجْتَمِعُ الضُّغْطَةُ۔ ضُغْطَہ درست نہیں ہے (وہ یہ ہے کہ قرضخواہ مقروض سے اپنے قرض کے ایک حصہ پر صلح کرلے اور باقی قرض معاف کر دے پھر جب ثبوت ملجائے تو سارے

Marfat.com

مال کا اُس پر دعویٰ کرکے اُس سے وصول کرے)۔
کَانَ لَا یَجِیْزُ الْاِجْتِہَادَ وَالضُّغْطَۃَ (شرح قاضی معاملات میں) جبر اور ظلم اور دباؤ کو جائز نہیں رکھتے تھے (جو معاملہ اس طرح کیا جائے وہ لغو ہو حاکم اُس کو فسخ کردے گا۔ بعضوں نے کہا یہاں ضغط سے یہ مراد ہے کہ مقروض نا دہندی کرکے قرض خواہ کو تنگ کردے آخر کو اُس سے کہے اگر تو اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے تو میں باقی نقد دیتا ہوں وہ بیچارہ مجبوراً اُس پر راضی ہو جائے گو اُس کا دل نہ چاہتا ہو)۔
یُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبِیْدِہٖ مَا شَاءَ ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا اَوْ خُمُسًا لَیْسَ بِبَیِّنَۃٍ وَبَیْنَ اللّٰہِ ضُغْطَۃٌ آدمی اپنے غلام میں سے جتنا چاہے آزاد کرے اُس کی تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر کوئی دباؤ نہیں ہے (کہ خواہ مخواہ کل ہی آزاد کردے یا اتنا حصہ)۔
لَمَّا رَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَ لَہٗ مَرْاَۃُ اَیْنَ مَا جِئْتَ بِہٖ فَقَالَ کَانَ مَعِیَ ضَاغِطٌ۔ جب معاذ بن جبل رضؓ حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر آئے تو اُن کی بیوی کہنے لگی کیا کما لائے وہ مال کہاں ہے انہوں نے کہا میرے ساتھ ایک دباؤ رکھنے والا تھا (جو میرے ہر کام کو دیکھتا رہتا مراد اللہ تعالیٰ ہے)۔
کَیْفَ صَارَ الْکَبِیْرُ یُذْہَبُ بِالْہَمَاطِ ھُنَاکَ (رمی جمار کے وقت یاجج میں) اللہ اکبر کہنے سے ہوم کیوں گھٹ جاتا ہے (انہوں نے کہا جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار ان تراشیدہ بتوں کی طرح نہیں ہے نہ اور مخالفوں کی طرح جن کو شرک پوجتے ہیں بس شیطان اور اُس کے لشکر والے جو حاجیوں کے راستے تنگ کرتے ہیں یہ آواز سنکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور فرشتے اُن کا پیچھا کرتے ہیں)۔

ضَغْمٌ - کاٹنا، نوچنا۔
ضُغَامَہ - جو مُنھ سے نکال کر پھینکا جائے۔
ضَیْغَمٌ - شیر اور کاٹنے والا۔
فَعَدَا عَلَیْہِ الْاَسَدُ فَاَخَذَ بِرَاْسِہٖ فَضَغَمَہٗ صبح کو شیر اُس پر لپکا اور اُس کا سر پکڑ کر چبا ڈالا (یہ آنحضرتؐ کی بد دعا کا اثر تھا آپ نے دعا کی تھی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اُس پر مسلط کردے)۔
اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنْ جَرْحِ الدَّھْرِ وَضَغْطِ الْفَقْرِ اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی زخم رسانی اور محتاجی کی کاٹنے سے محفوظ رکھے۔
ضَغَنٌ - حسد کرنا۔ ہونسنا مائل ہونا۔
مُضَاغَنَۃٌ - حسد اور کینہ رکھنا (جیسے تضاغن)۔
ضَغِیْنَۃٌ - کینہ (ضغائن جمع ہے)۔
ضِغْنٌ - کوشہ اور کونا۔ بہاؤ کی گود۔ پہاڑ کا پہلو بغل۔ میلان۔ شوق۔ حسد (اُس کی جمع اضغان ہے)۔
ضُغْوٌ - ڈیوھا۔ کج۔
فَیَکُوْنُ مَاْوٰی عَمْیَاءَ فِیْ غَیْرِ ضَغِیْنَۃٍ قَ حَمْلِ سِلَاحٍ - اندھا دھند خون ہوں گے نہ تو کینہ کی وجہ سے نہ ہتھیار اُٹھا کر (یعنی علانیہ جنگ کے ساتھ)۔
فَاِنْ شَہِدُوْا عَنْ ضِغْنٍ (جب لوگ کسی شخص کے خلاف ایک جرم کی گواہی دیں اور مجرم حاضر ہو) تو وہ گواہی کینہ اور عداوت کی وجہ سے ہوگی (ورنہ اُس کو منھ پر گواہی دیتے منھ پیچھے ایسی گواہی دینا دشمنی کی دلیل ہے)۔

Marfat.com

إِنَّا نَعْرِفُ الضَّغَائِنَ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ (حضرت عباس رضی نے کہا) ہم قریش کے لوگوں کے چہروں پر کینہ پاتے ہیں (یعنے لوگ قریش کے ہم معاملہ کے ساتھ نہیں ملتے اُن کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ سے کینہ رکھتے ہیں)۔

يَكُونُ فِي دَابَّتِهِ الْقِعْنُصُ۔ اُس کے جانور میں سرکشی ہو (سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)۔

فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔ ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں کے کینوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اُس کی وجہ سے دوست بن جاتے ہیں)۔

وَكَانَ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ۔ دونوں قبیلوں میں دشمنیاں تھیں (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی آپس اور خزرج)۔

ضَغْوٌ۔ یا ضُغَاءٌ۔ چیخنا چلانا ذلیل بننا خیانت کرنا۔

إِضْغَاءٌ۔ چیخوانا۔

تَضَاغَيْنَ۔ چلانا فریاد کرنا واویلا کرنا۔

إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكِ تَضَاغِيَهُمْ فِي النَّارِ۔ اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو مشرکوں کی اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سُنا دے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کی اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا اُنہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)۔

وَلَكِنِّي أُحِبُّ مِنْكَ أَنْ تُضَغْوِضَ هٰؤُلَاءِ الصِّبْيَةَ عِنْدَ رَأْسِكَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔ میں تیری خاطر اس طرح کرتا ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر وقت) تیرے سر پر نہ چیخیں چلائیں (رلانے واویلا کریں)۔

وَصِبْيَتِي يَتَضَاغَوْنَ حَوْلِي۔ میرے بچے میرے گرد غل مچا کر رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)۔

فَأَوْلَى بِهَا حَتّٰى سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ طِلَّيْهِ۔ حضرت جبرئیل ؑ ان بستیوں کو اپنے پر پر اُٹھا کر یہاں تک کہ آسمان والوں نے اُن کے کتوں کا بھونکنا سُنا (یعنی صدوم وغیرہ حضرت لوط ؑ کی بستیوں کو)

حَتّٰى سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ ضَوَاغِيَ طِلَّيْهَا۔ یہاں تک کہ فرشتوں نے اُن کے چلّانے والے کتوں کی آواز سنی۔ (ضَوَاغِي جمع ہے ضَاغِيَةٌ کی یعنی چلّانے والی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْفَاءِ

ضَفْدَعٌ۔ ہتیلی سے مارنا۔

ضَفْدَعَةٌ۔ مینڈک پیدا ہو جانا۔

ضِفْدَعٌ یا ضَفْدَعٌ یا ضُفْدُعٌ یا ضِفْدِعٌ یا ضُفْدَعٌ۔ مینڈک۔

فَنَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا (ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دوا میں ڈالنا چاہتا ہوں) آپ نے اُس کے قتل سے منع فرمایا۔ ضَفَادِع جمع ہے۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الضِّفْدَعَ۔ آنحضرت ؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا اُن میں سے ایک مینڈک ہے (کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیم ؑ کی آگ پر پانی ڈالا تھا)

نَقَّتَ ضَفَادِعُ بُطْنِهِ۔ اُس کا پیٹ بھوک سے قرقر کرنے لگا (ریاح کی آوازیں نکلنے لگیں)

ضَفْضٌ۔ کُودنا، دوڑنا، بالوں کو گوندھنا، بنانا، کوئی عمارت بغیر چونے گارے کے صرف پتھر سے بنانا، ڈالنا، جوڑنا۔

Marfat.com

مُضَافَرَةٌ - مدد کرنا (جیسے تضافر ہے)۔

ضَفِيْرَةٌ - بالوں کی لٹ جو الگ گوندھی گئی ہو۔

اِنَّ طَلْحَةَ نَازَعَهُ فِيْ ضَفِيْرَةٍ كَانَ عَلِيٌّ ضَفَرَ هَا فِيْ وَادٍ - طلحہ رضؓ نے حضرت علی رضؓ سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں جو حضرت علی رضؓ نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضَفِيْرَة لمبی نالی کو کہتے ہیں جو لکڑی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)

فَقَامَ عَلٰى ضَفِيْرَةِ السُّدَّةِ - وہ دروازے کے ضفیرہ (چھجہ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اُس سائبان پر جو دروازے پر چھجے کی طرح بناتے ہیں)۔

وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَرَاءَ الضَّفِيْرَةِ - اپنے ہاتھ سے ضفیرہ کے پیچھے اشارہ کیا۔

اِنِّي امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ - میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں۔ (اُس میں چوٹیاں گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی ہوں)۔

مَنْ عَقَصَ اَوْ ضَفَرَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ - جو شخص جُوڑا باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اُس کو (حج میں احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)۔

مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ - جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے۔

اَلظَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُحَمِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ - بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہیے۔

اِنَّهٗ غَيْرُ ضَفَرٍ وَّلَا قَفَاةٍ - امام حسن رضؓ نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے کو نہیں لی تھی (یعنی اُلٹی لی تھی)۔

اِذَا ذَنَبَتِ الْاَمَةُ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ - جب لونڈی حاشیہ ہو جائے زنا کرائے تو اُس کو بیچ ڈال گو ایک بالوں کی بٹی ہوئی رسّی کے بدلے ہی (کیونکہ پیچھے میں یہ گمان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اُس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اُس کے رعب و داب میں آکر اِس کار سے چھوڑ دے)

مَاجَرَتْ عَلَيْهِ الْمَاءُ فِيْ ضَفِيْرِ الْبَحْرِ فَكُلُوْهُ - جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اُس کو کھا۔

لَا تُضَافِرُ الدِّمَاءُ اِلَّا الْقَتِيْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - (جو شخص مرجاتا ہے اور اُس کو اللہ تعالیٰ کے پاس بہتری ملتی ہے) وہ پھر بھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے (وہ چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)۔

مُضَافَرَةُ الْقَوْمِ - قوم کی امداد اور اعانت۔

ضَفْرٌ - لقمہ منہ میں ڈالنا، ہٹانا، جماع کرنا۔

مَلْعُوْنٌ ثُمَّ مَلْعُوْنٌ - ہر شخل غور ملعون ہے اُس پر خدا کی پھٹکار)۔

فَيَضَعُ ضَفْرَهٗ فِيْ اَحَدِهِمْ - وہ اُن میں سے کسی کے منہ میں اُس کو ڈالیں گے لقمہ کرا لیں گے۔

ضَفَرْتُ الْبَعِيْرَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے منہ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے۔

ضَفَائِرُ - بڑے بڑے لقمے۔

ضَفِيْرٌ - وہ جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں۔

مَنِ اسْتَحَنَّ بِمَائِهٖ فَلْيَضْفِرْ بِعُرْوَةٍ (اگر حضرت موقوم شود بر چشمے پر گذرے تو قربانی)

Marfat.com

جس شخص نے اُس کے پانی سے آٹا گوندھا ہو تو اُس کو خود نہ کھائے بلکہ وہ آٹا اپنے اونٹ کو ایک لقمہ کرا دے (اُس کو کھلا دے چونکہ ثمود کی قوم پر اللہ کا عذاب اُترا تھا اس لئے آپ نے اُن کا پانی بھی استعمال کرنا مناسب نہ سمجھا)۔

اَلَا اِنَّ قَوْمًا یَّزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ یُحِبُّوْنَکَ یُضَغِّفُوْنَ الْاِسْلَامَ مَثَلَ یَلْفِظُوْنَہٗ فَاَنَا اِذًا (آنحضرت ؐ نے حضرت علی رض سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے اُن کے مُنہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے۔ تین بار یہ فرمایا۔

ضَغْرَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ۔ آنحضرت ؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے۔

لَمَّا قُتِلَ ذُوالثُّدَیَّۃِ ضَغْرَ اَصْحَابُ عَلِیٍّ ضَغْرًا۔ جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالثدیہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ نہ تھا اور چُوچی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اُس کی خبر آنحضرت ؐ نے پیشتر ہی سے دیدی تھی کہ یہ شخص اُن لوگوں کی گروہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علی رض کے ساتھی خوشی کے مارے اُچھلنے کُودنے لگے (پہلے پہل اُن کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قارئ قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے اُن کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرت ؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالثدیہ کو اس گروہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور اُن کا تردد دور ہو گیا)۔

اَوْ تُرْ بِسَبْعٍ اَوْ تِسْعٍ ثُمَّ قَامَ حَتّٰی سُمِعَ مَنِیْنُہٗ اَوْ ضَغِیْجُہٗ۔ آنحضرت ؐ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں یا نو رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ (خطابی نے کہا ضَغِیر نو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضَغِیر کہتے ہیں غلیظ کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خراٹے کو) ایک روایت میں ضَغِیر ہے صادِ مہملہ سے سیوطی نے کہا ہیں ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)۔

ضَفَطٌ۔ باندھنا۔

ضَفَاطَۃٌ۔ پرلے بڑا ہونا، جہالت، کم عقلی۔

تَضَافُطٌ۔ ٹھوس ہونا۔

ھَافِطَۃٌ۔ لڈو اوٹ۔ رذیل کمینے لوگ۔

فَقَدِ مَضَافِطَۃٌ مِّنَ الدَّ مَلِیِّ۔ میدے کا ایک قافلہ آیا۔

ضَافِطٌ اور ضَفَّاطٌ۔ وہ لوگ جو غلّہ اور اسباب باہر سے لاتے ہیں اور جو جانوروں کو کرایہ پر چلاتا ہے (آنحضرت ؐ کے زمانہ میں یہ نمط کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل وغیرہ لایا کرتے)

اِنَّ ضَفَاطِیْنَ قَدِ مُوا الْمَدِیْنَۃَ۔ مدینہ میں بنجارے (غلّہ کے بیوپاری) آئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الضَّفَاطَۃِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (بعض ضعف رائے اور جہالت سے)۔

اَنَا اُدْرِکُ حِیْنَ یَنَامُ الضَّفْطِیُّ۔ میں اُس وقت وتر کی نماز پڑھتا ہوں جب ناداں کم عقل لوگ سونے رہتے ہیں (یہ دونوں حضرت عمر رض کے قول ہیں)۔

اِذَا سَرَّکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَی الرَّجُلِ الضَّفِیْطِ الْمُطَاعِ فِیْ قَوْمِہٖ فَانْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا۔ اگر تم کو ایسے شخص کو دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن

Marfat.com

اُس کے قوم والے اُس کی اطاعت کرتے ہوں تو اس کو بکسر یعنی عُیینہ بن حِصن کو بعضوں نے کہا ہے فَیْط سخی کو بھی کہتے ہیں اور شریر اونٹ کو اور جاہل کو بھی)۔

اِنَّ فِیْ صَفْصَافٍ وَهْنٍ اِحْدٰی صَفَطَانِیْ (ابن عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند ناداں کی باتیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے (یعنی میری عُلطی اور غفلت)۔

اِنِّیْ لَاَکْرَهُ اَنْ صَیْفِیْطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی کوئی بات پہونچی تو اُنہوں نے کہا) میں تو اُس کو نادان کم عقل سمجھتا ہوں۔

اِنَّکَ شَهِدْتَنَا حَافَقَالَ اَیْنَ صَفَاطُکُمْ۔ ابن سیرینؒ ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول وغیرہ کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے اجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے (یعنی باجا وغیرہ) مراد دف ہے جو عرب لوگ شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک انصاری کی شادی میں فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا۔ اہل ظاہر اور ایک طائفہ علمائے الحدیث نے شادی اور خوشی کے رسموں میں گانا بجانا جائز رکھا ہے اور ہر ایک قوم کے مروجہ باجے کو دف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض علماء نے صرف دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام باجوں کو ناجائز رکھا ہے)۔

صَفٌّ۔ ساری ہتیلی لگا کر دودھ دوہنا جمع کرنا، اژدھام ہجوم کرنا۔

نَصَافٌ۔ ہلکا ہونا۔ جمع ہونا۔

صَفَافَةٌ۔ بے عقل۔

اِنَّکَ لَمْ یَشْبَعْ مِنْ لُحُوْمِ الْاَعْلَی صَفِفٍ آنحضرتؐ نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر اکیلے نہیں کھایا بلکہ لوگوں کے ساتھ ملکر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا سا رنگ موقع نہیں ملا۔ بعضوں نے کہا ضعف یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے برابر ہو)۔

اَحَبُّ الطَّعَامِ مَا کَانَ عَلٰی صَفَفٍ۔ بہت مزے دار وہ کھانا ہوتا ہے جو پھوک کی سختی کے بعد یا محنت مشقت اور تکلیف اور شدت کے بعد یا ہنر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں کا ہجوم ہو کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے ہوں۔

فَیَقِفُ صِفَتَیْ جُحْرِهٖ۔ اُن کی بلوں کے دونوں جانب ٹہرے (اصل میں ضِفَّةٌ "نہر کے ایک کنارے کو کہتے ہیں مجازاً بِل کے کنارے کو کہنے لگے)۔

صَفْنٌ۔ بیٹھنے کے لئے آنا۔ شُتر بن پر پاؤں مارنا۔

صِفَنٌ اور ضِفِنٌ۔ یونا۔ احمق۔

صَفَقَتْ جَارِیَةٌ لَهَا۔ اپنی لونڈی کے شرین (چوتڑوں) پر ہاتھوں سے مارا۔

صَفْوٌ۔ بال بہت ہونا۔ بھر کر بہ نکلنا۔

صَفَا۔ جانب۔

صَفُوَةٌ۔ عورت۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْقَافِ

ضَقٌّ۔ آواز کرنا۔ (جیسے طَقٌّ ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْکَافِ

ضَکْرٌ۔ زور سے چلکل لینا۔ زور سے چھونا۔

ضَکْضَکَةٌ۔ جلدی چلانا، دبانا۔

Marfat.com

تَصَلْصُلٌ۔ غلغلہ ہونا، کھلبلی۔
صَلْصَالٌ اور صُلْصَالٌ۔ چھوٹا طوس (مؤنث صَلْصَالَةٌ اور صُلْصَالَةٌ ہے)۔
صَكٌّ۔ ہانا، تنگ ہونا، بھینچنا، مغلوب کرنا۔
صَكْلٌ۔ تھوڑا پانی۔
صَيْكَلٌ۔ بڑا، موٹا، ننگا فقیر، بڑے ڈیل ڈول کا (صَيَاكِل اور صَيَاكِلَة جمع ہے)۔
اَصْكَل۔ ننگا، برہنہ۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ اللَّامِ

صُلْصِلٌ یا صَلْصَلٌ یا صُلْصُلَةٌ۔ غلیظ زمین اور پتھریلی کو آدمی اُٹھا سکے۔
صُلَاصِلٌ اور صُلَاصِلٌ۔ ہوشیار، راستہ بتانے والا۔
اَرْضٌ صَلْصَلَةٌ۔ جس زمین میں آدمی راستہ بھول جائے۔
صَلْصَلَةٌ۔ گراہی۔
صَلَاصِلُ الْمَاءِ۔ جو پانی بہ رہا ہے۔
صَلْعٌ۔ مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، بسمل پر مارنا، کھانے یا پان سے بہت سیر ہونا۔
تَصْلِيعٌ۔ کپڑے پر چوکو نے نقش بنانا جھکانا۔ مائل کرنا، ٹیڑھا کرنا۔
اِصْطِلَاعٌ۔ قوی ہونا۔
صَلْعٌ۔ کبھی۔
صِلْعٌ۔ نرم باریک پہاڑ، ٹیڑھی لکڑی، بسمل۔ خربوزہ وغیرہ کی پھانک "قاش" چھوٹا پہاڑ، بھندا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ۔ تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں ضَلَعٌ کے معنی ٹیڑھی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اُس کی استقامت کھو دیتا ہے لہٰذا اس بوجھ کو بھی کہنے لگے)۔
وَاَدْدُلُّ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا يُصْلِعُكَ مِنَ الْخُطُوْبِ۔ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اُن کاموں کو بھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں۔
فَرَاٰى ضَلَعَ مُعَاوِيَةَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیر رضی) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمان رض کے قتل کا سبب ہوا)۔
لَا تَنْقُضُ الشَّوْكَةَ بِالشَّوْكَةِ فَاِنَّ ضِلْعًا مَعَ ضِلْعٍ۔ کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے ع کند ہم جنس باہم جنس پرواز)۔
حُتِّيْهِ يُصْلِعُ۔ حیض کے خون کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال۔
كَاَنِّيْ اَرَاهُمْ مَقْتُلِيْنَ بِهٰذِهِ الصِّلَعِ الْحُمْرَاءِ (آنحضرت ﷺ نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس ایکیلے سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں۔
اِنَّ ضِلْعًا قُمْتُ فِيْنِيْ عِنْدَ هٰذِهِ الصِّلَعِ الْحُمْرَاءِ اس ایکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر جمع ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)۔
كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ۔ آنحضرت ﷺ کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا۔ بعضوں نے کہا ضلیع الفم کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے) "ضَلِيْعٌ" پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔
قَالَ لَهُ الْحَجِيْجُ اِنِّيْ مِنْ مُضَرَ لَضَلِيْعٌ (حضرت عمر رض سے جس نے کہا) میں اُن میں بڑا بھاری اعضا

پیش گوئی

Marfat.com

والا ہوں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا۔ میں نے یہ آرزو کی کاش میں اُن دونوں سے بڑھ کر زور آور لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمان بن عوفؓ کا قول ہے جنگ بدر کی صف میں جب وہ دو انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان تھے انہی دونوں نے وہ بہادری کی کہ بدو شاید ابوجہل پر چیل کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے مار کر اُس کو گرا دیا)۔

حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَحْجَلُ۔ یہاں تک کہ جس کی موت پہلے لکھی ہو وہ مر جائے۔

كَمَا حَلَّلْتَ فَاصْطَلِحْ يَا مُدْرِكُ لِطَاعَتِكَ۔ جو جو آنحضرت ﷺ پر حرام کیا تھا آپ نے زور سے اُس کو اُٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت علی رضؓ نے آنحضرت ﷺ کی توصیف میں فرمایا یعنی اللہ تعالےٰ نے جو بار نبوت اور ہدایت خلق اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور اور قوت کے ساتھ اُس کو اُٹھایا اور تمام تکالیف اور آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ کا حکم اُس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَاَخَذَ يَعْرِقُهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ۔ آپ نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اتنا پیا کہ پسلیاں لمبی ہوگئیں (یعنی خوب چھک کر پیا)۔

اِنَّكَ لَكَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ۔ ابن عباسؓ زمزم کا پانی خوب چھک کر پیتے تھے۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔ منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم کا پانی چھک کر نہیں پیتے (کیونکہ اُن کو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں پینے لگے لوگوں کو دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ سِيَرَاءُ مُضَلَّعٌ بِقَزٍّ۔ آنحضرت ﷺ کو ایک دھاریدار ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ (حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا قسّی کیا کپڑا ہے (جس سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا) اُنھوں نے کہا قسّی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے بنے ہوتے ہیں اُن میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

اَلْجَمَلُ الْمُضْلِعُ وَالشَّوْذَبِيُّ لَا يَنْقَطِعُ اِظْهَارُ الْبَدِيْعِ۔ بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے اور بہت بُرا کام جس کی بُرائی ختم نہ ہو کیا ہے، "دین میں بدعتیں نکالنا" (معاذ اللہ بدعت نکالنا بڑا سخت گناہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اُس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب کا کام سمجھ کر اُس کو کرتا ہے تو اُس میں ڈھٹائی ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیک سمجھنا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)۔

(ایک روایت میں اَلْجَمَلُ الْمُطْلِحُ ہے طائے مہملہ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَاَمَرَ بِضِلْعَيْنِ يَا ضِلْعَيْنِ دو پسلیاں لانے کا حکم دیا۔

وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهَا۔ پسلی کا

ع۵ مجمع البحار۔ طبع میں بجائے اَلْاَحْجَلُ کے اَلْاَضْخَمُ چھاپ دیا ہے ہم نے اس غلطی کو ظاہر کرنے کے لئے اس عبارت کو بیان کیا ورنہ اُس کا تعلق اس باب سے نہ تھا۔ ۱۲ منہ سلمہٗ

Marfat.com

اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اُس کا سیدھا کرنا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے اُن کی خلقت پسلی سے ہے جس میں کبھی ہوتی ہے اس سے نرمی سے سمجھا بجھا کر اُن کو سیدھا کرو تو درستی کی امید ہوتی ہے۔ اگر ایک بار گی سختی سے اُن کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں اُن کو طلاق دیدو چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اِضْطَلَعَ بِہٖ۔ اُس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ یا ضَلَالَۃٌ۔ گمراہ ہونا، بھٹک جانا، سیدھی راہ سے مڑ جانا، مرجانا، ہلاک ہونا۔

اِضْلَالٌ اور تَضْلِیْلٌ۔ گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ تلف کرنا۔

تَضَالٌّ۔ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

اِسْتِضْلَالٌ۔ گمراہی چاہنا۔

ضَلٌّ اور ضُلٌّ۔ گمراہی۔

ضُلٌّ بْنُ ضُلٍّ۔ گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں بھلائی نہ ہو۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ ضَلَالَۃَ الْعَمَلِ مَا رَاَیْتُکُمْ عِقَالًا۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں کرتا تو ہم ایک رسّی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے۔

ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی زندگی میں اُس کی فکروں میں اُن کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھر دنیا کی اصلاح اور درستی میں مصروف رہے۔ آخرت کی کچھ فکر نہ کی)۔

ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَرْقُ النَّارِ۔ مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے اونٹ بھینس اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے۔ (البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیئے کا پیٹ ہے کہیں اُس کو کھالے اصل میں ضَالَّۃٌ۔ ہر گمشدہ جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس سے نکلکر بھٹک گیا ہو اسی طرح ہر گمی ہوئی چیز کو)۔

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ یا اَلْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں اُس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے لے یا ہمیشہ اُس کی تلاش میں رہے)۔

(ایک روایت میں ضَالَّۃُ کُلِّ حَکِیْمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جیسے کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے)

دُسُّوْھُنَّ فِی التُّرَابِ تَعْرِفُوْا اَصْلَہٗ۔ میری لاش جلا کر راکھ کر دو اور پھر اُس کو آندھی میں اُڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اُس کے عذاب سے بچ جاؤں)۔

ضَلَلْتُ الشَّیْءَ یا ضَلِلْتُہٗ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یہ اُس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا نہ جانے جس کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضْلَلْتُہٗ۔ جب تو اُس کو تلف کر دے۔

ضَلَّ الْمَاءُ۔ اُسکو یاد نہیں رہا۔

اَضْلَلْتُہٗ۔ میں نے اُس کو گمراہ پایا۔ گمراہ کر دیا۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی قَوْمَہٗ فَاَضَلَّھُمْ۔ آنحضرتؐ اپنی قوم قریش میں جب آئے تو اُن کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار سمجھے خدا سے غافل)۔

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃٌ اِنْ عَصَیْتُمُوْھُمْ ضَلَلْتُمْ۔ تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے

Marfat.com

اگر تم اُن کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا کے حال سے بے خبر یا اُن پر ظلم کرتے ہوں مطلب یہ ہے کہ اُن کے جور اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حق المقدور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے)۔

اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّيلُ (حضرت علی رضہ سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے) فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہو (یعنے امرؤ القیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا۔ حضرت علیؓ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسے متنبی اور ابو تمام اور بحتری اور ابو عبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرؤ القیس کو اشعار کچھ نہیں ہیں)۔

كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ - تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو بھی سیدھی راہ پر لگا دے)۔

فَضَالَّ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ - پھر اُس نے لگی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی (یا بھیڑیے کی یعنی اُس کو اُٹھا لے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اُس کو پکڑ سکتا ہے بخلاف اونٹ اور گائے بیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا بھی اُٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر اُن جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)۔

مَنْ اَوْى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْ - جو شخص گمشدہ چیز کو لے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں سے نہ پہچنوائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)۔

اِمْرُ شَادُّكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ - جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہچاننے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا۔

ضَالَّ كُلُّ وَاحِدٍ صَاحِبَهُ - ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اُس کو کھو دیا یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضَلَالٌ - جمع ہے ضَالٌّ کی۔

تُرْكِبُ الضَّالَّةَ - گمشدہ جانور پر اُس کو پانے والا سواری کر سکتا ہے (اُس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گروی دار گروی جانور پر سواری کر سکتا ہے اُس کا دودھ وہ سکتا ہے)۔

غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ - سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے والے کے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْمِيمِ

ضَمَّخَ - اتنی خوشبو لتھیڑا گویا وہ ٹپک رہی ہے۔

ضَمَّخَ - جوش مارنا چیک جانا۔

ضَمَّخَ - یعنی ضَمَّخَ ہے یعنی چمٹ جانا۔

ضَمَّخَ - اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو گئی ہے (جیسے ضَمَّخَ ہے)

اِنْضَمَّاخٌ اور تَضَمَّخَ - خوشبو لتھیڑا جانا۔

اِنَّهُ لَيُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالطِّيبِ - آنحضرتؐ اپنے سر میں خوشبو لتھیڑتے تھے۔

Marfat.com

إِنَّهُ كَانَ مُتَضَمِّخًا بِالْخَلُوقِ - آنحضرت ص خوشبو میں لتھڑے (بسے) ہوئے تھے -

اَلْمَلَكُ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ - فرشتے اُس بادشاہ کے نزدیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھڑا (بسا) رہے (ہر وقت عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا وقت گذارے رعایا کی اُس کو فکر نہ ہو) -

ضَمْحَلَةٌ - مٹ جانا -

اِضْمِحْلَالٌ - ناتواں ہو جانا - چل دینا - کھل جانا جدا ہو جانا پھٹ جانا، نیست و نابود ہونا -

ضَمْدٌ - زخم پر پٹی باندھنا، لیپ کرنا (جیسے ضِمَادٌ ہے) سر پر مارنا - دو گھر رکھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ) -

ضَمَدٌ - سوکھ جانا - حسد کرنا - سخت غصہ ہونا -

تَضْمِيدٌ - لیپ کرنا - سر پر پٹی باندھنا -

اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ فَضَمِدَ (حضرت علی رض سے کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمان رض کے قتل کا حکم دیا یہ سنکر وہ بہت غصے ہوئے -

مِنْ خُوْصٍ وَّضَمَدٍ - کھجور کے ہرے اور سوکھے پتوں سے -

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تَكُوْنَ بِجَانِبِ ضَمَدٍ (ایک شخص نے آنحضرت ص سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اُس کے حکم بجا لاتا رہ اور اگر تو ضَمَدٌ کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں -

ضَمَدٌ - ایک بستی کا نام ہے یمن میں -

اِضْمِدْهَا - اُس کو لتھیڑ دے -

فَنَضْمِدُ جِبَاهَنَا - ہم اپنی پیشانیوں پر لیپ کرتے

كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ - ہم غسل کرتے اور ہمارے بدن یا بالوں پر لیپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ ضماد اور طلا میں یہ فرق ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا رقیق) -

ضَمْرٌ - پچکے پیٹ والا، لطیف الجسم مرد، دُبلا لاغر چھریرے بدن والا (اس کا مؤنث ضَمْرَةٌ ہے) -

ضُمْرٌ اور ضُمُرٌ - لاغری، دُبلا پن -

ضَمِيْرٌ - دل، خاطر -

ضُمُوْرٌ - دُبلا ہونا - پیٹ پچک جانا، لاغر ہونا -

تَضْمِيْرٌ اور اِضْمَارٌ - گھوڑے کو شرط کے لئے طیار کرنا (پہلے اُس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کرکے روز دوڑا کر دُبلا کرتے ہیں) دل میں کسی بات کا قصد کرنا -

تَضَمُّرٌ - دُبلا ہونا، لمچانا (جیسے اِضْطِمَارٌ ہے)

ضَامِرٌ - دُبلا پیٹ پچکا ہوا -

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لِلْمُضَمِّرِ الْمُجِيْدِ - جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُس کو ستر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے طیار کئے ہوئے عمدہ ذات کے گھوڑے طے کریں دوزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں مُضَمِّرٌ ہے بہ صیغۂ اسم فاعل یعنی اضمار کرنے والا عمدہ گھوڑے رکھنے والا ستر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہی کہ جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستر برس میں طے کریں) -

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ - آنحضرت م نے اُن گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے طیار کئے گئے تھے (یعنی اضمار کرکے) -

وَالَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ - اور اُن گھوڑوں میں جو شرط

کے لئے طیار نہیں کئے گئے تھے۔

اَلْیَوْمَ الْیَوْمَانِ وَغَدًا الْاِسْبَانِ۔ آج یعنی دنیا شرط کے لئے طیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجالانے) اور کل یعنی قیامت کے دن آگے دوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکلے گا) یہ شرط جیت جائے گا)۔

اِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمُ امْرَاَۃً فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُضْمِرُ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔ جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اُس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے اگر صحبت کرے ایسا کرنے سے اُس کے دل کی خواہش کم کو ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)۔

ضِمَاسٌ۔ ایک بُت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اُس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اُس مال کو بھی کہتے ہیں جس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈوبا ہوا روپیہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مالِ مغصوب یا امانتی جس کا غاصب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحبِ مال کے پاس گواہ نہ ہوں۔

کَتَبَ اِلٰی مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ فِیْ مَظَالِمَ کَانَتْ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ اَنْ یَّرُدَّھَا اِلٰی اَرْبَابِھَا وَیَاْخُذَ مِنْھَا زَکٰوۃَ عَامٍ فَاِنَّھَا کَانَتْ مَالًا ضِمَاسًا (عمر بن عبد العزیزؒ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے) میمون بن مہران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلافِ شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ اُن کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ اُن سے لے لو یعنی صرف اُسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اُن پر نہیں ہے کیونکہ وہ مال ضمار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ اُن سالوں کو دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ وصول نہیں ہوا تھا)۔

جَعَلَ اللّٰہُ شَھْرَ رَمَضَانَ وِضَمَارًا لِخَلْقِہٖ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کو مہینے کو شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)۔

لَوْ اَتَاکَ تَوَضَّأْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرِّجْلِ غَسْلًا ثُمَّ اَحْمَرَتْ ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْضِ لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ بِوُضُوْءٍ۔ اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوڈالے اور دل میں خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہوگا (یہ روایت امامیہ کی ہے اُن کے نزدیک وضو میں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے اگر مسح کے بدلے پاؤں دھوئے گا تو وضو صحیح نہ ہوگا مگر اشراہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا پاؤں پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود اُنہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے۔ اور دھونے سے مسح کا ادا نہ ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلافِ قیاس ہے)۔

ضَمْرٌ۔ چپ رہنا، بات نہ کرنا، جم جانا، لاجواب ہو جانا۔

ضَامِرٌ۔ چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان

Marfat.com

کرنے والا (جیسے ضَھُوْرٌ سے)۔
اَفْوَاھُھُمْ ضَامِزَۃٌ وَّقُلُوْبُھُمْ قَرِحَۃٌ۔ اُن کے مُنہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں۔
مِنْہُ نَطَحُ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَۃً وَّلَا تَمَشِّیْ بِوَادِیْہِ الْاَرَاجِیْلُ۔ اُس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اُس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے۔
اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ حُنُسٌ۔ اونٹ جنگلی سے باز رہنے والے پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔ (ایک روایت میں ضُمَّرٌ ہے جو جمع ہے ضَامِرٌ کی)۔
فَضَمَزَ فِیْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ۔ مجھ کو اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا۔ ضَمَزَ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چُپ ہوا اور چُپ کیا ایک روایت میں فَضَمَّنِیْ فی ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)۔
ضَمْشٌ۔ چپکے چپکے جانا۔ آہستہ آہستہ چلنا۔
عَرُوْسٌ ضَمُوْشٌ۔ بدخُلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَئُوْسٌ یعنی وہی ہے)۔
ضَمْضَمَۃٌ۔ دل قوی کرنا، بہادر کرنا، آواز کرنا۔
ضَمْضَامٌ۔ غصیلا شیر بہادر جری۔
صَمْصَامٌ ضَمْضَامٌ۔ کاٹنے والا۔ غصیلا بہادر۔
ضَمْعَجٌ۔ موٹے پورے بدن کی عورت۔
ضَمْغَامٌ لُغَۃٌ۔ موٹی بڑی بڑی جماعتوں والی۔
ضَمِیْلَۃٌ۔ لنجی۔ لنگڑی۔
خَطَبَ الْمَہْرَ رَجُلٌ بِنْتًا لَہٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ اِنَّھَا ضَمِیْلَۃٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَشْتَرِیَ بِضُمَامَتِھَا مِنْکَ وَلَا اُرِیْدُ ھَا لِلسِّبَاقِ فِی الْحَلْبَۃِ (ایک شخص نے معاویہ کی بیٹی کا پیغام دیا (یعنی نکاح کا) معاویہؓ نے کہا وہ تو لُولی لنگڑی ہے یا اُسکی پنڈلیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس لئے لنگڑی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے بڑھ جائے (یعنی بلاسے لُولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد بنکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)۔
ضَمٌّ۔ ملانا، قبضہ کرنا، جمع کرنا، پیش دینا (یعنی ضَمَّہ جو ایک حرکت ہے)۔
مُضَامَّۃٌ۔ ملانا ایک پر ایک جڑنا۔ اژدھن ہونا (جیسے تَضَامٌّ ہے)۔
اِنْضِمَامٌ۔ ملنا (جیسے اِضْطِمَامٌ ہے)۔
ضِمَامٌ۔ آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)۔
اِضْمَامَۃٌ۔ جماعت (اُسکی جمع اَضَامِیْم ہے)
لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ پروردگار کے دیدار میں تم ایک طرف کے نہیں (یعنی ہجوم اور اژدھام کی ضرورت نہ ہوگی ہر ایک شخص بہ فراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ ایک روایت میں لَا تُضَامُوْنَ بتخفیف میم ہے یعنی اُسکے دیدار میں تم پر ظلم نہیں ہوگا کوئی کسی کو دیکھنے سے محروم نہ رہے)۔
مِنْ زَنَامِیْنَ ثِیَبٍ فَتَرَجَّوْہُ یا اَضَامِیْم جو شخص شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اُس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا ہو تو اُس کو پتھروں سے مار کر گرداد (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَۃ پتھر کو بھی کہتے ہیں۔
لَنَا اَضَامِیْمُ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا۔ ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے

Marfat.com

کی (بعض اصول مختلف ہیں)۔

ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ۔ کتابوں کا ایک گٹھا۔

يَا هُوَ ثُمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ۔ اے ہُنی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے ملتا رہ (ترشروئی اور سختی بڑا عیب ہے)۔

وَعِنَاءً تَضَمَّنَانِ۔ میں نے حضرت عباس رضؓ کو دیکھا اُن کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)۔

أَعِدْنِي عَلَى رَجُلٍ مِّنْ جُنْدِكَ ضَمَّ مِرْيَ مَلَزَمَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اُس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اُس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (ہرا یا مال) اُس نے دبا لیا ہے ناحق اُس پر قبضہ کر لیا ہے۔

لَوْ كَانَتِ السَّمَاءُ حَلَقَةً لَضَمَّتْهَا۔ اگر آسمان ایک چھلّا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اُس کو ملا دیتا۔

مَنْ يَّضُمُّ أَوْ يُضِيْفُ هٰذَا۔ کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اُسکو مہمان رکھتا ہے (اُس کی ضیافت کرتا ہے)۔

لَقَدْ ضَمَّهُ ضَمَّةً ثُمَّ فَرَّجَ عَنْهُ۔ پہلے زمین نے ایک بار اُس کو دبوچا پھر چھوڑ دیئے گئے۔ (ایک داب اُن پر بھی ہوا) یعنی ضغطۂ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے۔ جن کو جنّت میں ستّر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے۔

ثُمَّ ضُمُّوْا غَنَمَكُمْ۔ پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جائے لا کر جمع کرو) تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)۔

ضَمَنٌ۔ لُنجا ہونا۔

ضَمْنٌ اور ضَمَانٌ۔ ضامن ہونا۔

تَضَمُّنٌ۔ شامل ہونا۔

تَضْمِيْنٌ۔ شامل کرنا۔

وَلَكُمُ الذِّمَامَةُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درختوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (اُن میں ہم کو کوئی دخل نہیں)۔

مَنْ غَابَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے (جہاد یا حج کے سفر میں) اللہ اُس کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے۔

ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔ تین آدمیوں کا اللہ ضامن ہے (یعنی اللہ پر اُنکی ذمہ داری ہے)

تَضَمَّنَ اللّٰهُ۔ اللہ اُس کا ضامن ہوا۔

فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ۔ میں اُس کا ذمہ دار ہوں۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ۔ جو بچے باپ کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کے پیٹ میں ہوں اُن کے بیچنے سے منع فرمایا۔[1]

مَضْمُوْنُ الْكِتَابِ هٰذَا۔ کتاب میں یہ مضمون ہے۔ (یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اُس کے اندر یہ ہے)

اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ امام مقتدیوں کی نماز کا نگہبان ہے یا اُن کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے (لوگوں کا امین ہے اُس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ کرے (یعنی وقت پر اذان دے)۔

لَا تَشْتَرِيَنَّ الْبَقَرَ وَالْغَنَمَ مُصَمَّمَةً وَّلَيْنَ إِشْتَرَيْتَ كُلًّا مُّسَمَّى۔ کمائے یا بکری کا دودھ جب اُس کے تھنوں میں ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ دوہ لیا جائے تو اُس کے حساب سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو

---

[1] یعنی مویشیوں کے جو بچے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں، ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

تو اُس کی مقدار معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع جائز نہیں ہے)۔

مَنِ اكْتَتَبَ ضَهْبًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمَّانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لُولا۔ لنگڑا، اپاہج) لکھوائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اُسی حال میں اُٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور بنالے حالانکہ وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اُس کی سزا میں معذور ہی ہو کر اُٹھے گا)۔

ضَمَنٌ۔ اپاہج ہونا، معذور ہونا۔

ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ (جیسے زَمَانَةٌ کے)۔

اَلْاِبِلُ ظُمَّنٌ۔ اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

مَعْبُوْطَةٌ غَيْرُ ضَمِنَةٍ۔ بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی بیماری یا علت کے۔

اَصَابَتْهُ رَمْيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا (عامر بن ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں ایک مار لگی وہ اُس کی وجہ سے معذور ہو گیا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يَدَّعُوْنَ الْمَقَابِيْحَ اِلٰى ضَمَنَاهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ احْتَجْتُمْ فَكُلُوْا۔ (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر کی نگہبانی معذور لوگوں کو (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ ہوتے) دے جاتے اور اُن سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے تو گھر میں غلہ وغیرہ ہے اُس کو کھانا۔

اِسْتَدَى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيْهَا صَاحِبُهَا

بِالرَّبَذَةِ۔ ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی اور وہ سانڈنی بائع کے ضمان میں تھی۔ (یعنی اُسی کی ذمہ داری میں، اگر ہلاک ہوتی تو اُسی کا نقصان ہوتا مگر مشتری کا) یہ ٹھہرا کہ سانڈنی کا مالک ربذہ میں اُس کو مشتری کے حوالہ کرے۔

بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ۔ نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث سے امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اُس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہ رح اور اکثر اہل حدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے احتیاطی سے اُس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا)۔

يَعِيْشُ بِهٖ ضَمَانَةٌ۔ وہ کانا ہے۔

ضِمْنُ الْكِتَابِ۔ کتاب کی تہ۔ ضِمْنٌ عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا ضَمِنَ كِسْوَتَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اُس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الضَّمِيْنَةِ حَرَامٌ۔ جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹنا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ النُّوْنِ

ضَنًّا۔ چلے جانا۔ چھپ جانا۔ بہت اولاد ہونا (جیسے ضُنُوْءٌ ہے)۔

Marfat.com

اِضْنَاءٌ ۔ کا بھی معنی بہت اولاد ہونا ۔
ضِنْاٌ ۔ اصل اور معدن ۔ ضِنْاٌ ۔ اولاد ۔
ضُنَاءَۃٌ ۔ ضرورت ۔
وَلَاکِنْتُ ضِنْاً بِحَبِیْبِہٖ ۔ تو تو شرافت کی جڑ ہے ۔
ضِنْاٌ صِدْقٍ ۔ سچائی کی جڑ ۔
ضِنْاٌ سُوْءٍ ۔ برائی کی جڑ ۔
ضَنْبٌ ۔ مارنا ، قبضہ کرنا ۔
ضَنْطٌ ۔ عورت کا دو آشنا رکھنا ۔
ضَنْطٌ ۔ نحوس ہونا ۔
ضِنَاطٌ ۔ ہجوم ، اژدحام ۔
ضَنَكٌ ۔ تنگی ۔
ضَنَاكَۃٌ ۔ ناتوانی (جسمانی یا عقلی) ۔
ضُنَاكٌ ۔ زکام ۔
ضِنَاكٌ ۔ مضبوط ، سخت ، بھاری سرین والی عورت ، بڑا درخت ۔
فِی الْبَقَرَۃِ شَاۃٌ مُقَوَّمَۃٌ اِلَّا لَبُوْنًا وَلَا ضِنَاكًا ۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دبلی کھال ڈھلی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی) ۔
عَطَسَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَشَمَّتَہٗ رَجُلٌ ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَہٗ ثُمَّ عَطَسَ فَاَرَادَ اَنْ یُّشَمِّتَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ مَضْنُوْكٌ ۔ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اُس کو جواب دیا (یرحمک اللہ) کہا پھر چھینکا پھر اُس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اُس شخص نے جواب دینا چاہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب جانے بھی دے اُس کو تو زکام ہے (دو بار تک جواب دے گا معلوم ہوا کہ دو بار تک جواب دے پھر اُس کے بعد ضروری نہیں بعضوں نے کہا تین بار تک جواب دے) ۔
اَضْنَكَہُ اللّٰہُ یَا اَرْکَمَہُ اللّٰہُ ۔ اللہ اُس کو زکام میں مبتلا کرے ۔
اِمْتَحِطْ فَاِنَّكَ مَرْحُوْمٌ ۔ ناک سنک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے ۔
فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْكًا ۔ اُس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہوگی ۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ مِنْ کُلِّ ضَنْكٍ مَخْرَجًا ۔ یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے ۔
سُئِلَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْكًا فَقَالَ وَاللّٰہِ ھُمُ التُّجَّابُ ۔ امام ابوعبداللہ جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْكًا کن لوگوں کے باب میں ہے فرمایا قسم خدا کی یہ ناصبی لوگوں کے باب میں ہے (جو آنحضرت ﷺ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناصبی لوگوں کو دیکھا عمر بھر انھوں نے راحت اور فراغت میں کاٹی ۔ فرمایا یہ اُس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اُس وقت تو وہ کھائیں گے ۔ کذا فی مجمع البحرین) ۔

ضَنٌّ ۔ بخیل کرنا ۔
ضَنَائِنُ ۔ آدھی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دینے میں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھر یا باغ وغیرہ ۔
اِنَّ لِلّٰہِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِہٖ یُحْیِیْھِمْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَیُمِیْتُھُمْ فِیْ عَافِیَۃٍ ۔ اللہ تعالیٰ کے چند خاص (چہیتے) بندے ہیں ایسے جنکو وہ دنیا میں

Marfat.com

تنزرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی اُن کی جبینیں سے گذرتی ہے) اور آرام کے ساتھ اُن کو مارڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں اُٹھاتے)۔

فُلَانٌ خِرْصَةٌ مِنْ بُخَلَاءِ إِخْوَانِنَا یا ضِیقٌ۔ یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ لِلّٰہِ ضِنًّا مِنْ خَلْقِہٖ۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے (جس پر اُس کی خاص عنایت ہوتی ہے)۔

لَمْ نَقُلْ اِلَّا خَیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ہم نے یہ بات اس لئے نہیں کہا تھا کہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہم کو بخل تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی خدمت گذاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے لوگ اُس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)۔

اُخْبُرْ فِیْھَا وَلَا تَضِنَّ بِھَا عَلَیَّ۔ اِس دُعا میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے وہ مجھ کو بتلا دو اُس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)۔

اِخْبِطِ الْمَضْبُوْحَۃَ۔ اُس کنویں کو کھود و جس کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد زمزم کا کنواں ہے)۔

ضَنِیْنٌ۔ بخیل۔ لالچی۔

وَلَمْ یَضِنَّ بِھَا عَلٰی اَعْدَائِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخیلی نہیں کی (بلکہ کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔

ضَنِیْنٌ بِخُلَّتِہٖ۔ مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے (ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ اُس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے کے بعد اُس کا دوست بنتا ہے۔ ایک روایت میں یَخُلُّ بِہٖ ہے بہ فتحۂ خا یعنی اپنی حاجت بیان کرنے میں بخیلی کرتا ہے۔ حَتّٰی الْمُقِلُّ دُوْرَ اپنی حاجت دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا جو کچھ مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے)۔

ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِہٖ۔ پتھری نے آگ نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مثل ہے جو بخیل کے لئے کہی جاتی ہے)۔

ھٰذَا اِعْلَقُ مَضَنَّۃٍ۔ یہ بہت نفیس چیز ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے۔

ضَنًی۔ بیماری سے گھل جانا، لاغر ہو جانا۔

اِضْنَاءٌ۔ بیماری سے کمزور ناتواں کر دینا۔

اِنْضِنَاءٌ۔ بیماری سے بالکل ناتواں ہو جانا۔

ضَنْوٌ اور ضِنْوٌ۔ اولاد۔

ضَنَاءٌ۔ بہت اولاد ہونا۔

اِنَّ مَرِیْضًا اِشْتَکٰی حَتّٰی اَضْنٰی۔ ایک بیمار کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ دُبلا ہو گیا اُس کا جسم گھل گیا۔

لَا تُضْنِطِیْ حَقِّیْ۔ مجھ سے بخیلی مت کر (یعنے مجھ سے بلاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں کرنے میں)۔

اِنِّیْ اَعْطَیْتُ بَعْضَ بَنِیْ نَاقَۃَ حَیَاتَہٗ وَاِنَّھَا اَمْضَتْ وَاصْطَبَرَتْ فَقَالَ ھِیَ لَہٗ حَیَاتَہٗ وَمَوْتَہٗ۔ (عبداللہ بن عمرؓ سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک

Marfat.com

جیسے گویا ایک اونٹنی دی تھی اُس کی زندگی تک اُس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بیقرار ہو ہو کر میں عبداللہ نے کہا وہ اونٹنی اُس کی ہے زندہ رہے یا مر جائے (اب تو اُس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کے وارثوں کی ہوگی)۔

ضَنَتِ الْمَرْأَةُ تَضْنَى ضَنًا وَ أَضْنَتْ وَضَنَأَتْ وَ أَضْنَأَتْ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اُس کی اولاد بہت ہو جائے۔

اَلْخِضَابُ یَذْهَبُ بِالضَّنَاءِ۔ بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِنَا نُضْنِیْ ذَا الثَّرْوَةِ الضَّعِیْفَ۔ دنیا اُس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیف الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ رنج اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اُس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اُٹھاتا ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْوَاوِ

ضَوْءٌ یا ضُوْءٌ یا ضِیَاءٌ۔ روشنی چمک۔

تَضَوِّیْءٌ۔ روشن کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

اِضَاءَةٌ۔ روشن کرنا۔

اَضِحْ لِیْ اَوْ اَضِحْ لَكَ۔ تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ کو صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

اِسْتِضَاءَةٌ۔ روشنی لینا۔ (ضِیَاءٌ اور نُوْرٌ میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعضوں نے کہا نور عام ہے اور ضیا خاص)۔

مُوْسٰی اٰنَسَ نَارًا۔ اللہ تعالیٰ تو نور ہے مگر اُس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے بھی یہی نکلتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِیْنَ۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (یعنی اُن سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ اُن کی رائے پر عمل کرو)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ۔ آنحضرتؐ شروع زمانہ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اُس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہو گئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضَاءَ اور اَضَاءَ۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

اَضَاءَتْ لَهُ النُّوْرَ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔ دونوں جمعہ کے درمیان اُس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اُس کو چمکا دے گا (یعنی اُس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے)۔

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ۔ جب اُس کے گرد اگرد روشنی ہو گئی یا جب آگ نے اُس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

Marfat.com

یَغَاوُرُ یُتْھَا بِضَوْئِہٖ ۔ اُس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرتؐ کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اُس کے دیکھے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنائیں)۔

ثُضُوْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی ۔ وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دکھا دے گی۔

مِنْ اَضْوَءِ بُیُوْتِھِمْ ۔ اُن سب میں جو زیادہ روشن ہوگا۔

ضَوْجٌ ۔ مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے اِنْضِیَاجٌ ہے)۔

اَضْوَاجُ الْوَادِیْ ۔ گھاٹی کے موڑ بعضوں نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھاٹی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں اِنْضَاجَ لَکَ یعنی گھاٹی کشادہ ہو گئی)۔

ضَوْرٌ ۔ بہت بھوکا ہونا ضرر پہنچانا، سخت بھوک۔

تَضَوَّعَ ۔ بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دُہرا ہونا لیٹنا بھوک چیخنا چلّانا۔

دَخَلَ عَلٰی اِمْرَأَۃٍ وَھِیَ تَتَضَوَّرُ مِنْ شِدَّۃِ الْحُمّٰی ۔ آنحضرتؐ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل پیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی یا ہائے واویلا کر رہی تھی)۔

کَانَ صَاحِبُ تَرْکِیْبِہٖ فَلَا یَتَضَوَّرُوْنَ اَنْتَ تَتَضَوَّرُ ۔ تمہارے ساتھی کوسم سہہ لیتے تھے وہ چلّاتے نہیں تھے اور دُوسرے نہیں ہوتے تم تو دُہرے ہو جاتے ہو۔

ضَوْضٰی ۔ چیخ پکار غل جو جنگ میں ہوتا ہے۔

ضَوْضَی الْقَوْمُ ضَوْضَاۃً ۔ لوگوں نے غل مچایا۔

ضُوَاضِیَۃ ۔ آفت مصیبت۔

مُضَوْضِیْ ۔ آواز بلند کرنے والا۔

فَاِذَا اَنَا ھُمْ ذٰلِکَ اللَّھَبُ ضَوْضَوْا حِیْنَ اُن پر اُس کی لپٹ آتی تھی تو وہ چیختے تھے چلاتے تھے۔

وَقَعَ بَیْنَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءٌ ۔ امام ابوعبداللہ اور عبداللہ بن حسن بن حسن میں جھڑپ (گلجھپ) ہو گئی (ایک دوسرے پر چلّائے)۔

ضَوْعٌ ۔ ہلانا۔ گھبرا دینا۔ ڈرانا۔ تکلیف میں ڈالنا۔ دُہلا کرنا خوشبو پھیلنا یا بدبو پھیلنا۔

ضَوَائِعُ ۔ دُبلے اونٹ۔

ضَوَاعٌ ۔ لونڈی۔

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَی الْبَابِ وَھُوَ یَتَضَوَّعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَائِحَۃً لَمْ یَجِدْ مِثْلَھَا حضرت عباسؓ رسول آنحضرتؐ کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرتؐ میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبوؤں نے کبھی نہیں سونگھی (آنحضرتؐ کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے بلکہ جس گلی یا کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی)۔

ع ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ ۔ اُن کا ذکر مُشک کی طرح ہے جب اُس کو لگاؤ اُس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار اُن کے ذکر میں مزہ آتا ہے)۔

ضَوْکٌ ۔ کود جانا۔

اِضْطِوَاکٌ ۔ کسی چیز پر سخت جھگڑا کرنا۔

Marfat.com

ضُوَاكَة۔ جماعت۔
ضَوُونٌ۔ بہت اولاد ہونا۔
ضُوِيٌّ یا ضَيٌّ۔ پناہ لینا رات کو آنا۔
ضَوًى۔ ہڈی پتلی ہو جانا، ناتواں ہونا، دبلا ہو جانا۔
إِضْوَاءٌ۔ ناتواں بچہ جننا۔ ناتواں کرنا۔ گھٹانا، ضبط کرنا۔
ضَوَى إِلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (جب آپ الارکیکری سے حنین کے دن اُترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے۔
إِضْوَاءٌ۔ جھکنا، مائل ہونا۔
اِغْتَرِيُوا وَلَا تُضْوُوا۔ غیر عورتوں میں شادی کرو۔ اپنی اولاد کو ناتواں مت بناؤ۔ (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے ہیں طب کے قواعد بھی یہی مقتضی ہیں)۔
اَضْوَتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت نے کمزور بچہ جنا۔
لَا تَأْتُوا إِلَّا وَلُودًا وَدُودًا۔ ناتواں اور کمزور بچے مت بنالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کرکے جب اولاد کے جسمانی قویٰ اچھے اور مضبوط ہوں گے تو اُس سے دینی اور دُنیوی مقاصد پورے طرح سے اداہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کر سکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آسکتے ہیں)۔
لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيبَةَ فَإِنَّ الْوَلَدَ يُخْلَقُ ضَاوِيًا۔ اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچہ ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَاءِ

مُضَاهَاةٌ۔ مشابہ ہونا۔ نرمی کرنا۔
ضَهْبٌ۔ بدل دینا۔
ضُهُوبٌ۔ ناتوانی۔
تَضْهِيبٌ۔ گرم پتھر پر بھونا۔
ضَهْلٌ۔ خوب رو ہونا۔
ضَهْدٌ۔ قہر کرنا، غلبہ کرنا (جیسے إِضْهَادٌ اور اِضْطِهَادٌ ہے)۔
كَانَ لَا يُجِيزُ الْجِهَادَ وَلَا الضُّغْطَةَ شریح قاضی اُس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے تنگ کرکے کیا گیا ہو (اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراء نکاح حلالہ یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کرکے کئے جائیں تو باطل اور لغو متصور ہوں گے)۔
أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُضْطَهَدَ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر قہر کرے (مجھ کو مجبور کرکے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرالے)۔
ضَهْضَهٌ۔ پچھوا، پہاڑ کی چوٹی۔
ضَهَاضِهُ۔ وادی، پہاڑ کا بالائی حصہ۔
ضَهْذَمٌ۔ خوب رو مرد بنا، جماع کرنا، جانور کا مُنہ کو کاٹنا۔
ضَهْزَلٌ۔ بخیل۔ کمینہ۔
ضَهْمَسٌ۔ مُنہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا۔
لَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ إِلَّا ضَهْمَسًا۔ اللہ اُس کو اتنا ہی کھانا دے کہ مُنہ کے آگے کے حصہ سے کھائے (یعنی تھوڑی گھاس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اُس کے مُنہ بھر نہیں ہوتی یہ ایک بددعا ہے اُس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاهُ إِلَّا فَاسًا۔ اُس کو پینے کو ٹھنڈے

Marfat.com

ضَهْلٌ پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ نہ شراب)۔
ضَهْلٌ۔ جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا۔ دودھ کم ہونا، پتلا، رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا۔ تھوڑا تھوڑا دینا۔
اَضْهَلَ النَّحْلُ۔ کھجور میں پختگی آگئی۔
عَطِيَّةٌ مَهْلَةٌ۔ تھوڑی بخشش۔
ضَهْلُوْلٌ۔ کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ کنواں جس میں پانی کم ہو۔
اَسْقَاتٌ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا۔ وہ لگی اُس میں ٹالم ٹول کرے اور تھوڑا تھوڑا دے (یا اُس کے گھر والوں کی طرف اُس کو پھیر دے یہ ضَهَلْتُ اِلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اُس کی طرف لوٹ گئی)۔
ضَهْيٌ۔ عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا۔
ضَهْيَاءَ وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ اُبھریں۔
مُضَاهَاةٌ۔ مشابہت۔
اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ۔ سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شامل ہو جو اندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقشی یا مجسّم)۔
ضَاهَيْتُ الْيَهُوْدَ۔ تو نے یہودیوں کی مشابہت کی۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْيَاءِ

ضَيْحَانٌ یا ضُيُوْحٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا۔
ضَيْحٌ۔ خالی ہوا (دودھ میں پانی ملانا۔
ضَيَاحٌ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔
لَوْ مَاتَ بَوْلُ مُرِيْبٍ عَنِ الْحَمِيْمِ وَالرِّيْحِ لَوْ رِيَّةُ الرُّبَيْرِ۔ اگر وہ اُس دن ہوا اور دوا سے مر جاتے تو زبیر اُن کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الضَّبِّ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے محیط میں ہے کہ ضبِّ عرب میں ریح کا تابع ہے جیسے ارد و زبان میں ہوا "دوا" بولتے ہیں۔ یا رد فی دوی)۔
اِنَّ اٰخِرَ شَرْبَةٍ نَشَرُبُهَا ضَيَاحٌ۔ اخیر گھونٹ جو تو پئے گا وہ دودھ پانی کا ہوگا (یہ حضرت عمارہ نے صدیقین کے دن روایت کی اپنا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا اُن کے سامنے لایا گیا۔ اور اُس کو پی کر کہنے لگے غَدًا اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَهٗ۔ کل ہم حضرت محمدؐ اور اُن کے گروہ سے مل جائیں گے۔ اُن کو یقین ہو گیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدانِ جنگ میں شہید ہوئے۔ آنحضرتؐ نے جیسا فرمایا تھا اُن کا آخری گھونٹ یہی ہوا)۔
فَسَقَتْهُ صَبُوْحًا حَامِضَةً۔ اُن کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا۔
مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ اِلَّا مُتَضَيِّحًا۔ جو شخص کسی کو اپنی عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اُس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اُس وقت آئے گا جب سب لوگ اُس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے اور نیچے کچھ گدلا بچا ہوا پانی رہ جائے گا مطلب یہ

Marfat.com

ہے کہ سب کے اخیر میں اُس کو حوضِ کوثر پر آنا نصیب ہوگا)۔

ضَبُحٌ - بہنا۔ برسنا۔

اِنَّ الْبُیُوْتَ قَدْ تَغَشَّاکُمْ سَحَابُہٗ وَھُوَ مُنْضَاحٌ عَلَیْکُمْ یُوَابِلُ الْبَلَایَا۔ موت کا ابر تم پر چھایا ہے اور وہ بلاؤں کا مینھ تم پر برسائیگا۔ (اِنْضَاحٌ اور اِنْضَحٌ بھی مخشری نے کہا۔ مُنْضَاحٌ ہے ضَبْحٌ سے)۔ ضَاحَۃٌ۔ آفت اور مصیبت (کذا فی المحیط)۔

ضَیْرٌ - ضرر نقصان پہونچانا۔

لَا ضَیْرَ۔ کچھ پرواہ نہیں۔

لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ اللہ تعالے کے دیدار میں تمکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لَا تُضَامُّوْنَ ہے بہ تشدید راء کا ذکر اوپر ہوچکا)۔

لَا یَضِیْرُکِ۔ تجھ کو کچھ نقصان نہیں (یعنی حیض آجانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا)۔

تَضِیْرُ۔ ضرر پاتی رہے (یہ ابن حارث کے اشعار میں ہے جو اُس نے بویرہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شرح اُن کا کیا ہے۔ ؎

وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍ
حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرُ

لَا ضَیْرَ عَلَیْکُمْ۔ تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گذر گیا)۔

مَا ضَارَ ذٰلِکَ۔ اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

ضَیْزٰی - ظلم کرنا، ستم کرنا، کسی کا حق کم کردینا۔

ضِیْزٰی۔ ظلمی، جبری بٹائے کی۔

قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی۔ ظلمی بٹوارہ۔ بھونڈی تقسیم۔

ضَیْعٌ یا ضِیْعٌ یا ضَیْعَۃٌ یا ضَیَاعٌ - گم ہونا، تلف ہونا، بیکار ہوجانا۔

تَضْیِیْعٌ - ضائع کرنا۔ ہلاک کرنا۔ گم کرنا بکھو دینا۔

فِی الصَّیْفِ ضَیَّعْتِ اللَّبَنَ۔ تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھو دیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اُس کو کھو دیا اب پھر اُس کو کہیں چاہتا ہے)۔

اِضَاعَۃٌ - ضائع کرنا۔

تَضَیُّعٌ - خوشبو پھوٹنا (جیسے تَضَوُّعٌ ہے)۔

ضَیْعَۃٌ - زمین مکان پیشہ حرفہ تجارت۔

مَنْ تَرَکَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ۔ جو شخص بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو اُن کی پرورش میرے ذمہ ہے) ضِیَاع بہ کسرۂ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے ضَیْعَۃٌ کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچے۔ اس حدیث کا شرح یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ تو اُس کے وارثوں کو ملیگا)

مَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ۔ جو شخص قرضدار ہوکر مرجائے یا مال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اُس کا قرض ادا کرنا اور اُس کے مال بچوں کی پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اوائل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت ﷺ قرضدار پر جنازہ کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالے نے فتوحات دیں مسلمان مالدار ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی)۔

تُعِیْنُ ضَائِعًا۔ تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں ضَایِعًا ہے یعنی کاریگر کی جو مفلسی کیوجہ سے اپنا پیشہ نہ کرسکتا ہو اُس کو سامان خرید دے)۔

Marfat.com

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَی الْاَعْنَابِ الضَّیْعَۃَ۔ میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

اَضْحَی اللّٰہُ عَلَیْہِ ضَیْعَۃً۔ اللہ تعالیٰ اُس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے)۔

لَاتَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا۔ دنیا کے پیشوں اور سازوسامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں ایسے مشغول نہ ہو کہ (اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤ اور شب و روز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کے تمام دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے بلکہ اُس کو آخرت کے صلاح اور فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں الدُّنیا مزرعۃ الآخرۃ مومن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اُس کو ٹھکرا دیتا ہے)۔

رَجُلٌ مُّضِیْعٌ۔ وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو۔

عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَاتِ۔ ہم عورتوں اور معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

نَھٰی عَنْ اِضَاعَۃِ الْمَالِ۔ آنحضرتؐ نے مال کو بیکار تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنے اسراف اور فضول خرچی سے اور مال کو گناہ اور معصیت میں خرچ کرنے سے بعضوں نے کہا مال کا تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کو حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اُس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آٹا یا اور کوئی میوہ آئے اُس کو رہنے دے نہ آپ کھائے نہ دوسروں کو کھلائے یہاں تک کہ وہ خراب ہو جائے مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اُس میں اپنا روپیہ لگائے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پلنگ ایک بچھونا کافی ہے بیسیوں پلنگ اور بچھونے طیار کرے سیکڑوں کو نچ کر سیاں مکان میں رکھے بے ضرورت متعدد کوٹھیاں اور مکانات طیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سیکڑوں جوڑے طیار کرائے بیسیوں جوتے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور تزیم کرائے مکان کے نقش اور زیب و زینت میں روپیہ لگائے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجاتے یہ سب اسراف میں داخل ہے اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)۔

وَلَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ بِدَابِرَ ھٰوَانِ وَاَضْیَعَ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا۔

لَاتَدَاعُ الْکَثِیْرِ بِدَابِرَ مُضَیِّعَۃٍ۔ اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)۔

فَاَضَاعَ صَاحِبُہٗ۔ اُس گھوڑے کو اُس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اُس کے

Marfat.com

دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی وہ ذبلا اور مکروہ ہوگیا)۔
لَا یَنْبَغِیْ لِعَالِمٍ اَنْ یُّضَیِّعَ نَفْسَهٗ۔ کسی عالم کو یہ نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں بیکار کر دے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ و نصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس و تدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرے۔ ایسے عالم سے قیامت میں سخت مؤاخذہ ہوگا۔
اَلَیْسَ ضَیَّعْتُمْ فِیْهَا مَا ضَیَّعْتُمْ۔ کیا تم نے نماز کو بھی تباہ نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا رہے وقت پڑھنے لگے سنت کا خیال نہ رکھا جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے جاہلوں کو امام بنانے لگے عالموں کو اُن کا مقتدی بننا بڑا شرائط اور آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں ضَیَّعْتُمْ فِیْهَا مَا ضَیَّعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں کوئی تقاضائے عمری پڑھتا ہر کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اسکا نام صلوٰۃ غوثیہ رکھتا ہے کوئی رجب میں صلوٰۃ الرغائب پڑھتا ہے کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے کوئی صلوٰۃ فی الزوال پڑھتا ہے کوئی الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)۔
مَنْ لِّیْ بِضَیْعَتِهِمْ۔ اُن کے مال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے۔
بَیْعُ الْاِمَامِ اَمْوَالَهُمْ وَضِیَاعَهُمْ۔ امام کا اُن کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیچ ڈالنا۔
یَکُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ۔ اُس کی پیٹھ پیچھے اُس کی تباہی کو روکے (اُس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اُس کی غیبت یا بدگوئی کرے تو اُس کا رد کرے اُس کو جواب دے)
لَا تُضَیِّعُ وَدَائِعَهٗ۔ جس کے پاس امانت رکھا ؤ تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شئی اُس کے سپرد کرو وہ محفوظ رہتی ہے)۔
بِاَبِیْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضَیَّعُوْهُ۔ آنحضرت نے لوگوں سے اُس کا بیان کر دیا لیکن اُنھوں نے اُس کو بھلا دیا اُس پر عمل نہیں کیا)۔
اَلْعَتَمَةُ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ فَذٰلِكَ تَضْیِیْعٌ۔ عشا کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضارع کرنا ہے۔
ضَیَّعَنِیْ ضَیَّعَكَ اللّٰهُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلاف سنت پڑھتا اور ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اُس سے کہتی ہے تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔
فَضَیَّعْتُ غُسْلَهٗ۔ میں نے اُس پڑے کے دھونے میں کمی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔
اَحَلْتُ عَلَیْهِ الضَّیْعَةَ۔ مجھ کو اُس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّالٍ یَکُوْنُ عَلَیَّ ضَیَاعًا۔ تیری پناہ اُس مال و دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت و آبرو میں اُس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اُس کے سبب سے خراب ہو)۔
کُلُّ رَجُلٍ وَّضَیْعَتُهٗ۔ ہر شخص اور اُس کا پیشہ کاروبار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد و ہر کارے

Marfat.com

ضَیْفٌ۔ حائضہ ہونا، مہمان ہونا، مہمانداری کرنا۔ اُترنا، مائل ہونا۔

تَضْیِیْفٌ۔ جھکانا مائل ہونا۔

اِضَافَۃٌ۔ دوڑنا، بھاگنا، ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غُلَامُ زَیْدٍ تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَیُّفٌ۔ مہمان ہونا۔ جھکنا۔

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ اِذَا تَضَیَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔ آنحضرت ﷺ نے اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اُس وقت شیطان اپنے پیٹھ سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْھِنَّ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا تَضَیَّفَتْ لِلْغُرُوْبِ وَنِصْفُ النَّھَارِ۔ تین وقتوں میں آنحضرت ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضِفْتُ عَنْکَ یَوْمَ بَدْرٍ۔ (ابوبکر صدیقؓ سے اُن کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔

مُضِیْفٌ ظَھْرَہٗ اِلَی الْقِبْلَۃِ۔ اپنی پیٹھ قبلہ سے لگائے ہوئے تھے (اُس پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ تَضَیَّفُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ وَمَضَایِقِہٖ۔ حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اُس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انھوں نے غفلت میں ایک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمان کے پاؤں اُکھڑ گئے)۔

اَتَیْنَاکَ مُضَافِیْنَ مُثْقَلِیْنَ۔ (ابن الکواء اور قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے کہا ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

اَضَافَ مِنْہُ۔ یعنی اُس سے ڈرا۔

مَضُوْفَۃٌ۔ وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ھَاھُنَا ضَیْفٌ فَاَمَرَتْ لَہٗ بِمِلْحَفَۃٍ صَفْرَاءَ۔ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس ایک مہمان اُترا انہوں نے ایک زرد چادر اُس کو اوڑھنے کیلئے بھجوائی۔

ضِفْتُ الرَّجُلَ۔ میں اُس مرد کے پاس مہمان ہوا۔

اَضَفْتُہٗ۔ میں نے اُس کی مہمانی کی۔

تَضَیَّفْتُہٗ۔ میں اُس کے پاس مہمان اُترا۔

تَضَیَّفَنِیْ۔ اُس نے مجھ کو مہمان اُتارا۔

تَضَیَّفْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ سَبْعًا۔ میں نے سات دن تک مہمان رکھا)۔

ضَیْفٌ۔ مہمان (اُس کی جمع ضُیُوْفٌ اور ضِیْفَانٌ ہے)۔

خُذُوْا مِنْھُمْ حَتَّی الضَّیْفِ ظَھْرًا۔ اُن سے مہمانی کا حق زبردستی لے لو (یہ اُس صورت میں ہے جب کوئی بستی والے خوشی سے سافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت

Marfat.com

کا خرچ زبردستی اُن سے لے لینا جائز ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ بعضوں نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ اُن کو بُرا بھلا کہو اُن کی جو کو ہو کرمانی نے کہا ضیافت کی اکثر قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ولیمہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُرس اور ختنہ کے کھانے کو اِعْذَار اس اور عمارت طیار ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اُس کو وَکِیرَۃ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو نَقِیعَۃ اور غمی کے کھانے کو وَضِیمَۃ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو عَقِیقَۃ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اُس کو مَأْدُبَۃ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور مستحب ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک واجب ہے)۔

كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ ضَيْفَةً الضَّيْفُ حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم اُن ہی سے شروع ہوئی)۔

ضَافَ عَلِيًّا۔ حضرت علیؓ کی ضیافت کی (کھانا طیار کر کے اُن کے پاس بھیجدیا)۔

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ ہر شخص کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ ہو ورنہ جائز ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَيْقٌ یا ضِيقٌ تنگ ہونا۔

تَضْيِيقٌ۔ تنگ کرنا۔

إِضَاقَةٌ۔ تنگ مفلسی۔

تَضَيُّقٌ۔ تنگ ہونا (جیسے تَضَايُقٌ ہے)۔

ضِيقُ النَّفَسِ۔ دَمہ جو مشہور بیماری ہے۔

مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا۔ جس نے مکان تنگ کیا یا راستہ کاٹ دیا (اُس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ جُمْلَةِ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ۔ سب کاموں میں جو لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

مَا يَجُوزُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے

أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسی تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں)۔

ضَاقَ۔ بخیلی کی۔ تنگی کی۔

ضَيْقٌ۔ غصہ ہونا۔

ضَالٌّ۔ جنگلی بیر کا درخت۔

أَضَالَ إِضَالَةً يا أَضْيَلَ إِضْيَالًا۔ بیر کے درخت اُگائے۔

أَيْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِأَكْنَافِ بِيشَةَ بَيْنَ نَخْلَةٍ وَضَالَةٍ۔ تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جسر بیر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیری کے درخت کے درمیان ہے)۔

وَبُرْدَتِي مِنْ سَرَاءِ ضَالٍ۔ (ایاس نے ابو ہریرہؓ کو کہا) یہ ایک جنگلی بیر کا ہے جو ضال کی چوٹی سے اُتر آیا ہے (ابو ہریرہؓ

Marfat.com

کی تحقیر کی، ضال ایک پہاڑ ہے اُس قبیلے کا جن سے ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُوْمِ ضَالٍ وَ اَنْتَ مُتَكَمْ يَهْدَا۔ ضال کی ٹیکری سے اُترا اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ اباّن نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آن کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اباّن کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہئے)۔

ضَيْمٌ۔ ظلم کرنا۔ جبر کرنا۔ کسی کا حق گھٹا دینا۔

ضَيْدَمٌ۔ پہاڑ کا کونا، کنارہ۔

ضَيْدُوْنٌ۔ نرِ بلّا (اُس کی جمع ضَيَاوِن ہے)۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ

قصص القرآن

قصص قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات
اور ان کی دعوتِ حق کی مستند ترین تاریخ

تالیف
مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

میر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی

Marfat.com

Marfat.com